حجازی صلی اللہ علیہ وسلم	نزاری صلی اللہ علیہ وسلم	قرشی صلی اللہ علیہ وسلم	مضری صلی اللہ علیہ وسلم	نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم	حافظ صلی اللہ علیہ وسلم
کامل صلی اللہ علیہ وسلم	صادق صلی اللہ علیہ وسلم	امین صلی اللہ علیہ وسلم	عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	حسیب صلی اللہ علیہ وسلم	مجیب صلی اللہ علیہ وسلم	شکور صلی اللہ علیہ وسلم
مقتصد صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	قوی صلی اللہ علیہ وسلم	حفی صلی اللہ علیہ وسلم	مامون صلی اللہ علیہ وسلم	معلوم صلی اللہ علیہ وسلم
حق صلی اللہ علیہ وسلم	مبین صلی اللہ علیہ وسلم	مطیع صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الراحۃ صلی اللہ علیہ وسلم	اول صلی اللہ علیہ وسلم	آخر صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم	باطن صلی اللہ علیہ وسلم	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	یتیم صلی اللہ علیہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وسلم	حکیم صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	سید صلی اللہ علیہ وسلم	سراج صلی اللہ علیہ وسلم	منیر صلی اللہ علیہ وسلم	محرم صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مبشر صلی اللہ علیہ وسلم	مذکر صلی اللہ علیہ وسلم	مطہر صلی اللہ علیہ وسلم	قریب صلی اللہ علیہ وسلم	خلیل صلی اللہ علیہ وسلم	مدعو صلی اللہ علیہ وسلم
جواد صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم صلی اللہ علیہ وسلم	عادل صلی اللہ علیہ وسلم	شہیر صلی اللہ علیہ وسلم	شہید صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم	احمد صلی اللہ علیہ وسلم	حامد صلی اللہ علیہ وسلم	محمود صلی اللہ علیہ وسلم	قاسم صلی اللہ علیہ وسلم	عاقب صلی اللہ علیہ وسلم
فاتح صلی اللہ علیہ وسلم	شاھد صلی اللہ علیہ وسلم	حاشر صلی اللہ علیہ وسلم	رشید صلی اللہ علیہ وسلم	مشھود صلی اللہ علیہ وسلم	بشیر صلی اللہ علیہ وسلم
نذیر صلی اللہ علیہ وسلم	داع صلی اللہ علیہ وسلم	شاف صلی اللہ علیہ وسلم	ھاد صلی اللہ علیہ وسلم	مھد صلی اللہ علیہ وسلم	ماح صلی اللہ علیہ وسلم
منج صلی اللہ علیہ وسلم	ناہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول صلی اللہ علیہ وسلم	نبی صلی اللہ علیہ وسلم	امی صلی اللہ علیہ وسلم	تھامی صلی اللہ علیہ وسلم
ھاشمی صلی اللہ علیہ وسلم	ابطحی صلی اللہ علیہ وسلم	عزیز صلی اللہ علیہ وسلم	حریص علیکم صلی اللہ علیہ وسلم	رؤف صلی اللہ علیہ وسلم	رحیم صلی اللہ علیہ وسلم
طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	طس صلی اللہ علیہ وسلم	مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	حم صلی اللہ علیہ وسلم	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
یٰس صلی اللہ علیہ وسلم	اولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مزمل صلی اللہ علیہ وسلم	ولی صلی اللہ علیہ وسلم	مدثر صلی اللہ علیہ وسلم	متین صلی اللہ علیہ وسلم
مصدق صلی اللہ علیہ وسلم	طیب صلی اللہ علیہ وسلم	ناصر صلی اللہ علیہ وسلم	منصور صلی اللہ علیہ وسلم	مصباح صلی اللہ علیہ وسلم	امر صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ از مفسرِ قرآن داعی اِلی اللہ حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب مدظلہ،

اہتمام طباعت :- سیّد محمود قادری

تصحیح کرنے والوں کے اسمائے گرامی

(۱) (مولانا) احمد اللہ عقیل صاحب

(۲) (مولانا) زبیر احمد صاحب قاسمی

(۳) (مولانا) شاکر علی رحمانی صاحب

(۴) (مولانا) محمد مصطفیٰ صاحب

(۵) الحاج مولانا سید الاسلام صاحب، خطیب جامع مسجد اندھیری بمبئی ۵۸

(۶) حافظ ابوالحسن صاحب

(۷) محمد سعید درگاہی صاحب

(۸) محمد نصیر ابن محمد بشیر صاحب

(۹) خورشید احمد صاحب

(۱۰) محمد الطاف خاں صاحب، ایم، اے، بی، ایس، سی۔

(۱۱) الحاج عبدالغفور پاریکھ صاحب ایم، کام۔

(۱۲) محمد صابر صاحب، ایم، کام، ایل، ایل، بی۔

(۱۳) محمد عتیق صاحب، بی، ایس، سی۔

(۱۴) حاجی آدم عیسیٰ صاحب، بی، کام (علیگ)

(۱۵) الحاج عبدالمجید پاریکھ صاحب

ناشر محمود اینڈ کمپنی (رجسٹرڈ)

۹۔ میونسپل کارٹر، مرول پائپ لائن بمبئی ۵۹

برانچ ۳۶ محمد علی روڈ بمبئی ۳

اسے معاف کر دے، قرآن پڑھتے وقت کسی لفظ میں اس کے ٹھکانے سے ہٹ کر غلطی کی ہو تو اسے معاف کر دے یا کوئی حرف آگے پڑھ لیا یا آگے کا پیچھے پڑھ لیا یا کوئی ہم سے زیادتی ہوئی، یا پڑھنے میں کمی ہوئی وہ سب ہم کو معاف فرما اور تو نے جو کلام نازل فرمایا اس کے خلاصے میں غلطی کرنے سے ہم کو بچا لے، ہر طرح کے شک، شبہ اور بھول سے ہمیں بچالے، چاہے نامناسب آواز سے پڑھنے میں آگیا ہو یا تلاوتِ قرآن میں ہم سے عجلت ہوگئی ہو یا سستی کی ہو یا کہیں تیزی سے گزر گئے ہوں یا پڑھتے وقت ہماری زبان لڑکھڑا گئی ہو تو ایسی تمام بھول چوک سے درگزر فرما، پڑھتے وقت جہاں ٹھہرنے کی جگہ ہو وہاں نہ ٹھہرے ہوں یا الفاظ ملا کر پڑھنے کی بجائے بغیر ملائے پڑھ لیے ہوں یا کوئی ایسا لفظ جو تو نے بیان نہ فرمایا ہو اور ہماری زبان سے نکل گیا ہو تو اس کی بھی ہم تجھ سے معافی چاہتے ہیں۔

یا اللہ قرآن مجید میں کوئی مد کی جگہ ہو یا تشدید یا غیر تشدید کی جگہ ہو یا جزم ہو یا کوئی زیر زبر اور پیش اس طرح پڑھ لیا ہو جو وہاں لکھا ہوا نہ ہو تو اس بھول کی بھی ہم تجھ سے معافی کے طلب گار ہیں، رحمت کی آیات پڑھتے وقت بغیر رغبت کے پڑھ لیے ہوں اور عذاب کی آیات پڑھنے پر ہمارے دل میں تیرا ڈر پیدا ہونے کی کمی رہ گئی ہو تو معاف کر دے اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور حق کی گواہی دینے والوں کی فہرست میں ہمارا بھی نام لکھ لے، یا اللہ، ہمارے دلوں کو قرآن مجید کے نور سے جگمگا دے، ہمارے اخلاق میں قرآن کی تعلیم سے زینت پیدا فرما، یا اللہ قرآن مجید کی برکت سے ہمیں آگ سے نجات عطا فرما اور قرآن مجید کے ذریعے ہمیں جنت میں داخلہ عطا فرما، اے اللہ دنیا کی زندگی میں ہمارے لیے قرآن مجید کو تجھ سے تعلق بنائے رکھنے کا ذریعہ بنا دے اور قبر میں قرآن مجید کی برکت سے ہمارے لئے وحشت کو دور کر دے آخرت کا راستہ طے کرنے پر ہمارے لیے قرآن مجید کو جنّت میں ہمارا رفیق بنا دے اور آگ سے بچنے کی ڈھال بنا دے اور تمام بھلائیوں کے حاصل کرنے میں قرآن مجید کو ہمارے لئے دلیل بنا دے، اور تمام بھلائیاں ہمارے لئے نامۂ عمل میں درج فرما، اور ہمیں توفیق دے کہ سچے دل سے صاف ستھری زبان سے خیر و بھلائی کی محبّت سے اور ایمان کی بشارت سے ہم مالا مال ہو جائیں اور اے اللہ تو نے درود و سلام کا تحفہ حضرت محمدؐ کو عطا فرمایا ہے جو تیری مخلوق میں سب سے افضل و بہتر ہیں اور تیرے لطف و عنایت کی ہمکو پہچان کرانے والے ہیں جو ہم سب کے سردار ہیں اور اپنے عرش کے نور سے تو نے ان کو نوازا ہے۔ اے اللہ تو ہم سب کی طرف سے درود و سلام کا ہدیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کی ازواج مطہرات پر، ان کی اولاد پر اور ان کے تمام اصحاب کرام تک پہنچا دے۔ سلام پر سلام اور بہت بہت بہت سلام۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

دُعائے ختم القرآن

اللہ بلند اور عظمت والے نے سچا کلام نازل فرمایا، اور اس کے رسولؐ جو بہت ہی عزت اور اکرام والے نبی ہیں، انھوں نے سچ سچ ہم تک پہنچا دیا، اور ہم سب اُس کے سچّا ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو اس قرآن کی تلاوت ہم سے قبول فرما، بے شک تو بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

اے اللہ تو ہمیں قرآن مجید کے ہر ایک حرف کے بدلے میں ایمان کی لذّت اور مٹھاس عطا فرما اور قرآن مجید کے ہر مقام کے ہر حصّہ میں سے تلاوت کرنے کی ہم کو جزائے خیر عطا فرما اے اللہ، ہر | الف | کے پڑھنے پر ہمیں الفت عطا فرما۔ اور | ب | کے سبب برکت عطا فرما اور | ت | کے پڑھنے پر ہماری توبہ قبول فرما اور | ث | کے حرف پر ہمیں ثواب عطا فرما اور | ج | کے پڑھنے پر ہمیں جمال عطا فرما اور | ح | کی ادائیگی پر ہمیں حکمت عطا فرما اور حرف | خ | پڑھنے پر ہمیں خیر سے نواز دے، اور | د | کی ادائیگی پر ہمیں دلیل عطا کر اور حرف | ذ | کے پڑھنے پر ہمیں ذکر کی توفیق عطا فرما، اور حرف | ر | پر ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے اور | ز | پر ہمیں صاف ستھرا پن عطا کر، اور | س | سے ہم میں سعادت مندی پیدا فرما، اور | ش | کے پڑھنے پر شفا عطا فرما، اور | ص | پر ہمیں سچّا صادق بنا دے، اور | ض | سے ہمیں روشنی میں چلا دے، اور | ط | سے ہمیں تازگی عطا فرما، اور | ظ | سے ہمیں کامیاب کر، اور | ع | سے ہمیں علم عطا فرما، اور | غ | سے مال کی کشادگی عطا فرما اور | ف | سے فلاح اور فتح عطا فرما، اور | ق | سے ہمیں اپنی قربت عطا فرما اور | ک | سے ہمیں اکرام کی زندگی عطا فرما اور | ل | سے ہم پر لطف و عنایت کی بارش کر دے اور | م | کے بدلے ہمیں اچھی نصیحت پر چلا دے اور | ن | سے ہم پر اپنے نور کی کرنوں کا نزول فرما اور حرف | و | سے ہمیں اتفاق و اتحاد کی برکت سے نواز دے اور | ھ | کے بدلے ہمیں ہدایت پر چلا دے اور قرآن مجید میں ہر جگہ تلاوت میں آئے ہوئے | ی | کی برکت سے ہم کو یقین محکم عطا فرما۔

اے اللہ ہمیں تو عظمت والے قرآن مجید کی برکت سے خوب نفع عطا فرما اور ہر آیت کی دانش مندانہ نصیحت سے ہمارے درجات میں بلندی عطا فرما اور ہمارے اس پڑھنے پڑھانے کو قبول فرما، تلاوتِ قرآن کے موقع پر ہم سے جو خطا ہو گئی ہو اور بھول چوک ہوئی ہو

دُعَاءِ خَتمِ القُرآن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ۝ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَاءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّاءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّاءِ ثَوَابًا وَّ بِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّ بِالْحَاءِ حِكْمَةً وَّ بِالْخَاءِ خَیْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّ بِالذَّالِ ذَكَاءً وَّ بِالرَّاءِ رَحْمَةً وَّ بِالزَّاءِ زَكٰوةً وَّ بِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّ بِالشِّیْنِ شِفَاءً وَّ بِالصَّادِ صِدْقًا وَّ بِالضَّادِ ضِیَاءً وَّ بِالطَّاءِ طَرَاوَةً وَّ بِالظَّاءِ ظَفَرًا وَّ بِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَیْنِ غِنًی وَّ بِالْفَاءِ فَلَاحًا وَّ بِالْقَافِ قُرْبَةً وَّ بِالْكَافِ كَرَامَةً وَّ بِاللَّامِ لُطْفًا وَّ بِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّ بِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّ بِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّ بِالْهَاءِ هِدَایَةً وَّ بِالْیَاءِ یَقِیْنًا. اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاخِیْرٍ اَوْ زِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْهِ اَوْ رَیْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ اَلْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَیْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّ رَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّ فِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّ عَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّ فِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّ مِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّ حِجَابًا وَّ اِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا دَلِیْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ۝

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥ ع ٥ ١ ٣٨

حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ ⑤

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۃ النّاس مدینہ میں نازل کی گئی اس میں چھ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھنا شروع کرو اللہ نہایت مہربان باربار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣

کہہ دو میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آیا۔ ①ف١ انسانوں کے بادشاہ کی پناہ میں میں آیا ② تمام انسانوں کے معبود کی پناہ میں آیا ③

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

وسوسہ ڈال کر دبک کر چھپ جانے والے خنّاس کے شر سے بچنے کے لئے میں نے اللہ کا سہارا حاصل کر لیا ④ جو لوگوں کے سینوں میں

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦ ع ٦ ١ ٣٩

وسوسہ ڈالتا ہے ⑤ پھر وہ جنّاتوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ان کے شر سے بچنے کیلئے میں اللہ کی پناہ میں آیا ⑥

ف١ سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس یہ دونوں سورتیں قرآن مجید کی آخری سورتیں ہیں۔ جادو۔ ٹونے۔ ٹوٹکے۔ چھوچھا، جنتر منتر شیطان کے ہر چکر اور وسوسے سے بچنے کیلئے خاص پناہ اور بڑا سہارا ہیں۔ جو ان سورتوں کو پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لے وہ اللہ کی پناہ میں محفوظ ہے۔ مومن کو کسی بھی شیطان، خنّاس، جن، بھوت پریت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

اللہ ہم سب کا محافظ ہے۔

وہی ہمارا سہارا ہے۔

اسی کے یہاں ہم کو پناہ ہے۔

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

دُعا ختمِ قرآن

اے اللہ! میری قبر میں میری وحشت اور پریشانی کو دور فرما، خدایا قرآنِ عظیم کی برکت اور رحمت سے مجھے نواز دے، قرآن کو میرے لئے رہنما اور پیشوا بنا۔ اور ساتھ ہی نور اور سببِ ہدایت اور رحمت بنا۔ الٰہی! اس میں سے جو میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے اور اس میں سے جو میں نہیں جانتا وہ مجھ کو سکھا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب فرما۔ اور قیامت کے روز اس کو میرے لئے دلیل بنا۔ اے سارے عالم کے پرورش کرنے والے میری یہ دعا قبول فرما۔

منزلٗ

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۃ اللّھب مکہ میں اتاری گئی اس میں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

پڑھنا شروع کرو اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے اور رحمت اس کی عام ہے ۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا ۔ ① اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا ②

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا ③ اور اس کی عورت بھی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے ④

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

اس کی گردن میں خوب بٹی ہوئی رسی پڑی ہوگی ۔ ⑤

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ

سورۃ الاخلاص مکہ معظمہ میں اتری اللہ کے نام سے شروع کرو اسی کی مہربانی ہے اسی کی رحمت سب پر جاری ہے اس میں چار آیات ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

کہدو کہ وہ اللہ ایک ہے اکیلا ہے ① اللہ بے احتیاج ہے اسکو کسی کی حاجت نہیں ② نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے ③

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ۔ ④

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۃ الفلق مدینہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں ہیں ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے ۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ

کہدو کہ میں فلق کے پیدا کرنے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ① اس کی پیدا کی ہوئی تمام مخلوق کے شر سے بچنے کیلئے ② اور اندھیری رات کے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَ

شر سے جب وہ سمٹ کر چھا جائے ③ اور گنڈوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے ④ اور

ف ۱ ابولہب نام کا شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چچا تھا۔ قوم کا چودھری اور بہت مالدار تھا محمد رسول اللہؐ کے خلاف اس نے اور اس کی بیوی اُمّ جمیل نے بڑا زور لگایا، اور بہت ستایا۔ اللہ نے ابولہب کو ذلّت کی موت مارا۔ کہ اس کی لاش کی بدبو کے سبب کسی نے اس کے مردے کو اٹھایا نہیں۔ لکڑیوں سے ڈھکیل کر باہر لاش پھینکوائی گئی اور اس کی عورت بہت حسین اور مالدار تھی مگر اس کا انجام یہ ہوا کہ آخری وقت میں جلانے کا ایندھن جنگل سے کاٹ لاتی۔ جلانے کی لکڑی کا گٹھا باندھنے کی رسّی گلے میں لٹکائے پھرتی۔ یہ بھی بری موت مری اور اللہ نے اس کے گلے میں ہمیشہ کیلئے لعنت کی رسّی ڈالدی

ع ۱ / ۵ / ۳۶

ف ۱ فلق کہا گیا یعنی جو کچھ دکھائی دیتا ہے، وہ تھا نہیں بلکہ اللہ نے اسے بنایا وجود کا جامہ پہنایا تب وہ چیز دکھائی دیتی ہے۔ صبح کو پھاڑتا ہے تو دن نمودار ہوتا ہے۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا ہے، تو اس سے اناج اور درخت نکلتے ہیں چٹانوں کو پھاڑ دیتا ہے تو اس سے جھرنے بہنے لگتے ہیں فلق کا لفظ قرآن میں حسب ذیل جگہ پر آچکا ہے
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى
(۲) الانعام آیت ۹۶
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ
(۲) الانعام آیت ۹۷

ع ۱ / ۴ / ۳۷

ف ۲ جادو کرنے والیاں جو ڈورے دھاگے پر گانٹھ باندھ کر پھونکتی ہوں ۔

وہاں موجود ہوں گے۔ اُمّت کے لوگ درجہ بدرجہ پہنچتے ہوں گے۔ اور حوضِ کوثر کے جام پیتے ہوں گے۔ یہ مقام جس نے پایا وہ کامیاب ہوا۔

ف۳ مکّہ معظمہ میں نبی کریم خاتم المرسلین حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بیٹے کا انتقال ہوا۔ کافر یہ کہتے کہ ان کو بیٹا نہیں رہا۔ ان کی نسل نہیں چلے گی تو گم نام ہو جائینگے اللہ جل جلالہٗ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ زمین آسمان میں جاری فرمایا اور اُمّت ایسی بنا دی کہ قیامت تک حضرتِ محبوب ربّ العٰلمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علم کی وارث ہے۔ جو اعتراض کرنے والے کافر تھے وہ بے نام و نشان ہوگئے اور نامِ نامی "مُحمّد" صلّی اللہ علیہ وسلّم کلمۂ طیّبہ کے ساتھ سارے عالم میں گونج رہا ہے۔

(تفسیر سورۃ النصر)

ف۱ اس سورت شریفہ کے نازل ہونے پر حضور سرورِ عالم خاتم النّبیّین صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اعلےٰ درجے کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اندازہ ہوگیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سفرِ آخرت اب شروع ہوگا۔ دنیا میں جو کام آپ کے ذمّے تھا وہ پورا ہو چکا۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

اور استعمال کرنیکی چیز کوئی ان سے تھوڑی دیر کیلئے مانگے تو بھی نہیں دیتے ⑦

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ الکوثر مکہ شریف میں اتری۔ جاری رکھو اللہ کے نام سے رحمٰن بھی وہی ہے رحیم بھی وہی - اس میں تین آیتیں ہیں

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② اِنَّ

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ ① پس اپنے رب کے لئے نماز ادا کرو اور قربانی کرو ② بے شک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③

آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے ③

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۃ الکافرون مکیہ ہے، بس جو کچھ ہے اللہ کے نام سے ہے تم اسی کے نام سے شروع کرو جو رحمٰن ہے رحیم ہے اس میں چھ۶ آیات ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَآ اَنْتُمْ

علانیہ کہہ دو کہ اے انکاری لوگو! ① جن کی پوجا تم کرتے ہو میں کبھی ان کی عبادت نہیں کرسکتا ② اور میں جس کی عبادت کرتا ہوں

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَآ اَنْتُمْ

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں ہو ③ اور سن لو کہ میں کبھی ان کی عبادت کرنے والا نہیں جن کو تم پوجتے ہو ④ اور میں جس کی عبادت کرتا

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

ہوں تم اس کی عبادت کرنا نہیں چاہتے۔ ⑤ بس اب تمہارے لئے تمہارا دین میرے لیے میرا دین ⑥

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ النصر مدینہ میں نازل فرمائی گئی اس میں تین آیتیں ہیں،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھو اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے اس کی رحمت عام ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب اللہ کی نصرت اور فتح آچکی ① اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انسانوں کی فوج پر فوج اللہ کے دین میں

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

داخل ہوتی جارہی ہے۔ ② تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ③

ع ١ ٧ ٣٢

ف ماعون کہتے ہیں ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو جو اکثر لوگوں کے یہاں نہیں ہوا کرتی تب پاس پڑوس سے مانگ لیتے ہیں جیسے دیگ، نمک، ماچس، تیل، پاوڑا، کدال، سوئی دھاگا، ڈول رسی بالٹی شطرنجی وغیرہ۔ ایک باکمال مومن کی شان یہ ہے کہ مانگنے والوں کو یہ چیز بخوشی دیدے، جو کام نکل جانے کے بعد واپس آہی جائیگی

ع ١ ٣ ٣٣

مگر یہ انسانی خدمت کا ایک اچھا کام ہوا۔ لیکن جس کے اخلاق گرے ہوئے ہیں، آخرت کا یقین نہیں یتیم کی عزت نہیں کرتا نماز سے بے دھیان ہے، ایسے کو اتنی توفیق بھی نہیں کہ کچھ دیر کے لئے کسی کا کام نکال دیوے کسی کو استعمال کے لئے اپنی کوئی چیز دیوے۔ جب اتنی معمولی چیز نہیں دے سکے تو ایسا آدمی کس کام کا۔ (سورہ کوثر)

ف ١ جنت کی ایک بڑی نہر کا نام کوثر ہے، یہ نہر حضور اکرم شافع محشر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا

ع ١ ٦ ٣٤

فرمائی گئی حشر کے دن جو کوئی اس نہر سے ایک بار پی لیگا پھر کبھی اسے پیاس نام کی چیز ستا نہیں سکتی اسی حوض کوثر کے چاروں طرف خوب صورت قالینوں کی بچھاوٹ ہوگی۔ فرش پر سونے کی کرسیاں لگی ہوں گی۔ تخت سجے ہوں گے چاروں طرف ایک ہی کھوکھلے موتی کے بنے مکانات کی قطاریں ہیں حوض میں سجاوٹ کا اتنا سامان جیسے آسمان کے تارے ہوں حشر کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

ع ١ ٣ ٣٥

صلی اللہ علیہ وسلم

ف۴ یعنی اللہ نے اصحاب فیل کے بھاری لشکر پر آسمان سے پتھر کی بڑی بڑی چٹانیں نہیں برسائیں۔ بلکہ ان کو ذلیل کر کے مارا چھوٹے چھوٹے پرندے پکّی مٹّی کی ہلکی کنکری چونچ اور پنجوں میں دبائے ہوئے پورے لشکر پر پتھراؤ کرنے لگے۔ اللہ کے حکم سے اس باریک کنکر میں یہ طاقت تھی کہ ہاتھی پر پڑا تو کنکر آر پار نکل گیا پھر اس کنکری میں ایسی بھیانک سوزش رکھی تھی۔ جس پر پڑا اس کے بدن کو پھوڑے پھنسی سے سڑا دیا۔ پیپ کا لاوا بنا دیا پھر ان سب کے سڑے ہوئے بدن سوکھ کر کھائے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ پورا لشکر بے نام و نشان ہوا۔

(تفسیر سورۂ القریش)

ف۱ عرب میں قریش نامی قبیلہ بہت مشہور تھا۔ تجارت معاملہ فہمی سوجھ بوجھ اور شرافت میں ان کا بڑا نام تھا۔ اور یہی قبیلہ کعبے کا متولی تھا۔ اللہ کے گھر کا ہمسایہ اور خادمِ کعبہ ہونے کے سبب اِس قبیلے کے ایک ایک آدمی کی عزّت کی جاتی تھی۔ جہاں جاتے ہاتھوں ہاتھ عوام ان کو اٹھا لیتے۔ جاڑے میں ان کے تجارتی قافلے یمن کی طرف چلتے اور گرمی میں شام کی طرف جاتے۔ لوگ ان کو بہت چاہتے، تحفے تحائف سے ان کا استقبال کرتے، لڑائی جھگڑے میں قبائلی علاقے مار کوٹ کرتے مگر کعبے کے متولّی ہونے کے سبب قریش پر کوئی ہاتھ نہ ڈالتا۔ سب ان کا ادب کرتے حرم کے ادب سے چور ڈاکو، حملہ آور بھی یہاں نہ آتے اللہ نے اسی قبیلے میں سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پیدا فرمایا۔ اللہ نے ان کو اپنے احسانات یاد دلائے کہ کعبہ شریف کی عظمت کے سبب تم کو روزی عزّت اور امن حاصل ہے۔ اس گھر کے مالک کی بندگی تم پر لازم ہے۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ الفیل مکہ میں اتاری گئی - ابتدا کرو اللہ کے نام سے وہی رحمٰن ہے وہی رحیم ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ۱ کیا اللہ نے ان کی تدبیر کو مٹی میں ملا کر ان کے

فِيْ تَضْلِيْلٍ ۲ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۳ تَرْمِيْهِمْ

داؤ کو ناکام نہیں بنا دیا ۲ اور اللہ نے ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے ۳ پرندوں نے ان پر ایسے

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۵

پتھروں کا پتھراؤ کیا جو پکی ہوئی مٹی سے بنے تھے ۴ پھر انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال کر ڈالا ۵

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ القریش مکہ معظمہ میں اتری شروع کرو اللہ کے نام سے وہی بڑا مہربان ہے رحیم بھی ہے - اس میں چار آیتیں ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۲

قریش کو سفر میں الفت کا سہارا دیا ۱ ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر میں بڑی سہولت حاصل رہی - ۲

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ

ان پر لازم ہے کہ ان کو اس گھر کے مالک کی عبادت کرنی چاہیئے ۳ جس نے ان کو بھوک میں کھلایا اور ان کو

وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۴

خوف سے بچا کر امن دیا - ۴

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ الماعون مکی ہے بس اللہ کے نام سے جاری رکھو جو رحمٰن و رحیم ہے، اس میں سات آیات ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۲

کیا تم نے اس کو دیکھا جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے ۱ پس یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے - ۲

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۴

اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا اور کسی دوسرے کو اس کی ترغیب بھی نہیں دیتا ۳ پھر ان نمازیوں کے لئے بھی خرابی ہے ۴

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۶

جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں - ۵ جو دوسروں کو دکھانے کیلئے کرتے ہیں ۶

منزلٌ

ف ۱ یمن کے بادشاہ نے دیکھا کہ کعبہ شریف کی زیارت کو لوگ خوب جاتے ہیں اپنے یہاں ایک عبادت گاہ کعبہ جیسی بنائی - خوب سجائی اور ہر طرح کا اس میں بناؤ سنگار رکھا تاکہ مخلوق کیلئے کشش ہو مگر یہاں زیارت کو کوئی نہیں آیا اس پر ایک واقعہ ایسا ہوا کہ کسی عرب نے یمن میں بنے اس نقلی کعبے کی بے ادبی کر دی اس پر وہاں کا حاکم غصہ ہوا اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ شریف پر چڑھائی کرنے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا اللہ نے حرم شریف کے قریب آنے کے پہلے ہی آسمان سے پرندوں کے غول کے غول بھیجے - ٹڈیوں کی طرح لاکھوں کی تعداد میں آئے - ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکر اور دو پنجوں میں، اس طرح پرندوں کے اس جھنڈ نے پتھراؤ کیا - آتشیں کنکر تھے جس پر گرا وہ بھوسا ہو گیا تمام لشکر تباہ و برباد ہوا.

ع ۱ ۵ ۳ - بڑے بڑے ہاتھی لیکر یہ لشکر آیا تھا - اس لئے ان کو اصحاب فیل کہا ہے سال کے آخر میں ہمارے سردار سید الانبیاء امام المرسلین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے - عرب میں یہ سال عام الفیل کے نام سے تاریخی یادگار بن گیا - اتنے بڑے لشکر کے مقابلے کی طاقت قریش کو اور مکہ والوں کو نہیں تھی - شہر کے لوگ اپنے گھروں کو بند کر کے چھپ گئے اللہ نے اپنے گھر کعبہ کی حفاظت فرمائی اور تمام ہاتھی سمیت ہاتھی والوں کا لشکر برباد ہو گیا.

ع ۱ ۴ ۳۱

یہ واقعہ عیسوی ۵۷۰ء کا ہے.

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾

پھر تم کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے آئندہ تم جان لوگے۔ ﴿٤﴾ اگر تم کو اس کا علم ہوتا اور علم پر یقین ہوتا۔ ﴿٥﴾

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

البتہ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے ﴿٦﴾ پھر تم اپنی آنکھوں سے ایسا صاف صاف دیکھو گے کہ تم کو یقین آکر رہے گا ﴿٧﴾ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾ ع ۸ / ۱ / ۲۷

متعلق پوچھا جائے گا ﴿٨﴾

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورۃ العصر مکیّہ ہے — پڑھنا شروع کرو اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے اور رحمت اس کی سب پر عام ہے — اس میں تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

دن کے ڈھل جانے کی قسم ﴿١﴾ بے شک انسان گھاٹے میں ہے۔ ﴿٢﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور حق پر

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾ ع ۳ / ۱ / ۲۸

قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے وہ نقصان سے بچ گئے۔ ﴿٣﴾

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورۃ الھمزہ مکی ہے اس میں نو آیتیں ہیں،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے کرتے رہو وہی بڑا مہربان ہے رحیم ہے

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾

ہر عیب لگانے والے طعنہ دینے والے کیلئے ہلاکت ہے ﴿١﴾ جو مال کو جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے ﴿٢﴾

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَ

خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ﴿٣﴾ ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا جو اس کو روند ڈالے گی ﴿٤﴾ اور

مَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى

آپ کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے۔ ﴿٥﴾ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ﴿٦﴾ جو دلوں کی خبر لے

الْأَفْئِدَةِ ﴿٧﴾ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾ ع ۹ / ۱ / ۲۹

ڈالے گی ﴿٧﴾ بے شک وہ ان پر چاروں طرف سے بند کردی جائے گی ﴿٨﴾ لمبے لمبے ستون میں ﴿٩﴾

منزل ۷

ف ۵ یہ صفات ہیں ان گھوڑوں کی جو لڑائی کے کام آتے ہیں۔ انسان کے حکم پر اس کی وفاداری پر اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور انسان اپنے پالتو فوجی گھوڑوں سے بھی گیا گزرا ہے کہ اسے اپنے مالک کے حکم پر دوڑنا مشکل پڑتا ہے۔

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پھر اس کارروائی پر خوب گرد و غبار اور دھول اڑاتے ہیں ۝٤ پھر اسی وقت دشمنوں کی فوجوں میں جا گھستے ہیں ۝٥ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا

لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨

ناشکرا ہے ۝٦ اور بے شک انسان اپنے گھوڑوں کی اس وفاداری پر خود شاہد ہے ۝٧ اور بے شک وہ مال کی محبّت میں بڑا سخت ہے ۝٨

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝١٠

بس کیا وہ نہیں جانتا کہ ایک دن قبروں کے مردے باہر نکال لئے جائیں گے ۝٩ اور جو دلوں میں ہے وہ سب ظاہر کیا جائے گا ۝١٠

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝١١

بے شک ان کا رب ان سے اس دن اچھی طرح خبر رکھنے والا ہوگا۔ ۝١١

ع ۱ / ۱۱ / ۲۵

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ القارعۃ مکّی ہے، سب کچھ اللہ کے نام سے جاری رکھو رحمٰن رحیم وہی ہے اس میں گیارہ آیات ہیں

الْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ

سب کو کھڑکھڑا ڈالنے والا حادثہ ۝١ وہ کھڑکھڑا ڈالنے والا حادثہ کیا ہوگا۔ ۝٢ اور تم کو کیا خبر کہ وہ کھڑکھڑا ڈالنے والا حادثہ کیا ہوگا ۝٣ جس دن

يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝٤ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔ ۝٤ اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح

الْمَنفُوشِ ۝٥ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝٦ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ

ہو جائیں گے ۝٥ تو جس کے نیک اعمال تول میں بھاری ہوں گے ۝٦ تو وہ دل پسند عیش میں راضی اور

رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩

خوش ہوگا ۝٧ اور جس کے نیک اعمال کا تول وزن میں کم ہوگا۔ ۝٨ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ کا گڑھا ہوگا۔ ۝٩

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا چیز ہے ۝١٠ وہ بھڑکتی دہکتی ہوئی تیز آگ کا الاؤ ہے ۝١١

ع ۱ / ۱۱ / ۲۶

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

سورۃ التکاثر مکّہ میں نازل ہوئی پڑھنا شروع رکھو اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے اور رحمت اس کی سب پر عام ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

کو مال کی لالچ نے غفلت میں ڈال دیا۔ ۝١ یہاں تک کہ اپنی قبر میں خود دفن ہوئے اور دیکھ لیا۔ ۝٢ ایسے بے فکر مت رہو بہت جلد تم کو معلوم ہوتا ہے ۝٣

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بدترین مخلوق ہیں۔ (٦) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے یہ لوگ مخلوقات میں

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ

سب سے اچھے ہیں۔ (٧) ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں،

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞٨ ع ١ ٨ ٢٣

راضی ہوئے یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ (٨)

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۃ الزلزال مدنی ہے بس جو کچھ ہے اللہ کے نام سے ہے، ہم اسی کے نام سے شروع کرتے جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔ اس میں آٹھ آیات ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۞٢

جب زمین بڑے زور کے زلزلے سے ہلا دی جائے گی (١) اور زمین اپنے سارے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ (٢)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۞٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۞٤ بِاَنَّ

اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا۔ (٣) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔ (٤) اسلیے کہ تمہارا رب

رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۞٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا

زمین کو بیان کرنے کا حکم دے گا (٥) اس دن لوگ الگ الگ جتھوں اور ٹولیوں میں پھیل پڑے ہوں گے تاکہ اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ

اَعْمَالَهُمْ ۞٦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞٧ وَمَنْ

خود دیکھ لیں۔ (٦) پھر جس نے ذرّہ برابر بھی نیک عمل کیا ہے، وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (٧) اور جس نے ذرّہ

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞٨ ع ١ ٨ ٢٤

بھر برا کام کیا ہو گا، وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (٨)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ العدیٰت مکہ میں نازل فرمائی گئی اللہ کے نام سے اسی کی مہربانی ہے اسی کی رحمت سب پر جاری ہے، اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۞١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۞٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۞٣

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں (١) پھر پتھر پر نعل بھری ٹاپ مار کر چنگاری جھاڑتے ہیں (٢) پھر صبح کے وقت چھاپا مارتے ہیں (٣)

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ القدر مکہ میں نازل ہوئی — اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشش کرنے والا مہربان ہے — اس میں پانچ آیتیں ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ

بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا ہے ① اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے ② شب

الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے ③ اس رات میں فرشتے اور روح (الامین) اترتے ہیں

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

اپنے رب سے ہر کام کا حکم لے کر ④ اس رات میں فجر کے طلوع ہونے تک سلامتی ہے ۔ ⑤

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ البینہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی — اللہ کے اسم سے جو عام رحم والا کمال رحم والا ہے — اس میں آٹھ آیات ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ — اپنی حرکت سے باز آنے والے نہیں تھے ، یہاں

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آجائے ۔ ① یعنی اس شان کا ایک رسول، اللہ کی طرف سے آئے

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے ② جسمیں پہلی کتابوں کا بندوبست موجود ہو ③ اور کتاب پاکر بھی جنہوں نے اختلاف کیا وہ

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

صاف دلیل آنے کے بعد بھی آپس کی پھوٹ سے نہیں رکے ④ جبکہ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

ایک اللہ کی یکسو ہو کر عبادت کریں اپنا دین اسی کے لئے خالص کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں،

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

انتظامی بندوبست والا یہی اصل دین ہے ۔ ⑤ بے شک جو لوگ اہل کتاب ہو کر بھی کافر رہے

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ

اور مشرکین وہ سب کے سب دوزخ کی آگ میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے ، یہی لوگ

وقف النبی علیہ السلام

العالمۃ ع ۲۲ عندالمتاخرین ۱۷ — ۵ ع ۲۲ -

منزلٰ

غَيْرُ مَمْنُونٍ ۞ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۞ أَلَيْسَ اللّٰهُ

نہ ہوگا۔ (۶) پھر اس بیان کے بعد تم کو انصاف کے معاملے میں کون جھٹلا سکتا ہے (۷) کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں

بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِينَ ۞

سے اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں (۸)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورہ العلق کا نزول مکہ میں ہوا۔ پڑھو اللہ کے نام سے اسی کی مہربانی ہے اور اس کی رحمت سب پر عام ہے۔ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞

اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے سب کو پیدا کیا۔ (۱) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (۲)

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۞ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ

پڑھتے رہو اور آپ کا رب ہی سب سے بڑھ کر کرم والا ہے (۳) جس نے قلم سے علم سکھایا۔ (۴) انسان کو ایسا علم سکھایا جو انسان

مَا لَمْ يَعْلَمْ ۞ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى ۞ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۞

جانتا نہ تھا۔ (۵) ہاں دیکھو اب انسان شرارت پر آوے گا (۶) اس لئے کہ اب اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ہے (۷)

إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۞ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى ۞ عَبْدًا إِذَا

بے شک آپ کے رب کی طرف سب کو لوٹنا ہے (۸) کیا تم نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے (۹) میرے ایک بندے کو جبکہ وہ نماز

صَلّٰى ۞ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ۞ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۞

پڑھتا ہے (۱۰) ذرا دیکھو کہ ہدایت پاکر کوئی نماز ادا کرے (۱۱) اور کسی کو خوف خدا کی تاکید کرے تو ایسے کو لوگ کیوں منع کرے (۱۲)

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۞ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۞

جھٹلا کر جو منہ پھیرتا ہوا ہے کیا حق ہے کہ دوسروں کو منع کرتا پھرے (۱۳) تو کیا اسے علم نہیں کہ اللہ اسے برابر دیکھ رہا ہے (۱۴)

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۞ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۞ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

یہ ہرگز ہماری پکڑ سے بچ نہیں سکتا اگر وہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۵) ایسی جھوٹی اور خطاکار پیشانی

خَاطِئَةٍ ۞ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۞ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۞ كَلَّا

کی یہی سزا ہے (۱۶) پس وہ بھی مقابلے کے لئے اپنی مجلس والوں کو بلا لے (۱۷) ہم بھی جہنم کے افسروں کو بلائے لیتے ہیں (۱۸) آپ ہرگز اس کی دھمکی میں

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۞

نہ آنا سجدے کیے جاؤ اور ہمارا تقرب حاصل کرتے رہو۔ ف (۱۹)

ف ۷-۶ قلم سے انسان کو علم دیا اور اس کو وہ علم دیا جو اب تک انسان جانتا نہ تھا نزول قرآن کے زمانے سے اب تک انسان سائنس اور چیزوں کی خاصیت کا علم حاصل کر کے جو تکنیکی ترقی کی ہے وہ سابقہ زمانے سے زیادہ ہے۔ ہوا میں اڑنے سے لے کر چاند پر کمند ڈال آیا اور مشینی دور میں نہایت ہی مفید چیزیں دریافت کرلیں۔ اس پر انسان کے لئے یہ خطرہ بنا ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غنی بے پرواہ غیر جوابدہ اور بے لگام سمجھ کر شرارت ظلم اور فساد مچائے گا۔ اور یہی کچھ ہم اپنے دور میں دیکھ رہے ہیں سب سے آخری نبی اور آخری کتاب اتارنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اب اس دنیا کا آخری دور ہے اور اسے ایک ایسا ہدایت نامہ دیا جائے جو اس کی علمی ترقی میں اسے برابر یاد دلاتا رہے کہ اسے اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

ع ۸/۲۰ ۱

ف ۱۹ سجدہ بندے کے لئے اللہ کے قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے حدیث شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ کے قریب اور نزدیکی میں درجہ حاصل کرنے کے لئے سجدے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ جن کی پیشانی پر سجدے کے نشان ہیں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع ہیں۔ جن کی صفت قرآن، توریت اور انجیل میں بیان ہوئی دیکھیے (۴۸) الفتح آیت ۲۹ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

ع ۱۹/۲۱ ۱ سجدہ

منزل ۷

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۞٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۞٧ وَ

کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا پھر جگہ دی۔ (۶) اور آپ کو ہم نے پایا کہ آپ ہماری راہ کی تلاش میں کھو گئے تھے تب ہم نے آپکو اپنی راہ بتادی (۷) اور

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۞٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۞٩ وَاَمَّا

اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا۔ (۸) بس جو یتیم ہے اس پر دباؤ نہ ڈالو۔ (۹) اور سوال کرنے

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۞١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۞١١

والے کو جھڑکی نہ دو۔ (۱۰) اور جو بھی ہے آپ کے رب کی نعمت ہے اسے بیان کرو (۱۱)

ع ۱۱ ۱۸

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَهِيَ ثَمٰنِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ الم نشرح مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اللہ نہایت مہربان باربار رحم کرنے والے کے نام سے اس میں آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۞١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۞٢ الَّذِىْٓ

کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا۔ (۱) اور کیا آپ سے وہ بوجھ نہیں اتار دیا۔ (۲) جس نے آپ کی

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۞٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۞٤ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

کمر جھکا دی تھی۔ (۳) ہم نے آپ کا تذکرہ بلند کر دیا۔ (۴) پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ

يُسْرًا ۞٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞٦ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۞٧ وَ

آسانی ہے (۵) بے شک ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے (۶) پس جب آپ فارغ ہوں تو عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔ (۷) اور

اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۞٨

اپنے رب کی طرف دل لگالو (۸)

ع ۱ ۸ ۱۹

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ والتین مکیہ ہے، اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، اس میں آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۞٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۞٣

انجیر اور زیتون کی قسم ہے۔ (۱) اور طورِ سینین کی (۲) اور اس امن والے شہر کی قسم (۳)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۞٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت سانچے میں ڈھال کر بنا دیا۔ (۴) پھر ہم نے اسے نیچے گرا کر بہت ہی خستہ حالت

سٰفِلِيْنَ ۞٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ

میں ڈال دیا۔ (۵) مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم

وَالْاُنْثٰىٓ ﴿٣﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿٥﴾

پیدا کر دیا۔ ③ بے شک تم سب کی کوشش الگ الگ قسم کی ہے ④ پھر جس نے اللہ کے لیے دیا اور بچ کر چلا۔ ⑤

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

بھلی بات کو سچ مانا۔ ⑥ پھر تو ہم اس کو سہولت اور آسانی کر دیں گے ⑦ جس نے بخیلی کی

وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾

اور لاپرواہی کی۔ ⑧ اور نیک بات کو جھٹلاتا رہا۔ ⑨ پھر تو ہم اس کو دھیرے سے تنگی میں ڈھکیل دیں گے۔ ⑩

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾

جب وہ تباہی کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا ⑪ ہدایت کی راہ بتا دینا ہمارے ذمے رہا ⑫

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾

آخرت بھی ہماری دنیا بھی ہماری ہے۔ ⑬ میں نے تم کو انگارے پھینکتی آگ سے چوکنا کر دیا ہے ⑭

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا

بڑا بدبخت ہوگا جو اس میں جا پڑے گا۔ ⑮ جس نے سچی بات کو جھٹلایا اور حق سے منہ پھیرا۔ ⑯ جو اللہ سے بہت ڈرنے والا ہوگا

الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

وہ اس آگ سے بچا لیا جائیگا ⑰ وہ اپنا مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔ ⑱ اس پر کسی کا کچھ احسان باقی نہ رہا، جس کا

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾

بدلہ چکانے کے لئے مال دنیا ہو۔ ⑲ مگر اپنے بلند اور اعلیٰ رب کی رضامندی چاہنے کے لئے ہی دیتا ہے ⑳

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

ایسا آدمی اجر پاکر بہت جلد راضی راضی ہو جائیگا ㉑

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ والضحیٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے جاری رکھو اسی کی مہربانی ہے اس کی رحمت سب پر جاری ہے۔ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَ

دن کی روشنی کی قسم ہے ① اور رات کی جب وہ چھا جائے ② آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور آپ سے ناراض بھی نہیں ہوا ③ اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾

البتہ آخرت تو آپ کے لئے دنیا سے بہت بہتر ہے ④ آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی راضی ہو جائیں گے ⑤

ف ١٢ راہ بتادی مگر چلنے والے کی مرضی ہے چاہے سیدھی راہ چلے یا پھر گمراہی کے گڑھے میں جا گرے

ع ١ / ٢١ / ١٧

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

کرے تو یہ کامیاب ہے ﴿١٧﴾ یہ لوگ ہوئے سیدھی راہ والے نیک بخت۔ ﴿١٨﴾ اور جو ہماری آیات کے انکاری

ع ١ ٢٠ ١٥ بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ہیں وہ الٹی راہ والے بدبخت ہوے ہیں ﴿١٩﴾ ان کو آگ میں موند دیا جائے گا ﴿٢٠﴾

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورہ الشمس مکہ میں نازل ہوئی ۔ ہر بھلا کام اللہ کے نام سے جاری رکھو رحمٰن رحیم وہی ہے ۔ اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾

قسم ہے سورج اور اس کی دھوپ چڑھنے کی ﴿١﴾ اور چاند کی جب اس کے پیچھے آوے ﴿٢﴾ اور دن کی جب وہ چمک اٹھے۔ ﴿٣﴾

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

اور رات کی جب اس پر چھا جاوے ف۴ ﴿٤﴾ اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اس کو برابر بنایا ﴿٥﴾ اور قسم ہے زمین کی اور جس نے اس کو پھیلا کر بچھایا ﴿٦﴾

ف۴ یعنی رات کی اندھیاری چادر جب دن کی روشنی پر اپنا گھیرا ڈال دے۔

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ

اور جی جان کی قسم اور اس کی جس نے اسے ٹھیک ٹھاک بنایا۔ ﴿٧﴾ پھر اس نے برائی اور پرہیزگاری میں تمیز کا سلیقہ انسان کے جی میں ڈال دیا ﴿٨﴾ بے شک جس کسی نے

أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

اپنے نفس کی پاکیزگی کو ابھرنے دیا وہ کامیاب رہا۔ ﴿٩﴾ اور اپنے ضمیر کے پاکیزہ اشارے کو جس نے دبا دیا وہ ناکام ہوا۔ ﴿١٠﴾ حق کو جھٹلانے میں ثمود نے

بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

بہت شرارت کی ﴿١١﴾ جب ان میں کا ایک بڑا بدبخت اٹھا ﴿١٢﴾ تب اللہ کے رسول نے ان سے کہا، خبردار ہو جاؤ یہ اللہ کی اونٹنی ہے

نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اور یہ اس کے پانی پینے کی باری ہے۔ ﴿١٣﴾ انہوں نے رسول کی بات کو جھوٹ بتایا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے پھر تو ان کے رب نے ان کے گناہوں کے سبب

ع ١ ١٥ ١٦ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

ان پر عذاب کا ریلا چلایا اور مار کوٹ کر برابر کر دیا۔ ﴿١٤﴾ اور کسی کے بھی پلٹ کر پیچھا کر سکنے کا اسے اندیشہ نہیں ﴿١٥﴾

ف۱۵ بعض مرتبہ دشمن کو کچل ڈالنے کے بعد انسان کو یہ خطرہ بنا رہتا ہے کہ پھر کچھ قوت جمع کر کے مقابلے پر نہ آجاوے۔ اللہ کو کسی سے یہ خطرہ بھی نہیں۔

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ إِحْدَىٰ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۃ الیل مکہ مکرمہ میں اتری ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ اس میں اکیس آیتیں ہیں۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

رات کی قسم جب چھا جاوے ﴿١﴾ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے ﴿٢﴾ اور جس نے نر اور مادہ کو

عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۵ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۶ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ
کسی نے نہیں دیا ہوگا ۲۵ اور جیسا اللہ اپنے مجرم کو جکڑے گا ویسا کسی نے جکڑا باندھا نہ ہوگا ۲۶ اے اطمینان
الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸ فَادْخُلِيْ
پانے والی جان۔ ۲۷ چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی ہے وہ بھی تجھ سے راضی ہے ۲۸ بس میرے نیک
فِيْ عِبٰدِيْ ۝۲۹ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝۳۰
بندوں میں شامل ہو جا ۲۹ اور میری جنت میں داخل ہو جا ۳۰

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ البلد مکہ میں اتاری گئی اللہ کے نام سے جو عام رحم والا کمال رحم والا ہے اس میں بیس آیات ہیں

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲ وَوَالِدٍ
اس شہر کی قسم پیش کرتا ہوں ۱ آپ پر اس شہر میں لگی پابندیاں کھول دی جائیں گی ۲ والد اور اولاد
وَّمَا وَلَدَ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴ اَيَحْسَبُ اَنْ
کی گواہی لے لو۔ ۳ بے شک انسان کو پیدا کر کے ہم نے اسے مشقت اور الجھن میں ڈالا ہے ۴ کیا انسان نے یہ گمان کر لیا ہے،
لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶
کہ کسی کا اس پر قابو نہیں ہے ۵ فخر سے کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا کر لٹا دیا ۶
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا
اس نے کیا سمجھ رکھا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا ہے ۷ کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنا دیں ۸ اور ایک زبان اور دو
وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱ وَمَاۤ
ہونٹ اس کو عطا کئے ۹ اور ہم نے اس کو دونوں راستوں کی سوجھ بوجھ عطا کر دی ۱۰ پھر بھی وہ گھاٹی سے صحیح سلامت پار نہیں ہوا۔ ۱۱ تم کو
اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ
معلوم ہے کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ ۱۲ مصیبت میں پھنسے کی گردن چھڑا دینا ۱۳ یا دن بھر کے بھوک سے نڈھال کسی شخص کو کھانا
مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ
کھلا دینا۔ ۱۴ یا رشتے ناطے والے کسی یتیم کو ۱۵ یا کسی مسکین محتاج کو جو خاک میں مل گیا ہو۔ ۱۶ پھر یہ
كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
کھانا کھلانے والا ایمان والوں میں سے ہو اور نیک عمل والوں میں ہو صبر کی وصیت کرتا ہو، اور رحم کی وصیت

ف ۲ ۔ نبی رحمت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ سال مکہ میں بڑی کٹھن اور بہت ہی امتحان کی زندگی گزارنی پڑی، مشرک ہر طرح سے آپ کو ستاتے، آخر ہجرت کا موقع آیا۔ اس کے پہلے پیش خبری سنا دی کہ آج انہوں نے اس شہر میں آپ پر پابندی لگا رکھی ہیں۔ حرم کعبہ میں نماز کو نہیں آنے دیتے۔ شہر میں چین سے رہنے نہیں دیتے بڑی رکاوٹ ڈالتے ہیں مگر اب تھوڑے ہی وقت میں آپ اس شہر میں اس شان سے داخل ہوں گے کہ آپ پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ آج تک اللہ نے یہ بشارت قائم رکھی ہے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی حرم مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مشرک کو ہمیشہ کے لئے مکہ میں داخلہ منع ہوا۔

ع ۱ ۳۰ ۱۴

وقف لازم

ف ۶ ۔ بعض اترانے والے اپنی فضول خرچی پر ڈینگ مارتے ہیں کہ میں نے یہ خرچ کیا اور وہ خرچ کیا۔

هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیا خوب اچھا مضمون ہے اس قسم میں سمجھدار لوگوں کے لئے (٥) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا (٦)

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُوْدَ

ارم والے جو مشہور تھے بڑے بڑے ستون بنانے میں (٧) بڑے بڑے شہروں میں ان کے ڈیل ڈول کی برابری کے لوگ پیدا نہیں کئے گئے (٨) اور ثمود جو پہاڑی

الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ

چٹانوں کو کرید کر مکان کی وادیاں بنانے میں ماہر تھے۔ (٩) اور فرعون کو یہ گھمنڈ تھا کہ اس کی حکومت کا کھونٹا گڑا ہوا ہے (١٠) یہ سب کے سب شرارتی لوگ

طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

تھے جنہوں نے ملکوں میں ادھم مچا رکھا تھا۔ (١١) یہ لوگ بہت فساد کرتے تھے۔ (١٢) بس آپ کے رب نے ان سب پر عذاب

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا

کا کوڑا برسایا۔ (١٣) بے شک آپ کا پروردگار گھات میں ہے۔ (١٤) انسان کا یہ حال ہے کہ جب عزت اور نعمت

ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّآ

سے اس کا رب اسے آزماتا ہے تو وہ خوش ہو کر کہتا ہے، کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ (١٥) اور جب اس

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا

کی روزی تنگ کر کے آزماتا ہے تو انسان کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ (١٦) ایسا نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾

ہے بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ (١٧) اور مسکین کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں کرتے (١٨)

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ

میت کا مال سمیٹ کر کھا جانا چاہتے ہو۔ (١٩) اور مال سے بڑی جم کر محبت کرتے ہو (٢٠) جب زمین

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

توڑ پھوڑ کر چورا کر دی جائے گی۔ (٢١) اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا، فرشتے بے شمار صف بصف باندھے کھڑے ہوں گے (٢٢)

وَجِاىْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی، تب انسان کو سمجھ آ جائے گی، اور اب کسی کو سمجھ آ جانے سے کیا

الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

فائدہ۔ (٢٣) آدمی تمنا کریگا کہ کاش آخرت کی زندگانی کے لئے کچھ عمل اس نے آگے بھیج دیا ہوتا (٢٤) اس دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب

نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ

ہوں گے مگر تھک کر ہار گئے ③ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے ④ ابلتے گرم پانی کے چشمے سے ان کو پلایا جائے گا۔ ⑤ زہریلی کانٹے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾

دار جھاڑیوں کا کھانا ان کو دیا جائے گا۔ ⑥ اس سے بدن کو کچھ بھی قوت نہ ملے گی اور بھوک کبھی دور نہ ہوگی ⑦

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾

نعمت پاکر اس دن بہت سے چہرے رونق والے ہوں گے ⑧ اپنی کمائی سے راضی راضی ہو گئے ہوں گے ⑨ اعلیٰ درجے کے باغ میں ہوں گے ⑩

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ

فضول بکواس کی بات ان کو کبھی سنائی نہ پڑے گی۔ ⑪ وہاں جھرنے جاری ہوں گے۔ ⑫ اونچی بچھایت والے تخت

مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ

ہوں گے۔ ⑬ آفتابے پیمانے قرینے سے سامنے رکھے ہوں گے ⑭ اور قالین قطار سے بچھائے ہوئے ⑮ اور مخمل کے غالیچوں پر

مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ

مسندیں بچھی ہوئی ⑯ کیا اونٹ کی طرف ان کی نگاہ کبھی نہیں گئی کہ اسے کس طرح پیدا کیا گیا۔ ⑰ اور آسمان کی طرف دیکھا

كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ

ہوتا کہ اسے کیسے اونچا اٹھایا گیا ⑱ اور پہاڑوں کی طرف انہوں نے نگاہ ڈالی ہوتی کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں ⑲ اور زمین کی طرف غور کیا ہوتا

كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

کس طرح بچھائی گئی ہے ⑳ آپ نصیحت کی بات سنا دو، یقیناً آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں ㉑ آپ کو ان پر نگران بنا کر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

نہیں بھیجا گیا۔ ㉒ ہاں مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا تو پھر اس کی خیر نہیں ㉓ کہ پھر تو اللہ اس کو بہت بڑے عذاب میں

الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

ڈالے گا۔ ㉔ بے شک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی ہے ㉕ پھر ان کا حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔ ㉖

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الفجر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے — اس میں تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾

فجر کی قسم ہے ① اور دس راتوں کی ② جفت اور طاق کی قسم ③ اور رات کی قسم جب آسانی سے چلتی بنے ④

ف ۳ یعنی دنیا میں بہت سخت ریاضت کی اور خوب تھکے مگر یہ راہ اللہ کی نہیں تھی اس لیے ان کی محنت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ بلکہ آگ میں جانے کا سبب یہ اعمال ہی بن گئے جو کر کے آئے تھے۔ یہاں معلوم ہوا کہ ہر کام اللہ تعالیٰ اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کرے تو تھوڑے میں نجات ہے۔ اور جو بہت محنت کرے مگر اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم نبی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق نہ ہو تو یہ محنت بے کار ہے۔

ف ۷ دنیا میں کھانا کھانے کے بعد پیٹ بھر جاتا ہے۔ گھاس چارہ، جو بھٹن چھلکے جو بھی ہوں مگر آدمی کا پیٹ تو بھر جاتا ہے اور بدن میں قوت آجاتی ہے لیکن جہنم میں زہریلی کانٹے دار جھاڑیوں کے کھانے کھا کر نہ بھوک مٹے گی نہ بدن کو کچھ سہارا ملے گا۔ اللہ ہر مومن کو بچائے آمین۔

ف ۳ جفت یعنی جوڑا یا ایسی گنتی یا چیز جو برابر میں تقسیم ہو سکے۔ جیسے دو، چار، چھ، آٹھ، دس بارہ وغیرہ طاق یعنی منفرد اکیلا تنہا جسے برابر تقسیم نہ کیا جا سکے۔ جیسے ایک، تین، پانچ سات، نو، گیارہ وغیرہ۔

ف ۴ بہت سی راتیں آدمی پر ایسی بھیانک آتی ہیں کہ کاٹے نہیں کٹتیں کسی رات کا آسانی سے کٹ جانا بھی اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ علماء نے آسانی والی رات بہت سی مبارک راتوں کو بھی بتایا ہے۔ جیسے شب معراج، شب قدر، شب برات، رمضان شریف کی تمام راتیں، خصوصاً رمضان المبارک کی آخری عشرہ کی تمام طاق راتیں وغیرہ۔

نصف الربع

ع ۱ / ۲۶ / ۱۳ النصف

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

سورہ الاعلیٰ مکہ میں اتری ابتدا کرو اللہ کے نام سے وہی رحمٰن ہے وہی رحیم ہے اس میں انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ﴿٢﴾ وَالَّذِیْ

پاکی بیان کرو اپنے رب عالی شان کا نام لے کر ① جس نے پیدا کیا اور بدن کو درست کیا ② جس نے تقدیر کا اندازہ

قَدَّرَ فَھَدٰی ﴿٣﴾ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ﴿٤﴾ فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحْوٰی ﴿٥﴾

باندھ دیا اور رہنمائی فرمائی ③ جس نے چارہ نکالا۔ ④ پھر اس کو خشک سیاہ چورا کر ڈالا ⑤

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا

ہم آپ کو پڑھاویں گے تو پھر آپ بھول نہیں سکتے ⑥ مگر جو اللہ چاہے وہ ہو کر رہتا ہے، بے شک وہ ظاہر اور چھپی ہوئی چیز

یَخْفٰی ﴿٧﴾ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ﴿٩﴾

کو جانتا ہے ⑦ اور ہم آپ کو آسانی کی راہ چلنا آسان کر دیں گے ⑧ آپ تو نصیحت کیے جاؤ کیونکہ نصیحت تو ہر حال میں فائدہ ہی دے گی ⑨

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ﴿١٠﴾ وَیَتَجَنَّبُھَا الْاَشْقَی ﴿١١﴾ الَّذِیْ یَصْلَی

جو اللہ کا خوف رکھتا ہوگا وہ بہت جلدی سمجھ جائے گا ⑩ اس نصیحت سے الگ وہی رہے گا جو بڑا بدبخت ہوگا۔ ⑪ ایسا شخص بڑی بھاری آگ میں

النَّارَ الْكُبْرٰی ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ

داخل ہوگا۔ ⑫ پھر اس میں نہ مرے گا نہ جیئے گا ⑬ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس

مَنْ تَزَكّٰی ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ

نے اپنے آپ کو سنوار لیا۔ ⑭ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز ادا کرتا رہا۔ ⑮ بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو زیادہ اہمیت

الدُّنْیَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿١٧﴾ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ

دیتے ہو۔ ⑯ جب کہ بہتر اور باقی رہنے والی آخرت ہے ⑰ یہ بات بے شک ہے جس کا بیان پہلے کے صحیفوں

الْاُوْلٰی ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ﴿١٩﴾

میں ہے ۔ ⑱ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی یہی بیان ہے ⑲

ع ١٩ / ١ / ١٢

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ھِیَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

سورۃ الغاشیہ مکی ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں چھبیس آیات ہیں

ھَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ﴿١﴾ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ ﴿٢﴾ عَامِلَۃٌ

کیا آپ کے پاس ڈھانک دینے والی قیامت کا حال پہنچا۔ ① جس دن بہت سے منہ خوف زدہ ہوں گے ② محنت کرتے ہوئے

يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ

وہی پیدا فرمائیگا ⑬ وہی بڑا بخشن ہارا ہے اور بہت چاہنے والا۔ ⑭ عرش والا بڑی بزرگی اور شان والا ⑮ جس کام کا ارادہ

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾

فرمالے کرکے بتا دینے والا ⑯ کیا تمہارے پاس ان بڑے لشکروں کا حال پہنچا۔ ⑰ فرعون اور ثمود کے لشکر ⑱

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

بے شک یہ منکر جھٹلانے میں بڑا زور دکھا رہے ہیں ⑲ انہیں معلوم کر دو کہ اللہ نے ہر طرف سے ان پر عذاب کا گھیرا ڈال دیا ہے ⑳

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع

ع ۲۲ ۱ ۱۰

بلکہ یہ تو وہ قرآن ہے، جو بڑی شان والا۔ ㉑ جیسا لوح محفوظ میں تھا ویسا ہی یہاں آیا ہے ㉒

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ الطارق مکہ میں نازل ہوئی — اللہ کے نام سے جاری رکھو اسی کی مہربانی ہے اسی کی رحمت سب پر جاری ہے۔ — اس میں سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾

قسم آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی۔ ① تم کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے ② وہ ایک تارا ہے چمکتا ہوا ③

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾

ایسی کوئی بھی جان نہیں ہے کہ اس پر ایک محافظ مقرر نہ ہو۔ ④ بس انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ⑤

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾

وہ اچھلتے کودتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ ⑥ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے ⑦

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ

یقیناً اللہ اپنی طرف اس کو لوٹانے پر قادر ہے ⑧ جس دن سینوں کے چھپے بھید جانچے جائیں گے ⑨ تب اس کے پاس بچاؤ کی کوئی قوت نہیں ہوگی

لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

اور کوئی مددگار بھلے نہیں ملیگا ⑩ قسم ہے آسمان کی جو چکر مارنے والا ہے ⑪ اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے ⑫

ف ۱۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ
آسمان بھی گردش میں ہے اور گھومتا ہے
ہر چیز اللہ کے حکم پر طواف میں مشغول
ہے اسی مضمون کی بات (۳۶ سورہ
یٰسٓ آیت نمبر ۴۰) میں بھی کہی جا چکی
ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾

بے شک ہمارا یہ قول فیصلہ کر دینے والا ہے ⑬ یہ فرمان ہنسی میں ٹالنے کے لائق نہیں ⑭ یہ لوگ خفیہ طریقے سے داؤ گھات میں لگے ہیں ⑮

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

ع ۱۷ ۱ ۱۱

میں نے بھی اپنی تدبیر جاری کر دی ہے ⑯ بس اب تھوڑی سی مہلت کافروں کو دے ہی دو ⑰

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۝٢٣ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝٢٤ اِلَّا الَّذِيۡنَ

ان کے سینوں میں بھرا پڑا تمام کینہ کپٹ اللہ کو خوب معلوم ہے (٢٣) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ (٢٤) ایمان والوں کو جو نیک عمل

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝٢٥

ع ١ ٢٥ ٩

کرتے ہیں کبھی ختم نہ ہونے والے اجر کی بشارت سنا دو۔ (٢٥)

سُوۡرَةُ الۡبُرُوۡجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثۡنَانِ وَعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ البروج مکی ہے۔ اللہ کے نام سے جاری رکھو اسی کی مہربانی ہے اسی کی رحمت ہے اس میں بائیس آیات ہیں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۝١ وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۝٢ وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ۝٣

مضبوط قلعے بند کئے ہوئے آسمان کی قسم ہے (١) اور اس دن کی قسم جس کا وعدہ پکا ہے (٢) اور جس پر گواہی دی جائے اس کی (٣)

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۝٥ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا

خندق والوں پر خدا کی مار پڑی۔ (٤) جب انہوں نے خندق کھود کر اس میں آگ بھڑکائی (٥) اور کنارے بیٹھک لگا کر زندہ جلانے

قُعُوۡدٌ ۝٦ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ۝٧ وَمَا

کا نظارہ دیکھ رہے تھے (٦) اور مومنوں کے ساتھ جو کچھ ظلم کر رہے تھے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا تھا۔ (٧) وہ ایمان والوں

نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۝٨ الَّذِيۡ

میں کوئی عیب نہیں پا سکے، مگر یہ بات انہیں بہت بری لگی کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے جو ہر طرح غالب حمد کا مستحق ہے (٨) آسمانوں اور زمین

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝٩

کی سلطنت اور بادشاہی اکیلے اللہ کے لئے ہے اور واقعی اللہ ہر چیز پر آپ ہی گواہ موجود ہے۔ (٩)

اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ

ایمان والے اور ایمان والیوں کو ستانے کے بعد جنہوں نے توبہ نہیں کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے۔ اور بہت

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

ہی تیز جلن کا عذاب ان کو بھگتنا ہو گا۔ (١٠) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ

عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ بہت ہی بڑی

الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُ ۝١١ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ۝١٢ اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَ

کامیابی ہے۔ (١١) بے شک تیرے پروردگار کی پکڑ بھی بہت سخت ہے (١٢) بے شک پہلی بار بھی اس نے پیدا کیا اور دوبارہ بھی

ف ٩ یہ واقعہ ہے ایک ظالم بت پرست بادشاہ کا جو نہایت ہی ضدی اور اجڈ قسم کا مشرک تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد بہت سی مخلوق کو سچا ایمان نصیب ہوا، اس بادشاہ کی رعایا میں بھی بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لے آئے۔ اس پر یہ بادشاہ بوکھلا گیا۔ اپنے راج محل کے سامنے ایک خندق کھدوائی اور اس میں خوب تیز آگ بھڑکائی اور آگ کے چاروں طرف مرتبے کے لحاظ سے ہر وزیر اور جتھے دار کیلئے کرسیاں لگوائیں اور محل کی سیدھ پر ایک بت رکھوایا اپنی رعایا میں سے ہر ایک کو مجبور کرتا کہ وہ اس بت کو سجدہ کرے جو سجدہ نہ کرتا اسے زندہ آگ میں ڈال دیا جاتا۔ ہزاروں ایمان والے جان پر کھیل گئے، جیتے جی آگ میں جلنا منظو[ر] کیا لیکن بت کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ آخر اللہ کا غضب اس بادشاہ [پر] ٹوٹ پڑا۔ اس خندق کی آگ پھیل [کر] بادشاہ اور وزیر سب کے سب جل گئے۔

منزل ٧

ع ٣٦ ٨

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

کافروں کو بھی کیا ہی مناسب بدلہ ان کے فعل کا مل گیا۔ ﴿٣٦﴾

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ٨٣ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورہ الانشقاق مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی پڑھنا شروع کرو اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے اور اسکی رحمت سب پر عام ہے اس میں پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿١﴾ اپنے رب کا حکم سن لے گا اور اس پر حق ہے کہ جیسا حکم دیا جائے ویسا ہی کرے ﴿٢﴾ جب زمین پھیلا دی

مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

جائے گی۔ ﴿٣﴾ جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی ﴿٤﴾ زمین بھی اپنے رب کا حکم سن لے گی اور اس پر یہ حق لازم ہے ﴿٥﴾

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے انسان بے شک تو محنت تو کرتا ہی ہے اپنے رب کی طرف پہنچنے میں محنت کئے جا تیری اس سے ملاقات ہونے والی ہے ﴿٦﴾ جس کا نامۂ عمل اس کے

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ

سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔ ﴿٧﴾ تو اس کا حساب بہت جلد آسانی سے لے لیا جائے گا۔ ﴿٨﴾ اور ایسا آدمی اپنے

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ

گھر والوں کی طرف خوش خوش واپس ہوگا ﴿٩﴾ لیکن جس کا نامۂ عمل اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا۔ ﴿١٠﴾ تو وہ موت موت

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾

پکارنے لگے گا۔ ﴿١١﴾ اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ﴿١٢﴾ دنیا میں یہ آدمی اپنے گھر بار میں بہت بے فکرا مست رہتا تھا ﴿١٣﴾

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾

بے فکری میں یہ سمجھ کر زندگی کاٹ دی کہ اسے واپس نہیں جانا ہے ﴿١٤﴾ کیوں نہیں اس کا رب اسے برابر دیکھ رہا تھا ﴿١٥﴾

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾

میں شام کی سرخی کی قسم پیش کرتا ہوں۔ ﴿١٦﴾ اور رات کی اور رات نے جو کچھ سمیٹ لیا ﴿١٧﴾ اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے گا ﴿١٨﴾

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ

تم کو ضرور ایک منزل سے دوسری منزل پر چڑھتے جانا ہے۔ ﴿١٩﴾ ان کو کیا ہو گیا کہ ایمان میں نہیں آرہے ہیں ﴿٢٠﴾ جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

تب بھی سجدہ نہیں کرتے۔ ﴿٢١﴾ بلکہ یہ کافر لوگ جھٹلانے میں بڑا زور لگا رہے ہیں ﴿٢٢﴾

ف ٨ حساب میں آسانی یہ کہ ضابطے کی خانہ پری جلد کر دی جائے گی اور بہت سی باتوں سے درگزر کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں یہ دعا بتائی گئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ اے اللہ میرا حساب آسان فرما۔

مع ١٧ عند المتاخرین ١٢

ف ١٧ آدمی دن کے مقابلے میں رات میں گناہ کچھ زیادہ کرتا ہے۔ رات اپنے دامن میں انسان کے تمام اعمال کو سمیٹ لیتی ہے چاہے اچھے ہوں یا برے، مومن کو چاہیئے کہ اپنی رات بسر کرنے میں پورا خیال رکھے۔ ذکر، دعا، تلاوت، تسبیح میں کچھ وقت ضرور گزارے۔

السجدة ١٣ ١٢

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

کے سبب ان کے دلوں کو زنگ لگ گیا ہے۔ (١٤) خبردار ہو جاؤ کہ بے شک اس دن وہ اپنے رب کے دیدار سے روک

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

دیے جائیں گے۔ (١٥) پھر یقینی واقعہ ہوگا کہ وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔ (١٦) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ نتیجہ ہے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَ

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (١٧) آگاہ ہو جاؤ کہ نیکی کرنے والے لوگ علّیّین میں ہوں گے۔ (١٨) اور

مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

تمہیں کیا خبر کہ علّیّین کیا ہے۔ (١٩) لکھا لکھایا ایک دفتر ہے (٢٠) جس کا مشاہدہ مقرب فرشتے کرتے رہتے ہیں (٢١)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ

بے شک نیکی کرنے والے بڑی نعمت میں ہوں گے (٢٢) تختوں پر بیٹھے ہوئے خوشنما منظر کو دیکھ رہے ہوں گے (٢٣) تم ان کے چہروں سے نعمت

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ

کی تازگی کو پہچان لوگے۔ (٢٤) پلائی جائیگی ان کو خالص شراب جو سیل بند ہوگی۔ (٢٥) جس کی مہر مشک

مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ

کی یعنی کستوری کی ہوگی جس کو رغبت کرنی ہو تو جنت کی ایسی نعمت کی اسے رغبت کرنی چاہیئے (٢٦) اور اس میں تسنیم کی

تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

آمیزش ہوگی (٢٧) اونچائی سے بہنے والا یہ جھرنا ہوگا جس میں سے اللہ کے مقرب بندے پیتے ہوں گے (٢٨) جو مجرم تھے وہ دنیا میں

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

ایمان والوں کی ہنسی اڑاتے تھے۔ (٢٩) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے (٣٠)

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا

جب اپنے گھر بار میں واپس ہوتے تو چبا چبا کر ان کی برائی کے قصے چھیڑتے۔ (٣١) اور جب ایمان والوں پر نگاہ پڑتی تو

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ

کہتے دیکھنا یہی لوگ گمراہ ہیں (٣٢) جب کہ ایمان والوں کی نگرانی کے لیے ان کو دنیا میں بھیجا نہیں گیا تھا۔ (٣٣) بس آج تو ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

والوں کو کفار پر ہنسنے کا موقع آگیا۔ (٣٤) تختوں پر بیٹھے ہوئے کافروں کی بری گت کا منظر دیکھ رہے ہیں گے (٣٥)

ف ٢٦ دنیا میں بوتل کو سیل کرنے مہر لگانے میں لاکھ کا استعمال ہوتا ہے کسی بھی شیشی پر اکثر لاکھ کی مہر لگائی جاتی ہے۔ اہلِ جنت کو پینے کیلئے جو مشروبات دیے جائیں گے وہ سیل بند ہوں گے۔ اور ان کی سیل کستوری کی یعنی مشک کی ہوگی۔ کستوری آج ہماری دنیا میں بہت ہی قیمتی چیز مانی جاتی ہے جس شراب کی سیل یعنی مہر کستوری جیسی چیز کی ہوگی تو پینے کی چیز کتنی بیش قیمت اور اہم ہوگی۔

كَاتِبِينَ (١١) يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ (١٢) إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (١٣) وَ

تمہارے کاموں کو لکھتے ہیں (۱۱) جو کچھ تم کرتے ہو ان کو اس کا علم ہے (۱۲) بے شک نیک لوگ بھرپور نعمت میں ہوں گے (۱۳) اور

إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (١٤) يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ (١٥) وَمَا هُمْ عَنْهَا

بدکار لوگ آگ کے ڈھیر میں ہوں گے (۱۴) انصاف کے دن اس میں داخل ہوں گے (۱۵) اور وہ اس سے کہیں غائب

بِغَائِبِينَ (١٦) وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ (١٧) ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ

نہیں ہو سکتے (۱۶) اور تم کو کچھ معلوم ہے کہ انصاف کا دن کیا ہوگا۔ (۱۷) پھر بتادو کہ تم کو بدلے کے دن کے بارے میں کیا کچھ

الدِّينِ (١٨) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ (١٩) ع ۱۹

معلوم ہے (۱۸) جس روز کوئی شخص کسی کا کچھ بھی بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس دن صرف ایک اکیلے اللہ کا جاری ہو چکا ہوگا۔ (۱۹)

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً

سورۃ التطفیف مکہ شریف میں نازل فرمائی گئی پڑھو اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے اس کی رحمت عام ہے۔ اس میں چھتیس آیات ہیں

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ (١) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ (٢)

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے بڑی خرابی ہے (۱) لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا بھر کر لیتے ہیں۔ (۲)

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ (٣) أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ

اور جب لوگوں کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو گھٹا کر ان کا نقصان کرتے ہیں (۳) کیا ان کو اس کا خیال نہ رہا کہ انہیں قبروں سے زندہ

مَبْعُوثُونَ (٤) لِيَوْمٍ عَظِيمٍ (٥) يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (٦)

ہو کر اٹھنا ہے (۴) ایک زبردست دن میں (۵) اس دن سارے انسان رب العلمین کے حضور کھڑے ہو جائیں گے (۶)

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ (٧) وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ (٨)

آگاہ ہو جاؤ بے شک بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہوگا۔ (۷) اور تم کچھ جانتے بھی ہو کہ سجین کیا ہے (۸)

كِتَابٌ مَرْقُومٌ (٩) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ (١٠) الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ

ایک لکھا لکھایا دفتر ہے (۹) اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی تباہی ہوگی۔ (۱۰) یہ لوگ بدلے اور انصاف کے دن

بِيَوْمِ الدِّينِ (١١) وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (١٢) إِذَا

کو جھٹلاتے ہیں (۱۱) جب کہ انصاف کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے باہر نکل بھاگا ہوا گنہگار ہو (۱۲) اس پر جب

تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (١٣) كَلَّا بَلْ رَانَ

بھی ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ سب اگلوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (۱۳) ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کے برے کاموں

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾

ایک عزّت والافرشتہ لے کر آیا ہے ﴿۱۹﴾ جو قوت والا ہے عرش کے مالک کے نزدیک اس کا اہم درجہ ہے ﴿۲۰﴾

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ

وہاں پر فرشتوں کا وہ سردار ہے امانتدار ہے۔ ﴿۲۱﴾ اور یہ جو تمہارے صاحب ہیں وہ دیوانے ہر گز نہیں ﴿۲۲﴾ بےشک انہوں نے تو اس فرشتے کو آسمان

بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ

کے کنارے کھلے طور پر صاف صاف دیکھا ہے ﴿۲۳﴾ اور وہ غیب پر بخیل نہیں جو ان کو بتایا گیا کہہ دیتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور شیطان مردود

بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

کی بات اس شان کی نہیں ہو سکتی۔ ﴿۲۵﴾ پھر تم کو کیا ہو گیا تم کہاں جا رہے ہو ﴿۲۶﴾ یہ تمام جہان کے لوگوں کے لیے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

ایک یاد دہانی ہے ﴿۲۷﴾ تم میں سے جو سیدھا چلنا چاہے گا اس کے لیے۔ پوری نصیحت ہے ﴿۲۸﴾ صرف تم چاہو تو کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

رب العالمین کے چاہنے سے سب کچھ ہوتا ہے۔ ﴿۲۹﴾

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ الانفطار مکی ہے۔ بس جو کچھ ہے اللہ کے نام سے ہے تم اسی کے نام سے شروع کرو وہی مہربان ہے رحیم ہے۔ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان کو چیر ڈالا جائے گا۔ ﴿۱﴾ جب ستارے جھڑ کر بکھر جائیں گے ﴿۲﴾ جب دریا ابل کر بہہ

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

جائیں گے۔ ﴿۳﴾ جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ ﴿۴﴾ تب ہر نفس کو معلوم ہو جائے گا کیا اس نے آگے بھیجا تھا اور کیا

اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ

پیچھے چھوڑ آیا۔ ﴿۵﴾ اے انسان۔ تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس نے فریب دے دیا ﴿۶﴾ جس کریم نے تجھ کو پیدا

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾

کیا پھر تجھے برابر کیا اور تیرے بدن کو ٹھیک ٹھاک کیا۔ ﴿۷﴾ پھر جس صورت میں چاہا تجھ کو سوار کر دیا۔ ﴿۸﴾

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا

ایسا نہیں ہے بلکہ تم تو انصاف کے دن کو جھٹلا رہے ہو۔ ﴿۹﴾ اور بے شک تم پر نگرانی کرنے والے افسر مقرر ہیں ﴿۱۰﴾ جو تمہارے والے ہیں

منزل

تو پانی کا جل اٹھنا عین ممکن ہے۔ اور موجودہ دور میں محدود پیمانے پر اس کے تجربات ہو چکے ہیں پھر اللہ کو اپنی بنائی چیز سے جب کام لینا ہو اس کے حکم کی دیر ہے۔ پانی میں آگ لگ جانے سے انسان زمین میں ایک منٹ کیلئے بھی نہیں رہ سکے گا۔ اور پوری زمین کی ساخت اور یہاں کا مزاج ہی بدل جائے گا آسمان سورج چاند تارے پانی پہاڑ سب فنا ہوں تو آدمی کا جو حال بنے گا اس کے صرف تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ع ۲۹ | ۱ | ۶

ف ۱۵-۱۶ آسمان کے تاروں کی چال اللہ نے مقرر فرمادی ہے۔ مغرب سے مشرق کو اور کبھی ٹھٹھک کر الٹے پھرتے ہیں۔ کبھی ٹھہر جاتے ہیں۔ کبھی دبک کر چھپ گئے اور بعض تو ایک ساتھ مل کر چلتے ہیں جیسے سات ستاروں کا ایک ہی جھمکا ساتھ ہی ساتھ چلتا ہے اللہ نے ان کو قسم میں بطور شہادت پیش فرمایا کہ میری قدرت کے نشان بھی دیکھتے جاؤ۔

بَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ

فراہم ہونا چاہے گا ﴿٣٦﴾ ہر آدمی کو اس دن اپنی ہی پڑی ہوگی کہ دوسرے کے کام کی اس کو کچھ بھی پرواہ نہ ہوگی۔ ﴿٣٧﴾ بہت سے چہرے

يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ

اس دن چمک رہے ہوں گے۔ ﴿٣٨﴾ بشارت پاکر مسکراتے ہوں گے۔ ﴿٣٩﴾ اور کتنے چہروں پر

يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ

اس دن خاک پڑی ہوگی۔ ﴿٤٠﴾ اور منہ پر کالک پوت دی جائے گی ﴿٤١﴾ یہ لوگ کفار ہوں گے

الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

بدکار ہوں گے ﴿٤٢﴾

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ (٨١) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورہ تکویر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی　سب کام اللہ کے نام سے جاری کرو جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔　اس میں انتیس ۲۹ آیات ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا۔ ﴿١﴾ اور جب تارے بے رونق ہو کر جھڑ جائیں گے ﴿٢﴾ اور جب پہاڑ چلائے

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

جائیں گے۔ ﴿٣﴾ اور جب دس ماہ کی پوری گابھن اونٹنیاں کھلی چھوڑ دی جائیں گی ﴿٤﴾ اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے ﴿٥﴾ اور

إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ

جب سمندروں میں آگ لگادی جائے گی ﴿٦﴾ اور جب بدن اور روح کے جوڑ پھر سے ملا دیئے جائیں گے ﴿٧﴾ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا

پوچھا جائے گا۔ ﴿٨﴾ کہ وہ کس جرم میں ماری گئی تھی۔ ﴿٩﴾ اور جب نامۂ عمل کے دفتر کھول دیئے جائیں گے۔ ﴿١٠﴾ اور جب آسمان کی

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

کھال کھینچ کر چھلکے نکال دیئے جائیں گے ﴿١١﴾ اور جب جہنم بھڑکا دی جائے گی ﴿١٢﴾ اور جب جنت نزدیک لائی جائے گی۔ ﴿١٣﴾

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ

تب ہر نفس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔ ﴿١٤﴾ میں قسم پیش کرتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والے تاروں کی ﴿١٥﴾ اور جو سارے چلنے والے دبک

الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ

کر چھپ جاتے ہیں ﴿١٦﴾ اور رات کی قسم جب وہ جانے لگے۔ ﴿١٧﴾ اور صبح کی قسم جب اس کا دم پھولنے لگتا ہے۔ ﴿١٨﴾ اس فرمان کو

کیلا اور دیگر پھل فروٹ پر میوے کی حفاظت کے لئے قدرت نے غلاف پہنائے کہ ایک طرف چیز کی حفاظت ہو اور دوسری طرف انسان کھا چکے تو چھلکے غلاف جانوروں کے کام آویں۔ (سورۂ تکویر)

ف ۴ قیامت ایسی ہولناکی اور دہشت سے بھری ہوگی، کہ آدمی کو ایسے محبوب مال کی بھی کچھ پرواہ نہ رہے گی، عرب تمدن اور عربی سماج میں پورے ماہ کی گابھن اونٹنی کی بہت خبر گیری کرتے کہ بچے جنے گی تو پورے خاندان کی مالی حالت میں سدھار ہوگا، گابھن اونٹنی بہت قیمتی سمجھی جاتی اسی کو مثال میں اللہ نے بیان فرمایا کو کھلی پھرے گی، کوئی اس کا پرسانِ حال نہ ہوگا۔ کہ سب کو اپنی جان کی پڑی ہوگی۔

ع ۱ ۴۲ ۵

ف ۵ قیامت کے دن ایسی بھاگ دوڑ مچے گی کہ جنگل کے وحشی جانور بھی بھاگ کھڑے ہوں گے آدمی اور شیر چیتے اژدہے ایکساتھ دوڑ رہے ہوں گے، کسی کو ڈرانے ستانے مارنے کی کسی کو فرصت نہیں ہوگی اللہ رب العلمین کا خوف سب پر طاری ہوگا آدمی کو بھی اب اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں رہا۔

ف ۶ حشر و حساب کے دن دریاؤں کی ضرورت نہیں ہوگی، اس لئے انہیں جلاو یا جائے گا، دریا کا تمام پانی پیٹرول کی طرح جل اٹھے گا، اور یوں بھی پانی دو گیسوں سے مل کر بنا ہے ایک بھڑکنے سلگنے والی دوسری بھڑکانے والی۔ دونوں گیس الگ الگ ہو کر اپنا کام کرنے لگیں،

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ لَهُ
یا نصیحت پر غور کرتا تو اس کو نصیحت سے نفع ہوتا ④ جو لا پروا ہی برتتا ہے ⑤ تو تم اس کی طرف زیادہ
تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾
توجہ کرتے ہو ⑥ اگر وہ پاکیزہ راہ قبول نہ رکھے تو تم پر کوئی الزام نہیں ⑦ اور جو تمہارے پاس دوڑتا آتا ہے ⑧
وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَن
اور وہ اللہ سے ڈرتا بھی ہے ⑨ تم اس سے بے رخی کرنے لگے ⑩ ایسا نہ کرو بے شک یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے ⑪ جس کا جی
شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي
چاہے یاد کر لے ⑫ قابلِ ادب ورقوں میں ہے ⑬ جو پڑھ لے اسکا مقام بلند ہے اور اسکا دل پاک ہو جائے ⑭ رتبے والے ہاتھ
سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ
اسے لکھتے ہیں ⑮ بڑے مکرم ہیں نیکی کرنے والے ہیں ⑯ ناشکرے انسان پر اللہ کی مار ہے۔ ⑰ کس چیز سے اللہ نے
شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ
اسے پیدا کیا۔ ⑱ ایک ٹپکتی بوند سے پھر اسے خاص انداز سے پر بنایا ⑲ پھر اس کے باہر آنے کو راستہ
يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا
آسان کر دیا ⑳ پھر اسے موت دی اور قبر میں دفن کرا دیا ㉑ پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر کے اٹھا کر کھڑا کر دے گا ㉒ اس نے اللہ کے حکم کی تعمیل نہیں
يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا
کی جب کہ اسے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے تھا ㉓ انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے پر نگاہ ڈالے ㉔ کہ ہم نے پانی برسایا
الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾
موسلا دھار۔ ㉕ پھر ہم نے زمین کو چیر کر پھاڑ دیا۔ ㉖ پھر ہم نے زمین سے اناج اگایا۔ ㉗
وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً
انگور اور ہر طرح کی سبزی ترکاری اگا دی ㉘ زیتون اور کھجور ㉙ گھنے گنجان باغ ㉚ ہر قسم کے میوے اور گھاس
وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾
چارہ بھی ㉛ تمہارے گزر بسر کا سامان اور تمہارے چارپائے جانوروں کا بھی ㉜ بس جب کان پھاڑ دینے والا شور برپا کرنے والی آجائے گی ㉝
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَ
تو اس دن بھائی اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگنے لگے گا۔ ㉞ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگے گا ㉟ اپنی بیوی اور بیٹوں کو بھی چھوڑ کر

منزل ٧

ف ۴ ایک موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ بڑے لوگوں کو قرآن سمجھا رہے تھے، ایک آدمی جو ایمان لے آیا تھا نابینا تھا وہ اس موقع پر آگیا وہ پوچھنے لگا کہ اس آیت میں کیا حکم ہے، اور فلاں آیات میں اللہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں وغیرہ اس پر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزرا کہ یہ تو اپنے آدمی ہیں جب چاہتے پوچھ لیتے۔ اس وقت کیا ضرورت تھی، جبکہ بڑے انکاری سرداروں کو میں اللہ کا کلام سنا رہا ہوں۔ اس پر سید المرسلین رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے، اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس نابینا سے توجہ پھیر کر بڑے لوگوں سے مخاطب ہوئے اللہ نے اس واقعہ کا تذکرہ یہاں فرمایا۔ ان کا نام عبداللہ بن امِ مکتوم رضی اللہ عنہ تھا۔ یہ بڑے احترام اور رتبے والے صحابی مشہور ہوئے۔

ف ۳۱ اللہ نے انسان کی خوراک غذا اس ڈھب پر پیدا فرمائی کہ اصل طاقتور لذیذ غذا آدمی کھاوے اور اس کے غلاف اور پتے چھلکے جانور کے کام آویں، ورنہ انسان اتنا دلدار نہیں کہ اپنے جانوروں کو پھل فروٹ اور میوے کھلاتا۔ پھر جانوروں کے لئے اور بھی خاص انتظام فرما دیا کہ گھانس چارہ پتیاں خاصی مقدار میں بغیر کاشتکاری کے پیدا فرما دیا۔ کہ جانوروں کے چارے کی کاشتکاری آدمی کو نہیں کرنی پڑتی، مکئی کا ایک بھٹا، آم، جام یا اناج کی بالی پہ آدمی غور کرے تو دانے سب انسان کی روزی رزق بنے، اور باقی پتے چھلکے جانوروں کیلئے، موسمبی، سنترہ

منزل ۷

أَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿۲۹﴾ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿۳۰﴾

زمین کی رات کو اندھیاری بنا دی اور زمین کے دن کو دھوپ سے روشن کر دیا ﴿۲۹﴾ اس کے بعد زمین کا بچھا دینا بھی بڑے کمال کی بات ہے ﴿۳۰﴾

أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

پھر زمین سے اس کا پانی اور چارہ باہر نکال دیا ﴿۳۱﴾ اور پہاڑوں کو زمین پر خوب جما دیا ﴿۳۲﴾ سامانِ زندگی تمہارے لیے

وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

اور تمہارے چارپایوں کے لیے ﴿۳۳﴾ بس یاد رکھنا جب وہ بڑی آفت آوے گی ﴿۳۴﴾ اس دن آدمی اپنے

الْإِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾

کیے کو یاد کرے گا ﴿۳۵﴾ جہنم سامنے لائی جائے گی جو دیکھنا چاہے دیکھ لے ﴿۳۶﴾ بس جس نے شرارت کی ہوگی ﴿۳۷﴾

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿۳۹﴾ وَأَمَّا مَنْ

اور دنیا کی زندگی کا اثر قبول رکھا ہوگا ﴿۳۸﴾ تب تو بے شک اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا ﴿۳۹﴾ اور جس کو اپنے رب کے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

سامنے کھڑا ہونے سے ڈر پڑ گیا اور اس نے اپنے جی کو من مانی کرنے سے روک لیا ﴿۴۰﴾ تو بے شک اس کی جگہ جنت

هِيَ الْمَأْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيمَ أَنْتَ

میں خاص ہو گئی ﴿۴۱﴾ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی ﴿۴۲﴾ سو تم کو کیا کام کہ

مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿۴۳﴾ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾

وہ کب ہوگی ﴿۴۳﴾ اس کی انتہا کا حوالہ تمہارے رب کی طرف ہی دیا جا سکتا ہے ﴿۴۴﴾ تم تو ڈر سنانے والے ہو اس شخص کو جسے قیامت کا کھٹکا لگا ہو ﴿۴۵﴾

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

جب یہ لوگ قیامت کے دن کو دیکھ لیں گے تو انہیں ایسا لگے گا کہ دنیا میں ایک شام یا ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے تھے ﴿۴۶﴾

۴۳ قیامت کب ہوگی اس سے سب بے خبر ہیں۔ صرف اللہ کو معلوم ہے۔ باقی جب قیامت ہوگی تو انسان کے ساتھ کیا معاملہ پیش آئے گا۔ اس کی خبر اللہ نے پیغمبروں اور کتابوں کے ذریعے انسانوں کو بتا دی اسی لئے فرمایا کہ قیامت کب ہوگی اس سے تم کو کیا کام ہے۔ ہاں جب ہوگی تو کیا بنے گا اس سے کام ہے تو سن لو کہ اس دن کیا ہوگا

ع ۲۰ ۴

سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ اٰيَةً فِيهَا رُكُوعٌ وَّاحِدٌ كَذَا الخ

سورۂ عبس مکہ شریف میں نازل ہوئی اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے کرتے رہو وہی بڑا مہربان ہے اور رحیم ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴿۱﴾ أَنْ جَآءَهُ الْأَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى ﴿۳﴾

ماتھے پر بل آ گئے اور توجہ نہ فرمائی ﴿۱﴾ کہ جب ایک اندھا ان کے پاس آیا ﴿۲﴾ اور تم کو کیا خبر کہ وہی سدھرنے سنورنے آیا ہو ﴿۳﴾

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ① وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ② وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ③
جو ڈوب کر گھسیٹ کر نکالنے والوں کی قسم ① جو بند کو آسانی سے کھولنے والوں کی قسم ② تیزی سے تیرتے ہوئے اڑنے والوں کی قسم ③
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ④ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ⑤ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ⑥
حکم پر عمل کرنے کیلئے دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم ④ ہر حکم پر عمل کرتے ہیں تدبیر سے ⑤ جس دن ایسا بھونچال آوے گا کہ ہر چیز کانپ کر لرزنے لگے گی ⑥
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ⑦ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ⑧ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ⑨
اس کے پیچھے مسلسل جھٹکے آتے رہیں گے، ⑦ اس دن دل دھڑ دھڑ کانپ رہے ہوں گے ⑧ آنکھیں اس دن مارے ہیبت کے خوفناک ہو جائیں گی ⑨
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ⑩ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
دنیا میں کہے جا رہے ہیں کہ کیا الٹے پاؤں ہماری واپسی ہوگی۔ ⑩ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈی کا چورا بن چکے ہوں گے
نَّخِرَةً ⑪ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ⑫ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬
تب بھی؟ ⑪ کہتے ہیں کہ تب تو ایسی واپسی میں بہت ہی نقصان ہے۔ ⑫ ایک ہی ہیبت ناک آواز میں ان سب کو جمع ہو جانا ہے ⑬
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ⑭ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑮ اِذْ نَادٰىهُ
پس یکایک میدانِ حشر میں سب کے سب جمع ہو جائیں گے ⑭ کیا تم کو موسیٰؑ کا حال معلوم ہوا ہے ⑮ جب کہ ان کے رب نے طوٰی نام کی
رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑯ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ⑰
مقدس وادی میں ان کو آواز دی۔ ⑯ حکم فرمایا کہ موسیٰؑ تم فرعون کی طرف جاؤ وہ بہت ہی شرارت پر اتر آیا ہے ⑰
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ⑱ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ⑲
اور اس سے یہ کہو کہ کیا تو پسند کرے گا کہ تجھے پاک صاف ہونے کی طرف رہنمائی ملے ⑱ اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ اس کے خوف سے تیرا جی پگھل جاوے ⑲
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ⑳ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ㉑ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ㉒
بس پھر موسیٰؑ نے فرعون کو بڑی سے بڑی نشانی دکھائی ⑳ پھر بھی اس نے جھٹلایا اور گناہ پر ڈٹا رہا ㉑ پھر پیٹھ پھیر کر بھاگا اور دلیری بتلانے لگا ㉒
فَحَشَرَ فَنَادٰى ㉓ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ㉔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
بڑا مجمع لگایا اور منادی کرا دی۔ ㉓ چیخ کر بولا کہ تمہارا بڑا رب تو میں ہوں۔ ㉔ پھر اللہ نے اسے دنیا اور آخرت کے عبرت ناک
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ㉕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ㉖ ءَاَنْتُمْ
عذاب میں دھر لیا۔ ㉕ جس کو اللہ کا خوف ہو اس کے لئے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے ㉖ کیا تم کو پیدا کرنا
اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ㉗ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ㉘ وَ
بڑی بات ہے یا آسمان کو جسے اللہ نے پیدا فرمایا ㉗ اس کی چھت کو سم تول بنا کر اونچی اٹھا دی اور اس کو بنا سنوار دیا ㉘ اور

ف ۵ ان آیات میں فرشتوں کے پانچ اوصاف بتائے گئے ہیں، کافر کی جان نکالتے وقت ان کی روح بدن میں چھپتی پھرتی ہے فرشتے اندر گھس کر ہر جگہ سے گھسیٹ کر باہر نکالتے ہیں اس میں مرنے والوں کو بہت ہی سخت تکلیف ہوتی ہے، اور ایمان والے کی روح بہت ہی سہل اور آسان طریقے سے نکالتے ہیں۔ جیسے بند کھول دیا، پھر ان روحوں کو لے کر فرشتے اوپر کی طرف اڑتے ہوئے ایسے جاتے ہیں جیسے ہوا میں پرندے پرسکون اڑتے ہیں، اللہ کے حکم بجالانے کو ایک سے دوسرا فرشتہ آگے بڑھ جانے میں دوڑ لگاتا ہے اور اللہ کے ہر حکم کو اچھی طرح سمجھ کر اس کی منشا کے مطابق اس حکم کو نافذ کرتے ہیں۔

ف ۱۲ یہ بات مشرک لوگوں نے مذاق اڑانے کو کہی کہ ایسی واپسی ہونے سے بڑے جھگڑے کھڑے ہوں گے، نئے نئے وارث قبر سے اٹھ کر اپنا حصہ مانگنے لگیں گے۔ لیکن قرآن نے تو زندہ ہونے کی بات آخرت کے لئے کہی تھی۔ دنیا میں پھر دوسری بار آنے کی بات قرآن نے نہیں بتائی۔ لیکن مخالفت میں اندھے ہو کر جو چاہا اعتراض کر دیا۔ اپنے بے وقوف ہونے کا خود ہی ثبوت پیش کر دیا کہ اگلا جس بات کا دعویٰ ہی نہیں کر رہا ہے اس پر ایسی دلیل کیوں بٹھا دی جس کا کوئی جوڑ نہیں۔

ع ۱ ۲۶ ۲

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿۲۶﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

ہاں مگر کھولتا ہوا تیز گرم پانی اور بہتی پیپ جتنی چاہیں پی لیں ﴿۲۵﴾ ان کو یہ بدلہ پورا پورا ملے گا۔ ﴿۲۶﴾ ان کو اپنے حساب کی امید نہیں

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿۲۹﴾

تھی۔ ﴿۲۷﴾ ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اور جھوٹا ثابت کرنے میں بڑا زور لگاتے تھے ﴿۲۸﴾ اور ہم نے تو ہر ایک چیز کو گھیر کر شمار کر کے کتاب میں درج کر دیا تھا۔ ﴿۲۹﴾

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

بس اب چکھتے رہو ہم اس عذاب کو بڑھاتے ہی رہیں گے ﴿۳۰﴾ بے شک پرہیزگار ہی کامیاب ہوں گے ﴿۳۱﴾

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

گھنے پھلدار باغ اور انگور ﴿۳۲﴾ اور نوجوان ہم عمر عورتیں ﴿۳۳﴾ اور چھلکتے پیالوں میں چھلکتے جام ﴿۳۴﴾

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿۳۵﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

وہاں خلاف ادب اور جھوٹی بات کبھی سنائی نہ دے گی ﴿۳۵﴾ یہ آپ کے رب کی طرف سے جزا ہے، عطا ہے حساب پورا ہوگا ﴿۳۶﴾

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کا وہی رب ہے، رحمٰن عالی شان ایسا کہ کسی کو اس سے خطاب کرنے کی جرأت نہیں

خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

ہو سکتی۔ ﴿۳۷﴾ جس دن جبریل اور تمام فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے، کوئی بول نہیں سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ

عطا فرمائے اور اس نے بات بھی ٹھیک کہی ہو۔ ﴿۳۸﴾ اس دن کا آنا سچ ہے، اب جو چاہے اپنے

شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿۳۹﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ

رب کے یہاں اپنا ٹھکانہ بنا لے ﴿۳۹﴾ بے شک ہم نے تم کو قریب آنے والے عذاب سے خبردار کر دیا ہے، جب آدمی دیکھ لے گا جو

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿۴۰﴾

کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا، اور کافر چیخ پڑے گا کہ ہائے میری کمبختی کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا۔ ﴿۴۰﴾

سُورَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نٰزعٰت مکّہ میں نازل ہوئی اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

آغاز کرو اللہ کے نام سے وہی رحمٰن ہے وہی رحیم ہے۔

منزل ۷

ف۲۷-۲۸ اپنے حساب کی امید نہیں تھی، خود کو بے حساب جانتے تھے اس لیے جو من مانی کرنا چاہتے کر ڈالتے، دوسری جانب ان کو ہماری آیات سے سمجھانے کی جب بھی کسی نے کوشش کی تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑے اور حق کو جھٹلانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا آخر حساب کے دن جہنم میں ناامید ہی جا پڑے۔

ع ۱ ۳۰ ۱

ف۳۰ یہ نہ ہوگا کہ عذاب کبھی ہلکا ہو یا اپنی ایک ہی حالت پر رہے، بلکہ ابھی جتنا عذاب ہے اس کے بعد اس سے زیادہ، بس عذاب پر عذاب اور مسلسل عذاب کا بڑھنا جاری رہے گا۔ اللہ بچائے۔

ف۳۸ یہ دن ہے قیامت کا اللہ کی تعظیم میں تمام ملائکہ صف باندھے کھڑے ہوں گے، اور ان کے سردار جبرئیل علیہ السلام جن کا لقب روح الامین ہے، اور تمام ذی ارواح مگر کسی کو بات کرنے کی سکت نہ ہوگی، ہر ایک پر اللہ کا جلال اور ہیبت طاری ہوگی، کسی مخلوق کی سفارش میں کوئی کچھ بول ہی نہیں پائے گا، کام کرا دینا اور چھڑا لینا تو دور کی بات ہے البتہ رحمٰن اپنی مہربانی سے جسے چاہے اجازت عطا فرمائے۔

ع ۲ ۱۰ ۲

لیکن جب کسی کو اجازت کا مرتبہ ملے تو اس کا ٹھیک بولنا بہت ضروری ہے یہ نہ قبول ہوگا کہ کسی کے بارے میں ایسی کچھ عرضی پیش کرے جو رحمٰن کو ناپسند ہے۔

ف۴۰ کافر یہ تمنا کرے گا کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا کہ آج اپنا یہ حساب دیکھنا نہ پڑتا۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ النبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چالیس آیات اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ابتدا کرو اللہ کے نام سے وہی رحمٰن ہے رحیم ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۞١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۞٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
کس بات کی پوچھ پرچھ اور سوال کر رہے ہیں۔ (۱) اُس بڑی زبردست خبر کے بارے میں ان کا سوال ہے (۲) جس کے بارے میں یہ لوگ
مُخْتَلِفُوْنَ ۞٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۞٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۞٥ اَلَمْ نَجْعَلِ
اختلاف کر رہے ہیں (۳) کچھ دیر نہیں ہے بہت جلد ان کو معلوم ہوا جاتا ہے (۴) پھر دیر تو ہرگز نہیں ہوگی ان کو عنقریب معلوم ہو جائیگا (۵) کیا زمین کو فرش
الْاَرْضَ مِهٰدًا ۞٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۞٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۞٨ وَّجَعَلْنَا
ہم نے نہیں بنایا۔ (۶) زمین میں پہاڑوں کے لنگر ہم نے ڈال دئے (۷) اور تم کو جوڑے جوڑے ہم نے بنائے (۸) اور تمہارے لئے نیند
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۞٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۞١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۞١١
کو آرام کا سبب ہم نے بنایا۔ (۹) اور رات کو ہم نے لباس بنایا۔ (۱۰) اور تمہارے لئے دن کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا (۱۱)
وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۞١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۞١٣ وَّاَنْزَلْنَا
اور ہم نے تم پر سات مضبوط آسمان بنا دئے (۱۲) اور تمہارے لئے ہم نے بھرپور روشنی دینے والا چراغ بنا دیا (۱۳) اور تمہارے لئے ہم نے
مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۞١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۞١٥ وَّجَنّٰتٍ
بدلیوں کو نچوڑ کر بھرپور پانی برسا دیا۔ (۱۴) اور ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکال کر اناج اور سبزی کے ڈھیر لگا دیئے (۱۵) اور گھنے باغ ہم نے
اَلْفَافًا ۞١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۞١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
اگا دئے (۱۶) بے شک فیصلے کے دن کا وقت طے ہو چکا ہے۔ (۱۷) یہ وہ دن ہوگا کہ صور میں پھونک ماردی جائیگی اور تم
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۞١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۞١٩ وَّسُيِّرَتِ
فوج کی فوج نکل آؤگے۔ (۱۸) اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس کے دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (۱۹) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۞٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۞٢١ لِّلطّٰغِيْنَ
ریت کا بھُس کا بن جائیں گے۔ (۲۰) بے شک جہنم گھات میں لگی ہے (۲۱) شر پھیلانے والوں کا وہی
مَاٰبًا ۞٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۞٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۞٢٤
ٹھکانا ہے (۲۲) جہنم میں یہ لوگ بے مدت پڑے ہی رہیں گے (۲۳) کبھی ان کو ٹھنڈی چیز کا ذائقہ چکھنے کو بھی نہ ملے گا اور پیاس بجھانے کی پینے کی کوئی چیز بھی ان کو کبھی نہیں ملے گی (۲۴)

ف ۲۳ طویل زمانے اور لاکھوں کروڑوں سال کی مدت بھی ایک دن تو ختم ہو جاتی ہے لیکن یہاں فرمایا کہ بے مدت ہمیشہ ہمیشہ اور سدا سدا کے لئے پڑے رہیں گے، یعنی کبھی بھی ان کو وہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ

تھے اسی کی طرف چلو ۔ (۲۹) تین پھانکوں والی آگ کی چھتری کی طرف

شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ

چلو ۔ (۳۰) آگ کے شعلے برسنے پر ان کو چھتری کی چھاؤں کام نہ دے گی ۔ (۳۱) بڑے محل جیسے انگاروں کا بھڑاؤ

كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾

ہوگا ۔ (۳۲) یہ بھڑاؤ جیسے لال پیلے رنگ کے اونٹ کی قطار ہو (۳۳) ہماری بات کو جھوٹ سمجھنے والے اس دن بڑی خرابی میں ہوں گے (۳۴)

هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾

یہ ایسا دن آپڑا کہ بات بھی نہیں کر سکتے ۔ (۳۵) کسی عذر اور بہانہ پیش کرنے کی انہیں اجازت بھی نہ ہو گی (۳۶)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ

جو ہماری بات کو سچ نہیں جانتے تھے وہ اس دن تباہ ہوں گے (۳۷) یہ فیصلے کا دن آگیا ہے ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو جمع

وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

کر لیا ہے ۔ (۳۸) اب اگر تمہارا کوئی داؤ مجھ پر چل سکے تو چلا کر دیکھ لو (۳۹) ہماری بات کو سچ نہیں مانا تھا، اس

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ

لئے آج آفت میں پڑ گئے (۴۰) بے شک پرہیزگار لوگ اس دن گھنی ٹھنڈی چھاؤں اور جھرنوں میں عیش کر رہے ہوں گے (۴۱) دل پسند میوے جنت

مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا

کھانا چاہیں ۔ (۴۲) جی بھر کر کھاؤ اور پیو اس لئے کہ تم عمل اچھا کرتے تھے ۔ (۴۳) نیکی

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا

کرنے والوں کو ہم ایسا اچھا بدلہ عطا فرماتے ہیں (۴۴) اس دن تو بس وہی خراب ہوئے جو سچ کو سچ نہیں مانتے تھے (۴۵) مجرم لوگو!

وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾

بس تھوڑا سا برت لو اور تھوڑا کچھ کھا پی لو ۔ (۴۶) ہماری بات کو جھوٹ کہا اس کی خرابی اس دن تمہارے سامنے آکر رہے گی (۴۷)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

جب بھی ان سے دنیا میں کہا گیا کہ اللہ کے حضور جھک جاؤ تو جھکتے ہی نہیں تھے (۴۸) ایسے جھٹلانے والوں کو اس دن بڑی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

ہلاکت میں پڑنا ہے ۔ (۴۹) بس پھر اس کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لاویں گے ۔ (۵۰)

ع ۱ / ۲۱

ع ۲ / ۱۰ / ۲۲

مالک اسے یاد آجاتا تو پھر بھی اللہ سے ڈرنے کی ایک بڑی نشانی برابر سب کو دکھائی دے رہی تھی ۔

ف ۲۷ زمین میں پانی کے جھرنے ہوتے ہیں اسی طرح پہاڑوں میں بھی بڑا سے بڑی اونچان پر اللہ نے ٹھنڈے پانی کے جھرنے جاری رکھے، تاکہ آدم کا بیٹا ہر جگہ اپنی پیاس بجھالے ۔

ف ۳۰ جہنم میں آگ کی چھتریاں ہوں گی جس کی تین شاخیں ہوں گی دور سے چھاؤں دیکھ کر آدمی دوڑے گا، جیسے ہی پہنچے گا آگ دھواں، شعلے، چنگاریاں برسنے لگیں گی ۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾

ان ہواؤں کی قسم ہے جو بہت بھلی لگتی ہیں (١) پھر ایسی آندھیوں کی قسم جو توڑ پھوڑ ڈالتی ہیں (٢) اور ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں (٣)

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا

پھر ان ہواؤں کی جو پھاڑ ڈالتی ہیں (٤) پھر ان ہواؤں کی قسم جو دلمیں اللہ کی یاد ڈالدیتی ہیں (٥) ڈرانے کیلئے تاکہ کسی کا عذر باقی نہ رہے (٦) جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾

وعدہ کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا (٧) بس جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔ (٨) جب آسمان کو چیر پھاڑ کر دیا جائے گا (٩)

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾

جب پہاڑ غبار بنا کر اڑا دیئے جائیں گے (١٠) جب تمام رسول وقت پر جمع کر لیے جائیں گے (١١) اسی دن کیلئے سب کا مقدمہ ملتوی تھا (١٢)

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

فیصلے کے دن کے لئے (١٣) تم کو کیا معلوم کہ فیصلے کے دن کیا ہوگا۔ (١٤) جھٹلانے والوں کے لئے یہ دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

پوری تباہی لائے گا۔ (١٥) کیا پہلے کے لوگوں کو ہم نے ہلاک نہیں کر دیا تھا (١٦) بعد والوں کو بھی ان کے پیچھے ہم برابر

الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

بھیجتے رہے (١٧) گنہگاروں کے ساتھ ہمارا معاملہ بھی خوب رہا۔ (١٨) اس دن جھٹلانے والوں کو بڑی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ

خرابی ہوگی۔ (١٩) کیا ہم نے تم کو ذلیل پانی سے پیدا نہیں کر دیا تھا۔ (٢٠) پھر اس کو ایک حفاظت والے

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾

مقام میں ٹھہرا دیا (٢١) کس اندازے پر ٹھہرانا یہ ہم کو معلوم تھا (٢٢) بس ہم نے یہ اندازہ کیا خوب مقرر کر دیا تھا (٢٣)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾

بس اس دن جھٹلانے والے یقیناً برباد ہونگے (٢٤) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا تھا۔ (٢٥)

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ

زندوں مُردوں سب کو سمیٹ لیا (٢٦) زمین میں ہم نے اونچے پہاڑوں کو گاڑ دیا اور تم کو ٹھنڈا میٹھا پانی

مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى

پلاتے رہے۔ (٢٧) اس دن جھٹلانے والوں میں بڑا ہائے واویلا مچے گا (٢٨) حکم ہوگا جسے جھوٹ جانتے

ف ٥ یہاں تک پانچ طرح کی ہواؤں کی شہادت پیش فرمائی ایک وہ جو ہر وقت بھلی لگے، چاہے جو موسم ہو ہوا چلی کہ دل خوش ہو جائے دوسری وہ جو آندھی بن کر آوے جو توڑ پھوڑ مچاوے تیسری وہ جو بادلوں کو بکھیر دیتی ہے، چوتھی ایسی ہوا کہ جس کے سبب چیزیں پھٹ جائیں پانچویں وہ جس کے آنے سے آدمی کے دل میں اللہ کا ذکر جاری ہو اللہ چاہے تو اس میں انسان کے نفع نقصان اور خوشی غم کی تاثیر رکھ دے، یہ سب اللہ کی معرفت کے نشانات ہیں۔

ف ٦ پانچ قسم کی ہوائیں دیکھنے کا ہر آدمی کو موقع ملتا ہے، اسی کو بطور قسم شہادت اور گواہی میں پیش فرمایا، تاکہ ہر کسی کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو اب جس کے نصیب میں نہیں اس کا کوئی عذر باقی نہیں رہا

ف ١٦ یعنی تم سے پہلے یہاں سے لوگ مر کھپ کر چلے گئے تم ان کی جگہ ہم نے تم کو آباد کیا تو بھلے آدمیو! اس پر کچھ تو سوچا ہوتا کہ اول کے لوگ مر مٹ کر کہاں بے پتہ ہو گئے تو تم کو کچھ خیال آتا کہ سب اپنے مالک کے حضور قید میں پڑے ہیں اب فیصلے کے دن سب کے جمع ہونے کا دن آ گیا۔

ف ١٧ پہلے کے لوگ مر گئے ان کی جگہ دوسروں نے لی، لیکن یہ دوسرے بھی کچھ ہمیشہ نہیں رہے، بلکہ یہ بھی دنیا سے نکالے گئے جیسے ان کے پہلے لوگ یہاں سے نکال باہر کئے گئے تھے یہ سلسلہ قیامت تک برابر جاری ہے اس میں بھی ہر پہلے کے بعد آنے والے کو نشان تھا کہ میں بھی یہاں ہمیشہ نہیں رہ سکوں گا، اسی پر اپنا اصل

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ

دیکھو گے کہ ایک ایک جنتی کو بھرپور نعمت اور بڑی بادشاہی حاصل ہے ﴿۲۰﴾ ان کے بدن پر اوپر کی پوشاک جھلملاتے ریشم کے سبز کپڑے اور اطلس کے بھی

اِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

ہوں گے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا رب انہیں ایسا جام پلائے گا کہ ان کے دل کو دھو کر پاک

طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾

کر دے گا۔ ﴿۲۱﴾ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے اور تمہاری کوشش اور دوڑ دھوپ ٹھکانے لگی۔ ﴿۲۲﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

ہم نے آپ پر یہ قرآن ایک خاص انداز سے نازل فرمایا ہے ﴿۲۳﴾ اپنے رب کا حکم آنے تک برابر صبر کیے جاؤ اور ان میں سے کسی

لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾

بھی گنہگار منکر کا کہنا نہ مانو۔ ﴿۲۴﴾ اپنے رب کا نام لے کر صبح و شام ذکر میں لگے رہو ﴿۲۵﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

رات میں بھی اللہ کو سجدہ کرو اور دیر تک رات میں اس کی تسبیح بیان کرو۔ ﴿۲۶﴾ بے شک یہ لوگ جلدی ہاتھ لگنے والی دنیا سے

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

بڑی محبت کرتے ہیں، اور آگے آنے والے بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہے ﴿۲۷﴾ ان کو پیدا تو ہم نے ہی کیا تھا، ان کے جوڑ بند کو

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

مضبوط کرنے والے بھی ہم ہیں، اور ہم جب چاہیں بدل کر لائیں ان کی جگہ دوسروں کو۔ ﴿۲۸﴾ بے شک یہ قرآن

تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ

ایک نصیحت نامہ ہے اب جس کا جی چاہے اپنے رب کے یہاں جانے کا راستہ بنا لے۔ ﴿۲۹﴾ اور تم اسی وقت چاہ سکتے ہو جب اللہ

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

چاہے گا بے شک اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۳۰﴾ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخلہ

فِيْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

عطا فرمائے گا رہے ظالم لوگ تو ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۳۱﴾

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المرسلٰت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان بے رحم فرمانے والا ہے۔ | اس میں پچاس آیات اور دو رکوع ہیں

منزل ۷

مطابق نہ دھوپ ایسی کہ آدمی گرمی سے پریشان ہو اور نہ ایسی ٹھنڈ کہ جسم ٹھٹھر جائے اور تکلیف ہو بلکہ اہل جنت کے مزاج کے مطابق موسم بھی ان کا دل پسند ہوگا

ف ۱۴ درختوں کے سائے ان پر سلامی دینے کو جھکتے ہوں گے اور پھل فروٹ کے گچھے لٹکے قریبا لٹک رہے ہونگے کہ جب چاہا توڑ لیا۔

ع ۱ ۲۲ ۱۹

ف ۱۶ جنت میں برتن باسن رکابیاں، لوٹے، آفتابے، گلاس وغیرہ نہایت ہی بلوری قسم کے ہونگے چاندی میں شیشہ اور شیشے میں چاندی لگے ہوئے۔ رنگ برنگے جام پھر خدام اور جام بھرنے والے ساقی ہر ایک کی پیاس پر ناپ کر انداز سے بھریں گے کہ کہیں نہ چھلکے گا نہ بگڑے گا

ف ۱۷ سونٹھ اور ادرک میں ہاضمہ خوب ہے، وہاں کی زنجبیل کا کیا کہنا

ف ۱۹ خدام یا اولاد جب عمر یا رتبے میں بڑی ہو جاتی ہے تو بڑوں کے قابو میں نہیں رہتی اہل جنت کے خدمت گار لڑکے ہمیشہ ایک ہی عمر کے رہیں گے، انہیں اللہ نے ایسی ہی فطرت پر جما دیا ہوگا کہ اہل جنت کی خدمت کرنا ہی ان کی طبیعت کا تقاضا ہوگا۔

ع ۲ ۹ ۲۰

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جس میں کافور کی خوشبودار لذت ملی ہوگی ۔ ⑤ وہ ایک چشمہ ہوگا جس میں اللہ کے بندے پیتے ہوں گے اور اس چشمہ کو اپنی مرضی سے جہاں

تَفْجِيْرًا ۝٦ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧

جانا چاہیں لیجا سکیں گے ⑥ وہ دنیا میں اللہ کیلئے اپنی نذر منت پوری کرتے تھے اور اس دن کے آنے کا ان کو خوف لگا رہتا تھا جس کی سختی پھیل پڑے گی ⑦

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا

اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے تھے ۔ ⑧ ہم نے تو

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ

اللہ کی رضامندی چاہنے کے لئے تم کو کھانا کھلایا ہے تم سے کچھ بدلہ پانا یا شکر گذاری حاصل کرنا ہمارا مقصود نہیں ⑨ ہم تو اپنے رب سے

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

ڈرتے ہیں کہ ایک ہولناک اور اداسی پھیلانے والا دن آنے والا ہے ⑩ اس دن کی مصیبت سے اللہ ان کو صاف بچالے گا اور ان کی

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢

ملاقات میں تازگی اور سرور جھلکتا ہوگا ۔ ⑪ ان کے صبر کی وجہ سے ان کو جنت میں ریشمی پوشاک عطا فرمائی جائے گی ⑫

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣

مسند پر تکیہ لگائے ہوئے آرام میں ہوں گے نہ تیز دھوپ دیکھتی ہوگی اور نہ سخت جاڑا ہوگا ۔ ⑬

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤ وَيُطَافُ

درختوں کی چھاؤں ان پر جھکی پڑتی ہوگی، اور پھل اور میوے کے گچھے لٹکتے ہوئے ان کے بس میں ہوں گے ۔ ⑭ چاندی سے منڈھے

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۝١٥ قَوَارِيْرَا۠

ہوئے برتن اور شیشے کے پیالے لئے خدام ان کے آگے پیچھے دوڑتے ہوں گے ۔ ⑮ شیشے اور چاندی کے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝١٦ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

پیالوں میں بھرنے والوں نے بڑے خاص انداز سے جام بھرا ہوگا ۔ ⑯ وہاں انہیں ایسا جام بھی پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی ملونی

زَنْجَبِيْلًا ۝١٧ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝١٨ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

ہوگی ۔ ⑰ جنت میں ایک چشمہ ایسا بھی ہے جس کا نام سلسبیل ہوگا ⑱ اہل جنت کی خدمت میں کم سن لڑکے دوڑتے پھرتے ہوں گے

مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝١٩ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

جو ہمیشہ ایک ہی عمر کے رہیں گے جب تم انہیں دیکھو گے تو یہ خیال کرو گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں ⑲ جب تم نگاہ ڈالو تو وہاں پہلی ہی نگاہ میں تم

منزل ۷

ف ٦ روایات میں آتا ہے کہ اہل جنت کے ہاتھ میں سونے کی چھڑی ہوگی، جس کے اشارے سے آسانی سے بہتی ندیوں، نہروں، چشموں کو اپنی مرضی سے جہاں لے جانا چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے ۔

ف ۷ اللہ کے لئے نذر منت ماننا صالح لوگوں کے تعلق باللہ اور محبتِ الٰہی کی دلیل ہے، اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی منت یا نذر مانتے ہیں وہ اس دن تکلیف میں گھر جائیں گے ۔

ف ۹ کسی محتاج کو کھانا کھلا کر اس سے شکر گزاری یا تعریف چاہنا یا اور کوئی غرض نہیں رکھتے تھے صرف اللہ کے لئے نیت کو خالص کر کے اس کی رضا حاصل کرنے کو یہ کام بھی کرتے ہیں، کہ بھوکے محتاج، یتیم مسافر قیدی کو جب جیسا موقع ہو کھانا کھلا دیا، حدیث شریف میں کھانا کھلانے کی بہت ترغیب آئی ہے اور اس پر ثواب کے بڑے وعدے ہیں ۔

ف ۱۲ دنیا میں مصیبت جھیلتے رہے رنج کھینچتے رہے، مخالفین کے طعنے تشنے سنتے رہے، آخر ترک وطن اور قتل کی نوبت بھی آئی مگر ہر موقع پر صبر سے کام لیا دکھ اٹھاتے رہے اللہ کو ان پر بہت پیار آیا کہ جس بدن کو دنیا میں ایمان کے جرم میں بے آرام کیا گیا تھا، ان کو بہت ہی اعلیٰ درجے کے ریشمی لباس عطا فرمائے گا، کہ سب دکھ درد بھول جائیں گے ۔

قواعد خصوصیہ بغیر الالف فالالف المعلق بعلیھا و قفاً علی الاول و علیھا بالالف و بعض الیقفان بغیر الالف

ف ۱۳ جنت میں موسم اعتدال پر ہوگا ایسا کہ ہر آدمی کے ذوق کے

رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى

کر کے بچالو ﴿۲۷﴾ اور مرنے والا سمجھ گیا کہ جدائی کا وقت آگیا ﴿۲۸﴾ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی ﴿۲۹﴾ اس دن

رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ

تجھ کو اپنے رب کی طرف چلنا ہے۔ ف ﴿۳۰﴾ میرے کلام کو سچ نہیں مانتا تھا اور بے نمازی تھا ﴿۳۱﴾ بلکہ میری بات کو جھٹلاتا

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

تھا اور منہ پھیر کر چل دیتا تھا ﴿۳۲﴾ پھر اپنے گھر بار والوں میں اکڑتا ہوا چل دیتا ف ﴿۳۳﴾ افسوس تیری حالت پر کہ تو ہلاک ہوا ﴿۳۴﴾

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر یہ تیری بدبختی تھی کہ تو خود ہی برباد ہوا ﴿۳۵﴾ آدمی نے یہ کیسا حساب لگایا کہ بس یونہی چھوڑ دیا جائے گا ﴿۳۶﴾

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ منی کی ایک ٹپکتی بوند نہ تھا جسے ٹپکایا گیا تھا۔ ﴿۳۷﴾ پھر خون کا لوتھڑا بنا بس اللہ نے اسے انسان بنا دیا اور اسکے ہر جوڑ

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ

کو ٹھیک بٹھا دیا ف ﴿۳۸﴾ پھر منی کے اسی ایک قطرے میں مرد اور عورت کا جوڑا بنا دیا۔ ﴿۳۹﴾ کیا ایسے خالق کو یہ

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

قدرت نہ ہوگی کہ مردے کو پھر زندہ کر دے ﴿۴۰﴾

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الدہر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی — اللہ کا نام لیکر پڑھو جس کی مہربانی عام ہے جس کی رحمت چھائی ہوئی ہے — اس میں اکتیس آیات اور دو رکوع ہیں

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

کیا انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا نہیں آیا جب وہ کوئی ایسی چیز ہی نہیں تھا کہ اس کا کہیں مذکور ہو۔ ﴿۱﴾

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا فرمایا ہم اسے آزمانا چاہتے ہیں اس لئے ہم نے اس کو سنتا اور دیکھتا

بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

بنا دیا۔ ف ﴿۲﴾ انسان کے لئے ہم نے راستے کی ہدایت میں آزادی رکھی اب وہ چاہے شکر کی راہ پکڑے یا کفر کی ﴿۳﴾ کفر کی راہ پکڑنے والوں کیلئے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

ہم نے زنجیریں گلے کے طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ﴿۴﴾ بے شک نیک لوگ جنت میں ایسے جام پیتے ہوں گے

منزل ۷

ف ۲۹-۳۰ مرتے وقت جسم بدن میں کھنچاؤ تناؤ آیا، پنڈلی پنڈلی سے لپٹ گئی، پاؤں بے کار ہوئے دنیا کا چلنا پھرنا بند ہوا مگر آخرت کا سفر شروع ہوا کہ اب اپنے رب کی طرف چلا چل۔

ع ۱ / ۳۰ / ۱۷

ف ۳۳ حق بات کو سننے ماننے کو تیار نہیں، نماز کی فرصت نہیں، اپنے گھر بار والوں کی فکر میں الجھا رہا اسی کو اپنی بڑائی سجانا، آخر بری طرح تباہ ہوا

ف ۳۸ اس کی کلائی گھٹنے ٹخنے، پنڈلی کمر کی ہڈیاں گلے گردن اور پیٹھ کے منکے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ برابر جوڑ دیا کہ بدن جسم درست ہوگیا، اوّل قطرہ منی کا تھا اس میں بظاہر یہ اوصاف نہیں تھے، اللہ جل شانہٗ نے اپنی قدرت کا منظر ہر آدمی کے بدن میں دکھایا ہزار ہا ہزار نشانیاں ایک سے ایک عجیب جو چاہے غور کرے تو اپنے مالک کو پہچان لیوے بے دھیان رہا وہ معرفت سے خالی گیا۔

ع ۲ / ۱۰ / ۱۸

ف ۲ انسان کو زمین پر بسنے والے ہر جاندار کے مقابلے میں قوت سماعت اور قوتِ بصارت عطا فرمائی۔ امتحان میں بیٹھنے کی انسان پورے طور پر تیاری کر سکے، یاد رکھنا چاہئے کان اور آنکھ تو ہر مخلوق کو ہے، لیکن سماعت اور بصارت میں انسان کو دوسروں پر ممتاز فرمایا۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ
مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے (۱) اور میں قسم بیش کرتا ہوں اس نفس کو جو اپنے آپ پر ملامت کرتا ہے (۲) کیا انسان یہ گمان کرتا
الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ
ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکیں گے۔ (۳) کیوں نہیں ہم تو اس کا جوڑ جوڑ ٹھیک بٹھا کر دوسری بار پیدا کرنے پر
بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ
قادر ہیں (۴) بلکہ نادان آدمی اپنی بدی کو اپنے آگے بھیج دینے پر تلا ہوا ہے ف (۵) پوچھتا ہے قیامت کا دن کب
الْقِيٰمَةِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ
آوے گا۔ (۶) جب آنکھیں چوندھیا جائیں گی (۷) اور چاند گہن میں دھنس جائے گا (۸) اور سورج اور چاند دونوں جمع
وَالْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾
کر دیئے جائیں گے (۹) اس دن انسان چیخ اٹھے گا کہ کہاں بھاگ جاؤں۔ (۱۰) اب کہیں بھاگ کر پناہ نہیں پا سکتا (۱۱)
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ ۢبِمَا قَدَّمَ
تیرا ٹھکانا آج تیرے رب کے حضور ہے۔ (۱۲) اس دن انسان کو خبر کر دی جائے گی کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا
وَاَخَّرَ ؕ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى
چھوڑ آیا تھا ف (۱۳) بلکہ انسان تو اپنے جی کی حالت پر آنکھوں دیکھا گواہ ہے۔ (۱۴) اب یہ بات اور ہے کہ حیلے بہانے سے
مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ
حقیقت کو ٹال دیتا ہے (۱۵) آپ اپنی زبان کو حرکت میں لا کر اس کے پڑھ لینے میں جلدی نہ کرو ف (۱۶) بے شک اس کا جمع کرنا اور آپ سے پڑھا دینا
وَقُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ﴿۱۹﴾
سب ہمارے ذمے ہے (۱۷) جب ہم اس قرآن کو پڑھا دیں تو اسی طریقے کی اتباع کرو (۱۸) پھر اس کا بیان کرا دینا یہ سب کچھ ہمارے ذمے ہے (۱۹)
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
لوگو تم تو جلدی ہاتھ آنے والی دنیا کی محبت میں گرفتار ہو (۲۰) اور آخرت کو چھوڑے جاتے ہو (۲۱) اس دن بہت سے چہرے رونق سے بھر پور
نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ
تازگی والے ہونگے (۲۲) اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے (۲۳) اور بہت سے چہرے اس دن سوکھے اداس ہوں گے (۲۴) ان کی ہڈیاں ٹوٹ
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ
جائیں گی ایسا معاملہ ان کے ساتھ ہونا ہے اس کا خیال اب ان کو آ گیا (۲۵) دیکھتے نہیں جب جان گلے میں آ کر پھنستی ہے (۲۶) اور کہا جاتا ہے کوئی جھاڑ پھونک

ف ۵ آج آدمی دنیا میں ہے موت کے بعد آخرت میں جانا ہے اچھا ہوتا کہ اپنے جانے سے پہلے نیکیاں بھیج دیتا مگر نادان انسان اپنے آگے اپنی بدی اور گناہ بھیجتا ہے، جبکہ اسے وہاں ایمان اور نیکی کی ضرورت ہوگی۔

ف ۱۳ جو نیکیاں بدیاں آگے بھیجی تھیں پہنچ گئیں، پیچھے ثواب گناہ کے اسباب، ذریعے نشان دنیا میں چھوڑ آیا تھا، اس کے نتائج جو بعد میں نکلے وہ بھی نامۂ اعمال میں درج پائیگا

ف ۱۶ اوروں کو زبانی رٹ لینے سے یاد ہوتا ہے، ہمارے سرکار دو عالم رحمتِ عالم حبیب خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک پر خدائے رحمٰن ورحیم نے قرآن کو نقش فرما دیا کہ ظاہری رٹنے کی حاجت نہیں رہی، سید الانبیاء خاتم المرسلین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں قرآن کا جمع کر دینا، زبان سے پڑھا دینا اور پھر بیان کرا دینا، اللہ تعالیٰ نے سب اپنے ذمے لے لیا۔ یہ ایک بڑا معجزہ ہے،

منزل ۷

وَالصُّبْحِ إِذَآ أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن

اور صبح کی جب روشن ہو جائے ﴿٣٤﴾ کہ وہ قیامت بہت بڑی آفت ہے ﴿٣٥﴾ ہر بشر کو ڈرنا چاہیے ﴿٣٦﴾ تم میں سے

شَآءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾

جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے ﴿٣٧﴾ ہر نفس اپنے کیے میں گرفتار ہے ﴿٣٨﴾

إِلَّآ أَصْحَٰبَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِى جَنَّٰتٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾

ہاں داہنی طرف والے ﴿٣٩﴾ جنتوں میں حال چال پوچھ رہے ہوں گے ﴿٤٠﴾ مجرم لوگوں کا حال بھی ﴿٤١﴾

معانقہ عند المتقدمین ۱۲

مَا سَلَكَكُمْ فِى سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا۟ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ

آگ میں تم لوگ کس سبب سے داخل ہوئے ﴿٤٢﴾ وہ جواب میں کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہ تھے ﴿٤٣﴾ محتاج مسکین کو کھانا

نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَآئِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

نہیں کھلاتے تھے ﴿٤٤﴾ بحث تکرار کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی مشغول رہتے ﴿٤٥﴾ اور انصاف کا دن آنے کی

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَٰعَةُ

اطلاع کو ہم جھوٹ بتاتے تھے ﴿٤٦﴾ یہاں تک کہ یقینی آنے والی ہم پر آ گئی ﴿٤٧﴾ کسی سفارش کرنے والے کی سفارش بھی ایسے لوگوں کو

ف۴۷ موت آنا ہے یہ سب کو یقین تھا مگر اپنے حال کی فکر نہیں کرتے تھے۔

الشَّٰفِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ

نفع نہیں دے گی ﴿٤٨﴾ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت نامے سے منھ پھیر کر کتراتے ہیں ﴿٤٩﴾ نصیحت سے ایسے بدکتے

حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ

ہیں جیسے کہ یہ گدھے ہوں ﴿٥٠﴾ یا کوئی شیر سے ڈر کر بھاگا ہو ﴿٥١﴾ بلکہ ان میں سے ہر آدمی کا یہ ارادہ ہے کہ کھلی ہوئی

مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾

کتاب اس کے ہاتھ میں دے دی جائے ﴿٥٢﴾ ایسا تو ہو نہیں سکتا، بلکہ ان کو آخرت کا خوف نہیں۔ ﴿٥٣﴾

كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن

ہرگز شک نہیں کہ یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے ﴿٥٤﴾ جس کا جی چاہے اس نصیحت کو قبول رکھے ﴿٥٥﴾ اللہ چاہے گا اسی کو نصیحت حاصل ہو گی، وہی اس لائق

يَشَآءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

ع۲ ۲۵ النصف

ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور مغفرت کا اختیار بھی اسی کو ہے ﴿٥٦﴾

سُورَةُ الْقِيَٰمَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اربعون آية فيها ركوعان

سورۃ القیامہ مکہ میں نازل ہوئی اللہ کے اسم سے جو عام رحم والا اور کمال رحم والا ہے اس میں چالیس آیات اور دو رکوع ہیں

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿١٦﴾ سَاُرْهِقُهٗ

پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ اور بھی زیادہ دیا کروں ⑮ اب اسے دینا بند کر دونگا یہ تو میری آیات کے مقابلے میں دشمنی پر اتر آیا ہے ⑯ اسے جہنم کی آگ کے پہاڑ پر

صَعُوْدًا ﴿١٧﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ

چڑھاؤں گا ۔ ⑰ اس نے غلط سوچا ہے اور غلط اندازہ بتایا ہے ⑱ اس پر اللہ کی مار ہو کیا غلط اندازہ لگایا ⑲ پھر بار بار اس پر اللہ کی مار

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾

پڑتی رہے گی کیا غلط اندازہ پیش کیا ⑳ پھر آنکھ ٹمکانے لگا ㉑ پھر تیوری چڑھالی اور منہ بگاڑنے لگا ㉒ پھر پیٹھ موڑ کر غرور سے اکڑ کر چل دیا ㉓

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَاُصْلِيْهِ

اور کہا کہ یہ جادو ہے اس کا اثر جاتا رہے گا ㉔ یہ اللہ کا نہیں آدمی کا کلام ہے ㉕ میں جلد اس کو سقر میں

سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾

داخل کرونگا ㉖ تم کو کچھ معلوم ہے کہ سقر کیا ہے ㉗ تیز آنچ والی آگ ہے کہ کچھ کسر باقی نہیں رکھے گی ㉘ آدمی کے چہرے کی کھال کو ادھیڑتی رہے گی ㉙

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً

اس پر انیس ۱۹ افسر مقرر ہیں ۔ ㉚ ہم نے جہنم کے افسر صرف فرشتوں کو بنایا ان کی تعداد سن کر کافر بد کنے لگے اور جن کو

وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ

کتاب دی گئی ہے ان کو تو یقین آوے گا جو ایمان کو پاچکے ہیں، ان کا ایمان ہماری بات سن کر اور بڑھ گیا، اور جنہیں ہماری

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ

بات میں شک نہیں آتا، مگر جن کے دل میں بیماری ہے اور جو کافر ہیں وہ یہی کہیں گے، کہ اس مثال کے بیان کرنے سے اللہ کا کیا

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ارادہ ہے لوگوں کا امتحان لینے کا اللہ کے یہاں یہی طریقہ ہے اللہ جسے چاہے راہ سے دور پھینک دے اور جسے چاہے

وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

ہدایت کی راہ پر چلادے، اور تمہارے رب کے لشکر کو

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ

تمہارے رب کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا اور یہ باتیں

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾

آدمی کے لیے نصیحت ہیں ۔ ㉛ ہاں ہم کو قسم ہے چاند کی ㉜ اور قسم ہے رات کی جب پیٹھ پھیر کر جانے لگے ㉝

ع ۱ ۳۱ ۱۵

ف ۱۸ آیت نمبر ۱۱ سے ۱۸ تک جس آدمی کے بارے میں بیان ہے یہ شخص ولید نام کا ایک بڑا ساہوکار تھا، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ سن کر بتا کہ (حضور رسالت مآب، محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں، اس نے جواب میں منہ بگاڑ کر کہا۔ کہ یہ جادو ہے۔

ف ۲۵ آیت نمبر ۲۴ سے ۲۵ تک ولید کا جواب ہے کہ قوم نے سے بڑا جان کر صلاح پوچھی کہ تم دنیا دیکھے ہوئے تجربہ کار مالدار ہو بتاؤ یہ قرآن کیا ہے، اس بے ایمان نے ان کو جھوٹی صلاح دی کہ یہ جادو ہے یہ کلام اللہ نہیں بلکہ آدمی کا قول ہے اس کے اس جواب پر اللہ جل جلالہٗ بہت ناراض ہوا، اور اگلی آیات نازل فرمائیں۔

منزل ٧

اَنۡ سَيَكُوۡنُ مِنۡكُمۡ مَّرۡضٰى ۙ وَاٰخَرُوۡنَ يَضۡرِبُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ

کی تلاش میں اللہ کا فضل ڈھونڈھنے کے لیے زمین میں سفر بھی کریں گے اور بہت سے لوگ اللہ کی راہ میں

يَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ

لڑنے کے لیے بھی چل پڑیں گے، تو جتنا ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو، اور نماز کو برابر قائم رکھو اور

اللّٰهِ ۖ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ مِنۡهُ ۙ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

زکوٰۃ دیتے رہو، اللہ سے کل آخرت کے دن میں پانے کے لیے آج قرض حسنہ دے جاؤ اپنے لیے

وَاَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ

آگے سے جو کچھ بھیجو گے اس سے بہتر حال میں اللہ کے یہاں پالو گے، وہ بہت زیادہ بھی ہو گا

خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرًا وَّاَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَاسۡتَغۡفِرُوا

اور اجر کے لحاظ سے بہت بڑا بدلہ پاؤ گے، اللہ سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو بے شک

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۰﴾ ع

اللہ غفور ہے رحیم ہے۔ ﴿۲۰﴾

رکوع ۲ ۱ ۱۴

سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ سِتٌّ وَّخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

سورۃ المدثر مکہ معظمہ میں اتاری گئی۔ اللہ کا نام لے کر پڑھو جو مہربان ہے رحیم ہے اس میں چھپن آیات اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۙ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۙ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۙ ﴿۴﴾

اے کپڑا اوڑھ کر لیٹنے والے ﴿۱﴾ کھڑا ہو جا اور میرا نوٹس جاری کر دے ﴿۲﴾ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر ﴿۳﴾ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ ﴿۴﴾

وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۙ ﴿۵﴾ وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۙ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ؕ ﴿۷﴾

ناپاکی اور گندگی سے دور رہ ﴿۵﴾ زیادہ بدلہ چاہنے کی نیت سے احسان مت کر ﴿۶﴾ اپنے رب کے لیے صبر سے جی کو تھام لے ﴿۷﴾

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوۡرِ ۙ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَّوۡمٌ عَسِيۡرٌ ۙ ﴿۹﴾ عَلَى

جب خطرے کے بگل میں پھونک مار دی جائے گی ﴿۸﴾ وہ دن بڑی مشکل کا دن ہو گا۔ ﴿۹﴾ کافروں کیلئے اس

الۡكٰفِرِيۡنَ غَيۡرُ يَسِيۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِىۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِيۡدًا ۙ ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلۡتُ

دن کوئی سہولت نہیں ہو گی۔ ﴿۱۰﴾ اس آدمی سے مجھے سمجھ لینے دو جس کو اکیلے میں نے ہی پیدا کیا تھا۔ ﴿۱۱﴾ اس کو بہت سارا

لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيۡنَ شُهُوۡدًا ۙ ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدۡتُّ لَهٗ تَمۡهِيۡدًا ۙ ﴿۱۴﴾

مال میں نے ہی دیا تھا۔ ﴿۱۲﴾ حاضر رہنے والے بیٹے بھی میں نے دیے ﴿۱۳﴾ اور ہر طرح کا ساز و سامان اسے میں نے دیا ہے ﴿۱۴﴾

منزل ٧

ف مخلوق کو چھوڑ کر ترکِ دنیا کی تعلیم نہیں دی، بلکہ دن میں سب کام نپٹا کر رات میں کچھ وقت خاص طور پر نکال لے اور سب سے کٹ کر ایک اللہ کی طرف متوجہ ہو کر ذکر نماز اور تلاوت میں جی لگالے۔

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا
سب کاموں کا نگہبان ہے ⑨ تمہارا دل دکھانے کو جو باتیں یہ لوگ کہے جا رہے ہیں صبر سے برداشت کئے جاؤ اور خوبی کے ساتھ انہیں چھوڑ کر
جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾
کنارہ کش ہو جاؤ ⑩ جن کو میں نے اپنی نعمت عطا کی پھر بھی وہ میرے فرمان کو جھٹلاتے ہیں مجھے ان سے نپٹ لینے دو اور ان کو تھوڑا اور جی لینے دو ⑪
إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾
ان کے لئے ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی آگ تیار ہے ـ ⑫ اور ایسا کھانا ان کو کھانا ہے جو گلے میں اٹک کر پھنس جائیگا اور دردناک عذاب ان کو ہوگا ⑬
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾
جس دن زمین اور پہاڑوں کو جھٹکے دیے جائیں گے، اور پہاڑ ریت کی باریک پھکنی بن جائیں گے ـ ⑭
إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ
ہم نے تمہاری طرف رسول بھیج دیا ہے جو تم پر گواہی دینے والا ہے، جیسے فرعون کی طرف ہم نے
فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا
رسول بھیجا تھا ـ ⑮ فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے بڑے وبال میں ڈال کر
وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
پکڑ لیا ـ ⑯ اگر تم بھی اپنے رسول کی نافرمانی کروگے تو کیسے بچ سکوگے، جب ایک ایسا دن تم پر آپڑے گا جس کی شدت سے بچے بوڑھے
شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ
ہو جائیں گے ⑰ اس دن آسمان اپنی جگہ سے پھٹ پڑیگا یہ اس کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا ـ ⑱ یہ قرآن ایک نصیحت نامہ
تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
١ ع ١٩ ١٣
ہے اب جس کسی کا جی چاہے اپنے رب کی طرف اپنا راستہ بنا لے ـ ⑲ آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپکے
أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ
ساتھی بندگی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں دو تہائی رات میں اور کبھی آدھی رات، اور کبھی تہائی رات کو، اللہ نے رات اور دن کے صحیح
مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن
اندازے کر رکھے ہیں اللہ کو معلوم ہے کہ تم رات میں قیام کرنا ہر وقت نباہ نہ سکوگے، اس نے تم پر توجہ فرمائی اب قرآن میں سے
تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ
جتنا آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے بہت سے بیمار ہوں گے اور تم میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو روزی

نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

اور تعداد کن کی تھوڑی تھی ۔ (۲۴) آپ کہہ دو کہ میں نہیں بتا سکتا کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس میں

یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ

کچھ فاصلہ رکھا ہے (۲۵) وہی غیب کی بات جانتا ہے اپنے غیب کا اظہار کسی پر نہیں

اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ

کرتا (۲۶) ہاں مگر اپنے رسول میں سے جسے پسند فرمالے تو اس کے آگے اور پیچھے پہرے دار حفاظتی دستے

یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

مقرر فرما دیتا ہے ۔ (۲۷) تاکہ معلوم ہو جائے کہ پہنچانے والوں نے اپنے رب کے پیغام کو برابر ٹھیک

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

ٹھیک پہنچا دیا اور سب کے علم کی اللہ نے حد بندی کر دی ہے، اور ایک ایک چیز کو اللہ نے اپنی گنتی میں محفوظ کر رکھا ہے (۲۸)

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المزمل مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی اس میں بیس آیات اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھو اللہ کا نام لے کر جو رحمٰن ہے رحیم ہے ۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے کپڑے میں لپٹ کر رہنے والے (۱) رات کو تھوڑی دیر کھڑے رہو (۲) آدھی رات کو یا اس سے کچھ کم میں تھوڑی

مِنْهُ قَلِیْلًا ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ

دیر کھڑے رہو (۳) یا اس پر کچھ زیادہ، اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (۴) ہم تم پر ایک بھاری

عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

فرمان ڈالنے والے ہیں (۵) رات میں عبادت کیلئے اٹھ کر کھڑا ہونا نفس کی تربیت کیلئے اچھا قدم ہے اور اس وقت کے ذکر کی تاثیر بہت

قِیْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

قائم رہتی ہے (۶) بے شک دن میں تم کو بہت مصروفیت ہوتی ہے ۔ (۷) اپنے رب کے نام کا ذکر جاری رکھو، اور

تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

رات میں سب سے کٹ کر اسی ایک کے ہو جاؤ (۸) مشرق مغرب کا رب وہی اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسی کو اپنا وکیل بنا لو کر وہی تمہارے

ف ۲۷ غیب کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا البتہ اپنے رسول میں سے کسی خاص ضرورت کے تحت فیصلہ فرمائے تو بعض غیب کی باتوں کا اظہار اور اطلاع فرماتا ہے، لیکن اظہار اور اطلاع میں بھی سخت چوکی پہرے اور حفاظتی انتظام فرماتا ہے تاکہ اظہارِ غیب میں کہیں کوئی خلل نہ ڈال سکے یاد رکھنا چاہیئے کہ اظہارِ غیب اور علمِ غیب میں بڑا فرق ہے

اطلاعِ غیب کیلئے (۳) آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۷۹ دیکھیئے

ع ۲ ۹ ۱۲

ف ۱ اوّل وقت میں جب قرآن اترا، تو نزول کی شدّت کے سبب صاحبِ وحی محسنِ انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہیبت طاری ہوتی، سخت ٹھنڈ پر کپڑے لپیٹ لیتے، اللہ جلِ شانہٗ کو یہ ادا پسند آئی، اس لیے مزمل نام لے کر خطاب فرمایا۔

ف ۶ جسے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا ہو، اور اپنی تربیت کرنی ہو، اسے آدھی رات کے بعد یا رات کے آخری حصّے میں عبادت کے لیے کھڑا ہونا چاہیئے۔

ف ۷ دن میں لوگوں سے ملنا ملانا، سمجھنا سمجھانا، دوسروں کی بات سننا، اپنی معاشی حالت کے لیے محنت کرنا یہ سب مشغولیت ہوتی ہے، رات میں کچھ دیر کے لیے اللہ کے حضور کھڑا رہنے سے کام کرنے کی قوت کے ساتھ نیّتِ صادقہ اور روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔

نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ يُّؤۡمِنۡ

بچاؤ نہیں کر سکتے ﴿۱۲﴾ ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی ہے تو اس پر ہم ایمان لا چکے جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آیا.

بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا

تو اس کو کسی نقصان یا حق تلفی کا اندیشہ نہیں۔ ﴿۱۳﴾ ہم میں بہت سے مسلمان ہیں اور بہت سے بدراہ

الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ

ہیں جو اسلام میں آگئے تو ان کو چھٹکارا مل گیا اور بھلائی کی راہ پر چل پڑے ﴿۱۴﴾ اور جو غلط راستے پر چلے تو

فَكَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَى الطَّرِيۡقَةِ لَاَسۡقَيۡنٰهُمۡ

جہنم کا ایندھن بنے۔ ﴿۱۵﴾ سن لو اگر سیدھے طریقے پر جم کر رہتے تو ہم ان کو چھلکتا

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ

پانی پلاتے۔ ﴿۱۶﴾ ہم نے ان کو آزمائش میں ڈالا ہے، جس نے اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرا تو اس کو عذاب کی چڑھائی

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

پر چڑھتے ہی رہنا ہے ﴿۱۷﴾ سب کے سب سجدے صرف اللہ کے لئے کرو اللہ کے ساتھ دعا میں کسی ایک کو بھی مت پکارو ﴿۱۸﴾

ع ۱۹ / ۱ / ۱۱ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہو گیا کہ صرف اللہ کو دعا میں پکارے گا تو یہ لوگ اس کے آس پاس بھیڑ لگا کر گھیرا ڈالنے لگے۔ ﴿۱۹﴾

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ

کہہ دو کہ میں تو صرف میرے رب کو دعا میں پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی ایک کو بھی شریک نہیں مانتا ﴿۲۰﴾ آپ فرما دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان

لَكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

یا بھلائی کا مالک مختار نہیں ﴿۲۱﴾ آپ کہدو کہ مجھے بھی اللہ کے سوا کہیں کسی ایک کا بھی سہارا نہیں مل سکتا، اور اللہ

وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

کے سوا کہیں بھی پناہ کی جگہ میں خود بھی نہیں پا سکتا ﴿۲۲﴾ ہاں مگر اللہ کا پیغام پہنچا دینا میرے ذمے ہے، اب جو کوئی اللہ کی

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ

اور اس کے رسول کی، نافرمانی کرے گا، تو ان کے لئے آگ ہے جہنم کی، داخل ہونا ہے ان کو آگ میں سدا سدا

اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ

کے لئے ﴿۲۳﴾ یہاں تک کہ جب دیکھ لیں گے جو وعدہ ان سے کیا جاتا تھا تب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مددگار کس کے کمزور ہیں

منزل ۷

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا

آپ کہدو کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن مجھے قرآن پڑھتا سن گئے ہیں، پھر انہوں نے اپنی قوم کو جاکر بتایا کہ ہم نے بہت ہی

قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ

عجب قرآن سنا ① جو بہت بھلی بات کی طرف راہ بتلاتا ہے، بس ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں

اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

بنائیں گے ② اور ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، کسی کو اس نے اپنی بیوی نہیں بنایا اور کسی کو بھی اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ ③ ف

وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ

ہم میں بہت سے بے وقوف ہیں، جو اللہ کے بارے میں بناوٹی باتیں کہا کرتے ہیں ④ اور ہم تو اب تک یہ سمجھتے رہے کہ انسان

تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

اور جن اللہ پر کبھی جھوٹی بات بول ہی نہیں سکتے۔ ⑤ اور یہ کہ انسانوں میں کچھ لوگ بہت سے جناتوں سے

الۡاِنۡسِ یَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمۡ

پناہ پکڑنے لگے، تو ان کی وجہ سے جناتوں کا پارہ اور چڑھ گیا۔ ⑥ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ

جیسا تم سمجھ بیٹھے تھے، ویسا ہی جناتوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ مرنے کے بعد اللہ کسی کو زندہ کرنے والا نہیں ہے ⑦ اور ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ ہم نے آسمان

فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِیۡدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ

کو ٹٹول کر پایا کہ سخت چوکی پہرہ اور شعلہ مارنے والی آگ کی چٹانوں سے بھرا پڑا ہے ⑧ اور ہم اس کے پہلے وہاں سے خاص فاصلے

مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ یَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ یَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾

پر بیٹھک بنا کر خبریں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی جاوے تو انگاروں کی چٹانوں کا قافلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ⑨

وَّاَنَّا لَا نَدۡرِیۡۤ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ

ہم نہیں بتا سکتے کہ نئے حالات کے تحت زمین پر بسنے والوں کے لئے کسی شر کا فیصلہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لئے کسی بھلائی کا

رَبُّهُمۡ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

ارادہ فرمایا ہے ⑩ ف اور ہم میں بھی کوئی نیک ہے تو کوئی اس کے سوا ہیں، ہم بھی کئی کئی طریقوں میں

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِی الۡاَرۡضِ وَلَنۡ

بٹے ہوئے ہیں ⑪ ہم یقین کر چکے ہیں کہ زمین میں کہیں بھاگ کر بھی اللہ کے مقابلے میں ہم اپنا

ف ۳ چاہے جنات ہوں یا انسان جس کی بھی فطرت سلیم ہوگی اور عقل صحیح کام کرے تو وہ قرآن سنتے ہی ایمان لے آوے گا حضور اکرم صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار جناتوں نے قرآن سنا اس کا تذکرہ سورۃ الاحقاف میں بھی آچکا ہے۔

ف ۱۰ جنات آگ کی لپیٹوں سے بنی ہوئی مخلوق ہے آسمان سے کچھ باتیں آدھی پونی سن کر لاتے اس میں کئی انکل ملا کر چلاتے، اب آگے خبر بند ہوئی اس لئے زمین میں تلاش کو نکلے کہ نئی تبدیلی کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ آسمان سے قرآن اتر رہا ہے اس لئے سخت چوکی پہرہ لگا کر آسمان کی سب خبریں بند کر دی گئیں صرف ایک خبرنامہ قرآن مجید جاری کیا گیا اسی پر سب کی زندگی کے فیصلے کا مدار رکھا، چاہے شر ہو یا بھلائی کی راہ آدمی خود پسند کرے کہ اسے کس پر چلنا ہے۔

تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ بے ایمان اور ظالم مشرکوں کا بہت پرانا طریقہ ہے، چونکہ مشرکوں کے شرک کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا، وحی اور رسالت سے انہیں کوئی لینا دینا نہیں عقل سے پہلی فرصت میں چھٹی کرا لیتے ہیں، اب رہ گئی تاریخ تو اس کے علم سے بھی ان کو کوئی دلچسپی نہیں، اللہ والوں نے جب اللہ کی طرف دعوت دی تو اسے رد کر دیا۔ جب اللہ والے دنیا سے چلے گئے تو ان کے بیٹھنے کی جگہ پر چلّے اور چھلّے بنا لئے، کہیں سچی یا اصلی نقلی جو بھی قبریں مل گئیں انہیں سجا کر آستانے بنا لئے کچھ نہیں ملا تو جعلی قبریں بنانے میں بھی ان کو شرم نہیں آئی، خود ہندوستان میں ہمارے یہاں کتنی قبریں ایسی ہیں، جس میں صاحبِ قبر ہی موجود نہیں، اب کوئی عقل مند انہیں کیسے سمجھائے، چاہے جتنا سر کھپایئے ضد میں آگئے تو صاحبِ قبر کا بت بھی بنالیں گے، توحید، رسالت، اللہ، رسول، سب سے چھٹی، ایسے ہی لوگوں سے حضرت نوح علیہ السلام کو سابقہ پڑ گیا، بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں کسی کو دیکھنا ہو تو یہ عبارت دیکھ لے۔ اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم والتى كانوا يجلسون انصابا وسموها باسماءهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك وتنسخ العلم عبدت

بخاری شریف کتاب التفسیر کی روایت کا ترجمہ: یہ نام ہیں ان بزرگ نیک لوگوں کے جو نوح (علیہ السلام) کی قوم میں سے تھے، جب ان نیک لوگوں نے وفات پائی تو ان کی قوم کے دل میں شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر آستانے بنا ڈالو جہاں جہاں یہ بیٹھا کرتے تھے، سب جگہ نشانات اور جھنڈے کھڑے کر دو، اور ان مقامات کو ان بزرگوں کے نام کی نسبت لگا دو، پس انہوں نے شیطان کے اکسانے پر ایسا ہی کیا۔ لیکن اس وقت بھی ان کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، مگر اس زمانے کے لوگ بھی جب مر کھپ گئے اور ان مقامات کی صحیح معلومات کا علم لوگوں کے دماغوں سے مٹ گیا تو پھر بعد میں جو لوگ آئے انہوں نے ان سب آستانوں پر عبادت شروع کر دی۔

نوٹ:- ہمارے ملک ہندوستان میں کسی خاص فرقے کے عالم نے ان پانچ بزرگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ "یہ پانچوں بُت قومِ نوح کے صالحین نہ تھے۔" دوسری جگہ لکھا ہے کہ "یغوث اور یعوق وغیرہ گمراہ بت گر (یعنی بت بنانے والے گمراہ) تھے۔ نہ کہ اولیاء" ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ بخاری شریف سے کتاب التفسیر کی حدیث کا متن ہم نے نقل کر دیا ہے اس کی روشنی میں ایسے لوگوں کا قول قطعی طور پر بے سند اور باطل بھی ہے۔ دوسری بات سوچنے کی یہ ہے کہ نوحؑ کے زمانے کے لوگوں نے یہ کہا کہ وَدّ، سُوَاعَ، یَغُوث، یَعُوق اور نَسر کو نہ چھوڑنا۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ بت گروں کو بُت سازوں کو نہ چھوڑنا۔ آخر بت گر اور مجسمہ بنانے والے تو کاریگر اور سنگ تراش ہوئے ان کے چھوڑنے نہ چھوڑنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بت چونکہ اللہ کے نیک بندوں کے تھے۔ جو وفات پا چکے تھے، اور قوم ان کی مورتیاں بنا کر پوجتی تھی اسی لئے بولے کر بھی ان کو مت چھوڑنا۔ ورنہ بد مذہب ہو جاؤ گے۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ ع

تمہارے لیے زمین کی کشادہ باہیں پھیلا دیں۔ ﴿١٩﴾ تاکہ تم اس کے کھلے اور کشادہ راستوں میں چل پھر سکو۔ ﴿٢٠﴾

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ

نوح ؑ نے عرض کیا کہ اے رب میرے انہوں نے تو میری بات نہیں مانی، اور ایسوں کے کہنے میں آئے کہ ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا ان سے

وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿٢٢﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

ہاتھ میں کچھ نہ آئے گا ﴿٢١﴾ اور انہوں نے بڑے فریب کی چال چلی اور بڑی بڑی سازشی کا جال بچھایا ﴿٢٢﴾ اور انہوں نے یہ کہا کہ اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا

اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ

وَدّ کی عبادت سے مت ہٹنا، سواع کو بھی پکڑے رہنا، اور یغوث کا دامن مت چھوڑنا اور یعوق اور نسر کے آستانوں سے

نَسْرًا ۚ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾

مت ہٹنا ﴿٢٣﴾ گمراہی میں یہ لوگ خوب الجھ گئے، اب ظالموں کو ان کی گمراہی میں اور زیادہ بھٹکا دے ﴿٢٤﴾

مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ

یہ لوگ اپنی خطاؤں اور گناہوں کے سبب پانی میں ڈبا ڈبا کر مارے گئے، پھر آگ میں داخل کر دیے گئے، اور اب اللہ کے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

مقابلے میں کسی کو بھی اپنا مددگار نہیں پا رہے ہیں ﴿٢٥﴾ نوح ؑ نے عرض کیا کہ اے رب اب تو زمین پر کافروں سے بسا ہوا ایک

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ

گھر بھی باقی نہ رہنے دے ﴿٢٦﴾ اگر تو ان کو یہاں رہنے دے گا تو یہ تیرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد

لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ

ہوگی وہ بھی بدکار اور کفار ہی ہوگی۔ ﴿٢٧﴾ اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما اور جو میرے

لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا

گھر میں ایمان لاکر داخل ہوا ایسے سب ایمان والے مردوں کے لیے اور ایمان والی عورتوں کے لیے مغفرت فرما اور ظالموں کی تباہی اور

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع

بربادی کو زیادہ بڑھا دے۔ ﴿٢٨﴾

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الجن مکی ہے۔ اسم اللہ سے شروع کرو جو نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ۲۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں

منزل ٧

ع ١ / ٢٠ / ٩

ف ٢٣ مفسرین کرام کہتے ہیں کہ قوم نوح (علیہ السلام) کے یہ پانچ بزرگ اور نیک لوگ تھے۔ ایک کا نام وَدّ تھا دوسرے کا نام سواع تھا تیسرے بزرگ یغوث تھے چوتھے بزرگ کا نام یعوق تھا، اور پانچویں کا نام نسر تھا، اپنے اپنے زمانے کے یہ اولیاء اللہ اور داعی الی اللہ تھے مخلوق کو صحیح راستہ دکھاتے تھے لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹھنے اٹھنے کی جگہ کو لوگوں نے پہلے تو زیارت گاہ بنایا پھر عبادت گاہ بنا دیا، بعضوں کے انتقال کے بعد قبریں معلوم ہوئیں تو انہیں خوب بنایا سجایا اور قوم نوح علیہ السلام کے لوگوں نے ان قبروں کی پوجا کی، اس پر بھی پیٹ نہ بھرا تو ان بزرگوں کی انہوں نے مورتیاں بنا ڈالیں اور ان پر خوب ناچے کودے اور سجدے کیے، اور مجاوروں نے اپنی دکانیں خوب سجائیں، قوم کے مالدار چودھریوں نے ان پانچ بزرگوں کو اپنے زمانے کا پنجتن پاک بنا دیا، اور مال اور اولاد انہیں سے ملتی ہے ایسا چرچا کرنے لگے، حضرت نوح علیہ السلام جب قوم کی اصلاح کے لیے تشریف لائے تو ان پانچوں بزرگوں کو ماننے والی عوام بجائے حضرت نوح علیہ السلام سے تعاون اور دوستی کا ہاتھ بڑھاتی الٹا دشمنی کا رویہ اختیار کیا، جیسے ہمارے زمانے میں بزرگ پرست لوگ اصلاح قبول کرنے کی بجائے داعیان حق کے جانی دشمن ہوجاتے ہیں۔

النصف ع ٢ / ٨ / ١٠

منزل ٧

وقف لازم

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ

مقرر وقت تک تم کو مہلت دے گا، بے شک اللہ کی طرف سے جب مقرر وقت آجاتا ہے تو پھر ڈھیل نہیں ملے گی

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٥﴾

کاش تم یہ بات جان لیتے۔ (٤) نوحؑ نے عرض کیا اے میرے رب میں اپنی قوم کو رات اور دن برابر دعوت دیتا رہا۔ (٥)

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيٓ إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

مگر یہ لوگ تو میری دعوت سے بدک کر اور زیادہ بھاگنے لگے۔ (٦) میں نے جب کبھی ان کو دعوت دی تو ان کے بھلے کیلئے کہ تو ان کی

جَعَلُوٓا أَصَابِعَهُمْ فِيٓ ءَاذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا

مغفرت فرمادے، لیکن انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، اور کپڑوں سے اپنے بدن ڈھانک لیے، اور اپنی ضد پر

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّيٓ

اڑے رہے اور بڑا تکبر لیے اکڑ بیٹھے (٧) پھر تو میں نے ان کو اور زیادہ کھل کر دعوت پیش کی۔ (٨) پھر اس کے بعد میں نے

أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

کھلم کھلا ان کے سامنے اپنی دعوت کا اعلان کردیا اور جہاں ضرورت پڑی اکیلے میں چپکے سے بھی سمجھانے کی کوشش کی (٩) اور میں نے یہ بھی کہا کہ اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کرو

إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُم

وہ بڑا اور بہت ہی بڑا بخشنے والا ہے (١٠) وہ تم پر آسمان سے پانی کی موسلا دھار بارش فرمائے گا۔ (١١) وہ تمہاری امداد فرمانے

بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّٰتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَٰرًا ﴿١٢﴾

کے لئے مالوں کے ڈھیر لگا دے گا اور تمہیں بیٹے عطا فرمائے گا اور باغ باغیچوں سے تمہیں خوب نوازدے گا اور تمہارے لیے آبپاشی کی نہریں جاری فرمادیگا (١٢)

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ

تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کیلئے وقار اور عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے (١٣) اور اس نے تم کو پیدا فرمایا طرح طرح سے (١٤) کیا تم نے یہ

تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ

غور نہیں کیا کہ اللہ نے کیسے بنا دیئے اوپر تلے سات آسمان (١٥) اور چاند کو ان میں نور پھیلانے

فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنۢبَتَكُم مِّنَ

والا اور سورج کو جلتا ہوا چراغ بنا دیا۔ (١٦) اور اللہ نے تم کو زمین سے پیدا فرمایا

الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ

ایک خاص اٹھان پر (١٧) پھر زمین کے اندر تمہیں لوٹا دے گا، اور پھر تم کو ایک خاص انداز سے باہر نکال لے گا (١٨) اور اللہ نے

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا

کیا ان میں سے ہر شخص کو امید ہو گئی کہ وہ نعمت والے باغ میں داخل ہو سکے گا۔ (۳۸) نہیں ایسا نہیں

إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

بلکہ ہم نے ان کو کس چیز سے پیدا کیا ہے وہ ان کو معلوم ہے (۳۹) مشرقوں اور مغربوں کے پالن ہار صرف ہم ہیں اپنی قسم پیش فرماتے ہیں کہ ہم

إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ

بڑی قدرت رکھتے ہیں۔ (۴۰) ہم اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کی جگہ ان سے اچھے لوگ لے آویں اور ہم سے آگے نکلنے کی

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

طاقت کسی میں نہیں (۴۱) یہ لوگ بے ہودگی میں مشغول ہیں ہماری بات کو کھیل سمجھ رکھا ہے ان کو اب چھوڑ دو کہ ان کی ملاقات اس دن سے

الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

ہو جائے جس کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے (۴۲) اُس دن قبروں سے تیزی کے ساتھ نکل پڑیں گے اس طرح بھاگ رہے ہوں گے

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

جیسے کسی نشان پر دوڑتے ہیں۔ (۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا گئی ہوگی

ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (۴۴)

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ نوح مکہ مکرمہ میں اتاری گئی اس میں اٹھائیس آیات اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ

بے شک نوحؑ کو ہم نے ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا، کہ ایک دردناک دن کا عذاب آنے کے پہلے

أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

اپنی قوم کو اطلاع کر دو۔ (۱) نوحؑ نے کہا اے برادرانِ قوم میں تم کو ایک صاف اطلاع دینے آیا ہوں (۲)

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

یہ کہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرو اس کی نافرمانی سے بچو اور میرا کہا مان جاؤ۔ (۳) تب وہ تمہارے گناہ بخش دے گا، اور ایک

[illegible]و ۳۹ گندے پانی کے [illegible]قطرے سے بنا آدمی کب اس لائق [illegible]ہے کہ جنت میں پہنچ سکے مگر اس [illegible]کا ایمان اور نیک عمل اللہ قبول کر لے [illegible]تب ممکن ہے ورنہ نہیں۔

منزل ٧

فَأَوْعَىٰ ۝١٨ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝١٩ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

کے رکھا تھا ⑱ پیدائش کے لحاظ سے انسان جی کا بڑا کچا ہے ⑲ جب اسے ذرا تکلیف پہنچی تو بہت

جَزُوعًا ۝٢٠ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝٢١ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝٢٢ الَّذِينَ

گھبرا اٹھتا ہے ⑳ اور جب اسے کچھ مال ہاتھ آگیا تو دوسروں کیلئے رکاوٹ کا سبب بنیگا ㉑ مگر نماز والے ایسی حرکت نہیں کرتے ㉒ جو اپنی نماز..ں

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝٢٣ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

پابندی سے ادا کرنے میں ناغہ نہیں کرتے ۔ ㉓ اور جن کو اپنے مال میں دوسروں کا حق

مَّعْلُومٌ ۝٢٤ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝٢٥ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ

معلوم ہے ㉔ سوالی ہو یا بے سوالی سب کو دیتے ہیں ㉕ اور وہ جو انصاف کے دن کو سچا جانتے

الدِّينِ ۝٢٦ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝٢٧

ہیں ۔ ㉖ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ۔ ㉗

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝٢٨ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

بے شک ان کے رب کا عذاب کچھ بے خوف باندر ہونے کی چیز نہیں ㉘ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت

حَافِظُونَ ۝٢٩ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

کرتے ہیں ㉙ ہاں ان کی اپنی بیویوں اور باندیوں کے پاس جانے پر ہم نے ان پر کوئی

غَيْرُ مَلُومِينَ ۝٣٠ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الزام نہیں رکھا ۔ ㉚ اب جو اس کے سوا اور کچھ چاہے تو ایسے لوگ حد سے باہر نکل جانے والے

الْعَادُونَ ۝٣١ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝٣٢

ہوئے ۔ ㉛ اور جو اپنی امانتوں اور قول وقرار کا برابر لحاظ رکھتے ہیں ㉜

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝٣٣ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اور جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک ادا کر کے بات پر قائم رہتے ہیں ㉝ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت

يُحَافِظُونَ ۝٣٤ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝٣٥ فَمَالِ الَّذِينَ

کرتے ہیں ۔ ㉞ ایسے لوگوں کو اکرام کے ساتھ جنت میں رکھا جائے گا ㉟ پھر کیا ہو گیا ہے ان کافروں کو کہ آپ کے

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝٣٦ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝٣٧

سامنے شور مچانے کو بھیڑ لگاتے ہیں ㊱ دائیں اور بائیں بھی ٹولیوں کی ٹولیاں گھیر ڈالتی ہیں ۔ ㊲

ع ٣٥ ١ ٧

منزل ٧

ع ١٥ ٦

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

حسرت کا سبب ہو گیا۔ (٥٠) اور بے شک یہ ضرور حق ہے یقین کرنے کے لائق حق (٥١) بس تم اپنے عظمت والے رب کا نام لیکر اس کی پاکی بیان کرتے رہو (٥٢)

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المعارج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں چوالیس آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾

پوچھنے والے نے ایک سوال کیا ہے اس عذاب کے بارے میں جو ہو کر رہے گا (١) کافروں کے لئے اس عذاب کو کوئی ٹال نہ سکے گا (٢)

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ

یہ عذاب عروج والے اللہ کی طرف سے ہوگا (٣) فرشتے عروج کرتے ہیں اور روح اس کی طرف ایک دن

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔ (٤) بس تم بھلے طریقے سے صبر

جَمِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿٦﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ

کئے رہ جاؤ (٥) یہ لوگ اس کو بہت دور کی بات سمجھتے ہیں (٦) اور ہم قریب ہی ان کو بتا دیں گے (٧) جس دن آسمان ایسا ہو جائیگا

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْئَلُ

جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ (٨) اور پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو کر اڑتے ہوں گے (٩) اور کوئی دوست کسی دوست کا

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿١٠﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ

حال پوچھنے کو خالی نہ ہوگا (١٠) دوست اپنے دوست کو سامنے دیکھ کر بھی خیال نہ کریگا مجرم اس دن اس فکر میں ہوگا کہ عذاب

عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ

سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹے دے ڈالے (١١) اور اپنی گھر والی اور بھائی بند کو فدیہ میں دیکر چھوٹنے کی تمنا کریگا (١٢) اور اپنا گھرانہ جو اس کی پناہ کی

الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا

جگہ تھی وہ بھی دینے کو تیار ہو جائیگا (١٣) اور زمین کے خزانے اس کے پاس ہوں تو وہ بھی دینے کو تیار ہوگا کہ اسے نجات مل جاوے (١٤) نہیں بلکہ آگ اس کی کھال

لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ

ادھیڑ ڈالے گی (١٥) چہرے کو کھینچ کر بھون ڈالے گی۔ (١٦) جو منہ پھیر کر بھاگتا تھا اسے اپنی طرف کھینچ لے گی (١٧) مال جمع کیا اور گن گن

١١ اس دن جگری دوست
...ھو رہا ہوگا مگر نفس بچا لے گا
... اپنی سب کو پڑی ہوگی مجرم
...ا ہو جائیگا، اپنی اولاد فدیہ
... دینا چاہے گا، جبکہ اولاد اس
... ہاتھ سے نکل چکی ہوگی۔

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّىْ
کرنے والی موت ہی میرا خاتمہ کر ڈالتی۔ (۲۷) میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا (۲۸) میری بادشاہی اور میری حکومت
سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِىْ
سب برباد ہو گئی۔ (۲۹) اسے پکڑ لو، پھر اسکے گلے میں طوق ڈال دو (۳۰) پھر اسے جہنم کے بیچ لے جا کر جھونک دو (۳۱) پھر اسے ایسی
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
زنجیر میں باندھ کر گھسیٹتے ہی رہو جس کی لمبان ستر گز ہو گی۔ (۳۲) یہ سزا ہے اس کی کہ عظمت والے اللہ پر
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ
اس کا ایمان نہیں تھا۔ (۳۳) اور مسکین محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب بھی نہیں دیتا تھا۔ (۳۴) سو یہاں آج اس
لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾
کا کوئی دوست باقی نہ رہا۔ (۳۵) اور اس کو زخموں کے دھوون کا کھانا دیا جائے گا۔ (۳۶)
لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا
جس کو ایسے گنہگاروں کے سوا کوئی کھا نہیں سکتا۔ (۳۷) پس ان سب چیزوں کو قسم میں پیش کرتا ہوں جو تم کو دکھائی دیتی ہیں (۳۸) اور ان سب
لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
چیزوں کو بھی جو تم دیکھ نہیں سکتے (۳۹) یہ فرمان ایک عزت والے قاصد کا لایا ہوا ہے (۴۰) یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہو سکتا، تم کو اپنے
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾
ایمان کا بہت کم دھیان رہ گیا۔ (۴۱) اور نہ یہ کسی رمل والے جوگی کا قول ہے، نصیحت پر تم لوگ کم دھیان کرتے ہو (۴۲)
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ
یہ تو رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے (۴۳) اگر یہ ہم پر کوئی ایک بھی بناوٹی بات
الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾
کہہ دیتے۔ (۴۴) تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (۴۵) پھر تو ہم ان کی گردن کی رگ کاٹ ڈالتے (۴۶)
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
پھر تم میں سے کوئی ایک بھی آکر ان کو ہم سے بچا نہیں سکتا تھا۔ (۴۷) واقعی یہ قرآن تو پرہیزگاروں کے لئے
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ
خوب اچھی نصیحت ہے (۴۸) اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں سے کون کون اس قرآن کو جھٹلاتا ہے (۴۹) اور واقعی یہ قرآن کافروں کے لئے

منزل ۷

ف ۲۷ موت کو قصہ تمام کرنے والی سمجھتے تھے جبکہ حساب کتاب کا معاملہ موت کے بعد ایسا کچھ سامنے آیا کہ آخرت کے مقابلے میں موت کو آسان کہنے لگے جبکہ موت نے ہی ان کو حشر کے میدان میں لا کھڑا کیا جسے قصہ سمیٹنے والی سمجھتے تھے، وہ قصہ شروع کرانے والی نکلی۔

ف ۳۴ یعنی خود اگر بھوکے کو کسی وجہ سے کھلا نہ سکتا تو دوسروں کو تاکید ہی کرتا یا ابھارتا یا کسی کو آمادہ کرتا کہ کسی مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہ تو وہ کر سکتا تھا، لیکن اس نے یہ بھی نہ کیا۔

ع ۱ ۳۷ ۵

ف ۳۶ جہنم کے لوگوں کا لہو، پیپ اور رستے زخم، آدمی کے بدن کا جلتا ہوا، بدبودار گوشت اور اس کی سڑاند سے بنا ہوا کھانا جو زخموں کے دھوون کی شکل بن جائے گا، یہ جہنم کے لوگوں کی غذا ہو گی۔

ف ۴۶ تا ۴۸ یہ فرمایا اس لئے کہ قرآن میں کوئی ایک بات بھی بناوٹی نہیں، اور کوئی ایک بات بھی امین برحق نبی صادق رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل سے بنا کر نہیں کہی

منزل ۷

رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

نافرمانی کی، پھر تو اللہ نے ان سب کو ایسا جکڑا اور پکڑا کہ ان کا دم نکل گیا ⑩ جب پانی ابلنے لگا تھا تو ہم نے تم کو بہتی کشتی

فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

میں سوار کر لیا تھا۔ ⑪ ہم نے اس کشتی کو تمہارے لیے یادگار بنایا تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ⑫

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ

بس جب صور میں ایک بار پھونک دیا جائے گا۔ ⑬ زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی بار

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

میں ٹکرا کر توڑ پھوڑ ڈالا جائے گا ⑭ اس دن وہ واقعہ ہو جائے گا جسے ہونا ہی تھا ⑮

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى

اور اس دن آسمان پھٹ پڑے گا اور اس کی بندش کمزور ہو جائے گی ⑯ اور فرشتے اس کے کناروں سے ظاہر

أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾

ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ۔ ⑰

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ

اس دن تم سب کو پیش کیا جائے گا اور تم میں سے کوئی ایک بھی چھپ نہ سکے گا۔ ⑱ جس کو اس کا نامۂ عمل سیدھے ہاتھ میں دیا

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي

گیا، تو وہ خوش ہو کر دوسروں سے کہتا ہوگا کہ یہ لو میرا نامۂ عمل دیکھو پڑھو ⑲ میرا پکا خیال تھا کہ مجھے میرا

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

حساب ملنا ہے۔ ⑳ بس ایسا شخص دل پسند عیش میں ہوگا ㉑ اعلےٰ درجے کی شاندار جنتوں میں ㉒

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي

جس کے میوے پھل جھکے ہوئے رہیں گے ㉓ دنیا کے گزرے ہوئے دنوں میں اچھا عمل کر کے ساتھ لائے تھے اس کے بدلے میں اب جی بھر کر کھاؤ

الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ

پیو اور چین سے رہو۔ ㉔ اور جس کا نامۂ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو فوراً ایسا چیخ اٹھے گا کہ ہائے میری کم بختی کاش میرا

يٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا

نامۂ اعمال مجھے نہ ملتا ۔ ㉕ اور مجھے خود بھی پتہ نہ ہوتا کہ میرا حساب کہاں ہے کیا ہے ㉖ کاش وہ فیصلہ

ف ۱۲ یہ نوح علیہ السلام کی کشتی ہے، طوفان کے وقت اس پر سوار انسانوں کے چھوٹے سے قافلے کو بچایا گیا نہ ہوتا تو زمین پر آدمیت کا بیج نہ رہتا، جن کانوں نے یہ واقعہ سنا ہے انہیں اس نعمت کو بھولنا نہیں چاہیئے

ف ۱۴ معلوم ہوتا ہے کہ اوّل پہاڑوں کو جڑ سے الگ کر دیا جائے گا، اور سپاٹ زمین اور پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا کر چورا کر دیا جائے گا، یہ قیامت کا دن ہوگا۔

ف ۱۸ یعنی یہ نہ ہوگا کہ جو حاضر ہیں ان کا حساب لے لیا جائے گا اور جو حاضر نہ ہو سکے یا کہیں بھاگ گئے ہوں تو وہ چھوٹ گئے، بلکہ کوئی ایک بھی اس پیشی کے دن غیر حاضر نہ ہوگا سب کے سب اکٹھا کر لیے جائیں گے۔

ف ۲۶ جو آدمی اپنے بائیں ہاتھ میں اپنا نامۂ عمل پائے گا اس کی حالت بہت خراب ہوگی، اس کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش مجھے میرا کیا دھرا، اور میرا حساب کتاب کیا ہے کتنا ہے، یہ سب کچھ معلوم نہ ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

نعمت نے ان کو سہارا نہ دیا ہوتا تو چٹیل میدان میں بے سہارا پڑے رہتے۔ (۴۹)

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

بس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کا شمار بڑے نیک سیرت لوگوں میں ہے (۵۰) یہ کافر لوگ نصیحت کی بات سنتے ہیں تو آپ کو

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسا گھورتے ہیں کہ جیسے آنکھوں آنکھوں میں نگل جائیں گے، اور ناکام ہو کر کہتے ہیں کہ اجی یہ تو

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

دیوانے ہیں (۵۱) جب کہ یہ نصیحت نامہ تو سارے جہانوں کے لیے ہے (۵۲)

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الحاقۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کا نام لے کر شروع کرو جو نہایت مہربان اور بے حد رحیم ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

سچ سچ آنے والی (۱) کیا کچھ ہے وہ آنے والی (۲) اور تم کو کچھ معلوم ہے کہ وہ سچ سچ آنے والی کیا ہے (۳) ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ

والی کو جھٹلایا تھا (۴) ثمود والے تو سخت ہیبت ناک چیخ سے ہلاک کر ڈالے گئے (۵) اور جو عاد والے تھے وہ

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

بہت تیز گرج والی آندھی سے ہلاک کیے گئے (۶) اللہ نے سات راتیں اور آٹھ دن تک آندھی کو ان پر لگاتار

وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ

مسلط رکھ کر جڑ سے اکھاڑ ڈالا اس قوم کو اگر تم دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ پوری قوم ڈھا دی گئی جیسے کھجور کی کھوکھلی ڈالیاں

اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ

جھڑ کر گر پڑی ہوں۔ (۷) کیا تم کو اس قوم کا بچا ہوا کوئی آدمی کبھی دکھائی پڑا (۸) فرعون بھی آباد

فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ

آ کر چلا گیا، اس کے پہلے بھی بہت سی آبادیوں کو الٹ کر ہلاک کر دیا گیا جو سب کے سب خطا کار تھے۔ (۹) ان سب نے اپنے رسولوں کی

منزل ۷

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب اہل ایمان کو منع فرمایا ہے، جو لوگ قبروں کو سجدے کرتے ہیں وہ اپنا انجام سمجھ لیں

ف ۴۹ یہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں جن کو آیت نمبر ۴۸ میں صاحب الحوت کہا گیا ہے، قرآن مجید میں ایک جگہ یونس علیہ السلام کو ذالنون بھی کہا گیا ہے دریا میں ان کو مچھلی نگل گئی تھی، اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ - کی تسبیح پڑھتے رہے، نجات ملی تو دریا کنارے کھلے میدان میں مچھلی نے ڈال دیا، قصے کی تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل مقامات ملاحظہ فرمائیں۔

ع ۲ — منزل ۷ — ۱۹ — ۴ — ثمانیہ

سورہ (۱۰) یونس آیت ۹۸

سورہ (۳۷) الصّٰفّٰت آیت ۱۴۰ سے ۱۴۸

سورہ (۲۱) الانبیاء آیت ۸۷ اور ۸۸

ف ۷–۸ سات راتیں اور آٹھ دن آندھی مسلسل چلی اور پوری قوم کو درخت کی ڈالیوں کی طرح بنا دیا گیا۔ پھر اسی تیز آندھی نے اڑا کر ان سب کو سمندر میں ڈال دیا۔ اور ایسے بے نام و نشان ہوئے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی بھی باقی نہ رہا۔

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾

کیا انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ اسلام لانے والوں کو اور مجرموں کو درجے میں ہم برابر کر دیں گے ﴿٣٥﴾ یہ تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرنے لگے ہو۔ ﴿٣٦﴾

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ

کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جسے پڑھتے ہو۔ ﴿٣٧﴾ کیا تم کو یہاں سب کچھ تمہاری پسند کا مل جائے گا ﴿٣٨﴾ کیا ہمارے

لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا

ذمے تمہارے لئے کوئی ایسی قسم ہے کہ قیامت تک جو تم چاہو حاضر کر دیا جائے تم یہ کیسا فیصلہ کر

تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ

رہے ہو ﴿٣٩﴾ ان سے پوچھو کہ جو ایسے دعوے کی ذمہ داری لینے والا ہو اسے پیش کریں ﴿٤٠﴾ کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے شریک ان کی

فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن

ذمے داری لے سکتے ہیں، پھر اگر یہ اس میں سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ ﴿٤١﴾ جس دن ساق کی تجلی فرمائی جائے گی

سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً

اور سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی، لیکن وہ اس دن سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ﴿٤٢﴾ ان کی آنکھیں مارے

أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

خوف کے جھکی ہوں گی، اور ان پر ذلت چھائی ہو گی، ان کو دنیا میں اللہ کو سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی رہی اور یہ لوگ بدن کے لحاظ سے ٹھیک ٹھاک

وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ

ہونے کے باوجود بھی سجدہ نہیں کرتے تھے ﴿٤٣﴾ جو میری اس بات کو جھٹلا رہا ہے مجھے اور اس کو چھوڑ دو کہ میں خود ہی اس سے

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ

نپٹ لوں گا، ان کو پتہ نہیں چلے گا ایسے پیچھے سے ہم ان کو پکڑ لیں گے ﴿٤٤﴾ آج میں نے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے

كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾

مگر میری تدبیر بہت مضبوط ہے ﴿٤٥﴾ کیا آپ نے ان سے کچھ اجرت طلب کی ہے کہ بوجھ کے نیچے دب گئے ہوں۔ ﴿٤٦﴾

أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

کیا ان کے پاس غیب کی اطلاع ہے کہ اسے لکھ رکھا ہو۔ ﴿٤٧﴾ تم کو صبر کے ساتھ اپنے رب کا حکم آنے تک انتظار کرنا ہے۔

لَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَن

اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا کہ جب دعا میں ہم کو پکارا تو کچھ انتظار کے پہلے ہی وہ غم کا گھونٹ پی کر رہ گئے۔ ﴿٤٨﴾ اگر ان کے رب کی

منزل ٧

مع عند المتقدمین ۱۲ ۵

ف ٤٢ اس آیت میں ایک لفظ "ساق" متشابہ ہے جس کے معنی اللہ کے سوا کون جان سکتا ہے، عربی زبان میں ساق پنڈلی کو کہتے ہیں، پنڈلی جو کہ انسانی جسم کا وزن اٹھانے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے اسی طرح قیامت میں اللہ کی تجلیات کے مرکز سے جب پردہ اٹھایا جائے گا اور مالک حقیقی کا جلوہ اور اس کی تجلی کا ظہور ہوگا تو سب کو سجدہ کی دعوت دی جائے گی، اس وقت سچے دل سے صرف اللہ کو سجدہ کرنے والے اہل ایمان بڑا مرتبہ پائیں گے کہ ان کو آج اپنے حقیقی مالک کی جلوہ فرمائی پر سجدے کا شرف حاصل ہوا لیکن جو لوگ دنیا میں اللہ کو سجدہ نہیں کرتے تھے یا غیر اللہ کو سجدے کرتے تھے، وہ لاکھ چاہنے کے باوجود سجدہ نہیں کر سکیں گے، ایک حدیث شریف کا مضمون ہے کہ ان کے گھٹنے کمر کی ہڈی پسلی ایسی جام ہو جائے گی اور بدن کے جوڑ ایسے سخت ہو جائیں گے کہ سجدے میں گرنا جھکنا ان کیلئے ناممکن ہوگا، اور قیامت کے دن اس عزت اور شرف سے محروم ہوں گے جو آدم علیہ السلام کی مومن اولاد کو عطا فرمایا جائے گا، اللہ ہم سب کو مرتے دم تک اپنے لئے سجدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساق کی تجلی کے دن راضی ہو کر ہمارا سجدہ قبول فرمالے، ہر کوئی جان لے کہ سجدہ اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے اور غیر اللہ کے لئے سجدہ کرنا خاتم الانبیاء۔

وقف لازم

الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

پر ہم داغ دیں گے ﴿١٦﴾ دراصل ہم نے ان کو ایک امتحان میں ڈالا ہے جیسے کہ ہم نے ایک باغ والوں کو امتحان میں ڈالا تھا جب انہوں نے قسم کھا کر طے کر لیا

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ

تھا کہ صبح سویرے باغ کا میوہ کاٹ کر لے آئیں گے ﴿١٧﴾ اور انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ ﴿١٨﴾ بس وہ لوگ سو رہے تھے کہ تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا

طرف سے راتوں رات ایک آفت ان کے باغ پر پھیرا ڈال گئی ﴿١٩﴾ اور تمام باغ باغیچہ کٹ کٹا کر چورا چورا ہو گیا۔ ﴿٢٠﴾ ادھر یہ لوگ صبح

مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

ایک دوسرے کو آواز دینے لگے ﴿٢١﴾ یہ کہتے ہوئے کہ اگر اپنے کھیت باغیچے کے پھل توڑنا ہے تو تم کو بہت سویرے سویرے چلنا ہے۔ ﴿٢٢﴾

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

بس سب مل کر چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جا رہے تھے ﴿٢٣﴾ منہ اندھیرے یہ کہتے ہوئے چلے کہ آج تم پر کوئی محتاج مسکین آنے

مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

نہ پائے۔ ﴿٢٤﴾ باغ کاٹنے کی تیاری کیساتھ پہنچ گئے کہ گویا اس کھیت کا کاٹ لینا انکے بس کی بات ہو ﴿٢٥﴾ اپنے باغ کے قریب آئے تو دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم راستہ

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ

بھول گئے ہیں۔ ﴿٢٦﴾ نہیں نہیں بلکہ ہمارا نصیب پھوٹ گیا۔ ﴿٢٧﴾ ان میں سے ایک درمیانی آدمی نے کہا کہ میں نے تم کو کہا تھا کہ اللہ کا نام لیتے ہوئے

لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اسکی تسبیح بیان کرتے ہوئے کیوں نہیں چلتے ﴿٢٨﴾ پھر تو سب کے سب بولے کہ ہم اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں واقعی ہم ہی قصور وار تھے۔ ﴿٢٩﴾

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا

پھر ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے۔ ﴿٣٠﴾ پھر سب بولے کہ اصل یہ ہے کہ ہم بہت باتیں

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

بناتے تھے جس کا نتیجہ سامنے آگیا ﴿٣١﴾ امید ہے کہ ہمارا رب اس کے بدلے اس سے بھی بہتر ہم کو عطا فرمائے گا، ہم تو بس اپنے رب سے آس

رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

لگائے رہیں گے ﴿٣٢﴾ دنیا کا نقصان یوں ہوتا ہے، کاش لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آخرت کا عذاب اس سے

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾

بھی بڑا ہے ﴿٣٣﴾ پرہیزگار لوگ اپنے رب کے حضور پہنچ کر یقیناً نعمت والی جنتوں میں ہوں گے۔ ﴿٣٤﴾

منزل ۷

ف ١٦ یعنی اپنی ناک اونچی لیے پھرتا ہے اسی پر داغ لگائیں گے۔

ف ٢٨ یہ قصہ ہے ایک باغ والوں کا باپ نیک تھا، فصل کاٹتا تب اللہ کا حق بھی ادا کرتا یعنی مسکینوں محتاجوں کو دیتا خاندان اچھا خوش حال دیندار تھا، جب یہ نیک آدمی مر گیا تو پیچھے اس کے بیٹوں کو خیال ہوا کہ اپنی کڑی محنت کی پیداوار میں مسکین محتاجوں کو کیوں دینا چاہیے، چھپ کر خاموشی سے منہ اندھیرے کھیت کاٹ کر تمام پیداوار گھر لے آنے کا فیصلہ کیا، اور جاتے وقت انشاء اللہ بھی نہ کہا، ان میں ایک منجھلا بھائی تھا، اس نے چلتے وقت بھائیوں سے کہا بھی انشاء اللہ کہہ لو اللہ کی پاکی بیان کرتے چلو، مگر کسی نے اس کی بات پر دھیان نہ دیا ادھر ان کے پہنچنے سے پہلے باغ اجڑ گیا پوری فصل پر عذاب کا گھیرا پڑ گیا، ان کو خیال ہوا کہ راستہ بھول کر اندھیرے میں کہیں اور آ گئے ہیں، ہمارا کھیت باغ تو ایسا نہیں تھا، پھر معلوم ہوا کہ جگہ تو وہی ہے مگر قسمت پھوٹ گئی اور اپنی محنت اور پونجی سے محروم ہوئے یہ قصہ سب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی نعمت پر اللہ کا نام لیں اپنی بڑائی نہ کریں اور اللہ جو رزق عطا فرمائے اس میں اللہ کا حق مان کر محتاجوں کو بھی دیتے رہیں،

نصف الحزب

ع ١ ٣٣ ٢

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

کھلی ہوئی گمراہی میں کون تھا۔ ﴿۲۹﴾ آپ کہو کہ بھلا بتادو کہ تمہارا پانی سوکھ جائے تو وہ کون ہے جو تم کو صاف ستھرا پانی

يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

لاکر دے سکتا ہے۔ ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورة القلم مکیۃ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھو اللہ کا نام لے کر جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

نونٓ کی گواہی اور قلم کی قسم ہے، جس سے لکھنے والے لکھے جارہے ہیں ﴿۱﴾ آپ پر تو آپ کے رب کی نعمت ہے آپ کبھی دیوانے نہیں ہوسکتے ﴿۲﴾

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ﴿۳﴾ اور آپ تو اخلاق کے عظیم مرتبے پر ہو۔ ﴿۴﴾

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

بس اب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔ ﴿۵﴾ کہ تم میں سے فتنہ برپا کرنیوالا دیوانہ کون ہے ﴿۶﴾ تمہارا رب اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ

کے راستے سے بھٹک گیا ہے اور جو لوگ ہدایت پر چل رہے ہیں، ان کو بھی خوب جانتا ہے۔ ﴿۷﴾ جھٹلانے والوں کے

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ

کہنے میں نہ آو ﴿۸﴾ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم تھک کر ڈھیلے پڑو، تو وہ بھی نرم پڑجائیں ﴿۹﴾ بہت قسمیں کھانے والے رسوا آدمی

حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

کی بات میں نہ آو ﴿۱۰﴾ جو چغلی کرتا ہے اور ادھر ادھر کی لگاتے پھرتا ہے ﴿۱۱﴾ نیکی سے روکنے والے زیادتی کرنے والے پاپی کے

اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

فریب سے بچو ﴿۱۲﴾ جو بہت اُجڈ گنوار اور اسی کے بعد بد اصل ہے ﴿۱۳﴾ بس اس کے پاس کچھ مال اور بیٹے ہیں اسی پر اکڑتا ہے۔ ﴿۱۴﴾

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

جب ہماری آیات اس پر پڑھی جاتی ہیں تو کہتا پھرتا ہے کہ یہ سب اگلوں کے قصّے کے سوا کچھ نہیں۔ ﴿۱۵﴾ بس بہت جلد اس کی سونڈھ

منزل ۷

ف ۳۰ صرف پانی خشک ہوجائے یا زمین پانی کو نگل جائے اور بارش بند ہو تو پانی تم کو کون دے سکتا ہے مارے پیاس کے تڑپ تڑپ کے بے موت مرو گے لیکن سمجھتے نہیں جو صرف پانی نہیں دے سکتے ان کی بندگی پر تم کو ضد اور اصرار ہے اور سچے مالک کی بندگی سے منہ پھیرتے ہو ناقدرے کہیں کے۔

ع ۲ (۱۶) ۲

ف ۱ نون ایک حرف ہے، قلم ایک ربّانی عطیہ ہے جو صرف انسان کو دیا گیا ہے اور لکھنے والے بھی انسانوں میں ہوتے ہیں، زمین پر بسنے والے کسی اور جاندار کو یہ فضیلت حاصل نہیں آدمی کو اللہ نے حروف سے لکھنا بولنا سکھایا حروف سے الفاظ بنتے ہیں، آدمی اسے زبان سے بولتا ہے اور قلم سے لکھتا ہے، حروف کی آواز کی ادائیگی میں انسان کو اس کے ہونٹ، زبان منھ کا اندرونی حصّہ اور حلق وغیرہ ساتھ دیتے ہیں، یہ معاملہ کسی غیر انسان کے ساتھ نہیں ہوتا انسان نے زمین پر جو کچھ بولا اور لکھا ہے اور ابھی بھی بولتے لکھتے جا رہا ہے کہ روز آنہ لاکھوں ٹن کاغذ لکھنے میں استعمال کر رہا ہے اس میں کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے اس کا حساب لیا جانا یقینی ہے اسی لئے حرفِ ن، قلم۔ اور سطر سے لکھاوٹ لکھے جانے کی شہادت پیش کی گئی۔

بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ

دیکھتا ہے ﴿۱۹﴾ بھلا تمہارے پاس وہ کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا ایسا کوئی لشکر نہیں

الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ

ہے کافروں کو صرف دھوکہ ہی دھوکہ ہے ۔ ﴿۲۰﴾ اگر اللہ تمہاری روزی رزق بند کر دے تو وہ کون ہے جو تم

إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا

کو کھانا پینا دے گا بلکہ یہ لوگ نفرت اور مخالفت میں اڑے بیٹھے ہیں ۔ ﴿۲۱﴾ بھلا بتاؤ کہ ایک شخص جو اپنے منھ

عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾

کے بل اوندھا چلتا ہے اس کی راہ ٹھیک ہے یا اس کی جو سیدھے راستے پر برابر سیدھا چلا جا رہا ہے ﴿۲۲﴾

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ

آپ کہہ دو کہ اسی نے تم کو پیدا فرمایا ہے اور تم کو کان آنکھ اور دل عطا فرمائے، پھر بھی تم نے

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَ

اللہ کا بہت کم شکر مانا ۔ ﴿۲۳﴾ کہدو وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور ایک دن

إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

اسی کے پاس جمع کر کے لائے جاؤ گے ﴿۲۴﴾ تب کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہو گا ۔ ﴿۲۵﴾

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

آپ کہدو کہ ہو گا ضرور مگر کب پورا ہو گا اس کا علم صرف اللہ کو ہے میں تو صرف تم کو صاف صاف اطلاع دینے والا ہوں ﴿۲۶﴾ جب اسے وہ قریب

زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم

آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کی صورتیں بگڑ جائیں گی اور کہا جائے گا کہ لو جس کی تم کو بہت طلب تھی، وہ دن آخر تم پر

بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ

آ گیا ہے ۔ ﴿۲۷﴾ آپ کہدو کہ اچھا اس پر غور کرو کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرما دے

رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ

مگر یہ تو بتاؤ کہ کافروں پر دردناک عذاب آ پڑا تو ان کو سہارا دینے کو کون آ سکتا ہے ۔ ﴿۲۸﴾ آپ کہدو کہ وہی

الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي

رحمٰن ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں، اور اسی پر ہم نے بھروسہ کر لیا ہے، بہت جلد تم کو معلوم ہو کر رہے گا کہ

ف ۲۸ ہم کو اللہ چاہے مار ڈالے یا رحم فرمائے ہم تو اسی کے بھروسے پر ہیں، لیکن تم سوچ لو کہ عذاب آ پڑا تو تمہیں کون پناہ دے سکتا ہے ۔

نَذِيرٌ ۝٨ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

آیا تھا ؟ (۸) جواب میں وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں، ڈرانے والے تو آئے تھے مگر ہم نے ان کی اطلاع کو جھٹلایا اور ہم نے ان سے کہا تھا کہ اللہ نے ایسی کوئی

اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝٩ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

اطلاع نہیں اتاری، کچھ نہیں تم خود ہی بڑی گمراہی میں پڑ گئے ہو (۹) مارے افسوس کے اقرار کریں گے کہ

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ

کاش ہم نے ان کا پیغام ٹھیک سے سنا ہوتا اور سمجھا ہوتا تو آج آگ میں رہنے والوں کے ساتھ ہمیں نہ آنا پڑتا (۱۰) وہاں پر وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے

فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝١١ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

بس آگ میں جانے والوں پر لعنت کی پھٹکار ہے ۔ (۱۱) یقیناً جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈر گئے تھے ان کے لئے مغفرت

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝١٢ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ

اور بہت ہی بڑا اجر ہے ۔ (۱۲) چاہے تم اپنی بات چھپا کر کہو یا ظاہر کر دو ہر حال میں وہ تو

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝١٣ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ

سینے کے چھپے بھید بھی جانتا ہے ۔ (۱۳) کیا جس نے پیدا کیا وہ نہ جانے گا وہ تو بڑا ہی باریک بین اور خبر

الْخَبِيرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا

رکھنے والا ہے (۱۴) وہی ہے جس نے زمین کو نرم کر کے تمہارے کام میں لگا دیا تاکہ اس کے راستوں میں چل پھر سکو اور اس کے دیے ہوئے رزق میں سے

وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝١٥ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن

کھا سکو، اور یاد رکھنا کہ اسی کے پاس لوٹ کر تم کو جانا ہے ۔ (۱۵) کیا تم آسمان والے سے بے خوف ہو گئے کہیں وہ تم کو زمین

يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝١٦ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ

میں دھنسا دے، اور زمین اگر اچانک کپکپانے لگے تو تمہارا کیا حال بنے گا (۱۶) کیا تم اس آسمان والے سے بے خوف ہو گئے کہ اگر وہ تم پر

أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝١٧ وَلَقَدْ

پتھروں کی بارش کرے تو تمہارا کیا حال بنے گا، پھر تم کو جلد ہی معلوم ہو جاوے کہ میری سزا کیسی رہی (۱۷) ان سے پہلے کے لوگ

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝١٨ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

بھی ہماری بات کو جھٹلا چکے تھے ان کو پتہ لگ گیا کہ میری ناراضگی کا کیا نتیجہ نکلا ۔ (۱۸) کیا انہوں نے اوپر اڑتے پرندوں کو نہیں دیکھا

فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

جو کبھی قطار باندھ کر بھی اڑتے ہیں پروں کو کھولتے اور سکیڑتے بھی ہیں، رحمٰن کے سوا ان کو کوئی تھام نہیں سکتا ہے بے شک وہ ہر چیز کو خوب

ف ۱۵-۱۶ زمین میں نرمی اور سہولت رکھی تاکہ آدمی اس میں جوتنا بونا کر سکے، اور راستے بنا سکے اور اللہ کا دیا رزق اسی میں اگتا ہے اگر زمین میں یہ سہولت اور نرمی نہ رکھی گئی ہوتی تو آدمی یہاں کچھ بھی پا نہ سکتا تھا اور کچھ کھا نہ سکتا تھا، اور اگر زمین کو دلدل یا دھنسن جیسی بناتا یا وہ تھرتھراتی رہتی تو انسان کا کنبہ یہاں ٹھہر نہیں سکتا تھا، پھر اس اللہ سے آدمی بھلا کیسے بے خوف رہ سکتا ہے، جس کی یہ شان ہو کہ ہماری سب ضرورتوں کا خیال فرمایا ۔

ع ۱ / ۱۴ / ۱

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

منزل ٧

الجزء التاسع والعشرون ٢٩

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۃ الملک مکہ شریف میں نازل ہوئی ۔ اس میں تیس آیات اور دو رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدا اللہ کے نام سے کرو جو رحمٰن ہے رحیم ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ١

بڑی برکت والا ہے جس کے ہاتھ تمام بادشاہت ہے ، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ١

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمادیا تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ٢ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

ہیں اور وہ بڑا غالب بخشنے والا ہے ٢ جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ

رحمٰن کی بنائی چیز میں تم کوئی تفاوت نہ دیکھو گے نگاہ دوڑا کر دیکھو، کیا تم کو کوئی

تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

شگاف نظر آتا ہے ۔ ٣ پھر دوسری بار نگاہ ڈالو، تمہاری نگاہ ناکام ہو کر تھکی ہوئی تمہاری

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

طرف لوٹ آوے گی ۔ ٤ ہم نے دنیا والے آسمان کو چراغوں سے زینت دی اور

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ٥

وہاں سے شیطانوں پر پتھراؤ کا انتظام رکھا اور ہم نے ان کے لئے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ٥

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٦

اور جس کسی نے بھی اپنے رب کا انکار کیا اس کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور یہ بڑی بھیانک جگہ ہے ۔ ٦

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ ٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ

جب اس میں ڈالے جائیں گے، تو اس کے دہاڑنے سے زور شور کی آوازیں سنیں گے کہ بہت جوش مارتی ہوگی ۔ ٧ ان کو ایسا لگے گا مارے جوش کے جہنم

مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

پھٹ پڑے گی جب بھی کوئی فوج اس میں ڈالی جائے گی، تو جہنم کے افسران ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس اس عذاب سے ڈرانے والا کوئی نہیں

٢ موت نہ ہوتی آدمی اللہ سے ڈرتا کیوں، اور زندگی نہ ہوتی امتحان کیسے ہوتا ۔

الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

اللہ اپنے نبیؐ کو اور ان کے ایمان والے ساتھیوں کو شرمندہ نہ ہونے دے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی جانب

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

چل رہا ہوگا یہ لوگ دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے مکمل بنائے رکھ

وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ

اور ہماری مغفرت فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ⑧ اے نبیؐ جہاد کرو کافروں

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ

سے اور منافقوں سے اور اب ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ بہت بری

الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ

جگہ ہے۔ ⑨ کافروں کے لئے اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے، نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی یہ دونوں ہمارے

امْرَاَتَ لُوْطٍ ۗ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

نیک بندوں کے ماتحت تھیں دونوں نے اپنے اپنے شوہر کی خیانت کی، تب اللہ کے مقابلے میں ہمارے یہ دو نیک بندے اپنی

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ

عورتوں کو کچھ بھی کام نہ آسکے، اور فرمان جاری کر دیا گیا کہ جیسے اور لوگ آگ میں داخل ہو رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی

مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

آگ میں داخل ہو جاؤ۔ ⑩ ف ایمان والوں کے لئے اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بیوی کی، جب

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِىْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَنَجِّنِىْ

اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے، اور فرعون اور اس

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ

کے کرتوت سے مجھے نجات دے، اور ظالم قوم سے مجھے چھٹکارا عطا فرما۔ ⑪ دوسری مثال

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

عمران کی بیٹی مریمؑ کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی مریم اپنے رب کے فرمان کو سچا

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾

جانتی رہی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی تھی اور بہت فرماں بردار عبادت گزار تھی۔ ⑫

ف ١٠ اس آیت سے ان
بے عمل اور ایمان سے غافل
لوگوں کو عبرت حاصل کرنی
چاہیئے، جو اپنے بزرگوں سے
خالی نسبت اور کھوکھلی عقیدت
رکھ کر یہ امید لئے جی رہے ہیں
کہ ان کا کام بن جائے گا، ایمان
اور عمل نیک سے دور بیوی کو
اس کا شوہر نبی ہو تب بھی کام
نہ آوے تو کسی دوسرے کی کیا
حیثیت ہے۔

رکوع لازم

٢ ع ٥ ٢

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

کیا، اور اس واقعے کے کچھ پہلو نظر انداز کر گئے، جب نبیؐ نے اس بیوی صاحبہ کو بتایا کہ تم نے ہماری چپکے سے کہی ہوئی بات کا تذکرہ کر دیا، تب

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى

وہ بیوی صاحبہ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے، نبیؐ نے کہا کہ مجھے اس بڑے خبر رکھنے والے نے بتا دیا ۔ ③ اگر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تم دونوں

اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اپنی کہی سنی بات پر توبہ کرو تو تمہارے دل اللہ کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اگر نبیؐ کی کسی بات پر تم نے جتھا بندی کی تو یاد رکھو کہ بس بے شک اللہ

مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اپنے نبی کا کارساز ہے اور جبریل ان کے رفیق ہیں اور تمام نیک ایمان والے ان کے خیر خواہ ہیں اور اس کے علاوہ فرشتے بھی نبیؐ کے ہم دم اور رفیق

ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا

ہیں ۔ ④ اگر نبیؐ تم کو رخصت کر دیں تو ان کا رب تمہاری جگہ پر ان کو تم سے اچھی بیویاں عطا فرما سکتا ہے، فرمانبردار

مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں عبادت گزار، روزہ دار، بیوہ بھی اور

ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ

کنواریاں بھی ۔ ⑤ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچانے کی فکر کرو

نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس آگ پر ایسے سنگین اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم کی

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ يٰٓاَيُّهَا

نافرمانی نہیں کرتے، اور ان کو جو کام دیا گیا ہے، اس کو برابر کرتے ہیں ۔ ⑥ اے انکاری

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾

نافرمان لوگو، آج اب کوئی عذر بہانہ پیش نہ کرو، تم کو وہی بدلہ دیا جائے گا، جو تم کرتے تھے ۔ ⑦

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ

اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کر کے پلٹ آؤ، توبہ میں تمہاری خیر خواہی ہے، بہت جلد اللہ تمہارے گناہ دور

اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

فرما دے گا، اور تم کو داخل فرمائے گا جنتوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، یہ وہ دن ہو گا جب

منزل

ف ٣ معلوم ہوتا ہے کہ شافع محشر نبیِ رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھریلو معاملہ ہوگا تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو نہ کہتے ہوئے کسی ایک بیوی صاحبہ کو چپکے سے کوئی بات فرمائی اور دوسری زوجہ کو خبر دینے سے منع کیا لیکن یہ بات چرچے میں آئی اور دوسری اُمّ المومنین رضی اللہ عنہن کو معلوم ہوگیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بتا دیا کہ آپ نے جو بات چپکے سے کہی تھی وہ اس بیوی صاحبہ نے دوسری ازواجِ مطہرات رضؓ کو سنا دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت میں ان بیوی صاحبہ سے دریافت فرمایا اور ان کی دل شکنی نہ ہو اس لیے کچھ پہلو نظر انداز فرمایا، بس اس کے آگے ہم کو اللہ نے زیادہ تفصیل نہیں بتائی تو ہم کو اس کرید میں نہ پڑنا چاہیے کہ وہ کیا بات رہی ہوگی، مفسرین نے اس میں بہت سی تفصیلات لکھی ہیں جو دیکھنا چاہے دیکھ لے، البتہ اس آیت نے یہ فیصلہ کر دیا کہ کسی بھی معتبر سے معتبر کو بھی کوئی بات چپکے سے بتا کر یہ تقاضا کیا جائے کہ دیکھو کسی سے مت کہنا لیکن کتنی ہی بڑی سطح کی بات ہو راز کی بات راز میں رکھنا شاید انسان کے بس میں نہیں، دوسرے سے کہہ کر ہی چین لیتا ہے۔ شاید انسانی فطرت میں یہ تقاضا ہو کہ دل کی بات دل میں نہ رکھ سکے تب بھی تعجب نہیں۔

ع ١ ٧ ١٩

الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَسُولًا

کا تقویٰ اختیار کرو کہ اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نامہ اتارا ہے ⑩ ایک ایسا رسول بھیجا

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

جو تم پر اللہ کے احکامات صاف صاف پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اندھیاریوں سے نکال کر

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ

نور کی طرف لے آئے، اور جو شخص بھی اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ اس کو ایسی جنتوں میں ہمیشہ کے لئے داخل

صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

فرما دے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور سدا سدا کے لئے وہاں رہیں گے، اور اللہ نے ان کو یہ رزق بہت

أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ

خوب عطا فرما دیا۔ ⑪ اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ان ہی کی مثال

مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

زمینیں بھی، ان سب کے درمیان اللہ کا حکم اترتے رہتا ہے، اب تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

چیز کر سکتا ہے، اور اللہ نے ہر چیز پر اپنے علم کا گھیرا ڈال رکھا ہے، ⑫

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ تحریم مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں اللہ کا نام لے کر جو بخشش فرمانے والا رحم والا ہے — اس میں بارہ آیات اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ

اے نبی ؐ آپ نے اپنے لئے اس چیز پر کیوں روک لگا دی جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے آپ اپنی بیویوں کا دل خوش کرنا چاہتے تھے، اللہ بڑا

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ

ہی غفور اور رحیم ہے ① اللہ نے کفارہ ادا کرنے پر تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کھول دینا ضروری قرار دیا ہے تمہارے سب کاموں کو ٹھیک

وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ

رکھ پر اللہ درست فرما دینے والا ہے اور بہت علم والا اور بڑا دانش مند ہے۔ ② اور جب نبی ؐ نے اپنی بعض ازواج سے چھپا کر کسی بیوی کو ایک بات

بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

چپکے سے بتائی پھر جب اس بیوی نے اس کا تذکرہ دوسری زوجہ محترمہ سے کر دیا اور اللہ نے اس کی خبر نبی ؐ پر ظاہر فرما دی، نبی ؐ نے اس میں کچھ بات کا چرچا

ف ١٢ اس آیت میں اشارہ ہے سات زمینوں کا اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی تفصیل کیا کچھ ہوگی، علماء ربانی کی اکثریت اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ جس طرح سات آسمان ہیں اسی طرح اوپر تلے یا آزو بازو سات زمینیں ہو سکتی ہیں، ہر زمین پر آسمان اللہ کے حکم میں جکڑے ہوئے ہیں، سب جگہ کا انتظام اسی کے امر کے ماتحت چلتا ہے، جس طرح سب آسمانوں میں اللہ کا امر نازل ہوتا ہے، تمام زمینوں میں بھی اللہ کا حکم جاری ہے۔

ف ١ رسول عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج رضی اللہ عنہن کی خاطر ایک حرم میں شہد نوش فرمانا موقوف کیا اور اس معاملے کو راز میں رکھنے کی ہدایت فرمائی کہ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اس کی اطلاع نہ دی جائے اس پر یہ آیات نازل فرمائی گئیں

ف ٢ کسی جائز چیز کو اپنے آپ پر قسم کے ذریعے روک لگا دینے پر اس قسم کو توڑنے کے لئے یہ طریقہ بتایا کہ دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر ایسا کھانا کھلانا جو تم اپنے گھروں میں درمیانی درجے کا کھاتے ہو، یا دس مسکینوں کو بدن ٹھیک سے ڈھک جاوے اتنے کپڑے پہنا دیوے، یا ایک غلام آزاد کرنا یا آخر میں یہ سب کچھ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے رکھ لے۔

ع ١٤ — عند المتقدمین ١٢ — ع ٢ ٥ ١٨

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللہ اس کے کام آسان کر دیتا ہے ④ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل فرمایا ہے جو اللہ سے ڈر کر کام کرے گا

اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ
اللہ اس کی برائیاں دُور فرما دے گا، اور اسے بڑا اچھا اجر عطا فرمائے گا ⑤ طلاق دی ہوئی عورتوں کو رہائش

حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دو، اور ان کو نقصان پہنچا کر تنگ کرنا چھوڑ دو، اور وہ حاملہ ہوں تو جب تک وہ

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
حمل نہ جن دیں ان پر خرچ کرو، اگر وہ تمہارے کہنے پر تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو اس کی اجرت ادا کرو۔

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا
آپس میں بھلے طریقے سے مشورے سے کام طے کر دو، اور اگر آپس میں تمہاری ان بن ہو تو

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ﴿٦﴾
جھگڑا نہ کرو بچے کو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے۔ ⑥

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
گنجائش والے نے اپنی حیثیت کے مطابق خرچ دینا چاہیے، اور جس کسی کو بھی تلی روزی ملتی ہو تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے

فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ
اس کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اللہ نے کسی نفس کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس سے زیادہ بوجھ اس پر ڈالنا پسند نہیں فرماتا

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ
اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔ ⑦ اور کتنی ہی آبادیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم کو نہ مانا

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا
اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کا بہت سخت حساب لیا، اور ہم نے ان کو ایسا عذاب دیا جو انہوں نے کبھی دیکھا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
سنا نہیں تھا۔ ⑧ اپنے کالے کرتوت کا مزہ انہوں نے خوب چکھا اور ان کے سب کاموں کا انجام نقصان کے سوا ان کے ہاتھ

خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى
کچھ نہ آیا۔ ⑨ اللہ نے ان کے لیے بہت سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، تو اے سمجھدار لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ

عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے، نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے، یہ نکلنا بے حیائی ہے اس واسطے فرمایا کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جاوے اللہ یہ نیا کام نکالے

ف۲ معلوم ہوا کہ طلاقِ رجعی یہ رکھنا ہو رکھے، نہ رکھنا ہو عورت کو تنگ نہ کرے، عزت کے ساتھ رخصت کر دے، یہ بھی معلوم ہوا کہ رجوع یا طلاق پر دو آدمی جو عادل منصف معتبر مسلمان ہوں گواہ کر لے تاکہ لوگوں میں غلط فہمی نہ ہو، یہ شہادت اللہ کے لیے قائم کی جائے مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ کے حکموں کو سمجھ لے اور مان کر دے اس کے مطابق عمل کرے تاکہ طلاق کی تعداد بڑھنے نہ پائے، طلاق دینا حدیث شریف میں ناپسند فرمایا گیا ہے، اور اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا، لیکن حالات کے تقاضے ایسے ہوں کہ اب گھر سنسار چل ہی نہیں سکتا تو شریفانہ طریقے سے جدائی کا علاج طلاق رکھا کہ اُمت میں خاندانی بگاڑ نہ رہے۔

ع ۱ ۷ ۱۷

ف۴ بڑی عمر کی عورت کو ایام ماہواری آنا بند ہوں یا کسی عورت کو سرے سے حیض ہی نہ آتا ہو تو انکی عدت تین مہینے ہوگی، اور جو عورت حاملہ ہو تو زچگی ہونے پر اس کی عدت فوراً پوری ہو جائے گی، کسی خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن قرآن شریف میں بتائی گئی ہے۔

ف۶-۷ عدت گزارنے میں رہائش اور خرچ مرد کی حیثیت کا لحاظ کر کے عورت کو دیا جانا چاہیئے، مالدار نے اس کی گنجائش کہ طلاق اور غریب نے اس کی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے خرچ دینا ہے عدت تک مکان دینا ضروری ہے چاہے عورت حاملہ نہ ہو تب بھی۔

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا
اللہ سے ڈرتے رہو وہی تمہارا رب ہے نہ تم ہی ان کو ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ
يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ
خود ہی نکل جائیں ہاں مگر جب کوئی کھلی ہوئی بے حیائی کا کام کریں یاد رکھو، یہ اللہ کی حدیں ہیں
اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي
اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا تم کو نہیں معلوم کہ
لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ① فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی راہ نکال دے۔ ① بس جب وہ اپنی میعاد کو پہنچ جائیں تو ان کو
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ
بھلے طریقے سے رکھنا ہو تو رکھو یا بھلے طریقے سے چھوڑ دو اور اس کارروائی پر تم میں سے دو انصاف پسند آدمیوں
عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ
کو گواہ کر لو اور یہ گواہی اللہ واسطے قائم رکھو جسکی تم میں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے،
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، جو اللہ سے ڈر کر کام کرے تو اللہ اس کے لئے نجات کا راستہ نکال
مَخْرَجًا ② وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ
دے گا۔ ② اور ایسے شخص کو اللہ وہاں سے روزی پہنچاتا ہے، جہاں سے رزق ملنے کا آدمی کو گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی
عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ
بھی اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کو کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر
شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ
فرما دیا ہے۔ ③ اور تمہاری عورتوں میں جن کو حیض کی امید نہیں رہی، اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی
ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ
عدت تین مہینے ہے اور ان کی مدت بھی تین مہینے ہو گی جن کو ابھی حیض نہیں آیا اور حمل والی
الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ
عورتوں کی میعاد کا وقت یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں اور جو کوئی بھی اللہ سے ڈر کر زندگی گزار دے تو

ف ١ اس آیت میں یہ حکم
معلوم ہوتا ہے کہ طلاق پر عدت
کی گنتی کرنی چاہیئے، طلاق یا
انے یا شوہر کے انتقال کے بعد
یک مدت تک دوسرے نکاح سے
عورت کے رکے رہنے کو "عدت"
کہتے ہیں، عدت کی میعاد تین
حیض ہے جیسا کہ سورۂ بقرہ آیت
٢٢٨ میں آیا ہے اور جس عورت
حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت
ن مہینے ہیں اور جس عورت کو
ل ہو تو اس کی عدت وضع حمل
ک ہے۔
طلاق کے مسائل طلاق دینے
مرد اور طلاق پانے والی عورت
حالات کے لحاظ سے الگ الگ تفصیلی
کام کی صورت میں سامنے آتے ہیں
لئے ایک ساتھ تین طلاق نہیں
چاہیئے، جبکہ ایک طلاق رجعی
ٹھہر کر حالات کا انتظار کرنا چاہیئے
بگاڑ دور ہو جائے اور صلح
ل نکلے تو ایک طلاقِ رجعی میں
ت گزرنے کے اندر اندر طلاق
لینے کا حق مرد کو باقی رہتا ہے
یت کی تفسیر میں قرآن، احادیث
اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
تعات کی روشنی میں علماء کرام
ت سے مسائل بیان کئے ہیں
ے جیسا معاملہ ہو، علماء کرام
ف رجوع کر کے مسئلہ معلوم
چاہیئے، ایک ممتاز عالم ربانی
مولانا شاہ عبد القادر صاحب
دہلوی نے اس آیت کی شرح
چھ لکھا ہے ہم اسے یہاں نقل
ہیں۔
طلاق دو عدت پر، عدت
ن ہیں، حیض سے پہلے دو کو
یض گنتی میں آوے اور اس
زدیکی نہ کی ہو اور جس جگہ وہ

يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا

کو ہدایت فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ ﴿۱۱﴾ کہنا مانتے رہو

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا پھر اگر تم نے منہ پھیر لیا تو سن رکھو کہ ہمارے رسولؐ کے ذمے ہماری بات کو صاف صاف پہنچا

الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

دینا ہے ﴿۱۲﴾ سن رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ ﴿۱۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولادوں میں کچھ ایسے ہیں کہ تم سے دشمنی رکھتے ہیں تم ان سے بچتے رہو اور اگر معاف

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کردو، اور درگزر کردو اور بخش دو تو بے شک اللہ بھی بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

ہے۔ ﴿۱۴﴾ تمہارا مال اور اولاد سب آزمائش اور امتحان کے لیے ہے اس امتحان میں جو کامیاب ہوا تو اللہ کے یہاں اس کو بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا

اجر ہے ﴿۱۵﴾ جتنا ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اس کے حکموں کو سنو اور مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اسی

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

میں تمہارے لیے خیر ہے اور جو کوئی اپنے جی کی لالچ سے بچ گیا تو بس ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں ﴿۱۶﴾

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو اللہ تم کو دگنا عطا فرمائے گا اور تمہاری مغفرت فرما دے گا اللہ بہت ہی قدردان اور بہت ہی برداشت

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

کرنے والا ہے۔ ﴿۱۷﴾ چھپے کھلے کا جاننے والا بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ ﴿۱۸﴾

ع ۲ ‍ ۸ ‍ ۱۶

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الطلاق مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی نام اللہ کا لے کر شروع کرو جو رحمٰن ہے اور رحیم ہے اس میں بارہ آیات اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبیؐ! کہہ دو کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو خیال رکھو کہ طلاق ان کی عدت پر دینا، اور عدت کی گنتی کرو۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ
تم سے پہلے جو لوگ کافر ہو کر مر چکے تھے کیا ان کے حال کی خبر تم تک نہیں پہنچی انہوں نے اپنے کرتوت کا وبال چکھ لیا، آگے
أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ
اور بھی بہت دکھ دینے والا عذاب ان کو ہوگا۔ ⑤ یہ سزا ان کو اسی لئے دی گئی کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں
رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا
لے کر آئے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا آدمی لوگ ہم کو ہدایت پر چلانے آئے ہیں؟ یہ کہہ کر انکار کر دیا اور مانے نہیں اللہ نے ان کی کچھ پرواہ نہ کی اللہ
وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن
تو غنی ہے اسے کسی کی کچھ بھی حاجت نہیں وہ آپ ہی تعریف کا مستحق ہے۔ ⑥ جو کافر ہیں وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کو زندہ نہیں
لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ
کیا جائیگا آپ فرما دو کیوں نہیں، میرے رب کی قسم تم کو ضرور زندہ کرکے اٹھایا جائیگا، پھر تم کو تمہارے ایک ایک عمل کی خبر دی جائے گی، اور یہ
وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي
سب کچھ اللہ کے لئے آسان ہے ⑦ ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر ایمان لے آؤ، جو ہم
أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ
نے نازل فرمایا ہے، تمہارے سب کاموں کی اللہ کو خبر ہے ⑧ جمع ہونے کا ایک دن آنے والا ہے اس دن وہ تم سب کو جمع
ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ
کرے گا یہ دن ہار جیت کا دن ہوگا جو شخص بھی اللہ پر ایمان لایا ہوگا اور نیک عمل بھی کرکے آیا ہوگا، تو اللہ اس کی برائیاں دور فرما دے گا اور
عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اس کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوں گے سدا سدا کے لئے وہاں
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
رہیں گے اور یہ بڑی زبردست کامیابی ہے۔ ⑨ جو لوگ کفر کرتے کرتے مر گئے، اور
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ
ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے، وہ سب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ میں ڈالے جائیں گے اور یہ بہت ہی بری جگہ ہے جہاں یہ لوگ
الْمَصِيرُ ۝١٠ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن
پہنچا دئے گئے ⑩ جو کوئی بھی مصیبت پڑتی ہے اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پڑتی جو کوئی بھی اللہ پر ایمان لا دے اللہ اس کے دل

۹ مَالِكِ يَوْمِ الدِّين
قیامت کی پہچان کے لئے کتاب
بین قرآن عظیم میں کئی نام
فرمائے، جیسے
م القیمۃ یعنی کھڑے
ے کا دن۔
اعۃ یعنی ایک خاص گھڑی
وقت۔
الحسرۃ، پچھتانے کا دن
لوگ بے ایمان مر ہوں گے
ت پچھتائیں گے۔
التناد یعنی جس دن
وازیں اور چیخ و پکار مچے گی
حساب یعنی حساب کا دن
خلود یعنی ہمیشہ رہنے کا
فرمایا یوم التغابن
جیت کا دن آدم کے بیٹوں
جماعت اپنی زندگی کی ساری
چکی ہوگی اور دوسری
یمان لا کر اپنی زندگی کی
جیت چکی ہوگی اس لئے اس
جیت کا دن فرمایا۔

التغابن ع ۱۰ ۱۵

أَمْوَالُكُمْ وَلَآ أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

کے ذکر سے غافل نہ کر دے جو کوئی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا تو ایسے لوگ خسارے

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَأَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

میں رہیں گے۔ ⑨ ہمارا دیا ہوا رزق ہماری راہ میں خرچ کرلو، اس وقت سے پہلے پہلے کہ

أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِيْٓ إِلٰٓى أَجَلٍ

تم میں سے کسی کو موت آجائے، تو وہ کہنے لگے اے میرے رب کچھ تھوڑی مہلت تو نے مجھے اور دی ہوتی

قَرِيْبٍ ۙ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

تو میں صدقہ خیرات کرلیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ ⑩ اور جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے

نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

تو پھر اللہ کسی جان کو ہرگز مہلت نہیں دیا کرتا، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ ⑪

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ التغابن مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع ہے جو رحمٰن ہے رحیم ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ

اللہ کی تسبیح اور پاکی بیان کرتا ہے، جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے، بادشاہی اسی کے لئے ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

حمد و تعریف بھی اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ① اسی نے تم کو پیدا فرمایا ہے، تم میں

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾

سے کوئی کافر ہے، کوئی مومن ہے، اور تمہارے سب کاموں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ ②

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

آسمانوں اور زمین کو حق کی بنیاد پر ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا اور تمہاری صورتیں اسی نے بنائی ہیں ایک سے ایک بہترین صورتیں بنا دیں

وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ

ہو سکتا ہے کہ تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ③ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کے علم میں ہے اور تم جاہے چھپا

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾

کر یا علانیہ جو بھی کام کرتے ہو اسے بھی اللہ جانتا ہے اور اللہ تو سینوں کے بھید سے بھی واقف ہے ④

منزل

ف ٨ ایک سفر میں دو آدمیوں کے بیچ کسی بات پر ان بن ہو گئی ایک مہاجر تھا ایک انصار تھا محسنِ انسانیت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں ملاپ کروا دیا بات ختم ہوئی لیکن منافقوں نے انصاری کی طرفداری میں کہنا شروع کیا کہ ان کو اپنے شہر میں نہ آنے دیتے تو ہمارے منھ پر نہ آتے اور یہ بھی کہا کہ اچھا اب مدینہ پہنچ کر جو عزت والا ہوگا، وہ ذلیل کو نکال دے گا، ایک صحابی رضی اللہ نے سن لیا۔ نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو دریافت فرمایا منافق صاف انکار کر گئے۔ اور قسم کھا گئے کہ یہ بات ہم نے نہیں کہی۔

٢ ع ٣ ١٤

ف ٣ انسان کی صورت اللہ بناتا ہے، صورت چہرے سے آدمی پہچانا جاتا ہے، یہ نعمت یاد دلادی کہ ایک روز اپنے مالک کے یہاں جانا ہے، ابھی سے سوچ لو کہ کیا منھ لے کر اس کے دربار میں حاضری دو گے۔

منزل ۷

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۳﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ

دلوں پر منافقت کا سکہ لگ گیا اب یہ کچھ سمجھ نہیں پا رہے ہیں ﴿۳﴾ جب تم ان کو دیکھو تو ان کے جسم کا ڈیل ڈول تم کو بڑا عجیب لگے اور

وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ

کچھ کہنے لگیں تو بس گویا ان کی بات تم کو ضرور سنی چاہیئے جیسے کہ لکڑی کے سہارے پر ٹکی ہوئی لکڑیاں ہوں ذرا کچھ کھٹکا ہو تو ہر آواز کو یہ سمجھتے

يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ

ہیں کہ ان پر ہی بلا ٹوٹ پڑی، ان کو تم سے عداوت ہے ان کی چال سے بچنے کیلئے چوکس رہنا، اللہ کی ان پر مار پڑی

اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿۴﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ

ہے، یہ کہاں الٹے پھر گئے ﴿۴﴾ اور کبھی ان سے کہا گیا کہ آجاؤ تمہارے لئے رسول اللہ مغفرت کی دعا کریں، یہ

اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿۵﴾

موقع بھی منڈی ہلا کر ٹال گئے اور تم نے بھی دیکھ لیا کہ یہ لوگ اپنے گھمنڈ اور تکبر میں اڑے کے اڑے رہ گئے ﴿۵﴾

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ

ان کے لئے آپ چاہے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں سب برابر ہے کہ اللہ ان کو کبھی بخشنے والا نہیں ایسے

اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِينَ

نافرمانوں کو تو اللہ ہدایت کی راہ بھی نہیں دیا کرتا۔ ﴿۶﴾ ان منافقوں نے بجواس

يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ

کی تھی کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے آس پاس جمع ہیں ان پر مال خرچ نہ کرو تاکہ تنگدستی ہوگی تو یہ بکھر کر خود

وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ

ہی یہاں سے چلے جائیں گے منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں رہی کہ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اللہ کے

لَا يَفْقَهُونَ ﴿۷﴾ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ

پاس ہیں۔ ﴿۷﴾ یہ بھی کہتے رہے کہ اگر ہم واپس مدینہ پہنچ گئے تو جو عزت والا ہوگا، وہ ذلیل کو وہاں سے

الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ

نکال دے گا عزت تو بس اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے اور ایمان والوں کے لئے ہے لیکن

لَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ

ان منافقوں کو اس کا علم نہیں۔ ﴿۸﴾ اے ایمان والو! چوکنے رہو کہ تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ

ف۵ جرعت میں پھوٹ: بُرے ور بگڑے ہوئے ٹھیک ہوجائیں اس لیے شفیع المذنبین سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کوشش فرماتے دل جوئی بھی کرتے، نرمی برتتے بات کو لمبی نہ چلنے دیتے، بیچ بچاؤ فرماتے درگزر کرتے اور گناہوں پر معافی دلانے کو مغفرت کی دعا میں ان کو بلاتے مگر جو منافق تھے، ان کا حال ٹھیک نہ ہونا تھا، نہ ہوا۔

ف۶ ایسا کون سا گناہ ہے جو النبی الامی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور استغفار سے بھی معاف نہ ہو، لیکن اپنے اپنے دل کے اندر کے ایمان کی بات ہے جن کے دل انکاری تھے اور ظاہر میں اعلان مسلمانی کا تھا ان کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بھی کچھ نفع نہیں اور جو دل سے ایمان میں آئے ہیں، ان کی تقصیر اور بھول چوک پر نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان کے حق میں سرمایۂ مغفرت ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ف۷ مدینہ میں اکثر منافق مالدار اور جاگیردار تھے، یہودی سرمایہ داروں سے ان کی ملی بھگت تھی آپس میں کہتے جاتے کہ مسلمان آخر باہر کے لوگ ہیں ان پر ہم مال خرچ نہ کریں، اور ان کی مالی امداد بند کردیں تو یہ خود ہی یہاں سے نکل جائیں گے، اللہ نے فرمایا مسلمانوں کے لئے اللہ کافی ہے آسمانوں اور زمین کے سب خزانے اللہ کے قبضے میں ہیں، دو کوڑی کے دوغلے منافق سمجھتے ہیں کہ ننگے بھوکے مسلمان پلتا ہے تو یہ ان کی بے عقلی ہے۔

ع ۱ / ۸ / ۱۳

١ ع ٨ ١١

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ

کر آئے ہو۔ ﴿۸﴾ اے ایمان والو! جب جمعہ کی نماز کے لئے اذان سے منادی کی جائے تو بس دوڑ پڑو اللہ کے

الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ

ذکر کی طرف اور سودا گری اور کاروبار کے لین دین کو دھرا چھوڑ دو، اگر تم جانو تو تمہارے لئے

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوۡا فِى

اسی میں خیر ہے۔ ﴿۹﴾ بس جب جمعہ کی نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو

الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا

تلاش کرنے میں لگو اور اللہ کا ذکر بہت بہت کرتے ہی رہو تاکہ تم کامیاب

لَّـعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا۟ اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا

ہو جاؤ۔ ﴿۱۰﴾ اور جب یہ لوگ تجارت یا تماشے کی کوئی بھیڑ دیکھتے ہیں تو تمہیں کھڑا چھوڑ

وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا‌ ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ

کر اس کی طرف چل دیتے ہیں تم فرما دو کہ تجارت کے بازار ہاٹ کے مقابلے میں اللہ کے پاس بہت خیر ہے اور اللہ

التِّجَارَةِ‌ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۱۱﴾

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ﴿۱۱﴾

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ اِحۡدٰى عَشۡرَةَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ المنفقون مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن ہے رحیم ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ‌ ۘ وَاللّٰهُ

منافق لوگ جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم شہادت دیتے ہیں بے شک آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں یہ

يَعۡلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَـكٰذِبُوۡنَ‌ ﴿۱﴾

بات تو اللہ کو معلوم ہے کہ بلاشبہ آپ اس کے رسولؐ ہیں اور اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ منافق لوگ اپنے اقرار میں جھوٹے ہیں ﴿۱﴾ وا

اِتَّخَذُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ جُنَّةً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ

انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے بچاؤ کی ڈھال بنا لیا ہے اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکنا ان کا مشغلہ ہو گیا کیا ہی برے اور خراب

مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۲﴾ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰى

کاموں میں پڑ گئے۔ ﴿۲﴾ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ پہلے تو یہ لوگ بناوٹی طور پر ایمان میں آئے پھر کفر میں جا پڑے، ان کے

وا۔ منافق کی پہچان یہ ہے کہ ظاہر میں ایمان کا کھلا اعلان کرے اور باطن میں اندر سے انکاری ہو، ایسوں کا انکار وقت آنے پر ظاہر میں کھل جاتا ہے ان کے حق میں یہ سورۃ نازل ہوئی، ایمان کے کسی جز کی بھی شہادت دینے کے لئے زبان کا اعلان دل کی اندرونی کیفیت کو ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے لیکن منافق مجبوراً اپنے دل میں جو کچھ ہوتا ہے اسے چھپا کر زبان سے جھوٹی شہادت پیش کرتا ہے، اسی پر فرمایا کہ ان کی زبانی گواہی اور شہادت اپنی جگہ لیکن اللہ کی شہادت اور گواہی ان کے معاملے میں یہ ہے کہ منافق اپنے قول میں جھوٹے ہیں اللہ کے رسول واقعی اللہ کے رسول ہیں، ان کی رسالت کی زبانی شہادت ان لوگوں کو کیا فائدہ دے گی جو اندر سے دل میں اللہ کے رسول کو رسول نہیں مانتے۔

٢ ع ٣ ١٢

نصف الحزب

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ
عیب سے پاک بہت زبردست اور حکمت والے (١) وہی ہے جس نے بے پڑھے لکھے لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول کھڑا کیا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ
کر سناتے ہیں اور ان میں صاف ستھرے ذوق کا نکھار پیدا کرتے ہیں ان کو کتاب اور دانش مندی کی تعلیم دیتے ہیں اگرچہ یہ لوگ
إِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا
اس نبی کے آنے کے پہلے واقعی کھلی گمراہی میں تھے۔ (٢) اور آگے آنے والے جو ابھی اس نبی کے ماننے والوں سے
يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
نہیں مل پائے ان کیلئے بھی یہی رسول ہیں واقعی اللہ کی حکمت بھی بڑی زبردست ہے (٣) یہ اللہ کا فضل ہے چاہے جسے عطا
مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا
فرمائے اللہ بڑا ہی فضل والا ہے۔ (٤) ان لوگوں کی کہاوت بھی خوب ہے، جن سے
التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ
تورات اٹھوائی گئی پھر انہوں نے تورات کو تو نہیں اٹھایا اور گدھے کی طرح بہت سی کتابیں لادے لادے پھرتے ہیں جو قوم
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
اللہ کی آیات کو جھٹلائے اس کی بڑی بری مثال ہے، ظالم قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر چلنے کی توفیق
الظَّالِمِينَ ﴿٥﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ
نہیں دیا کرتا۔ (٥) آپ کہدو اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہیں یہ گھمنڈ اور دعویٰ ہو کہ اور لوگوں کے مقابلے
لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦﴾
میں تم ہی اللہ کے دوست ہو تو پھر موت کی تمنا کر کے دکھلا دو اگر اپنے دعوے میں سچے ہو۔ (٦)
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
اور ان کے ہاتھوں نے جو کالے کرتوت سمیٹ کر آگے بھیجے ہیں اس کی وجہ سے موت کی تمنا یہ کر ہی نہیں سکتے، اور اللہ ظالموں سے خوب
بِالظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ
واقف ہے۔ (٧) آپ فرما دیجئے کہ وہ موت جس کے ڈر سے تم بھاگے پھرتے ہو بے شک بات یہ کہ اس کی ملاقات تم سے ہو کر رہے گی
ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ
پھر تم فوراً ہی لوٹائے جاؤ گے چھپے اور کھلے کو جاننے والے کے دربار میں، تب وہ تمہیں خبر دے گا کہ تم کیا کرتوت سمیٹ

ف ۳ یہاں اشارہ فرمایا کہ آگے آخر تک پیدا ہونے والے انسان جو ابھی تک اس نبی برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں مل پائے جیسے ایران اور ہندوستان کے بہتیرے لوگ بھی قرآن مجید اور نبی رحمت ربانی صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف ہے وہ بھی ایمان میں آویں گے، یہ اللہ کی بڑی زبردست حکمت ہے کہ آج ساری دنیا کی تمام قوموں نسلوں ملکوں میں جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے موجود ہیں، حج کے ایام میں ہر جگہ کے انسانوں کو کعبہ مکرمہ کے پاس دیکھ لینے کے بعد یہ حقیقت بے نقاب ہوتی ہے۔

ف ۵ کتاب اللہ جب بھی اتاری گئی اس وقت کے لوگ اس پر فرض دار تھے کہ اس کتاب کو اٹھالیں اور دوسرے انسانوں تک اس کو پہنچادیں لیکن جب کتاب پائی ہوئی امت بھی کتاب کو نہ اٹھائے اور دوسری بہت سی کتابوں کو لئے لئے پھرے جو کتاب اللہ سے کوئی واسطہ نہ رکھتی ہوں تو ایسے لوگوں کو یہاں مثال میں گدھا کہا گیا ہے کہ گدھے پر کتابوں کے جلد کے جلد ہی بنڈل لدے ہوں اس نے کچھ پوچھا سمجھا یا کسی کو بتانا یا سنانا تو ہے نہیں اس مثال سے ہم بھی سبق لیں کہ کتاب کو اٹھانے کی ذمہ داری دوسری امتوں کے مقابلے میں ہم پر زیادہ ہے ہم اللہ کے آخری نبی صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری کتاب مبین کے وارث ہیں۔

منزل ٧

جماعتیں بن گئیں، اور نئے نئے
مذہب وجود میں آئے، اللہ نے
اپنے آخری نبی سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آخری
کتاب (القرآن) کو بھیج کر سچا
دین ظاہر کر دیا تاکہ دین کی
بہت سی نئی اور بناوٹی شکلوں
پر اس دینِ حق کو غالب کر دیا
جائے اس پر مشرک لوگ
بہت بُرا مانیں گے، ان کے
علاقائی، وقتی، بناوٹی اور
جعلی مذہب ختم ہوئے اور
ان کا دھندہ چوپٹ ہوا،
مگر تمام انسانوں کو راحت ملی
کہ اپنے رب کی رضا کا صحیح
اور سچا راستہ آسان ہوا
اب جس کے نصیب میں ہدایت
نہیں، اس پر افسوس ہے،

اَلِیۡمٍ ﴿١٠﴾ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ

دے۔ ﴿١٠﴾ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان لگا

اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿١١﴾

کر جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر اور خیر ہی خیر ہے۔ ﴿١١﴾

یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَ یُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا

وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا، جس کے نیچے نہریں بہتی جارہی

الۡاَنۡہٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿١٢﴾

ہیں، اور اس ہمیشہ رہنے کی جنت میں سکون سے بسنے کے لئے پاکیزہ مکان موجود ہیں واقعی یہ بڑی کامیابی ہے ﴿١٢﴾

وَ اُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَہَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ

اور ایک دوسری چیز کی بھی بشارت سن لو جس کو تم چاہتے ہو، اللہ کی طرف سے نصرت اور بہت جلد قریب آنے والی فتح اور اے نبی ہماری طرف

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿١٣﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ

سے یہ بشارت ایمان والوں کو سنا دو ﴿١٣﴾ اے ایمان والو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ

عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوٰرِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ

کے راستے میں میرا مددگار ساتھی بننے کے لئے کون تیار ہے، تو حواری بولے کہ ہم اللہ کے دین کی نصرت کے لئے حاضر

الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ

ہیں، بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت ایمان میں آئی اور ایک جماعت انکار پر اڑی رہی،

اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی

تب ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں قوت عطا فرمائی

عَدُوِّہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰہِرِیۡنَ ﴿١٤﴾

اور بہت جلد وہی غالب ہو کر چھا گئے۔ ﴿١٤﴾

٢ ع ٥ ١٠

سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ہِیَ اَحَدَ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً وَّ فِیۡہَا رُکُوۡعَانِ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ الجمعہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے پڑھو جو رحمٰن ہے اور رحیم ہے اس میں گیارہ آیات اور دو رکوع ہیں

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ

آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اللہ کے بے عیب ہونے کی شہادت دیتی ہے ایسا بادشاہ جو تقدس والا کمال درجے میں ہر

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے برادرانِ قوم! تم مجھے کیوں ستارہے ہو، جبکہ تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہاری

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بھی جب وہ ٹھیک نہ ہوئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا، نافرمان

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

لوگوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔ ⑤ اور جب مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، مجھ سے پہلے جو توریت نازل فرمائی گئی تھی میں اس کی

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

تصدیق کرتا ہوں اور بشارت سنانے آیا ہوں اس ایک رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے، جس کا نام احمدؐ ہوگا

اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

پس جب یہ رسول روشن دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تب بھی انہوں نے کہا کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے۔ ⑥

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا، جو اللہ پر جھوٹ باندھے، جبکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہو،

اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ

ظالم قوم کو اللہ ہدایت کی راہ چلنے کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ ⑦ ان کے بڑے ارادے ہیں کہ

لِيُطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

اللہ کے چراغ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں جبکہ اللہ کا فیصلہ ہو چکا کہ اپنے نور کو کمال درجہ تک پہنچا کر رہے گا چاہے کافر کتنا ہی

الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

برا مانتے رہ جائیں ⑧ وہی ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دے کر اپنے رسول کو بھیجا تاکہ دین کی تمام بناوٹی شکلوں پر

لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ۧ يٰٓاَيُّهَا

اس سچے دین کو غالب کر دے، چاہے مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہ جائیں۔ ⑨ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

کیا میں تم کو ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات

منزل ٧

ف۵ بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کو ستایا ان کو تکلیف پہنچائی اور ان پر الزام دھرا کہ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو جنگل میں لے جاکر قتل کر ڈالا جب کو اللہ نے ایسے الزام سے موسیٰ علیہ السلام کو بری قرار دیا اس کی تفصیل سورہ نمبر ۳۳ الاحزاب آیت ۶۹ میں آچکی ہے جو لوگ اپنے دینی پیشواؤں کو عیب لگاتے ہیں ان پر بہتان دھرتے ہیں ان کا دل کبھی سیدھی راہ قبول نہ رکھے گا، مسلمانوں کو اپنے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اہل بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صلحاء امت اور اولیاء امت رحمہم اللہ کا خیرخواہ بنا رہنا چاہیے۔

ف۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے النبی الخاتم محبوب رب العٰلمین داعی الی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت دی کہ ان کا نام "احمد" صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ فرشتوں میں حضور اکرم شافع محشر کا نام "احمد" مشہور ہے اور دنیا میں "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم مشہور ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھیے۔
(۱) سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷

ع ۱ ۹ ۹

ف۹ ہر زمانے میں اللہ کا دین حق ایک ہی رہا بعد میں لوگوں نے آپس میں مارا ماری سے دین کی نئی نئی شکلیں صورتیں آپس میں بنالیں پھر اس پر بہت سے فرقے اور

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

اللہ سے ڈرتے رہو، جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ (۱۱) اے نبی! جب آپ کے پاس ایمان والی خواتین اس بات پر بیعت

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ

کرنے کو حاضر ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، اور چوری نہیں کریں گی، اور بدکاری نہیں کریں گی، اور

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ

اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان کھڑا کرکے نہ لائیں گی، اور کسی بھلے

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو ان کی بیعت قبول کرو، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت کی

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

درخواست کرو، بے شک اللہ مغفرت فرمانے والا رحیم ہے (۱۲) اے ایمان والو! ایسی قوم

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ

سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب ہوا، وہ آخرت سے ناامید ہیں، جیسے قبروں کافر

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

اپنی نجات سے ناامید پڑے ہیں۔ (۱۳)

ع ۲ ۷ ۸

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَرْبَعَ عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الصف مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع ہے جو بہت مہربان رحم فرمانے والا ہے اس میں چودہ آیات ہیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے ہر ایک اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے، اور وہی زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

حکمت والا ہے (۱) اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں، (۲)

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

جو کہتے ہو اسے کرتے نہیں یہ بات اللہ کے یہاں بہت ناپسند ہے۔ (۳) اللہ ان لوگوں سے محبت

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

فرماتا ہے، جو اللہ کی راہ میں ایسا جم کر لڑتے ہیں، جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی مضبوط دیوار ہوں (۴)

ہوا خرچ نہیں پھیرتے تو ایسی صورت میں جس کافر کی بیوی ایمان والوں کے پاس آگئی ہے، اس کا خرچ اس کافر کو دیتے ہوئے اس مسلمان کو دیا جائے۔ یہ معاملہ اس وقت اٹھا جب کافروں اور مسلمانوں کا سماج پورے طور پر الگ الگ نہیں ہو سکا تھا، خاندان میں ایک طرح کی کھچڑی جیسی حالت تھی کسی کی بیوی مسلمان تھی شوہر کافر کسی کا شوہر مسلمان بیوی کافر، اور مکہ میں کافروں کا قبضہ تھا، مسلمان مدینہ طیبہ میں ہجرت کرکے آرہے تھے، ان میں سے کسی کی بیوی مکہ میں رہ گئی تو کسی کا شوہر مکہ میں رہ گیا اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ مسلمان عورتوں نے مکہ چھوڑ کر ہجرت کی ان کے کافر شوہر سے ان کا نکاح باقی نہ رہا، ایسے تمام معاملات کا ان آیات میں حکم بیان ہوا۔

ف ۱۲ یہ آیت ہے بیعت کے بارے میں حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان والی عورتیں اس شرط پر بیعت کرنے کو حاضر ہوتیں کہ ان چھ گناہوں سے بچتی رہیں گی۔

(۱) شرک
(۲) چوری
(۳) زنا
(۴) قتل اولاد
(۵) بہتان
(۶) اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گی، بیعت کا نبوی طریقہ یہی ہے کہ ان بڑے بڑے گناہوں سے بچنے کا اقرار لیا جائے۔

تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا
انصاف سے کام لینا اور نیک سلوک کرنا اچھا ہے، بے شک انصاف کرنے والوں سے اللہ محبت فرماتا ہے ⑧ جو لوگ
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ
دین کے بارے میں تم سے لڑے، اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے باہر نکال دیا، اور تم کو وطن سے باہر
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ
نکالنے میں جتھہ بندی کی، ان سے دوستی کا تعلق قائم رکھنے میں اللہ تم کو منع کرتا ہے، اگر اب بھی ان سے
يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
کسی نے دوستی کے تعلقات رکھے تو وہ ظالم ہے - ⑨ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں
جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ
ہجرت کرکے آدیں، تو ان کا امتحان کرلو، ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے، پھر جانچ پڑتال کے بعد تم کو
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ
معلوم ہو جائے کہ یہ ایمان والیاں ہیں، تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ بھیجنا یہ ان کے لئے اب حلال نہیں رہیں،
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ
اور کافر لوگ بھی ان مومن عورتوں کے لئے حلال نہیں رہے، کافروں نے ان پر جو خرچ کیا ہو ان کو دے ڈالو،
وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
بس اب تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ایسی عورتوں کا مہر ادا کرکے تم ان سے نکاح کرلو، اسی طرح کافر عورتوں سے
وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْـَٔلُوْا
بھی اپنے نکاح کے تعلقات ختم کر ڈالو، کافروں نے جو خرچ کیا ہو مانگ لیں، اور تم نے جو خرچ کیا ہو تم اپنا خرچ
مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
ان سے مانگ لو یہ اللہ کا حکم ہے، اس نے تمہارے درمیان فیصلہ فرما دیا اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت
حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
والا ہے ⑩ اور اگر تمہاری زوجیت والی کوئی عورت کافروں کی طرف تمہارے ہاتھ سے نکل جائے، پھر بدلے کی کاروائی میں
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ
تمہاری باری آوے تو خرچ کی رقم تم ان مسلمانوں کو دے دو، جن کی بیویاں چلی گئی ہوں، جتنا انہوں نے خرچ کیا ہو اور اس

منزل ۷

ف ۸ عام لوگ چاہے جس مذہب کے ہوں اور اپنی پسند کا جو عقیدہ رکھیں ان سے لڑنا ضروری نہیں، بلکہ ان سے حسنِ سلوک کیجئے تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف جھک جائیں، اصل لڑائی اور جنگ ان سے ہے جو اہلِ ایمان کو ان کے عقیدے کے سبب وطن سے بے وطن کرتے ہیں، ان کو مار کاٹ کرتے ہیں، تو اہلِ ایمان کو اجازت ہے کہ ایسے ظالموں سے جنگ کریں یہاں تک کہ ان کا زور ٹوٹ جائے۔

ف ۱۰-۱۱ ایمان لانے کے بعد مومن عورت کا کافر شوہر سے نکاح باقی نہ رہا اسی طرح آدمی ایمان لاوے تو کافر عورت سے اس کا نکاح باقی نہ رہے گا، دونوں طرف سے آدمی اپنا اپنا خرچ واپس مانگ لیں، یہ حکم آنے پر مسلمان خرچ دینے کو بھی راضی ہوئے اور لینے کو بھی، لیکن کافروں نے دغا کی اس لیے فرمایا کہ کسی کافر کی ایمان والی زوجہ کا خرچ واپس لوٹانا چاہیے لیکن پھر کبھی ایسا ہو کہ کسی مسلمان کی عورت کا خرچ کافر واپس نہ کریں تو باری آنے پر یہ خرچ کافروں کو نہ دے کر اپنے یہاں کے ایمان والے آدمی کو دے دیا جائے جس کی بیوی کافروں میں چلی گئی ہو، تاکہ حساب برابر بیٹھ جائے یعنی جس مسلمان کی عورت ہاتھ سے گئی، اور کافر اس مسلمان کا کیا

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
انہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا کہ تم سے اور تم لوگ اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو ان سب سے الگ ہو کر بَری
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
ہونے کا ہم اعلان کرتے ہیں، ہم تمہاری باتوں کا انکار کر چکے ہیں جب تک تم ایک اللہ واحد پر ایمان نہیں لاؤ گے
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور بغض ہمیشہ کیلئے جاری رہے گا مگر ابراہیم ؑ نے اپنے باپ کو ایک قول دیا تھا کہ میں تمہارے
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
لئے اللہ سے مغفرت کی درخواست کروں گا، لیکن اللہ کے حضور تم کو بچا لینے میں مجھے کوئی اختیار نہیں ہے، ہمارے
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
رب ہم نے تجھ پر توکل کیا اور ہم تیری طرف دل کے پورے جھکاؤ سے آتے ہیں، اور تیری ہی طرف لوٹ کر ہم کو حاضری
الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا
دینی ہے ۔ ۝۴ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے فتنے سے بچالے، اور اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما
رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ
بے شک تو ہی بڑا زبردست اور دانش مند حکیم ہے ۝۵ ایمان والو! بے شک تمہارے لئے ان میں ایک اچھا
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ
نیک نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی ملاقات اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو اور جو اس طریقے سے پھر
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ ؑ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ
ع ١ ٦ ٧
گیا، تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، وہ بہت خوبیوں والا ہے ۝۶ بہت ممکن ہے کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ
جن سے تم کو دشمنی ہوئی ان سے دوستی قائم کر دے، اور اللہ ہر طرح قدرت رکھتا ہے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝۷ اللہ تم کو ان لوگوں سے اچھا سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
دین کے بارے میں لڑتے نہیں، اور جنہوں نے تم کو گھر سے بے گھر نہیں کیا، ان کے بارے میں

منزل ۷

حاطب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیات نازل ہوئیں محسن عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلب فرمایا، دریافت کرنے پر حضرت حاطب رضؓ نے سچ سچ بتا دیا، کہ میں بشری کمزوری کے سبب اپنے بال بچوں اور بوڑھی ماں کی خاطر مکہ والوں پر اپنا احسان رکھنا چاہتا تھا، کہ حملے کی خبر دے کر ان کو آمادہ کروں کہ میرے بال بچوں کی حفاظت ہو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عذر قبول فرمایا کیونکہ یہ بدری صحابی رضی اللہ عنہ تھے ۔

الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

نام اسی کے، آسمانوں اور زمین میں ہر جگہ اسی کی تسبیح جاری ہے، اور وہی بڑا زبردست اور دانش مند ہے ﴿٢٤﴾

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الممتحنہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی آغاز اللہ کے نام سے ہے جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس میں تیرہ آیات اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو تم میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم لاگ لپیٹ بنائے

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ

رکھنے کے لئے ان کی طرف خبریں پہنچاتے ہو جبکہ یہ لوگ اس حق کا انکار کر چکے ہیں، جو تمہارے پاس آیا ہے۔

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ

اور انہوں نے رسول ؐ کو اور تم کو بھی اس لئے وطن سے نکال دیا کہ تم اپنے ایک اکیلے رب اللہ پر ایمان رکھتے ہو

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ

اگر تم میرے راستے میں جہاد کرنے کے لئے وطن چھوڑ کر نکل آئے ہو اور میری رضا حاصل کرنا تمہارا مقصد ہے

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تو پھر تم ان کی طرف چھپا کر دوستی کیوں جتا رہے ہو، تم چاہے کوئی چیز چھپا لو یا اعلانیہ کہو، میں تو سب کچھ جانتا ہوں

اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾

اب آگے اگر تم میں سے کسی نے ایسا کام کیا، تو سمجھ لو کہ وہ سیدھی راہ بھول گیا۔ ﴿١﴾

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

ان کافروں کا تم پر بس چلے تو اپنی دشمنی کے ارمان نکالنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے اور تم پر ہاتھ ڈالدیں گے اور تمہاری برائی کرنے میں ان کی

وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٢﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ

زبانیں چلتی رہتی ہیں اور ان کی دلی تمنا ہے کہ تم بھی کافر ہو جاؤ۔ ﴿٢﴾ قیامت کے دن جب تمہارے درمیان فیصلہ

وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

فرمادے گا تو تمہارے رشتے ناطے اور اولاد کچھ بھی کام نہ آئیں گے، اور تم جو بھی کام کرتے ہو، اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

اسے دیکھ رہا ہے۔ ﴿٣﴾ تمہارے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے، جب

منزل ٧

ع ٣ ٧ ٦

ف ١ صلح حدیبیہ کے بعد محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے قول و قرار کی پابندی کی مگر مکہ والے مشرکوں نے جب دیکھا کہ ظاہر کی اس صلح میں ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کا تمام نفع مسلمانوں کو پہنچ رہا ہے اور مشرک نقصان میں رہے، تو مکہ والوں نے صلح توڑنی شروع کر دی حضورِ اکرم نبیِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اب مکہ فتح کر لیا جائے اور تیاری شروع فرمادی لیکن اس فوجی تیاری کی تمام خبروں پر پابندی لگادی، صرف چند اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کو ہی معلوم تھا، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ بغیر لڑائی کے مکہ فتح ہو جائے اور کعبہ کا ادب قائم رہے، خون خرابہ نہ ہو، اور مشرکوں پر اچانک پہنچ جائیں کہ وہ مقابلہ نہ کر سکیں، ادھر مدینہ طیبہ میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ تھے، یہ قریشی نہیں تھے، لیکن مکہ سے ہجرت کرکے آئے تھے ان کے بال بچے اور ماں وہیں مکہ میں تھیں، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو خطرہ ہوا کہ مہاجرین کے رشتے ناطے والے قریشی ہونے کے سبب محفوظ رہیں گے اور شاید میرے بال بچوں پر مکہ والے ظلم کریں، اس لئے ان سے تعلق جتانے کو ایک چٹھی لکھی کہ تم پر اب حملہ ہونے والا ہے میرے بال بچوں کا کچھ خیال رکھنا یہ چٹھی پکڑی گئی، اور حضرت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ
رکھتا ہوں ﴿١٦﴾ انجام یہ ہوا کہ آخر دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ میں جا گرے اور ظالموں کی یہی سزا

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
ہونی چاہیئے۔ ﴿١٧﴾ اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص کو دیکھنا

ع ٢ / ٧ / ٥

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
چاہیئے کہ وہ آنے والے کل کے لئے آگے کیا بھیج چکا ہے، اور ڈرو اللہ سے، بے شک اللہ کو ان تمام کاموں کی خبر ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
جو تم کرتے ہو۔ ﴿١٨﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے، تو اللہ نے ان کو ایسا کر دیا کہ اپنے آپ میں گم

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِىْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
ہو کر بھول میں پڑ گئے اور یہ لوگ نافرمانی میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں ﴿١٩﴾ آگ والے اور باغ والے دونوں برابر نہیں

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
ہو سکتے، باغ والے ہی کامیاب ہیں۔ ﴿٢٠﴾ اگر ہم اس

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو آپ اسے دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے جھک کر پھٹ

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
پڑتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں، تاکہ وہ دھیان کریں۔ ﴿٢١﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
اللہ تو بس وہی ایک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود ہو نہیں سکتا، چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے ﴿٢٢﴾ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بادشاہ ہے کمال درجے میں بے عیب تقدس والا

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سلامتی دینے والا، نگہبانی فرمانے والا بڑا زبردست اور ہر خرابی کو جبر سے درست کر دینے والا ہر طرح کی بڑائی اور کمال کا تنہا مستحق، مشرک اپنے شرک میں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
گر گر کر ناپاک ہو گئے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے ﴿٢٣﴾ خالق بھی وہی ٹھیک ٹھاک بنانے والا اور صورت بنانے والا بھی وہی اکیلا، سب اچھے سے اچھے

ف ١٦ اسی مضمون کو (٨) سورہ انفال آیت ٤٨ میں دیکھا جا سکتا ہے، شیطان اپنی غرض سے اور انسانوں کی دشمنی کے سبب لاکھوں لوگوں کو کفر و شرک کی طرف مائل کرتا ہے، مگر خود اللہ رب العلمین سے بہر حال ڈرتا ہے، مگر آدمی کا یہ حال ہے کہ کفر میں جب گر پڑا تو اپنے استاد شیطان سے بھی دو قدم آگے چل پڑتا ہے، تب استاد پیچھے رہا اور چیلا کفر میں آگے بڑھ گیا، شیطان کو بھی شاید حسرت ہوتی ہو گی کہ کفر میں میرا یہ شاگرد میرا بھی چچا نکلا۔

ف ١٩ آدمی جب اللہ کو بھولتا ہے تو اس کا ردِ عمل ایسا بھیانک ہوتا ہے کہ دل بے چین ہوتا ہے اور دنیا کے جھمیلوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے اور اتنا کچھ مشغول ہوتا ہے کہ خود انسان کو اپنی سدھ بدھ بھی نہیں رہتی کہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جانا ہے۔

أَلَمْ تَرَ...

اَلَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
منافق ہیں اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں کو تسلی دلانے کے لئے کہتے تھے کہ اگر تم کو نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے
الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
ساتھ نکل پڑیں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کی بات نہیں مانیں گے، اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم تمہاری
اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
مدد کو دوڑ پڑیں گے، اللہ گواہی دیتا ہے کہ کافروں کو دلاسہ دینے والے منافق
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا
جھوٹے ہیں۔ ﴿۱۱﴾ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نکلنے کی ہمت نہیں بتا سکتے اور اگر وہ قتل کیے جائیں تو یہ منافق ان کی مدد کو نہیں آئیں گے
لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور اگر دھونس جمانے کو آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر خود ان منافقوں کی مدد کے لالے پڑ جائیں تو کہیں سے ان کو مدد نہ مل سکے گی۔ ﴿۱۲﴾
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
مسلمانو! ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہاری ہیبت بیٹھی ہوئی ہے، یہ بڑے ناسمجھ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
لوگ ہیں۔ ﴿۱۳﴾ یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے، ہاں مگر حفاظت والی قلعہ نما بستیوں میں یا
اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ
پھر کسی مضبوط دیوار کی آڑ میں وقتی طور پر ہمت کرلیں تو اور بات ہے، ان کی آپس کی لڑائی سخت ہوتی ہے، تم یہ گمان
جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ۚ
کرتے ہو کہ یہ آپس میں متحد ہیں لیکن اندر سے ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں، بڑے بےعقل اور ناسمجھ لوگ ہیں۔ ﴿۱۴﴾
كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ
ان کی مثال ان کے پہلے والوں جیسی ہے جنہوں نے ابھی قریب میں اپنی حرکتوں کا وبال اچھی طرح چکھ لیا، ان کے لئے بھی
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ۚ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ
ویسا ہی دردناک عذاب ہے ﴿۱۵﴾ ان کا حال شیطان جیسا ہے کہ انسان کو خوب اکساتا ہے کہ منکر ہو جا، جیسے ہی آدمی کافر بنا
اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
شیطان یہ کہہ کر اس کی ہوا نکال دیتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں، میرا تیرا کوئی واسطہ نہیں، کیوں کہ میں تو اللہ رب العلمین کا خوف

منزل ۷

ف ۱۱ معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب ہو کر بھی آدمی اپنی آسمانی کتاب کو نہ مانے اور مشرکوں کا طریقہ اختیار کرے، تو ایسے کافر سے مسلمان کو چوکنا ہو جانا چاہیئے۔

ف ۱۳ ظاہر میں مسلمان اور اندر سے منافق، چوری چھپے اپنی زبان سے اپنی دھونس جمانے کو بناوٹی مردانگی بتاتے، مگر دل میں مسلمانوں کا خوف ان کی ہیبت اور ڈر ایسا تھا کہ انہیں اللہ سے ڈرنے کا ہوش نہیں رہا، اگر انہیں کچھ سمجھ ہوتی تو انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے تھا جو ہر انسان کے بھید کو اور تمام چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، اگر کسی شخص کے دل میں اللہ کا ڈر اور ادب ہو تو نفاق کی بیماری اسے چھو نہیں سکتی۔

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

دولت مند لوگوں میں ہی نہ رہ جائے رسولؐ جو کچھ تمہیں دیں اسے قبول رکھو اور جس سے منع کر دیں روک دیں

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

رک جاؤ، ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور اس امر کا لحاظ رکھو کہ کسی پر اللہ کی پکڑ

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

ہو گئی تو بہت ہی سخت ہوتی ہے (۷) یہ مال ان حاجت مندوں پر بھی خرچ ہوگا جنہوں نے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

وطن چھوڑ کر، ہجرت کی جو اپنے گھروں اور مال و اسباب سے نکالے گئے اور اللہ کا فضل اور اس کی

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے بس یہی لوگ

الصّٰدِقُوْنَ ۞ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سچے ہیں (۸) اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان کے پہلے سے یہاں رہتے بستے تھے اور ایمان میں آ گئے جو کوئی

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

بھی ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور ہجرت کرنے والوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس پر اپنے سینوں

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

میں کوئی تنگی یا اپنی حاجت کا تقاضا نہیں پاتے اگر تنگدستی یا فاقہ کشی آ جائے تب بھی اپنی جان کے مقابلے میں

خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ۚ

ان ہجرت کرنے والوں پر ایثار کرتے ہیں اور جو کوئی بھی اپنے نفس کی لالچ سے بچایا گیا وہ کامیاب ہے (۹)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور ان کے بعد بھی جو مہاجرین آتے رہے ان کا قول اور دعا یہی کہ اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے

لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان میں دوڑ کر آ گئے ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ کھوٹ اور تنگی

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ اَلَمْ تَرَ اِلَى

پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے رب بے شک تو بڑی شفقت والا اور رحیم ہے (۱۰) کیا تم نے نہ دیکھا کہ جو

منزل ۷

ف ۷ فے کہتے ہیں اس مال کو جو بغیر جنگ کے ہاتھ آ دے وہ سارا مال مسلمانوں کے ضروری کاموں میں صرف کیا جائے گا اس پر مکمل اختیار سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بعد امت کے سردار کو، کعبہ شریف کا خرچ اور دوسری مساجد کا خرچ بھی داعی الی اللہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور بعد میں بھی خرچ ہوگا، نیز ایسے مال کو یتیموں، مسکینوں مسافروں پر خرچ کیا جائے گا۔ تاکہ دولت صرف مالدار لوگوں میں نہ پھرتی رہے بلکہ حاجت مندوں میں بھی مال کی گردش جاری رہے قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مالیاتی نظام چاہے کوئی فرد یا خاندان جماعت یا حکومت اختیار کرے تو محتاجی، بے بسی اور بھوک مری کا دنیا میں نام نہ رہے نزول قرآن کے بعد مسلمانوں کو اللہ نے فتوحات عطا فرمائیں اور اہل ایمان کی آبادیوں میں مال کی ایسی ریل پیل ہوئی کہ کوئی آدمی بے سہارا نہ رہا، جس کسی کو تجربہ کرنا ہو آج بھی اس تعلیم پر عمل کر کے دیکھ لے

ف ۹ یہ تعریف ہے مدینہ طیبہ کے انصاریوں کی جو مہاجرین کو راحت پہنچاتے ہیں اپنی جان و مال کنبہ خاندان اولاد میں وہ کسی ضرورت کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے اور ہر طرح اپنے مہاجرین بھائیوں کے لیے سہولت کا پورا انتظام کرتے تھے۔

نصف

ع ۱
۱۰
سیان ۱۴

مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ
قلعے ان کو بچالیں گے جبکہ اللہ کا عذاب ان پر ایسا آیا کہ ان کے حساب کے باہر کی بات ہو گئی اور
يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم
ان کے ہوش اڑ گئے اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، اپنے ہاتھوں سے اور ایمان والوں کے
بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٢﴾
ہاتھوں سے اپنے گھر اجاڑنے لگے، آنکھوں والو اس واقعہ سے عبرت پکڑو۔ ②
وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ
اللہ نے ان کے نصیب میں جلاوطن ہونا لکھ دیا تھا اگر یہ نہ ہوتا تو ان کو دنیا میں اور بھی زیادہ سخت سزا
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ
دیتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ③ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول
وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾
کی مخالفت کی اور جو کوئی بھی اللہ کے خلاف جائے گا تو اللہ عذاب دینے میں بہت سخت ہے ④
مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا
کھجوروں کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا یہ سب اللہ کے حکم کے مطابق ہی ہوا
فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
تاکہ نافرمان لوگوں کو رسوا اور ذلیل کیا جائے ⑤ اللہ نے اپنے رسولؐ کی اس کارروائی پر دشمن سے
مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ
بغیر جنگ کے جو مال دلایا اس پر تم کو لڑائی میں گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کی ضرورت نہیں پیش آئی لیکن
اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾
اللہ چاہے تو اپنے رسولوں کو اس طرح بھی دشمنوں پر غالب کر دیتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ⑥
مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
بغیر لڑائی کے جو مال اللہ نے کسی آبادی سے اپنے رسولؐ کو دلایا وہ سب اللہ کے لئے ہے اور رسولؐ کے لئے،
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
ہے جو قرابت والوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ ہوگا تاکہ مال کی گردش تمہارے

منزل ۷

ف ٢ مدینہ طیبہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک قلعہ بند آبادی تھی یہودیوں کی اس آبادی کو قبیلہ بنی نضیر کے نام سے جانا جاتا تھا، یہ لوگ خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر میں صلح رکھتے تھے اور اندر سے باغی تھے، حملہ آور دشمنوں سے موقع پاکر ملی بھگت کر لیتے جس کے سبب مسلمانوں کو ہر وقت اندیشہ بنا رہتا، پھر ایک بار مہبطِ وحی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے علاقے میں بلایا اور اونچی حویلی کے سائے میں استقبال کر کے بٹھایا اور شہید کرنے کے لئے اوپر سے چکی کا بھاری پتھر ڈال دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے معلوم ہوا آپؐ اپنی جگہ چھوڑ کر ہٹ گئے یہودیوں کی چال ناکام ہوئی، ایسے غداروں کو کچلنے کے لئے حکم ہوا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اطلاع دی کہ دس دن میں علاقہ خالی کر کے جہاں مرضی ہو چلے جاؤ، مدت پوری ہو گئی تو سرورِ کونین رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آبادی پر گھیرا ڈال دیا، یہ لوگ اپنے آپ کو بہت مالدار اور طاقتور سمجھے بیٹھے تھے پہلے تو مقابلے میں کچھ ہل چل کرنے لگے مگر آخر میں جان بچانے کے لالے پڑنے پر محفوظ قلعہ نما حویلیوں میں بند ہو گئے، مسلمانوں نے ان کے درخت اور باغ کاٹنے شروع کئے، تمام حویلیوں پر ہتھیار بند گھیرا ڈال دیا، آخر میں یہ لوگ باہر نکلے اور اپنا سامان اسباب لیکر چلتے بنے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر ویران کئے، مسلمانوں نے بھی ان کا بوریہ بستر باندھنے میں مدد کی اور یہ علاقہ بنی نضیر کے وجود سے خالی کرا لیا گیا۔

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ

ٹولی نقصان میں رہے گی۔ (١٩) یقیناً جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ

اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ

لوگ بہت ذلیل اور خوار ہوں گے (٢٠) اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ بڑا ہی قوت والا اور زبردست ہے (٢١) آپ ﷺ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو ایک طرف اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

رکھتی ہو اور دوسری طرف ان لوگوں سے دوستی بھی قائم رکھے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں،

اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

ایمان والے ہرگز اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں رکھیں گے چاہے ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور ان کے گھرانے کنبے کے

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

لوگ ہی کیوں نہ ہوں یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور اپنے روحانی فیض سے ان کی تائید

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

فرمائی اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہاں یہ لوگ ہمیشہ کیلئے رہیں گے، اللہ

٣ ع ٩ ٣ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

ان سے راضی ہو گیا اور یہ لوگ بھی اللہ سے راضی ہوئے یہ لوگ اللہ کے لشکر ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا لشکر ہی کامیاب ہونے والا ہے (٢٢)

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الحشر مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی آغاز اللہ کے نام سے ہے جو رحمٰن رحیم ہے۔ اس میں چوبیس آیات اور تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾

آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے، اللہ کی تسبیح اور پاکی بیان کرتی ہے کہ وہی زبردست حکمت والا ہے (١)

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے اہلِ کتاب کے انکاری ٹولے کو ان کے گھروں سے پہلی بار گھیر گھار کر جمع کر کے اکٹھا نکال باہر کر دیا

دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

تمہارا بھی خیال نہ تھا کہ یہ لوگ نکل جائیں گے، اور ان کا تو یہ گمان تھا کہ اللہ کے مقابلے میں ان کی حویلیاں

وا کوئی ایمان سے چاہ کر اپنے اللہ کی تسبیح اور پاکی بیان کرتا ہے اور کوئی مجبور ہے کو اسی کی خوبیوں کا اقرار کرے، چاہے عقل دل یا تجربہ مشاہدے سے بولے یا لاچار ہو کر مگر ہر ایک کو اس کی خوبیوں کا اقرار کئے بغیر چارہ نہیں۔

وتفنا النبی ﷺ

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

کرنے کے لئے پہلے تم کو صدقہ ادا کرنا پڑے گا پھر اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو اللہ نے تم کو معاف کر دیا بس نماز کو

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ

تو برابر قائم رکھنا اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنا اور اللہ اور اس کے رسول ؐ کے فرمان کو مانتے رہنا تمہارے

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا ع ۲ ۷ ۲

سب عمل کی اللہ کو خبر ہے ۔ (۱۳) کیا تم نے نہیں دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ

جن پر اللہ کا غضب ہوا جبکہ وہ نہ تم میں رہے اور نہ ان کے ہوئے، اور جان بوجھ کر جھوٹ

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ

پر قسم کھاتے ہیں ۔ (۱۴) اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

کر رکھا ہے ، یہ لوگ بہت ہی برا کام کرنے لگے ہیں (۱۵) انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے بچاؤ کی ڈھال بنا رکھی ہے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۶ لَنْ

دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا سبب بنتے ہیں ان پر ایسا عذاب آئے گا جو انہیں ذلیل کر ڈالے گا (۱۶) اللہ

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کے مقابلے میں ان کے مال اور اولاد کچھ کام آنے والے نہیں یہ لوگ آگ میں جا پڑیں گے ، اور اسی

اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

میں ہمیشہ کو انہیں رہنا ہو گا ۔ (۱۷) جس دن اللہ ان کو زندہ کر کے جمع کرلے گا تو اللہ

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي

کے سامنے بھی ایسی قسمیں کھاتے جائیں گے جیسے تمہارے سامنے قسمیں کھا رہے ہیں اور اس خیال میں ہیں کہ ان کی چال بازی کامیاب

شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۸ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

ہو گی، نہیں نہیں بلکہ یہ لوگ پکے جھوٹے ہیں ۔ (۱۸) شیطان نے ان کو اپنے قابو میں کر کے

فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ

اللہ کا ذکر بھی بھلا دیا اب یہ لوگ شیطان کی ٹولی بن چکے ہیں یاد رکھو کہ شیطان کی

جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور یہ ان کے لئے برا ٹھکانہ ہو گا۔ (٨) اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ کرو تو اس

إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

میں کسی گناہ، زیادتی، بغاوت اور رسولؐ کی نافرمانی کے بارے میں تم کو کسی مشورے میں حصہ نہیں لینا چاہیئے البتہ نیکی پرہیزگاری کے کاموں میں حصہ لینے

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

کے لئے جو مشورہ ہو اس میں شرکت کر سکتے ہو اور اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو جس کے حضور تم کو جمع

تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ

کیا جائے گا۔ (٩) ایمان والوں کے خلاف کانا پھوسی والی مجلس شیطان کا چکر ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غم میں ڈال دے

آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

جب کہ کسی چیز میں بھی اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کو نقصان نہیں پہنچ سکتا اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ

توکل کرنا چاہیئے۔ (١٠) اے ایمان والو! جب تمہیں کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسرے آنے

تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ

والوں کو جگہ دینے کے لئے کشادگی کر دو تو اس حکم پر تم عمل کرو اللہ تم تمہارے دلوں میں کشادگی پیدا

انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ

فرما دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس برخاست ہے تو اٹھنا شروع کرو تم میں ایسے ایمان والوں کے اور علم والوں

أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا

کے درجات اللہ بلند فرمائے گا اور تمہارے سب کاموں کی اللہ کو اچھی طرح خبر ہے (١١) اے ایمان والو!

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

جب تم رسولؐ سے کوئی راز کی بات عرض کرنا چاہو تو حاضری سے پہلے کچھ صدقہ ادا کرو یہ

نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ

تمہارے لئے بہتر ہے اور اس میں ستھراپن حاصل ہوگا اور اگر تمہارے پاس صدقہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو

تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

اللہ غفور اور رحیم ہے۔ (١٢) کیا تم ڈر گئے کہ اب تخلیہ میں راز کی بات عرض

ف ۱۲ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم میں ہر طرح کے لوگ بہت زیادہ وقت لینے کی کوشش کرتے بعض کو موقع ملتا اور بعض کو نہ مل پاتا، کسی آدمی کی کچھ خانگی اور راز کی بات ہوتی، جس کے لئے اپنے بڑے سے کہنے کے لئے تخلیے میں بات کرنا چاہتا ایسے موقع پر صاحب قرآن، محسنِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے الگ سے کچھ بتانا یا پوچھنا ہو تو اللہ نے فرمایا کہ خانگی معاملات میں کوئی خاص بات دریافت کرنے کے لئے وقت لینا چاہو تو اس سے پہلے کچھ صدقہ خیرات کر دیا کرو۔ اس کے سبب خیر اور پاکیزگی حاصل ہو گی اور نبیٔ محترم رحمتِ ربّانی صلی اللہ علیہ وسلّم کی بات کا اثر دل پر آئے گا۔ اس آیتِ شریفہ کے نزول کا سبب علمار کرام یہ بتاتے ہیں کہ بعض منافق اور مالدار لوگ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلّم کے کان مبارک کے قریب بات کر کے عوام پر وہ اپنی بڑائی کی دھونس جمانا چاہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ پہلے مسکین غریب فقیر کو کچھ صدقہ خیرات کر کے پھر مجلسِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں تخلیے کے لئے وقت مانگو، اس حکم کی وجہ سے بخیل اور نمائشی لوگوں کی بھیڑ کم ہو گئی۔

رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ

اسی طرح رسوائی اور ذلت میں ڈالے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو ذلیل کیا گیا ہم نے صاف صاف آیتیں نازل فرما دیں

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٥ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

اب جو ہماری بات نہیں مانیں گے ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۵ جس دن اللہ ان کو زندہ کرکے جمع فرمائیگا

اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ

جو کچھ انہوں نے اعمال کئے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سب کی خبر ان کو دے گا اللہ نے ان کے سارے کاموں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور یہ اسے بھول چکے

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٦ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

تھے اور اللہ تو ہر ہر چیز پر خود آپ ہی گواہ موجود ہے۔ ۶ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ آسمانوں

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کوئی بھی مشورہ تین آدمیوں میں ہو تو وہاں ان میں اللہ چوتھا موجود ہوتا ہے

اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى

اور کہیں پانچ میں بات چیت ہو رہی ہو تو ان میں چھٹا وہ موجود ہوتا ہے نہ اس سے کچھ کم نہ اس سے

مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ

زیادہ، لوگ چاہے جس حال میں ہوں اللہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

دن وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے تھے، سچ تو یہ ہے کہ اللہ ہر ہر چیز کو جاننے

عَلِيْمٌ ۝٧ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

والا ہے۔ ۷ کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جن کو چوری چھپے کانا پھوسی کرنے سے منع کر دیا گیا، جس بات سے انہیں

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

منع کیا گیا تھا، وہی کام کرتے ہیں گناہ، بغاوت اور رسولؐ کی نافرمانی پر خفیہ تدبیروں پر چرچے کرتے ہیں جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو

الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ

آپؐ کو دبی زبان سے سلام کرتے ہیں ایسے لفظوں میں جس کا استعمال اللہ نے آپؐ کے لئے نہیں فرمایا یہ حرکت کرنے پر دل ہی دل میں یوں

يَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ

کہتے ہیں کہ ہماری ایسی خفیہ بات پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا جہنّم جب یہ داخل کئے جائیں گے تب ان کا حساب چکتا ہو جائے گا

منزل ۷

۲ ظہار اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی اپنی بیوی کو یہ کہہ دے کہ آج سے تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔

۳-۴ جو شخص اپنی بیوی کو ظہار کے الفاظ بولے اور پھر اسی عورت کے پاس جانا چاہے تو دونوں ہم بستر ہوں اس سے پہلے کفارہ ادا کرنا ہوگا، کفارہ کہتے ہیں گناہ کو ڈھانک دینے کو، ظہار کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے یہ نہ ہو سکے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اس کا خیال رہے کہ دو مہینوں کے درمیان رمضان المبارک نہ پڑتا ہو، اور وہ دن بھی بیچ میں نہ آجائے جس میں روزہ رکھنا منع ہے، جیسے عید الفطر یا عید الاضحیٰ وغیرہ، ظہار کے روزے لگاتار رکھنے ہونگے بیچ میں کہیں سے ایک بھی چھوڑ دیا تو روزوں کی گنتی پھر ایک سے شروع کرنی ہوگی، لیکن اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو آخر میں ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دو وقت سالن روٹی کھلادے، کچا اناج دینا چاہے تو ہر ایک کو دو سیر گیہوں دینا چاہیئے۔ اگر ایک ہی مسکین کو مسلسل ۶۰ ساٹھ دن تک کھلاتا رہے تو بھی درست ہے۔ بقیہ تفصیلات مقامی علماء سے معلوم کرنی چاہیئے۔

ع ۱ ۶ ۱

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ المجادلہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی   اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، اس میں بائیس آیات اور تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ
بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و تکرار کر رہی تھی اور اللہ کی طرف اپنا شکوہ
اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①
شکایت کئے جا رہی تھی اللہ تم دونوں کے سوال جواب کو سن رہا تھا بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ①
اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ
تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں ایسا کہنے سے وہ عورتیں کچھ ان کی سچ مچ ماں نہیں بن جاتیں
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا
ماں تو وہی ہو سکتی ہے جس نے اس کو جنا ہو، ایسے لوگ بے ہودہ اور جھوٹ بات منہ سے کہتے ہیں اور
مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ
بے شک اللہ تو معاف کرنے والا اور گناہ پر مغفرت فرمانے والا ہے ② اور جو کوئی اپنی عورتوں سے ظہار
مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ
کرتے ہیں پھر اپنی بولی ہوئی بات سے وہ پلٹ جانا چاہیں تو ہم بستری کرنے سے پہلے ایک گردن آزاد
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
کرنی ہوگی یہ اس لئے کہ تم کو نصیحت اور تاکید ہو اور تم جو بھی کام کرتے ہو اللہ کو اس کی
خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ
خبر ہے ③ بس پھر جس شخص سے یہ نہ ہو سکے تو پھر وہ اپنی بیوی کو چھونے کے پہلے دو
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ
مہینے کے لگاتار روزے رکھے اور جس کسی سے یہ بھی نہ ہو سکے، تو وہ ساٹھ مسکینوں
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ
کو کھانا کھلا دیوے یہ حدیں اللہ کی قائم کی ہوئی ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ④ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ
دردناک عذاب ہے۔ ④ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ

الجزء الثامن والعشرون ۲۸

ف ۱ یہ واقعہ ہے ایک خاتون کا جن کا نام خولہ رضی اللہ عنہا تھا یہ بیٹی تھیں ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی، اور اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں گھریلو جھگڑے میں ان کے شوہر نے ان کو اپنی ماں کی پیٹھ جیسی کہہ دیا جسے ظہار کہا جاتا تھا، اس زمانے کے رواج کے مطابق میاں بیوی کے تعلقات ختم ہوئے گھر اجڑ گیا یہ خاتون رضی اللہ عنہا دربارِ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور قضیہ (معاملہ) پیش کیا، نبی الامی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب تم دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، اس پر حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بحث کرنے لگیں، کہ میرے شوہر مجھے بہت محبوب ہیں، گھر میں بچے پریشان ہو جائیں گے اور میرے شوہر بھی میری خدمت کے محتاج ہوں گے، زبان سے ماں کی پیٹھ کہہ دینے سے ان کی ماں نہیں بن گئی۔ میرا تصفیہ کر دیجئے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتی تھیں بے قراری میں کہ اللہ میرا گھر ویران ہو جائے گا، میرے لئے اپنا حکم نازل فرما کہ میں کیا کروں ان کی آواز اتنی درد بھری اور بے چینی کی تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں خاموش رہنے کی تاکید کی اللہ کو اپنی بندی پر رحم آیا اور ان کے حق میں اس سورۃ کی پہلی چار آیتیں نازل ہوئیں۔

شَدِيدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

سی نفع کی چیزیں تیار ہوتی ہیں تاکہ اللہ اپنے علم سے ظاہر فرمادے کہ بن دیکھے اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کیلئے کون اٹھتا ہے بے شک

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ

اللہ قوی اور زور آور غالب ہے ﴿۲۵﴾ نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر ہم نے بھیجا تھا اور ان دونوں کی اولاد میں ہم نے نبوت

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور کتاب کے علم کو جاری رکھا ان کی اولاد میں ہدایت پر چلنے والے بھی ہوئے اور بہت سے لوگ ان میں نافرمان بھی ہو گئے۔ ﴿۲۶﴾

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

ان کے بعد بھی ہم نے اپنے رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا اور بعد میں عیسیٰ ابن مریم کو بھی رسول بنا کر بھیجا اور ہم

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ

نے عیسیٰ کو انجیل عطا فرمائی تھی، اور اس کی اتباع کرنے والوں کے دلوں کو ہم نے نرمی اور رحمت سے بھر دیا، اور یہ جو رہبانیت

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

کی بدعت انہوں نے جاری کی ہے تو ہم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اللہ کو راضی کرنے کیلئے درویشی اور فقیری کی زندگی

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

اپنے دل سے اختیار کی مگر اس کی نگہبانی اور رعایت نہیں کر سکے جیسا اس کا حق تھا پھر ان میں جو ایمان والے تھے ان کو تو ہم نے ان کا اجر دے

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

دیا لیکن ان کی اکثریت نافرمان ہو گئی۔ ﴿۲۷﴾ اے ایمان والو تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

اللہ تم کو اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا، اور تم کو نور عطا فرمائے گا اس کی روشنی میں تم کو چلتے جانا ہے اور تمہارے گناہوں کو بھی وہ

بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

معاف فرما دے گا، اللہ واقعی بڑا بخشش فرمانے والا اور رحیم ہے۔ ﴿۲۸﴾ پہلے کتاب پا کر بھی جو لوگ بگڑ چکے ہیں وہ یہ

اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فضل پر ان کی ٹھیکے داری ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ کا فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

جسے چاہتا ہے اسے اپنا فضل عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے ﴿۲۹﴾

ف ۲۷ درویشی، فقیری، گوشہ گیری اور ترک دنیا سادھو سنیاسی ہو جانا، لنگر لنگوٹ کس لی خاص قسم کے کپڑے پہن لیے، بیوی بچے چھوڑے دکان مکان سے چھٹی لی، قلندر بن گئے جنگلوں میں رہنے لگے، کمانا، جوڑنا، مخلوق کے حقوق ادا کرنا، ملنا جلنا سب بند کر دیا، یہ حکم اللہ نے نہیں دیا پھر بھی بہت سے لوگوں نے یہ راہ اختیار کی، جن کو اللہ نے کتاب کا علم دیا تھا، اور اس کی قدر تھی انہوں نے یہ کام نہ کیا، لیکن جو اللہ کی کتاب سے ناواقف رہے، انہوں نے ایسا راستہ اختیار کیا، ان میں دو طبقے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اللہ کی رضا کے لئے اسے خوش کرنے کے لئے اپنے دل سے یہ بدعت ایجاد کرتے ہیں، مگر انسان کو حاجت لگی ہوئی ہے، کھانا، پہننا، عورت، اولاد، کنبہ، خاندان، اس حاجت کے سبب ایسے عمل میں قدم قدم پر مشکل پڑتی ہے اور ایمان کو پکڑ رکھنا بہت مشکل پڑتا ہے اس کھینچ تان میں بھی جس نے ایمان پکڑ رکھا اسے اس کا اجر ملے گا، مگر یہ بھی کچھ ضروری نہیں تھا، لیکن کرنے والوں نے کیا اور دل تھام لیا تو اللہ کے یہاں سے انہیں بھی کچھ نہ کچھ مل گیا دوسرا طبقہ وہ ہے جو مکار، بدمعاش، جعل ساز اور کمینہ ہوتا ہے، ترک دنیا کا نام لیکر درویشی اختیار کی اور پردے کے پیچھے دنیا کے کتے بنے رہے نام قلندری کا کام شیطان کے

ع ۳ ۶ ۱۹

ع ۴ ۴ ۲۰

أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ
کہ پیلی پڑ کر زرد رنگ میں بدل جاتی ہے اور چورا چورا ہو جاتی ہے، اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور
وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَ
اللہ کی طرف سے مغفرت اور اس کی رضا بھی ملنے والی ہے، جبکہ دنیا کی زندگی، دھوکہ اور فریب
مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن
میں پڑنے کے سوا اور کیا ہے۔ (٢٠) اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑ کر
رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ
چلو جس کی لمبائی اور چوڑائی زمین آسمان کی طرح ہے تیار کر دی گئی ہے ان لوگوں کے لئے، جو ایمان
لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ
لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي
اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (٢١) جو بھی مصیبت چاہے زمین پر یا خود تم پر آپڑے
الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ
ہم ہی اس مصیبت کو وجود میں لاتے ہیں جو نازل ہونے کے پہلے کتاب میں لکھی ہوئی ہوتی ہے بے شک یہ سب
إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا
اللہ کے لئے آسان کام ہیں (٢٢) تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جاتی رہے اس پر افسوس نہ کرو اور اللہ جو کچھ تم کو دیوے
بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ
اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ کسی بھی اترانے والے بڑائی ہانکنے والے سے محبت نہیں فرماتا۔ (٢٣) جو لوگ بخیل بنے ہوئے ہیں اور لوگوں کو
وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ
بھی کنجوسی کی تعلیم دیتے ہیں وہ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں، جس نے حق بات سے منہ پھیر لیا تو اللہ کو کسی کی کیا پرواہ ہے وہ تو تمام خوبیوں
الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ
والا ہے (٢٤) بے شک اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ ہم نے کتاب اور میزان نازل فرمائی تاکہ انسان
وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ
انصاف پر قائم رہو جائیں، اور لوہا بھی ہم نے اتارا ہے، جس سے لڑائی کا جنگی سامان بنتا ہے اور انسانوں کے لئے اس سے اور بھی بہت

غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ

نے اللہ کے بارے میں تم کو فریب میں ڈال دیا۔ ⑭ بس آج عذاب سے چھوٹنے کے لئے تم سے اور کافروں سے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا تم سب

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

کا ٹھکانہ آگ ہی ہے یہی جگہ تمہارے لائق رہی اور دنیا سے لوٹنے کے بعد اب اسی بری جگہ میں تم کو رہنا ہے۔ ف⑮

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر کی طرف اور اللہ نے جو سچا نصیحت نامہ نازل فرمایا اس کی طرف ان کے

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

دل جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر ان پر جب لمبی مدت گزر گئی

عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ

تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی بڑی اکثریت نافرمان ہو گئی ⑯ اور جان لو کہ زمین کو مردہ

اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

ہو جانے کے بعد اللہ ہی زندہ فرماتا ہے ہم نے تمہارے لئے کھول کر صاف صاف نشانیاں بیان کر دی ہیں تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

عقل سے کام لو ⑰ بے شک صدقہ کرنے والے اور صدقہ کرنے والیاں اور اللہ کو اچھا قرض دینے والوں کا مال دُگنا کر دیا جائے گا

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اور ان کے لئے بہت ہی اکرام اور عزت والا اجر ہے۔ ⑱ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے

رُسُلِهٖٓ اُولٰۤىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

یہ لوگ اللہ کے دربار میں صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر وہاں موجود ہے اور ان کے لئے نور ہے اور جو لوگ

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤىِٕكَ اَصْحٰبُ

کافر ہوئے ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے یہ لوگ آگ کے ڈھیر میں بند کئے

الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ

جائیں گے ⑲ جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشے کی طرح غفلت میں ڈالنے والی، زینت دکھاوا اور ایک دوسرے پر فخر جتانا، اور مال اور اولاد

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

میں زیادتی چاہنا ہے۔ جیسے بارش کی حالت میں کسانوں کو فصل بہار میں عجیب خوشی ہوتی ہے، پھر کھیتی جب سوکھی ہو جاتی ہے تو تم دیکھتے ہو

ف ۱۵ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد جو لوگ دو غلے ثابت ہوئے، یعنی منافق نام کے مسلمان، اور ایمان اور عمل کے لحاظ سے کورے دوسرے وہ جو کافر ہی مرے ان کو کسی فدیے یا جرمانے کی ادائیگی کے بعد سزا میں چھوٹ دینے کا کوئی موقع نہیں دیا جائے گا، اوّل تو یہ کہ فدیہ اور جرمانے کے لئے زمین بھر کا سونا بھروائی میں دے ڈالیں جبکہ سونا تو کیا ان کے پاس پینے کے پانی کا ایک قطرہ اور بدن ڈھانکنے کو ایک لنگوٹی بھی نہ ہوگی، مگر تمثیل کے طور پر اتنا سونا دے ڈالیں تب بھی منافقین اور کافروں سے قبول نہ کیا جائیگا اور آگ کے عذاب سے چھوٹنے کی ساری ممکن صورتیں ان کے لئے بند ہو چکی ہوں گی ایمان اور نیک عمل سے آج کے لاپرواہ مسلمانوں کو اس آیت میں اپنا چہرہ دیکھ لینا چاہیئے، مزید تفصیل کے لئے دیکھیے۔

(۳) اٰل عمران
آیت نمبر ۸۶ اور ۹۱

(۱۰) یونس
آیت نمبر ۵۴

ع ۲ / ۹ / ۱۸

منزل ۷

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

میراث اللہ ہی کے لئے باقی رہ جاتی ہے فتح مکہؓ سے پہلے جس کسی نے خرچ کیا اور لڑائی میں حصہؓ لیا تم میں سے کوئی دوسرا ان کے

الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

برابر کا نہیں ہو سکتا ان کے لئے اللہ کے نزدیک بڑے بڑے درجے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا اور لڑائی

ع ۱ / ۱۰ / ۱۷ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾

میں شامل ہوئے نیک جزا کا وعدہ تو اللہ نے ہر ایک کے لئے کر رکھا ہے اور تم جو بھی کام کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۰﴾

مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ

ایسا کون ہے جو اپنے بہترین مال میں سے اللہ کو قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اس کو دُگنا اور کئی گنا کر دے اور ایسے شخص کے لئے بہت عزت

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

والا اجر ہے۔ ﴿۱۱﴾ اے نبیؐ آپ اس دن دیکھو گے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو کہ ان کے سامنے آگے آگے اور داہنی جانب

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا

نور تیزی سے پھیل رہا ہوگا انہیں خوشخبری دی جائے گی کہ بشارت ہو تم کو آج کے دن ایسی سدا بہار جنتوں کی جس کے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ

نیچے نہریں چلتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو گے اور یہ بہت زبردست کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ جس دن منافق مرد اور منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کر سکیں جواب میں کہا جائے گا کہ

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

پیچھے واپس پلٹ جاؤ وہاں روشنی تلاش کرو بس ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ ؕ

ہوگا اس کے اندر کی جانب تو رحمت ہی رحمت ہوگی اور دیوار کے باہر کی طرف سامنے عذاب ظاہر ہو چکا ہوگا۔ ﴿۱۳﴾

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

منافق لوگ دھاڑیں مار کر انہیں آواز دیں گے کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ایمان والے جواب دیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنوں میں ڈالا ہماری

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِىُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ

ناکامی کا تمہیں بہت انتظار تھا اور تم شک میں پڑے رہے اور تم کو آرزوؤں کے چکر نے دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور فریب دینے والے

ف ۱۳ حشر کا دن ہوگا ہر ایک کے ایمان اور نیک عمل کی مقدار سے اس کے سامنے اور داہنی جانب روشنی ہوگی تاکہ آگے جنت میں جا سکیں ایمان والوں کے ساتھ جو لوگ دنیا میں دوغلے قسم کے تھے وہ اپنے سامنے اندھیرا پا کر چیخ پڑیں گے کہ ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہاری روشنی میں ساتھ چلیں گے، ایمان والے انہیں صاف جواب دے دیں گے کہ آج کی روشنی دراصل دنیا میں حاصل کرنے کی چیز تھی وہاں واپس جاؤ اور لے آؤ، یہاں اب تم کو ہماری روشنی میں سے کچھ نہیں مل سکتا۔

الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣﴾ هُوَ
سے اول وہی تھا اور سب سے آخر وہی رہے گا ظاہر اور باطن میں اسی کا جلوہ ہے وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے (٣) وہی ہے
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرما دیا پھر عرش پر اسی کا راج ہمیشہ کے لئے چھایا ہوا ہے زمین میں جو چیز
الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
داخل ہوتی ہے اور جو کچھ زمین سے خارج ہوتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے نازل ہوتا ہے اور جو چیز آسمانوں میں چڑھتی
مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
ہے سب کچھ وہ جانتا ہے، اور جہاں کہیں تم ہوتے ہو، اللہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے اور تمہارے ہر کام کو اللہ
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
خوب دیکھ رہا ہے (٤) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی اکیلے کی ہے اور سب کام اللہ کی طرف لوٹائے
الْاُمُوْرُ ﴿٥﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ
جائیں گے (٥) وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور وہ تو سینوں کے
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٦﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
بھید بھی خوب جانتا ہے (٦) اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے راہِ خدا میں خرچ کرے جاؤ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾
جس میں اس نے تم کو پہلوں کا جانشین بنا دیا جو لوگ تم میں سے ایمان میں آگئے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ (٧)
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ
اور تم کو اللہ پر ایمان لانے میں اب کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے جب کہ رسول ﷺ تم کو برابر دعوت دیے جا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ اور تم سے اس کا
قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى
قول و قرار بھی لیا جا چکا ہے اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو اپنے قول میں سچے رہو (٨) وہی ہے جو اپنے بندے ﷺ پر صاف صاف آیتیں
عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ
نازل فرما رہا ہے تاکہ تم کو اندھیاریوں سے نکال کر نور کی طرف لے آوے اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر شفقت
بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ
اور رحم فرمانے والا ہے (٩) اور یہ نہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جبکہ آسمانوں اور زمین کی

منزل ٧

ف ٨٢ یعنی جس طرح آدمی کو روز کھانا پینا درکار ہے۔ اس طرح کہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، تم نے بھی ہماری دعوت کو رد کر دیا، اور ہماری بات کو جھٹلانے میں ایڑی چوٹی کا ایسا زور لگایا کہ معلوم ہوتا ہے، یہ مشغلہ تمہاری روزی روٹی بن گیا ہے، بغیر اس کے تم کو چین نہیں بعض لوگ حق کی مخالفت کی دھن میں ایسے لت پت ہوتے ہیں، کہ ان کی روزآنہ کی ضروریات میں گویا یہ بھی شامل ہے، کہ کسی بھی حق بات کی مخالفت کو برابر جاری ہی رکھیں گے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ

پروردگار کی طرف سے ﴿٨٠﴾ کیا تم اس پیغام کو معمولی بات سمجھتے ہو ﴿٨١﴾ ہماری بات کو جھٹلانے

رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ

کے کام کو تم نے اپنی غذا بنالی ہے ﴿٨٢﴾ کیا حال بنے گا تمہارا جب تمہاری جان حلق میں اٹک جائے گی ﴿٨٣﴾ اور اس وقت

حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

تمہاری آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں۔ ﴿٨٤﴾ اس وقت تم سے بھی زیادہ اسکے قریب ہم ہوتے ہیں، لیکن تم دیکھ نہیں سکتے ﴿٨٥﴾

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

تمہارے خیال میں اگر تم کو نیکی بدی کا بدلہ نہیں پانا ہے۔ ﴿٨٦﴾ اگر تم سچے ہو تو پھر موت کو واپس کیوں نہیں

صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ

دھکیل دیتے۔ ﴿٨٧﴾ پھر اگر مرنے والا مقرب لوگوں میں سے ہے۔ ﴿٨٨﴾ تو اس کے لئے راحت اور خوشبودار

وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ

پھول اور نعمت سے بھرپور جنت موجود ہے ﴿٨٩﴾ اگر وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کا نامۂ عمل ان کے داہنے ہاتھ میں ملنا ہے۔ ﴿٩٠﴾ تو اسے موت کے

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

وقت کہا جائیگا کہ تجھ پر سلام ہو جو اپنا نامۂ عمل سیدھے ہاتھ میں پانیوالے ہیں تو ان میں شامل ہے ﴿٩١﴾ اور اگر مرنے والا جھٹلانے والوں اور گمراہ لوگوں میں

الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

کا ہوگا۔ ﴿٩٢﴾ تو اسکی مہمانی کھولتے پانی سے ہوگی ﴿٩٣﴾ اور آگ کے ڈھیر میں اسے بند کیا جائے گا ﴿٩٤﴾ یہ سب باتیں سچ سچ ہیں

٣ ع ٢٢ ١٦ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

اور یقینی ہیں۔ ﴿٩٥﴾ بس آپ تو اپنے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو جو بڑا عظیم ہے ﴿٩٦﴾

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ الحدید مدنی ہے اللہ کا نام لے کر شروع کرو جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس میں انتیس آیات اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ لَهٗ مُلْكُ

آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے ﴿١﴾ آسمانوں اور زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾ هُوَ

جو کچھ ہے سب کا سب اسی کا ہے زندگی بھی وہی دیتا ہے اور موت بھی وہی دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿٢﴾ سب

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
یا ہم پیدا کرتے ہیں ۝٥٩ ہم نے تمہاری تقدیر میں موت لکھ دی ہے اور ہم کچھ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا
عاجز نہیں ہیں۔ ۝٦٠ کہ بدل ڈالیں دوسروں کو تمہاری جگہ اور تمہاری شکل ایسی بنا ڈالیں کہ تم خود بھی اپنے آپ
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢
کو پہچان نہ سکو ۝٦١ پہلی بار کی پیدائش تو تم جان چکے تھے، اب تم نے اس سے عبرت نصیحت کیوں نہ پکڑی ۝٦٢
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤
بھلا اپنی کھیتیاں ہی دیکھ لو جو کچھ تم بوتے ہو۔ ۝٦٣ کیا تم اس بیج کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ ۝٦٤
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦
اگر ہم چاہیں تو اس کھیتی کی پیداوار کو چورا چورا کر ڈالیں تو پھر باتیں بناتے ہاتھ ملتے رہ جاتے ہو، ۝٦٥ کہ ابھی ہم تو اب قرض میں گھر گئے ۝٦٦
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ
بلکہ یہ بھی کہتے ہو کہ ابھی ہم تو بدنصیب ہو گئے ۝٦٧ بھلا دیکھو تو اس پانی کو جو تم پیتے ہو۔ ۝٦٨ کیا بادلوں
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
سے تم نے اسے اتارا ہے یا ہم اتارتے ہیں۔ ۝٦٩ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کھارا
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَاَنْتُمْ
کر ڈالیں آخر تم شکر کیوں نہیں کرتے ۝٧٠ تم نے اس آگ پر غور کر لیا ہوتا جو تم سلگاتے ہو ۝٧١ جلنے کے کام
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝٧٢ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
آنے والے ان درختوں کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرتے ہیں ۝٧٢ ہم نے اس آگ کو یادگار نشانی بنایا ہے اور مسافروں کے
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝٧٣ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
لئے اس میں فائدے رکھ دئے۔ ۝٧٣ بس آپ تو اپنے رب کا نام لیکر اس کی تسبیح بیان کرو جو بڑی عظمت والا ہے ۝٧٤ میں تاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی قسم کھا کر گواہی
النُّجُوْمِ ۝٧٥ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝٧٦ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝٧٧
کیلئے پیش کرتا ہوں ۝٧٥ اگر تم جانو تو اس گواہی کا پیش کرنا بہت بڑی بات ہے ۝٧٦ کہ بے شک یہ قرآن بڑی کرامت والا ہے ۝٧٧
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
جو ایک ایسی مرکزی کتاب میں محفوظ ہے ۝٧٨ کہ پاک صاف ہی اسے چھو سکتے ہیں۔ ۝٧٩ یہ تنزیل ہے تمام جہانوں کے

ف ٦٥ یہ کہ پانی نہ ہوا طوفان آگیا پالا پڑ گیا کھیتی اجڑ گئی، مگر یہ باتیں بنا کر رہ جاتے ہو، اصل مالک کو بھول بیٹھے جو یہ سب تم کو عطا فرماتا ہے۔

ف ٦٦ اصل پونجی برباد ہوئی آگے کھانے کو دوسری بار بیج ڈالنے کو قرض کا جرمانہ پڑ گیا پھر بھی تمہاری عقل ٹھکانے نہیں آئی۔

ف ٧٣ اگلے دور میں آگ سے کھانا پکتا، بدن سینکتے، شہر پناہ کے گیٹ پر بادشاہی چوکی دار آگ کے الاؤ روشن رکھتے، تاکہ دور سے مسافروں کو پتہ لگے کہ یہاں آبادی ہے، جنگلوں میں مسافر اپنے آس پاس آگ جلا کر رات میں سوتے تاکہ وحشی جانوروں سے بچاؤ رہے، اور اب یہی آگ مسافروں کی مزید ضرورتیں پوری کرتی ہے، ریل، سمندر کے جہاز، موٹر، بس، ہوائی جہاز ایسی تمام سواریوں میں آگ کا ایندھن ہی اب بھی اصل ہے، چاہے لکڑی کوئلہ ہو یا پٹرول ڈیزل، مٹی کا تیل یا اور کچھ ہو بہرحال میں آگ سے مسافروں کے نفع وابستہ رکھے، اپنے اصل مالک کو جانتا، نا ہو تو ہزاروں نشانیاں ہیں، اور جو نہ مانے اس کی عقل پر افسوس۔

ع ٢ ٣٦ ١٥

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

ہم نے ان حوروں کی پیدائش میں ایک خاص اٹھان رکھی ہے ﴿٣٥﴾ ہم نے انہیں کنواریاں بنا دیا ﴿٣٦﴾ پیار محبت کرنے والیاں اور ہم عمر ہونگی ﴿٣٧﴾

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾

ع ٢٨ ١٤

یہ سب ان کے لئے جن کا نامۂ عمل داہنے ہاتھ میں دیا گیا ہو ﴿٣٨﴾ ان کی بڑی اکثریت اگلے لوگوں میں ہو گی۔ ﴿٣٩﴾ اور پچھلے لوگوں میں سے بھی ان کی بڑی تعداد ہو گی ﴿٤٠﴾

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾

اور جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ملا ہو گا، ان کا بہت برا حال ہو گا۔ ﴿٤١﴾ تیز آنچ اور کھولتے پانی میں ہوں گے ﴿٤٢﴾

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

گرم سیاہ دھوئیں کی چھاؤں میں ﴿٤٣﴾ اس چھاؤں میں نہ ٹھنڈک ہوگی نہ راحت ﴿٤٤﴾ اس سے پہلے یہ لوگ بہت

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾

خوش حال تھے۔ ﴿٤٥﴾ بڑے زبردست گناہوں پر بھی اصرار کرتے تھے۔ ﴿٤٦﴾

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

اور کہتے تھے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے تب کیا پھر ہم کو

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

اٹھایا جائے گا۔ ﴿٤٧﴾ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادے ﴿٤٨﴾ آپ کہہ دو! بے شک پہلے پچھلے سب کو اٹھایا جائے گا ﴿٤٩﴾

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

ایک خاص دن جس کا وقت صرف ہم کو معلوم ہے سب کو جمع کر دیا جائے گا ﴿٥٠﴾ اے وہ لوگو جو بہک رہے ہو اور

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُوْنَ

جھٹلاتے بھی ہو تمہارا برا حال ہو گا۔ ﴿٥١﴾ زقوم کا درخت تم کو کھانا ہو گا۔ ﴿٥٢﴾ پھر اس کو پیٹ بھر

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ

کر کھانا ہو گا۔ ﴿٥٣﴾ پھر اس کھانے پر گرم کھولتا ہوا پانی پینا ہو گا۔ ﴿٥٤﴾ بس یہ پینا اس طرح ہوگا جیسے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ

پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ ﴿٥٥﴾ ان کے لئے انصاف کے دن یہ مہمانی ہو گی۔ ﴿٥٦﴾ تم کو تو ہم نے پیدا کیا تھا پھر تم

فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ

نے ہماری بات کو سچ کیوں نہ جانا۔ ﴿٥٧﴾ کیا تم نے نہ دیکھا جو منی تم ٹپکاتے ہو۔ ﴿٥٨﴾ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو

مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ

اڑ جائے گی ﴿۶﴾ اور تم لوگ تین قسم کے گروہ بن جاؤ گے ﴿۷﴾ ایک تو وہ ہوں گے جن کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ عمل دیا جائیگا بہت

الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

اچھے رہے یہ لوگ ﴿۸﴾ اور دوسرے وہ ہوں گے جن کے بائیں ہاتھ میں اُن کا نامۂ عمل دیا گیا ہوگا یہ لوگ عذاب میں ہونگے ﴿۹﴾ اور تیسری جماعت ان کی ہوگی جو

السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

نیکی کی دوڑ میں آگے بڑھ گئے ﴿۱۰﴾ بس یہ لوگ اللہ کے مقرب بندے ہوں گے ﴿۱۱﴾ جنت میں نعمت پر نعمت پا رہے ہوں گے ﴿۱۲﴾ اوّل کے لوگوں میں ان کی

الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ

تعداد بہت ہوگی ﴿۱۳﴾ پچھلے لوگوں میں ان کی تعداد تھوڑی ہوگی ﴿۱۴﴾ سونے کی ڈوریوں سے گتھے ہوئے تخت پر ﴿۱۵﴾ آمنے سامنے تکیہ لگائے

عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ

شان سے بیٹھے ہوں گے۔ ﴿۱۶﴾ ہمیشہ ایک ہی عمر کے لڑکے ان کی خدمت کے لئے چلت پھرت میں مشغول ہوں گے ﴿۱۷﴾ لوٹے جگ اور آفتابے

وَّاَبَارِیْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

لئے اور بہتی شراب کے بھرے ہوئے جام لئے پھرتے ہوں گے۔ ﴿۱۸﴾ جس کے پینے سے دردِ سر کبھی نہ ہوگا اور بکواس بھی نہ کریں گے ﴿۱۹﴾

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ

اور کھانے کے لئے ایسے ایسے میوے جو ان کے دل پسند ہوں۔ ﴿۲۰﴾ اور پرندوں کا گوشت جتنا ان کا جی چاہے۔ ﴿۲۱﴾ اور

حُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ﴿۲۲﴾ حفاظت میں رکھے ہوئے موتیوں جیسی۔ ﴿۲۳﴾ یہ جزائے خیر ہے ان کے نیک

یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا

عمل کی۔ ﴿۲۴﴾ وہاں ان کو کبھی بے ہودہ اور بری بات سننے کو نہ ملے گی۔ ﴿۲۵﴾ آپس میں ایک دوسرے کو سلام پر سلام

سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ

کہتے ہوں گے ﴿۲۶﴾ اور دوسرا طبقہ داہنے والوں کا ہوگا، ان کو بھی خوب اچھی راحت ہے۔ ﴿۲۷﴾ لذت والی بے خار

مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾

بیریاں۔ ﴿۲۸﴾ کیلوں کے جھنڈ ﴿۲۹﴾ اور گھنی چھاؤں کے لمبے لمبے سائے۔ ﴿۳۰﴾ بہتے پانی کے جھرنے ﴿۳۱﴾

وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ؕ﴿۳۴﴾

اور بہت سے میوے۔ ﴿۳۲﴾ کوئی روک ٹوک نہیں اور میوے کبھی ختم نہ ہوں گے ﴿۳۳﴾ عالی شان بچھایت۔ ﴿۳۴﴾

ف ۱۳ اللہ کے مقرب بندے
پہلے لوگوں میں بہت کثرت سے ہوتے
تھے، بعد والے نیکیوں پر کم چلے اس
لئے ان میں مقرب لوگوں کی تعداد
تھوڑی رہی۔
ف ۱۷ اہلِ جنت کی خدمت
میں دوڑ دھوپ کرنے والے خدام
نوجوان لڑکے ہمیشہ ایک ہی عمر کے
کمسن جوان ہوں گے یہ نہ ہوگا کہ
کوئی خدمت گار بڑی عمر کا ہو
کر ریٹائر ہو کر خدمت سے چھٹی
لے کر یا بیمار ہو یا مر جائے یا بڑا ہو
کر سر چڑھا ہو جائے جیسے دنیا
میں بعض خدمت گار بڑے ہو کر
اپنے آقا کے مقابلے میں آجاتے ہیں
یا بغاوت کر دیتے ہیں، بلکہ سدا سدا
کے لئے اہلِ جنت کی خدمت میں
رہیں گے کبھی نافرمانی نہ کریں گے
ف ۲۵ دنیا میں انسان کو ہر طرح
کی آوازیں سننی پڑتی ہیں چاہے
پسند ہو یا ناپسند، وہاں جنت
میں اپنی خلافِ مرضی یا دل کو بری
لگے ایسی بات کبھی سننی نہ پڑیگی
ف ۳۳ دنیا کا پھل ایک حد
پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، سڑتا
ہے، اور اس پر کسی کی ملکیت
... اس کی طرف سے بندش بھی
ہوتی ہے جنت میں ایسا کچھ بھی
نہ ہوگا۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِیْهِمَا

سکو گے ۔ ﴿٦٣﴾ دونوں باغ خوب گھنے ہونگے ﴿٦٤﴾ تمہارے رب کی اتنی بھر پور نعمتیں ہیں بتاؤ کس کو جھٹلا سکو گے ﴿٦٥﴾ دونوں باغوں میں دو

عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ

چشمے مارے جوش کے ابلتے ہوں گے ﴿٦٦﴾ پھر تم اپنے رب کی کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ﴿٦٧﴾ دونوں باغوں میں میوے ہی

وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

میوے اور کھجور اور انار ہوں گے ﴿٦٨﴾ بس اب تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کر سکو گے ﴿٦٩﴾ اس میں نیک سیرت اور حسین حوریں

حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾

ہوں گی ۔ ﴿٧٠﴾ تو تم اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھوٹ بتا سکو گے ﴿٧١﴾ حوریں خیموں میں بیٹھی اہلِ جنت کے انتظار میں ہونگی ﴿٧٢﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ

بتاؤ تم اپنے رب کی اس نعمت کو بھی سچ نہ جانو گے ۔ ﴿٧٣﴾ ان کو اہلِ جنت سے پہلے کسی انسان یا جنات نے چھوا بھی نہ

لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ

ہو گا ۔ ﴿٧٤﴾ بس پھر تم اپنے رب کی ایسی نعمت کا انکار کیسے کر سکتے ہو ﴿٧٥﴾ تکیہ لگائے ہوں گے ایسے قالینوں پر جو ہرے سبز

خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

بہت ہی نفیس اور خوبصورتی سے بھر پور ہوں گے ۔ ﴿٧٦﴾ اب تم ہی بتاؤ کہ اپنے رب کی ایسی بھر پور نعمتوں کو تم نے جھوٹ کیسے سمجھ لیا ﴿٧٧﴾

ع ٣ ١٣ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ ﴿٧٨﴾

نام تو بس اے نبی ﷺ آپ کے رب کا ہے جو برکت جلال اور عظمت والا ہے ۔ ﴿٧٨﴾

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَکِّیَّةٌ وَّ هِیَ سِتٌّ وَّ تِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۃ الواقعہ مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں چھیانوے آیات اور تین رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھنا شروع کرو اللہ کے نام سے کہ وہی رحمٰن ہے رحیم ہے ۔

نصف الحزب اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾

جب ہو جانے والی ہو کر رہے گی ۔ ﴿١﴾ اس کے ہو جانے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں ﴿٢﴾ کسی کو گرا دے گی کسی کو اونچا مرتبہ دلا دیگی ﴿٣﴾

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَکَانَتْ هَبَآءً

جب زمین کو ہلا دیا جائے گا تو وہ کانپنے لگے گی ﴿٤﴾ اور پہاڑوں کو چورا کر دیا جائے گا ﴿٥﴾ بس پھر پہاڑوں کی دھول

منزل ۷

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
(۴۱) اے تم دونوں یہ تو بتاؤ کہ اپنے رب کی کون کون ف۴۱ ... کی پیشانی اور دونوں پاؤں پکڑ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا -
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ
سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۲) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے - (۴۳) جہنم میں بلتے کھولتے گرم
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ
پانی کے لاوے میں ان کو پھیرے لگانے پڑیں گے (۴۴) تو پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھوٹ ثابت کر سکو گے (۴۵) جو کوئی بھی اپنے رب کے حضور
مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾
کھڑا ہونے سے ڈر گیا اسکے لئے دو بلاغ ہیں (۴۶) یہ نعمت ہے تمہارے رب کی اب بتاؤ کہ کس نعمت کی تکذیب کرو گے (۴۷) دونوں باغوں میں پھلدار درخت ہونگے (۴۸)
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
یہ نعمت ہے تمہارے رب کی تم کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۹) اس میں دو چشمے جوش مارتے ہوئے بہتے ہوں گے (۵۰) اپنے رب کی نعمت میں سے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
تم کس کس کو جھٹلاتے ہو (۵۱) اس میں سب میوے کے دو دو جوڑے ہوں گے - ف۵۲ (۵۲) پھر تم اپنے رب کی کون کون
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۵۳) تکیہ لگائے ایسے فرش پر ہوں گے جس کا استر اطلس کا ہو گا - اور دو باغوں کے میوے جھکے ہوئے
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ
قریب آنے ہی رہیں گے (۵۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۵۵) اس میں نیچی نگاہ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ
رکھنے والیاں ہوں گی اہل جنت سے پہلے ان کو کسی انسان یا جنات کا ہاتھ بھی نہ لگا ہو گا - (۵۶) اب تم اپنے رب کی
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ
کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۵۷) حوریں ایسی ہوں گی کہ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہوں - (۵۸) تم اپنے رب کی کون
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ
کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے - (۵۹) احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے (۶۰) اب تم بتا دو کہ اپنے
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۶۱) ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں - (۶۲) تمہارے رب کی کون سی ایسی نعمت ہے جسے تم جھٹلا

ف۴۱ مجرم برابر پکڑ لئے جائیں گے یہ بھی مظلوم کے لئے ایک نعمت ہے مجرموں کی شناخت کے لئے زحمت نہ ہوگی چہروں سے پہچان لئے جائیں گے لعنت اور پھٹکار کی سیاہی لپٹی ہوگی کالے کالے ڈراؤنے بھیانک چہرے سے ہر مجرم کے گناہ کے لحاظ سے اس کی پہچان ہو جائے گی، یہ ایک اور ذلت ہوئی کہ مخلوق کے سامنے رسوائی ہوگی سب کو پتہ لگ گیا کہ کس بے ایمان نے کیا کیا جرم کیا تھا۔

ف۵۲ یعنی میوے ایک ہی قسم کے نہیں کہ کھاتے کھاتے جی اکتانے لگے، بلکہ ہر طرح لذت، مزہ، رنگ، خوشبو نت نئی تاکہ طبیعت ہر وقت بشاش رہے۔

نصف الربع

ع ۲ / ۲۰ / ۱۲

وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

نکلتا ہے ۔ (۲۲) اب بتاؤ کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۳) پہاڑوں کی طرح اونچے اونچے جہاز جو سمندر

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵ كُلُّ مَنْ

میں چلتے ہیں اسی کے ہیں ۔ (۲۴) اب تم ہی بتادو کہ اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کر سکتے ہو (۲۵) جو کوئی بھی زمین پر ہے

ع ۲۵ / ۱۱

عَلَيْهَا فَانٍ ۝۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۲۷ فَبِاَيِّ

فنا ہو جائے گا ۔ (۲۶) جلال اور عزت والے تیرے رب کا وجود ہی باقی رہے گا ۔ (۲۷) بس اپنے رب کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۸ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ

کس کس نعمت کا انکار کرو گے ۔ (۲۸) آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے سب کے سب اسی ایک سے مانگتے ہیں، اور اس کی یہ شان ہے کہ

هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝۲۹ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۰ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ

ہر دن کام میں مصروف ہے (۲۹) تم اپنے رب کی کون سی نعمت کی تکذیب کرو گے (۳۰) اے دونوں بوجھل قافلے والو ہم بہت جلد تمہارے

الثَّقَلٰنِ ۝۳۱ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۲ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

حساب ہٹا دیں گے (۳۱) اے تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلانے کی جرأت کر سکو گے (۳۲) اے جنات اور انسان اگر تم سے

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

ہو سکے تو آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے باہر نکل جاؤ نہیں نکل سکو گے مگر اس کے لئے تم

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝۳۳ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۴ يُرْسَلُ

کو بڑا زور لگانا پڑے گا ۔ (۳۳) بس تم اپنے رب کی ایک نعمت کا بھی انکار نہ کر سکو گے (۳۴) تم پر آگ کے شعلے

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝۳۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اور پگھلا ہوا تانبا چھوڑا جائے گا کہ اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے ۔ (۳۵) تم اپنے رب کی کسی بھی نعمت

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۶ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝۳۷

کو جھٹلانے کی ہمت نہ کر سکو گے (۳۶) جب آسمان پھٹ جائے گا اور گرم تیل کی تلچھٹ کی طرح سرخ گلابی ہو جائے گا ۔ (۳۷)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۸ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ

تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انجان بنے رہو گے (۳۸) وہ دن ایسا ہو گا کہ کسی انسان اور جنات سے اس کے گناہ کے بارے میں زیادہ پوچھنے

وَّلَا جَآنٌّ ۝۳۹ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۰ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

کی ضرورت نہ ہو گی (۳۹) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھوٹ جانو گے ۔ (۴۰) مجرموں کو ان کے چہروں سے پہچان لیا جائے گا، اور ان

ف ۲۹ اللہ تعالیٰ ہر گھڑی ہر پل اپنی کائنات کو برابر دیکھتا ہے، ہر ایک کے سوال اسی کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں ہر دن اسے کام ہی کام ہے نہ آرام نہ نیند، نہ اکتاہٹ نہ غفلت نہ تھکان کوئی چیز اسے کبھی چھو نہیں سکتی۔

ف ۳۰ یعنی ایسا رب جو تمہاری ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے، یہ بھی اس کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

ف ۳۱ تمام جنات اور تمام انسانوں کا حساب لینا یہ بہت ہی بوجھل اور بھاری کام ہے لیکن اللہ پر یہ بھی کچھ مشکل نہیں فرمایا بہت جلد ہی سب کچھ نپٹا دیں گے، ہر جنات اور ہر انسان کا حساب پورا پورا اور صحیح صحیح کر دیا جائے گا

ف ۳۳ معلوم ہوا کہ زمین کی سرحدوں سے باہر نکلنا ممکن نہیں، لیکن اس کے لئے "سلطان" چاہیئے سلطان کے معنی قوت، طاقت، زور اور علمی سند کے بھی ہوتے ہیں واللہ اعلم

ف ۳۸ یہ بھی اللہ کی نعمت ہے کہ آسمان کی چھت کے نیچے آدم علیہ السلام کا خاندان پڑا ہے جب یہاں سے اٹھانے کا وقت آئے گا، تو آسمان کو پھاڑ دیں گے، جو تیل کی طرح پگھلا ہوا مادہ بن کر شدت حرارت سے لال گہرا گلابی رنگ اختیار کر لے گا۔

ف ۳۹ نامۂ عمل میں سب کچھ لکھا ہوا ہوگا، گواہیاں شہادتیں مکمل ہوں گی، اس لئے زیادہ پوچھ گچھ کی ضرورت نہ ہوگی، البتہ مجرم کو ذلیل کرنے کے لئے بعض موقعوں پر پوچھا جائے گا۔

منزل ٧

٣ ع ٥ ١٠

فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

اقتدار والے بادشاہ کے دربار میں صداقت والے اپنا مقام پالیں گے ﴿٥٥﴾

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ رحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی ۔ شروع ہوتا ہے اللہ کے نام جو رحمٰن ہے رحیم ہے ۔ اس میں ۷۸ آیتیں اور تین رکوع ہیں

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن ہے ﴿١﴾ جس نے قرآن سکھایا ﴿٢﴾ اسی نے انسان کو پیدا فرمایا ۔ ﴿٣﴾ اسی نے انسان کو بولنا سکھایا ﴿٤﴾

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند حساب سے برابر چل رہے ہیں ۔ ﴿٥﴾ ستارے اور درخت سب کے سب سجدہ کرتے ہیں ﴿٦﴾ آسمانوں کو اسی

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا

نے بلند فرمایا اور میزان قائم کردی ۔ ﴿٧﴾ تم کو حکم دیا کہ وزن تول میں شرارت نہ کرو ﴿٨﴾ انصاف کے ساتھ ٹھیک

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

ٹھیک وزن قائم رکھو اور ناپ تول میں کمی نہ کرو ۔ ﴿٩﴾ اور زمین کو مخلوق کے لئے بچھا دیا ۔ ﴿١٠﴾

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں طرح طرح کے میوے اور کھجور جس کے اوپر غلاف لپٹے ہوئے ہیں ، پیدا فرمائے ﴿١١﴾ اور کھانے کے لئے اناج جس میں بھوسا بھی ہوتا ہے

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

اور خوشبودار ذائقہ ﴿١٢﴾ تو پھر اے تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کرسکو گے ﴿١٣﴾ ٹھیکرے کی طرح کھن کھن بجنے والی مٹی سے

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ

انسان کو پیدا فرمایا ۔ ﴿١٤﴾ اور جناتوں کو آگ کے شعلے سے پیدا فرمایا ۔ ﴿١٥﴾ بس پھر تم دونوں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ

اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿١٦﴾ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا رب وہی ہے ﴿١٧﴾ تم اپنے رب کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿١٨﴾ اسی نے دونوں دریا ملا کر ساتھ ساتھ چلا دئے ﴿١٩﴾ پھر دونوں کے بیچ آڑ رکھدی کہ اپنی

لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتے ﴿٢٠﴾ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿٢١﴾ دونوں سمندروں سے موتی اور مونگا

ف ١٢ یہاں سے آخر سورۃ تک بار بار اپنی نعمتوں کی یاد کرائی اور جناتوں اور انسانوں سے پوچھا کہ بتاؤ تم کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اس سورۃ میں بعض نعمتوں کا ذکر کیا ، اور بعض عذاب کا ذکر کیا کہ اس کی اطلاع پہلے سے دینی بھی نعمت ہے اور بہت سی مصیبتوں سے بچا دینا بھی نعمت ہے ، ہم نے ہر آیت میں مضمون کے لحاظ سے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ کے ترجمے میں ایسی رعایات اختیار کی ہیں کہ نعمت کی طرف آدمی کا دھیان بنا رہے ۔

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
دلایا مگر انہوں نے لوطؑ کی ہر اطلاع پر شک کیا۔ ﴿٣٦﴾ انہوں نے لوطؑ کے مہمانوں کو چھین لینے کے لئے دھونس جمائی ہم نے ان کی آنکھیں مٹا

اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
ڈالیں میرے ڈرانے پر بھی نہ ماننے تو اب چکھو میرا عذاب ﴿٣٧﴾ ان کو صبح سویرے ہی عذاب نے

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
دھر لیا۔ ﴿٣٨﴾ میرے ڈرانے کے بعد بھی نہیں مانے تو میرا عذاب چکھو ﴿٣٩﴾ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
کوئی ہے جو سوچے سمجھے؟ ﴿٤٠﴾ اور فرعون والوں کے پاس بھی ڈرسنانے والے آئے ﴿٤١﴾ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ
بس ہم نے بھی انہیں کس کر ایسا زبردست پکڑا کہ چھوٹ نہ سکے ﴿٤٢﴾ تم سے پہلے کے لوگ زیادہ خوشحال تھے یا آج کے تمہارے کفار، یا کسی آسمانی کتاب

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ
میں تمہارے کسی خارجی معافی کی ضمانت دی گئی تو دکھلاؤ ﴿٤٣﴾ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں کہ ہم سب جمع ہو کر مقابلہ کریں گے ﴿٤٤﴾ ان کا مجمع بکھیر دیا

الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
جائے گا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے ﴿٤٥﴾ بلکہ ان کے لئے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے جو بہت زیادہ سخت اور

وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي
کڑوی ہے ﴿٤٦﴾ مجرم لوگ گمراہی اور پاگل پن کا شکار ہیں۔ ﴿٤٧﴾ جس دن یہ لوگ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے

النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ
جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تیز جلن کا عذاب چکھتے رہو۔ ﴿٤٨﴾ بے شک ہم نے ہر چیز کو اس کا اندازہ مقرر فرما کر

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
پیدا کیا ہے ﴿٤٩﴾ ہمارا حکم تو بس ایک پلک جھپکنے کے وقت میں لاگو ہو جاتا ہے ﴿٥٠﴾ تمہارے ہم خیال لوگوں کو اس سے پہلے ہم

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ
نے برباد کر ڈالا۔ تو کیا پھر بھی تم کو نصیحت نہیں مل سکی ﴿٥١﴾ ان کے فعل کی ہر چیز کو ہم نے اعمال نامے میں درج کر لیا ہے ﴿٥٢﴾ اور وہ

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
کام چاہے چھوٹا ہو یا بڑا سب کا سب لکھ لیا گیا ہے ﴿٥٣﴾ پرہیزگار لوگ جنت میں ہوں گے اور نہریں ان کے استعمال میں ہوں گی ﴿٥٤﴾

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ⑲ تَنْزِعُ النَّاسَ

تیز آندھی ان پر چلادی ان کی نحوست ان پر چھا گئی ۔ ⑲ یہ آندھی لوگوں کو اس طرح اکھاڑ

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ⑳ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ㉑ وَ

دیتی تھی جیسے کھجور کی ڈالیاں ٹوٹ کر پڑی ہوں ۔ ⑳ تب ان کو معلوم ہوگیا کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا رہا ۔ ㉑ ہم نے

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ㉒ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ㉓

اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کردیا ہے تو کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے ۔ ㉒ ثمود نے بھی پیغمبروں کی بات کو جھٹلا یا ㉓

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ㉔ ءَاُلْقِيَ

کہنے لگے کہ کیا ہم میں کا ایک آدمی یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ ہم اس کے حکم کی پابندی کریں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو راہ بھولے اور پاگل پن کا شکار ہوئے ㉔ کیا ہم

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ㉕ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

سب کے درمیان اسی پر نصیحت اتاری گئی، نہیں بلکہ یہ جھوٹا اور شر پھیلانے والا ہے ㉕ ابھی کل ہی ان کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ جھوٹا اور شر

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ㉖ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

پھیلانے والا کون ہے ۔ ㉖ پہلے تو ان کی آزمائش کے لئے ہم ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں، بس ان کے انجام کا انتظار کر اور صبر

وَاصْطَبِرْ ㉗ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ㉘

سے جما رہ ۔ ف۲۷ ان کو خبر کردو کہ ان کے بیچ پانی پلانے کی باری تقسیم کردی گئی ہے ہر ایک کو اپنی باری کے وقت ہی حاضر ہونا پڑے گا ㉘

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ㉙ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ㉚

بس وہ نہیں مانے اور اپنے ایک حمایتی کو بلایا اس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے ㉙ تب میرا عذاب آگیا اور ڈرسنانے کے بعد ان کا انجام کتنا خراب ہوا ㉚

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ㉛

ہم نے ان پر ایک زوردار آواز بھیجی کہ یکایک وہ ایسے ٹکڑے ہو گئے جیسے لوٹی ہوئی باڑھ کا چورا ہو ㉛

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ㉜ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ

قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے ہم نے آسان کردیا ہے بس کوئی ہے کہ نصیحت مان لیوے ف۳۲ لوط کی قوم نے بھی ڈرسنانے والوں کی

بِالنُّذُرِ ㉝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۙ ㉞

بات کو نہیں مانا ㉝ تو ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کردی مگر لوط کی بات ماننے والوں کو رات کے پچھلے حصے میں ہم نے بچا لیا ۔ ㉞

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ㉟ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

ہماری طرف سے یہ نعمت تھی جو کوئی ہمارا حق مانے ہم اسے ایسی جزا عطا فرماتے ہیں ㉟ لوط نے ان کو ہمارے عذاب سے بار بار خوف

منزل ۷

ف۲۷ یہ وحی حضرت صالح علیہ السلام کی طرف فرمائی کہ ہم ان پر ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں یہ ان کے لئے بڑی مصیبت آزمائش اور فتنے کا سبب بنے گی اس کے بعد انہیں عذاب میں دھر لیں گے تب تک آپ انتظار کریں اور اپنی جگہ برابر جم کر رہیں۔

ع ۲۲ ۸

ف۲۸ اونٹنی امتحان کا سبب تھی اللہ نے بندوں کو آزمائش میں ڈال کر پرکھتا ہے، اونٹنی اتنا سارا پانی پی جاتی کہ علاقے میں دوسرے جانوروں کو پانی پلانے میں رکاوٹ پڑ گئی جھگڑا بڑھ گیا، قوم کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اونٹنی کو مار ڈالیں، حضرت صالح علیہ السلام نے انھیں خبردار کیا، کہ تم نے خود معجزہ مانگا تھا کہ کوئی نشانی دکھائی جائے۔ تمہارے مطالبے پر اللہ نے پہاڑ کو چیر کر اونٹنی نکالی اب اس کو بری نیت سے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی نہ کرنا۔ خبردار ورنہ تباہ ہو جاؤ گے ہاں پانی کے گھاٹ پر وقت بانٹ دیا گیا ہے مقرر وقت پر اللہ کی اونٹنی پانی کے لئے گھاٹ پر آئے گی اور تمہارے لئے تقسیم کئے گئے وقت پر تم اپنے حصے کا پانی استعمال کرو۔

ف۳۲ اگلی قومیں عذاب میں ہلاک ہو گئیں اس امت پر قرآن ہمیشہ باقی رکھا، اور نصیحت آسان کردی تاکہ عذاب سے بچے رہیں اب جس کا جی چاہے اس ہدایت نامے کی اطلاع پر نصیحت قبول رکھے۔

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوٓا أَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳

یہ تو جادو ہے جادو میں ایسا ہی ہوتا ہے ۝۲ انہوں نے آنکھوں دیکھی بات کو بھی جھٹلایا اور اپنی من مانی کرتے ہیں ہر حکم کے پورا ہونے کا ایک وقت مقرر ہے ۝۳

وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّنَ الْأَنۢبَآءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا

جبکہ ان کے پاس کتنی خبریں آچکی ہیں، جس میں ان کے لیے بڑی عبرت ہے۔ ۝۴ دانشمندی کی بات ان تک پہنچا دی گئی مگر

تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶

ان کو نصیحت کام نہیں دیتی ۝۵ تم اب ان سے منہ پھیر لو کہ ان پر وہ دن آجائے جب پکارنے والا ان کو بھیانک منظر کی طرف بلائے گا۔ ۝۶

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

مارے خوف کے ڈراونی نگاہ سے حشر کا منظر دیکھتے ہوئے قبروں سے نکل رہے ہوں گے، جیسے ٹڈیوں کے غول کے

مُّنتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸

غول ہوں۔ ۝۷ اس بلانے والے کی آواز پر نیچے منڈی ڈالے دوڑتے ہوں گے کافر چلا چلا کر بولیں گے کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے۔ ۝۸

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝۹

ان کے پہلے نوحؑ کی قوم بھی جھٹلا چکی ہے انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور بولے کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے بہت جھڑکا ڈانٹا اور دبانے کی کوشش کی۔ ۝۹

فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَآ أَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

نوحؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے دبا دیا گیا ہے، تو میری مدد کر ۝۱۰ بس ہم نے پانی انڈیلنے کیلئے آسمان کے دروازے

مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلَىٰٓ أَمْرٍ قَدْ

کھول دیئے ۝۱۱ اور زمین سے پانی کے چشمے ابلنے لگے ہمارے حکم کو لاگو کرنے کے لیے پانی کی جتنی مقدار ضروری تھی پانی جمع

قُدِرَ ۝۱۲ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝۱۳ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً

ہو گیا۔ ۝۱۲ اور ہم نے نوحؑ کو ایک کشتی پر سوار کر دیا جو تختوں اور میخوں والی تھی ۝۱۳ ہماری نگرانی میں یہ کشتی چلنے لگی ہم نوحؑ کی ناقدری

لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝۱۴ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَآ آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝۱۵ فَكَيْفَ

کا انتقام لینا چاہتے تھے۔ ۝۱۴ ہم نے اس کشتی کو ایک نشان بنا کر چھوڑا کیا ہے کوئی سوچنے سمجھنے والا۔ ۝۱۵ میرے ڈرانے سے بھی

كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝۱۶ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

جو لوگ نہ مانے ان پر میرا عذاب کیسا رہا۔ ۝۱۶ نصیحت حاصل کرنے کے لئے ہم نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی ہے اس نصیحت کو قبول

مُّدَّكِرٍ ۝۱۷ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝۱۸ إِنَّآ أَرْسَلْنَا

رکھنے والا۔ ۝۱۷ قوم عاد نے بھی تکذیب کی پھر انہیں پتہ چل گیا کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا رہا۔ ۝۱۸ ایک دن ان پر ایسا آیا کہ ہم نے

وقف لازم

ف۶ اب تک حق کی دعوت دینے والے کی دنیا میں سننے کو تیار نہ تھے، حشر کے فرشتے کی چنگھاڑ پر اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے اور حساب کے بھیانک دن کے آجانے کی خبر سنیں گے، ان کے لیے کیا اچھا ہوتا کہ دنیا میں داعیٔ حق کی بات سن کر آج کی فکر میں لگ جاتے تو یہ دن خوشی کا ہوتا داعیٔ حق کی بات کو رد کر دینے پر خوشی کا دن بھیانک مصیبت کے دن میں ان کے حق میں تبدیل ہو گیا اپنے اپنے عمل کی بات ہے۔

ف۱۱ عام حالات میں پانی قطرہ قطرہ برستا ہے، تاکہ مخلوق کے سر نہ پھوٹ جائیں اور ان کے مکان اسباب ٹوٹنے سے بچے رہیں اور پانی بھی ملتا رہے، لیکن نوحؑ علیہ السلام کی قوم پر عذاب کا پانی تھا اسی لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے کہ پانی کے بڑے بھیانک ریلے نے پہاڑوں کے سر ڈھانک دیئے پھر پیر کے نیچے زمین سے بھی پانی ابلنے لگا، کہ بچاؤ کی کوئی جگہ نہ بچ سکی۔

يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ

جائے گا۔ (۴۰) پھر اس کی محنت کی پوری جزا دی جائے گی۔ (۴۱) اور یہ کہ سب کی آخری سرحد تیرے رب تک پہنچ کر ختم ہوگی (۴۲)

اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

وہی خوشی دیکر ہنساتا بھی ہے اور غم دیکر رلاتا بھی ہے (۴۳) اور یہ حقیقت ہے کہ موت اور زندگی بھی وہی عطا فرماتا ہے (۴۴) اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

نر مادہ کا جوڑا بنایا۔ (۴۵) بنا دیا ایک بوند سے جب ٹپکائی گئی۔ (۴۶) اور یہ کہ دوسری بار زندہ

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

کرکے اٹھا دینا اسی کے ذمّے ہے (۴۷) اور یہ کہ اسی نے محتاج کو غنی بنا کر مالدار کر دیا (۴۸) اور یہ کہ وہی رب ہے اس ستارے کا جس کا

الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ

نام شِعرٰی ہے۔ ف۴۹ (۴۹) یقینی بات ہے کہ اس نے اگلے عاد والوں کو تباہ کیا۔ ف۵۰ (۵۰) اور ثمود کو تباہ کر دیا کہ اس قوم کا کوئی باقی نہ رہا (۵۱) اور ان سے

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

پہلے نوح ؑ کی قوم کو بھی ڈبا کر مار ڈالا یقیناً یہ بڑے ظالم اور بڑے شرارتی لوگ تھے۔ (۵۲) اور کئی بستیوں کو الٹا الٹ کر

اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا

پھینک دیا (۵۳) ایسی آبادی پر عذاب کا گھیرا ڈال کر ڈھانک کر بجھا دیا۔ (۵۴) اب تم اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک کرو گے ف۵۵ (۵۵) جیسے پہلے

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

لوگوں کو ڈرانے والے آئے تھے یہ بھی تم کو عذاب سے ڈرانے آئے ہیں (۵۶) آنے والی بہت نزدیک آپہنچی ہے (۵۷) اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کے آنے کے

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَ

وقت کو کھول سکے۔ (۵۸) کیا تم کو اس بات سے تعجّب لگتا ہے (۵۹) ہنستے ہو روتے

لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾

کیوں نہیں۔ (۶۰) اور کیا تم غفلت میں بات ٹال رہے ہو (۶۱) بس سجدہ اور عبادت صرف اللہ کے لئے کرو (۶۲)

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ القمر مکہ میں نازل ہوئی۔ اللہ کے نام سے کہ بس وہی رحمٰن ہے رحیم ہے اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا

قیامت قریب آچکی اور چاند پھٹ گیا۔ ف۱ (۱) اور یہ تو بس کیسی ہی نشانی دیکھ لیں کترا کر منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ

منزل

ف۴۹ ایک تارہ جس کا نام شعریٰ ہے عرب کے لوگ اس کو بھی پوجتے تھے اللہ نے فرمایا کہ اس تارے کے رب کی بندگی کرو، تارے پیارے تارے ہوں یا چاند سورج ہوں، سب مخلوق ہیں فانی ہیں ان کی بندگی کرنا حماقت ہے۔

ف۵۰ تاریخ میں ایک قوم عادِ اوّل مشہور ہے، ان کی ہدایت کو حضرت ہود علیہ السلام بھیجے گئے جب یہ قوم کفر پر ہلاک ہوئی تو باقی بچے اہل ایمان ان کی اولاد عادِ ثانی کے نام سے مشہور ہوئے، یہاں عادِ اوّل کی ہلاکت کا ذکر ہے۔

ف۵۵ ہلاک شدہ قوموں کے واقعاتِ عبرت سن کر باقی بچے لوگوں پر لازم ہے کہ اللہ کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کریں، کہ ابھی تک ان کو عذاب میں نہیں پکڑا اور چھوٹ دے رکھی ہے

ف۱ ایامِ حج میں نبیٔ مکرم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کے قریب مکہ والوں کو دین کی دعوت پیش فرما رہے تھے مجلس میں شامل لوگوں نے مطالبہ کیا کہ آپ اپنی بات پر کوئی نشانی دکھائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کو فرمایا کہ چاند کی طرف دیکھو سب نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف سب نے اچھی طرح دیکھ لیا۔ پھر دونوں ٹکڑے مل گئے۔ قیامت کی نشانیاں اسی طرح سامنے آویں گی۔ کہ ہر چیز پھٹ کر ٹکڑے ہو جائے گی مگر اس نشانی کے بعد بھی جن کو ایمان نہیں لانا تھا نہ لائے۔

النجم ۳ ع ۳۰ ۷

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

فرشتوں کے بارے میں ان کو کچھ علم تو ہے نہیں اٹکل اور گمان کی بات کے پیچھے پڑے ہیں، جبکہ اٹکل اور گمان حق کے مقابلے میں کچھ

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ۲۸ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا

حیثیت نہیں رکھتا ۲۸ پھر جو اکڑ بنا کر ہمارے نصیحت نامے سے پھر گیا اور دنیا کی زندگی کے سوا اس کا کچھ مقصد ہی نہیں رہا تو آپ بھی اس

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ ۲۹ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

کی پرواہ نہ کرو۔ ۲۹ ان کے علم کی پہنچ بس یہیں تک ہے آپ کے رب کو خوب معلوم ہے، کہ اس کی راہ چھوڑ کر کون دور بھاگا ہے

الربع

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور ہدایت پر کون چل رہا ہے یہ بھی اسے اچھی طرح معلوم ہے ۳۰ جو کچھ آسمانوں میں ہے زمین میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

سب کا سب اللہ کا ہے، کہ برے عمل کرنے والوں کو ان کے برے کاموں کا بدلہ دیوے اور نیکی کرنے والوں کو اچھے سے اچھا نیک بدلہ

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۚ ۳۱ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

عطا فرمائے ۳۱ وہ جو بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی کی باتوں سے دور رہتے ہیں، مگر ہلکے قصور کا کوئی داغ

اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

دھبہ لگ جائے تو بے شک آپ کے پروردگار کی مغفرت میں بڑی گنجائش ہے، وہ تم کو خوب جانتا ہے، جب زمین سے تمہاری اٹھان کی اور جب تم اپنی ماؤں

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ

کے پیٹ میں بہت نازک حالت میں تھے، بس اپنے آپ کو بڑا پاک صاف نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے کہ کون سب سے

ع ۲ / ۶ ۷

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۳۲ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰی ۙ ۳۳ وَاَعْطٰی قَلِيْلًا وَّ

اچھا پرہیزگار ہے ۳۲ جس نے منہ پھیرا ذرا تم بھی اس کا حال دیکھ لو ۳۳ کچھ تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک

اَكْدٰی ۳۴ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰی ۳۵ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ

لیا۔ ۳۴ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ دیکھ رہا ہے۔ ۳۵ کیا موسیٰؑ کے صحیفوں میں جو خبر تھی اس کو

صُحُفِ مُوْسٰی ۙ ۳۶ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۗی ۙ ۳۷ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

نہیں پہنچی۔ ۳۶ اور ابراہیمؑ جو بڑا وفادار تھا، اس کی تعلیم بھی نہیں معلوم ہوئی ۳۷ اس تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ

اُخْرٰی ۙ ۳۸ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۙ ۳۹ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

اٹھائے گا۔ ۳۸ اور یہ کہ انسان کو آخرت میں وہی کچھ ملنا ہے جس کی اس نے خود کوشش محنت کی ہوگی۔ ۳۹ اور بہت جلد اس کی محنت کا جائزہ لیا

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

کچھ کم فاصلے پر آگیا۔ (۹) تب اس نے اللہ کے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ بھیجی گئی تھی (۱۰) جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل نے غلط

مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣

نہیں جانا۔ (۱۱) اپنی آنکھوں سے جو کچھ اس نے دیکھا ہے تم کو اس پر جھگڑنے سے کیا حاصل (۱۲) اس نے جبرئیلؑ کو ایک بار اور بھی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔ (۱۳)

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ يَغْشَى

جہاں کانٹے دار بیری کی طرح روک لگی ہے (۱۴) اعلیٰ درجے کی جنت کی قیام گاہیں اسی سرحد کے پاس لگی ہیں (۱۵) جب بیری کے درخت پر چھانے والی

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

نورانی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ (۱۶) نگاہ میں ٹیڑھا پن نہیں آیا، اور حد سے آگے نہیں بڑھی (۱۷) بے شک انہوں نے اپنے رب کی

اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (۱۸) تم بھی لات اور عزّیٰ کو دیکھ لو کہ ان کی حیثیت کیا ہے (۱۹) اور تیسرے نمبر والا منات آخر کس

الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢

کام کا ہے۔ (۲۰) کیا تم کو بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ (۲۱) تب تو یہ بڑی بے ڈھنگی تقسیم ہے (۲۲)

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تم اور تمہارے باپ دادوں نے یہ سب نام دھر لئے ہیں اللہ نے کبھی ایسی نامعقول باتوں پر کوئی سند نہیں اتاری یہ لوگ اپنے

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ

گمان اور اٹکل کی پیروی کرتے ہیں اور من چاہی باتیں ہانکتے ہیں جب کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝٢٣ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝٢٤

اب انہیں ایسی حرکتوں سے دور رہنا چاہیے۔ (۲۳) کیا انسان جو تمنا کرتا ہے سب پوری ہو جاتی ہے۔ (۲۴)

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ

یاد رکھو کہ آخرت اور پہلی زندگی سب اللہ کے اختیار میں ہے (۲۵) آسمانوں میں کتنے بہت سارے فرشتے ہیں مگر ان میں سے کسی کی سفارش کسی چیز میں کام نہیں دیتی۔

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝٢٦

ہاں مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ اجازت دیدے اس کے بعد جس شخص کے حق میں سفارش قبول فرمانا چاہے اور راضی ہو۔ (۲۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝٢٧

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام زنانہ رکھتے ہیں۔ (۲۷)

ف۱۰ وحی کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں نمودار ہوتے ورنہ انسانی شکل میں بھی آتے تھے، ایسے جی انسان کا فرشتے کو اصلی صورت میں دیکھ لینا بہت مشکل بات ہے لیکن اللہ نے صاحب قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام کی زیارت ان کی اصلی صورت میں کرائی کہ ایک کرسی پر بیٹھے دکھائی دے، آسمان کے تمام کنارے بھر گئے، پھر دھیرے دھیرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب آئے۔

ف۱۱ معراج میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا آپ کے دل کو اس سے کچھ تعجب نہ ہوا، بلکہ قلب خود اس طرح منوّر تھا کہ جو کچھ دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی اور کہیں کوئی شک شبہ نہ ہوا۔

ف۱۲ نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں دیکھی چیز پر تم کو جھگڑنے بحث کرنے سے کیا فائدہ جو انہوں نے دیکھا وہ تم کو دیکھنا ممکن نہیں۔

ف۱۴ دنیا میں لوگ اپنے علاقے میں جہاں وہ سرحد کو جتانا کی بندش لگانا چاہتے ہیں کانٹے دار درخت لگاتے ہیں جس میں کانٹے دار بیری کا احاطہ اکثر کامیاب ہوتا ہے۔ انسانوں کو اصل مفہوم کے قریب لانے کے لئے اللہ نے سدرۃ المنتہیٰ کا لفظ استعمال فرمایا کہ وہاں ایسی حد بندی ہے کہ کوئی بھی آگے نہیں جاسکتا، یہ مقام جنت کی سرحد سے لگا ہوا معلوم ہوتا ہے اسلئے اگلی آیت میں فرمایا کہ سرحد کے نزدیک جنت کے اعلیٰ درجوں کے مقامات ہیں۔

ع ۱ ۲۵ ۵

منزل ۷

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

کسی اجر کا سوال کیا ہے کہ حرج کا بوجھ پڑنے سے یہ لوگ دبے مرے ہوں (۴۰) یا ان کے پاس غیبی معلومات ہیں جن کو انہوں نے لکھ رکھا ہے (۴۱)

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

کیا کسی داؤ گھات کا ارادہ رکھتے ہیں تو اب ان کافروں پر سخت کاروائی کی جائے گی۔ (۴۲) کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ

اور معبود ہے ان کے شرک سے اللہ ہر طرح بے عیب ہے پاک ہے۔ (۴۳) اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ

السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

لیں تو پہلے تو یہی کہیں گے کہ گھنا بادل ہے۔ (۴۴) ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کی اس دن سے ملاقات

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ

ہو جائے جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے (۴۵) وہ دن ایسا ہوگا کہ ان کی کسی تدبیر سے ان کا کام نہ بن سکے گا اور ان کی مدد بھی کہیں سے نہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

کی جائے گی۔ (۴۶) بے شک ان ظالموں پر اس عذاب کے سوا اور بھی عذاب ہوتے رہیں گے، لیکن اکثر یہ لوگ جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ہی نہیں۔ (۴۷) آپ کے رب کا حکم آنے تک صبر سے جمے رہو آپ ہماری نگاہِ خاص سے ہماری حفاظت میں ہو جب کھڑے

حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

ع ۲ (۲۱) ۴

ہوں اپنے رب کی تسبیح اس کی حمد کیساتھ بیان کر تے رہو (۴۸) اور رات میں بھی اس کی تسبیح بیان کرو اور ستاروں کے پیٹھ پھیر کر جانے تک اس کی تسبیح میں لگے رہو (۴۹)

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ النجم مکہ میں نازل ہوئی۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں باسٹھ آیات اور تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

ستارے کی قسم جب وہ گرنے لگے۔ (۱)ف۱ تمہارے یہ صاحب صحیح راہ بھولے نہیں اور غلط راہ پر چلے نہیں (۲) اپنے جی سے کوئی بات بنا کر نہیں

الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۚ

بولتے۔ (۳) یہ تو بس وہ بات کہتے ہیں جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے (۴) یہ علم ان کو سکھایا ہے سخت قوت والے نے (۵)ف۵ جلوہ نمائی کے خوب اچھے منظر

فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ

والا بس ٹھیک سیدھا نمودار ہوا (۶) اور وہ آسمان کے بہت اونچے کنارے پر تھا (۷) پھر نزدیک آتے آتے قریب ہو کر سامنے آ گیا (۸) پھر دو کمان سے

ف۴۰ اللہ کا کوئی نبی اللہ کی مخلوق کو ہدایت کی راہ بتانے پر پیشہ ور مذہبی لوگوں کی طرح کسی اجر کا سوال نہیں کرتا۔

ف۱ اس سورہ کی پہلی اٹھارہ آیتیں واقعۂ معراج کے اصولی اور اہم واقعات کی تفصیل بتاتی ہیں۔

ف۵ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جو وحی لے کر آنے پر مامور تھے۔

لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ

جھپٹی کریں گے جس میں کوئی فضول بکواس اور گناہ کی بات نہ ہوگی (٢٣) غلاف میں رکھے موتیوں کی طرح حسین لڑکے اہلِ جنّت کی خدمت کے لئے ہر طرف سے دوڑتے پھرتے

مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا

ہوں گے۔ (٢٤) دنیا کی زندگی کیسی گزری تھی اس کے بارے میں اہلِ جنت ایک دوسرے سے متوجہ ہو کر حالات دریافت کرتے ہوں گے (٢٥) کہیں گے بھی ہم تو اس سے پہلے

قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾

اپنے گھر بار میں رہتے ہوئے اللہ سے ڈر کر اپنی زندگی گزار دی۔ (٢٦) بس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہم کو آگ کی لپٹوں سے بچا لیا۔ (٢٧)

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ

ہم تو اس سے پہلے بس اسی ایک کو دعا میں پکارتے تھے یقیناً وہ بڑا احسان فرمانے والا اور نہایت رحم والا ہے (٢٨) بس آپ نصیحت کرنا جاری رکھو آپؐ کے رب کی آپ پر

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

بڑی نعمت ہے، آپؐ نہ کاہن ہو، اور نہ دیوانے ہو۔ (٢٩) آپکے مخالف بھی کیا کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم کو انتظار ہے کہ یہ کسی حادثے کا شکار

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

ہوجائے۔ (٣٠) آپؐ کہدو کہ اچھا تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (٣١) کیا بالغ ہوتے ہوئے

أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل

بھی ان کی عقلیں ان کو ایسا حکم دیتی ہیں یا پھر یہ شرارتی لوگ ہیں۔ (٣٢) یہ بھی کہتے ہیں کہ اس نے یہ قول خود ہی بنا لیا ہے بلکہ ان کو ایمان نہیں لانا ہے

لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ

اس لئے ایسی بے تکی بات کرتے ہیں (٣٣) اگر یہ لوگ اپنے اعتراض میں سچے ہیں تو پھر ایسا کلام بنا کر لے آئیں۔ (٣٤) کیا یہ

خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ

لوگ بغیر کسی چیز کے بن گئے یا انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی پیدا کر لیا ہے۔ (٣٥) تو کیا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے، ایسا

وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

دعویٰ تو یہ نہیں کر سکتے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ یقین سے محروم ہیں (٣٦) کیا آپؐ کے رب کے خزانے ان کے ہاتھ آگئے ہیں یا یہ لوگ ہمارے

الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم

خزانوں کے افسر ہیں۔ (٣٧) کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ لوگ آسمانی باتیں سن آتے ہیں اگر ایسا ہو تو ان کا کوئی سن کر آنے والا

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا

اپنی کھلی دلیل پیش کرے۔ (٣٨) کیسی بے سند بات کرتے ہو اللہ کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے (٣٩) اے نبیؐ! کیا آپ نے اپنی دعوت پر ان سے

منزل

ف ٢٣ جنّت کی فضا خشک اور بے مزہ نہ ہوگی، بلکہ دوستی چہل پہل، مجلسی رونق خوش خلقی اور آپس میں یارانہ بھی ہوگا، کہ کھانے پینے میں چھینا جھپٹی سے مجلس میں کیف اور سرور کا ماحول ہوگا۔

ف ٢٨ معلوم ہوا کہ دعا میں صرف ایک اکیلے اللہ کو پکارے وہ جنتی ہے رہے وہ لوگ جو حاجت اور مشکل میں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں ان کی نجات کا وعدہ قرآن میں کہیں نہیں۔

ع ١ / ٢٨ / ٣

ف ٣٢ اللہ کے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف دو حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ وہ عقل کا ایسا غلط استعمال کرتے ہیں، جس سے ان کا بچکانہ پن جھلکتا ہے، کہ بالغ ہو کر بھی نابالغ جیسی باتیں کرتے ہیں اور دوسرا حال یہ ہے کہ جان بوجھ کر شرارت اور بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

ف ٣٩ کسی آسمانی کتاب میں تمہارے شرکیہ مذہب کی سند اور دلیل نہیں پھر تمہارے پاس کوئی سیڑھی بھی نہیں کہ آسمان میں چڑھ کر وہاں سے سند لے آؤ اگر ایسا ہو تو اسے پیش کرو، یہ سب کچھ نہیں تو پھر یہ بتاؤ کہ زنانہ چیزوں کو پوجتے ہو، اور ان کو خدا کی بیٹیاں بتلاتے ہو اور خود تمہارا اپنا حال یہ ہے کہ بیٹی پیدا ہونے پر تمہارا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے بیٹا ہونے کے بہت خواہش مند ہوتے ہو، کیسی بے تکی بات اور کیسا بے ڈھنگا عقیدہ۔

منزل ٧

وقف لازم

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾

اور اونچی چھت کی قسم ﴿۵﴾ جوش مارتے سمندر کی قسم ﴿۶﴾ بے شک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ﴿۷﴾

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾

اسے کوئی بھی روک نہیں سکتا ﴿۸﴾ جس دن آسمان تھرتھر کانپتے ہوئے چکر لگائے گا ﴿۹﴾ اور پہاڑ تیزی سے اڑ کر اپنی جگہ چھوڑ دیں گے ﴿۱۰﴾

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾

بس اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ ﴿۱۱﴾ جو بے مقصد بحث میں کھیل تماشے کے لئے الجھتے رہتے ہیں ﴿۱۲﴾

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا

اس دن دھکے مار مار کر جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے ﴿۱۳﴾ یہ وہ آگ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹ

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا

سمجھتے تھے۔ ﴿۱۴﴾ کیا یہ بھی کوئی جادو ہے یا تم کو برابر دکھائی نہیں دے رہا ہے ﴿۱۵﴾ اس میں داخل ہو جاؤ اب چاہے صبر کرو یا

اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے آج تم کو تمہارے کئے ہوئے اعمال کی سزا دی جائے گی ﴿۱۶﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ

بے شک متقی لوگ اس دن نعمت سے بھرپور جنتوں میں ہوں گے ﴿۱۷﴾ ان کا رب انہیں بھرپور میوے عطا فرمائے گا، بہت لذت لے کر کھا

وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ

رہے ہوں گے، اور ان کے رب نے ان کو آگ کے عذاب سے بچا لیا۔ ﴿۱۸﴾ خوب جی بھر کر کھاؤ تمہارے نیک اعمال کا یہ بدلہ ہے جو تم اس کے پہلے کیا

تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

کرتے تھے۔ ﴿۱۹﴾ قطار میں بچھائے ہوئے سجائے ہوئے تختوں پر تکیہ لگا کر آرام سے ہوں گے، اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا بیاہ رچا دیں گے ﴿۲۰﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی اتباع کی تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ جنت میں ملا دیں گے لیکن کسی کے عمل میں سے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

کوئی چیز کم کرکے ہم دوسرے کسی کو دینے والے نہیں، ہر شخص اپنے اپنے عمل کے بدلے میں گروی رہ گیا۔ ﴿۲۱﴾

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

ہم ان کو بھرپور میوے اور دل پسند گوشت ان کو کھانے کو عطا فرمائیں گے ﴿۲۲﴾ جگری دوستوں کی طرح آپس میں محبت سے شراب کے جام کی چھینا

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

دکھا دینا صرف ہماری شان ہے ﴿۴۷﴾ اور زمین کو ہم نے فرش بنا کر بچھا دیا، اور ہماری بچھایت بھی نعمت سے کتنی بھرپور ہے ﴿۴۸﴾ ہم نے ہر چیز کی جوڑے جوڑے میں

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

پیدائش جاری فرمائی تاکہ تم دھیان کرو۔ ﴿۴۹﴾ اس نعمت کے آنے کے بعد اللہ کی طرف تیز قدم سے چل پڑو میں تم کو اللہ کی طرف سے صاف صاف

مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ ۚ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

ڈرسنانے آیا ہوں ﴿۵۰﴾ اللہ کے ساتھ ملا کر دوسرے معبود بنانا چھوڑ دو میں نے اللہ کی طرف سے تم کو صاف صاف اطلاع کردی ہے ﴿۵۱﴾

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

ان سے پہلوں کے پاس جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے بھی ایسی ہی بات کہہ دی کہ جادوگر یا دیوانہ

مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ قف اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ

ہے۔ ﴿۵۲﴾ کیا جھوٹ کی حمایت کیلئے وصیت میں کہتے ہوئے مرے ہیں نہیں بلکہ یہ لوگ شرارتی ہیں ﴿۵۳﴾ آپ ان کی پرواہ نہ کرو اب آپ پر الزام

بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

نہیں رہا ﴿۵۴﴾ نصیحت کرنا جاری رکھو بے شک ایمان والوں کو نصیحت نفع دیتی رہے گی ﴿۵۵﴾ میں نے جنّاتوں اور انسانوں

وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ

کو اپنی عبادت کے لیے بنایا ہے۔ ﴿۵۶﴾ میں ان سے روزی چاہوں یہ میرا ارادہ نہیں، اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے

يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

کھانا کھلائیں۔ ﴿۵۷﴾ بے شک اللہ روزی دینے والا اور بڑی مضبوط قوت والا ہے ﴿۵۸﴾ بے شک ان ظالموں

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ

کے پاپ کا گھڑا بھر گیا ہے۔ جیسا ان کے سنگی ساتھیوں کا بھر چکا تھا۔ جلدی کیوں کرتے ہیں، بس اب عذاب آیا ہی چاہتا ہے ﴿۵۹﴾ تب بڑی خرابی

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

ہوگی کافروں کے لئے اس دن کے آجانے پر جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ﴿۶۰﴾

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الطور مکہ میں نازل فرمائی گئی۔ شروع ہوتا ہے بڑے مہربان نہایت رحم فرمانے والے اللہ کے نام سے　اس میں انچاس آیات اور دو رکوع ہیں

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾

قسم ہے طور کی ﴿۱﴾ اور اس کتاب کی جو خوب لکھی جائے گی۔ ﴿۲﴾ کشادہ ورقوں میں عقیدت سے لکھی جائیگی ﴿۳﴾ آباد گھر کی قسم۔ ﴿۴﴾

منزل ۷

ف ۴۷ آسمان کی وسعت لمبان چوڑان کو ناپ لینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں اس لئے فرمایا کہ آسمان کو ہم نے اپنے دست قدرت سے بنایا، اور ہم وسیع سے وسیع تر اور انتہائی پھیلاؤ رکھنے والی چیزیں بنا دینے پر قادر ہیں۔

ف ۴۸ صرف فرش بچھا دیتے اور سجاوٹ ہوتی مگر ضرورت کی چیزیں نہ ہوتی۔ نعمتوں کے خزانے نہ ہوتے، تو آدمی کی زندگی اس زمین پر بے سامان ہوتی اس لئے فرمایا کہ چھت بھی خوب بنائی اور فرش بھی خوب بچھایا کہ زمین اللہ کی نعمتوں سے بھرا ہوا تھال ہے کہ آدمی کھاتا جائے اور اللہ کا شکر بجالائے۔

ف ۵۱ زمین اور آسمانوں میں کہیں بھی اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود وجود میں ہے ہی نہیں نہ کوئی اس لائق ہے کہ اللہ کے سوا اس کی بندگی کی جائے مگر مشرک لوگ خود ہی جوڑ جاڑ کر جعلی معبودوں کو خیالی طور پر وجود میں لے آتے ہیں اور من گھڑت باتیں چلا کر ان سے ڈراتے ہیں پھر ان کو اللہ کے ساتھ ملا کر پکارتے ہیں کہ اللہ سے بھی بنی رہے اور خیالی معبود جو خود ان کے بنائے ہوئے ہیں یہ بھی ساتھ ساتھ رہیں، یہاں اس آیت میں ایسی حرکت کرنے والوں کو منع فرمایا۔

ع ۱۴ / ۳ / ۲

ف ۵۳ ہر مشرک ملحد ایک ہی بودی اور من گھڑت دلیل چلاتا ہے نہایت ہی بے وزن اور کھوکھلی باتیں مسلسل کئے جاتے ہیں، شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ مرتے وقت ہر ایک نے

دوسرے کو کیا ایسی وصیت کی ہو گی کہ حق کی مخالفت میں ایک ہی باطل سلسلہ چلا ئے

منزل

الجزء السابع والعشرون ۲۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ

تب ابراہیمؑ بولے کہ فرشتو! یہ بتاؤ کہ تمہارے آنے کا اور کیا مقصد ہے ﴿۳۱﴾ فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم ایک مجرم قوم کو تباہ کرنے کے لئے

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ ہم تو ان پر مٹی کے پتھروں کی بارش کریں گے۔ ﴿۳۳﴾ حد سے بڑھ جانے والوں کو تباہ کرنے کے لئے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

تمہارے رب کے یہاں سے ہر پتھر پر نام لکھا ہوا ہے ﴿۳۴﴾ عذاب سے پہلے ہم نے ایمان والوں کو اس بستی سے نکال لیا۔ ﴿۳۵﴾

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

ہم نے اس بستی میں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔ ﴿۳۶﴾ جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

ان کی عبرت کے لئے ہم نے وہاں ایک نشان چھوڑ دیا۔ ﴿۳۷﴾ اور فرعون کی طرف موسیٰؑ کو ہم نے کھلی دلیل کے ساتھ

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

رسول بنا کر بھیجا، اس واقعہ میں بھی درسِ نصیحت ہے ﴿۳۸﴾ اپنے شاہی وزیروں سمیت فرعون اپنی اکڑ پر قائم رہا اور کہنے لگا کہ یہ موسیٰؑ جادوگر یا دیوانہ ہے ﴿۳۹﴾

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ

پھر ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا تب وہ اپنے آپ پر لعنت ملامت کر کے ذلت کی موت مر گئے۔ ﴿۴۰﴾ اور قومِ عاد کی تباہی میں بھی

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ

عبرت ہے ہم نے ان پر ایک ایسی آندھی چلائی کہ اس قوم کی جڑ کٹ گئی۔ ﴿۴۱﴾ یہ آندھی جس چیز پر سے گزر گئی اسے چورا

اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

چورا کر ڈالا۔ ﴿۴۲﴾ اور قومِ ثمود کے حال میں بھی عبرت ہے، جب انہیں یہ تنبیہ کر دی گئی کہ بس تھوڑا سا وقت مزے کر لو۔ ﴿۴۳﴾

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا

انہوں نے اپنے رب کے احکامات کے خلاف کیا بس ان کو بجلی کی ایک ہی گرج دار کڑک نے تباہ کیا اور پھٹی آنکھوں اپنی بربادی کا منظر دیکھ کر مر گئے ﴿۴۴﴾ پھر

اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ

کبھی وہ اٹھ نہ سکے اور بدلہ لینے کی ان کی قوت فنا ہو گئی۔ ﴿۴۵﴾ اور اس کے پہلے نوحؑ کی قوم بھی

قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا

برے حال ڈوب مری، یقیناً یہ لوگ بھی بہت نافرمان تھے ﴿۴۶﴾ ہم نے آسمان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، کہ جیز کتنی ہی پھیلاؤ والی ہو بنا کر

ف ۳۱ ابراہیم علیہ السلام کو یہ خیال ہوا کہ صرف مجھے بیٹے کی بشارت سنانے کو ایک ہی فرشتہ کافی تھا۔ یہاں تو ایک خاصی جماعت ہے اس لئے دریافت کیا کہ آپ حضرات کا اترنے کا مقصد کیا ہے۔

ف ۳۴ آتشیں پتھر ہوں گے ہر کنکر پتھر پر جس کا نام لکھا ہوا تھا اسی پر برسایا گیا اور بہت ہی دردناک موت مارے گئے۔

ف ۳۶ چند آدمی بستی میں ایماندار تھے، وہ سب عذاب کے وقت سے کچھ پہلے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر جمع ہو گئے تھے، پھر باقی کوئی دوسرا گھر ایسا نہیں تھا جہاں مسلمان رہتا ہو۔

ف ۳۷ الٹی ہوئی بستیاں، بدبودار پانی اور بھیانک اجاڑ علاقہ، اور مٹی کے جو پتھر برسائے گئے تھے، یہ سب نشان رکھ دیا کہ جسے عبرت حاصل کرنی ہو اسے خدا کا خوف آوے۔

ع ۲۳ / ۲

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

اپنی شرارت اور فتنے کا مزہ اب چکھو، وہ دن آگیا جس کی تم کو بڑی جلدی پڑی تھی۔ (۱۴) پرہیزگار لوگ باغوں اور جھرنوں

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کا مزہ لے رہے ہوں گے (۱۵) ان کا رب انہیں جو عطا فرمائے گا اسے پا رہے ہوں گے، بے شک یہ لوگ اس کے پہلے نیک

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ ؕ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

کاموں میں لگے رہتے تھے (۱۶) رات میں بہت کم سوتے تھے (۱۷) رات

بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾

کی آخری گھڑیوں میں استغفار کیا کرتے تھے (۱۸) اور اپنے مالوں میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والوں کا حق سمجھ کر دیتے تھے (۱۹)

وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

یقین لانے والوں کے لئے زمین میں بہت کچھ نشانیاں موجود ہیں۔ (۲۰) خود تمہارے اندر بھی بہت سی نشانیاں ہیں، کیا پھر بھی تم نہیں دیکھ پاتے (۲۱)

وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ

تمہاری روزی اور تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ آسمان میں ہے۔ (۲۲) آسمان اور زمین کے رب کی قسم جیسا تمہارا آپس میں بول چال کرنا

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ

آنکھوں دیکھی مثال ہے ویسے ہی یہ قرآن بھی سچا اور برحق ہے۔ (۲۳) کیا آپ کو ابراہیمؑ کے عزت والے مہمانوں کی خبر

الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ م اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

پہنچی ہے۔ (۲۴) جب یہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئے تو سلام کہا ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا، اور خیال کیا نہ جان نہ پہچان یہ لوگ کچھ اجنبی معلوم ہوتے ہیں (۲۵)

فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا

بس چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو بھون کر تیار کیا ہوا ایک بچھڑا لے کر آئے (۲۶) مہمانوں کو کھانے کے لئے ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا، کیا تم

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ز فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ

کھاؤ گے نہیں؟ (۲۷) ابراہیمؑ نے اپنے جی میں ان سے کچھ خوف محسوس کیا تب مہمان بولے آپ خوف نہ کیجئے، اور ابراہیمؑ کو بشارت دی ایک عالم

عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ

بیٹے کی۔ (۲۸) بس ابراہیمؑ کی بیوی حیرت اور تعجب کرتی ہوئی سامنے آگئی اور اپنا ماتھا پیٹ کر کہا، کیا مجھ بڑھیا بانجھ کو لڑکا

عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

ہوگا۔ (۲۹) فرشتوں نے کہا آپ کے رب کا فرمان ہو چکا، بس ایسے ہی ہوگا، بے شک بات ہے کہ وہ بڑا دانشمند اور بڑا جاننے والا ہے۔ (۳۰)

ف ۱۷-۱۸ یہ صفات ہیں جنت والوں کی، رات میں کم سونا اور رات کے پچھلے حصے میں توبہ استغفار کرنا، اور اپنے مال میں سوالی اور بے سوال کو جو کچھ دے سکے دیتے رہنا۔

ف ۱۹ کسی کو خیرات دی، اللہ کے نام پر صدقہ دیا، تو احسان نہیں جتایا، بلکہ سوالی بے سوالی کا حق سمجھتے تھے، کہ ہمارے مال میں ان کا بھی حصہ ہے، دے دیں گے تو آخرت میں پائیں گے، اور نہ دیں گے تو پکڑے جائیں گے، اس نیت پر جو مال خرچ کرے، وہ اللہ کے یہاں مقبول ہے،

ع ۱ ۲۳ ۱۸

ف ۲۹ جب معلوم ہوا کہ یہ مہمان نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں، تو ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ پردے کی اوٹ سے فرشتوں کی لائی ہوئی اس بشارت کو سن رہی تھیں، مارے حیرت کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگیں کہ میں تو بڑھیا بانجھ ہوں، مجھے بیٹا کیسے ہوگا۔

وقف لازم

منزل

قَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

غروب ہونے سے پہلے (٣٩) اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کرو، اور سجدوں کے بعد بھی اللہ کی تسبیح بیان کرو (٤٠) دھیان سے سنو، ایک دن آنے والا

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ

ہے جب ایک ندا کرنے والا آواز دے گا، تو سب کو قریب سے یہ آواز سنائی دے گی (٤١) اُس دن اس بھیانک آواز کو برابر سن لیں گے، یہ دن ہوگا مردوں کے زندہ ہو کر

يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ

نکل پڑنے کا۔ (٤٢) ہم زندہ کرتے ہیں اور موت بھی دیتے ہیں اور سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (٤٣) ایک دن اچانک زمین پھٹ پڑے گی

الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

تو یہ بہت تیزی سے نکل پڑیں گے، ان سب کو جمع کر لینا ہمارے لئے آسان کام ہے۔ (٤٤) ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کچھ کہتے رہتے ہیں

وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

آپ ان پر زبردستی تو کرتے نہیں، آپ اس قرآن سے نصیحت کرنا جاری رکھیے، جس کو خوف ہوگا، وہ میرے عذاب سے ڈر جائے گا (٤٥)

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ الذاریٰت مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ساٹھ آیات اور تین رکوع ہیں،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

نام اللہ کا لے کر شروع کرو جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔ ○

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

بکھیرنے والی ہواؤں کی قسم جو اڑائے پھرتی ہیں (١) جو بھاری بوجھ کو اٹھا لیتی ہیں (٢) جو آہستہ آہستہ بھی چلتی ہیں (٣) جو ہمارے حکم کے مطابق تقسیم

أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءِ

کرتی ہیں (٤) سن لو، بے شک بات ہے کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہو کر رہے گا (٥) اور انصاف تو بے شک ہونا ہی ہے۔ (٦) آسمان کی قسم ہے

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

جس میں راستے ہیں (٧) تم لوگ اختلاف کی بات کر کے الجھن ڈالتے ہو (٨) حق سے وہی پھرتا ہے جو خبطی

أُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾

ہے۔ (٩) اٹکل کی بات کرنے والے مارے جائیں گے (١٠) جو بڑی خطرناک غفلت میں پڑے بات کو ٹال رہے ہیں۔ (١١)

يَسْـَٔلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾

پوچھتے ہیں انصاف کا دن کب آئے گا۔ (١٢) انصاف کا دن جب آئے گا تو ان کو آگ پر تپایا جائے گا۔ (١٣)

ف ٤٢ قیامت کی ہولناک آواز کو برابر سن لیں گے، مگر آج داعیٔ حق کی آواز پر ان کا دھیان نہیں، کہ آنے والے کل کے لیے اپنے بچاؤ کی فکر میں لگتے۔

سورۃ الذاریٰت

ف ٤ یہ چار صفات ہیں ہواؤں کی، آندھی کی طرح چلتی ہیں تو علاقوں کو اکھاڑ بچھاڑ کر رکھ دیتی ہیں، اور پانی بھرے بادلوں کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتی ہیں، پھر برسات کے قریب ایک خاص رفتار سے دھیمی دھیمی چلتی ہیں اور پانی کو اللہ کے حکم کے مطابق زمین کے حصوں میں تقسیم کرتی ہیں،

ع ٣ ١٦ ١٧

ف ٥-٦ ہواؤں کا نظام یہ ثابت کرتا ہے کہ تقسیم رزق میں اللہ کا منصوبہ اور امر پورے طور پر کام کرتا ہے اتنے بندوبست کے ساتھ انسانوں کو روزی دے پھر ان سے حساب نہ لے اور ان کے درمیان جو ظلم زیادتیاں ہوئی ہوں اس کا انصاف نہ کرے ایسا ہو نہیں سکتا اور اس دنیا میں انصاف بہت تھوڑے لوگوں کو ملا ہے، باقی بھاری اکثریت نے ظلم وستم سہتے میں زندگی گزار دی، اور کسی نے ان کی فریاد نہ سنی نہ عدل کیا، اس لیے انصاف کا دن ہونا ہی چاہیے۔

ف ٧ آسمانوں میں گزرگاہیں اور راستے ہیں، چاہے خلاء میں ہوں یا نورانی کرنوں کے ہوں یا فضائی نشانات کے ہوں، یا روشنی کی عکس کی پٹیاں ہوں جو بھی ہو اللہ بہتر جانتا ہے۔

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ

کو سخت عذاب میں جکڑے رہو ﴿۲۶﴾ اس کا ہم نشین ساتھی بولے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اسے بغاوت پر نہیں ابھارا تھا بلکہ یہ خود ہی بھٹک کر راہ

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

سے دور جا پڑا تھا۔ ﴿۲۷﴾ رب نے فرمایا کہ اب میرے پاس مت جھگڑو میں تو پہلے سے تم کو اپنے عذاب کا وعدہ بھیج

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ

چکا تھا۔ ﴿۲۸﴾ میرے یہاں میرا فرمان بدلا نہیں جاتا اور بندوں کے لیے میں ظالم نہیں ہوں۔ ﴿۲۹﴾ جس دن ہم

ع ۲ / ۱۴ / ۱۶

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ

جہنّم کو کہیں گے، کیا تو بھر بھی گئی؟ وہ عرض کرے گی، کیا مزید اور بھی ہے؟ ﴿۳۰﴾ جنّت پرہیزگاروں

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

کے اتنی قریب لائی جائے گی کہ فاصلہ نہ ہو گا۔ ﴿۳۱﴾ یہ وعدہ تم پر پورا ہوگا، ہر اس شخص کے لیے جو ہماری طرف جھکنے والا اور اپنی نگہداشت

حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾

کرنے والا ہو گا۔ ﴿۳۲﴾ جو شخص رحمٰن سے بن دیکھے ڈر گیا، اور ہماری محبّت سے بھرا دل لے کر آیا۔ ﴿۳۳﴾

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا

سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ کہ ہمیشہ رہنے کا یہ دن آ گیا۔ ﴿۳۴﴾ وہ جو چاہیں گے سب کچھ حاضر ملے گا، اور ہمارے پاس تو اور بھی

مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

بہت ہے، ﴿۳۵﴾ اور ہم نے ان کے پہلے بہت سے زمانے کی قوموں کو ہلاک کر ڈالا جو قوّت اور طاقت میں ان سے بہت زور آور تھے، عذاب آنے پر

فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى

شہروں کی خاک چھانتے پھرتے تھے، مگر بھاگنے کی کہیں جگہ نہ مل سکی۔ ﴿۳۶﴾ بے شک ان واقعات میں ہر اس شخص کے لیے نصیحت ہے

لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جس کے پاس دل ہو، اور کان لگا کر بات سنے، اور دل اس کا حاضر ہو۔ ﴿۳۷﴾ آسمانوں اور زمین کو اور ان کے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

درمیان کی سب چیزوں کو ہم نے صرف چھ دن کے وقت میں پیدا کر دیا، اور تھکان نے ہم کو چھوا بھی نہیں۔ ﴿۳۸﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

ان کی مخالفانہ باتوں پر صبر کرو اور پاکی بولو اپنے رب کی حمد کے ساتھ، سورج کے نکلنے سے پہلے اور

ف ۲۹ جب کسی بادشاہ نے ظلم کیا ہو یا فیصلہ دینے میں کچھ کسر رہ گئی ہو، یا عدل میں غلطی ہو گئی تو فیصلہ بدل دیا جاتا ہے، مگر اللہ کے دربار میں ایسا کچھ بھی نقص نہیں، اس لیے اس کے فیصلے میں پھیر بدل یا نظرِ ثانی کا کوئی سوال ہی نہیں۔

ف ۳۵ آدمی چاہ کر بھی کتنا چاہے گا، رب نے فرمایا کہ ان کے خیال میں بھی نہ ہوں گی ایسی ایسی نعمتیں ہمارے پاس اور بھی بہت ہیں، جسے پا کر یہ اور بھی بے انتہا خوش خوش ہو جائیں گے۔

مَنزل ٧

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

لوگ اور ثمود کی قوم نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ۔ ﴿١٢﴾ عاد والے اور فرعون اور لوط۴ کی برادری نے بھی یہی حرکت

لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

کی ۔ ﴿١٣﴾ اور بن واسی لوگ اور تبع کی قوم یہ سب اپنے رسولوں کی بات کو جھوٹ ثابت کرنے میں بڑا زور لگاتے رہے، بس میرا عذاب بھی ان پر خوب سچا ثابت

وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

ہوگیا ۔ ﴿١٤﴾ کیا پہلی بار پیدا کرکے ہم تھک گئے ہیں نہیں، بلکہ مرنے کے بعد نئی پیدائش کے بارے میں ان کو دھوکا

جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ

ہوگیا ﴿١٥﴾ انسان کو پیدا کرنے والے صرف ہم ہیں اور اس کے جی میں وسوسے اور خیالات آتے ہیں وہ سب ہم کو معلوم

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

ہیں، اور ہم تو انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں ۔ ﴿١٦﴾ اور ہر انسان کے دائیں اور بائیں طرف ہر بات

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

کو چھٹنے کے لیے دو کاتب تاک میں بیٹھے ہیں ۔ ﴿١٧﴾ کوئی ایک لفظ بھی جیسے ہی انسان نے کہا اس کے پہلے ہی ایک چوکس پہرے

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ

دار کی نگرانی اس پر قائم ہے ﴿١٨﴾ اور موت کی بے ہوشی ٹھیک وقت پر آئی، یہ وہی موت ہے جس سے تو

مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ

بھاگتا تھا ۔ ﴿١٩﴾ صور پھونکا جائے گا کہ بس یہ عذاب کے وعدے کا دن آہی گیا ۔ ﴿٢٠﴾ ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ اسے ہانکنے

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

لے جانے والا ہوگا، اور ایک شہادت کا ثبوت پیش کرنے والا ہوگا ﴿٢١﴾ بے شک تو ان سب باتوں سے غافل تھا، بس آج ہم نے

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا اب تیری نگاہ بڑی تیز ہے ۔ ﴿٢٢﴾ اس کا ساتھی جو ہر وقت اس کے

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ ؕ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ

پیچھے لگا رہتا تھا کہے گا کہ اس کا حساب میرے پاس مکمل تیار ہے ﴿٢٣﴾ ہر ایک کافر پر دو فرشتوں کو حکم دیا جائیگا کہ ہر کٹر ضدی ناشکرے کو جہنم میں جھونک دو ۔ ﴿٢٤﴾ جو بھلی بات سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

منع کرتا تھا زیادتی اور شک شبہ کی باتیں پھیلاتا تھا ﴿٢٥﴾ اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی عبادت لے کر آیا ہے، دو فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس

ف ١٧ ہر آدمی کے دونوں طرف نیکی بدی کی ہر چھوٹی بڑی بات کو بڑی تیزی سے جھپٹ کر لکھنے کے لئے دو فرشتے مقرر ہیں۔

ف ٢١ ایک ہانکنے والا ہوگا کہ ٹھیک محشر میں آدمی کی جگہ پر اسے کھڑا کریگا، نیکی والے کو ادب اور احترام سے لے چلے گا اور بدکار کو ذلیل مجرم کی طرح گھسیٹتے، ڈھکیلتے، ہانکتے لے جائے گا، اور

ع ١
١٥
١٥

ایک دستاویزی ثبوت کا پورا دفتر لئے گواہی کے لئے ساتھ ساتھ چلے گا، حساب کتاب کے انتظامی بندوبست میں یہ دو فرشتے ہوئے، آیت نمبر ١٧ میں دو کاتب، آیت نمبر ١٨ میں ایک پہرے دار آیت نمبر ١٩ میں ایک موت کا فرشتہ آیت نمبر ٢١ میں ایک ہانکنے والا اور ایک دفتری گواہ، آیت نمبر ٢٣ میں ایک قرین جو ہر وقت پیچھے لگا رہتا تھا، آیت نمبر ٢٤ میں دو فرشتے ایک پیشانیوں سمیت بال پکڑے گا دوسرا دونوں ٹانگ پکڑے گا، جیسا کہ (٥٥) سورہ رحمٰن آیت ٤١

آیت نمبر ٢٦ میں دو جکڑنے باندھنے والے مقرر کیے کہ کسی طرح عذاب کم نہ ہونے پائے ان حوالوں سے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ اس کائنات کے بادشاہ نے اپنی رعایا کے ایک ایک فرد پر کتنے چوکی پہرے بٹھا رکھے ہیں ۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قٓ مکی ہے ۔ اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے بڑا رحم فرمانے والا ہے ○

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
قاف اس قرآن کی قسم جو بزرگی والا ہے ۔ ① لیکن ان لوگوں کو تعجب لگا ، جب ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
تو کافروں نے کہا کہ یہ بڑی عجیب چیز ہے ۔ ② ان کو تعجب لگا اس پر کہ کیا مر کر مٹی ہو گئے پیچھے ہم اور
ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ
زندہ ہوں گے یہ دوبارہ ہماری سمجھ سے بہت دور کی بات ہے ③ ان کے مُردہ جسم کو زمین نے کھا کر جتنا کم کر ڈالا ، ہم کو معلوم ہے ۔ ہمارے پاس
عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
حفاظت کا دستور لکھا ہوا موجود ہے ۔ ④ف بلکہ حق بات جب ان کے پاس آئی تو انہوں نے حق کو جھٹلانے کے لیے تکرار چلادی اور خود ہی
فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ
الجھن میں پڑ گئے ۔ ⑤ کیا انھوں نے اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں ڈالی کہ ہم نے اسے کیسا بنایا اور ہم نے آسمان کو زینت عطا
زَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا
فرما کر خوب سجا دیا کہ کہیں ایک بھی نقص نہیں رکھا ۔ ⑥ زمین کو ہم نے پھیلا کر بچھا دیا ، اور اس میں پہاڑ ڈالدیے ،
رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ ۙ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
اور زمین میں ہم نے ہر قسم کے رونق والے جوڑے اگا دیے ۔ ⑦ف نگاہ بھر کر دیکھنے کی چیز اور بھرپور نصیحت
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
ہر اس بندے کے لیے جو دل سے ہماری طرف رجوع ہوا ۔ ⑧ آسمان سے ہم نے برکت والا پانی برسایا اور اس سے باغ با غیچے اور کھیت میں اگنے
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ ۙ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ ۙ رِّزْقًا
والا اناج پیدا فرمایا ۔ ⑨ کھجور کے اونچے درخت جس میں ایک پر ایک پھل سے لدا ہوا گچھا ۔ ⑩ یہ بندوں
لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
کے لیے رزق ہے جس کے ذریعے مردہ شہروں میں زندگی کی ہلچل جاری ہوتی ہے ۔ اسی طرح مر کر جی اٹھنا بھی ہو گا ۔ ⑪ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم ، کنویں والے

ف۴ مردے کا جسم زمین میں سڑ گل جاتا ہے ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی ایک مدت کے بعد مٹی میں مل جاتا ہے ، اس پر کافر تعجب کرنے لگے کہ ایسی حالت میں پھر زندہ کر کے اٹھایا جانا ہماری سمجھ میں نہیں آتا ، اللہ نے بہت سادہ بات یہاں فرمائی کہ اس سے کیا فرق پڑا ، انسانی لاشوں کو زمین پانی آگ نے تباہ کر دیا تو یہ سب کچھ ہمارے علم سے اور قانونِ حفاظت کے تحت ہوتا ہے انسانی جسم کے بکھرے ہوئے ذرات کو پھر جمع کرنا ہم کو کیا مشکل ہے ، ہماری نگہبانی کے دائرے سے کوئی چیز باہر نہیں سب کچھ ہمارے علم میں ہے ۔

ف۷ معلوم ہوا کہ زمین میں اگنے والی ہر چیز کے نر مادہ کے جوڑے ہوتے ہیں ، جدید تحقیقات نے اب ثابت کیا ، اور قرآن مجید کے نازل کرنے والے نے اپنے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف میں آج سے ۱۵۰۰ پندرہ سو برس پہلے بتا دیا ۔

منزل ٦

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ

بھی ہے ۔ ⑫ اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور تم کو خاندان اور قبیلے والے بنادے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو اور

شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ

اللہ کے یہاں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ آدمی ہے جو نافرمانی سے بچنے کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہو ، بے شک اللہ تعالیٰ علم والا

ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن

اور خبر رکھنے والا ہے ۔ ⑬ دیہات سے عرب آئے کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ، آپؐ کہدو ابھی تم ایمان نہیں لائے بلکہ

قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟

یہ کہو کہ ہم مسلم ہو گئے ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اگر اللہ ، رسولؐ کے حکم کو برابر مانتے رہو گے

ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ

تو تمہارے اعمال میں کسی عمل کی جزا میں اللہ کچھ کم نہ کرے گا بے شک اللہ مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے

رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟

والا ہے ۔ ⑭ ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے تو پھر کبھی شک شبہ میں نہ پڑے ،

وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ

اور اللہ کے راستے میں جہاد پر اپنی جان اور مال کو لگا دیا ایمان میں سچے لوگ

ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ

یہی ہیں ۔ ⑮ کہہ دو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دین داری کی اطلاع دیتے ہو جب کہ آسمانوں اور زمین میں جو

وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ

کچھ ہے اللہ کو معلوم ہے ، اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ⑯ اسلام لانے کا یہ لوگ آپؐ پر

أَسْلَمُوا۟ ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا۟ عَلَىَّ إِسْلَٰمَكُم ۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ

احسان رکھتے ہیں ، آپؐ فرمادو کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو ، بلکہ یہ اللہ کا تم پر احسان ہوا کہ ایمان کی

هَدَىٰكُمْ لِلْإِيمَٰنِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

طرف تم کو راہ بتادی ، اگر سچے ہو تو اللہ کا خوب احسان مانو ۔ ⑰ بے شک بات ہے کہ اللہ تو آسمانوں اور زمین

ع ٢ / ٨ / ١٤ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع

کی چھپی ہوئی سب چیزوں کو جانتا ہے ، اور تمہارے ہر عمل کو وہ دیکھ بھی رہا ہے ۔ ⑱

ف ١٤ یہاں سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اسلام کا تعلق بدن سے ہے ، اور دونوں اپنی اپنی جگہ ہیں ، دل سے ایمان لاکر آدمی اسلام کے احکامات پر بدن ، جان ، مال لگا کر دل کے اقرار پر ظاہر میں عمل کی شہادت دے گا ، وہ کامل مومن اور مسلم ہے ۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾ وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

علم والا اور دانش مند ہے ﴿٨﴾ ایمان والوں کے دو جتھوں میں کبھی ٹکراؤ ہو جائے، تو ان کے درمیان صلح صفائی کی کوشش کرو۔ اگر ان

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ

دونوں میں سے کوئی ایک زیادتی کرے، تو پھر زیادتی کرنے والی جماعت کو اپنی طاقت کے دباؤ میں لے آؤ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع

تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

ہوں، پھر اگر وہ اپنی روش درست کر لیں تو دونوں میں عدل اور انصاف سے صلح کرا دو اور انصاف کا خوب خیال رکھو۔

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ ﴿٩﴾ بے شک ایمان والے آپس میں بھائی

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ ع الربع ١٠ ١٣

بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح قائم رکھو اور اللہ کا بہت لحاظ رکھ کر اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿١٠﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

اے ایمان والو! سنو، کوئی قوم کسی قوم کو حقیر جان کر ہنسی نہ اڑائے بہت ممکن ہے کہ وہ ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں، عورتیں بھی

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا

دوسری عورتوں کا دل دکھانے کے لیے ہنسی نہ کریں، دور نہیں کہ وہ ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں، آپس میں

تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، برے لقب اور برے نام نہ دھرو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا

بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا

نام لگنا بھی ٹھیک نہیں، اور جو توبہ نہ کریں تو ظالم شمار ہوں گے۔ ﴿١١﴾ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

بہت سے گمان سے بچنے کی کوشش کرو بے شک کوئی کوئی گمان تو گناہ بن جاتا ہے، ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

غیبت بھی نہ کرنا، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے، کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے کی بات کرنا بھی

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

جب تم کو ناگوار ہے تو پھر اللہ سے ڈرو، غیبت چغلی سے توبہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے، اور بہت رحم فرمانے والا

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ

سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (١) اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز پر بلند نہ کرو

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

اور ان سے اس طرح خطاب نہ کرو، جیسے آپس میں ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے ہو، اگر ایسا کروگے تو تمہارے

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

اعمال برباد ہو جائیں گے، اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔ (٢) بے شک جو لوگ رسولؐ کے حضور اپنی آوازیں

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

دھیمی کر لیتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ پرہیزگاری کے امتحان میں کامیاب فرمایا۔ ان کے

لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٣ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ (٣) یقیناً جو لوگ آپؐ کو حجروں کے باہر سے زور

وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

کی آواز سے ندا دیتے ہیں اکثر ان میں عقل نہیں رکھتے (٤) اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے پاس آتے، تو یہ ان کے لئے بہتر تھا، اور اللہ معاف کرنے والا رحم والا ہے۔ (٥) اے ایمان والو! اگر کوئی

اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

بن بھروسے کی طبیعت والا آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لے آوے، تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری نادانی میں کسی قوم پر

فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ

جا پڑو، پھر تم کو اپنے کئے پر ندامت ہونے لگے۔ (٦) اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسولؐ تشریف رکھتے ہیں، اگر

اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ

وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہنا مان کر چلیں تو تم بہت مشکل میں پڑ سکتے ہو، لیکن اللہ کا یہ تم پر فضل ہے کہ اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی

الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ

محبت عطا فرمائی، اور ایمان سے تمہارے دلوں کو زینت بخشی، اور کفر نافرمانی اور گناہ کے کاموں سے تمہاری طبیعت میں کراہیت نفرت ڈال دی

الْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ

ایسے لوگ بہت ہی بھلے لوگ ہیں۔ (٧) اللہ کا یہ بڑا فضل اور بڑی نعمت ہے، اور اللہ

ف۳ یہاں سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری و باطنی ادب رکھنا ہر امتی پر لازم ہوا، آپؐ کا نام مبارک ادب سے لیوے آپؐ کی حیات میں جو لوگ مجلس میں حاضر ہوتے بہت دھیمی آواز میں ادب سے بات کرتے، ان کی تعریف فرمائی گئی اور اب حضورؐ کے روضۂ مبارک پر سلام پڑھنے والوں کو بھی ضروری ہے کہ ادب سے دھیمی آواز سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں۔

ف۴ گھر کے باہر سے چیخ کر آواز دینا اچھا نہیں، صاحبِ خانہ کو اپنی حاضری کی اطلاع سلیقے سے کرانی چاہیئے اور اجازت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

ف۶ یہاں سے یہ حکم ثابت ہوا کہ کوئی خبر ایسی ہو جس میں انسانی زندگی کے بندوبست میں خرابی کا اندیشہ ہو یعنی جماعتی سماجی خاندانی، کاروباری، قومی، ملّی، معاملات سے تعلق والی خبر ہو تو ایسی خبر کی تحقیق کرنے کے بعد ہی اگلا قدم سمجھداری سے اٹھانا چاہیئے۔

اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

اور کچھ لوگ بال کترواتے ہوں گے، تم کو ذرا بھی خوف نہ ہوگا، اللہ نے وہ جان لیا جو تم کو نہیں معلوم

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تھا، پھر اس نے اس کے پہلے ہی قریب میں تم کو یہ فتح عطا فرما دی۔ ﴿٢٧﴾ وہی اللہ ہے جس نے ایسا رسول بھیجا ہدایت

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾ ؕ

اور دینِ حق دے کر، تاکہ اس کے دین کی تمام بدلی ہوئی غلط شکلوں پر اس سچے دین کو غالب کر دے اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ ﴿٢٨﴾ ف

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ منکروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں بہت رحم دل ہیں

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ

ان کو تم دیکھو گے رکوع سجدے میں لگے رہتے ہیں، اور اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی حاصل کرنے میں بڑی دوڑ دھوپ

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ

کرتے رہتے ہیں، ان کی پہچان ان کی پیشانیوں پر سجدے کے اثر کے نشان ہیں ان کے یہ اوصاف اور مثال توراۃ اور انجیل میں بھی ہیں، گویا

فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ قف كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

ایک کھیتی ہو جس میں پہلے زمین سے ایک باریک سوئی نکلی پھر اللہ نے اس کو مضبوط کیا، پھر یہ جڑ پکڑ کر موٹی ہوئی، پھر اپنی

عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی، کاشتکاری کرنے والوں کو بڑا بھلا لگا ان کا جی خوش ہوا اور کافروں کا جی جل گیا، اور بہت جھنجھلائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

اللہ کا وعدہ ایمان والوں اور نیک عمل والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا ہے ﴿٢٩﴾

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ الحجرات مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں اٹھارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کا نام لیکر شروع کرو اسے مہربان اور بے حد رحم کرنے والا پاؤ گے۔ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے آگے بڑھ کر بات نہ کرو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بے شک اللہ سب کچھ

منزل ٦

ف ٢٨ اللہ کا دین ہمیشہ سچا ہے اور ہر زمانے میں لوگوں نے جب اس دین میں کم زیادہ، پھیر بدل کیا، اور آپسی اختلاف سے ٹولیاں بن کر بٹ گئے، اور دینِ حق کئی کئی دین کی غلط شکلوں میں نظر آنے لگا لوگ کہیں اللہ کے دین کے نام سے کہیں مقامی ٹکسال کے نام سے، یا کہیں رواج کے نام سے چل پڑے، اسی طرح دین ایک ہو کر بھی کئی کئی شکلوں میں، ہر علاقے میں نت نئے رنگ روپ میں چلنے لگا، اس لئے سب کے آخر میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو بھیج کر سچا دین بھیجا تاکہ دین کی تمام غلط شکلوں میں صرف ایک صحیح اور سچا دین چھا جائے اور غالب کر دیا جائے،

الحمد للہ سارے عالم میں اسلام ہی دلیل دعوے اور نشانِ پختہ سے غالب ہے۔

١٥ مع عند المتأخرين ١٢

ع ٤ ١٢

ف ۲۶ پندرہ سو احرام پوش اہل ایمان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں چلے، اور قربانی کے جانور بھی اللہ کی نیاز کے لیے ساتھ لائے تھے، کعبہ کے متولی اور مکہ والے کسی کو بھی حج اور عمرہ سے منع نہ کرتے یہ دستور وہ بھی مانتے تھے لیکن مسلمانوں کے مقابلے میں جاہلیت کا ثبوت دیا اور ضد پر آگئے کہ ہم ان کو حرم شریف میں نہیں آنے دیں گے، ایسے موقع پر اللہ نے مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا، اور ان کو غصہ کے بجائے اطمینان اور سکون عطا کیا کہ مکہ کی وادی میں خون خرابہ نہ ہو، ورنہ جاہلوں کی ضد میں کچھ بھی قدم اٹھ سکتا تھا۔ لیکن مسلمان اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع تھے، جیسا آپؐ نے فرمایا ویسا ہی سب مسلمانوں نے عمل کیا۔

ف ۲۷ مدینہ سے کچھ دور پر آباد یہودی علاقہ جس کو خیبر کہا جاتا تھا۔ حدیبیہ سے واپسی پر اللہ کے حکم سے خیبر فتح ہوگیا۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے، یہ علاقہ بہت سرسبز، شاداب و مالدار تھا، بھیڑ، بکریاں، اونٹ، اناج، سونا، چاندی، ہتھیار اتنے بھرپور تعداد میں ملے کہ بعض منافق جو گھر بیٹھے انتظار میں تھے، کہ مسلمانوں کی شکست ہو، ان کو بھی گھر کے باہر آکر یہ کہنا پڑا، کہ ہمیں بھی لے چلو، ہم بھی اس جنگ میں آپ کا خوب ساتھ دیں گے، مگر ان کو منع کر دیا گیا تھا اور خیبر پر چڑھائی میں صرف ان ہی لوگوں کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی جو حدیبیہ کے سفر میں نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چوں کہ حدیبیہ کا سفر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب کے بعد شروع ہوا تھا، اس خواب میں بتایا گیا تھا کہ مسلمان خانۂ کعبہ کی مسجد میں بے خوف داخل ہوگئے، احرام باندھے ہوئے طواف کیا اور قربانی کی، اور پھر کسی نے بے کھٹکے اپنا سر منڈایا، اور بعضوں نے بال تراش لیے، لیکن اب کی برس حدیبیہ میں مشرک لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کو روک لیا۔ صلح ہوئی اور واپس ہونا پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبیؐ کو جو خواب دکھایا گیا تھا۔ سچ تھا اور سچا ہی ہوگا، اور الحمد للہ آگے ایسا ہی ہوا۔ کہ مکہ فتح ہوگیا، اور مسلمانوں نے وہ ارکان پورے اطمینان سے ادا کر لیے جو ایک عمرہ کرنے والا ادا کرتا ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ آدمی امن و اطمینان کے بغیر اپنے سر کے بال اتروانے کو کبھی تیار نہیں ہوتا۔ اور یہ انتہائی درجے کے سکون اور اطمینان کا نقشہ ہے جو قرآن نے کھینچا ہے۔

لَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

نہ آتا۔ ﴿٢٢﴾ پہلے سے اللہ کا یہ دستور طے شدہ ہے، اور اللہ کے دستور میں تم کسی طرح کی تبدیلی

اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

نہ پاؤ گے۔ ﴿٢٣﴾ ٹھیک مکّہ کی سرحد میں اللہ نے ان کے تم پر اٹھے ہوئے ہاتھ روک دئے، ان کے مقابلے میں اٹھے ہوئے

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

تمہارے ہاتھ بھی روک دئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا اور تمہارے تمام کاموں کو اللہ خوب

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

دیکھ رہا ہے۔ ف ﴿٢٤﴾ اپنے عمل سے کافر تو وہی لوگ ثابت ہوگئے، جنہوں نے تم کو ادب والی مسجد میں آنے سے روک دیا۔

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ

اور قربانی کے جانور بھی حلال ہونے کی جگہ کو پہنچائے نہ جاسکے ان کو بھی روک لیا گیا، اگر بہت سے ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں

وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ

جن کے چھپے ہوئے ایمان سے تم بے خبر تھے یہ لوگ مکّہ میں قیام پذیر نہ ہوتے اور لڑائی میں بے خبری کے سبب تم ان کو بھی کچل ڈالتے پھر افسوس کرتے کہ یہ کیا

مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا

ہوگیا اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو ابھی اسی سفر میں مکّہ تمہارے ہاتھوں ہم فتح کرادیتے لیکن اللہ نے بہت سوں کو چاہا تھا کہ ان کو بھی اپنی رحمت میں داخل دے گا، اگر ایسے نیک لوگ جو چھپے

لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ہوئے ایمان والے تھے الگ جگہ آباد ہوتے تو پھر کافروں کو بڑی دکھ کی مار اسی وقت ماردی جاتی۔ ﴿٢٥﴾ جب کافروں نے اپنے جی کی اینچ پر اڑے رہنے کی

فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ

ضد کی اور جاہلیت کا ابال اور جوش دکھانے لگے، تب اللہ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر تسکین اور تسلّی نازل فرمادی تقوے کے قول پر

رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ

اللہ نے ان کو قائم رکھا اور یہ اس کے حقدار بھی تھے اور ان کے مرتبے کے مطابق ان کو ایسا ہی کرنا چاہیے تھا اور اللہ تعالیٰ

بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ ف ﴿٢٦﴾ بے شک اللہ نے اپنے رسولؐ کو سچا خواب

رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم ضرور امن کے ساتھ مسجد حرام یعنی ادب والی مسجد میں داخل ہو گے بے کھٹکے سر منڈواتے ہوں گے

منزل ٦

ف ٢٤ آسمانی تعلیم کی خوبی دیکھنے کے لائق ہے کہ مسلمان خالص رضائے الٰہی کی نیت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب والی مسجد کعبہ کی زیارت یعنی عمرہ کرنے کو گئے راستے میں حدیبیہ کے میدان میں ٹھیک سرحدِ مکّہ پر مشرکوں نے ان کو روک دیا کہ کعبہ شریف کی زیارت کے لئے بددین لوگوں کو ہم نہیں آنے دیں گے وغیرہ اور بے ادبی کی بات کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی صبر سے جی کو تھام کر ان سے صلح کرلی، جبکہ دونوں طرف سے لڑائی کے لئے ہاتھ اٹھ گئے تھے اور خون خرابہ ہوتا، ظاہر میں مسلمانوں کی خاص کامیابی معلوم ہوتی پھر بھی اللہ نے پسند نہ فرمایا، بلکہ بغیر عمرہ کئے مسلمان واپس جائیں کہ ابھی مکّہ معظمہ میں بہت سے اہلِ ایمان چھپے ہوئے رہتے تھے، لڑائی ہوتی تو بے خبری اور انجانے میں بہت سے چھپے ہوئے مومن یا تو مسلمانوں کے ہاتھ مارے جاتے یا پھر مجبور ہو کر چھپے ہوئے اہلِ ایمان کو اپنے شہر کا لحاظ کر کے مشرکوں کا ساتھ دینا پڑتا دونوں صورتوں کو سامنے رکھا گیا، اور باوجود فتح کا امکان ہو کر بھی لڑائی کرنا پسند نہیں کیا گیا اور صلح نامہ کر لیا گیا، دنیا میں کہیں بھی اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے والا نہیں مل سکتا، یہ آسمانی تعلیم اور نبویؐ صحبت کا اثر ہے جس کے سبب مسلمانوں میں قوّتِ برداشت پیدا ہوئی کہ سخت سے سخت حالات میں بھی جی کو بے قابو نہ ہونے دیا،

ع ٣ ٩ ١١

شَدِيۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ اَوۡ يُسۡلِمُوۡنَ‌ ۚ فَاِنۡ تُطِيۡعُوۡا يُؤۡتِكُمُ اللّٰهُ اَجۡرًا

اس وقت ان سے تم کو لڑائی لڑنے سے تمہاری نیک نیتی کا ثبوت مل جائے گا تم کو ان سے لڑنا ہے یا پھر یہ کہ وہ خود ہی دینِ اسلام قبول کرلیں، اس موقع پر تم حکم مان

حَسَنًا ‌ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا كَمَا تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿١٦﴾

کردوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو بہت ہی اچھے اجر سے نوازدے گا اور اگر تم نے پہلے کی طرح حکم ٹالنے کی حرکت کی تو جان لو کہ تم کو دردناک عذاب بھگتنا ہوگا۔ (١٦)

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ

کسی بھی کاروائی کے لیے کوئی دستہ بھیجا جائے یا جنگ کے لیے فوج کی روانگی ہو، تب کوئی اندھا آدمی یا لنگڑا یا بیمار اس میں شامل نہ ہو سکے تو اس کا عذر قبول ہے، اور اس پر

حَرَجٌ‌ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

کوئی گناہ نہیں، جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی تابع فرمانی میں رہے تو ایسوں کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل فرمائے گا، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو کوئی بغیر عذر

الۡاَنۡهٰرُ‌ ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبۡهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿١٧﴾ لَقَدۡ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ

کے اللہ کا حکم ٹالدے، پھر ایسے لوگوں پر دردناک سزا کی کاروائی کی جائے گی۔ (١٧) بے شک اللہ راضی ہو گیا ان ایمان والوں سے

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ

جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے، ان کے دلوں میں جو خلوص تھا اللہ کو معلوم تھا، اللہ نے ان کے دلوں پر تسکین

فَاَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ عَلَيۡهِمۡ وَاَثَابَهُمۡ فَتۡحًا قَرِيۡبًا ۙ‏ ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيۡرَةً

نازل فرمائی اور ان کو قریب میں فتح عطا فرمائی (١٨) اور بہت سا مالِ غنیمت آگے پاؤ گے

يَّاۡخُذُوۡنَهَا‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيۡرَةً

اور اللہ بڑا زبردست اور دانش مند ہے۔ (١٩) اللہ کا وعدہ ہے کہ بہت سی فتح میں مالِ غنیمت کے ڈھیر کے

تَاۡخُذُوۡنَهَا فَعَجَّلَ لَـكُمۡ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيۡدِىَ النَّاسِ عَنۡكُمۡ‌ ۚ وَلِتَكُوۡنَ

ڈھیر تم کو ملتے رہیں گے اور ابھی فوری طور پر تم کو یہ عطا فرمادی اور لوگوں کے تم پر ہاتھ اٹھ گئے تھے اللہ نے ان کو بھی روک دیا کہ یہ واقعہ اہلِ ایمان کے لیے

اٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَيَهۡدِيَكُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۙ‏ ﴿٢٠﴾ وَّاُخۡرٰى لَمۡ تَقۡدِرُوۡا

ایک نمونہ ہو جائے اور تاکہ تم کو سیدھی راہ پر چلا دے۔ (٢٠) اور ایک بڑی فتح جو ابھی تمہارے قابو

عَلَيۡهَا قَدۡ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرًا ﴿٢١﴾

میں نہیں آئی وہ اللہ کی قدرت کے احاطے میں محفوظ ہے، اور واقعی اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (٢١)

وَلَوۡ قَاتَلَـكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّ

اور اگر یہ کافر تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، اور پھر کوئی دوست اور مددگار ان کی حمایت میں

منزل ٦

ف ١٨ جب مکہ والوں نے راہ روکی، اور عمرہ کرنے کو مسجدِ حرام جانے نہ دیا اور حالات لڑائی جیسے ہونے لگے، تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام ساتھیوں سے قول و قرار لیا، یہی قول و قرار "بیعتِ رضوان" کہلاتی ہے، جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی وہ بہت ہی مرتبے والے مانے گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس بیعت والا کوئی شخص بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

النصف ع ٢ / ١٠

ف ١٩ اطاعتِ رسول ؐ پر جمع ہو کر مل کر کام کرنے پر بشارت دی کہ آگے اب فتوحات کا سلسلہ ہم جاری کریں گے، کہ بڑے بڑے علاقے فتح کرائیں گے، اور بے شمار مالِ غنیمت پاؤ گے، اور یہ بشارت برابر سلسلہ وار پوری ہوتی رہی حتّٰی کہ روم اور فارس مصر اور عراق کی بڑی بہادر اور لڑاکا قومیں بھی اہلِ ایمان کے سامنے ٹھہر نہ سکیں، کچھ ایمان میں آگئے، اور دوسرے مفتوح بن کر رہے، انتھک کوشش سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ؐ کی دعوت کو ساری دنیا میں پھیلایا۔

ف ٢١ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان احرام کھولکر واپس ہوئے، مشرکین نے عمرہ نہیں کرنے دیا۔ مسلمان بہت بھاری دل سے کعبہ کی زیارت کیے بغیر واپس ہو رہے تھے، اللہ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا کہ اس شہر کو تمہاری ولایت میں دے گا، اور فتح مکہ کے وقت یہ پیشین خبری پوری ہوئی، جو آج تک قائم ہے اللہ اسی وقت چاہتا تو مکہ فتح کرا دیتا لیکن اس میں بہت سی مصلحتیں تھی، جس کا ذکر آیت نمبر ٢٥ میں آئے گا

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

ہم کو ہمارے مال اور ہمارے گھر بار نے مشغول رکھا، ہمارے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے، اپنی زبان سے ایسی بات کہتے ہیں، جو ان

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

کے دل میں نہیں آپ کہو کہ بھلا وہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو، اگر اللہ تم کو نقصان

شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

پہونچانا چاہے، یا تم کو نفع پہونچانا چاہے، بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی خبر

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

رکھتا ہے۔ ف١١ بلکہ تم نے اپنا یہ گمان بنالیا تھا کہ رسول اور ایمان والے اب اپنے گھر بار میں کبھی واپس نہ آسکیں گے

اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ

اور تمہارے دلوں میں تم کو یہ بات بہت اچھی لگی تھی، اور تم نے بہت ہی برے برے اندازے لگا رکھے تھے، جب کہ برباد ہونے والے

وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا

لوگ تم خود ہی تھے۔ ف١٢ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی بات پر ایمان نہ لائیں، تو ایسے کافروں کے لئے ہم نے بھڑکتی آگ

لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

تیار کر رکھی ہے (١٣) آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہی اللہ کے لئے ہے جسے چاہے بخشدے، جسے چاہے عذاب میں

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ

ڈالدے اور اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔ (١٤) جو لوگ پیچھے بیٹھے رہ گئے تھے، وہ اب مالِ

اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ

غنیمت کے لئے تم کو جاتا ہوا دیکھ کر کہیں گے کہ چھوڑ دو جو کچھ ہوا، اب ہم کو بھی ساتھ لے چلو، وہ سمجھتے ہیں کہ ایسی چالاکی سے اللہ کے فرمان کو بدل ڈالیں گے

اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

آپ کہہ دو کہ تم کو ہمارے ساتھ نہیں چلنا ہے، اسی طرح اللہ نے اس کے پہلے بھی تمہارے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا، تب ان کا جواب ہوگا

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾

کہ تم کو ہم سے حسد و جلن ہے اس لئے ہمیں اپنے ساتھ نہیں لے جل رہے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت کم سمجھ ہیں ف١٥

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ

جنگ میں بلا عذر پیچھے رہ جانے والے دیہاتی گنوار لوگوں سے فرما دو ابھی بہت جلد تم لوگوں کو ایک بہت ہی جنگ جو، اور سخت لڑاکا قوم سے مقابلے کے لئے بلایا جائیگا

منزل ۶

ف١١ اپنے ایمان اور یقین کی کمزوری سے جو لوگ اس سفر میں نہ جاسکے وہ صلح حدیبیہ سے واپسی پر اپنے اپنے عذر اور بہانے لاکر معافی اور مغفرت کی درخواستیں پیش کرنے لگے کہ ہم کو اپنے گھر بار کی یہ فکر تھی اور آل اولاد کا یہ فلاں کام باقی رہ گیا تھا، ورنہ ہم ضرور ساتھ چلتے اللہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ، ان سے کہدو کہ تمہارے بُرے بھلے کا اختیار اللہ کے دربار میں کس کو ہے۔

ف١٢ عمرہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ سفر ان کو ایسا لگا کہ اب یہ لوگ مکہ سے زندہ سلامت کبھی واپس نہیں آئیں گے جبکہ یہ سفر کسی جنگی کارروائی کا نہیں تھا، آپ نے احرام باندھ لیا تھا، اور قربانی کے جانور ساتھ تھے، لڑنے یا حملہ کرنے کا حضرت کا کوئی ارادہ نہ تھا، لیکن منافق یہ حساب لگا کر بیٹھے تھے کہ اب حضور اور آپ کے ساتھی رضی اس سفر سے واپس نہیں آئیں گے لیکن اللہ نے صلح سے کامیابی کے وہ راستے کھولدئے جو کسی بڑی سے بڑی جنگ پر بھی ممکن نہ تھے۔

ف١٥ حدیبیہ سے واپسی پر خیبر کی فتح کی بشارت دی گئی تھی، حدیبیہ کی صلح میں بھی فتح ہوئی اور خیبر کی فتح پر مالِ غنیمت بہت ہاتھ آیا، اس موقع پر اللہ کا یہ حکم ہوا کہ جو حدیبیہ کے سفر میں گیا تھا، وہی خیبر کی جنگ میں شریک ہوگا، اسی پر منافق بہت بگڑے کہ جب ہم خود جنگ میں تمہارے ساتھ چلنا چاہتے ہیں، تو ہم کو کیوں روکتے ہو، اللہ نے فرمایا کہ اس جنگ میں ہمارا فرمان جاری ہو چکا۔ آگے اور بھی بہت سی بڑی بڑی لڑائیوں کے موقع ہیں تب اپنا جوہر دکھا دینا۔

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

ایمان میں اور بھی زیادہ بڑھ کر مضبوط ہو گئے، آسمانوں اور زمین کا لشکر اللہ کا ہے، اور اللہ

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (۴) تاکہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

فرمائے، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سدا اور ہمیشہ ہمیشہ کو وہاں رہیں گے، اور ان کی کوتاہیوں کو معاف فرما دے گا۔

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ کے یہاں یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ (۵) اور منافق مردوں اور منافق عورتوں کو

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو عذاب میں ڈالے گا، یہ لوگ اللہ کے بارے میں اچھا گمان نہیں رکھتے، ان پر بہت بڑا چکر

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ

پڑنے والا ہے، اور ان پر اللہ کا غضب ہے، اور اللہ نے ان پر لعنت کی پھٹکار برسا دی، اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ

اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (۶) آسمانوں اور زمین میں سب لشکر اللہ کے ہیں، اور اللہ بڑا زبردست

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨

اور حکمت والا ہے۔ (۷) بے شک ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، گواہی دینے والا اور بشارت سنانے والا اور ڈر سنانے والا (۸)

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ان کا پورا ساتھ دو اور ان کا ادب کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِيْلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

تسبیح کرو۔ (۹) جن لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی، در اصل ان کی بیعت اللہ سے ہوئی، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ تھا، اب جو کوئی بیعت کرنے

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

کے بعد اپنے قول وقرار کو توڑ ڈالے گا، تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا، اور جو اللہ کو گواہ بنا کر وعدہ کر چکا، پھر اس پر وفاداری سے قائم

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

رہا تو بہت جلد اللہ اس کو اجرِ عظیم سے نوازے گا۔ (۱۰) پیچھے رہ جانے والے گنوار لوگ اب کہیں گے کہ

منزل ٦

ف ۴ اس صلح سے مسلمانوں کو بہت دکھ ہوا کہ عمرہ کے بغیر واپس ہوئے، اور مشرکوں نے بہت ہی ضد کی جبکہ اگر لڑائی ہوتی تو مسلمان الحمد للہ تیار تھے، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا ادب قائم رکھا، اور لڑائی کو آخر وقت تک ٹالتے رہے، کہ حرم میں خون خرابہ نہ ہو، اور بہت ہی دور اندیشی سے بغیر لڑائی کے اہل مکہ کو قابو میں لیا، اور امن کا عہد نامہ تیار ہوا، اس سفر میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، بھاری دل سے واپس ہوئے، مگر سب نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، دل کو سکون ملا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی اسی میں برکت سمجھی، اسی وجہ سے ان کو ایمان میں مضبوطی اور ترقی ملی۔ اللہ نے یہاں اطاعت کرنے والوں کی تعریف فرمائی۔

ف ۹ ہر مومن جو اللہ، رسول پر ایمان لایا، اس پر لازم ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت پر نصرت کے لئے ہر وقت ضرورت ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار رہے، اور نبی کا ادب اور تعظیم قائم رکھے، یعنی اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ادب سے لے اور ہر طرح دنیا کے تمام انسانوں کے مقابلے میں آپ ہی کا مرتبہ بلند جانے اور مانے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہے

ع ١٠ یعنی اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنا اپنی عادت
٩ میں شامل کر لے، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

تفسیر سورۂ الفتح

ف۱ یہ سورہ حدیبیہ کی صلح کے واقعہ پر اتری، اور اللہ نے اس صلح کو فتح فرمایا، ہجرت کے چھٹے برس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے خواب دیکھا کہ مکّہ مکرمہ زیارتِ کعبہ کے لیے تشریف لے گئے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا، ساتھ میں پندرہ سو اصحابؓ لے کر بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے عمرہ کرنے کا قصد کیا۔ ذوالحلیفہ سے جو مدینہ طیبہؓ کے قریب ایک مقام ہے وہاں سے احرام باندھ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم عمرہ کے لیے ذی القعدہ ہجری ۶ھ میں روانہ ہوئے مکّہ والوں کو پتہ چلا تو راستہ روکا، اور مکّہ میں داخل ہونے نہ دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ سے کچھ دور ہی حدیبیہ نام کے میدان میں پڑاؤ کیا، اور دونوں طرف صلح کی بات چیت شروع ہوئی حضورؐ اور آپ کے صحابہؓ احرام باندھے ہوئے تھے، ساتھ میں قربانی کے جانور بھی تھے، جسے ھدی کہا جاتا ہے، ہر طرح دلیل ظاہر تھی کہ لڑنے کے ارادے سے حضورؐ اور آپ کے ساتھی نہیں آئے ہیں، صرف کعبہ شریف کی زیارت مقصود ہے، اور کعبہ کی زیارت کے لیے دشمنوں کو بھی منع نہیں تھا، ہر کوئی امن کی اس جگہ میں اپنے رب کے گھر کی زیارت کے لیے آتا تھا، مگر مشرکوں نے اہلِ ایمان کو مکّہ میں داخل نہیں ہونے دیا، بظاہر جو صلح ہوئی اس سے یہ معلوم ہوتا تھا، کہ شاید مسلمانوں نے یہ صلح دب کر کی ہے، لیکن اللہ نے صلح میں خیر رکھا ہے، اور مسلمانوں کو امن نصیب ہوا، اور مکّہ والوں کا مدینہ طیبہؓ آنا جانا شروع ہوا، لڑائی کا خوف کچھ وقت کے لیے ٹل گیا، اور اس میں سمجھ بوجھ والے بہت لوگ مسلمان ہو گئے، خالدؓ بن ولید اور عمرو بن العاصؓ جیسے بڑے بڑے لڑاکا فوجی کمانڈر بھی اسی دور میں داخلِ ایمان ہوئے، اور جب اللہ نے اس صلح سے حالات درست فرما دیئے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو برس بعد دس ہزار کا لشکرِ عظیم لے کر بغیر لڑائی اور بغیر خون خرابہ کے مکّہ فتح کر لیا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ

بے شک جو لوگ انکاری ہوئے اور اللہ کے راستے سے دوسروں کو بھی روکا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے، تب تو اللہ ان کو

فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ

ہرگز نہیں بخشے گا۔ ﴿٣٤﴾ اور تم ہمت نہ ہارو اور سستی نہ بتاؤ اور اب صلح کی طرف بھی مت بلاؤ تم ہی غالب رہو گے، اللہ تمہارے ساتھ

وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ

ہے، وہ تمہارے محنت بھرے کاموں میں کبھی نقصان نہ ہونے دے گا۔ ﴿٣٥﴾ اس پار کی زندگی کھیل اور غفلت میں ہاتھ سے نکل جانے والی ہے

وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

لیکن اگر تم ایمان اور پرہیز گاری پر جمے رہے تو بھرپور اجر پاؤ گے اور اللہ تم سے مال کا سوال کرنے والا نہیں۔ ﴿٣٦﴾

إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هَا أَنتُمْ

اگر اس نے تم سے مال طلب کیا اور تمہارا ہاتھ تنگ کر دے تو تم بخل کرنے لگو گے تب پھر تمہارے دل کے بھید بھی کھل جائیں گے۔ ﴿٣٧﴾ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہیں

هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَ

دعوت دی جا رہی ہے، کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، پھر بھی تم میں سے کچھ لوگ بخیلی کرتے ہیں، جو بھی بخیل ہوگا، اس کا وبال اسی کی جان پر

مَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ

پڑے گا، اللہ غنی ہے یعنی اس کو تمہارے مال کی کچھ بھی ضرورت نہیں، حاجت مند تو تم خود ہو، اگر اب بھی تم نہ مانو گے تو وہ تمہاری جگہ

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿٣٨﴾

دوسری قوم کو بدل کر لے آئے گا، پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔ ﴿٣٨﴾

سُورَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ الفتح مدینہ طیبہ میں نازل فرمائی گئی اللہ کے نام سے شروع کرو جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ

بے شک ہم نے تم کو یہ کھلی فتح عطا فرما دی۔ ﴿١﴾ کہ اللہ نے تمہاری اگلی پچھلی بھول چوک پر بخشش فرما دی اور تم پر اپنی نعمت کو

وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَ

تمام فرمایا، اور جو راہ تم کو بتائی گئی ہے وہی راہ مضبوط اور سیدھی ہے۔ ﴿٢﴾ اور

يَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ

اللہ کی طرف سے غلبے والی نصرت تم کو عطا کی جاتی ہے۔ ﴿٣﴾ وہی ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی جس کے سبب یہ اپنے

منزل ٦

ف ٣٧ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اللہ کی کوئی ضرورت پوری ہونے کا سوال نہیں، بلکہ یہاں جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا تو دوسرے حاجت مند انسانوں کے کام آیا، اپنی ہی انسانی برادری کی خدمت میں لگا، مگر چونکہ خدا کے حکم کے تحت اور اس کی رضا حاصل کرنے کو مال خرچ کیا تو اللہ اس کا اجر عطا فرمائے گا، اور اللہ اگر ہر وقت مال خرچ کرنے کا حکم دیدے، اور دوسری جانب آدمی کا ہاتھ تنگ کر دے تو پھر آدمی کی سخاوت کا بھرم کھل جائے اس لیے فرمایا کہ ہاتھ تنگ کر دوں تو بخیلی کرنے لگو گے، معلوم ہوا کہ جو کچھ ہے اسی کے دینے سے ملا ہے اور اپنے عطا کیے ہوئے میں طلب فرما کر ثواب بھی عطا فرماتا ہے، جبکہ یہ بھی اللہ نے اپنے لئے نہیں بلکہ ضرورت مند انسانوں کے لیے جاری فرمایا۔

ف ٣٨ مالداروں پر ضروری ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق برابر خرچ کریں، اس سے ان کا نفس پاک ہوگا، اور سماج میں غریب عوام کی ضرورت، حاجت پوری ہوگی، تب خوشحال لوگ بھی عوام میں مقبول ہوں گے، ورنہ اس کا نتیجہ طبقاتی کشمکش کی شکل میں آتے رہتا ہے، کہ یہی دکھی اور غریب عوام ساہوکاروں کا تختہ الٹ دیتے ہیں نہ ان کا بھلا نہ ان کا بھلا

ع ٤ / ١٠ / ٨

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

سوچتے سمجھتے نہیں، کیا ان کے دلوں میں تالے پڑ گئے ہیں۔ ﴿٢٤﴾ ہدایت کی راہ کھل جانے کے بعد بھی جو لوگ اپنی پیٹھ

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾

دکھا کر الٹے پاؤں چل دیے، شیطان نے ان کو پٹی پڑھا کر بہت دور دور کی سجھائی۔ ﴿٢٥﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

یہ اسلئے ہوا کہ انہوں نے ایسے لوگوں سے خفیہ تعلق قائم کیا جو اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب سے ناراض ہیں اور ان کو یہ قول دیا کہ کچھ تمہارے فیصلے بھی ہم

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ

مان لیں گے ان کی چھپی باتوں سے اللہ خوب واقف ہے ﴿٢٦﴾ جب فرشتے ان کی جان نکالنے کو ان کے منہ پر اور پیٹھ پر چوٹ لگا کر مارتے ہونگے

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

اس وقت ان کی کیسی درگت بنے گی۔ ﴿٢٧﴾ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ جس بات سے ناراض ہے اس پر یہ چلتے رہے اور اللہ کی رضا کے

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ؏ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ٣ ع٩ ٧

راستے کو ناپسند کیا، تب تو اللہ نے ان کے اعمال غارت کر ڈالے۔ ﴿٢٨﴾ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے، کیا وہ اس خیال میں ہیں، کہ ان کی دبی

اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

چھپی دشمنی کی کارروائی کو اللہ ظاہر نہیں فرمائے گا ﴿٢٩﴾ اگر ہم چاہتے تو آپؐ کو ان لوگوں کو دکھا دیتے البتہ آپ ان کے چہروں سے

بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

ان کو ضرور پہچان لیں گے، اور ان کی لچھے دار بات کے ڈھب سے بھی ان کو پہچان لیں گے، اللہ تم سب کے اعمال سے واقف ہے۔ ﴿٣٠﴾

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾

اور ہم تم کو آزمائیں گے یہاں تک کہ مجاہدین اور صبر کرنے والوں کو اپنے علم سے ظاہر کر دیں گے اور تمہارے بارے میں جو خبریں پھیل رہی ہیں انمیں بھی تمہاری جانچ کریں گے ﴿٣١﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

بے شک جن لوگوں نے حق کا انکار کیا، اور راہ اللہ کی راہ سے روکا، اور رسول کی مخالفت کی، جبکہ ان کے سامنے ہدایت کی راہ کھل چکی تھی،

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

ایسے لوگ اللہ کا کیا نقصان کر لیں گے، بلکہ اللہ ان کے کئے دھرے کو جلد ہی غارت کر دے گا۔ ﴿٣٢﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو، اور رسول کا حکم مانو، اور اپنے عمل کو اکارت نہ ہونے دو۔ ﴿٣٣﴾

ف٣١ کسی آدمی یا جماعت کے ذمے کوئی کام ہو تو لوگوں میں اس کے بھلے برے چرچے جاری ہوتے ہیں اور طرح طرح کی افواہیں اڑتی رہتی ہیں، اس میں بھی صبر کرنے والوں کا امتحان ہے کہ مخالف کے اڑائے ہوئے ہر فتنے میں الجھتا نہ پھرے، بلکہ اپنے کام اور فریضے کی طرف توجہ زیادہ دے، اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دے، کہ یہ بھی دل کو تھامے رکھنے کا ایک کڑا امتحان ہے جو اس میں کامیاب رہا، اس کا مزاج، اخلاق اور فیصلے دین کے مطابق ہوں گے اور وقتی حالات، افواہوں اور لوگوں کی الزام تراشی اور کھری کھوٹی خبریں اڑانے پر اس کا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔

حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟
سنتے ہیں، یہاں تک کہ جب محفل سے چلے جاتے ہیں، تو جان بوجھ کر علم والوں سے پوچھتے ہیں، کہ ابھی ابھی حضرت

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ
نے کیا فرمایا تھا؟ یہ لوگ اپنی من چاہی کو پسند کرتے ہیں، اس لیے اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپّہ لگادیا ﴿١٦﴾ اور جو لوگ حق

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
بات سن کر راستے پر آگئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور ہدایت فرمائے گا اور ان کو ان کی پرہیزگاری کا سلیقہ بھی عطا فرمائے گا۔ ﴿١٧﴾ پھر کیا لوگ قیامت کی اس گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں،

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
جو ان پر اچانک آپڑے گی، اور اس کی علامت اور نشانیاں تو آچکی ہیں، اور جب قیامت ان پر آجائے گی تو اس وقت نصیحت مان لینے سے ان کو کچھ نفع

ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
نہ ہوگا۔ ﴿١٨﴾ بس خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے اور ایمان والے مرد، عورت سب کیلئے گناہوں کی مغفرت کی درخواست

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کرتے رہو، تمہاری چلت پھرت، اور جہاں جاکر تم کو ٹھہرنا ہے، اللہ کو سب معلوم ہے ﴿١٩﴾ اور کبھی ایمان والے بھی کہتے ہیں،

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
مناسب ہوتا کہ لڑائی کی اجازت پر کوئی سورت نازل ہو جاتی، بس جب کوئی سورت نازل ہوئی کہ جس میں لڑائی کے احکامات کا بھرپور تذکرہ ہوتا

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
ہے، تو آپ دیکھتے ہو کہ جن کے دل میں نفاق کا روگ ہے، وہ آپ کی طرف بھیانک نگاہ سے تاکتے ہیں جیسے موت کے وقت بے ہوشی میں کسی کی

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ
ڈراؤنی نگاہ ہوجاتی ہے، ایسے لوگوں کے لیے خرابی ہے، ﴿٢٠﴾ وفاداری کے قول کا مطلب سب کو معلوم ہے جب کسی

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
موقع پر جانے کا حکم ہونے پر چل پڑتے تو اللہ کے یہاں ان کی سچائی خیر کے ساتھ ثابت ہو جاتی ﴿٢١﴾ پھر تم بھی کہیں ایسا نہ کرنا کہ

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ
جب ملک میں حاکم ہو جاؤ تو فساد مچانے لگو، اور رحم کے رشتے ناطے کاٹ دو ایسا ہرگز نہ کرنا۔ ﴿٢٢﴾ ایسا ظلم جو بھی

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
کریں گے اللہ نے ان پر لعنت کردی، ان کو بہرا بنا دیا، پھر ان کی بصیرت چھین کر ان کو اندھا بنا دیا۔ ﴿٢٣﴾ پھر کیا یہ لوگ قرآن میں دھیان کرکے

منزل ٦

نکلتی ہوں گی، اور عذابِ مسلسل جاری ہوگا، اس پر یہ سوال فرمایا کہ یہ اچھا یا وہ اچھا ابھی سے فیصلہ کرلو کہاں جانا چاہتے ہو، باغ میں یا آگ میں۔

ف ١٦ یہ منافق لوگوں کا تذکرہ ہے کہ بات سننے کو دکھاوا ایسا کریں گے کہ واہ کیا خوب دھیان سے سن رہے ہیں، لیکن ان کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم پر چلنا نہیں ہے، اپنی من چاہی پر چلنا ہے، اس لیے ان کو مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ نفع نہ دے گا بلکہ ان کے غلط رویے کے سبب اللہ نے ان کے دلوں کو بند لگادیا، کہ جان بوجھ کر مجلس سے باہر آکر بڑے درجے کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھتے کہ ابھی ابھی حضرت نے فرمایا تھا کہ، اور یہ کیا کہا تھا اور وہ کیا کہا تھا، جب کہ مجلس میں خود موجود تھے پھر لوگوں کو بتانے کے لیے ایسا کرتے تھے، کہ لوگ ان کی قدر اور عزت کریں کہ واہ بھئی کیا خوب لوگ ہیں کہ بات کی تحقیق اور گہرائی میں جاتے ہیں

ع ٢ ٨ ٦

ف ٢٠ مومن لوگ چاہتے تھے کہ ہتھیار اٹھاکر لڑنے کی کھلی اجازت ہو تو دل کے ارمان نکال کر دشمنوں سے ڈٹ کر مقابلہ کریں، یا شہید ہو کر اللہ کے یہاں پہنچ جائیں، کہ روز روز کا یہ قضیہ نپٹ ہو، اسی پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اس کی آیت نمبر ٢٠ میں قتال کی کھلی اجازت اور احکامات بھیجے، مومن تو خوش ہوئے لیکن کمزور ایمان کے لوگ اور منافق بہت گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ

کیا انجام ہوا، اللہ نے ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا، اور کافروں کے لئے ایسی بہت سی

أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ

مثالیں ہیں ⑩ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا کارساز ہے، اور کافروں کی حمایت کرنے والا

لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کوئی نہیں ⑪ بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جو نیک عمل کر کے آئے ہوں گے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا، جن

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَ

کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جو کافر ہیں وہ کچھ دن تک ہمارے دیئے ہوئے پر یہاں عیش کر رہے ہیں، اور اس

يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ

طرح کھاتے ہیں جیسے چارپائے جانور کھاتے ہیں، ان کا گھر آگ میں ہے۔ ⑫ کتنے ہی شہر ایسے تھے کہ اس آبادی سے

هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ

قوت میں زیادہ تھے، جس کے رہنے والوں نے آپ کو اس شہر سے باہر نکلنے پر مجبور کیا، ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا کہ کوئی ایک بچانے والا

لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ

نہ ملا۔ ⑬ تو کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس کے جیسا ہوگا جس کے کالے کرتوت اسے بھلے دکھائے جاتے ہوں اور ایسے لوگ اپنی من مانی

وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ

خواہشات کے پیچھے چلتے ہوں۔ ⑭ اس جنت کی کیفیت سن لو جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں بہتی

مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ

ہوں گی، جس کا مزہ کبھی خراب نہ ہوگا اور دودھ کی نہریں بہتی ہوں گی جس کے ذائقہ میں تبدیلی نہ ہوگی اور شراب کی نہریں جو پینے

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا

والوں کے لئے لذت والی ہوں گی اور صاف ستھرے اور بغیر جھاگ والے شہد کی نہریں بھی ہوں گی اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہر وقت

مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ

موجود ہوں گے اور سب سے بڑی نعمت یہ کہ ان کے رب کی طرف سے ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی اب بھلا بتاؤ کہ یہ اچھے رہے یا وہ لوگ جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ

اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ⑮ اور ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لٹکائے بات

ع ۱ ۱۱ ۵

ف ۱۱ ظاہر میں منکرین حق کے چاہے بہت سارے دوست ہوں، مددگار ہوں، مگر وقت پڑنے پر ان میں سے کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، اور ایمان والوں کا حامی، والی، اور کارساز اللہ ہے، اس لئے ان کو دنیا میں آزمائش کے بعد آخرت مل گئی، اور ہر جگہ اللہ کی مدد ان کو حاصل ہے۔

ف ۱۵ جنت میں ہر کسی کے یہاں چار نہریں ہوں گی۔
۱- پانی۔
۲- دودھ۔
۳- شراب۔
۴- شہد۔
پانی کبھی بدبودار اور بدمزہ نہ ہوگا، دودھ میں کبھی بگاڑ یا خرابی نہ آئیگی شراب پاکیزہ ہوگی، جس سے بک بک یا گالی گلوچ یا اور کوئی حرکت آدمی نہ کریگا بلکہ یہ پاکیزہ شراب ہوگی۔ جو ان کو لذت کے لئے دی جائے گی، شہد یہاں مکھی کا ہوتا ہے، اور جھاگ موم نکلتا ہے، وہاں صاف ستھرا ندی میں بہے گا، اور ہر چیز بڑی بھاری مقدار میں ہوگی، کہ کبھی ختم نہ ہو۔ بے موسم ہر طرح کا پھل فروٹ حاضر ہوگا، غرض کسی چیز کی کمی نہ ہوگی، سکھ چین راحت اور مغفرت والی زندگی، اور اس کے مقابلے میں کافروں کا یہ حال کہ جہنم میں صرف گرم پانی پینے سے ان کی انتڑیاں ٹکڑے ہو کر گل کر باہر

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

اور جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اور ایمان لائے اس پر جو محمدؐ پر نازل فرمایا گیا، اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے،

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ

تو اللہ نے ایسے لوگوں کے گناہ معاف کردیئے اور ان کی حالت درست فرمادے گا ﴿۲﴾ یہ اس لئے

بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا

کہ جو منکر ہیں انھوں نے جھوٹ کی اتباع کی اور جو لوگ ایمان میں آئے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے حق کی اتباع

الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ

کی، اسی طرح اللہ نے لوگوں کے لئے ان کے احوال بیان فرمادیئے ﴿۳﴾ اور جب کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں ماردو۔ یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح کچل ڈالو، اور مضبوط کس کر جکڑ لو، اس حکم میں

الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ۚ

یہ سہولت ہے کہ قیدیوں کو احسان کرکے چھوڑنا چاہو تو چھوڑدو، یا فدیہ وصول کرکے چھوڑنا ہو تو ویسا کر لینا یہاں تک کہ لڑائی کا زور ٹوٹ

ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ

جائے، اور اگر اللہ چاہتا تو ان کافروں سے خود ہی بدلہ لے لیتا، لیکن تم کو ایک دوسرے کے ساتھ امتحان میں ڈالنا مقصود تھا

بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے کسی عمل کو اکارت نہ ہونے دے گا۔ ﴿۴﴾

ع ۱۳
عند المتقدمین ۱۲

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾

بہت جلد انہیں کامیابی کی راہ چلادے گا اور ان کی حالت سدھار دے گا۔ ﴿۵﴾ اور انہیں اس جنت میں داخل فرمائے گا، جس کی پہچان ان کو پہلے سے بتادی ﴿۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوگے، تو اللہ تمہاری ضرور مدد فرمائے گا اور تمہارے قدم مضبوطی سے جمائے رکھے گا۔ ﴿۷﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

اور جو انکاری لوگ ہیں ان کا قدم اکھڑ جائے گا اور اللہ ان کے اعمال اکارت کر ڈالے گا۔ ﴿۸﴾ یہ اس لئے ہوا کہ جو اللہ نے نازل فرمایا وہ ان کو

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

ناگوار ہوا تب اللہ نے ان کے تمام اعمال برباد کردیئے۔ ﴿۹﴾ کیا انھوں نے زمین میں چل پھر کر دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کا

اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

دینے والے کی پکار کو قبول کرلو، اور اس پر ایمان لاؤ، اللہ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور تم کو دردناک عذاب سے

اَلِيْمٍ ۝٣١ وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ

بچالے گا ۝٣١ اور جو اللہ کے منادی کی بات نہیں ماننے گا وہ زمین میں قابو سے نکل کر کہیں بھاگ نہیں سکے گا۔ اور اللہ

لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٢ اَوَ لَمْ

کے سامنے اس کی حمایت کرنے والا کوئی نہ ہوگا، بس ایسے لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔ ۝٣٢ کیا انہوں نے

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

نہیں جانا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنا دیا، اور تھکا نہیں، وہ ضرور قادر ہے، کہ مردوں کو زندہ کردے، کیوں نہیں

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٣٣

بے شک وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۝٣٣

وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

ان کی عقل اس وقت ٹھکانے آوے گی جس دن ان کافروں کو آگ پر پیش کیا جائے گا، اور پوچھا جائے گا کہ کیا یہ حق نہیں؟ جواب میں

قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٤

بولیں گے، کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم! یہ تو بالکل سچ ثابت ہوا ان کو جواب مل جائے گا کہ اب اپنے انکاری ہونے کا عذاب چکھتے رہو۔ ۝٣٤

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ

بس آپ صبر سے جمے رہو، جیسا صبر ہمت والے بلند حوصلہ رسولوں نے کر دکھایا تھا، اور ان کے معاملہ میں عجلت سے کام نہ لو ان سے جو وعدہ

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

کیا جا رہا ہے، اسے دیکھتے ہی انہیں ایسا لگے گا کہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی بھر کی مہلت سے زیادہ نہیں رہے تھے آپ اس قرآن کو

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٣٥ ع

پہنچا دو، بس نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی برباد نہ ہوگا۔ ۝٣٥

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ محمد مدینہ طیبہ میں نازل فرمائی گئی — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے ○ — اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے دوسروں کو بھی روکا اللہ نے ان کے اعمال غارت کر دیے۔ ①

ف ٣٠ معلوم ہوا کہ جناتوں کی جو ٹولی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز میں قرآن مجید سُن کر اپنی قوم کی طرف پلٹی وہ موسیٰ علیہ السلام اور توریت پر ایمان رکھتی ہوگی، اور کتاب اللہ کو پڑھتی ہوگی، شاید ان میں پڑھنے پڑھانے کا رواج ہوگا،

ف ٣١ جناتوں کا مفصل بیان (٧٢) سورہ الجن میں آیت ١ سے ١٨ تک آیا ہے۔

ف ٣٣ آسمانوں اور زمین کو پیدا کر ڈالا تھکان نے اس کو چھوا تک نہیں، اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ انسانی لاشوں کو زندہ کر دکھائے، مردوں کو زندہ ہونے میں جن کو شک ہے ان کی عقل ماری گئی اور اس کائنات کے پورے نظام کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی اناڑی کے اناڑی رہے، اتنا بھی نہیں جانتے کہ جو اللہ آسمانوں اور زمین کو بنا ڈالے، اس کے لیے یہ کونسا بڑا مشکل کام ہے کہ مردوں کو زندہ کردے۔

ع ٤ ٥

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ
سے ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر ڈالے، بس کیا تھا صبح ہوتے ہی ان کے ویران مکان ٹوٹے پھوٹے دکھائی دینے لگے اسی طرح مجرم قوم ہمارے عذاب میں گھر کر اپنے انجام کو
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
پہنچا دی جاتی ہے ﴿٢٥﴾ اور ہم نے ان کو بہت طاقت دی تھی، ویسی ہم نے ابھی تک تم کو نہیں دی، ہم نے ان کو کان آنکھ اور دل بھی
لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
عطا کئے تھے، مگر یہ لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑے نکالنے لگے، تو ان کے کان آنکھ اور دل ان کے کچھ کام
اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ
نہ آئے، اور جس عذاب کو وہ ہنسی میں اڑا رہے تھے، اسی نے ان کو
اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ع وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
گھیر کر تباہ کر ڈالا۔ ﴿٢٦﴾ تمہارے آس پاس کی بہت سی
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا
آبادیوں کو بھی ہم ہلاک کر چکے ہیں، ان کو بھی طرح طرح سے اپنی قدرت کے نشان ہم نے بتادئے تاکہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ﴿٢٧﴾ جب ہمارا
نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
عذاب آیا تو اللہ کے سوا ان معبودوں نے ان کی مدد کیوں نہیں کی جن کو یہ لوگ ہمارے قریب آنے کے لئے معبود بنائے ہوئے تھے، بلکہ وہ گم ہو گئے۔
عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ
اور یہ ان کی بناوٹی بات تھی، اور ایسے ہی ڈھکوسلے بنایا کرتے تھے۔ ﴿٢٨﴾ اور جب ہم نے جناتوں کی ایک جماعت کا رخ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ
پھیر کر آپ کی طرف ان کو پہنچا دیا تو بڑے دھیان سے قرآن سنتے رہے، جب ان کے ساتھ اور جن بھی حاضر ہوئے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا
خاموش رہو جب قرآن کا پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے کہ ان کو بھی اس نعمت کی اطلاع کریں ﴿٢٩﴾ انھوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اے برادران قوم
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
ہم ایک آسمانی کتاب سن کر آئے ہیں، جو موسیٰؑ کے بعد اتاری گئی ہے، اپنے سے پہلے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، حق اور
يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ
سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ف ﴿٣٠﴾ اے ہماری قوم اللہ کی طرف دعوت

ف ٢٨ دنیا میں مشرک لوگ ہر کام بے دلیل کرتے ہیں، لیکن اپنی بات کو ٹھیک بٹھانے کو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہم کسی کو پوجتے نہیں بلکہ اللہ کی طرف پہنچنے کا ذریعہ وسیلہ یا اللہ کا قرب حاصل کرنے کو ہم اللہ کے مقبول بندوں کو، یا ایسی طاقتوں کو جو ہم کو خدا تک پہنچا دیں ان کو پکار کر یا ان کی دہائی دے کر اللہ سے ان کے ذریعہ کچھ پا لیا تو کیا حرج ہے، لیکن یہاں اللہ نے ان سے جواب طلب کیا ہے، کہ جب ہمارا عذاب آتا ہے تو یہ معبود تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے، بلکہ اس وقت تم بھی سب کو بھول بھال کر صرف ہم کو پکارتے ہو، اور اپنے معبودوں کو، ان کے آستانوں کو چھوڑ چھاڑ کر فرار ہو جاتے ہو، اس مضمون کی آیت قرآن مجید میں اور جگہ بھی آئی ہے، مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ (٣٩) الزمر آیت ٣

٣ ع ٦ ٢

ف ٢٩ حج کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن شہر مکہ سے باہر فجر کی نماز اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ پڑھا رہے تھے اس وقت بہت سے جنات آپ کی قرأت سن گئے، اور بہت متاثر ہو کر اپنی قوم کو اس کی خبر دی اور بعد میں جناتوں کے کئی وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے، اور ایمان لائے۔ معلوم ہوا کہ جناتوں کی یہ فطرت سلیم یہ ہوگی کہ پہلی بار قرآن مجید سنتے ہی اُن کے دل میں اُتر گیا۔

الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

لوگ بڑے بھاری نقصان میں رہے۔ (١٨) ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے مقرر ہیں

وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ

جس کا پورا بدلہ ان کو دیا جائے گا، اور ظلم کسی پر نہیں کیا جائے گا۔ (١٩) جس دن ایسے انکاریوں کو آگ پر پیش

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ

کیا جائے گا، اور کہا جائے گا کہ دنیا کی زندگی میں جو مزے لینے تھے لے چکے، اور وہاں فائدہ اٹھانا تھا اٹھا لیا

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي

بس آج تم کو ذلت اور رسوائی کا عذاب دیا جائے گا کہ زمین میں ناحق اپنی بڑائی

ع ٢ ١ ٢ الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ

ہانکتے تھے، اور بڑی اکڑ بتا کر گناہ پر دلیر تھے (٢٠) قوم عاد کے برادر (ہودؑ) کا تذکرہ

اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو ریگستان کے عذاب سے ڈرایا، اس قوم عاد کے آگے پیچھے لگاتار نبی آتے رہے اور

مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

یہ پیغام دیتے رہے، کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو، ہودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ تم کو ایک دن بڑے عذاب میں دھر لیا

عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ

جائے گا۔ ف (٢١) جواب میں قوم کے لوگ بولے کہ یہ کیا بات لیکر آئے ہو کیا تم ہمارے معبودوں سے ہم کو پھیر دینا چاہتے ہو، اچھا تو جس کی دھمکی دیتے ہو، تو اب وہ

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ

عذاب جلدی لے کر آؤ اگر سچے ہو۔ (٢٢) جواب میں نبی نے کہا کہ عذاب کب آئے گا، اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے، میرے ذمے جو پیغام تم تک پہونچانا

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا

تھا، میں نے پہنچا دیا، لیکن میں نے تم کو دیکھ لیا کہ واقعی تم ایک جاہل اور نادان قوم ہو۔ (٢٣) پھر جب انھوں نے دیکھا کہ گھن گھور بدلیاں

مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا

ان کی وادیوں میں چھا گئی ہیں، تو بولے کہ واہ واہ یہ تو اچھی بارش کا نشان آیا کہ ہم پر برسات ہو گی، نہیں، بلکہ ان بادلوں میں ایک سخت اور تیز آندھی کا

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ

دردناک عذاب تھا جس کی ان کو بہت جلدی تھی، اب آ گیا ہے۔ (٢٤) اس آندھی کا یہ کام تھا کہ اپنے رب کے حکم

ف ٢١ ہود علیہ السلام جس قوم میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، ان کی آبادی اکثر ریگستانی علاقے میں تھی، اور قوم عاد کے نام سے مشہور تھی، احقاف جمع ہے حقف کی اور حقف کہتے ہیں، ریت کے پہاڑ یا ریگستانی علاقے کو۔

فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ

جو دنیا میں کیا کرتے تھے۔ (۱۴) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید سے

إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَٰلُهُ

وصیت فرمادی، اس کی ماں نے اسے بڑی مشقت کے ساتھ اٹھائے رکھا اور بہت تکلیف سے اسے جنا اور اس کا بوجھ اٹھائے چلنے سے لے کر

ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً

دودھ چھڑانے تک، تیس مہینہ یہ خدمت انجام دیتی رہی، اب آدمی بڑا ہو کر جوانی کو پہونچ گیا اور جب چالیس سال کی عمر کو پہونچا تو اچھا بھلا آدمی یہی

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ

کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تونے مجھ پر انعام فرمائے اور میرے ماں باپ پر بھی تیرا بڑا

وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى

احسان رہا، اب مجھے یہ بھی توفیق دے کہ میں ایسے نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے پیچھے میری اولاد کی بھی اصلاح جاری رکھیو،

ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُولَٰٓئِكَ

میں تیری طرف پلٹ کر آنے ہی والا ہوں اور میں تیرے مسلم بندوں میں شامل ہو چکا ہوں (۱۵) ایسے لوگوں کے

الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّـَٔاتِهِمْ

اچھے عمل ہم نے قبول فرمالئے اور ان کے قصور معاف کردئے، یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں

فِىٓ أَصْحَٰبِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِى كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِى

یہ سچا وعدہ ہے، جو ہماری طرف سے ان کو دیا جارہا ہے۔ (۱۶) اور جس

قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ

نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر افسوس ہے کیا مجھے یہ دھمکی دیتے ہو کہ مرنے کے بعد پھر زمین سے نکالا جاؤں گا جبکہ مجھ سے پہلے

مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

بہت سے زمانے کے لوگ مرگئے کوئی زندہ نہیں ہوا کے ماں باپ اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ اس ناسمجھ کو ہدایت دے اور بیٹے سے کہتے ہیں کہ بدنصیب

حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ

ایمان میں آجا ورنہ برباد ہوجائیگا اللہ کا وعدہ سچا ہے جواب میں بیٹے نے کہا۔ اجی! کچھ نہیں سب پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (۱۷) یہ وہ لوگ ہیں جن پر جرم

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ

ثابت ہو چکا جیسا ان کے پہلے گزرے ہوئے لوگوں پر ثابت ہو چکا تھا، چاہے جنات ہوں یا انسان ایسے سب

ف۱۵ اس آیت سے ایک اہم مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ حمل کی قلیل ترین یعنی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے یعنی کسی لڑکی کی شادی کے بعد چھ ماہ میں اسے صحیح سالم بچہ پیدا ہو تو اسے جائز اولاد مانا جائیگا تیس مہینے میں دو سال دودھ پلانے کی مدت کے نکال لے جائیں تو صرف چھ مہینے باقی رہتے ہیں دودھ پلانے کی مدت دو سال کی ہے اس کا ذکر سورۂ بقرہ آیت ۲۳۳ میں اور سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۱۴ میں آیا ہے، اہل فقہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مسئلہ قرآن کی اسی آیت سے ثابت ہے، فقہ اسلامی اسی کو کہتے ہیں، جو عام آدمی کے لئے مشکل پیدا کرنے والے سوال پر قرآن و حدیث کی دلیل سے آسان مسئلہ بتا کر کسی بھی گتھی کو سلجھادے، بہت سی جاہل عورتیں اور مرد کسی لڑکی کو چھ ماہ میں بچہ پیدا ہو تو اس پر شک شبہ کرتے ہیں، وہ انجانے میں ایک گناہ مول لیتے ہیں، اور ایک معصوم بچے اور بیچاری لڑکی اور ایک مرد تینوں کو سماج میں حقارت سے دیکھتے ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہیے اور مسئلہ نہ معلوم ہو تو کسی عالم سے پوچھ لینا چاہیے، موجودہ زمانے کی تحقیقات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ۱۸۰ سے ۱۹۶ دن کے درمیان بچہ ماں کے پیٹ میں تیار ہو جاتا ہے اور اس کی پیدائش کے پورے امکانات ہوتے ہیں۔
قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

خود اپنے جی سے بنالیا ہے، آپؐ کہہ دو کہ اگر میں نے ایسا کیا ہے، تو اللہ کے مقابلے میں کسی چیز میں بھی تم مجھے بچالینے کی طاقت نہیں رکھتے اللہ کو خوب معلوم ہے

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

کہ اس قرآن کے خلاف تم کیسی بے تکی باتیں کرتے ہو، میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، گنا ہوں پر مغفرت اور رحم کرنا اسی کا

الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

کام ہے ۔ ⑧ آپؐ کہہ دو کہ میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں، میرے اور تمہارے معاملے میں کیا کچھ کیا جائے گا، میں نہیں بتا سکتا

بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩

میں تو بس، اس وحی کی اتباع کرنے میں مصروف ہوں جو مجھ پر کی گئی ہے، میں تو کھلا اور صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ۔ ⑨

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ

آپؐ کہو کہ بھلا یہ تو بتادو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا، تو تمہارا کیا حال بنے گا جبکہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ

اسی طرح کی اپنی کتاب سے گواہی پا کر ایمان لے آیا اور تم اپنی اکڑ اور گھمنڈ میں رہ گئے، بے شک

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

اللہ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دے گا۔ ⑩ کافروں نے ایمان والوں کے لئے کہا کہ اگر یہ دین

اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے دوڑ کر اس کو قبول نہ کرتے جب کافروں کو اس سے ہدایت نہ ملی تو کہہ دیا کہ

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَ

یہ پرانا جھوٹ ہے ۔ ⑪ اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب رہنمائی اور رحمت تھی، اب یہ کتاب عربی زبان میں بھیجی گئی ہے

هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى

تمام آسمانی کتابوں کا سچا پہلو سامنے لے آتی ہے، اور ظالموں کو ان کے انجام سے ڈراتی ہے اور نیکی کرنے والوں کو

لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

بشارت دیتی ہے ۔ ⑫ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اپنے اس قول پر جمے رہے تو ان پر کوئی خوف بھی نہیں،

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ ج اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

اور کبھی ان کو رنج و غم بھی نہ ہوگا۔ ⑬ یہی لوگ جنت میں سدا رہنے والے ہیں، نیک بدلہ پاگئے، ان کاموں کا

ف ١٠ قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کے ہر طرح کے لاکھوں دلائل اور شہادتیں موجود ہیں پھر بھی تم انکار کرتے ہو، تو اپنے بچاؤ کے لئے تمہارے پاس کیا سامان ہے، جبکہ بنی اسرائیل کے پاس اس طرح کی کتاب موجود ہے، اور اس کا ایک بڑا عالم آدمی اپنی کتاب میں قرآن کی شہادت پاکر قرآن پر ایمان لے آیا، تم کو غیرت ہونی چاہیئے کہ اگلی کتابوں میں اللہ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے اس قرآن کی بشارت پہلے سے بھیجدی تھی اور ان کتابوں کے جاننے والے عالم جب خود اپنی کتابوں میں اس بشارت کو پاتے ہیں تو ایسے حق پسند لوگوں کو ایمان لانے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی، مفسرین کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ نام کے ایک اہل کتاب عالم تھے جو نہایت متین اور سنجیدہ حق پرست آدمی تھے یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے، جو لوگ صرف نام کے عالم ہوں اور آسمانی کتابیں پڑھتے پڑھاتے نہ ہوں تو ان کو نہ اپنی کتاب معلوم ہے نہ قرآن کے بارے میں کوئی علم ہے۔

ع ١٠ ١ ١

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ الاحقاف مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ھیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کا نام لے کر شروع کرو جو رحمٰن اور رحیم ہے ۔

حٰمٓ ١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٢ مَا خَلَقْنَا
حامیم ١ اللہ کی طرف سے یہ کتاب نازل فرمائی گئی جو بہت زبردست اور دانش مند ہے ۔ ٢ ہم نے آسمانوں اور زمین
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اور ان کے درمیان کی چیزوں کو خاص مصلحت سے حق کی بنیاد پر اور ایک مقرر وقت تک کے لئے پیدا فرمایا ہے انکاری لوگوں کو اس کی اطلاع
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ٣ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
جب بھی دی جاتی رہی تو کترا کے منہ پھیر لیتے ہیں ۔ ٣ آپ کہدو کہ بھلا بتاؤ تو جن کو تم
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
اللہ کے سوا دعا میں پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ زمین کا کتنا حصہ انھوں نے پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی ساجھے داری
فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
ہو تو مجھے اس کی بھی اطلاع کرو، اگر سچے ہو تو اس کے پہلے کی کوئی کتاب بدلے آؤ یا کوئی علم کا نشان تمہارے پاس
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٤ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
ہو تو وہ بھی پیش کرو ۔ ٤ اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا، جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
پکارے جو قیامت تک اس کی دعا کا نہ جواب دے سکے نہ قبول کر سکے، اور اس کی دعا سے بے خبر
غٰفِلُوْنَ ٥ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ
بھی ہو ۔ ٥ اور جب تمام انسانوں کو حشر کے دن جمع کر لیا جائیگا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی دعا اور عبادت سب کا انکار
كٰفِرِيْنَ ٦ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کر دیں گے ۔ ٦ اور جب ان پر ہماری آیتیں صاف صاف پڑھ کر سنا دی جائیں، تب بھی کافر لوگ حق کے بارے میں جو ان کے پاس آ چکا ہے
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ ٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
کہتے ہیں کہ یہ کھلی ہوئی جادوگری کی بات ہے ۔ ٧ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا

سچ بول رہا ہے تم جو کچھ دنیا کی زندگی میں کرتے تھے، ہم اسے برابر لکھواتے رہے ہے۔ (۲۹) بس جو لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہوں، ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخلہ عطا فرمائے گا

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي

یہ کھلی ہوئی کامیابی ہے۔ (۳۰) اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا ان سے کہا جائے گا، کیا ہماری آیتیں تم پر پڑھ کر

تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ

سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر تم نے غرور کیا اور آج تم مجرم قوم بن کر آئے ہو (۳۱) اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا

کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کی گھڑی آنے میں کوئی شک نہیں، تو تم نے کہا تھا، کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کی گھڑی کیا ہوگی

السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

کبھی کبھی خیال تو ہم کو بھی آجاتا ہے مگر ہم کو یقین نہیں آتا۔ (۳۲) اور اس دن ان پر ان کے

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ

اعمال کے تمام برے پہلو ظاہر ہوجائیں گے اور ان پر وہی آفت ٹوٹ پڑے گی جس کی ہنسی میں اڑاتے رہے تھے۔ (۳۳) اور کہا جائے گا کہ

الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَ

آج ہم بھی تم کو نظر انداز کردیں گے جیسے تم نے آج کے اس دن کی ملاقات کو نظر انداز کرکے بھلا رکھا تھا، اب تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، اور

مَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

تمہارا کوئی مددگار نہیں رہا (۳۴) یہ اس لئے ہوا کہ تم اللہ کی آیتوں کو ہنسی میں اڑاتے رہتے تھے، اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

میں ڈال رکھا تھا، بس یہ لوگ کبھی بھی آگ سے نکالے نہیں جائیں گے اور ان کی توبہ یا عذر کچھ بھی قبول نہ کیا جائے گا (۳۵)

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ

بس سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے آسمانوں کا رب ہے زمین کا رب ہے سارے جہانوں کا (۳۶) اور اسی کی

الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾ ع

بڑائی قائم ہے، آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ (۳۷)

ف ۳۲ کسی جنازے کو دیکھ کر یا کسی آدمی کو موت کے شکنجے میں کسا ہوا دیکھ کر، کسی منکر سے منکر اور کٹر کافر، ملحد کو بھی آخرت کا کچھ خیال سا ہونے لگتا ہے، مگر جو اپنے ضمیر کی اس لطیف اور نہایت مخفی آواز کو بھی دبا دے تو پھر آگے اسے ہدایت نہیں۔

ف ۳۶-۳۷ ان دو آیتوں میں اللہ کی تعریف بڑی شان سے بیان ہوئی ہے، مومن کو چاہیئے کہ بار بار اس کو چلتے پھرتے اپنے وظیفے میں شامل کرلے، پڑھتا رہے اور ہوسکے تو ہر نماز کے بعد صرف ایک بار ہی پڑھ لینا چاہیئے

ع ۴ / ۱۱ / ۲۰

ع ١٠ ٢ ١٨

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

ہو گا ، نہیں ہرگز نہیں ، ان کا یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے ﴿٢١﴾ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو جیسے ہونے

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

چاہیے تھے برابر بنائے ، تاکہ ہر جان کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا ٹھیک ٹھیک بدلہ دیا جائے اور کسی پر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔ ﴿٢٢﴾

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى

بھلا آپ نے اس آدمی کے حال پر غور کیا جو اپنی خواہش کا بندہ بن گیا ، سمجھ بوجھ ہونے کے باوجود بھی اللہ نے اس کو گمراہ کرنے کا فیصلہ کر دیا ۔

سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۗ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ

اس کے کان اور دل پر بند لگا دیا اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ، اب اللہ کے بعد اسے کون ہدایت دے سکتا ہے ، کیا اب بھی تم نصیحت

اللّٰهِ ۗ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

قبول نہیں رکھو گے ۔ ﴿٢٣﴾ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسی دنیا میں ہماری زندگی ہے ، یہیں پر ہم مرتے ہیں ، اور جیتے ہیں ، اور

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا

زمانے کی گردش ہم کو خود ہی ہلاک کر ڈالتی ہے ، ایسے غلط دعوے کا ان کے پاس کوئی علمی ثبوت نہیں فقط اٹکل اور گمان کی

يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

بات کہتے ہیں ﴿٢٤﴾ جب ہماری صاف اور روشن آیتیں ان پر پڑھ کر سنائی گئیں تو ان کی بس یہی حجت والی ضد رہی کہ اچھا اب ہمارے

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

باپ دادوں کو زندہ کر کے لے آؤ ، اگر تم سچے ہو ۔ ﴿٢٥﴾ آپ فرما دو کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے وہی تم کو موت

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

دیتا ہے ، پھر وہی تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا ، جس میں کوئی شک نہیں ، لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے

ع ٣ ٥ ١٩

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

بے علم ہیں ۔ ﴿٢٦﴾ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی صرف ایک اللہ کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس

يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۗ قف كُلُّ اُمَّةٍ

دن جھٹلانے والے بہت نقصان میں ہوں گے ﴿٢٧﴾ آپ ہر امت کو اس حال میں دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہے ، ہر امت

تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

اس کے نامۂ عمل کی طرف بلایا جائے گا ، آج تم کو صرف تمہارے اعمال کا بدلہ ہی دیا جانا ہے ۔ ﴿٢٨﴾ یہ ہمارا دفتر ہے تم پر سچ

الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑬ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

تمہارے کام میں لگا رکھا ہے، اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (۱۳) آپ ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا ۢ بِمَا كَانُوْا

فرما دیجئے کہ جو لوگ اللہ کی طرف سے آنے والے عذاب کے دنوں سے بے پرواہ ہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیں ہر قوم کو اس کے کئے ہوئے کاموں کا

يَكْسِبُوْنَ ⑭ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ

بدلہ ملنا ہے (۱۴) جو کوئی نیک کام کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کے لئے کرتا ہے، اور جو برا کام کرے تو اس کا وبال اسی کے سر پر آئے گا پھر تم سب کے

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ⑮ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

سب اپنے رب کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے (۱۵) بے شک بنی اسرائیل کو ہم نے کتاب حکومت اور سلسلۂ نبوت عطا فرمایا تھا، صاف

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ⑯ۚ

ستھری پاکیزہ چیزیں کھانے کے لئے اور دنیا جہان کے لوگوں پر ان کو فضیلت عطا فرمائی گئی۔ (۱۶)

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ

اور ہم نے ان کو کھلے اور صاف صاف احکام دئے علم آجانے کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے، آپس کی ضد کی وجہ سے

الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

پھوٹ گئے۔ آپ کا رب قیامت کے روز ان کے تمام اختلاف کا

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ⑰ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

فیصلہ کر دے گا ف (۱۷) پھر ہم نے آپ کو احکامات سے بھرپور ایک شریعت عطا فرمائی، بس اسی کے مطابق

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑱ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ

عمل کیجئے اور جو لوگ علم نہیں رکھتے ان کی من چاہی باتوں کی پرواہ نہ کیجئے ف (۱۸) یہ لوگ اللہ کے یہاں تم کو کچھ بھی کام نہ آویں گے ظالم

اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑲

یہاں ایک دوسرے کے دوست اور حمایتی بنے ہوئے ہیں، پرہیزگار لوگوں کو صرف اللہ کی حمایت اور دوستی کافی ہے (۱۹)

ھٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ⑳ اَمْ حَسِبَ

انسانوں کے لئے یہ قرآن بصیرت ہے اور ہدایت، رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو یقین لے آئیں۔ (۲۰) کیا گناہ پر دلیر

الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان کو اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو ہم برابر کر دیں گے، اور ان کا جینا اور مرنا برابر

ف ۱۷ جاہل اگر آپس میں لڑ پڑیں اور ذرا سی بات پر سر پھٹول کریں، تو آخر وہ جاہل اور نادان ہی تو ہیں، لیکن تعجب ان علم والوں پر ہے کہ اللہ کے احکامات صاف صاف ہیں اس کا علم بھی رکھتے ہیں پھر بھی آپس میں ٹولی باندھ اور تفرقہ چلانے کے لئے اہل علم خود ہی آپس کی ضد میں پڑ جائیں تو ان کا فیصلہ قیامت کے دن اللہ کے یہاں ہوگا، علم والے جان بوجھ کر آپس میں لڑ مریں تو ان کی اصلاح اللہ کے سوا کسی کے بس کی بات نہیں۔

ف ۱۸ جب اگلی امتوں نے کتاب دینا اور شریعت میں پھیر بدل کیا، اور شریعت کو ناقابل عمل بنا دیا، تب اللہ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دین دنیا کے تمام بندوبست کے ٹھیک ٹھاک رکھنے کے لئے ایک ایسی جامع شریعت عطا فرمائی، جو انسانی زندگی کے جملہ معاملات پر اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں سہل اور آسان ہے۔

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

ہر جگہ ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ ﴿۳﴾ تمہاری پیدائش میں اور ہر طرح کے جانداروں کی پیدائش کے پھیلاؤ میں یقین

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

لانے والی قوم کے لئے بھرپور نشانات ہیں ﴿۴﴾ رات دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں، آسمان سے تمہارے لیے رزق اتارنے میں

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

اور زمین کو مرے پیچھے زندہ کرنے میں اور ہواؤں کے الٹ پھیر میں، عقل والوں کے لئے خوب نشانات

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

موجود ہیں۔ ﴿۵﴾ یہ اللہ کی سچی سچی آیات ہیں، جو آپ کو ہم نے پڑھ کر سنا دیں، اب یہ لوگ اللہ کی

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾

بات اور اس کی نشانیاں سامنے آجانے کے بعد پھر کس بات پر ایمان لاویں گے ﴿۶﴾ ہر سخت جھوٹے پاپی کے لئے بربادی ہے ﴿۷﴾

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا

آیاتِ الٰہی کو سن لینے کے بعد بھی لسے اپنے گھمنڈ پر بڑا اصرار ہے، جیسے کہ اس نے کچھ سنا ہی نہیں، ایسے اکڑ طباز کو

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا

دکھ کی مار پڑنے کی خبر سنا دو ﴿۸﴾ ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے کان میں پڑگئی تو اسے مذاق کے رخ پر ڈال دیا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا

ایسے لوگوں کو بہت رسوائی اور ذلت کا عذاب ہے ﴿۹﴾ ان کے سامنے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آوے گا اور

كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا مددگار حمایتی سمجھ رکھا تھا وہ بھی آڑے وقت میں کچھ کام نہ آئے اور ان کے لئے بڑا زبردست عذاب ہے ﴿۱۰﴾

ع ۱۱ ۱۷

هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

بس یہ قرآن ہدایت ہے اب جو لوگ اپنے رب کی آیات کا انکار کریں گے ان کے لیے نہایت ہی سخت عذاب اور دکھ کی مار ہے۔ ﴿۱۱﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا

اللہ نے تمہارے لئے سمندر کو کام میں لگا دیا اسی کے حکم سے دریا میں جہاز چلتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل یعنی روزی تلاش

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

کر سکو اور تم پر لازم ہے کہ تم شکر ادا کرو ﴿۱۲﴾ اور اسی نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کو اپنے فضل سے

الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾ کَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ کَغَلْیِ

اطلاع ہے ۔ (۴۳) گنہگاروں کا کھانا ہے ۔ (۴۴) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جہنم والوں کے پیٹ میں کھولتا ہوگا ۔ (۴۵) جیسے خوب تپا ہوا گرم

الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

پانی کھولتا ابلتا ہے (۴۶) اسے پکڑو اور گھسیٹو اور جہنم کے بیچ جھونک دو ۔ (۴۷) پھر اس کے سر پر عذاب کا گرم

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ

کھولتا ہوا پانی ڈالو ۔ (۴۸) بڑی عزت کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے آپ کو بڑی شان والا سمجھتا تھا آج عذاب کا مزہ چکھ لے (۴۹) بے شک

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾

یہ وہی عذاب ہے جس کے بارے میں تم شک کیا کرتے تھے ۔ (۵۰) بے شک اس دن پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے ۔ (۵۱)

فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

باغیچوں اور جھرنوں چشموں سے بھرپور علاقے میں ہوں گے ۔ (۵۲) باریک ریشم اور گاڑھے ریشم کا لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا

ہوں گے ۔ (۵۳) اس طرح ہم ان کا جوڑا باندھ دیں گے، گوری اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے (۵۴) وہاں وہ ہر قسم کا میوہ اپنی طلب پر

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ

کھائیں گے، امن اور چین کے ساتھ ۔ (۵۵) پہلی موت جو یہاں چکھ چکے تھے اس کے بعد پھر انہیں وہاں کبھی کسی موت کا اندیشہ نہ رہے گا

الْاُوْلٰی ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ

اللہ نے ان کو دوزخ کے عذاب سے ہمیشہ کے لیے بچا لیا (۵۶) یہ آپ کے رب کا ان پر فضل ہوگیا اور یہی سب

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

سے بڑی کامیابی ہے ۔ (۵۷) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا، تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کر سکیں (۵۸)

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

بس اب نتیجے کا آپ بھی انتظار کرو، اور ان کو بھی انتظار کرنے دو ۔ (۵۹)

سُوْرَةُ الْجَاثِیَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ الجاثیہ مکی ہے، اللہ نام سے شروع کرو جو رحمٰن اور رحیم ہے ۔ اس میں سینتیس آیات اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ

حامیم (۱) یہ کتاب زبردست حکمت والے اللہ نے نازل فرمائی (۲) بے شک آسمانوں اور زمین میں

مع ۱۳ عند المتاخرین ۱۲

ف ۴۶ پانی خوب گرم کرنے پر کھولتا ابلتا ہے، اسی طرح زقوم کا درخت کھانے سے پیٹ میں تلنے کی جیسی دھات پگھلتی ہے، ویسا گرم ابال کھولنے لگے گا، اے اللہ ہم سب کو اس عذاب سے بچا کر رکھیو،

ف ۵۵ جنت کی ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ وہاں امن امان ہوگا، سکھ چین ایسا کہ کبھی وہاں سے نکالے نہ جائیں گے، ڈر اور غم کبھی نہ آنے پائے گا، ان کے خلافِ مزاج اور خلافِ طبیعت کوئی بات نہ ہوگی ۔

ف ۵۷ چونکہ جنت میں جانے کے لیے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہوگا، جو لوگ صحیح سلامت پل صراط پار کرلیں گے یہ بھی اللہ کا ان پر فضل ہوگا۔ ورنہ جن کو جہنم میں گرنا تھا، وہ پل صراط سے ہی گر پڑے ۔ دیکھیے ۔ (۱۹) سورۂ مریم آیت ۷۲-۷۱

ع ۳ / ۱۷ / ۱۶

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا

اور جھرنے چھوڑ کر یہ لشکر نکل پڑا۔ ﴿٢٥﴾ باغات اور عمدہ مکانات سے ہم نے ان کو بے دخل کر دیا ﴿٢٦﴾ اور نعمت سے بھرپور تمام سامان ہم نے

فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ

ان سے چھین لیا۔ ﴿٢٧﴾ اسی طرح ہوا کہ اس کا وارث ہم نے دوسری قوم کو بنا دیا ﴿٢٨﴾ بس نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین،

وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ

اور ان کو مہلت بھی نہیں دی گئی۔ ﴿٢٩﴾ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت والی

الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾

تکلیف سے نجات عطا فرمائی۔ ﴿٣٠﴾ فرعون کی غلامی سے ہم نے ان کو چھڑا دیا، واقعی فرعون بہت اکڑ بتانے لگا تھا اور حد سے آگے بڑھ چکا تھا ﴿٣١﴾

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ

اور ہم نے سب کچھ جانتے ہوئے ان کو جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ﴿٣٢﴾ اور ہم نے ان کو بہت سی نشانیاں دی تھیں جن

مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

میں کھلی ہوئی آزمائش تھی، ﴿٣٣﴾ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔؟ ﴿٣٤﴾ پہلی بار کا مر جانا بس ہو گیا پھر آگے ہم کو

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾

اٹھائے جانے کا کچھ موقع نہیں آسکتا۔ ﴿٣٥﴾ اگر سچے ہو تو ہمارے مرے بڑے بزرگوں کو زندہ کر کے لاؤ تو جانیں ﴿٣٦﴾

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کیا یہ لوگ تبع کی قوم اور ان کے بعد آنے والوں سے زیادہ طاقت والے بن گئے؟ اے یہ سب مجرم لوگ تھے، ہم نے اُن سب کو ہلاک کر ڈالا، تو اِن کی بھلا کیا

مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا

حیثیت ہے ﴿٣٧﴾ آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں میں کسی کو بھی ہم نے کچھ کھیل تماشے کی چیز نہیں بنائی۔ ﴿٣٨﴾

خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ان سب کو ہم نے حق کی بنیاد پر بنایا ہے لیکن ہماری اس مصلحت کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿٣٩﴾ بے شک فیصلے کے دن کا وقت

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ

ان سب کے لئے مقرر ہے۔ ﴿٤٠﴾ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آوے گا، اور کوئی کسی کی مدد بھی نہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ اِنَّ شَجَرَتَ

کر سکے گا۔ ﴿٤١﴾ نجات اسی کو ملے گی جس پر اللہ رحم فرمائے یقیناً وہی بڑا زبردست اور رحم فرمانے والا ہے ﴿٤٢﴾ زقوم کا درخت ایک بے شک

منزل ٦

ف ٣٢ بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پانے کے بعد دنیا میں بڑا عروج پایا، لیکن ان میں بگاڑ بھی بہت آتا رہا اللہ کو یہ سب کچھ معلوم تھا، لیکن ایک قوم کو زمین کا وارث بنانے کا فیصلہ فرما دیا تھا، اور ایک طویل مدت تک ان کو خلافت دی گئی مگر جب امانت میں خیانت کی تو امانت سے بے دخل کر دیے گئے، اب ان کی جگہ مسلمانوں کو دی گئی، اس میں عبرت ہے ہم سب کے لئے کہ اللہ نے جب ہمارا انتخاب ایک کام پر کیا اور ہم کو اس کی خلافت عطا کی گئی تب ہر طرح اس منصب امانت کی دیکھ بھال کرتے رہنا چاہیے، اور ان راہوں سے بچنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیے، جن پر چل کر یہود برباد ہوئے۔ ان کے بگاڑ کی خصلتیں قرآن مجید میں بہت جگہ بیان فرمائی گئی ہیں،

ع ١ ٢٩ ١٤

ف ٣٧ تبع کی قوم بڑی طاقت ور قوم گذری ہے، اور ان کے بعد کے زمانے میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک قوم ابھری اور زمین پر یہ لوگ خوب دندناتے پھرے ان کا زور دبدبہ ایسا کچھ تھا کہ ان کا مخالف ان کے مقابلہ میں دم نہیں مار سکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو فنا کے گھاٹ اتار کر بے نام و نشان کر ڈالا تو تمہاری کیا حیثیت ہے، یہ سنایا اہل مکہ کو اور ان کے بعد بھی ہر گھمنڈی اور طاقت ور قوم کو جو حق کا مقابلہ کرنے پر تلی جائے، ان سب کو سنا دیا۔

ع ٢ ١٣ ١٥

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ

زمین کا وہی رب ہے، اور ان کے درمیان سب کی سب چیزوں کا مالک بھی وہی اکیلا ہے ⑦ اس کے سوا اور کوئی معبود ہو نہیں سکتا زندگی اور موت وہی

رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

دیتا ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب وہی ہے ⑧ شک کرنا اور کھیلنا ان کا مشغلہ ہے۔ ⑨ آپ انتظار کیجئے اس

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

دن کا جب ایک صاف دھواں لئے ہوئے آسمان لوگوں پر گر پڑیگا ⑩ انسانوں پر یہ دھواں دردناک عذاب کی طرح چھا جائیگا ⑪

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

چیخ پڑیں گے اے ہمارے رب اس عذاب کو دور کردے، ہم اب ایمان لے آتے ہیں ⑫ نصیحت قبول کرنے کا اب موقع کہاں رہا، جبکہ ان کے پاس اس حادثے کی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا

صاف صاف اطلاع دینے والا رسول ہم اس کے پہلے بھیج چکے ہیں ⑬ اس وقت انہوں نے مان کر نہیں دیا، اور کہہ دیا کہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے ⑭ اگر ہم کچھ

كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

تھوڑی دیر کے لئے بھی اس عذاب کو روک دیں تب بھی یہ وہی کچھ کرنے والے ہیں جو پہلے کرتے رہے تھے، ⑮ وہ دن ایسا ہوگا کہ ہم مجرموں کو بہت سخت پکڑیں گے بے شک

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

ہم کو ان سے انتقام لینا ہے۔ ⑯ اور ان کے پہلے ہم نے فرعون والی قوم کو آزما لیا ہے، جبکہ ان کے پاس ایک عزت واکرام والا

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّ

رسول ہم نے بھیجا تھا۔ ⑰ موسیٰ نے ان سے یہ مطالبہ کیا کہ اللہ کے بندوں کو میرے ساتھ کردو میں انہیں یہاں سے لے جاتا ہوں اور میں تم سب کے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں ⑱ اور

اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ

یہ بھی سن لو کہ اللہ کے مقابلے میں بغاوت نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی ہوئی دلیل لے کر آیا ہوں ⑲ تم چاہتے ہو کہ مجھے پتھروں سے مار ڈالو، لیکن

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾

میں نے اُس کا سہارا حاصل کر لیا ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب وہی ایک ہے ⑳ اگر میری بات تم نہیں مانتے تو پھر تم مجھ سے الگ تھلگ رہو۔ ㉑

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ

موسیٰ نے اپنے رب کو دعا میں پکارا کہ اے رب یہ قوم اب جرم سے باز نہیں آنے والی۔ ㉒ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ دشمنوں کی طرف سے تمہارا پیچھا بھی کیا

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوْا

جائے گا۔ ㉓ سوکھے سمندر کو چھوڑ کر تم آگے بڑھ جاؤ، بے شک اب ہم ان کے لشکر کو ڈبا دیں گے۔ ㉔ کتنے بے شمار باغ

وقف لازم

ف۹ وہی تمہارا رب ہے یعنی تم بھی اسی کا دیا کھاتے ہو، اور تمہارے باپ دادے بھی اسی کا دیا کھاتے کھاتے مر گئے ایسے ان داتا کا انکار کرنے کی جرأت کوئی بے نمک آدمی ہی کر سکتا ہے۔

ف۱۱ قیامت قریب ہونے کی یہ علامت ہے کہ آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا، شاید زہریلی گیس پورے عالم کو گھیر لے اور اوپر سے آسمان ٹوٹ پڑے آدمی نے ایسا عذاب کبھی دیکھا نہ ہوگا۔

ف۱۲ یعنی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا، تو فرعون اور اس کے درباریوں قارون اور ہامان نے جو انتہائی ہوشیار لوگ تھے، ہماری بات کو رد کر دیا لیکن جب ڈوب کر مرنے لگے اس وقت ان کو ایمان کا خیال آیا تم کو بھی جب آسمان سر پر ٹوٹ پڑے اس وقت ایمان لانے کی سوجھے گی لیکن عذاب کے ظاہر کر دینے کے بعد ہم کسی کا ایمان قبول نہ رکھیں گے۔

وقف لازم

وقف لازم

ف۱۸ یعنی قوم پر کھلا ظلم کرتے ہو نہ جینے دیتے ہو نہ عزت سے مرنے دیتے ہو پھر تم کو کیا حرج ہے کہ ان کو میرے ساتھ کر دو، میں اس قوم کو کہیں اور لے جا کر بساؤں گا تاکہ تمہارے غصے کا شکار بھی نہ ہوں، اور تم پر بوجھ بھی نہ پڑے ان کی کسی بغاوت کا تم کو خطرہ بھی باقی نہ رہے، لیکن فرعونی سماج نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالنے کی دھمکی دی، آخر فرعونی تباہ ہوئے۔

ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لئے اللہ نے سمندر کے بیچ سوکھی سڑک بنا دی کہ یہ پار ہو گئے لیکن یہ خطرہ بنا ہوا تھا، کہ اسی راستے سے فرعونی لوگ سر پر آ پڑیں گے اس پر اللہ نے فرمایا کہ تم سوکھی سڑک پار کر کے آگے نکل جاؤ ہم تمہارا پیچھا کرنے والوں کو ڈبا دیں گے اور ایسا ہی ہوا۔

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں ۔ (۸۲) ان کی بک بک اور کھیل تماشے میں ان کو پڑے ہوئے چھوڑ دو ، یہاں تک کہ وہ دن دیکھ لیں

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي

جس کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے ۔ (۸۳) آسمان میں اور زمین میں کہیں بھی اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہو نہیں سکتا

الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

وہی دانش مند اور علم والا ہے ۔ (۸۴) اور وہ بڑی برکت والا ہے، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں ہر جگہ کی

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾

بادشاہی اسی ایک کی ہے، اور قیامت کی خاص گھڑی جو آنے والی ہے، اس کا علم بھی اسی کو ہے ، اور تم سب اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے ۔ (۸۵)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ

یہ لوگ جس کسی کو بھی اللہ کے سوا پکارتے ہیں ، دعا کرتے ہیں ، ان کو شفاعت کا اختیار بھی ہم نے نہیں دیا ، ہاں مگر وہ جو ٹھیک موقع واردات پر مشاہدہ کر کے آیا ہو ،

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور واقعہ کا علم رکھتے ہوں ۔ ف (۸۶) آپ ان سے سوال کریں کہ جن کو دعا میں پکارتے ہو، انکو کس نے پیدا کیا ، تو ان کا ایک ہی جواب ہوگا کہ اللہ نے پیدا کیا ، پھر

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

بھی یہ لوگ کیسے بہکے جا رہے ہیں ۔ (۸۷) یارب یارب پکار کر رسولؐ کا یہ قول بھی کیا خوب ہے کہ یہ قوم ایمان نہیں لا رہی ہے (۸۸) اے رسول آپ ان

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

سے کنارہ کش ہو جاؤ اور کہو سلامت رہو ، ان کو ابھی اپنا انجام معلوم ہوا جاتا ہے (۸۹)

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الدخان مکہ میں نازل کی گئی ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں وہی رحمٰن اور رحیم ہے ۔ اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

حامیم ۔ (۱) صاف بیان کرنے والی اس کتاب کی قسم ہے ۔ (۲) ہم نے اس کتاب کو ایک مبارک رات میں نازل فرمایا یقیناً لوگوں کو ہم ان کے انجام سے خبردار

مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا

کر دینا چاہتے تھے ۔ (۳) سارے کام جو حکمت سے بھرے ہیں اس رات میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں (۴) تمام اہم کام ہماری طرف سے جاری ہوتے ہیں، رسول بنا کر بھیجنا بھی ہمارے

مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

حکم سے انجام پاتا ہے (۵) یہ سب آپ کے رب کی رحمت سے ہوتا ہے یقیناً وہ خوب سننے والا ہے اور خوب جاننے والا ہے (۶) اگر تم کو یقین لانا ہو تو سن لو آسمانوں اور

منزل ۶

ف ۸۶ مالک و مختار اور جو چاہا کر دینا تو بڑی بات ہے ، سفارش میں کسی کو چھڑا لینے کا اختیار بھی نہیں ، یہاں دو باتیں فرمائیں ، ایک تو یہ کہ چاہے کوئی کسی کو پکارے دعا کرے ، دہائی دے معبود سمجھے نہ سمجھے ، مگر ہم نے کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں دیا لیکن ایک صورت بتائی وہ یہ کہ جس کسی نیک آدمی نے حق کی گواہی دی ہو ، اور لوگوں نے اس حق کو قبول رکھا ہو ، جس کا علم اگر اسے ہو تو وہ ان کے حق میں اللہ کی اجازت اور حکم سے شفاعت کر سکے گا ، دوسرا مفہوم یہ بھی نکلتا ہے ، جو ہم نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے کہ شفاعت کرنے والے میں اگر یہ اوصاف ہوں کہ دنیا میں جس کسی نے جو کچھ کام کیا اس پر یہ صاحب بروقت گواہ ہوں ، کسی آدمی نے کیسی حالت میں کس وجہ سے اللہ کے قانون کو توڑا ، اس کا علم شفاعت کرنے والے کو ہونا چاہیے ، ظاہر ہے کہ ایسا علم کسی کو نہیں کہ زندگی بھر آدمی نیکی کرتا رہے ، اور مصیبت جھیلتا رہے ، حتیٰ کہ راہ خدا میں شہید ہو جائے اور جب اجر ملنے کا وقت ہو یا جنت میں جانے کا موقع ہو تو اسے ایسی ڈیوٹی اور ذمہ داری دی جائے کہ لوگوں کے احوال سے اللہ کو واقف کرتا رہے ، اور ہر موقع پر اپنے علم کی گواہی پیش کرتا ہے ، شاید یہ منصب کسی نیک صالح ، عابد ، زاہد ، ولی ، مجتہد ، عارف کو دیا جائے تو ان میں سے کوئی بھی اس عہدے کو قبول نہ رکھے گا ، لیکن مشرکین کو اس پر برابر اصرار ہے کہ وہ جسے سفارشی بنا دیں ہر حال میں اس کو سفارشی بن جانا ہے ۔

وقف لازم

ع ۷ / ۲۲ / ۱۳

مع ۱۲

عند المتقدمین ۱۲

ع ١١ ٦ ١٢

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ

ہو جائیں گے ﴿٦٧﴾ اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں، اور تم کبھی غمگین نہ ہوگے۔ ﴿٦٨﴾ جو لوگ ہماری

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

آیتوں پر ایمان لائے اور اسلام پر باقی رہے۔ ﴿٦٩﴾ تم اور تمہاری بیویاں جنّت میں داخل ہو جاؤ، وہاں خوب اکرام کے ساتھ تمہارا استقبال

تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا

کیا جائے گا۔ ﴿٧٠﴾ ان پر سونے کی رکابیوں اور سونے کے پیالوں کا دَور چل رہا ہوگا، ان کا جی چاہے اور آنکھوں کو لذّت ملے، ایسی نعمت

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ

ان کو ملتی رہے گی، اور اعلان کر دیا جائے گا کہ اب تم یہاں سدا سدا کے لئے رہو گے۔ ﴿٧١﴾ اور

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

تمہارے نیک اعمال کے سبب اس جنّت کا تم کو وارث بنا دیا گیا۔ ﴿٧٢﴾ یہاں بہت بے شمار پھل فروٹ اور میوے

كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾

تم کو کھانے کے لئے ملتے ہی رہیں گے ﴿٧٣﴾ بے شک مجرم لوگوں کو جہنم کے عذاب میں سدا سدا کے لئے رہنا ہوگا۔ ﴿٧٤﴾

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا

ان پر آگ کی آنچ کبھی دھیمی نہ پڑے گی اور نجات سے ان کی آس ٹوٹ چکی ہوگی۔ ﴿٧٥﴾ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ یہ لوگ خود

هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ

ہی ظالم تھے۔ ﴿٧٦﴾ وہ پکاریں گے کہ اے ملک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، جواب میں جہنم کا افسر بولے گا، تم کو اب ہمیشہ اسی حال میں

مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾

رہنا ہے۔ ﴿٧٧﴾ رب کی طرف سے جواب مل جائے گا، کہ ہم نے تمہارے لئے حق بھیج دیا تھا مگر تم لوگ حق بات سے بہت ہی برا مان کر بگڑ اٹھتے تھے، ﴿٧٨﴾

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا انہوں نے ہمارے مقابلے کی ٹھان لی ہے تو ہمارا داؤ بھی پکا ہے ﴿٧٩﴾ کیا وہ اس خیال میں ہیں کہ ان کی خفیہ اور بھید کی مشورت ہم کو

نَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

معلوم نہیں، کیوں نہیں، ہمارے فرشتے ان کی سب باتیں لکھ لیتے ہیں ﴿٨٠﴾ آپ فرما دو کہ اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب

وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ

سے پہلے میں عبادت کرتا۔ ﴿٨١﴾ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور عرش کا مالک بھی وہی ہے، پاک ہے ان

ف ٧٧ جہنّم کے افسر کا نام مالک ہوگا، یا پھر یہ لوگ اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر جہنم کے داروغہ کو ہی مالک نام سے پکاریں گے، کہ دنیا میں ہر طاقت والے کو مالک، مالک کہہ کر اپنا کام نکالتے رہے، زندگی بھر اللہ کا دیا کھایا، اور مالک غیر ہی کو سمجھتے رہے، نہ صرف عام زندگی میں بلکہ عقیدے میں بھی بہت سی نیک مخلوق کو مالک کا درجہ دیکر شرک کرتے تھے، اسی پرانی عادت سے جہنم کے افسر کو مالک کہیں تو تعجب نہیں۔

منزل ٦

ف ٥٩-٥٨-٥٧

کسی نے کہا کہ عیسیٰؑ بن مریم کو بھی بہت سے لوگوں نے بت بنا کر پوجا اور بتوں کو پوجنا تو مشرکوں کا آبائی پیشہ رہا ہے، اس پر عیسیٰؑ بن مریم کی مثال سن کر ان کی باچھیں کھل گئیں، اور تالیاں بجا کر خوب اچھلنے کودنے لگے، کہ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو تو عیسیٰ (علیہ السلام) کو بھی برا کہو، بہت سے لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی بت بنا کر پوجتے ہیں، اس پر اللہ نے فرمایا کہ وہ میرے انعام یافتہ بندے تھے، انھوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ مجھے پوجو جب انھوں نے خود یہ بات کہی نہیں، تو تم کو خوش ہو جانے، تالی بجانے اور اچھلنے کودنے سے کون سی فتح مل جائے گی اجڈ، گنوار کہیں کے جانتے نہیں کہ وہ تو پیغمبر تھے، اور پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ لوگوں سے اپنی عبادت کروائے، اب اگر بعد والے ان کا نام لیکر کوئی غلط کام کرتے ہیں تو جواب داری غلط کام کرنے والوں کی ہے، دیکھیے۔ (۵) سورہ المآئدہ کا آخری رکوع۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَ

اور جیسے ہی مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم کے لوگ تالی بجا کر اچھلنے لگے۔ (۵۷) اور

قَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کہنے لگے ہمارے معبودوں اور عیسیٰؑ ابن مریم میں بہتر کون ہے؟ صرف آپ سے بحث و تکرار کرنے کے لئے انھوں نے یہ بات چلائی، بلکہ یہ لوگ ایک جھگڑالو قوم بن

خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي

گئے ہیں۔ (۵۸) عیسیٰؑ بن مریم تو ہمارے ایک بندے تھے، جن پر ہم نے اپنا انعام فرمایا۔ اور بنی اسرائیل کے لئے ان کو ایک

إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾

نمونہ بنا دیا (۵۹) اگر ہم چاہیں تو تمہارے اندر سے فرشتوں کو بنا دیں، تو پھر زمین میں وہ تم کو بے دخل کر ڈالتے، اور تمہاری جگہ لے لیتے۔ (۶۰)

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ

اور بے شک وہ تو قیامت کے علم کا ایک نشان ہے، تم اس کے بارے میں شک نہ کرو، اور میری اتباع کرو یہی راستہ ہے

مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا

سیدھا سیدھا (۶۱) اور کہیں شیطان تم کو سیدھی راہ سے روک نہ دے، یقیناً تمہارے لئے اس کی طرف سے دشمنی کا کھلا اعلان ہے (۶۲) جب عیسیٰؑ

جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ

روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت اور دانائی کی بات لے کر آیا ہوں، اور جن باتوں میں تم اختلاف

بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

کرتے رہے ہو، ان میں بہت سی چیزوں کا تمہارے لئے خلاصہ بیان کر دیتا ہوں، بس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (۶۳) بے شک اللہ ہی میرا رب ہے

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

اور تمہارا رب بھی وہی ہے، اور بندگی اسی کی کئے جاؤ یہی راہ سیدھی ہے۔ (۶۴) پھر بھی انہوں نے اختلاف کیا،

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

بہت سی ٹولیاں ان میں آپس میں پھوٹ کر الگ ہو گئیں، ہلاکت اور بربادی ہے ظالموں کے لئے جن پر دردناک عذاب کا ایک دن بس آنے ہی

أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ

والا ہے (۶۵) تو کیا اب ان کو قیامت کا انتظار ہے کہ وہ ان پر اس حال میں اچانک آپڑے کہ ان کو خبر تک

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

نہ ہو۔ (۶۶) اس دن پرہیزگار لوگوں کو چھوڑ کر تمام جگری دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن

مِنْ رُّسُلِنَآ ۚ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ

رحمٰن کے سوا کسی اور معبود کی بندگی کی اجازت کبھی کسی کو دی ہے۔ ﴿٤٥﴾ اور ہم نے موسیٰ کو

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ

کو اپنا رسول بنایا، اور اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے اہلِ دربار کی طرف بھیجا، موسیٰؑ نے پہنچتے ہی اعلان فرمایا کہ میں رب العٰلمین کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا

گیا ہوں۔ ﴿٤٦﴾ جب موسیٰؑ ہماری آیات لے کر ان کے پاس آئے تو انہوں نے بات کو ہنسی میں اُڑا دیا۔ ﴿٤٧﴾ ہم نے جو بھی

نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

نشانی ان کو بتائی تو ایک نشانی دوسری نشانی سے بڑھ چڑھ کر تھی، اور ہم نے ان کو عذاب میں دھر لیا، تاکہ وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔ ﴿٤٨﴾ انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ اے جادوگر صاحب اپنے رب سے اس وعدے کے مطابق جو اس نے آپ سے کیا ہے ہمارے لئے دعا کر دیجئے

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾

پھر ہم ضرور آپکی بتائی راہ کو قبول کر لیں گے ﴿٤٩﴾ پھر جب بھی ہم ان سے عذاب ہٹا دیتے، تو وہ فوراً اپنا قول و قرار توڑ ڈالتے۔ ﴿٥٠﴾

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَ

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا کہ اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ملکؑ میں

هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ ؕ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ

آبپاشی کے لئے یہ نہریں میرے ماتحت چلتی ہیں۔ ﴿٥١﴾ کیا میں بہتر ہوں، یا وہ

هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ

ایک بے وزن آدمی جسے صاف طور پر بات کرنا بھی نہیں آتا۔ ﴿٥٢﴾ اگر واقعی یہ کوئی بڑا شخص ہے، تو اس پر سونے کے

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ

کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے، یا اس کے ہمراہ آگے پیچھے فرشتوں کا بڑا حفاظتی دستہ ہوتا۔ ﴿٥٣﴾ فرعون نے اپنی قوم کو ڈرا کر دبا دیا، اور خوب

فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

احمق بنایا کہ اس کے کہنے میں آگئے، واقعی یہ لوگ بہت ہی بے ڈھنگے ثابت ہوئے ﴿٥٤﴾ پھر جب انہوں نے ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا،

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ ۙ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ع

کہ سب کو اکٹھا جمع کر کے ڈبا کر مار ڈالا۔ ﴿٥٥﴾ پھر ہم نے ان کو گئے گزرے بنا دیا اور پیچھے آنے والوں کیلئے ان کے واقعات کو عبرت بنا دیا ﴿٥٦﴾

ف ۵۱ فرعون نے ملک مصر میں کھیتی باڑی کی ترقی کے لئے نہروں کا جال بچھا دیا تھا، پھر قدرتی نیل اور دریا جو ملکِ مصر کی سلطنت کے حدود میں تھے، ان سب پر فرعون کا قبضہ تھا، اس لئے شاید اس نے عوام کو یہ دھمکی دی ہو، کہ دیکھتے نہیں ہو، اگر آبپاشی کا نظام تم سب پر روک لوں تو تمہارا کیا حال بنے گا، اور پورے ملک مصر کا بادشاہ میں ہوں، میرے مقابلے میں کسی کی کیا طاقت ہے، کہ بغاوت کرنے کے لئے اٹھ سکے،

ف ۵۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں کچھ ذراسی لکنت تھی، فرعون نے طعنہ دیا کہ جس کو بات بیان کرنا نہیں آتا، وہ میرے مقابلے میں کیا چیز ہے، لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ چینخنا دہاڑنا اور بات ہے، اور تقریر کر کے اپنی بات دوسروں تک پہنچا دینا اور بات ہے، زبان کی ہلکی سی لکنت مضمون میں ایک معصوم عکس ڈال کر سننے والے کے دل تک پہنچنے میں خوب کامیاب تھی۔

ف ۵۳ چونکہ شاہی نظام میں بادشاہ کے آگے پیچھے سیکڑوں چوکی پہرے والے باڈی گارڈ، وزیر اور رعیت کے سردار چلتے ہیں، اور شاہی نظام میں بادشاہ کسی پر خوش ہوتا تو اس کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ڈالتا، فرعون نے اس بات کو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے رد میں استعمال کیا کہ اگر یہ اللہ کے قاصد اور رسول ہوتے تو ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ضرور ڈالے جانے چاہیئے تھے، اور ان کے آگے پیچھے فرشتوں کی استقبالیہ فوج اور حفاظتی دستہ ہوتا، جب یہ نہیں ہے تو پھر یہ رب العٰلمین کے پیغمبر کیسے ہو سکتے ہیں۔

ع ۴ / ۱۰ / ۱۰
ع ۵ / ۱۱ / ۱۱

يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾

ان کے گھروں کی چھت چاندی کی کر دیتے، اور سیڑھیوں پر چڑھنے کے لئے پائدان بھی چاندی کے بنوا دیتے ﴿۳۳﴾

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ

ان کے گھروں کے دروازے اور تکیہ لگا کر آرام کرنے کے تخت کو چاندی کا بنا دیتے ﴿۳۴﴾ اور چاندی تو کیا سونے سے منڈھ دیتے تب بھی یہ

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

ع ۴ ۱۰ ۹

سب کچھ اس پار کی زندگی کا سامان ہوتا، جیسے ایک دن ختم ہو جانا ہے، اور آخرت کا گھر تو آپ کے رب کے نزدیک متقیوں کے لئے خاص ہے ﴿۳۵﴾

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے کترائے گا، تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، بس پھر تو وہ اس کا ساتھی بنا پھرتا ہے ﴿۳۶﴾

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور پھر ان لوگوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں، اور اپنے حساب میں یوں سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے ہدایت یافتہ ہیں ﴿۳۷﴾

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آجائے گا تو اپنے ساتھی سے کہے گا کاش میرے اور تیرے بیچ مشرق مغرب (پورب پچھم) کی دوری ہوتی، کم بخت کیا ہی برا ساتھی

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

ثابت ہوا۔ ﴿۳۸﴾ آج تم کو ایک دوسرے پر الزام لگانا کچھ بھی نفع نہ دے گا، جب کہ تم نے ظلم کیا ہے، اس لئے تم سب کو عذاب میں ایک

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

ساتھ رہنا ہے ﴿۳۹﴾ تو کیا اب آپ بہروں کو سنا سکو گے، یا اندھوں کو، یا جو کھلی گمراہی میں جا گرا اسے راستہ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ

دکھا سکو گے۔ ﴿۴۰﴾ پھر اگر آپ کو ہم اپنے پاس بلالیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ ﴿۴۱﴾ یا جس

نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ

کا وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں، وہ عذاب آپ کو دکھا دیں، تب بھی ہم ان پر ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾ بس آپ مضبوطی سے تھام لو

بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

اس وحی کو جو ہم نے آپ کی طرف کی ہے، تو بے شک آپ ہی سیدھی راہ پر ہو۔ ﴿۴۳﴾ اور بے شک یہ قرآن آپ کے لئے اور

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

آپ کی قوم کیلئے نصیحت نامہ ہے، اور تم سب سے اس کے بارے میں پوچھا جائیگا ﴿۴۴﴾ آپ سے پہلے ہم نے جن کو رسول بنا کر بھیجا تھا، معلوم کر لیجئے کیا ہم نے

و ۳۳ رحمٰن کے انکاری خوشحال ہوتے اور ان کے گھر چاندی کے ہوتے تو پھر ہر کوئی کافر ہو جاتا، انسانیت کے لئے اگر یہ خطرہ نہ ہوتا تو واقعی یہاں کافروں کی بہت ہی اچھی گزرتی مگر سدا سدا کے لئے تو پھر بھی نہ رہنے پاتے کہ مرکر ایک روز انہیں اللہ کے یہاں جانا ہی تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بھی سیٹھ ساہوکار کو دیکھ کر یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے کہ اللہ اس سے راضی ہے بلکہ اس کے ایمان و عمل سے پہچاننا چاہیئے۔

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

بس ہم تو ان کے چھوڑے ہوئے نشان پر قدم ملا کر چلیں گے۔ (۲۳) وقت کے رسول بولے تمہارے باپ دادا

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

کو تم نے جس طریقے پر پایا ہے اس سے زیادہ ہدایت کا راستہ بتاؤں، تب تو مانو گے؟ وہ لوگ بولے جو کچھ تعلیم دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اُسے

النصف ع

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

ماننے کیلئے تیار نہیں (۲۴) بس پھر تو ہم نے ان سے انتقام لیا، تم بھی دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ (۲۵)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم جنکی عبادت کرتے ہو میں ان سے علانیہ بے زاری کا اعلان کرتا ہوں (۲۶) بس جس

الَّذِىْ فَطَرَنِىْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىْ

نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے سیدھے راستے پر چلائے گا (۲۷) اور اللہ نے ابراہیمؑ کا یہ قول اس کے پیچھے آنے والی نسلوں میں بھی باقی

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

رکھا، تاکہ لوگ اللہ کے یہاں اپنی واپسی پر دھیان کریں (۲۸) بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دنیا کی گزر بسر کا سامان دے رکھا تھا، یہاں

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

تک کہ ان کے پاس کلامِ حق اور اس کا بیان کرنے والا رسول آ گیا۔ (۲۹) جیسے ہی ان کے پاس یہ حق آیا، تو بے جانے بوجھے بکنے لگے کہ یہ جادو ہے

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

اور ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ (۳۰) اور کہا کہ ان دونوں آبادیوں میں کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا

نہیں اتارا گیا۔ (۳۱) کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنے کے ٹھیکیدار بن گئے، جبکہ دنیا کی زندگی میں ان

بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

کی معیشت اور گزران کا سامان ہم خود تقسیم کرتے ہیں، اور مال اسباب میں ہم نے ایک کے اوپر دوسرے کا درجہ اونچا کر دیا، تاکہ ایک سے دوسرے

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

کا کام بنتا رہے، جو کچھ بھی یہ لوگ جمع کر رہے ہیں، ان کے مقابلے میں آپ کے رب کی رحمت کہیں بہتر اور خیر

يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

سے بھرپور ہے (۳۲) اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے پر ہو جائیں گے، تو پھر جو رحمٰن کے انکاری ہوئے

ف ۳۱ مکہ معظمہ اور طائف کے کسی رئیس پر قرآن اتارا جاتا تو مان لیتے، ایسی بات نہیں تھی بلکہ ایک کے بعد ایک انکاری سوال جواب، اور الجھاؤ پیدا کرنے والی بحث چھیڑتے تاکہ دعوت کا کام داعیٔ حق سکھ چین سے کر نہ سکے، ان کے اس اعتراض کا جواب آیت ۳۲ میں آ رہا ہے۔

النصف ع ۲ / ۱۰ / ۸

ف ۳۲ دنیا کی معیشت رزق مال اور دولت حکومت و افسری میں ہم نے جس کو جتنا چاہا دیا۔ نہ دیا، اس تقسیم میں بھی ہم نے ان سے پوچھا نہیں، کہ کس کو کیا کچھ دیں، اور کتنا دیں، تو پھر اس عارضی سامانِ زندگی کے مقابلے میں یہ قرآن جو آپکے رب کی لازوال رحمت ہے، اسے اتارنے میں ہم ان سے بھلا کیوں پوچھیں کہ کس پر یہ قرآن اتاریں، ان کی پسند ناپسند سے ہم رزق کی تقسیم نہیں کرتے، تو آسمانی ہدایت نامے کے لیے کسی کو رسول بنانے میں ہم کو ان کے مشورے کی کیا ضرورت ہے۔

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا

وہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے، جس نے یہ سواری ہمارے قابو میں کر دی ورنہ ہمارے بس کی بات نہ تھی کہ ہم اس کو اپنے

كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ

قابو میں رکھ سکتے۔ (١٣) اور بیشک ہر حال میں ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (١٤) اس کے بعد بھی لوگوں کا یہ حال ہے، کہ اللہ کے

عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ

بندوں کو اللہ کا حصہ دار بنا دیا، یقیناً ایسے انسان نے اپنے آپ کو کھلے طور پر ناشکرا ثابت کر دیا (١٥) کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں

بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

رکھ لیں اور تم کو بیٹوں سے نواز دیا۔ (١٦) رحمٰن کے لئے بیٹی کا عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن جب ایسے مشرکوں میں کسی کے گھر سے بیٹی پیدا

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا

ہونے کی خوش خبری آوے تو اس کا منھ کالا پڑ جاتا ہے اور دل ہی دل میں غم سے بھر جاتا ہے، اور کڑھتے رہتا ہے (١٧) جو زیور کے بناؤ سنگار میں پروان

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

چڑھے، اور علمی بحث میں کھل کر حصہ نہ لے سکے، اس کو بھی خدا کا شریک بنانے کی ان کو ضرورت پیش آگئی (١٨) فرشتے جو رحمٰن کے بندے ہیں ان کو یہ

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ

لوگ زنانہ پن سے خطاب کرتے ہیں، کیا فرشتوں کی پیدائش کے وقت یہ لوگ موجود تھے، اچھا تو ہم ان کی گواہی لکھ لیتے ہیں، اور ان سے ایسے

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ

عقیدے کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔ (١٩) اور کہتے ہیں رحمٰن نہ چاہتا تو ہم بھلا ان کو کیوں پوجتے؟ ایسے بھونڈے جواب پر

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

ان کے پاس علم کی کوئی دلیل نہیں، صرف اٹکل بازی سے یہ لوگ اپنی بات چلاتے ہیں (٢٠) کیا ہم نے انہیں اس کے پہلے کوئی

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا

کتاب دی ہے، جس پر یہ قائم ہو کر دلیل سے اپنی بات کہتے ہیں (٢١) کتاب اللہ کی ان کے پاس کوئی سند نہیں بلکہ ایک گھسی پٹی بات کہتے رہتے ہیں، کہ

عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک مجموعے پر پایا ہے، بس ہم ان کے قدموں کے نشانات پر برابر چلتے رہیں گے (٢٢) آپ سے پہلے بھی کسی آبادی میں ہم نے جب بھی کوئی رسول

قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

بھیجا، تو وہاں کے مالدار چودھریوں نے اسی طرح کی بات کہی تھی، کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک جمع شدہ مجموعے پر پایا ہے

منزل ٦

ف ١٣-١٤ سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھنا چاہیے، سواری میں آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے، یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے، سوار چاہے گھوڑے اونٹ کا ہو، یا کشتی جہاز کا، یا آج کی موٹر یا ہوائی جہاز کا مسافر، ہر ایک کے ذہن میں یہ آیت اپنے مالک کے حضور لوٹ کر جانے کا خیال پیدا کرتی ہے، قرآن مجید کی تعلیم کتنی لطیف اور کتنی بر وقت ہوتی ہے، اس کا اندازہ جیسے کرنا ہو اپنی کسی چھوٹی بڑی سواری پر کر کے دیکھ لے، تو وہ ایمان کی لذت اللہ کا خوف اور محبت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

ع ١٥ / ٧

ف ١٦ مشرک لوگ فرشتوں کے بارے میں یا اپنی دیویوں کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھتے ہیں، کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں، مشرکانہ عبادت میں زنانہ پن کا عنصر بہت کچھ رہتا ہے، اس لئے انہوں نے اپنے خداؤں کی فہرست میں کچھ زنانہ سیٹیں بھی مخصوص کر دیں، تاکہ جنسیات اور فحش میں ان کو جعلی مذہب کی سند بھی ملتی رہے جیالئے کے جتنے چاہیں کام کرتے رہیں، اب رہا بیٹا بیٹی کی پسند ناپسند کا معاملہ تو آگے آیت نمبر (١٧) میں اس کا علاج آیا ہے، کہ ان کے اپنے گھر میں بیٹی ہو تو منھ لٹکا لیا، اور اللہ کے لئے بیٹیاں مقرر کر دیں۔ ایسوں کو شرم آنی چاہیے۔

ف ١٧ بیٹی ان کے یہاں پیدا ہو تو مارے غم کے برا حال ہوتا ہے، اور ایسی ناپسند چیز کو اپنے عقیدے میں اپنے مالک کے ساتھ جوڑ دیا اسی میں انہیں ذرا لحاظ نہ رہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے شروع کرو

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
حا میم ① اس کتاب کی قسم ہے، جو کھلا ہوا بیان پیش کرنیوالی ہے ② ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر بھیجا ہے، تا کہ تم کو سمجھنے میں
تَعْقِلُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٤﴾ اَفَنَضْرِبُ
آسانی ہو۔ ف۳ ③ اعلیٰ مضامین اور حکمت سے بھرپور بیان والی یہ کتاب ہمارے یہاں مرکزی حیثیت رکھتی ہے ④ تمہاری نالائق
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿٥﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا
حرکتوں سے ہم کچھ اس نصیحت نامے کا بھیجنا بند نہیں کریں گے۔ ⑤ اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے
مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
بہت سے نبی بھیجے تھے۔ ⑥ جب بھی کوئی نبی اُن کے پاس آیا، تو وہ نبی کی بات کو ہنسی میں
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٧﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾
اُڑاتے رہے۔ ⑦ یہ کیا، ان سے بھی طاقت میں بڑے زور آور لوگوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا، اوّل کے لوگوں میں اس کی مثالیں بھری پڑی ہیں ⑧
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ
اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا فرمایا، تو ایک سانس میں جواب دیں گے کہ ان کو اللہ غالب علم والے نے بنایا
الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
اور کون بنا سکتا ہے۔ ف۹ ⑨ وہی جس نے زمین کو تمہارے لیے بچھایت بنادیا، اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
راستے بنائے، تا کہ تم ٹھیک طرح چل سکو ⑩ ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے
بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١١﴾ وَالَّذِيْ
ہم نے مردہ بستیوں کو زندگی عطا فرمائی، اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے ⑪ اور وہ جس نے
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا
اپنی تمام مخلوق کو جوڑے میں وجود عطا کیا، اور کشتیوں اور چار پائے جانوروں پر بھی تم کو سواری عطا
تَرْكَبُوْنَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
فرمائی۔ ⑫ تا کہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ سکو، پھر اپنے رب کی یہ نعمت یاد رکھنا، جب ٹھیک سے سوار ہو جاؤ تو کہو کہ

ع ١١ — عند المتقدمین ١٢

ف۳ نزولِ قرآن کے پہلے بھی عربی زبان ایشیا افریقہ میں اجنبی نہیں تھی لیکن نزولِ قرآن کے بعد تقریبًا پوری دنیا کی زبانوں میں اس کے الفاظ اتنے رواں دواں ہوئے کہ بعض علاقائی اور محدود زبانوں تک میں اس کے الفاظ بولے جانے لگے، آج الحمد للہ عربی زبان اب یورپ میں بھی اجنبی نہیں رہی، بازاروں، منڈیوں کھیت کھلیانوں، اور چولہے چوکے سے لے کر ایوانِ حکومت میں تحصیل دار سے چپراسی تک، اور تعزیراتی قوانین سے لے کر عدالتوں کے فیصلوں میں بھی عربی زبان اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ پھر قرآن مجید کا ایک اہم معجزہ اب یہ بھی ہمارے سامنے آیا کہ دنیا کی تقریبًا تمام زبانوں میں قرآن مجید کے الفاظ بڑی تعداد میں لکھے اور بولے جاتے ہیں، اس لئے کسی انسان کو قرآن مجید کی عربی زبان سیکھنے میں کسی طرح کی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی۔

ف۹ زمین اور آسمان کی تخلیق، سورج، چاند تارے، دریا، پانی، پہاڑ، رات، دن، بادل، بارش، ہوا، روشنی، اندھیرا، موت، حیات، ان سب کی سب چیزوں کو اللہ کے سوا کسی غیر نے بنایا ہو، ایسا دعویٰ کرنے والا آج تک کوئی بے حیا پیدا نہیں ہوا، مشرک ہو یا منکر سب مانتے ہیں کہ خالق تو اللہ ہے، لیکن ان کی کھوپڑی میں یہ بات نہیں بیٹھتی کہ اللہ کے سوا عبادت، دعا بندگی کسی اور سے نہیں کرنی چاہیے۔

منزل ۶

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ

انسان کا حال تو یہ ہے کہ جب ہم اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو خوش خوش ہو جاتا ہے، اور اپنے ہاتھوں کئے ہوئے کسی برے

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

کام پر جیسے ہی اس پر کوئی مصیبت آپڑی کہ پھر ناشکرا اور ہماری نعمت کا انکاری بننے میں بھی اسے دیر نہیں لگتی (۴۸)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ کی ہے، چاہتا ہے اسے پیدا فرما دیتا ہے۔ جسے چاہے

اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ

بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے (۴۹) جس کو چاہے بیٹے اور بیٹیاں ملا کر عطا فرماتا ہے

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ

اور جسے چاہے بانجھ رکھتا ہے، علم اور قدرت والا وہی ہے (۵۰) کسی انسان کے لئے یہ موقع نہیں کہ

اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا

اللہ اس سے بات کرے، مگر وحی کے ذریعے یا پردے کی اوٹ سے، یا کسی فرشتے کو اپنا قاصد بنا کر بھیج دے تاکہ اللہ کے احکامات جتنا کچھ

فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

وہ چاہے، وحی کے ذریعے پہنچا دے، واقعی وہ بہت ہی بڑا دانشمند ہے۔ (۵۱) اور اسی طرح ہم نے آپ پر وحی بھیجی

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

یہ ہمارے حکم کی روح ہے۔ آپ کو یہ خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہے، اور ایمان کیا ہوتا ہے، لیکن ہم نے اس قرآن

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ

کو نور بنا دیا، اب ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں گے اس قرآن کے ذریعے ہدایت کی راہ چلا دیں گے

لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي

اور واقعی آپ سیدھا راستہ بتاتے ہیں، (۵۲) یہ وہ راستہ ہے، جو اللہ کا راستہ ہے، آسمانوں اور زمین کا سب کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

اسی کا ہے، خبردار ہو جاؤ، کہ تمام کاموں کے انجام اللہ کے یہاں پہنچ کر بے نقاب ہوں گے، (۵۳)

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الزخرف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک کم نوے آیات اور سات رکوع ہیں۔

ف ۵۰-۴۹ کسی کو پیدا کر دینا پھر اس کو بیٹیاں عطا کرنا، یا بیٹے عطا کرنا، یا کسی کو بیٹے یا بیٹیاں ملا کر دینا، یا چاہا اس کو بے اولاد رکھا، یہ سب کام اللہ تعالےٰ اپنے علم و قدرت سے انجام دیتا ہے، ہمارے ملک ہندوستان کے مشرکوں کی دیکھا دیکھی یہاں کے بے علم مسلمان بھی ان کی نقل میں قبروں سے بیٹے بیٹیاں اولاد مانگتے ہیں جب کہ خود صاحب قبر بھی پیدا ہونے کے بعد ہی دنیا میں آیا اور وفات پر یہاں سے لے جایا گیا، اب یہ اس کا کام نہیں کہ لوگوں کی عرضیاں سنتا بیٹھے، اور بچے دینے کا کام کرتا رہے، اس پر بہت سے پیٹ بھرو عالم نما جاہل، بہروپئے ایسے بھی پائے جاتے ہیں، جو غیر اللہ کو اولاد دینے کے اختیار پر گلا پھاڑ پھاڑ کر وعظ بیان کرتے ہیں، ایسے نادانوں کو یہ آیت غور سے پڑھنی چاہیے۔

ف ۵۱ کسی انسان سے اللہ تعالےٰ کلام کرے تو قوت برداشت انسان میں نہیں مگر وحی کے ذریعے کلام فرمایا ہو، یا پردے کی اوٹ سے یا کسی فرشتے کو اپنا قاصد بنا کر اپنا کلام بھیجا ہو، یہ تین صورتیں ممکن ہیں، باقی حجاب کا جہاں تک تعلق ہے، تو اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں بلکہ بندہ کے ادراک میں کمزوری کی وجہ سے تجلیات ربانی کا براہِ راست برداشت کر لینا انسان کے لئے مشکل ہے اس لئے حجاب کا تعلق بندے سے ہوگا، کہ اس میں حجاب کی وجہ سے بندے کو سہولت ہو، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو وہ بھی پردے کی اوٹ سے ہوا، موسیٰ علیہ السلام کے سامنے حجاب پر حجاب تھا، براہِ راست کلامِ ربانی کے

۵ ع ۱۰ ۶

کا ایک لطیف عکس جمیل بھی انسان کی قوت برداشت [illegible]

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ
لوگوں پر ہے، جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں اور دھرتی پر ناحق بغاوت کرتے ہیں،
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
ایسے لوگوں پر دکھ کی مار ہے۔ ﴿٤٢﴾ البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا
إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ ٤ ع ٤ ٥
تو یہ بڑے حوصلے والا کام ہے۔ ﴿٤٣﴾ جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد کوئی دوسرا
مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ
اس کا مددگار نہیں ہو سکتا، اُس دن ظالموں کی بے بسی تم کو بھی دیکھنے کو ملے گی، جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ
يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
رہے ہوں گے، تو چیخ پڑیں گے، کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ﴿٤٤﴾ اور وہ منظر بھی آپ کو دکھایا جائے گا، جب یہ لوگ جہنم کے
خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ
سامنے پیش کیے جائیں گے، مارے ذلت کے پھٹے پڑتے ہوں گے، دہشت سے بھری چھپی نگاہ سے اپنے انجام کی جگہ دیکھ رہے ہوں گے، تب اس دن
آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ
ایمان والے کہیں گے کہ ان لوگوں نے خود اپنا تو نقصان کیا ہی، ساتھ میں اپنے گھر بار والوں کو بھی قیامت کے دن خسارے میں ڈال دیا
الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
آگاہ ہو جاؤ، کہ ظالموں پر اب عذاب ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا۔ ﴿٤٥﴾ اور اللہ کے پاس ان کی کوئی بھی
مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ
حمایت کرنے والا نہیں ہوگا اور کوئی ان کی مدد کو نہ آ سکے گا، اور جس کو اللہ گمراہی میں پڑا رہنے دے اس
فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ
کو راہ چلانے والا کوئی نہیں ﴿٤٦﴾ اس کے پہلے اپنے رب کا حکم قبول رکھو، کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے
يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ
جو کبھی ٹلنے والا نہیں، اور تم کو کہیں بھی پناہ کی جگہ نہ ملے گی، اور انجانے میں بھی تمہارے بچاؤ کے لئے کوئی آواز
مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ
نہ اٹھا سکے گا۔ ﴿٤٧﴾ پھر بھی اگر یہ نہیں مانتے تو ہم نے آپ کو ان پر نگرانی کرنے والا بنا کر بھیجا نہیں آپ کے ذمے پہنچا دینا ہے

ف ٤٧ جان بوجھ کر تو تمہاری سزا پر کوئی کچھ بولے گا نہیں، لیکن انجانے میں بھی کسی کو تم پر رحم نہ آئے گا، اور تمہاری بے بسی پر تمہارا ہر کوئی ساتھی بے دھیان اور انجان ہوگا، کسی کو کچھ پڑی نہ ہوگی، کہ مزاج پرسی کرے، یہاں دنیا میں کسی کی بے دردی سے پٹائی ہو تو راہ چلتا آدمی ٹھیر کر مداخلت کرنے کی سوچتا ہے لیکن جب جرم معلوم ہو تو پھر بچانے کی کوئی نہیں سوچتا بلکہ یہ کہتا ہوا وہاں سے چل دیتا ہے کہ ہاں! اچھا ہوا
اس کو یہی سزا ملنی چاہیے، لیکن قیامت کے دن کسی مجرم کو ڈھارس بندھانے یا پل بھر کو اس کے معاملے میں دلچسپی لینے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔

الجوار في البحر كالأعلام ٣٢ إن يشأ يسكن الريح فيظللن
چلتے ہیں، وہ بھی اللہ کے پہچان لینے کی نشانی ہے ٣٢ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ٹھیرا دے، تب تو جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے
رواكد على ظهره إن في ذلك لآيات لكل صبار شكور ٣٣
کھڑے رہ جائیں، مصیبت پر صبر کرنے والے، اور نعمت پر شکر کرنے والے ہر انسان کے لئے اس میں نشانی موجود ہے۔ ٣٣
أو يوبقهن بما كسبوا ويعف عن كثير ٣٤ ويعلم الذين
یا ان کے برے اعمال کے سبب ان کو پانی میں ڈبا کر مار ڈالے، مگر بہت سوں کو معاف ہی کرتا رہتا ہے۔ ٣٤ ہماری آیتوں میں بے تکی حجت بحث کرنے والوں کو
يجادلون في آياتنا ما لهم من محيص ٣٥ فما أوتيتم من
ایسے موقع پر اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ اب ان کے لئے بھاگنے کی جگہ کہیں نہیں۔ ٣٥ پھر جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ
شيء فمتاع الحياة الدنيا وما عند الله خير وأبقى للذين
دنیا کی زندگی میں گزران کا سامان ہے، اور جو اللہ کے پاس ہے، وہ بہتر اور سدا رہنے والا ہے، یہ تعلیم ان لوگوں کو بہت نفع دے گی۔
آمنوا وعلى ربهم يتوكلون ٣٦ والذين يجتنبون كبائر
جو ایمان والے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ ٣٦ جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے
الإثم والفواحش وإذا ما غضبوا هم يغفرون ٣٧ والذين
بچتے ہیں، اور جب غصے میں آ جاتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ ٣٧ اور جو اپنے رب کے
استجابوا لربهم وأقاموا الصلاة وأمرهم شورى بينهم
حکموں کو قبول رکھتے ہیں، اور نماز ادا کرتے رہتے ہیں، اور اپنے آپس کے کام مشورے سے کرتے ہیں، اور ہمارے دیے
ومما رزقناهم ينفقون ٣٨ والذين إذا أصابهم البغي
ہوئے رزق میں سے کچھ دیا بھی کرتے ہیں ٣٨ اور ایمان والوں پر کوئی بغاوت سے چڑھائی کر دے
هم ينتصرون ٣٩ وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا
تو مقابلہ بھی کرتے ہیں ٣٩ برے لوگوں کی حرکتوں کے مقابلے میں ویسی ہی سخت کاروائی کرنا ضروری ہے، پھر جو کوئی معاف
وأصلح فأجره على الله إنه لا يحب الظالمين ٤٠ ولمن
کر دے اور معاملہ ٹھیک کر دے، تو اس کا اجر بھی اللہ کے یہاں پائے گا بے شک اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا ٤٠ جس کسی پر ظلم کیا
انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل ٤١ إنما
گیا ہو، اور وہ بدلہ لینا چاہے تو ایسے لوگوں پر الزام لگانے کا کوئی راستہ نہیں۔ ٤١ الزام تو ان

ف ٣٣ سمندر کے سفر میں کشتیاں، جہاز چلتے ہیں، ان پر ہوا کا اثر بہت پڑتا ہے، موافق ہوا میں جہاز سہولت سے چلتے ہیں مخالف ہوا اور طوفان میں جہاز کے سفر میں تکلیف ہوتی ہے، اور کبھی ڈوب جاتے ہیں، اور کبھی چند دن کا سفر مہینوں میں پورا نہیں ہوتا، کھانے پینے کے سامان ختم ہوں تو سمندر کے مسافر بے موت مرتے ہیں، آج کے مشینی دور میں بھی ہوا آندھی طوفان کا اثر جہازوں پر پڑتا ہے، اور تمام جہاز مشین سے اب بھی نہیں چلتے، کسی ایسی کھاڑی، یا کم گہرا پانی ہو وہاں مشینی جہاز کام کے نہیں، بلکہ بادبانی کشتیاں اور وہ جہاز جو ہوا کے محتاج ہوتے ہیں، ان ہی سے کام چلایا جاتا ہے، یہاں ایک اور نعمت کا ذکر فرمایا کہ ہوا اگر ساکن (یعنی ٹھیری ہوئی) ہو کر تھم جائے تو پانی میں چلنے والی کشتیاں کھڑی رہ جائیں اور مسافر دانے پانی کو ترس کر دم توڑ دیں، اس مصیبت پر جس کو صبر اور شکر کی راہ ملی وہ اپنے اللہ کو پا گیا۔

ف ٣٧ معلوم ہوا کہ مومن کو غصہ آ جائے، عیب نہیں مگر آپے سے باہر نہ ہو، بلکہ معاف بھی کرتا رہے۔

قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا دیتا ہے، اور حق بات کو اپنے کلام سے حق ثابت کرتا ہے، بے شک سینوں کے بھید وہی

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

خوب جانتا ہے۔ (٢٤) اپنے بندوں کی توبہ وہی قبول فرماتا ہے، اور ان کی برائیوں کو

يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

معاف کر دیتا ہے، اور تمہارے ہر فعل کو اللہ خوب جانتا ہے۔ (٢٥) اور ان کی دعا قبول فرماتا ہے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ

ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور اپنے فضل سے انہیں اور بھی زیادہ عطا فرمائے گا، رہ گئے انکاری لوگ تو ان کو

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

بہت سخت عذاب میں جانا ہوگا۔ (٢٦) اگر اللہ اپنے سب بندوں کی روزی میں فراغت عطا کر دے تو کوئی کسی کے تابع نہ رہتا زمین میں ہر ایک

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

دوسرے کے مقابلے میں بغاوت کرتا، لیکن اللہ جتنا چاہے اپنے اندازے کے مطابق روزی نازل فرماتا ہے بے شک بات یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ہر حال کی خبر رکھتا ہے اور سب کچھ

بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

دیکھ رہا ہے۔ (٢٧) وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش برسا دیتا ہے، اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے وہی سب کا ولی اور کارساز ہے، اور

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

بہت خوبیوں والا اور تعریف کے لائق ہے۔ (٢٨) اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں ہے کہ آسمانوں اور زمین کو بنا دیا

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ

اور دونوں جگہ ہر قسم کی چلنے والی مخلوق کو پھیلا دیا، اور جب بھی چاہے ان سب کو جمع کر لینے

اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

پر قادر ہے۔ (٢٩) اور تم پر جو مصیبت آتی ہے، وہ تمہارے ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے آتی ہے، جب کہ بہت

اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ

سے گناہ تو وہ معاف فرما دیتا ہے۔ (٣٠) زمین میں کہیں بھاگ کر بھی تم ہم کو بے بس نہ کر سکو گے، اور

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

کہیں بھی اللہ کے مقابلہ میں تم کو کوئی ولی یا مددگار نہیں مل سکتا۔ (٣١) سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز

ف ٢٤ اللہ نے اپنا کلام صاحبِ قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک پر نازل فرمایا یہ حق ہے اور اس کلام سے اللہ کا سچا سچا فرمان انسانوں تک پہنچایا گیا، یہ سب کچھ اللہ کے چاہنے سے ہوا، اگر اللہ نہ چاہتا تو یہ قرآن دنیا کے انسانوں کے سامنے لے آنا ممکن نہیں تھا، مزید وضاحت کے لئے دیکھئے۔
(١٠) سورہ یونس آیت ١٦

ف ٢٦ دعا سب کی سنتا ہے، قبول بھی کر لیتا ہے، لیکن جو ایمان لا کر نیک عمل کرے ان کی دعا قبول فرما کر اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرماتا ہے، کہ ایسے بندوں سے وہ راضی ہے۔

ف ٢٧ رزق کی تقسیم میں کسی کو بہت، کسی کو ضرورت کے مطابق کم زیادہ رکھا، اس لئے کہ امیر کا امتحان مال دے کر ہو، اور غریب کا صبر پہ امتحان لیا جائے، پھر ایک سے دوسرے کا دامن باندھ دیا۔ تاکہ ایک دوسرے کے کام آ دیں، اگر سب کو برابر کر دیتا تو جہاں میں کوئی کسی کے تابع نہ رہتا جیسے نبی اور امت، ماں باپ، اولاد، عالم، جاہل، طبیب اور بیمار، بادشاہ اور رعیت، حاکم اور محکوم، تاجر اور مزدور، زمیندار اور کاشتکار، استاد اور شاگرد، آنکھ والا اور اندھا، مالدار اور غریب کا فرق رکھا، درجات کی حد بندی کر دی، طاقت ور اور کمزور، مرد اور عورت یہ سب اس لئے کہ ایک سے دوسرے کا کام لگا ہوا ہے، ورنہ زمین میں سب برابر ہوں اور کوئی کسی کے تابع نہ ہو، تو بڑا ادھم مچے اور دنیا ویران ہو جائے۔

ع ٣ / ١٠ / ٤

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾

اللہ اپنے بندوں کے باریک سے باریک معاملات سے واقف ہے، جس کو جیسی چاہے روزی عطا فرماتا ہے، اور وہ بڑا ہی قوت والا اور غالب ہے ﴿١٩﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ

جو کوئی بھی آخرت کی کھیتی کا طلب گار ہو ہم اس کی کھیتی میں اور زیادہ برکت دیں گے، اور جو دنیا کی کھیتی

يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾

کا طالب ہو، اسے دنیا ہی میں دیں گے، اور آخرت میں اس کے نصیب میں کچھ حصہ باقی نہ رہے گا۔ ﴿٢٠﴾

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ

کیا ان کے اور کوئی شریک ہیں، جنھوں نے دین میں ان کے لیے ایسی راہ نکال دی، جس کی اجازت اور حکم اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اگر فیصلے کے مقرر دن کا وعدہ نہ ہوتا، تو ان کو دنیا ہی میں سزا دے کر جھگڑا ختم کر دیا جاتا اور بے شک ایسے ظالموں پر دکھ کی مار

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ

پڑنے والی ہے۔ ﴿٢١﴾ آپ قیامت کے دن ایسے ظالموں کو دیکھیں گے کہ اپنے کیے ہوئے کام کے نتیجے سے ان کے دل پھٹ

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

رہے ہوں گے، جب کہ ان کے اعمال کا وبال ان پر واقع ہو کر رہے گا، اور جو ایمان پر سلامت آئے اور نیک عمل کر کے آئے ہوں گے، جنت کی

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾

چمن گلزار پھلواریوں میں ان کا قیام ہوگا ان کے رب کے پاس ان کو جو چاہیں گے مل جائے گا، اور یہ ان پر بہت ہی بڑا فضل ہوگا۔ ﴿٢٢﴾

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ

اللہ اپنے ایمان والے نیک بندوں کو اس فضیلت والی بشارت کی اطلاع فرماتا ہے، آپ کہہ دو کر اس بشارت والی اطلاع پر میں تم سے

قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ

کچھ اجر نہیں مانگتا مگر رشتے ناطے کے تعلقات محبت کا تم کچھ تو لحاظ رکھو اور جو نیکی کما کر آئے گا، تو ہم اس میں اور بھی زیادہ برکت عطا

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ

فرمائیں گے، بے شک اللہ تو گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور تھوڑا سا نیک عمل ہو تو اس کی بھی قدر فرمانے والا ہے ﴿٢٣﴾ یہ لوگ کیسی

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى

بکواس کرتے ہیں، کہ آپ نے اللہ پر جھوٹ موٹ ایک بات چلا رکھی ہے، اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر اپنا کلام بھیجنا بند کر دے،

ع ٢ / ١٠ / ٣

ف ٢١ اللہ نے جو دین نازل فرمایا وہ برحق ہے، اور اس کی شریعت یعنی راہ عمل مقرر ہے۔ لیکن کتاب اور نبی والے ہو کر بھی بہت سے لوگ اس دینِ حق میں عوام کو ایسی راہ نکال دیتے ہیں جو دین و شریعت کے خلاف ہے، بھولی عوام یہ سمجھتی ہے کہ وہ دین پر چل رہی ہے بلکہ بعض تو اسی راہ پر اپنی جان اور مال قربان کر کے اللہ کی ناراضی مول لیتے ہیں۔ ہماری آخری شریعت میں ایسی باتوں کو بدعت کہا گیا ہے بدعت وہ راہ ہے جو دین میں نئی نکالی جائے، اور اللہ کی طرف سے اس کا کوئی حکم نہ ہو، اور اجازت بھی نہ ہو، ہمارے زمانے میں قبریں پوجنے والے اپنے آپ کو سنّی اور اہلِ سنّت والجماعت کہتے ہیں، ان کو اس آیت پر غور کرنا چاہیے۔

ف ٢٢ دین میں نئی بات نکال کر خوب زور شور سے عمل کرتے رہے اور خلافِ سنّت یہ عمل ان کے لیے قیامت کے دن عذاب کا سبب بن گیا، یہ بدنصیبی ایسی کہ کافروں سے بھی زیادہ مہنگی پڑی کہ وہ تو دین کے انکاری ہو کر جہنّم میں جا گرے لیکن یہ تو دین کے ماننے والے ہو کر بھی دوزخ میں ڈالے گئے، اور حدیث شریف میں یہ فرمان ہے کہ جو کوئی ہمارے دین میں نئی بات نکالے وہ ہمارا نہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ یعنی دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی آگ میں لے جائے گی۔

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

فرقے ہو گئے، وہ آپس کی ضد اور ایک دوسرے سے دشمنی کے سبب الگ الگ ٹولیوں میں بٹ گئے، آپ کے رب کی طرف سے مقرر وقت کے لئے فرمان

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا

پہلے سے جاری ہو چکا تھا، ورنہ ان کے بیچ کا قضیہ بہت پہلے سے فیصل کر دیا جاتا، پھر جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے، وہ خود اپنی

الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

کتاب کے بارے میں ایسے شک شبہ میں پڑے جو ان کو سکھ چین سے بیٹھنے نہیں دیتا (۱۴) اس لئے اب آپ تو بغیر تفرقہ والے دین کی

وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ

طرف دعوت دیتے رہو اور جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے بس پوری مضبوطی کے ساتھ اسی پر جمے رہو، اور ان کو من مانی پر چلنے سے منع کر دو اور اعلان کر دو کہ اللہ نے کتاب

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ

میں جو بھی نازل فرمایا ہے میں سب پر ایمان لایا اور یہ بھی کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل دانصاف قائم کر دوں، اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا رب

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

بھی اللہ ہے، ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، اب ہمارے اور تمہارے بیچ کسی حجت بحث کی ضرورت نہیں رہی، اللہ ہم تم سب کو ایک دن جمع فرمائے گا

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے (۱۵) اللہ مان لئے جانے کے لائق ہے پھر بھی جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑے کھڑے

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

کرتے ہیں، ان کی حجت بحث اللہ کے نزدیک بے بنیاد ہے، ان پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے گا اور ان کے لئے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ

بہت ہی سخت عذاب ہے۔ (۱۶) اللہ وہی ہے جس نے سچی کتاب نازل فرمائی اور میزان،

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

اور تم کو کیا معلوم کہ قیامت بہت ہی قریب آ چکی ہو (۱۷) جو لوگ ایمان نہیں رکھتے وہ قیامت کے آنے کی

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

بہت جلدی مچاتے ہیں، اور جو ایمان والے ہیں وہ بہت ڈرتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ قیامت کا آنا برحق ہے

اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

آگاہ ہو جاؤ کہ جو لوگ بھی قیامت کے بارے میں شک شبہ کرتے ہیں، وہ گمراہی میں بہت دور نکل چکے ہیں، (۱۸)

ف ۱۴ کتاب کا علم پائے لوگ جب آپس میں خلاف کر کے پھوٹ گئے، اور ضد میں آ کر کتاب اللہ کے بارے میں ایسی الجھن والی بحث چلا گئے، کہ ان کی جگہ بعد میں آنے والی نسل کے لوگ حیرت انگیز حد تک خود اپنی کتاب کے بارے میں شک شبہ میں پڑ گئے جب اوپر والوں کا یہ حال رہا تو سادی سمجھ کے لوگ اور جاہل عوام کو ایک ایسا مذہب وراثت میں ملا جس کے ماننے والے ہمیشہ بحث مباحثہ، ضد، ہٹ دھرمی، اور غلط عقائد میں گرفتار ہو کر آپسی مارکاٹ میں ایسے الجھ گئے کہ ایک دین ایک کتاب والے ہو کر بھی انگنت فرقوں میں بٹ کر منتشر ہو گئے۔

ف ۱۷ قرآن مجید کی اور بہت سی صفات میں یہاں ایک صفت میزان فرمائی یعنی ترازو جس سے حق و باطل کو ناپ تول کر دیکھا جا سکتا ہے۔

رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

اور ظالموں کا کوئی ولی اور کوئی مددگار ان کو چھڑا نہیں سکے گا ⑧ کیا اللہ کے سوا ان

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُـحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي

لوگوں نے دوسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے، بس اصل ولی اور مددگار تو اللہ ہے، جو مردوں کو زندہ کر دیتا ہے، اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ۧ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ⑨ اور جس کسی معاملے میں تم اختلاف کرتے ہو، ان سب کا فیصلہ کر دینا اللہ کے ذمہ ہے، وہی

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ

اللہ میرا رب ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا ہے اسی کی طرف لوٹ کر مجھے واپس جانا ہے ⑩ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ

زمین کا پیدا کرنے والا صرف وہی ہے، اسی نے تمہارے جوڑے تمہاری جنس کے بنا دیئے اور چارپایوں

الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ

جانوروں کے بھی جوڑے بنا دیئے، جس کے ذریعے تم سب کا پھیلاؤ رکھا، اس کی مثال کا دوسرا کوئی نہیں، وہی سننے والا

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ

اور دیکھنے والا ہے۔ ⑪ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے قبضے میں ہیں، جس کی چاہے روزی کشادہ کرے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ

اور جس کو چاہے ناپ تول کر ہی دیوے، بے شک وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ⑫ اللہ نے تمہارے لئے

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا

دین میں وہی راہ جاری فرمائی، جس کی وصیت نوحؑ کو کی گئی تھی، اور اسی مقصد کے لئے آپؐ کو بھی ہم نے وحی فرمائی اور اسی کی

وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ

تاکید ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو، اس حکم کے ساتھ کر دی تھی، کہ دین کو قائم رکھو، اور اس میں پھوٹ ڈالنے سے لوگوں

لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

کو منع کرو، ایک اللہ کی توحید کی طرف تم دعوت دیتے ہو، مشرک لوگوں کو یہ بات ناگوار لگتی ہے، اللہ جسے چاہے اپنی طرف کا بنا لیتا ہے، اور جو

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا

کوئی بھی اللہ کی طرف جھک جائے، اللہ اسے ہدایت کے راستے پر چلا دیتا ہے ⑬ کتاب کا علم آنے کے بعد جو لوگ فرقے

ع ۱ ۹ ۲

ف۱۰ ہر کسی بات کا فیصلہ اس دنیا میں نہیں ہو سکا، اور کبھی سچا فیصلہ سامنے آیا تب بھی کچھ نے مانا اور کچھ لوگوں نے نہیں مانا۔ اور اختلاف باقی رہا، لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے، اصل فیصلہ اللہ کے یہاں جا کر ہو جائے گا، وہاں سب مان لینے پر مجبور ہوں گے، اسی کے دربار میں ایک کے بعد ایک سب کو پہونچنا ہے کسی حق والے کی حق بات یہاں رد کر دی گئی ہو تو اسے اللہ پہ بھروسہ کئے جانا ہے، اور صبر سے وقت گزار دینا ہے، وہاں جا کر سب کا تصفیہ فیصل ہو کر رہے گا، اور کسی کو بھی اختلاف کی گنجائش نہیں رہے گی۔

أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآءِ

رب کی یہ خوبی کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر خود آپ ہی گواہ موجود ہے ﴿٥٣﴾ حیرت کی بات ہے کہ ان کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونے میں ابھی تک شک ہے

رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾

آگاہ ہو جاؤ کہ اس نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے ، ﴿٥٤﴾

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرو بڑا مہربان اور رحیم وہی ہے اس میں ۵۳ آیات اور ۵ رکوع ہیں

حمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِيٓ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

حا میم ﴿١﴾ عین سین قاف ﴿٢﴾ اسی طرح زبردست حکمت والا اللہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے نبیوں کی طرف

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُۥ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

وحی بھیجتا رہا ۔ ﴿٣﴾ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے جہاں بھی ہے ، سب کا سب اسی کا ہے اور وہی بلند اور اعلیٰ ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ

اور بڑی عظمت والا ہے ، ﴿٤﴾ قریب ہے کہ آسمان اوپر سے ایک دوسرے پر گر کر پھٹ پڑیں ، اور فرشتے اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ

کرتے ہوئے ظاہر ہو جائیں ، اور فرشتے زمین والوں کے لئے اللہ سے مغفرت کی برابر درخواست کرتے رہتے ہیں ، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ

اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ اللَّهُ

ہی مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے ﴿٥﴾ جو اپنے کارساز اللہ کے سوا دوسروں کو مانتے ہیں جبکہ ان کی حفاظت صرف اللہ کرتا

حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ

ہے ایسے لوگوں کا حال اللہ کو خوب معلوم ہے ، ان کی نگرانی کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں ۔ ﴿٦﴾ بڑی شان سے ہم نے آپ پر اس قرآن کو عربی

إِلَيْكَ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ

میں وحی کے ذریعے بھیجا ہے ، تاکہ آپ اس مرکزی آبادی یعنی مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں ، اور تمام انسانوں کے جمع کئے جانے کے دن سے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ

خبردار کر دو ، اس دن کے آنے میں کسی شک کی گنجائش نہیں ، اس دن ایک جماعت جنت میں اور ایک جماعت کو آگ میں جانا ہے ۔ ﴿٧﴾ اگر اللہ

شَآءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِي

چاہتا تو ان سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے

ف ۵۳ نزول قرآن مجید کے بعد انسانیت علم و تجربہ اور تحقیق میں جتنی آگے بڑھتی جائے گی، اتنا ہی زمین آسمان میں ہر طرف سے اسے یہ دکھائی دیگا کہ قرآن مجید نے جو بات پیش کی وہی برحق ہے، چیزوں میں رکھی ہوئی خاصیت سے آدمی جیسے جیسے واقف ہوگا علم و ہنر کے ذریعہ وہ اس مقام پر پہنچ جائے گا کہ اس کائنات کا خالق، مالک ایک ہی ہے، اور اس کی صفات کے نت نئے گوشے انسان پر بے نقاب ہوں گے آج ہم ہجری ۱۴۰۶ھ اور عیسوی ۱۹۸۶ء میں یہ تحریر لکھ رہے ہیں اب تک انسان نے جو کچھ پایا ہے، وہ بھی اتنا کچھ ہے کہ اللہ کو نہ ماننے والے بھی اب یہ بات کہنے پر مجبور ہو گئے کہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی تعلیم ہی علم اور تحقیق کی کسوٹی پر صحیح اور ٹھیک ثابت ہوتی ہے باقی رہے مشرکانہ مذہب اور خیالی وہمی رسومات تو یہ پہلے بھی بے وزن تھے، اور اب تو اور بھی زیادہ کھوکھلے ثابت ہو گئے، ہوا میں انسان کی اڑان، چاند پر جا پہنچنا زمین اور ستاروں کی گردش کا علم، فضا میں آواز اور لہروں پر انسانی تحقیق نے ہر صاحب عقل کو اللہ کے ماننے پر مجبور کر دیا ہے۔

ف ۵ ملائکہ یعنی فرشتے جو زمین اور آسمان میں قضا و قدر کے انتظامی کارکن ہیں، انسان کو اللہ کے یہاں واپس آنے پر جو حالات پیش آئیں گے فرشتوں کو اس کا مشاہدہ ہے، اس لئے وہ برابر اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ نادان اور ناسمجھ انسانوں پر رحم کیا جائے اللہ بہت جلد وہ وقت آ رہا ہے جب آسمان اوپر سے پھٹ جائیں گے اور زمین بھی چور چور ہو جائے گی۔

ع ١٠ / ٦ / ١

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَ

قیامت کے آنے کے علم کا حوالہ صرف اللہ کی طرف ہی دیا جاسکتا ہے، چاہے کوئی پھل اپنے غلاف سے باہر آئے، یا کوئی مادہ حاملہ ہو، یا کسی مادہ نے اپنا حمل

مَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي

رکھ دیا یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور جس دن اللہ انکو آواز دے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں، انہیں بلالاؤ جواب میں مشرک لوگ کہیں گے کہ ہم آپ سے

قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ

عرض کرتے ہیں کہ اب اس کا دعویدار ہم میں سے کوئی بھی نہیں رہا ﴿٤٧﴾ اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ دعائیں پکارتے تھے وہ سب گم ہو چکے ہوں گے، اور

مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ

مشرک خوب سمجھ جائیں گے کہ ان کے لئے بھاگنے کا اب کوئی موقع نہیں رہا۔ ﴿٤٨﴾ انسان اپنے بھلے کے لئے دعا کرنے میں نہیں تھکتا اور

الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا

اگر اسے کوئی تکلیف پہنچی تو مایوس ہو کر ناامید ہو جاتا ہے۔ ﴿٤٩﴾ اس کو نقصان پہنچنے کے بعد اگر ہم اپنی رحمت کا

مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً

ذائقہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہیے تھا، اور کبھی قیامت آوے گی یہ بات میرے خیال میں بیٹھتی ہی نہیں اور اگر

وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ

پھر بھی میرے رب کے پاس مجھے لے جایا گیا تو وہاں بھی میرے لئے سب کچھ اچھا ہونا ہے ایسے ناشکرے ناقدرے لوگوں کی ہم اچھی طرح خبر لیں گے

كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا

اور ان کے عمل کے سبب ان کو ضرور ایک ایسا عذاب چکھائیں گے جو بہت ہی گاڑھا اور غلیظ ہوگا۔ ﴿٥٠﴾ اور جیسے ہی ہم نے انسان

عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ

پر انعام فرمایا تو وہ ہم سے کترانے لگتا ہے، اور اپنی کروٹ بدل دیتا ہے پھر کبھی ہم نے اسے دکھ میں جکڑ لیا تو بہت لمبی چوڑی دعائیں مانگنا شروع

عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ

کر دیتا ہے۔ ﴿٥١﴾ آپ کہہ دو کہ بھلا کچھ تو غور کرو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کر بیٹھے تو بتاؤ ایسے ضدی سے زیادہ گمراہ اور

أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَ

کون ہوگا جو مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو ﴿٥٢﴾ بہت جلد ہم انہیں اپنی نشانیاں ان کے چاروں طرف

فِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی یہاں تک کہ ان کے لئے یہ اقرار کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ قرآن حق ہے، اب کیا تمہارے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾

نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔ ﴿٤٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ ۙ

جب نصیحت نامہ ان کے پاس آچکا پھر بھی جن لوگوں نے اس کا انکار کر دیا، وہ سن لیں کہ یہ ایک عزت اور غلبہ والی کتاب ہے۔ ﴿٤١﴾

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ

جس میں آگے سے اور پیچھے سے کوئی غلطی آہی نہیں سکتی، یہ کتاب نازل فرمائی گئی ہے، اس کی طرف سے جو دانش مند اور خوب

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

سے خوب تعریف کے لائق ہے۔ ﴿٤٢﴾ آپؐ سے بھی وہی کہا جارہا ہے، جو آپؐ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا تھا۔

مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ

بے شک آپؐ کا رب بہت مغفرت فرمانے والا ہے اور اس کی پکڑ بھی بڑی دردناک ہے۔ ﴿٤٣﴾ اور اگر ہم

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ

اس قرآن کو غیر عربی یعنی عجمی زبان میں بھیجتے تو یہ چلا اٹھتے کہ ہم کیا سمجھیں؟ اس کی آیات تفصیل سے کھول کر بیان کیوں نہیں

وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ

کی گئیں، یہ کیا ہے قرآن غیر عربی اور رسول عربی؟ آپ فرما دو کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے راہِ ہدایت ہے، اور بیماریوں میں شفا

لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ

ہے، اب بھی جو لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو سمجھ لو کہ ان کے کان بند ہو چکے ہیں، اور ان پر اندھاپن چھا گیا ہے، ان کی مثال اب ایسی ہو گئی جیسے کسی کو بہت

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دور سے آواز دی جارہی ہو۔ ﴿٤٤﴾ اور موسیٰؑ کو ہم نے کتاب دی تھی اس میں بھی اختلاف

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

کیا گیا، اگر ایک فرمان آپ کے رب کی طرف سے پہلے جاری نہ ہو چکا ہوتا، تو ایسے لوگوں کی ہلاکت کا فوراً فیصلہ کر دیا جاتا، اور اب تو

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

ان کو اس میں ایسا شک پڑ گیا ہے جو ان کو چین نہیں لینے دیتا۔ ﴿٤٥﴾ جو کوئی بھی نیکی کرتا ہے تو اپنے

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

بھلے کے لئے، اور جو برا کام کرنے پر تل گیا ہے، تو اس کا وبال اسی کے سر پر ہے، اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنا پسند نہیں کرتا ﴿٤٦﴾

قرأ حفص بتسهيل الهمزة الثانية ١٢

ف ٤٤ قرآن مجید عربی میں اتارا رسول بھی عربی اور اول مخاطب بھی عربی اتنی سہولت ہونے کے بعد بھی جن کو نہیں ماننا تھا وہ انکاری ہی رہے، رسول عربی اور کتاب اگر غیر عربی میں ہوتی تو بھی اعتراض کرتے کہ ہم کیا سمجھیں، عربی میں ہوتا تو سمجھ لیتے وغیرہ۔

ف ٤٥ یعنی کتاب اللہ میں شک کیا تو دنیا میں بھی چین سے نہیں رہ سکے، بلکہ ہر جگہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہوتے رہے، مرتے دم تک سکھ چین نہ پایا، اور مرے تو سیدھے جہنم میں پہنچا دیئے گئے دنیا میں بھی چین نہ پایا اور آخرت میں بھی نجات سے محروم رہے،

ع ٥ ١٢ ١٩

منزل ۶

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اسے بھلے طریقے سے ٹال دو، پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تمہارے اور جس کے درمیان عداوت ہوگی وہ گہری دوستی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝٣٤ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ

میں بدل جائے گی۔ (۳۴) اور یہ فضیلت تو بس ان لوگوں کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں، اور یہ خوبی

مَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝٣٥ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ

ان کے حصے میں آتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔ (۳۵) اور اگر تم کو کبھی شیطان کی طرف سے کسی اکساہٹ

الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٣٦

یا چھیڑ کا اندیشہ ہو تو اللہ کی پناہ طلب کرو، بے شک ہر طرح وہی سننے والا اور وہی جاننے والا ہے۔ (۳۶)

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا

سورج اور چاند، رات اور دن یہ سب اس کی نشانیاں ہیں، تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو،

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ

بلکہ صرف ایک اللہ کو سجدہ کرو، جس نے ان کو بنایا، اگر تم ایک اللہ کی بندگی کرنے والے ہو تو غیر اللہ

كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝٣٧ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ

کو سجدہ کرنے سے تم کو دور رہنا ہے۔ (۳۷) پھر بھی یہ لوگ اپنی بڑائی نہ چھوڑیں تو ہمارا کیا بگڑے گا جب کہ آپ کے رب کے یہاں جن کو تقرب

رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝٣٨

السجدۃ

حاصل ہے وہ تو رات اور دن اللہ کی پاکی بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور عبادت کرنے میں ان کو ذرا بھی تھکان نہیں ہوتی۔ (۳۸)

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

اور یہ اسی کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے، کہ تم زمین کو سونی پڑی دیکھتے ہو، کہ دب کر بے رونق ہو چکی ہے پھر جب

الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ

ہم اس پر پانی برساتے ہیں، تو ابھرنے لگتی ہے، اور شاداب ہو جاتی ہے بے شک جس نے اس زمین کو زندہ کر دیا، وہی مُردوں کو

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٣٩ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا

زندہ کر کے دکھا دے گا، یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۹) جو لوگ ہماری آیتوں میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں، وہ ہماری نگاہ سے چھپ نہیں سکتے، بھلا

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا

کیا وہ شخص جو آگ میں جھونک دیا جائے گا، وہ اچھا رہا یا وہ جو قیامت کے دن امن چین میں آ گیا، لوگو تمہارا جی چاہے ویسا عمل کرو

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ
ایسے کافروں کو تو ہم بڑا سخت عذاب چکھائیں گے، اور ان کے بُرے کاموں کی بھرپور سزا

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ أَعْدَآءِ اللّٰهِ
ان کو دی جائے گی۔ ﴿٢٧﴾ اللہ کے دشمنوں کی سزا آگ ہی آگ ہے

النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَآءً بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا
اس آگ میں ہمیشہ رہنے کا اب تو ان کا گھر بن گیا، ہماری آیات کے مقابلے میں اُدھم مچانے والوں کی یہی

يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَآ أَرِنَا الَّذَيْنِ
سزا ہونی تھی۔ ﴿٢٨﴾ اور کافر لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب جناتوں اور انسانوں میں وہ لوگ

أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا
جنھوں نے ہم کو گمراہ کر دیا، ہم کو دکھا دے تاکہ ہم اپنے قدموں تلے ان کو کچل دیں۔ تاکہ وہ بہت

مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
ذلیل ہوں۔ ﴿٢٩﴾ بے شک جن لوگوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا پروردگار صرف اللہ ہے اور اپنے اس قول پر وہ برابر

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا
قائم رہے، ان پر فرشتے نازل ہوں گے، اور کہیں گے، کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور غم بھی نہ کرنا، بلکہ بشارت سن لو اس

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي
جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ﴿٣٠﴾ دنیا کی زندگی میں ہم تمہارے ساتھی اور دوست تھے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنْفُسُكُمْ
اور آخرت میں بھی ہم تمہارے ساتھ ہوں گے، اور جنت میں تمہارے لئے جو تمہارا جی چاہے ہر چیز موجود ہے اور جو کچھ نعمت

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَ
تم طلب کروگے سب تم کو دی جائے گی۔ ﴿٣١﴾ مغفرت فرمانے والے مہربان کی طرف سے خوب مہمانی ہوگی۔ ﴿٣٢﴾ اور

مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
اس سے بہتر بات کس کی ہوگی، جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور خود بھی نیک عمل کرتا رہا اور کہا کہ بے شک میں بھی

إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ
مسلم لوگوں میں ہوں۔ ﴿٣٣﴾ اور نیکی بدی دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتی کوئی برائی کرے تو

ع ٧ / ١٨

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑳

تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں، اور ان کی کھالیں بھی ان کے خلاف گواہی دیں گی، کہ وہ کیا کچھ عمل کیا کرتے تھے۔ ⑳

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ

وہ لوگ اپنے بدن کے چمڑے سے کہیں گے کہ تم کو کیا ہوا کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی دے ڈالی، جواب میں وہ بول پڑیں گے کہ ہم کو اس اللہ

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ㉑

نے بولنے کی قوت عطا فرمائی جو ہر چیز کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے، اسی نے تم کو پہلی بار پیدا فرمایا تھا، اور اب تم اسی کے دربار میں لوٹائے گئے ہو ㉑

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ

تم اپنے کالے کرتوت کرتے وقت یہ تو نہ کر سکتے تھے کہ اپنے کان آنکھ اور کھال سے اپنی حرکت چھپا

اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

سکتے، لیکن تم زیادہ تر اس گمان میں رہے، کہ وہ بہت کچھ جو تم کرتے رہے اللہ کو

كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ㉒ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

معلوم نہیں ہو سکتا۔ ㉒ اور تمہارے رب کے بارے میں تمہارے اسی گمان نے تم کو برباد ی

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ㉓ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ

کا لقمہ بنا دیا۔ اب تو ہر طرف سے نقصان میں آپڑے ہو ㉓ اب اگر صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانہ

مَثْوًى لَّهُمْ ۭ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ㉔ وَ

آگ ہے، اور اگر معافی مانگ کر چھوٹ جانا چاہیں تو معافی بھی ان کو نہیں دی جائے گی۔ ㉔ ہم

قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاۗءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

نے دنیا میں ان کے آگے پیچھے ایسے خوشامدی ساتھی پالے، جو ان کے برے اعمال کو خوشنما بنا کر ان کی تعریف کے پل باندھا

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

کرتے تھے، اب تو آج ان سب پر ہمارا فرمان جاری ہو چکا کہ ان سے پہلے گذرے انسانوں اور جناتوں کی جماعت کے ساتھ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ㉕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان کو بھی بھاری نقصان اٹھانے والوں میں شامل کر دیا جائے گا۔ ㉕ انکاری لوگوں نے کہا اس قرآن کو مت سنو،

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ㉖

اور جب یہ پڑھا جائے تو خوب ہنگامہ کرو، تاکہ تمہارا غلبہ قائم رہے۔ ㉖

ف ۲۲ کان، آنکھ، جلد یہ آدمی کے حصے ہیں، ہاتھ پاؤں کی طرح یہ سب قیامت کے دن مجرم لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے، اور ان پر الزام دھریں گے، کہ تم اس خیال میں مر گئے کہ شاید اللہ کو تمہارے بہت سے کاموں کی خبر ہی نہیں، جب کہ اللہ کو تمہارے ہر کام کا علم تھا اور مزید شہادت کے لئے تمہارے جسم کے حصے ہونے کے باوجود ہم بھی تمہارے خلاف پوری گواہی دیں گے، اور دنیا میں ہم سے چھپا کر کوئی کام کر لینا تمہارے بس میں نہیں تھا، کہ ہم تو تمہارے بدن کا سامان تھے، اور ہماری وجہ سے تمہارا وجود تھا۔

ع ۳
۷
۱۷

الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

والے کا۔ ⑫ اب بھی یہ لوگ آپ کی بات کو ٹال دیں تو آپ ان سے کہہ دو کہ میں تم کو سخت دھماکے والی آواز سے ڈراتا ہوں، جیسی کڑک چنگھاڑ عاد اور ثمود نامی

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ⑬ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

قوم پر آ پڑی تھی۔ ⑬ جب ان کے آگے اور پیچھے سے لگاتار رسول آتے رہے، یہ دعوت لے کر کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی مت کرو، تو

خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً

جواب سب کا ایک ہی جیسا تھا، کہ اگر اللہ ہماری طرف پیغمبر بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو نازل کر دیتا، بس ہم تو اس بات کا

فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑭ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ

انکار کرتے ہیں، جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔ ⑭ قوم عاد والے دھرتی میں ناحق اپنی بڑائی ہانکنے لگے، اور

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

یہ بھی کہا کہ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے کیا ان کو نہیں دکھائی پڑا کہ جس اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے وہ تو ہر حال میں ان

الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ⑮

سے زیادہ طاقت والا، اور قوت والا ہے، اور یہ لوگ ہماری نشانیوں کے مقابلے میں جھگڑے کھڑے کرتے رہے۔ ⑮

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ

بس ہم نے ان پر ایک تیز آندھی بھیجی! ایسے دنوں میں جو ان کے لیے منحوس ثابت ہوئے، تاکہ ان کو ہم دنیا کی زندگی میں ذلت والا

عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

عذاب چکھا دیں، اور آخرت کا عذاب تو ان کے لیے، اور بھی زیادہ رسوائی والا ہوگا، جب کہ کوئی بھی ان کی

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑯ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى

مدد کو نہیں آ سکے گا۔ ⑯ اور جو ثمود تھے ان کو بھی ہم نے ہدایت کی راہ بتا دی تھی، لیکن انھوں نے راہ ہدایت کے

عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا

مقابلے میں اندھا رہنا زیادہ پسند کیا، تو ان کو بھی ایک سخت کڑکے والی چنگھاڑ نے دھر لیا، یہ رسوائی والا عذاب ان کے ہاتھوں کی

يَكْسِبُوْنَ ⑰ ۚ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ⑱ ۧ وَيَوْمَ يُحْشَرُ ع ٢ ١٦

کمائی تھی۔ ⑰ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہمارا لحاظ رکھا، ہم نے صرف انہیں کو نجات عطا فرمائی۔ ⑱ اور جس دن اللہ کے دشمن آگ

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ⑲ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

کی طرف گھیر گھار کر لائے جائیں گے اور سب کو اکٹھا کر لیا جائے گا۔ ⑲ یہاں تک کہ جب وہ آگ کے سامنے لائے جائیں گے

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

اپنے کان بھی بند کر لیے اور آپ کے اور ہمارے بیچ پردہ پڑ گیا ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا بس آپ اپنا کام کرو، ہم بھی اپنے کام جاری

عٰمِلُوْنَ ⑤ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

رکھیں گے۔ ⑤ آپ کہہ دو کہ میں بھی تم جیسا آدمی ہوں میری طرف یہ وحی آچکی ہے، کہ تمہارا صرف ایک واحد معبود ہے۔

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ⑥

اسی کی طرف اب سیدھے چلے چلو، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو، ورنہ شرک کرنے والوں کی بڑی تباہی اور بربادی ہوگی۔ ⑥

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ⑦ اِنَّ

جو زکوٰۃ بھی نہیں دیتے اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ⑦ بے شک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ⑧ قُلْ

جو لوگ ایمان لائے، اور نیک کام کیے، ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ⑧ آپ کہہ دو کہ

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم اس کا انکار کرتے ہو، جس نے صرف دو دن میں زمین بنا ڈالی، اور تم یہ کیا حرکت کرتے ہو کہ دوسروں کو اس کے برابر ٹھہرایا، جب کہ

لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ⑨ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ

تمام جہانوں کا پالنے والا تو صرف وہی اکیلا ہے۔ ⑨ اور اسی نے زمین میں پہاڑ اوپر سے رکھ دیے، اور زمین میں خوب برکت

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً

بھر دی، اور ناپ تول سے اندازہ قائم کر دیا، اور زمین میں غذا پیدا کرنے کی قوت بھر دی، یہ سب چار دن میں کر دیا، سوال کرنے والوں کے لیے برابر

لِّلسَّآئِلِيْنَ ⑩ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ

جواب سن لو۔ ⑩ اس کے پہلے آسمان دھواں سا تھا، اللہ نے تمہارے کام کے لائق بنانے میں اس کی طرف توجہ فرمائی تب اللہ نے آسمان سے اور زمین سے فرمایا کہ جو خدمت

لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ⑪ فَقَضٰىهُنَّ

تم کو انجام دینی ہے، اس پر خوشی سے یا لاچاری سے حاضر ہو جاؤ، دونوں نے عرض کیا حضور! جو خدمت ہمارے ذمے دی جائے گی، ہم خوشی خوشی انجام دینے کیلئے حاضر ہیں ⑪ پھر دو دن میں سات آسمان

سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا

بنا ڈالے، اپنے حکم کے مطابق کام چلانے کے لئے ہر آسمان میں وحی بھیج دی، اور دنیا والوں کے لئے آسمان کو ہم نے چراغوں سے

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

زینت عطا فرمائی، اور حفاظت کا پورا انتظام جاری کر دیا، یہ اندازہ باندھا ہوا ہے، اس غالب علم

الثلثة

ف ۷ زکوٰۃ نہیں دیتے اس لئے دنیا میں امیر غریب کا فرق بہت پڑ گیا اور آخرت کو نہیں مانتے، اس لئے گناہوں پر دلیر ہیں، جس کے سبب دنیا کی زندگی بھی برباد ہوئی، اور آخرت میں ہمیشہ کا عذاب۔

ع ۱ / ۴ / ۱۵

ف ۹-۱۰ یعنی یہاں انسان کے رہنے بسنے کے لیے سرزمین کو صحیح اندازے پر رکھا۔ پہاڑ ڈال کر اس کا توازن قائم کر دیا اور غذا پیدا کرنے کی صلاحیت زمین میں بھر دی۔ کہ رزق ابلتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے جہاں میں روزی اور خوشحالی ہے، سب انتظام میں ایک حصہ دو ایام میں، اور باقی چار ایام میں، اس طرح جملہ چھ دن میں زمین آسمانوں کا نظام ٹھیک ٹھاک کر دیا۔

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں، ان کا کیا انجام ہوا، جب کہ وہ لوگ تعداد میں ان سے زیادہ تھے، اور طاقت میں

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰی

بہت مضبوط تھے، اور ان کے چھوڑے ہوئے نشانات زمین پر اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں، لیکن ان کا کیا دھرا

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۸۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ (۸۲) جب جب ان کے پاس ان کو سمجھانے کے لئے کھلی دلیل لے کر رسول آتے رہے تو

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

وہ لوگ رسولوں کے مقابلے میں اپنے علم پر بہت اترانے تھے، اور آخر نتیجہ یہ نکلا کہ جس انجام کو انہوں نے ہنسی میں ٹال دیا تھا، اسی نے ان کو

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸۳ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ

چاروں طرف سے گھیر لیا (۸۳) جب ہمارا عذاب سر پر آتے دیکھا تو ان کے ہوش ٹھکانے آگئے اور بول اٹھے کہ اب ہم ایک واحد اللہ پر ایمان لاتے ہیں،

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ۝۸۴ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

اور آج تک جو بھی شرک کئے جا رہے تھے اس کا انکار کرتے ہیں، (۸۴) لیکن جب ہمارا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا، تو پھر ان کو

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ

ایمان لانے سے کچھ نفع نہ ہوا اور اس کے پہلے بھی اللہ کے بندوں کے اس طرح کے حالات میں اللہ کا یہی دستور رہا کہ

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۵ ع ۹ ۱۴

ایسے موقع پر کافر ہمیشہ نقصان میں رہے۔ (۸۵)

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حٰمٓ السجدہ مکہ میں نازل ہوئی۔ بڑے مہربان رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کرو۔ اس میں چوّن آیات اور چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ ۚ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ

حا میم (۱) یہ کتاب بڑے مہربان نہایت ہی رحم کرنے والے کی طرف سے نازل فرمائی گئی ہے۔ (۲) علم حاصل کرنے والی قوم کے لیے عربی میں قرآن ایک بہترین

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳ ۙ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

کتاب جس کی ہر آیت تفصیل سے بیان فرمائی گئی۔ (۳) بشارت دینے والا اور ڈرسنانے والا پھر بھی بہت سے لوگوں نے منھ پھیر لیا

فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

کہ سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوئے (۴) اور کہا کہ جس بات کی طرف آپ ہم کو دعوت دیتے ہو ہمارے دل میں اس کے لیے جگہ نہیں اور ہم نے

مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

چیز کو بھی نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کی گمراہی میں بدحواس بنا کر اصل بات ان سے کہلوائے گا۔ (۷۴) یہ سب اس لیے ہوا کہ تم زمین

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا

میں ناحق خوشیاں مناتے تھے، اور بہت اترایا کرتے تھے۔ (۷۵) جہنم کے دروازوں

أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾

میں اب ہمیشہ کے لیے داخل ہو چکے ہو، اپنی بڑائی ہانکنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (۷۶)

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اے نبیؐ! آپ صبر کیے جائیے، اللہ کا وعدہ بے شک حق ہے، عذاب کا جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں، اس میں سے کچھ آپؐ کو دکھا دیں، یا پھر آپؐ کو وفات دے دیں

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

ہر حال میں ان سب کو ہماری طرف ہی لوٹ کر واپس آنا ہے۔ (۷۷) آپ سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں

رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ

ان میں کچھ تو وہ ہیں جن کا حوال ہم نے آپ پر بیان فرما دیا اور بہت سے وہ رسول ہیں، جن کا احوال ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا، اور کسی رسول کے

لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ

بس کی بات نہ تھی، کہ اللہ کے حکم یا اجازت کے بغیر کوئی نشانی دکھا سکے، پھر جیسے ہی اللہ کا حکم آگیا، تو حق کی بنیاد پر فیصلہ چکا دیا گیا، اور

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

باطل پر اصرار کرنے والے پورے طور پر نقصان

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا

میں رہے۔ (۷۸) اللہ نے تمہارے لیے چار پائے جانور بنائے تاکہ تم بعض پر سواری کر سکو،

مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا

اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔ (۷۹) تمہارے لیے ان میں بہت سے منافع ہیں، اور تاکہ تم

حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾

اپنے جی کی حاجت اور تمنا پوری کر سکو، چار پایوں پر اور کشتی پر سواری بھی کرتے ہو۔ (۸۰)

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ﴿٨١﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اب تم اللہ کی کون کون سی آیات سے انجان بنے رہ سکتے ہو۔ (۸۱) تو کیا انہوں نے زمین پر چل پھر کر

ف ۷۴ عذاب کی شدت اور اذیت میں دل و دماغ کچھ کام کے نہ ہوں گے مگر اپنے شرک پر نادم ہو کر بدحواسی میں جواب دیں گے، کہ ہمارے شریک یہاں کہیں دکھائی نہیں دیتے تب انہیں ایسا ایک جھٹکا لگے گا، کہ اپنے شریکوں کا اپنے منہ سے اقرار کر لیا، پھر مکر جائیں گے کہ نہیں ہم تو کبھی کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے۔

ف ۸۰ جانوروں چار پایوں میں انسان کے لیے لاکھوں لاکھ فائدے ہیں، دودھ دہی، مکھن، گھی، تیل، چربی، چمڑا ہڈیاں، اُون، پھر بعض کھانے میں آ دیں، اور سواری میں بھی، اور ان کی کھالوں کے ڈیرے، تنبو، بنا کر سفر میں استعمال کرتے ہیں، اسی طرح سمندر میں کتنے جہاز ہیں ملکوں کا سفر تجارتی قافلے اور رنگ برنگی زندگی کہ آدم علیہ السلام کا گھرانہ قدرتی اسباب سے یہاں آباد ہے، ورنہ ویران ہو جاتا اور یہاں رہنے بسنے کے قابل نہ رہتا اگر اللہ تعالیٰ یہ سب انتظام خاص اپنی طرف سے نہ کر دیتا تو انسانیت اس دھرتی پر ٹک ہی نہیں سکتی تھی۔

ع ٨ ١٠ ١٣

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

جہانوں کا ۔ ف۶۵ آپ فرمادو، مجھے تو ان سب کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے، جن سے تم اللہ کے سوا دعا کرتے ہو، جبکہ

دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ

میرے پاس تو میرے رب کی طرف سے کھلی دلیل آچکی ہے، اور مجھے یہ حکم دے دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

کا مسلم بن جاؤں ۔ ﴿٦٦﴾ وہی ہے جو تمہاری پیدائش مٹی سے کرتا ہے، پھر اسے ٹپکتی بوند بنا دیتا ہے، پھر اسے

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا

خون کے لوتھڑے یعنی لہو کی پھٹکی میں تبدیل فرماتا ہے پھر تم کو بچہ بنا کر باہر نکالتا ہے، پھر تم ہو کہ اپنی جوانی تک پہنچائے

اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ

جاتے ہو، اور پھر بہت بوڑھے بھی ہو جاتے ہو، اور تم میں سے کچھ تو اپنا وقت ہو جانے پر جوانی یا بڑھاپے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں، اور باقی بہت

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ

سے اپنے اپنے وقت تک برابر پہنچتے رہتے ہیں، یہ بات دھیان میں لا کر عقل سے کام لو ۔ ﴿٦٧﴾ وہی ہے جو تم کو زندگی عطا فرماتا ہے، اور وہی

وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ

تم کو موت دیتا ہے، اور جب کسی حکم کے نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے، تو بس اس کا یہ فرمان ہی کافی ہے، کہ ہو جا ، تو وہ کام ہو کر رہتا ہے ﴿٦٨﴾ آپ بھی

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَّذِيْنَ

ذرا دیکھ لیں ان کا حال جو اللہ کی آیات میں جھگڑے کھڑے کرتے ہیں، یہ کہاں الٹے پھرے جا رہے ہیں۔ ﴿٦٩﴾ جو ہماری کتاب کو

كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

جھوٹ ثابت کرنے کی حرکت کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں، انہیں اپنا انجام بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ ﴿٧٠﴾

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۥ

جب ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر زنجیروں میں جکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ ﴿٧١﴾ کھولتے، ابلتے پانی میں انہیں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۚ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

ڈال کر پھر تیز جلن والی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ ﴿٧٢﴾ پھر ان سے پوچھا بھی جاتا رہے گا، کہ جن کو تم شریک بتاتے تھے وہ

تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا

کہاں گئے ۔ ف۷۳ جن کو اللہ کا شریک بتاتے تھے، انہیں اب بلاؤ، اس پر ان کا جواب ایک ہی ہوگا، کہ وہ سب بھاگ گئے یا گم ہو گئے، بلکہ اس کے پہلے ہم کسی

ف۶۵ یعنی دین کو آدھا اللہ کا اور آدھا غیر اللہ کا مت کرو، بلکہ دل کے صاف ستھرے عقیدے کے ساتھ، دین اسی ایک کے لیے خالص کرلو۔

ع ۸/۷ ۱۲

ف۷۳ آگ میں ذلیل ہو کر ہر طرح ذلیل ہیں، مگر ایک ذلت اور بھی لگائی جائے گی، کہ اپنے شریکوں پر اکڑ بتاتے تھے، وہ کہاں ہیں، ذرا انہیں بلا کر اب اس عذاب میں کچھ کم کر کے دکھا دو، اس پر انہیں مزید دکھ اور رسوائی ہو گی، کہ ہر طرح اب یہاں سے چھوٹنے میں ناکام ہیں اور یہ سب کچھ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے کہ اللہ کی کتاب کو سچا نہیں جانا، اس کے نبیوں کے طریقے کو رد کر دیا، اور اپنے خیالی مشرکانہ طریقے پر بہت اصرار کرتے رہے، اس کی حقیقت آج ان پر اچھی طرح کھل گئی۔

مع ۱۳ عند المتاخرین ۱۲

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ۭ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

کئے، اور جو بدکار لوگ ہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔ (۵۸)

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

قیامت آکر رہے گی اس میں کوئی شک نہیں، لیکن بہت سے لوگ ایسی بے شک خبر پر بھی یقین

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ

نہیں کرتے۔ (۵۹) تمہارے رب کا ارشاد ہے، کہ صرف مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ

الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

پنے گھمنڈ تکبر میں میری عبادت کو اہمیت نہیں دیتے، وہ بہت جلد جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (۶۰)

للّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ

نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون اور راحت حاصل کر سکو، اور دن اس لئے بنایا کہ تم کو اچھی طرح

نَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ھائی دے، بے شک اللہ لوگوں پر واقعی بڑا فضل فرمانے والا ہے، لیکن بہت سے لوگ ہیں جو شکر ہی نہیں

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

کرتے۔ (۶۱) یہی اللہ تم سب کا رب ہے، جو خالق ہے ہر چیز کا، اس کے سوا عبادت کے لائق دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا، پھر

وَ ۡ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

ہاں الٹے پھرے جاتے ہو۔ (۶۲) الٹے ہی چلتے ہیں، جو اللہ کی نشانیوں میں بھی جھگڑے تکرار پر اڑے

جْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ

وئے ہیں۔ (۶۳) وہی اللہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار عطا فرمایا، اور آسمان کو چھت بنادی، اور تمہاری صورتیں بنادیں،

نَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۭ

کیا خوب اچھی اچھی صورتیں بنادیں، اور تمہارے کھانے کے لئے پاکیزہ ذوق کی چیزیں عطا فرمائیں، یہ ہے رب تمہارا، بس کیا

لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ

برکت والا ہے، وہ اللہ جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ (۶۴) وہی زندگی عطا فرمانے والا ہے، اس کے سوا

هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

کے لائق کوئی بھی نہیں ہو سکتا، اپنا دین پورے اخلاص کے ساتھ اسی کے لئے کر لو، بس سب تعریف اور حمد و ثنا اسی ایک کے لئے ہے، جو رب ہے سارے

ع ۱۰ / ۱۱

نصف

ف ۶۱ دعا عبادت ہے، بلکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا، کہ دعا عبادت کا مغز ہے، اور مومن کی دعا کبھی بھی بے کار نہیں جاتی، یا تو فوراً من چاہی مراد مل جاوے، یا پھر کسی آنے والی مصیبت کے ٹل جانے کا یہ دعا سبب بن جاتی ہے یا پھر آخرت کے لئے مومن کی دعائیں جمع رکھی جاتی ہیں، کہ وہاں مومن کو دنیا کی دعاؤں کا انعام ایسا کچھ ملے گا کہ آدمی خود چاہے گا کہ کاش میری سبھی دعائیں آخرت کے لئے جمع رہتیں اور دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔

الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا

کردے۔ ﴿٤٩﴾ جواب میں جہنم کے افسران بولیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس اس عذاب کی چیتاونی دینے کے لیے اور کھلے طور پر خبردار کرنے کے لیے نہیں آئے تھے، بولیں گے ہاں

بَلٰی ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا

کیوں نہیں وہ تو ہم کو برابر جتاتے رہے، جہنم کے افسران کہیں گے بس پھر اب بات ختم ہوئی، تم خود ہی دعا کرلو اور کافروں کی دعا قطعی طور پر بے اثر ہے۔ ﴿٥٠﴾ دنیا کی زندگی

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

میں ہم نے اپنے رسولوں کی، اور ایمان والوں کی مدد فرمائی، اور آخرت میں جب گواہوں کو کھڑا کیا جائے گا، تو اس دن بھی ہم ان کی نصرت اور تائید

الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

فرمائیں گے، ﴿٥١﴾ جس دن ظالموں کو ان کا عذر اور بہانہ کچھ بھی کام نہ آوے گا، ان پر لعنت کی پھٹکار پڑتی رہے گی، اور بہت برے بے عذاب

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

والے گھر میں ان کو پڑا رہنا ہے ﴿٥٢﴾ اور ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت عطا فرمائی تھی، اور بنی اسرائیل کو کتاب کے وارث

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

بنانے والے بھی ہم ہی تھے۔ ﴿٥٣﴾ یہ کتاب عقل کا صحیح استعمال کرنے والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔ ﴿٥٤﴾

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اللہ کا وعدہ سچا ہو کر رہے گا، صبر سے جمے رہو، قصور کی معافی مانگتے رہو اور شام صبح اپنے رب کی پاکی بولتے

رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

ہوئے اس کی خوبیاں بیان کرتے جاؤ۔ ﴿٥٥﴾ جو لوگ بغیر کسی دلیل کے اللہ کی آیات میں اڑنگے ڈالتے ہیں، ان کے دل میں

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

تکبر بھرا پڑا ہے، مگر اس بڑائی تک وہ کبھی پہنچ نہ سکیں گے، ایسے لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے تم اللہ کا سہارا

بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ

حاصل کرو وہی خوب سننے والا ہے، اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ﴿٥٦﴾ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

زمین کا پیدا کر دینا، انسانوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ

بھی جانتے نہیں۔ ﴿٥٧﴾ اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح جو لوگ ایمان لا کر نیک کام

﴿٤٩﴾ اہل جہنم کو کبھی بھی عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا، اس پر وہ جہنم کے داروغہ افسر سے عرض کریں گے، کہ اللہ سے دعا کردو، ہفتہ عشرہ میں یا مہینہ میں کسی ایک دن تو ہم کو عذاب سے چھٹی ملے "رسی جل گئی بل نہ گیا" والی کہاوت وہاں بھی ان میں دکھائی پڑی کہ اپنے رب سے دعا کرنے کے بجائے جہنم کے داروغہ کو وسیلہ واسطہ بنایا کہ تم اپنے رب سے کچھ کہہ سن کر اتنی رعایت کرادو، کہ کسی ایک دن عذاب میں تخفیف ہو، جہنم کے افسر کا جواب آگے آرہا ہے۔

ع ٥ ٣ ١٠

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا

تم مجھے دعوت دے رہے ہو، کہ میں اللہ کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ ایسوں کو شریک کروں، جن کو میں جانتا بھی نہیں، جب کہ میں تم کو ایک

اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ

زبردست بخشن ہار اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ (۴۲) تم مجھے ایک غلط بات کی طرف دعوت دیتے ہو، جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ بربادی

لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ

کی دعوت ہے، جبکہ میرا یہ کہنا ہے، کہ ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے اور جو لوگ حد سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ

ہیں، وہ آگ میں جانے والے ہیں، (۴۳) میری بات بہت جلد تم کو یاد آکر رہے گی، تب بہت پچھتاؤ گے، اب

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ

میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (۴۴) اللہ نے اس مومن کو

اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ج

ان کے فریب کے چکر سے بچا لیا، اور عذاب نے آل فرعون پر بری طرح گھیرا ڈال دیا۔ (۴۵)

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ج وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف

مرنے کے بعد بھی انہیں صبح اور شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اور جس دن قیامت قائم ہوگی، حکم دیا جائے گا کہ فرعون

اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ

اور اس کے ساتھ والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ (۴۶) بڑا بھیانک ہوگا وہ منظر جب آگ میں گرنے کے بعد

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

یہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے، تب دبا کر رکھے گئے کمزور اور ماتحت لوگ اپنے بڑوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے کہنے پر چلتے تھے،

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا

پھر کیا تم ہم پر سے اس آگ کا عذاب کچھ بھی کم کرا سکتے ہو، (۴۷) بڑے لوگ کہیں گے کہ ہم تم سبھی کو اس جہنم میں پڑے رہنا

اِنَّا كُلٌّ فِيْهَاۤ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہے، یہاں سے چھٹکارے کی اب کوئی راہ باقی نہیں رہی، کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا۔ (۴۸) دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ

فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کر دو، کہ کسی ایک دن کے لئے تو ہم پر عذاب ہلکا

منزل ۶

ف ۴۶ فرعونی تو پانی میں ڈوب کر مرے اور ان کی لاشیں سڑ گل کر فنا ہو گئیں، یا دریا کے جانور انہیں کھا گئے ہوں گے فقط فرعون کا بدن سمندر کے باہر ڈالا گیا تاکہ لوگوں کو عبرت ہو، لیکن عالم برزخ اور عالم آخرت میں ان کے بدن اور روح قید میں ہیں، اور صبح و شام آگ پر ان کی پیشی کرائی جاتی ہے، جیسے دنیا میں سزائے موت پائے ہوئے، کسی قیدی کو روزانہ صبح شام پھانسی گھر دکھایا جائے تو ظاہر ہے کہ موت سے پہلے اس کو ہزار موت کا دکھ درد اٹھانا پڑے اس آیت سے عذاب قبر کے برحق ہونے کی دلیل ثابت ہے عالم قبر صرف اسی گڑھے کا نام نہیں جس میں مردوں کو دفن کیا جاتا ہے، بلکہ عالم قبر ایک دفتری نظام ہے، جہاں مرنے والے حراست میں ہیں، اچھے برے سب کو اپنا اپنا مقام صبح و شام قیامت سے پہلے تک دکھایا جاتا ہے، چاہے مرنے والوں کی لاش دفن کی گئی ہو، جلا دی گئی ہو یا جانور کھا گئے ہوں، قانون قدرت کے تحت اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ہر ایک کی روح اور بدن کو عالم برزخ میں حراست میں لے لیا جاتا ہے اور حشر و حساب کے بعد اپنی اپنی جگہ انہیں داخل کر دیا جائے گا، بخاری اور مسلم کی روایت میں حدیث کے بیان کے خلاصے کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والے کو اس کا مقام صبح و شام بتایا جاتا ہے، جنتی کو جنت کا اور دوزخی کو جہنم کا، اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا آخری

ہے، قرآن مجید میں بدکار لوگوں کے مقام کو سجین کہا گیا ہے اور نیک لوگوں کے مقام کو علیین کہا گیا ہے، دیکھئے (۸۳) سورہ المطففین۔ آیت نمبر ۷ — ۹ — ۱۸ — ۲۱۔

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۣ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

شبہ پھیلانے والوں کو اللہ اپنی راہ سے دور پھینک دیتا ہے۔ (۳۴) کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہوتی پھر بھی اللہ کی

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

آیات میں جھگڑے نکالتے ہیں، اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک ان کی یہ نامعقول حرکت بڑی ناراضی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾

کا سبب ہے، اپنی بڑائی ہانکنے والے، اور جبر سے دباؤ ڈالنے والے، ہر کسی کے دل پر اللہ مہر لگا دیتا ہے (۳۵)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾

فرعون بولا کہ اے ہامان میرے لئے ایک بڑی اونچی عمارت بناؤ تا کہ میں اوپر کے راستوں پر پہنچ کر دیکھ سکوں۔ (۳۶)

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ

آسمانوں کے راستوں پر جانا چاہتا ہوں، تا کہ موسیٰؑ کے معبود کو جھانک کر دیکھ لوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں،

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ

فرعون کی ایسی بری حرکت اسکی اپنی نگاہ میں بہت اچھی معلوم ہوتی تھی، جس کے سبب صحیح راستے سے اسے روکا گیا، اور فرعون کی

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

ہر تدبیر بے اثر اور بے کار ثابت ہوئی۔ (۳۷) اور جو درباری وزیر ایمان میں آیا تھا وہ کہنے لگا کہ اے برادرانِ قوم تم میری بات مان لو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ

میں تم کو بھلائی کا راستہ بتاتا ہوں۔ (۳۸) اے میری قوم دنیا کی زندگی بس تھوڑے دن کا سامان ہے، اور آخرت کی فکر میں

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

لگو وہاں کا گھر ہمیشہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (۳۹) جس کسی نے برا کام کیا تو اس کی سزا وہاں پائے گا۔

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو نیک عمل کر کے گیا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو، مگر ہو ایماندار تب تو وہ جنت میں داخل

فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَ

ہوں گے، جہاں ان کو بے حساب خوب روزی ملتی ہی رہے گی۔ (۴۰) اے

يٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۭ ﴿٤١﴾

میری قوم تم کو یہ کیا ہو گیا ہے، کہ میں دعوت دیتا ہوں نجات کی طرف اور تم مجھے آگ میں جانے کی دعوت دیتے ہو (۴۱)

منزل ۶

ف ۳۴ حضرت یوسف علیہ السلام اصل تو کنعانی تھے، مگر جیسا کہ سورہ یوسف میں آیا ہے کہ مصر پہنچائے گئے، اللہ نے ان کو وہاں حاکم بنوایا، ان کی رسالت پر مصری لوگ ایمان لائے، اور ان کو بڑا مدبر منتظم بادشاہ تسلیم کیا مگر مصری لوگ عمل میں کورے تھے، صرف زبانی جمع خرچ تک یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے نام سے قصیدے پڑھنے لگے، جیسا کہ بے عمل قوموں میں رواج ہے، کہ اپنے بڑوں کی تعریف خوب کرو، عمل کچھ بھی نہ ہو، یہاں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف میں عقیدہ بنا لیا کہ اب یوسفؑ کے بعد اللہ اپنا کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

ع ۴ / ۹

النصف

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
سامنے اس نے دلیل بھی پیش کر دی اگر وہ جھوٹا ہے، تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا، اور اگر وہ سچا ہے، تو اس کی پیش خبری کے
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ
مطابق تم پر کچھ بھی عذاب آ سکتا ہے، جان رکھو کہ اللہ کسی بھی ایسے شخص کو راہ نہیں دیتا جو حد سے بڑھ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ
جانے والا اور جھوٹا ہو۔ ﴿۲۸﴾ درباری مومن بولا کہ اے برادرانِ قوم! آج تمہارے پاس حکومت ہے بادشاہی
فِى الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ
ہے ملک میں تمہارا زور اور غلبہ چھایا ہوا ہے مگر کل اللہ کا عذاب ہم پر آ پڑا تو ہماری مدد کون کر سکے گا، فرعون بیچ میں بولا کہ موسیٰؑ
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
کے بارے میں جو کچھ مجھے سجھائی دیتا ہے، وہی تم کو سمجھاتا ہوں، میرے بتائے ہوئے راستے میں تم سب کی
الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
بھلائی ہے ﴿۲۹﴾ درباری مومن وزیر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اے برادرانِ قوم، مجھے ڈر ہے، کہ پہلی بڑی بڑی قوموں کی بربادی جیسا
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
دن تم پر بھی آئے گا۔ ﴿۳۰﴾ جیسا قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود والوں کا حال بنا، اور ان کے بعد بھی بہت لوگ برباد
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ
ہو چکے، اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ﴿۳۱﴾ اے برادرانِ قوم مجھے تم پر ایک ایسے دن کے آ پڑنے
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کا خوف ہے، جب بہت چیخ پکار اور ہائے واویلا کرو گے ﴿۳۲﴾ وہ دن ایسا ہوگا کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، مگر اللہ سے بچانے والا تم کو کہیں نہ مل سکے گا، اور
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
یاد رکھو کہ جس کو اللہ راہ سے دور پھینک دے تو اس کو راہ پر کوئی نہیں لا سکتا۔ ﴿۳۳﴾ اور یوسفؑ بھی تمہارے پاس
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ
اس کے پہلے بھرپور روشنی اور دلیل کے ساتھ آ چکے تھے، ان کی دعوت پر بھی تم کو شک شبہ رہا، یہاں تک کہ یوسفؑ کی وفات
حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ
ہونے کے بعد تم نے یہ کہنا شروع کیا، کہ اس کے بعد اللہ اب کوئی رسول ہرگز نہیں بھیجے گا، حد سے بڑھ کر بات بولنے والوں اور شک

منزل ۶

۲۸ یہ ایک بڑا آدمی تھا جو فرعون کا رشتہ ناطے والا ہوگا دربار میں ایک اعلیٰ عہدے پر تھا، ایمان لا چکا تھا لیکن اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، دربار میں جب موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر ڈالنے کی تجویز زیرِ غور تھی، تب اس نے بڑی حکمت سے اپنی اس تقریر میں فرعون اور درباری وزیروں کو موسیٰ علیہ السلام کے خون سے ہاتھ نہ رنگنے کی صلاح دی، معلوم ہوا کہ حکمت کے تحت ایمان کو چھپایا جا سکتا ہے، تاکہ اہلِ ایمان کے بچاؤ کے لئے کافروں کو سمجھانے بجھانے کا موقع ملے، آگے آیت نمبر ۳۵ تک اسی درباری مومن وزیر کی تقریر جاری ہے، جب کہ بیچ بیچ میں فرعون بھی اس کی تقریر میں اپنی رائے پیش کرتا ہے، جیسا کہ آیت ۲۹ کے آخر میں ہے۔

۲۹ بھرے دربار میں اس بڑے وزیر نے ایک اصلاحی تقریر کر کے کونسل

COUNCIL

کو موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے روکنے کی پوری کوشش کی، یہ آدمی بڑا مدبر عاقل اور با اثر تھا، معلوم ہوتا ہے، خود فرعون بھی اس باوقار وزیر کی تقریر کا جواب دینے میں جھینپ رہا تھا، اس لئے بیچ میں فرعون نے یہ نہیں کہا کہ اپنی بکواس بند کرو، میں جو کہتا ہوں، وہی ہوگا، بلکہ اس نے بھی صلاح مشورہ اور وعظ کے انداز میں دربار میں اپنی بات پیش کی، کہ دیکھو موسیٰ علیہ السلام کے قتل کر ڈالنے میں ہی تم سب کی بھلائی ہے، میں تم کو جو بات سمجھاتا ہوں، اسی میں تمہارا بچاؤ ہے، لیکن اس کے بعد پھر درباری مومن وزیر کی تقریر جاری ہوئی۔ جیسا کہ آگے آیت نمبر ۳۰ میں آپ پڑھیں گے۔

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

نشانات تبار ہے ہیں کہ وہ لوگ قوت اور طاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور زمین کو انہوں نے خوب بو یا جوتا بھی تھا، لیکن ان کے گناہوں کے سبب اللہ نے

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

جب انہیں گرفتار کیا، تو اللہ کے مقابلے میں ان کو بچانے والا کوئی ایک بھی نہیں ملا۔ ﴿٢١﴾ یہ اس لئے، کہ ان کے پاس ان کے رسول

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ

کھلی ہوئی دلیلیں اور نشانات لے کر آئے تھے، پھر بھی انہوں نے حق کا انکار کیا تو اللہ نے انہیں عذاب میں پکڑ لیا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی قوی ہے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾

اور اس کی پکڑ بھی بہت ہی سخت ہے، ﴿٢٢﴾ اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا تھا۔ ﴿٢٣﴾

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا

فرعون ہامان قارون کی طرف ہمارا پیغام جب موسیٰؑ نے پہنچایا تو یہ لوگ کہنے لگے یہ جھوٹا جادوگر ہے۔ ﴿٢٤﴾ موسیٰؑ جب ہماری

جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

طرف سے حق بات لے کر ان کے پاس آئے تو یہ لوگ بولے، کہ موسیٰؑ پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کا قتل عام کرو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو

مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾

لیکن کافروں کے اس بھاری داؤ کو بھی ہم نے بے اثر بنا دیا۔ ﴿٢٥﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

اور فرعون تاؤ کھا کر بولا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کو قتل کر ڈالوں گا موسیٰؑ سے جو ہو سکے تو اپنی جان بچانے کو میرے مقابلے میں اپنے رب کو پکار لائے

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ

مجھے سخت اندیشہ ہے کہ موسیٰؑ تمہارے دین کو بدل ڈالے گا، اور ملک میں سخت خانہ جنگی اور فساد پھیلائے گا ﴿٢٦﴾ موسیٰؑ بولے میں نے

مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

تمہارا پکڑا ہے اس اللہ کا جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب وہی ہے، حساب کے دن پر جس کا ایمان نہیں، ایسے کسی بھی گھمنڈی کے مقابلہ میں وہی پناہ

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

دینے کو کافی ہے۔ ﴿٢٧﴾ فرعون کے درباری لوگوں میں ایک ایمان والا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، بولا کہ ایک آدمی صرف

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، کیا اتنی سی بات پر تم اسے قتل کر ڈالنا چاہتے ہو، جبکہ اپنے اس عقیدے پر تمہارے رب کی طرف سے تمہارے

ع ٣ ٧ ٨

الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ
جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے رزق نازل فرماتا ہے، نصیحت کو بس وہی قبول کرے گا، جسے اللہ کی
إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
طرف جھک جانا ہے۔ (۱۳) بس تم خالص عقیدے والے دین پورہ کر صرف اللہ سے دعا کرو، اور اسی کو پکارتے رہو، چاہے کافر کتنا
الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
ہی برا مانتے رہیں (۱۴) درجات کا بلند کرنے والا بھی وہی عرش کا مالک بھی وہی، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے حکم سے روح ڈالتا ہے
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ
تاکہ اللہ کی ملاقات کے دن کا خیال دلاکر لوگوں کو ڈرایا جائے۔ (۱۵) اس دن سب زمین سے نکل پڑیں گے
لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ
ان کی کوئی چیز اللہ سے چھپی نہ رہ سکے گی اعلان ہوگا کہ آج کون بادشاہ ہے، بس ایک اکیلا اللہ واحد جس کا سب پر زور
الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ
چلتا ہے۔ (۱۶) آج کے دن ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج کسی پر بھی ظلم نہ ہوگا، اللہ کی طرف سے بہت جلد
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ
حساب لے لیا جائے گا۔ ف۱۷ (۱۷) اور جلد آنے والے دن کے بارے میں ان کو ڈر سنا دو، جب مارے غم کے
لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ
کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے، ظالموں کا کوئی ایسا دوست یا مددگار نہ ہوگا، جس کی بات مان کر انہیں نجات
يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ
دی جائے۔ (۱۸) آنکھوں کی خیانت کو بھی وہ جانتا ہے، اور سینوں میں چھپے ہوئے دل کے بھید بھی اس کے علم میں ہیں۔ (۱۹) اللہ کا فیصلہ
يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ
برحق ہے، اللہ کے سوا جن سے یہ لوگ دعا کرتے ہیں، ان کو کسی چیز کا اختیار نہیں، بے شک تمام باتوں کا سننے
بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي
والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا اللہ ہے۔ ف۲۰ (۲۰) کیا ان کو زمین میں چلنے پھرنے کا موقع نہیں
الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ
ملا، کہ وہ نگاہ ڈالتے تو انہیں پتہ لگ جاتا کہ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، ان کا انجام کیا کچھ ہوا ان کے چھوڑے ہوئے

منزل ۶

ف۱۷ اس آیت میں تین باتیں فرمائی گئیں۔ ۱۔ ہر ایک کو صرف اس کے عمل اور کسب کا بدلہ دیا جائے گا، ۲۔ کسی ظالم پر بھی ظلم نہ ہوگا، بلکہ اس کے ظلم کا بدلہ اتنا ہی دیا جائے گا، جتنا اس نے کیا ہوگا۔

۳۔ تمام انسانوں کا حساب لینے میں کروڑوں اربوں سال بھی ناکافی ہیں، دنیا کی عدالت میں بہت سے مقدمے پچاس پچاس سال چلتے ہیں، دعویٰ کرنے والے اور خود انصاف کرنے والے بھی مرجاتے ہیں، قیامت میں سب کا حساب ایک دن میں کیا جائے گا، بیک وقت سب کا حساب لیا جارہا ہوگا، اور کسی ایک کے حساب لینے میں اللہ کو اتنی مشغولیت نہ ہوگی، کہ ایک کا حساب لیوے پھر دوسرے کا لے، بلکہ سب کے حساب الگ الگ ایک ہی وقت میں لئے جارہے ہوں گے اور اللہ کو سب کا حساب چکتا کرنے اور فیصلہ کرنے میں کچھ بھی دیر نہیں لگے گی۔

ف۲۰ سچا سچا فیصلہ دنیا کے ہر معاملے میں نہیں ہو پاتا، اس کی ایک فطری وجہ یہ ہے کہ انسانوں میں کوئی مکمل سمیع بصیر نہیں ہوتا، کہ ہر آواز اسے بیک وقت سنائی دے، اور ہر چیز اس کی ایک ہی نگاہ میں سمائی ہوئی ہو، یہ صفت خاص صرف اللہ کی ہے، جو کامل سمیع ہے، اور کامل بصیر ہے، اسی کی بنیاد پر قیامت میں سارے فیصلے ہوں گے، جو مکمل طور پر انصاف کے تقاضوں کو پورا کردیں گے اور اس میں کسی غیر اللہ کو پھیر بدل کا اختیار نہ ہوگا نہ اللہ کے کسی فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت ہوگی۔

ع ۲ ۱۱ ۷

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ

کو جہنّم میں رہنا ہے ۔ ⑥ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، اور عرش کے آس پاس کے مقرب فرشتے

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ

جو اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد و تعریف بیان کرتے ہی رہتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، یہ سب مغفرت کی دعا کرتے ہیں ایمان والے

اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

انسانوں کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے، بس تو گناہ معاف فرما ان لوگوں کے

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ

جو توبہ کر چکے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں ان کو جہنّم کے عذاب سے نجات عطا فرما ۔ ⑦ اے ہمارے رب اور ان کو داخل

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

فرما ان سدا بہار جنتوں میں جن کا وعدہ ایمان والوں سے تو نے کر رکھا ہے، اور جو نیک ہوں ان کے ماں باپ، اور بیویاں اور اولاد

اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ۙ وَقِهِمُ

میں ان کو بھی، بے شک تو ہی بڑا زبردست اور دانش مند حکمت والا ہے ۔ ⑧ ان کو عذاب سے بچالے

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ

آج جس کسی کو تو نے عذاب سے بچا لیا اور جن لوگوں پر تیری رحمت ہوئی، تو یہ بڑی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ۧ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ

کامیابی ہے ۔ ⑨ بے شک جو لوگ کفر کی حالت میں مر کر آئے ہوں گے ان کو سنا دیا جائے گا۔ کہ جس طرح آج تم کو اپنے آپ سے نفرت

اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠

ہے، اس سے کہیں زیادہ اللہ کو تم سے نفرت تھی، جب تم کو دنیا میں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم اسے ماننے سے انکار کرتے تھے ۔ ⑩

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا

بولیں گے اے ہمارے رب تو نے ہم کو دو بار موت دی اور دو مرتبہ زندہ کر دکھایا اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، کیا اب ہمارے

فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے ۔ ⑪ فرما دیا جائے گا، ہرگز نہیں، اس لیے کہ جب ایک اکیلے اللہ سے دعا کرنے کی بات کہی جاتی

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢ هُوَ

تو تم نے مخالفت کی تھی اور جب کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ملا دیا گیا، تو تم نے ایسا ایمان قبول رکھا بس آج تو اللہ عالی شان جو سب سے بڑا ہے اس کا حکم ہو چکا ۔ ⑫ وہی ہے

ف ١٢ - ١١

ملحد اور کافر تو اللہ کا انکار کر کے چپ ہو جاتا ہے، کسی عمل ایمان سے اس کو کچھ لینا دینا نہیں، لیکن جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ جہاں ضرورت پڑتی ہے اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں، اور جہاں ان کو شرک پسند پڑ گیا وہاں شرک سے کام چلاتے ہیں، اسی لیے سورہ یوسف آیت ١٠٦ میں فرمایا کہ لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور ساتھ میں شرک بھی کرتے ہیں۔

دو بار موت کا مزہ دیکھ لیا، دو بار زندگی کا وجود دیکھ لیا یعنی پہلے زمین میں بے جان تھے، زندہ ہوئے پھر دنیا میں آکر موت آئی اور اب آخرت میں زندہ کر کے اٹھائے گئے، یہ دو بار کا مرنا اور دو بار کا جینا تجربے میں آگیا، اب حشر کے میدان میں مشرکوں کی ایک بار دنیا میں واپس جانے کی اپیل کو اس بنیاد پر رد کر دیا گیا، کہ دنیا میں جب خالص ایک اللہ سے دعا کی دعوت دی جاتی تو تم کو بات پسند نہ آئی لیکن جب اس کے ساتھ شرک ہوا، تو ایسا ایمان جو شرک کے ساتھ ملا جلا تم نے قبول رکھا، اس جرم کی سزا میں تم کو موقع نہ دیا جائے گا، کہ یہاں سے نکل کر پھر دنیا میں جا سکو۔

ع ١ / ٩ / ٦

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
کہیں گے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے اپنا وعدہ ہم پر سچ کر دکھایا، اور ہم کو اب اس جگہ کا وارث بنا دیا کہ جنت میں ہم

مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى
جہاں چاہیں رہ سکتے ہیں، اچھے کام کرنے والوں کا اجر بھی کیا خوب سے خوب تر ہے (۷۴) اور تم دیکھو گے کہ

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
فرشتے عرش کے ہر طرف ادب سے اپنے رب کی حمد اور تعریف بیان کرتے ہوئے، حلقہ باندھے ہوں گے، اور ان لوگوں کے بیچ حق کی

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾
بنیاد پر فیصلہ کر دیا گیا ہوگا، اور ہر طرف سے سب کا ایک ہی قول ہوگا کہ سب تعریف اور حمد اللہ رب العٰلمین کے لئے ہے۔ (۷۵)

ع ۸ ۵ ۵

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ مؤمن مکہ میں نازل فرمائی گئی — شروع کرو اس اللہ کا نام لے کر جو مہربان اور رحیم ہے۔ — اس میں پچاسی آیات اور نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ
حا میم (۱) بڑے زبردست علم والے اللہ کی طرف سے اس کتاب کو اتارا گیا ہے۔ (۲) گناہوں کا

الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ
بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، سخت عذاب دینے والا، پھر بھرپور انعام فرمانے والا، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سب کو

اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ مَا یُجَادِلُ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ
اسی کے پاس لوٹ کر واپس جانا ہے۔ (۳) اللہ کی آیات میں جھگڑے کھڑے کرنا کافروں کا کام ہے، شہروں میں ان

كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
کی چلت پھرت سے تم کو دھوکہ نہ ہو۔ (۴) ان کے پہلے قوم نوح نے اور بعد میں

نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ
بہت سے جتھے جماعتوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑ کر مار ڈالنے کی تدبیر کی، اور

لِیَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫
کھوٹے جھگڑے کھڑے کیے تاکہ حق کو اپنی جگہ سے ڈگمگا دیں، پھر میں نے انہیں اپنے عذاب میں دھر لیا، تب ان کو بھی معلوم

فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَی الَّذِیْنَ
ہو گیا، کہ میری پکڑ کتنی سخت تھی۔ (۵) اس طرح تیرے رب کا فرمان ٹھیک ثابت ہو گیا، کہ کافروں

ف ۷۴ اس کا وعدہ سچا ہے مگر یہ ہم پر احسان ہوا کہ اپنا وعدہ ہم پر سچا کر دیا، اور ہمارے چھوٹے موٹے عمل کو قبول فرما کر ایسی جگہ اتارا جہاں رہنے بسنے میں کچھ بھی پریشانی تکلیف نہیں رہی۔

ف ۴ کبھی کافروں کی چلت پھرت بھاگ دوڑ، ان کے بڑے بڑے جلسے جلوس، راجے رجواڑوں کے ساتھ ان کے تعلقات، کاروباری منڈیوں میں ان کی ساکھ دھاک قوم کے چودھری اور بڑے لوگوں سے ان کی ملی بھگت، اور غنڈے بدمعاش طبقے سے ان کا گٹھ جوڑ یہ سب دیکھ کر تم کو کسی پریشانی میں پڑنے کی ضرورت نہیں، اللہ کی طرف سے عذاب کا ایک ہی جھٹکا ان کی سب ہوا نکال دے گا۔

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ

ہو جائیں گے مگر اللہ جسے چاہے تو اور بات ہے پھر جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو بس یکایک سب کے سب زندہ ہو کر قیام کی حالت میں ایک دوسرے کو مارے تعجب

اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

کے پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ ﴿٦٨﴾ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی، اور نامۂ عمل

رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ

سب کے سامنے رکھا جائے گا، اور تمام انبیاء اور گواہ روبرو لائے جائیں گے، اور فیصلہ حق کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ ﴿٦٩﴾ ہر جان کو اس کے کئے دھرے کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا، اور وہ

عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی

تو خوب جانتا ہے، کہ کون کیا کام کر کے آیا ہے۔ ﴿٧٠﴾ انکاری لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ ٹولیوں کی شکل میں

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ

جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے، تب

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ

جہنم کا داروغہ ان سے پوچھے گا، کیا تم میں سے کوئی رسول تمہارے لئے نہیں آیا تھا؟ اور تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سنانے والے نہیں آئے رہے، اور

وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

آج تم پر یہ دن آ پڑا اس دن کی ملاقات ہونے پر تم کو خبردار نہیں کیا گیا تھا؟ جواب میں وہ بولیں گے، ہاں، لیکن کافروں پر عذاب

الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧١﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

کا حکم سچ ثابت ہو کر رہا۔ ﴿٧١﴾ کہا جائے گا چلو، جہنم کے دروازے میں داخل ہو جاؤ، اور اب رہو ہمیشہ

فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

کے لئے، تکبر کرنے والوں کا یہ برا ٹھکانہ ہے۔ ﴿٧٢﴾ جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے بچ کر آئے ہوں گے، ان کو جنت کی طرف

اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ

جماعت بنا کر لے جایا جائے گا، جب وہاں پہنچ جائیں گے، اور جنت کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے، تو جنت کے انتظام کرنے والے سلام علیکم سے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿٧٣﴾ وَ قَالُوا

ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے کہ تم بہت اچھے رہے، جنت میں اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو۔ ﴿٧٣﴾ جنت والے

٦٩ قیامت کے دن زمین پر مکمل
...انی روشنی ہوگی، اندھیرا
...لق نہ ہوگا، اللہ کا نور زمین
...پھیل پڑے گا، کہ زمین جگمگا
...ے گی، تاکہ ہر آدمی اپنا عمل،
...حساب اپنا نتیجہ خود دیکھ لے
...دوسروں کا بھی انجام اسے
...ں دکھائی دیوے، آدمی اپنا
...عمل خود دیکھے گا،
...سرے لوگ بھی
...کا عمل دیکھنا
...گے، کھلی کتاب
...رح دیکھ لیں گے، اللہ کے
...سول اور دوسرے گواہ اس
...سامنے لائے جائیں گے،
...فیصلہ میں ان کی گواہی لی
...۔

ع ٧ ٧ ٤

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

بتایا اور اپنی بڑائی ہانکتا رہا، اور انکاری ہو کر دنیا سے واپس آیا۔ ﴿٥٩﴾ آپ قیامت کے دن دیکھو گے کہ جنہوں نے

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

اللہ پر جھوٹ بولا تھا، ان کے منہ کالے ہو چکے ہوں گے، پھر ایسے تکبّر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنّم کے سوا اور

مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ز

کہاں ہو سکتا ہے۔ ﴿٦٠﴾ اس دن اللہ پرہیزگاروں کو نجات دے کر کامیابی عطا فرمائے گا، آج ان کو کچھ

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ز

بھی تکلیف نہ ہوگی، اور ان کے سب غم دُور ہو جائیں گے۔ ﴿٦١﴾ ہر ہر چیز کا بنانے والا اللہ ہے، اور

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

تمام چیزوں پر اسی کی نگہبانی بھی قائم رہے۔ ﴿٦٢﴾ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کے قبضے میں ہیں،

ع ١١ ٦ ٣ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع

جو لوگ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں، آخر وہی لوگ ہمیشہ کے نقصان میں رہیں گے۔ ﴿٦٣﴾

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ

آپ کہدو کہ اے نادان لوگو! کیا اب بھی تم مجھ سے یہ تقاضہ کرتے ہو کہ غیر اللہ کی بندگی کروں؟ ﴿٦٤﴾ بے شک آپ کی طرف

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

اور آپ سے پہلے بھیجے گئے نبیوں پر بھی یہ وحی کر دی گئی تھی، کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد کر دیے جائیں گے، اور

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ

تم ان لوگوں میں ہو جاؤ گے جو اپنا نقصان آپ کر بیٹھے۔ ﴿٦٥﴾ بلکہ صرف ایک اللہ کی بندگی پر جمے رہو اور اللہ نے تم کو

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

شرک سے بچا لیا، اس احسان پر اللہ کا شکر ادا کرو ﴿٦٦﴾ جو لوگ شرک سے نہیں بچتے انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی اس کی قدر کرنی چاہیے تھی، قیامت کے دن پوری زمین

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

اس کی مٹھی میں ہوگی، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، شرک کرنے والے اللہ پر عیب لگاتے ہیں، اللہ ان کے بہتان سے پاک

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

ہے، اور بہت بلند اور اعلیٰ ہے۔ ﴿٦٧﴾ اور اس دن صور پھونکا جائے گا، آسمان اور زمین میں جو کوئی ہوگا، جہاں بھی ہوگا سب بے ہوش

ف ٦٧ یہ لوگ دوسروں کو اللہ کا شریک بنا کر اللہ کی بے ادبی کرتے ہیں، کہ دینے والا وہ ہے اور مانگتے ہیں غیروں سے، اور بتلاتے ہیں کہ یہ اللہ کے شریک ہیں، جب کہ قیامت کے دن تمام زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمانوں کو دستاویزی کاغذ کی طرح لپیٹ لے گا، اب کہاں پتہ لگے ان لوگوں کا جنہیں منکر لوگ اپنا کارساز مانتے ہیں، اسی لئے فرمایا کہ ان بے ادب لوگوں کے معبود پوری زمین سمیت میری مٹھی میں قید ہیں اور آسمان ایک کاغذ کی طرح، ڈھونڈتے پھریں اب اپنے جعلی معبودوں کو خود بھی لاپتہ ہوں گے اور اپنے اصل معبود کو ناراض کر کے جنہیں پوجا وہ بھی بے پتہ اور بے نام ونشان ہوں گے۔

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝٥١ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (۵۱) کیا ان کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اللہ کا یہ دستور ہے

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کہ جسے چاہتا ہے فراغت والا رزق دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ناپ تول کر ہی دیتا ہے ایمان والی قوم کے لئے تقسیم رزق میں بھی ایک نشان

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥٢ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۵ ع ۱۱ ۲

موجود ہے۔ (۵۲) میرے جن بندوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے، آپ ان سے کہہ دو کہ اللہ کی رحمت سے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ

بے امید نہ ہونا، بے شک اللہ تو تمام کے تمام گناہ کو معاف کر دیتا ہے، یقینی بات ہے کہ وہی گناہ بخشنے والا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥٣ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ

اور رحم فرمانے والا ہے۔ (۵۳) اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ، اور اس کے تابع فرمان ہو جاؤ، اس

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝٥٤ وَاتَّبِعُوْٓا

دن کے آنے کے پہلے کہ اللہ کا عذاب تم پر آجائے، پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آسکے گا۔ (۵۴) اتباع کرو اس

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

بہتر اور اچھی کتاب کی، جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل فرمائی گئی ہے، اس کے پہلے کہ اچانک کوئی عذاب

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

تم پر آپڑے، اور تم کو اس کا دھیان بھی نہ ہو۔ (۵۵) یا کوئی نفس مارے افسوس کے چیخ

يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ

اٹھے گا کہ میں نے اللہ کے بارے میں یہ کیسی غفلت برتی ہے کہ اصل حقیقت کو مذاق میں

السّٰخِرِيْنَ ۝٥٦ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

ٹال دیا۔ (۵۶) یا حسرت کے مارے یہ بھی کہے کہ کاش مجھے بھی اللہ ہدایت فرماتا تو میں بھی آج ان لوگوں میں شامل ہوتا، جو عذاب

الْمُتَّقِيْنَ ۝٥٧ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

سے بچ گئے۔ (۵۷) یا عذاب دیکھ کر کوئی یوں بھی کہے گا کہ کاش مجھے ایک مرتبہ بھی دنیا میں واپس لوٹنے کا موقع مل جائے، تو میں نیکی

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

کرنے والوں کا ساتھی بن کر آؤں گا۔ (۵۸) کہا جائے گا نہیں، بلکہ میری آیات تیرے پاس پہنچ چکی تھیں، تو نے اسے جھوٹ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ
ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل تنگ ہونے لگتے ہیں، اور جب اللہ کے سوا دوسروں کا تذکرہ کیا جائے تو وہ بہت
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
خوش ہو جاتے ہیں۔ (۴۵) آپ کہہ دو کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا
پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر سب کچھ جاننے والے تو ہی سچا فیصلہ کرنے والا ہے، اپنے
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ
بندوں کے آپسی اختلاف کا۔ (۴۶) قیامت کے دن ان ظالموں کے پاس اگر زمین بھر کا خزانہ ہو اور
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
اتنا ہی اور بھی ہو تو یہ سب کچھ فدیہ میں دینا چاہیں گے، تب بھی عذاب سے ان کو چھٹکارا نہیں ملے گا، اور اللہ کی
الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾
طرف سے ان پر ایسی مصیبت ڈالی جائے گی جس کے بارے میں انہیں گمان بھی نہیں ہوگا۔ (۴۷)
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
وہاں ان کے تمام برے کاموں کے نتیجے سامنے ظاہر ہو جائیں گے، اور جس کو ہنسی میں ٹال دیا تھا وہی عذاب ان پر
يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ
ٹوٹ پڑے گا۔ (۴۸) انسان پر جب بھی کسی نقصان نے گھیر ڈالا کہ بس ہمیں پکارنے میں لگ جاتا ہے پھر جیسے ہی ہم نے
نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
اس کو اپنی نعمت سے نواز دیا تو پھر کہنے لگتا ہے، کہ یہ سب تو مجھے میری لیاقت کی وجہ سے ملا ہے، بلکہ ایسی حالت تو آزمائش کی
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن
حالت ہے، لیکن بہت لوگ اس حقیقت سے واقف ہی نہیں۔ (۴۹) یہ کچھ نئی بات نہیں، ان کے پہلے لوگوں نے بھی ایسی ہی بات
قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ
کہی اور فنا ہو گئے، اور جسے اپنی کمائی سمجھتے تھے وہ ان کو وقت پر کام نہ آسکی۔ (۵۰) بلکہ ان کو الٹا اپنی کمائی
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ
کا برا نتیجہ بھگتنا پڑا، ان ظالموں کو بھی ان کی کمائی کے برے انجام دیکھنا ہے اور ایسے لوگ ہم کو بے بس

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ

رحمت میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں؟ آپ کہدو کہ ہر حال میں مجھ کو تو بس اللہ کافی ہے، کسی بھی بھروسہ کرنے والے کو صرف اللہ پر بھروسہ

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ

کرنا چاہیئے۔ ﴿٣٨﴾ آپ کہدو کہ اے برادرانِ قوم! اپنی جگہ تم بھی عمل کیے جاؤ، میں بھی اپنا کام کیے جاؤں گا۔ بس بہت

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ

جلد تم کو معلوم ہوا جاتا ہے ﴿٣٩﴾ تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا، کہ وہ کون ہے جس پر ذلت ڈالنے والا عذاب ٹوٹ پڑیگا، اور ہمیشہ قائم

عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ

رہنے والے عذاب میں اُس کو رہنا پڑے گا۔ ﴿٤٠﴾ بے شک بات یہ ہے کہ ہم نے انسانوں کے لیے سچ بتانے والی کتاب آپ پر نازل فرمادی، اب جو

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ

کوئی بھی صحیح راستے پر چلے گا، تو خود اس کا اپنا بھلا ہوگا، اور جو اس کتاب کے بتائے راستے سے دور بھاگے گا تو اس کا وبال

وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿٤١﴾ ع اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ

اسی پر پڑ کر رہے گا ہم نے آپ پر ان کی نگرانی کی ذمہ داری نہیں ڈالی۔ ﴿٤١﴾ اللہ تعالیٰ ہر جاندار کی موت کے وقت اس کی روح قبض کر لیتا

مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى

ہے اور جو ابھی مرا نہیں اس کی روح نیند میں اپنے قبضہ میں رکھتا ہے پھر جس پر نیند کی حالت میں موت کا فیصلہ اگر ہو چکا تو

عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ

اسے اپنے پاس روک لیتا ہے اور دوسری جانوں کو ان کا وقت پورا ہونے تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے بے شک جو لوگ غور و فکر

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

سے کام لیں گے ان کے لئے اس میں بڑا نشان موجود ہے۔ ﴿٤٢﴾ کیا انہوں نے اللہ کے سوا اپنے لئے شفاعت کرنے

اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾

والے بنا رکھے ہیں، آپ فرمادو اگر یہ لوگ کسی چیز کے مالک نہ ہوں، اور ان کو معاملے کی صحیح سمجھ نہ ہو تب بھی۔ ﴿٤٣﴾

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

آپ فرمادو کہ شفاعت کے تمام اختیارات صرف اللہ کے پاس ہیں، آسمان میں زمین میں ہر جگہ بادشاہی اسی کے لئے ہے، پھر تم سب کو لوٹ کر

ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ

جانا بھی اسی کے پاس ہے۔ ﴿٤٤﴾ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کا حال یہ ہے، جب جب ایک اکیلے اللہ کا

ع ٤ / ١٠ / ١

ف ٤٢ نیند میں سوتے وقت جب تک اللہ تعالیٰ اپنی طرف انسانی روح کو عارضی طور پر کھینچ نہ لے آدمی سو نہیں سکتا، یہی وجہ ہے کہ بعضوں کو لاکھ علاج کرنے پر چند گھنٹے کی نیند میسر نہیں، جب تک اللہ اپنی طرف انسانی روح کو متوجہ نہ کرے، نیند نہیں آسکتی۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

پھر بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹ بولے، اور سچائی صداقت اس تک پہنچا دی جائے تب بھی اسے جھٹلائے، بھلا اس سے بڑا

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢

ظالم اور کون ہو سکتا ہے کافروں کا ٹھکانہ بھی جہنم میں نہ ہوگا تو اور کہاں ہوگا۔ ۝٣٢

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس جس نے اس کی بات کی تصدیق کی، تو بس ایسے لوگ واقعی پرہیزگار

الْمُتَّقُوْنَ ۝٣٣ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

بن گئے۔ ۝٣٣ ان کے رب کے یہاں جب یہ لوگ پہنچ جائیں گے، تو جو چاہیں گے نعمت پالیں گے، اور یہ جزا ہے نیکی کرنے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٤ ۚ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا

والوں کی۔ ۝٣٤ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو معاف فرما کر ان کے

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٣٥

اچھے عمل کا اجر انہیں عطا فرمائے۔ ۝٣٥

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے، اور یہ لوگ اللہ کے سوا دوسری طاقتوں سے تم کو خوف دلانا چاہتے ہیں

دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٦ ج وَمَنْ يَّهْدِ

اور جس کو اللہ راہ سے دور پھینک دے پھر اسے کوئی راستہ نہیں بتا سکتا ۝٣٦ اور جس کو اللہ ہدایت پر

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۝٣٧

چلا دے پھر اس کو راستے سے دور کوئی نہیں کر سکتا، کیا اللہ تعالیٰ انتقام لینے کی طاقت نہیں رکھتا؟ ۝٣٧

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کر دیا جواب میں بس یہ لوگ ایک ہی بات کہہ سکتے ہیں، کہ "اللہ نے"،

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ

پھر آپ ان سے یہی سوال کر دو کہ بھلا کچھ تو غور کر کے دیکھو کہ اللہ کے سوا جن سے تم دعا کرتے ہو، اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ

کرے، تو کیا ان کی پوری فوج مل کر بھی مجھے اس نقصان سے بچا سکتی ہیں؟ یا اگر اللہ مجھے اپنی رحمت سے نواز دے، تو کیا یہ لوگ اس کی

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

کتاب ہے باہم ملتی جلتی، بار بار دہرائی جانے کے قابل جس کے پڑھنے سننے پر اللہ کا ڈر رکھنے والے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

ہیں، پھر ان کے جسم کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں، اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف جھکے پڑتے ہیں یہ ہدایت

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ہے اللہ کی طرف سے جسے اللہ چاہے اسی کو مل پاتی ہے، اور جسے اللہ راہ پر نہ چلاوے پھر اسے کوئی اور ہدایت دے ہی نہیں

مِنْ هَادٍ ۝۲۳ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقِيْلَ

سکتا۔ و۲۳ ایک شخص تو وہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے اپنے چہرے کے سوا بچاؤ تک عذاب کو روکنے کے لئے اور کوئی چارہ نہ ہوگا اور ظالموں کے لئے اعلان کر دیا

لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۲۴ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جائیگا کہ اپنے کئے ہوئے کرتوت کا عذاب چکھتے ہی رہو۔ ۲۴ ان کے پہلے لوگ حق کو جھٹلانے کی ایسی ہی حرکت کر چکے تھے، پھر ان پر

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۵ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

عذاب اس طرح آپڑا، کہ کبھی ان کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ ان کے ساتھ یہ کچھ پیش آنے والا ہے ۲۵ پھر اللہ نے ان کو دنیا میں تو ذلت اور رسوائی کے عذاب میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۶

مبتلا کیا ہی لیکن آخرت کا عذاب اس کے مقابلے میں تو بہت ہی بڑے پیمانے پر آئے گا کاش ان کو یہ بات ابھی سے معلوم ہو جاتی۔ ۲۶

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان فرما دی ہے تاکہ ان کو نصیحت حاصل کرنے میں

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۲۸ ضَرَبَ

آسانی ہو۔ ۲۷ قرآن عربی زبان کا بے عیب کلام بیان میں کہیں نقص نہیں، تاکہ یہ لوگ اپنے بچاؤ کی فکر کر سکیں ۲۸ اللہ نے ایک مثال بیان

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ

فرمائی ایک آدمی بہت سے آقاؤں کا غلام ہے اور ایک ملازم صرف ایک ہی مالک کی اطاعت میں مصروف ہے، کیا تمہارے نزدیک دونوں برابر ہیں الحمد للہ کہ سب تعریف اللہ کے

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۹ اِنَّكَ مَيِّتٌ

لئے ثابت ہے کہ اسی کی غلامی کرنے والا سب سے اچھا رہا، بلکہ اکثر لوگ ایسی سیدھی بات کو بھی نہیں جانتے ۲۹ بے شک تم بھی مرنے والے

وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝۳۰ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝۳۱ ع

ہو اور یہ بھی ایک دن مر جائیں گے ۳۰ پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہارے رب کے دربار میں تمہارے تمام جھگڑوں کا آخری فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ۳۱

وقف لازم

ع ۳ ۱۰ ۱۴

و۲۳ یہ تاثیر ہے قرآن مجید کی، ایک بہت ہی حسین ترین کتاب جس کا ہر مضمون اپنے دوسرے مضمون کی تائید کرتا ہے، پورے کلام اللہ میں کسی بھی مضمون کا کسی دوسرے بیان سے ٹکراؤ نہیں، باوجود اس کے کہ یہ کلام ۱۱۴ سورتوں کی شکل میں ۲۳ سال کی مدت میں نازل ہوا اور کلام میں کہیں بھی نظریاتی اختلاف نہیں، ورنہ انسانی تصنیف کا خاصہ تو یہ ہے کوئی مفکر اپنی فکر اور نظریہ پر کوئی تصنیف ترتیب دے اور ایک طویل مدت میں وہ خود ہی اپنے نظریہ سے پھر جاتا ہے، اور دوسری تحریر اور بیان میں پہلے بیان کے مقابلے میں تضاد پایا جاتا ہے، بلکہ کبھی تو اپنی پہلی بات کی تردید خود ہی کر دیتا ہے، غیر اللہ کی تصنیف پر یہ ایک ایسا داغ دھبہ ہے جو اہل نظر کو نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے لیکن قرآن مجید اس عیب سے پاک ہے، اس کی ایک آیت کا دوسری آیت کے مضمون سے ربط جڑا ہوا ہے، اور جو لوگ بھی اس پر ایمان لائیں گے، ان میں اپنے رب سے خوف اور دل سے پگھل جانے کی کیفیت پیدا ہوگی، جس کا ظاہری اثر ان کے بدن پر بھی ہوگا، کہ کلام سن کر یا پڑھ کر ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہوں گے، اور بدن تھر تھر کانپ اٹھے گا، اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے کسی کو اللہ ہدایت سے نوازے اس کا یہ ظاہر نشان ہے جو چاہے ایمان لا کر قرآن سے تعلق پیدا کرے تجربہ کرے اور دیکھ لے

الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ
ہے ۔ (۱۵) ان کے اوپر آگ کے سائبان گھیرے ہوئے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی آگ کے فرش ہوں گے اللہ اپنے بندوں کو اطلاع دیتا ہے کہ وہ خوف کریں،
يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ
اے میرے بندو! میری بات رد کرنے سے بچو۔ (۱۶) جو لوگ طاغوت کی بندگی سے بچ گئے اور اللہ کی طرف
اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ
جھک پڑے ان کے لئے بشارت ہے، بس میرے ایسے بندوں کو خوشخبری سنادو (۱۷) یہ وہ لوگ ہیں جو
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
میری بات کو دھیان سے سن کر اس پر اچھی طرح حسن و خوبی کے ساتھ عمل کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے انہیں ہدایت کی راہ چلادی
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ
اور یہی لوگ عقل مند ہیں ۔ (۱۸) بھلا جس پر عذاب کا فیصلہ لاگو کردیا گیا تو کیا تم اس کو
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
عذاب سے چھڑا لوگے ۔ (۱۹) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بنے بنائے تیار ایسے بالاخانے
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ
ہیں جن پر جھروکے لگے ہوں گے، اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کا وعدہ کبھی خلاف
اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي
نہیں ہوگا ۔ (۲۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی کو زمین میں چلادیا کہ جھرنے چشمے جاری ہوگئے پھر اس
الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
کے ذریعے کھیتوں میں الگ الگ رنگ کی پیداوار نکالی، پھر کھیتی سوکھ جاتی ہے تو تم اس کو زرد رنگ میں دیکھتے ہو، پھر اس کھیتی کو چورا
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ
کر ڈالتا ہے بے شک اس میں عقل والوں کے لئے بڑی سوجھ بوجھ اور نصیحت کا سامان ہے ۔ (۲۱) بھلا جس آدمی کا
شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ
سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھولدیا ہے بس وہ اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے نور کی روشنی میں ہے، اب جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے بھی اثر قبول نہیں کرتے، ان
قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
کے لئے بڑی خرابی ہے اور یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں (۲۲) اللہ نے بہت ہی بہتر بات نازل فرمائی

ف ۱۵ اللہ کی کتابوں کی تعلیم نے اور نبیوں، رسولوں کی دعوت نے کسی پر زور زبردستی اپنا دین نہیں لادا بلکہ انسانوں کو اس کا حق دیا کہ ہماری بات سن لے پھر جس کا جو جی چاہے کرے ہمارا کچھ زور نہیں اس لئے کہ آخر آدمی کو اپنے اچھے بُرے عمل کا بھگتان خود ہی کرنا ہے، اسی لئے فرمایا کہ کہدو میں تو اپنا دین اللہ کے لئے خالص کرکے صرف اسی کی بندگی کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا، اب تمہارا جو جی چاہے کرو مگر یہ مت بھولنا کہ من چاہی کرنے والے خود بھی قیامت میں نقصان میں رہیں گے ساتھ ہی اپنے گھربار اور چاہنے والوں کا بھی نقصان کریں گے، تب انہیں اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ اللہ کی بندگی سے انکار نے انہیں کہاں پہنچادیا۔

۲ ع ۱۲
۱۶

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو دل کے جھکاؤ کے ساتھ دعا کر کے پکارتا ہے اور جب اللہ اپنی طرف سے نعمت عطا فرما کر اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو پھر انسان

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس پر کبھی آفت پڑی ہی نہیں تھی، اور کبھی اس نے اللہ کو پکارا ہی نہیں تھا پھر اللہ کے شریک بھی بنانے لگتا ہے اور اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے کا کام بھی

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ٨

شروع کر دیتا ہے آپ کہہ دو کہ اچھا اپنے کفر کا تھوڑی مدت اور فائدہ اٹھا لے اس کے بعد تجھ کو آگ میں جانا ہو گا۔ ⑧

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

بھلا بتاؤ کہ ایک تو وہ ہے جو ہمارے فرمان پر عمل کرتا ہے راتوں میں اٹھ کر ہم کو سجدہ کرتا ہے، اور قیام میں ہمارے حضور ادب سے کھڑا ہوتا ہے، آخرت میں

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

اپنے بچاؤ کی فکر میں لگا رہتا ہے، اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہے، آپ فرما دو کہ علم والے اور بے علم دونوں کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو وہی لوگ قبول

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٩ ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ ع ٩ ١٥

کرتے ہیں جو سمجھدار ہیں۔ ⑨ آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دو کہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کریں یعنی اس کی نافرمانی سے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا

بچتے رہیں، تو ایسے نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی اچھا بدلہ ہے، اور اللہ کی زمین کشادہ ہے۔ بے شک صبر کرنے

يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ١٠ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ ⑩ آپ فرما دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اپنا دین ایک اللہ کے لئے خالص کر کے

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ١١ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ١٢ قُلْ

صرف اسی اکیلے کی بندگی کرے جاؤں۔ ⑪ اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلم ہو جاؤں۔ ⑫ تم کہہ دو

اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ١٣ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کی سزا کا اندیشہ ہے ⑬ آپ کہہ دو کہ میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ١٤ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

اور اسی کے لئے، اپنا دین خالص کر لیا ہے ⑭ ان سے کہہ دو کہ اب تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی کرو لیکن یہ ضرور بتا دو کہ ایسے لوگ قیامت کے

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

دن خود اپنا اور اپنے ساتھ والوں کا نقصان کر بیٹھے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ بہت ہی کھلا ہوا خسارہ

اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ

اختلاف کا فیصلہ اللہ ضرور فرما دے گا سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیا کرتا

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

جو جھوٹا بھی ہو اور کٹر کافر بھی ہو (۳) اگر اللہ کا ارادہ ہوتا کہ کسی کو اپنا فرزند بنائے تو اپنی مخلوق میں اپنی پسند

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

کے مطابق جسے چاہتا تجویز کرتا لیکن وہ اس عیب سے پاک ہے، اللہ واحد ہے اور ہر ایک کو اپنی قوت قاہرہ سے دبا ڈالنے میں زور آور ہے (۴)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے، سورج اور چاند کو بھی اسی نے مقررہ کام پر لگا رکھا ہے

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

ہر ایک مقررہ وقت کے لئے چلتے جا رہا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہی بڑا زبردست ہے اور مغفرت

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

فرمانے والا ہے۔ (۵) تم سب کو اس نے ایک جان سے پیدا کر دیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنا دیا آٹھ نر و مادہ میں

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ

چار پائے بھی اسی نے پیدا کر دئے یہ پالتو جانور تمہاری روزانہ کی ضرورتوں میں کام آتے ہیں پھر تم کو تمہاری ماں کے پیٹ

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

میں ایک بناوٹ سے دوسری بناوٹ میں تین اندھیاریوں کے بیچ بناتا ہے یہ ہے تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے، اس کے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ

سوا بھلا کون عبادت کے لائق ہو سکتا ہے، اب بھی تم کیسے اور کہاں الٹے پھرے جاتے ہو (۶) اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

ان نعمتوں کا انکار کرو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں اپنے بندوں کی ناشکری اور کفر پر وہ راضی نہیں ہوگا اور اگر تم شکر ادا کرو گے اور

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

اس کا حق مان کر اس کی بندگی کرو گے تو وہ تم سے راضی ہو جائے گا، اور یاد رکھنا کہ کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

لوٹ کر جانا ہے، تب وہ تم کو تمہارے سب کاموں کی خبر دے گا، بے شک وہ تو سینوں میں چھپے بھید کو بھی جانتا ہے (۷)

ف۴ اوّل تو کوئی اللہ کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے اور کیوں ہو سکتا ہے، پھر اگر اللہ کو ایسا کرنا منظور ہوتا، تو اپنی پسند سے خاص طور پر کسی کو بنا کر مخصوص صورت شکل دے کر تجویز کرتا اور اس کا اعلان بھی کر دیا جاتا۔ لیکن مشرکین کی پسند کے خیالی بیٹے کو بھلا اپنا بیٹا وہ کیوں قبول رکھے گا۔ پھر کسی کو بیٹا ہو تو بیوی بھی لازم ہوئی، اور خالق، مالک، واحد، سبحان، حمید، حکیم، قہار کے لئے یہ عیب کی بات ہے، مشرک لوگ اللہ کی اعلیٰ ہستی کو اپنے پر قیاس کر کے خیالی طور پر جسے چاہتے ہیں اللہ کا بیٹا، بیٹی، عورت بتا کر اسے خاندان والا اور سسرال والا ثابت کر کے اپنی عقل پر پتھر ڈالتے ہیں، اصل حقیقت تو یہ ہے، اللہ کے سوا جو کوئی ہے جہاں ہے، جیسا ہے، سب کے سب اس کی مخلوق ہیں، بیٹا، وزیر، بیوی یہ بات مخلوق کے لئے ضرورت کی چیز ہے، لیکن خالق کے لئے عیب ہے، اسی لئے فرمایا کہ سُبْحٰنَهٗ، یعنی تمام عیبوں سے وہ پاک ہے۔

ف۶ بھیڑ، بھیڑی، بکرا، بکری، اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، یہ آٹھ نر و مادہ پالتو جانور ہر جگہ انسانوں کے کام آتے ہیں، ان کا تذکرہ ۔ ۷ ـ الانعام آیت ۱۴۳-۱۴۵ میں بھی آیا ہے، ان پالتو چار پایوں سے انسان کو کھیتی باڑی کا کام، سواری، بوجھ اٹھانا، دودھ، گھی، چمڑا، بال، کھال، اون، سینگ، ہڈی، سب کچھ کام آتے اور گوشت بھی کھانے کو ملے، اس پر آدمی اپنے مالک کو پہچان کر اس کی بندگی اور شکر ادا کرے۔ اسی طرح انسان کو اس کی ماں کے پیٹ میں تین اندھیاریوں میں تخلیق کی، ایک پیٹ، دوسری بچہ دانی تیسری وہ جھلی جو بچے کے جسم پر لپٹی ہوتی ہے۔

بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ

آدم کو اپنے ہاتھوں سے بنا کر اسے یہ فضیلت دینے کا فیصلہ کیا تھا، کیا تو بڑے درجے والوں میں رہ کر گھمنڈی ہو گیا۔ ﴿٧٥﴾ ابلیس نے عرض کیا میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھے آگ سے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۚ ﴿٧٧﴾

پیدا کیا، اور اس کو آپ نے مٹی سے بنایا۔ ﴿٧٦﴾ رب نے فرمایا نکل جا یہاں سے تجھ پر سنگ باری کرا کے ذلیل کروں گا۔ ﴿٧٧﴾

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

اور بے شک میری طرف سے انصاف کے دن تک تجھ پر لعنت کی پھٹکار برستی رہے گی ﴿٧٨﴾ ابلیس نے عرض پیش کی کہ آدم کی نسل کے مردے زندہ کئے جائیں اس دن تک

يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾

مجھے مہلت دی جائے ﴿٧٩﴾ فرمایا، ہاں جا تجھے اتنی مہلت دے دی گئی ﴿٨٠﴾ اس دن تک جس کا وقت صرف ہم کو معلوم ہے ﴿٨١﴾

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ ﴿٨٢﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾

ابلیس اس مہلت کو پا کر بولا کہ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا ﴿٨٢﴾ مگر تیرے خالص بندے ہی میرے وار سے بچ سکیں گے ﴿٨٣﴾

قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۚ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

رب نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے اور میں بھی ٹھیک کہتا ہوں۔ ﴿٨٤﴾ پھر میں تجھ کو اور تیری اتباع کرنے والوں کو، سب کو اکٹھا کر کے جہنم میں

اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾

بھر دوں گا۔ ﴿٨٥﴾ آپ کہہ دو کہ اس قرآن کو سنانے میں تم سے میں نے کسی مزدوری کا سوال نہیں کیا اور میں کوئی بناوٹی بات کرنے والا نہیں ہوں ﴿٨٦﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ع ﴿٨٨﴾

یہ قرآن جہانوں کے لئے نصیحت نامہ ہے ﴿٨٧﴾ اور تم کو بہت تھوڑے وقت میں اس کا نتیجہ معلوم ہو کر رہے گا ﴿٨٨﴾

ع ٥ / ٢٤ / ١٤

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيْ رُكُوْعَاتٍ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ زمر مکی ہے۔　اللہ کے نام سے ہی شروع کرو جو بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔　اس میں پچھتر آیات اور آٹھ رکوع ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ

یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے نازل فرمائی گئی ہے جو غالب اور دانش مند ہے۔ ﴿١﴾ بے شک یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کی بنیاد پر نازل فرمائی

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ؕ ﴿٢﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ

ہے بس اب تم اپنا دین اللہ کے لئے خالص کر کے صرف اسی ایک کی عبادت میں لگے رہو۔ ﴿٢﴾ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ صرف خالص دین ہی کو قبول کرے گا جو لوگ اللہ کے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى

سوا دوسروں کو اپنا اولیاء بنا کر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر یہ لوگ ہم کو اللہ کے قریب پہنچا کر اچھا مقام دلا دیں گے ایسے جھوٹے دعوے کرنے والوں کے

ف ٧٧ اہل ایمان ہمیشہ شیطان کو مردود ذلیل اور رجیم سمجھتے ہیں، پتھر کنکر مار کر جس کو ذلیل کیا جائے اسے رجیم کہتے ہیں، آج بھی حج کے ایام میں "منیٰ" میں شیطان کو کنکر مار کر رمی کر کے ذلیل کرتے ہیں۔

ف ٨٠ - ٨١ آدمیت کا مردہ زندہ ہو گا اور حشر کے دن اسے پیشی میں حاضر ہونا ہے یہ بات شیطان کو معلوم تھی لیکن حشر کا دن کب آئے گا یہ اسے نہیں معلوم تھا اور اللہ کے سوا کسی کو اب تک نہیں معلوم اسی لئے فرمایا کہ اس دن تک جس کا وقت صرف ہمیں معلوم ہے جا۔ تجھے مہلت دے دی گئی،

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ

ایک فوج کی فوج تمہارے ساتھ جہنم میں گھسی آرہی ہے، ان پر لعنت ہو کہ یہ بھی آگ میں آپڑے۔ (۵۹) بعد میں داخل ہونے والے جہنمی کہیں گے

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن

بدبختو! تم پر بھی خدا کی مار ہے، تم نے ہی ہم کو اس راستے پر ڈالا تھا، اور ہم تم سب بہت بری جگہ میں لائے گئے ہیں۔ (۶۰) ماتحت لوگ بولیں گے اے ہمارے رب جس نے

قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى

بھی جہنم کی بلا میں ہم کو ڈالنے میں پہلا قدم اٹھایا ہو اس پر آگ کی دگنی مار ڈال۔ (۶۱) آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے ارے یہ کیا؟ جن کا شمار ہم برے

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

لوگوں میں کرتے تھے وہ تو ہم کو یہاں جہنم میں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ (۶۲) کیا ہم نے ان کی بات ہنسی میں اڑا دی یا کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری آنکھیں چکرانے کی وجہ سے یہ لوگ

الْأَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَ

ہم کو دکھائی نہیں پڑتے (۶۳) آگ میں پڑے لوگوں کا آپس میں اس طرح جھگڑنا بالکل سچی بات ہے (۶۴) آپ کہہ دیجئے میں تو ڈر سنانے آیا ہوں کہ سنبھل جاؤ،

مَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

اللہ واحد ہے، اور زور آور اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں (۶۵) رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا، بڑا

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾

زبردست اور بخشنہارا بھی۔ (۶۶) کہو کہ میں تم کو بہت بڑی خبر دے رہا ہوں (۶۷) تم اس کو غفلت میں ٹال رہے ہو (۶۸)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾ إِن يُوحٰى إِلَيَّ

جب اوپر کی مجلس اعلیٰ میں استدلال کے ساتھ فیصلے ہوئے تو مجھے خود بھی اس کا علم نہیں تھا۔ (۶۹) مجھے تو وحی کی گئی ہے کہ میں تم کو صاف

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۷۰﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

صاف کھلے طور پر تمہارے انجام سے خبردار کردوں (۷۰) جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان مٹی سے بنانے

مِّن طِينٍ ﴿۷۱﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ

والا ہوں۔ (۷۱) جب میں اسے پورے طور پر بنا کر اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تب تم کو اس کے لیے جھک کر سجدۂ سلامی

سٰجِدِينَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۷۳﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ

دینا ہے (۷۲) اس حکم کی تعمیل سب کے سب فرشتوں نے کی۔ (۷۳) مگر ابلیس نے اس حکم کو نہ مانا اور تکبر کرکے

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

کافروں میں ہوگیا۔ (۷۴) اللہ نے فرمایا اے ابلیس تجھے اس کو سجدہ کرنے سے کیا رکاوٹ پیش آئی جبکہ میں نے خاص طور پر

ف ۶۰-۵۹ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متکبرین کے لیڈر قسم کے لوگ دوزخ میں پہلے ڈالے جائیں گے اور ماتحت چلنے والے بعد میں داخل ہوں گے، پہلے لوگ آگ میں جل رہے ہوں گے اور سخت عذاب گرم کھولتا پانی، زخموں کا بہتا پیپ ان کو پینے کو دیا جائے گا، ایسے ماحول میں کیا دیکھتے ہیں کہ اور بھی لوگ جہنم میں گھسے چلے آرہے ہیں، وہ ان کو برا کہہ کر لعنت کریں گے، کہ بدبختو! تم کیوں آئے، جواب میں بعد میں آنے والے بولیں گے، کہ تم تے ہمارے لئے آگے سے یہی راستہ اپنی رہنمائی میں بنا دیا تھا۔ جس کا نتیجہ اب ہم سب کے سامنے ہے۔

ع ۴ / ۲۴ / ۱۳

بیوی صاحبہ کو راہ میں ایک حکیم جی ملے، صورت شکل سے بزرگ اور بڑے تجربہ کار، دوائی کی شیشی ساتھ لئے ہوئے تھے کہنے لگے ایوبؑ کی بیماری کی دوا میرے پاس ہے۔ لے جاؤ اچھے ہو جائیں گے، میں کچھ فیس نہیں لوں گا، اور دوائی کی قیمت بھی نہیں چاہیئے صرف ایک بات تم کو کرنی ہو گی۔ کہ جب ایوبؑ کو شفا ہو جائے، تو اللہ نے شفا دی ایسا مت کہنا، بلکہ میرا نام لے کر کہنا کہ اس حکیم کی دوا سے شفا ہوئی، بیوی صاحبہ بیچاری پریشان تھیں کچھ نہ کہا، خاموشی سے دوا لے لی، کہ اس موئے مردود کا نام کون لے گا، شفا تو اللہ کے ہاتھ ہے چاہے تو اسی کی دوا سے شفا ہو، بس گھر آکر ایوب علیہ السّلام سے پورا ماجرا بیان کیا، حضرت ایوبؑ بہت ناراض ہوئے، اور دوا پھینک دی اور فرمایا کہ حکیم کے بھیس میں شیطان مردود تھا، جس نے میرے اور تمہارے عقیدے میں شرک لانے کی یہ تدبیر کی، تم نے دوا اسی وقت اس کے منہ پر کیوں نہ مار دی، اور بہت ناخوش ہو کر قسم کھائی کہ انشاءاللہ مجھے شفا ہو گی اللہ کے حکم سے تب میں تم کو ایک سَو۱۰۰ قمچیاں ماروں گا کہ تم نے شیطان کو لعنت کرنے کے بجائے اس کی دوا ہاتھ میں کیوں لی اور اسی وقت اس ملعون کو ڈانٹا کیوں نہیں۔ کہ ہم کو ہماری بیماری سے شفا صرف اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اسی کا نام لے کر اسی سے دعا کرتے ہیں، اللہ نے اس امتحان میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی جانچ کر لی، اور کامیاب رہے۔ جب اللہ نے تندرستی عطا فرمائی تو وہ قسم یاد آئی، اپنی وفادار اور خدمت گار اہلیہ کو سَو۱۰۰ قمچیاں مارنے کو حضرت کا جی نہ چاہا۔ اللہ نے فرمایا اپنی قسم کو توڑو مت، باریک تنکوں کا ایک مٹھا جھاڑو جیسا بنا لو، اس میں سَو۱۰۰ تیلیاں ہوں، اسی سے اپنی بیوی صاحبہ کو ہلکا سا مار دو، ہم نہیں چاہتے تمہاری پیغمبرانہ شان کی یہ قسم ٹوٹے۔

ف۴۵ یعنی ہاتھ پیر آنکھ سب کا استعمال صحیح صحیح کیا، دنیا میں اپنے ہاتھ محنت کی کمائی کھاتے اور اللہ کا دین بھی پھیلاتے۔

ف۴۸ یہ قرآنِ مجید کا اعجاز ہے، کہ بہت سے ان پیغمبروں کا بھی تذکرہ کیا، جن کو دنیا بھول چکی تھی، اس میں دو نام یہاں گنائے ایک الیسع، دوسرے ذوالکفل، سورہ انعام اور سورۂ انبیاء میں بھی یہ نام آئے ہیں۔

ف۵۴ جنّت کی چیزوں میں خاص برکت ہو گی کہ کبھی ختم نہ ہوں گی، کبھی سڑنے گلنے کی نہیں، کبھی خلاف مزاج اور بدمزہ نہ ہوں گی جب چاہا مل جائے جتنا چاہا طلب کرے، سب حاضر ہے۔

وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ

پہنچائی ہے۔ ﴿٤١﴾ ہم نے کہا اپنا پاؤں زمین پر مارو، اور لو یہ ٹھنڈا میٹھا پانی غسل کرنے اور پینے کو موجود ہے ﴿٤٢﴾ اور

وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ہم نے ان سے ان کے کنبے قبیلے والے پھر ملا دیئے اور اتنے دوست احباب اور بھی عطا فرما دیئے یہ سب ہماری مہربانی اور رحمت سے ہوا، اور سمجھدار لوگوں کیلئے یہ واقعہ ایک یادگار ہے ﴿٤٣﴾

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ

ہم نے حکم دیا قسم نہ توڑو، ہاتھ میں تنکے کا ایک مٹھا لے کر مار دو بے شک ہم نے ایوبؑ کو بہت صابر پایا، کیا ہی اچھا بندہ تھا، اور ہماری طرف پلٹ کر آنے کا

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اسے بہت دھیان بنا ہوا تھا۔ ﴿٤٤﴾ ہمارے بندے ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کا بھی تذکرہ فرما دو، یہ سب کے سب ہاتھوں

اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ ﴿٤٦﴾

والے، اور آنکھوں والے تھے۔ ﴿٤٥﴾ ہم نے انہیں ایک خاص صفت عطا فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ آخرت کا گھران کو خوب یاد رہا۔ ﴿٤٦﴾

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ ؕ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

یہ سب ہمارے دربار میں بہت ہی چنے ہوئے اور بہترین بندوں میں شامل ہوں گے۔ ﴿٤٧﴾ اور اسمٰعیلؑ، الیسعؑ اور ذاالکفلؑ کا تذکرہ بھی کر دو

وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ ؕ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ

یہ سب بہت ہی خیر پسند اور اچھے لوگ تھے۔ ﴿٤٨﴾ ان کی زندگیوں میں نصیحت کا مضمون ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کا ٹھکانہ سب سے

مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ لا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

اچھا ہے ﴿٤٩﴾ سدا بہار جنتیں ہمیشہ رہنے کی، جس کے دروازے ان کے لئے کھولے جائیں گے ﴿٥٠﴾ وہاں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، طرح طرح کے میوے

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

اور پینے کی لذت والی چیزیں جو چاہیں گے، ملتی ہی رہیں گی۔ ﴿٥١﴾ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ ﴿٥٢﴾

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚ ﴿٥٤﴾

یہی ہے جسکا تم سے حساب کے دن کے لئے وعدہ کیا گیا تھا۔ ﴿٥٣﴾ بے شک یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ﴿٥٤﴾

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ لا جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

یہ ایک بیان ہوا اور دوسرا بیان بھی سن لو، کہ خدا کے باغیوں کا ٹھکانہ بہت برا ہوگا ﴿٥٥﴾ ان کے لئے جہنم ہوگی، جس میں داخل ہوں گے اور یہ بہت ہی بری جگہ ہوگی۔ ﴿٥٦﴾

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ لا وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ ؕ هٰذَا

یہ ہے جسے وہ چکھتے ہی رہیں گے کھولتا، ابلتا گرم پانی، اور زخموں کا بہتا پیپ ﴿٥٧﴾ اور ایسے عذاب کی کئی کئی شکلیں اور بھی ہوں گی۔ ﴿٥٨﴾ لو یہ تو

ف ٤١ حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ نے بیماری میں آزمایا۔ بہت صابر شاکر رہے، اور مصیبت جھیلتے رہے، لیکن اپنے رب کے دامنِ رحمت کو نہ چھوڑا، تو آخر اس امتحان میں پورے اترے، جیساکہ سورۃ الانبیاء ٢١ آیت نمبر ٨٣ - ٨٤ - میں آچکا ہے۔

ف ٤٢ جب آزمائش میں کامیاب ہوئے اللہ نے ان کے پیروں تلے ایک چشمہ ٹھنڈے میٹھے پانی کا جاری کر دیا، غسل کیا اور پانی پیا، اللہ کے حکم سے چنگے، تندرست ہو گئے۔

ف ٤٣ بیماری میں دوست احباب رشتے ناطے والے سب رخصت ہو گئے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی صاحبہ نے آخری وقت تک خدمت رفاقت کی، باقی سب نے ساتھ چھوڑ دیا، اللہ نے تندرستی دی اور مال دولت پہلے سے زیادہ دیا۔ رشتے ناطے والے سب کے سب پھر آ گئے اور نئے چاہنے والے بھی دوست برادر ایک سے ایک ہم نشین ساتھی بن گئے معلوم ہوا کہ دکھ سکھ میں ساتھی ہونے میں بڑی عمر میں خدمت گزار بیوی اللہ کی بڑی نعمت ہے، کسی کا قول ہے کہ بچپن میں ماں چاہیئے اور بڑی عمر میں وفادار بیوی۔

الثلثۃ

ف ٤٤ جب بیماری نے خوب زور پکڑا، اور ہر طرح کے علاج سے ناکامی ہوئی دوست احباب، رشتے ناطے والے، سب چھوٹ گئے مال واسباب بھی ختم ہوا صرف ایک بیوی صاحبہ ہی خدمت میں لگی تھیں، اس وقت ایک آخری آزمائش اور ہوئی، وہ یہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ

لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں، ان دونوں کا انجام ہم یکساں کر دیں گے، نہیں نہیں سن لو جو پرہیزگار ہیں اور جو ضدی بدکار ہیں دونوں کا انجام کبھی برابر نہیں

كَالْفُجَّارِ (۲۸) كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا

ہو سکتا (۲۸) یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل فرمائی ہے، بڑی برکت والی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں، اور عقل مند اور صاحب سمجھ آدمی نصیحت حاصل

الْاَلْبَابِ (۲۹) وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ (۳۰) اِذْ

کر سکیں۔ (۲۹) اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا فرمایا کیا ہی اچھا بندہ تھا، اور بہت ہی رجوع کرنے والا تھا۔ (۳۰) جب

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ (۳۱) فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ

شام کے وقت سلیمانؑ کے سامنے بہت ہی تیز دوڑنے والے ایک قدم اٹھائے ہوئے اچھی نسل کے گھوڑے معائنے کے لیے پیش کیے گئے (۳۱) معائنے میں کچھ دیر ہوگئی تب سلیمانؑ بولے کہ افسوس میرے رب کا

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (۳۲) رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ

ذکر اس موقع پر ہونا تھا اور میں اپنی پسند کی چیز دیکھنے میں ایسا مشغول ہوگیا کہ آفتاب پردے میں چھپ گیا۔ (۳۲) سلیمانؑ بولے کہ ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لے

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (۳۳) وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى

آؤ، اور ان کی پنڈلیوں اور گردن پر ہاتھ چلا دیا۔ (۳۳) اور جب ہم نے سلیمانؑ کو آزمایا تو ان کی کرسی پر ایک بے جان بدن ڈال دیا، پھر بھی

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (۳۴) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا

وہ ہر موقع پر ہماری طرف ہی رجوع ہوتے رہے۔ ف۳۴ (۳۴) سلیمانؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب میری مغفرت فرما، اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ پھر

يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (۳۵) فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

میرے بعد کسی کو ایسی بادشاہت نہ مل سکے، اور بے شک اصل دینے والا تو صرف تو ہی ہے۔ ف۳۵ (۳۵) ہم نے ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ (۳۶) وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّ

جو انکے حکم سے یوں چلتی کہ جہاں ان کو پہنچنا ہوتا فوراً پہنچ جاتے (۳۶) اور شیطانوں میں سے ایک ایک عمارت بنانے والے اور غوطہ

غَوَّاصٍ (۳۷) وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (۳۸) هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ

لگا کر دریا سے جواہرات لانے والے (۳۷) اور دوسرے جو انکی مرضی کے برابر کام نہ کرتے تو سلیمان انہیں زنجیروں میں جکڑ رکھتے (۳۸) سلیمانؑ سے ہم نے فرمایا یہ ہماری عطا اور بخشش ہے اچاہے کسی

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۹) وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۴۰) ع

کو دیکر احسان کرو یا روک رکھو تم سے کچھ حساب نہیں لیا جائے گا (۳۹) اور واقعی سلیمانؑ کے لئے ہماری بارگاہ میں تقرب اور بہت ہی نیک نامی اور نیک انجامی ہے۔ (۴۰)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

ہمارے بندے ایوبؑ کا تذکرہ بھی کرو جب انہوں نے اپنے رب کو دعا میں پکارا کہ شیطان نے میرا پیچھا کیا اور سخت تکلیف

ف۳۴ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اولاد نہیں تھی، ایک بار اس نیت سے اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے، کہ اولاد صالح پیدا ہوں اور جہاد میں میرے ساتھ رہیں، اور بادشاہی کے کاموں میں میرے نائب ہوں مگر اللہ نے تقدیر میں اولاد نہیں لکھی تھی صرف ایک بچہ پیدا ہوا، وہ بھی بے جان دھڑ تھا، راج محل کی داسیوں نے حضرت کے تخت پر اس بے جان بدن کو لا کر پیش کیا اس پر بھی اللہ کی مرضی کے تابع رہے، اور زبان سے کوئی بھی ناشکری کی بات نہ کہی، بلکہ اللہ کی طرف دل سے رجوع ہوئے، جو چاہے دے اس کی مرضی کے ہم سب تابع ہیں، معلوم ہوا کہ انبیاءؑ کو اولاد بھی اللہ کے دینے سے ملتی ہے، اگر اللہ کسی کو اولاد دینا نہ چاہے تو پھر کسی کے بس میں کچھ بھی نہیں، جب حضرت سلیمانؑ کو احساس ہوگیا کہ میری بادشاہی اولاد سے نہیں چل سکے گی تو پھر دعا کی کہ اے رب! مجھے اب ایسی بادشاہی عطا فرما کہ ایسی سلطنت میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور یہ دعا قبول فرما کر اللہ نے نواز دیا۔

ف۳۵ اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی اور سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہی عطا کی کہ انسانوں شیاطین، جنات، پرندے، پہاڑ، ہوا، سمندر سب ان کے تابع کئے ان کے لشکر جیسا لشکر، اور دبدبہ پھر کسی کو نصیب نہیں ہوا، آج کی حکومتوں کی بھی سلیمان علیہ السلام کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں ::

۳ ع ۱۴ ۱۲

منزل ۶ وقف لازم

قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

خوف نہ کریں ہم دونوں اپنا ایک جھگڑا لائے ہیں ہم دونوں نے ایک دوسرے پر زیادتی کا الزام لگایا ہے آپ حق کی بنیاد پر ہم دونوں کے بیچ ابھی فیصلہ کر دیجئے

وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّ

اور دوسرے وقت پر ٹال کر مقدمہ ملتوی نہ کیجئے اور ہم کو سیدھی راہ بتادیجئے ﴿٢٢﴾ ان دونوں میں سے ایک بولا کہ یہ میرا بھائی ہے اس کے

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِىْ فِى

پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس تو صرف ایک ہی دنبی ہے اور یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے ڈال اور بات بات میں مجھے دباتا

الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا

ہی رہتا ہے ۔ ﴿٢٣﴾ داؤدؑ نے اسی وقت فیصلہ دے دیا کہ اس نے تیری ایک دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کھڑا کر کے واقعی

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ بہت سے ساجھی دار ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر ایمان والے اور نیک عمل کرنیوالے ایسی حرکت نہیں کرتے لیکن ان کی تعداد

الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ

بہت کم ہوتی ہے فیصلہ دیتے ہی داؤدؑ کو خیال آ گیا کہ ان اہلِ مقدمہ کو بھیج کر ہم نے الفصاف میں داؤدؑ کا امتحان لیا ہے بس اس نے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کی اور

خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

جھکتے ہوئے سجدہ میں گر پڑا ۔ ﴿٢٤﴾ مقدمہ کے فیصلے کی کوتاہی پر ہم نے داؤدؑ کو معاف کر دیا اور ہماری بارگاہ میں اسے تقرب اور

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

عمدہ مقام حاصل رہا ۔ ﴿٢٥﴾ اے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے بس تم انسانوں کے درمیان حق کی بنیاد پر فیصلہ کیا

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

کرو کسی کی من چاہی بات پر نہ چلو اگر ایسا کچھ ہوا تو تم کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ

سے ہٹ کر کام کرتے رہیں انہیں بہت سخت عذاب دیا جائے گا کہ انھوں نے حساب کے دن کو نظر انداز کر کے

الْحِسَابِ ع ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ

کام کیا ۔ ﴿٢٦﴾ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے بیچ ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا ایسا خیال تو ان لوگوں کا ہے جو حق کے انکاری ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

ایسے منکروں کو آگ میں جلنے پر ابھی بد بختی کا وبال بھگتنا ہے ﴿٢٧﴾ کیا جو ایمان والے ہیں اور نیک عمل میں لگے ہیں اور جو

ف ٢٤ حضرت داؤد علیہ السلام گھبرائے ہوئے تو تھے ہی کہ رات کے وقت دیوار پھاند کر محرابِ داؤدی میں دو شخص آ پڑے اور اسی وقت اپنے مقدمہ کا فیصلہ طلب کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ دے دیا کہ اس کے پاس ننانوے مینڈھیاں ہو کر بھی تیری ایک مینڈھی تجھ پر دباؤ ڈال کر طلب کر رہا ہے یہ ظلم ہے، حضرت داؤد علیہ السلام عدالتی فیصلہ میں بہت ہی مشہور تھے اور ان کے عدل و انصاف کے چرچے ہر کسی کی زبان پر عام تھے لیکن ابھی دوسرے فریق سے بیان لینا باقی تھا صرف دعویدار کے بیان پر فیصلہ صادر فرمایا ، فیصلہ دیتے ہی فوراً حضرت داؤد علیہ السلام کو خیال آیا کہ یہ مقدمہ اللہ کی طرف سے اس لئے فوراً سجدے میں گر پڑے اور معافی کی درخواست کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع ہوئے اس آیت کے بارے میں ہمارے یہاں یہودی کتابوں میں سے بہت سے قصے مشہور رہیں لیکن ان کا کچھ اعتبار نہیں اصل بات صرف اتنی تھی کہ بندہ چاہے کتنا ہی عادل سے عادل ہو اور قانون و انصاف کا ماہر ہو یہ اللہ کی دین ہے اور

سجدہ

عدل و انصاف کے بارے میں آزمائش اور امتحان لینے کے لئے بھیجا گیا تھا

ع ٢ ١٢ ١١

اس کا انعام ہے لیکن اصل منصف اور عادلِ حقیقی اللہ ہے جس کی نگاہِ عدل ہر طرف عیاں ہے بندہ بشر ہے، رات کی تنہائی میں عبادت میں مصروف ہیں اور اچانک دو شخص آپس میں لڑتے جھگڑتے آ پڑے اور بہت سخت لہجہ میں اپنا مقدمہ

فرشتوں کو آدمی کی شکل میں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تھا

عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا
ہوتے ہوئے اسی پر یہ نصیحت نامہ اتارا گیا بلکہ ان لوگوں کو میرے ذکر اور نصیحت نامے میں شک پڑ گیا ہے بلکہ انھوں نے ابھی میرا
يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ۭ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ۚ
عذاب چکھا ہی نہیں۔ ⑧ تیرا رب جو دبدبہ والا اور خوب دینے والا ہے کیا اس کی رحمت کے خزانے ان کے پاس آگئے ہیں ⑨
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠
کیا آسمانوں اور زمین یا ان کے درمیان میں کہیں کوئی بادشاہت ان کے ہاتھ آگئی ہے تو انہیں چاہیئے کہ اب فوراً رسیاں تان کر اوپر چڑھ جائیں ⑩
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
ان کے جیسے بہت سے لشکر اب تک مٹی میں مل گئے ان میں سے یہ بھی ایک ہو جائیں گے ⑪ ان کے پہلے نوحؑ کی قوم اور عاد اور فرعون بھی جس کے
وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢ۙ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ ۭ
کھونٹے گڑ گئے تھے سب برباد ہو گئے۔ ⑫ اور ثمود اور لوطؑ کی برادری اور بن والے یہ سب بڑے جتھے دار
اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ۧ وَ
لشکر تھے سب مر کھپ گئے ⑬ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب نے ٹھیک وقت پر ان کو پکڑ لیا۔ ⑭ اب
مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَقَالُوْا
ان کو بھی انتظار ہے کہ ایک چنگھاڑ میں ان کا خاتمہ ہو جائے۔ ایسا ہو جانے میں اب کچھ زیادہ دیر باقی نہیں ⑮ اور کہتے ہیں کہ
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ
اے ہمارے رب حساب کا دن آنے کے پہلے ہمارے حصہ کا عذاب ابھی سے ہم پر ڈال دے ⑯ ان کی باتوں پر آپ کو صبر کئے جانا ہے اور ہمارے بندے داؤدؑ
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
کا تذکرہ سناؤ جو ہاتھ کی محنت سے کام کرتے تھے اور ہماری طرف دل سے جھکے رہتے تھے۔ ⑰ ہم نے پہاڑوں کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨ۙ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٩ وَ
مل کر صبح اور شام تسبیح میں شامل ہوتے۔ ⑱ اور اڑتے پرندوں کو بھی جمع ہونے کا حکم دیا جاتا کہ سب کے سب اس کے ساتھ ملکر حمد الٰہی میں مشغول ہوتے ⑲ اور
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝٢٠ وَهَلْ اَتٰىكَ
ہم نے داؤدؑ کو بہت مضبوط سلطنت عطا کی تھی اور اس کے ساتھ دانشمندی اور دانائی بھی عطا فرمائی تھی اور فیصلہ کن بیان کی قوت بھی عطا فرمائی تھی۔ ⑳ بھلا آپ کو ان اہل مقدمہ
نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝٢١ۙ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
کی کچھ خبر ملی جب وہ دیوار پر چڑھ کر چھلانگ لگا کر محراب میں آ گئے۔ ㉑ جب وہ اچانک داؤدؑ پر آ پڑے تب داؤدؑ گھبرا گئے وہ بولے آپ

ف ١٧ ہاتھ کے بل سے کام کرتے تھے یا مضبوط باہوں والے تھے خوب طاقت قوت والے بادشاہ تھے مگر اللہ کے حضور عاجزی سے دل کا جھکاؤ لے کر بندگی میں مشغول ہوتے۔

ف ٢١ حضرت داؤدؑ رات میں عبادت میں مشغول تھے محراب داؤدی کے آس پاس کہتے ہیں کہ چھتیس ہزار پہرے دار محافظ تھے اور کوئی بھی اس وقت حضرت داؤدؑ کے حجرے میں نہیں جا سکتا تھا یہ دو فرشتے تھے جو حضرت داؤدؑ کے عدل وانصاف کے امتحان کے لیے اللہ نے بھیجے تھے۔

ع ١٢ / ١ / ١٠

ف ٢٢ فرشتے آدمی کی شکل میں دو بھائی بن کر آئے اتنے سخت چوکی پہرے کے باوجود بھی ان کے آجانے سے حضرت داؤد علیہ السلام گھبرا گئے آتے ہی دونوں بول پڑے کہ ہمارے قضیہ کا فیصلہ ابھی اسی وقت دیجئے۔

وقف لازم

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ

اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب آکر رہے گا ۔ ﴿١٧٣﴾ ایک مدت مقرر ہے تب تک ان کو نظر انداز کرو ﴿١٧٤﴾ آپ بھی دیکھ لینا یہ

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

بھی دیکھ لیں گے ۔ ﴿١٧٥﴾ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہیں ﴿١٧٦﴾ عذاب جب ان کے گھر آنگن میں آپڑے گا تو

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ

ڈرائے جانے والوں کی یہ صبح بہت نامبارک ہو گی ۔ ﴿١٧٧﴾ اور ایک وقت تک ان سے رخ پھیر لیجئے ﴿١٧٨﴾ دیکھتے رہیئے اور یہ

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

بھی اپنا انجام دیکھ کر ہی فنا ہونگے ﴿١٧٩﴾ آپ کا رب بڑی عزت والا ہے ان کی بکواس سے پاک ہے ۔ ﴿١٨٠﴾

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

رکوع ٥ ٩

ہمارا پیغام پہنچانے والوں پر سلام ہی سلام ہے ﴿١٨١﴾ سب تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ﴿١٨٢﴾

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ صٓ مکہ میں نازل فرمائی گئی ۔ اللہ کے نام سے شروع ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ اس میں اٹھاسی آیات اور پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾

صاد قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے بھرپور ہے ف١ ﴿١﴾ بلکہ یہ کافر بڑا ادباؤ ڈال کر سخت مخالفت میں لگے ہیں ﴿٢﴾

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾ وَ

ان کے پہلے بہت سے زمانے کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا تب آخری وقت میں خوب چیخے چلائے اور ہائے توبہ پکارنے لگے مگر اب نجات کا وقت نکل چکا تھا ﴿٣﴾ اور

عَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾

ان کو بڑا تعجب لگا جب خود ان میں سے ایک ڈر سنانے والا آیا کہ یہ لوگ چوکنے ہو کر سنبھل جائیں مگر کافروں نے یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ یہ جھوٹا ہے جادوگر ہے ۔ ﴿٤﴾

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

واہ کیا عجیب بات ہے اتنے سب معبود ہو کر صرف ایک ہی کو معبود بتاتا ہے ﴿٥﴾ ان میں کے سردار لوگ

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿٦﴾

اٹھ کھڑے ہوئے بولے چلو چلو یہاں سے اٹھ جاؤ اپنے معبودوں پر جمے رہو مراد پانے کی چیز ان کے پاس ملتی ہے ف٦ ﴿٦﴾

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾ اَؤُنْزِلَ

پچھلے لوگوں کے دین میں ایسی بات کبھی ہم نے سنی نہیں یہ تو بس من گھڑت بات ہے ﴿٧﴾ کیا ہم سب کے

ف١ حرف صاد کی شہادت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم پیش کر کے اسکی عظمت کا تعارف کرایا کہ نصیحت سے بھرا ہے، حروف سے لفظ بنتے ہیں اور لفظ کے معنی ہوتے ہیں پھر الفاظ کی ترتیب سے عبارت بنتی ہے اور پوری بات واضح ہوتی ہے اور کلام ہو سکتا ہے مگر صرف حروف سے کلام کیا ہوتا تو مخلوق کو برکت ضرور ہوتی مگر ہدایت کی راہ اور حق و ناحق میں فرق کا علم نہ ہو پاتا، حرف اصل ہے مگر پھر بھی ایک حرف کسی دوسرے حرف کیساتھ ملتا ہے تب معنی بنتے ہیں حرف ص حروف مقطعات میں سے ہے اسکی خیر و برکت عالموں نے بہت لکھی ہے اور اس کی تاثیر سمجھ بوجھ جاننے والوں سے پوچھنا چاہیئے ۔

ف٦ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں توحید کا قرآنی وعظ سنتے ہی چودھری لوگ دامن جھٹک کر مارے غصہ سے اٹھ جاتے اور لوگوں سے بھی کہتے کہ یہاں سے بھاگ چلو ہمارے معبودوں کا نام لیں پوجا کرتے ہیں بس ان پر جم کر رہنا چاہیئے

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

بیٹیاں اور اپنے لئے بیٹے (۱۴۹) کیا ہم نے فرشتوں کو زنانہ تخلیق میں بنایا ہو اور وہ دیکھ

شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ

رہے تھے۔ (۱۵۰) سن لو کہ یہ لوگ کیسا بناوٹی اور جعلی جھوٹ بکتے ہیں۔ (۱۵۱) کہتے ہیں کہ اللہ کو اولاد ہے بے شک

لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ

یہ لوگ جھوٹے ہیں (۱۵۲) کیا اللہ نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں پسند کر لیں۔ (۱۵۳) تم کو کیا ہو گیا ہے تم یہ کیسے فیصلے کرتے ہو

تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا

کچھ تو خیال کرو (۱۵۴) تو کیا اب بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے، (۱۵۵) کیا اس جھوٹے الزام پر تمہارے پاس کوئی کھلا ثبوت ہے۔ (۱۵۶) تمہاری کوئی

بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

مذہبی کتاب ہو تو اسے لا کر دکھاؤ اگر سچے ہو۔ (۱۵۷) یہ لوگ اللہ اور جناتوں کے بیچ رشتے ناطے بتاتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ خود جناتوں کو بھی معلوم ہے

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾

کہ ایک دن وہ اللہ کے حضور پکڑ کر لائے جانے والے ہیں (۱۵۸) یہ سب ان کی بکواس ہے اللہ تو ہر طرح کے عیب سے پاک ہے (۱۵۹)

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنْتُمْ

مگر اللہ کے مخلص بندے اللہ پر کوئی عیب کبھی نہیں لگاتے (۱۶۰) تم اور جن کو تم پوجتے ہو سب بے بس ہو۔ (۱۶۱) تمہارے جھوٹے طریقہ پر بہکا کر

عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

کسی کو پھانس لینا تمہارے بس میں نہیں، (۱۶۲) تمہارے فتنے میں وہی پھنسے گا جس کو آگ کے ڈھیر میں بند ہونا ہے (۱۶۳) فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو اپنا اپنا مقام

مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

اور درجہ معلوم ہے۔ (۱۶۴) اور بے شک ہم تو صف باندھے قطاروں میں ادب سے کھڑے رہتے ہیں (۱۶۵) اور بے شک ہم تو اللہ کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں (۱۶۶)

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اس کے پہلے یہ لوگ تمنا کرتے تھے کہ (۱۶۷) پہلے لوگوں کی طرح کاش ہمارے پاس بھی کوئی نصیحت نامہ ہوتا۔ (۱۶۸)

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾

تو ہم بھی اللہ کے خالص بندے بن کر بتا دیتے (۱۶۹) نصیحت کی کتاب آئی تو انکار کر دیا جس کا نتیجہ ان کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا (۱۷۰)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾

ہمارے پیغام پہنچانے والے رسولوں کے بارے میں ہمارا فرمان پہلے سے جاری ہو چکا ہے (۱۷۱) کہ بے شک ان کی مدد فرمائی جائیگی (۱۷۲)

ف ۱۴۹ مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے جیسے ہمارے ملک میں زنانہ تصویر اور عورتوں کے بت پوجے جاتے ہیں لیکن خود اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اس پر مشرکین کو غیرت دلائی کہ اپنے لئے بیٹے اور رب کے لئے بیٹیاں یہ کیسا بے ڈھنگا عقیدہ ہے شرم کرو توبہ کرو۔

ف ۱۵۰ فرشتوں کو اللہ نے پیدا کیا اُس وقت کیا یہ مشرک لوگ موجود تھے جو ایسے بے تکے دعوے کرتے ہیں۔

ف ۱۵۸ جناتوں میں بعض مسلم ہیں اور بعض گمراہ ہیں ان کو بھی معلوم ہے کہ اپنی برائی بھلائی کا بدلہ پانے کو ایک دن اللہ کے دربار میں حاضری ہے شیطان ابلیس جناتوں کی نسل سے ہے وہ بھی جانتا ہے کہ قیامت میں اسے حاضر ہونا ہے یہ مشرک ان سب سے گئے گزرے کہ اپنے استاد سے بھی زیادہ گمراہ ثابت ہوئے۔

ف ۱۵۹ اولاد ہو تو بیوی بھی ہو اور رشتے ناطے خاندان پھر گدی قائم ہو تو اس پر وارثوں کا ہجوم اور تخت پر بیٹھنے کے لئے لڑائی جھگڑے ضروری ہوں یہ سب عیب اور نقص ہیں جو مخلوق میں پائے جاتے ہیں اللہ ہر عیب سے پاک ہے،

ف ۱۶۴ یہ قول ہے فرشتوں کا کہ ہمارا کیا مقام اور مرتبہ ہے ہم کو معلوم ہے اور ہمارے ذمہ کیا کام ہے ہم کو معلوم ہے لیکن دنیا میں مشرک لوگ اللہ کے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے اور ان سے دعا کرتے تھے جبکہ ملائکہ اپنے فرائض میں مشغول ہیں کسی کی حاجت روائی کرنا کسی کی دعا سننا اور نذر منت قبول کرنا اور فریاد کو پہنچنا فرشتوں کا کام نہیں۔

ف ۱۴۰ ان کی قوم پر عذاب آنے کا ابھی وقت نہیں ہوا تھا لیکن انھیں اندازہ ہو چلا تھا کہ اب عذاب آنا ہی ہے وقت سے پہلے علاقہ چھوڑ کر تیزی سے ہجرت کی اور دریا کے کنارے انھیں ایک ایسی کشتی ملی کہ اس میں مسافر پہلے سے سوار تھے جگہ نہ تھی مگر کسی طرح دوڑ دھوپ سے سوار ہو گئے۔

ف ۱۴۱ کشتی میں اوّل تو بہت زیادہ مسافر سوار تھے پھر بھرے دریا میں زور کا طوفان آیا لگا کشتی اب ڈوبی تب ڈوبی، پہلے تو مسافروں کا غیر ضروری سامان جو ملا انھوں نے پھینک دیا تاکہ بوجھ ہلکا ہو مگر پھر بھی بوجھ سے ناؤ کے ڈوبنے کا خطرہ بنا ہوا تھا اُس وقت دریائی سفر میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ طوفان میں گھر جاتے تو یہ سمجھتے کہ اس ناؤ میں کوئی غلام سوار ہو گیا ہے جو اپنے آقا سے بھاگ آیا ہے چِٹھیاں ڈالی گئیں حضرت یونس ؑ کا نام نکلا یہ اللہ کے نبی ؑ تھے صورت شکل بہت ہی نورانی دیکھ کر ملّاحوں کو رحم آیا اور لحاظ کیا دوسری بار چِٹھی ڈالی گئی مگر جتنی بار بھی قرعہ اندازی کی گئی ہر بار نام حضرت یونس ؑ ہی کا نکل آتا حضرت یونس ؑ نے اب خود ہی فرمایا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جو اپنے رب کا حکم آنے کے پہلے علاقہ چھوڑ آیا ہوں بس پھر انھیں دھکیل کر دریا میں ڈال دیا گیا اور ایک بڑی مچھلی نے انھیں نگل لیا۔

ف ۱۴۵ ایک مدّت مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے جسم کی جلد گل گئی اور بہت لاغر ہو گئے تھے کہ اُٹھ بھی نہ سکتے تھے۔

ف ۱۴۶ دریا کے کنارے ریت کے میدان میں مچھلی نے یونس ؑ کو اگل دیا ایسے کمزور بیمار کی حفاظت کے لیے اللہ نے کدّو کی بیل اگا دی اس کے بڑے بڑے پتوں سے حضرت یونس ؑ کے جسم پر سایہ کا انتظام ہو گیا۔

ف ۱۴۸ عذاب کے آثار دیکھ کر ایمان لا چکے تھے مگر حضرت یونس ؑ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے تھے قوم حضرت یونس ؑ کو بہت ڈھونڈتی رہی حضرت یونس ؑ کی واپسی پر یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور ایمان میں دل کی خوشی سے آئے، تب اللہ نے اس قوم کو جب تک ایمان پر قائم رہے ایک مدت تک عذاب سے بچا کر دنیا کی زندگی کا پھر موقع عطا فرمایا۔

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۲۶) فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ (۱۲۷)

رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی وہی رب تھا۔ ف (۱۲۶) بس انھوں نے الیاس ؑ کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کریں گے (۱۲۷)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ (۱۲۸) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ (۱۲۹)

جو خالص ایک اللہ کو پکارنے والے تھے صرف وہی بچ گئے۔ (۱۲۸) ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس بات کا چرچا جاری رکھا (۱۲۹)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ (۱۳۰) اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (۱۳۱) اِنَّهٗ

سلام ہو الیاسین پر ف (۱۳۰) ہم کیا خوب جزا دیتے ہیں نیک سیرت لوگوں کو۔ (۱۳۱) بے شک

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۳۲) وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳۳) اِذْ

الیاس ؑ بھی ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے (۱۳۲) اور لوط ؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے ایک رسول تھے (۱۳۳) جب ہم نے

نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ (۱۳۴) اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ (۱۳۵) ثُمَّ

لوط ؑ کو اور اس کے گھر بار والوں کو مصیبت سے نجات دی۔ (۱۳۴) مگر ان کی بوڑھی بیوی عذاب میں گھرے گئے لوگوں میں شامل رہی ف (۱۳۵) پھر ہم نے ساری

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۱۳۶) وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ (۱۳۷) وَبِالَّيْلِ

قوم کو جڑ سے اکھاڑ کر تباہ کر ڈالا۔ (۱۳۶) اور تم ان کے ویران کھنڈروں کے پاس سے کبھی صبح کو گزرتے ہو۔ (۱۳۷) اور کبھی رات میں بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۳۸) وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳۹) اِذْ اَبَقَ اِلَى

سفر کرتے ہو کیا عقل سے کام نہ لوگے؟ ف (۱۳۸) اور تحقیق یونس ؑ بھی رسولوں میں سے ایک رسول تھے۔ (۱۳۹) جب وہ دوڑ کر سوار ہوئے ایک

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۱۴۰) فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ (۱۴۱) فَالْتَقَمَهُ

ایسی کشتی پر جو مسافروں سے پوری بھر چکی تھی۔ (۱۴۰) کشتی جب طوفان میں گھر گئی تو قرعہ ڈالا گیا بس ان کا نام نکلا اور دریا میں دھکیل دیے گئے ف (۱۴۱) بس ایک مچھلی نے

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ (۱۴۲) فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (۱۴۳) لَلَبِثَ

ان کو نگل لیا اور یونس ؑ اپنے آپ ہی کو الزام دے رہے تھے (۱۴۲) اگر تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو پھر (۱۴۳) مردے زندہ

فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۱۴۴) فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۱۴۵)

ہونے کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں پڑے رہتے (۱۴۴) بس پھر ہم نے یونس ؑ کو ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا کہ بیمار تھے ف (۱۴۵)

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ (۱۴۶) وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

اور ہم نے ان پر کدو کی بیل اگا دی۔ ف (۱۴۶) اور ہم نے ان کو ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ لوگوں پر

اَوْ يَزِيْدُوْنَ (۱۴۷) فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (۱۴۸) فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ

رسول بنا کر بھیجا تھا۔ (۱۴۷) جب وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان کو ایک وقت تک سامان زندگی برتنے دیا ف (۱۴۸) تم ان سے سوال کرو کہ تمہارے رب کیلئے

ف ۱۲۶ تم نے اسی کا دیا کھایا ہے نہ کوئی بعل رازق ہے نہ کوئی اور بلکہ تمہارے اگلے باپ دادے بھی مرتے تک اللہ کا دیا کھاتے رہے اور تم بھی اسی کا دیا کھاتے ہو پھر بعل کو دعا میں پکارنا کیسا؟

ف ۱۳۰ حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لانے والے الیاسین یا آلِ یاسینؑ مشہور ہوئے ہوں یا بعد کے لوگوں میں حضرت کا نام الیاسین ؑ چل پڑا ہو۔

ف ۱۳۵ چاہے بیوی لوط علیہ السلام کی ہو یا نوح علیہ السلام کی اور باپ چاہے ابراہیم علیہ السلام کے ہوں اور بھلے ہی کوئی بیٹا نوح ؑ کا ہو مگر اللہ کا نافرمان ہو تو اس کی مغفرت کا راستہ بند ہے، کسی بڑے سے بڑے پیغمبر سے خونی رشتہ بھی اللہ کے حضور کام نہ آیا نجات اور مغفرت ایمان اور عمل صالح سے ہوگی چاہے کسی نیک بزرگ سے خونی اور نسلی رشتہ ناطہ ہو یا نہ ہو۔

ع ۴ / ۲۵ / ۸

ف ۱۳۸ قوم لوط ؑ کی آبادیاں توڑ پھوڑ کر چورا کر دی گئیں پورا علاقہ ملبہ کا ڈھیر ہو گیا، اور لب سڑک وہاں سے عربوں کے تجارتی قافلے ملک شام سیریا کی طرف اور دوسرے ملکوں کی طرف سے اس علاقے سے ہو کر رات دن آتے جاتے تھے اللہ نے انھیں عبرت دلائی کہ تجارتی شاہِ راہ سے رات دن تمہارا سفر ہوتا ہے عقل ہو تو عذاب میں برباد بستیوں کے بھیانک ویران کھنڈر بھی تم کو وعظ نصیحت کا سامان دے سکتے ہیں

النصف

صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
ہیں دیا گیا ہمارا حکم سچ کر دکھایا ہے بیشک ہم بھی نیکی کرنے والوں کو خوب جزا عطا فرماتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ بے شک یہ ایک کھلی
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی
ہوئی کسوٹی تھی۔ ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے اس کی جگہ فدیہ بھیج کر اس بڑی قربانی کو قبول فرما لیا۔ ف ﴿۱۰۷﴾ اُس پر بیتی ہوئی آزمائش کی یادگار ہم
الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾
نے آگے آنے والوں میں باقی رکھدی ﴿۱۰۸﴾ کہ سلام ہی سلام ہو ابراہیمؑ پر ﴿۱۰۹﴾ نیکی کرنے والوں کو کیا خوب جزا ہم دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ
واقعی ابراہیمؑ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے۔ ﴿۱۱۱﴾ اور بشارت دی ہم نے اس کو اسحاقؑ کی جو بہت نیکی پھیلانے
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
والے نبی تھے۔ ﴿۱۱۲﴾ اُن پر بھی ہم نے خوب برکت فرمائی اور اسحاقؑ پر بھی اور ان دونوں کی اولاد میں نیکی کرنے والے بھی ہوئے اور
وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
اپنا کھلا نقصان کرنے والے بھی پیدا ہوئے ﴿۱۱۳﴾ اور بے شک موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کرنے والے بھی ہم ہی تھے۔ ف ﴿۱۱۴﴾
وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
ایک بڑی مصیبت سے ان کو اور ان کی قوم کو ہم نے نجات دی۔ ﴿۱۱۵﴾ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی بس
هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَیْنٰهُمَا
پھر وہی غالب آگئے ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے ان کو ایک ایسی کتاب عطا فرمائی تھی جسکا بیان بہت صاف صاف تھا ﴿۱۱۷﴾ اور ہم نے ان کو سیدھے
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰی
رستے پر چلا دیا۔ ﴿۱۱۸﴾ اور ان کی دعوت کا تذکرہ آگے آنے والی نسلوں میں ہم نے باقی رکھا ﴿۱۱۹﴾ سلام ہی سلام ہو
مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰؑ اور ہارونؑ پر۔ ﴿۱۲۰﴾ نیکی کرنے والوں کو ہم خوب جزائے خیر عطا فرماتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ بے شک وہ ہمارے
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ
بہت ہی ایمان والے بندے تھے۔ ﴿۱۲۲﴾ اور بلاشبہ الیاسؑ بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ
اپنے انجام سے ڈرتے نہیں ﴿۱۲۴﴾ یہ کیا کرتے ہو کہ جو سب سے اچھا بنانے والا ہے اسے تم نے چھوڑ دیا اور بعل کو دعا میں پکارتے ہو۔ ف ﴿۱۲۵﴾ اللہ

ف ۱۰۸-۱۰۷ باپ نے محبت الٰہی کے جوش میں اپنے بیٹے کو ماتھے کے بل ڈال کر اللہ کے نام سے اسکے گلے پر چھری چلادی اور بیٹے کی گردن کاٹ دی جب آنکھ سے پٹی کھولی تو دیکھا کہ اس کی جگہ ایک بڑا سا مینڈھا کٹا پڑا ہے اور اسمٰعیل علیہ السلام سلامت بچ گئے ہیں اللہ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ انسانی جان کی اس طرح قربانی کا رواج پڑے مگر ایک طرف ابراہیمؑ کی آزمائش کرلی گئی اور دوسری طرف آنے والی نسلوں میں یادگار قائم ہوگئی کہ سنتِ ابراہیمیؑ پر اہلِ ایمان اللہ کے نام پر جانوروں کی قربانی دیں جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ ایام حج میں یہ سنت ادا کرتے ہیں اور باقی اپنے اپنے گھروں پر عید الضحیٰ کے دن اللہ کے نام سے جانور ذبح کرتے ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے نام کے سوا کسی اور کے نام کی قربانی منع ہے۔

ع ۳ ۳۹ ۷

ف ۱۱۴ کسی پر جو بھی احسان ہوتا ہے وہ ہماری طرف سے ہی ہوتا ہے چاہے انبیاء ہوں چاہے اولیاء ہوں فرشتے ہوں یا کوئی اور۔

ف ۱۲۵ ایک بت بعل نام کا مشہور کر رکھا تھا اسے دعا میں پکارتے تھے دعا میں شاید اس کا وسیلہ بھی پکڑتے ہوں تو تعجب نہیں، بعل نام کے بت پر یہ لوگ اتنے فدا تھے کہ اس کی یادگار میں اپنے ایک بڑے شہر کا نام بعلبک رکھا تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۸۵ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ کس کس کی عبادت میں کہاں تک لگے رہو گے - ۝۸۵ کیا اللہ کو چھوڑ کر جعلی معبودوں کی عبادت میں

اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝۸۶ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۷ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى

مشغول ہونے کا ارادہ کیے بیٹھے ہو - ۝۸۶ پھر رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ۝۸۷ پھر ابراہیم نے نگاہ ڈالی تاروں پر اور

النُّجُوْمِ ۝۸۸ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ۝۸۹ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝۹۰ فَرَاغَ اِلٰٓى

جی بھر کر انھیں دیکھا ۝۸۸ ابراہیمؑ نے اپنے ملنے والوں سے کہا کہ میری طبیعت ناساز ہے ۝۸۹ بس وہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس سے اٹھ کر واپس لوٹ آئے ۝۹۰ ابراہیمؑ نے چپکے سے

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۹۱ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝۹۲ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

ان کے معبودوں پر دھاوا بول دیا اور کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو ۝۹۱ تم کو کیا پریشانی ہے کہ تم چپ ہو بولتے نہیں ۝۹۲ پس ابراہیم ان پر سیدھے ہاتھ سے ضرب

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝۹۳ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝۹۴ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

لگانے لگے اور مار کوٹ کر توڑ پھوڑ کر ڈالا - ۝۹۳ میلہ سے واپسی پر لوگ غصہ میں ان کو پکڑنے آ گئے ۝۹۴ ابراہیم نے ان کو للکار کر کہا کہ اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے کو

تَنْحِتُوْنَ ۝۹۵ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۶ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا

کیسے پوجتے ہو - ۝۹۵ جبکہ تم کو ایک اکیلے اللہ نے پیدا کیا ہے اور تم یہ کیا عمل کر رہے ہو، ۝۹۶ لوگ بولے کہ ایک ستون کھڑا کر کے جس کے آس

فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ۝۹۷ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝۹۸

پاس آگ بھڑکا کر اسے زندہ جلا ڈالو ۝۹۷ انھوں نے ابراہیمؑ پر داؤ چلایا لیکن ہم نے ان کو ذلیل کر دیا - ۝۹۸

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ۝۹۹ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ

آگ سے صحیح سلامت بچ جانے سے ابراہیمؑ بولے میں تو اپنے رب کی طرف چلا وہی مجھے راہ بتاوے گا۔ ۝۹۹ ابراہیمؑ نے دعا کی اے رب۔ مجھے صالح

الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۰ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝۱۰۱ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ

بیٹا عطا فرما ۝۱۰۰ بس ہم نے اُسے ایک حوصلہ مند بیٹے کی بشارت دی ۝۱۰۱ بس جب یہ لڑکا اُس عمر کو پہنچا کہ ابراہیمؑ کے ساتھ ساتھ چلنے

يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ

لگا ابراہیمؑ بولے کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں بس اب تم دیکھو کہ تمہاری کیا رائے ہے جواب میں بیٹے نے کہا

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۰۲

کہ اے اباجان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کر ڈالیے آپ مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والوں میں پائیں گے - ۝۱۰۲

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝۱۰۳ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝۱۰۴ قَدْ

بس جب دونوں نے ہمارا حکم تسلیم کر لیا اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو ماتھے کے بل ڈالا - ۝۱۰۳ اور ہم نے صدا دی کہ اے ابراہیمؑ ۝۱۰۴ تو نے خواب

منزل ۶

ف ۸۷ یعنی غیر اللہ کی بندگی کا ارادہ ترک نہیں کرنا چاہتے تو یہ بتاؤ کہ رب العالمین کی عبادت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے

ف ۸۹-۹۰ حضرت کے ہم عمر جوانوں نے قومی میلہ میں ساتھ چلنے پر اصرار کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منع کر دیا کہ میرا مزاج ٹھیک نہیں آسمان کی طرف نگاہ ڈال کر بہت ہی سوچ بچار کر ایک فیصلہ کر لیا تھا کہ بت خانہ پر اکیلے ہی دھاوا بول دیں اپنے اس حوصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری تھا کہ شہر کے لوگ قومی تہوار میں چلے جائیں تو پھر سنسان شہر کے مرکزی بت خانہ کو کلہاڑی سے توڑ پھوڑ کر قوم پر حجت قائم کریں ۔

ف ۹۱ مشرک سماج اپنے معبودوں کو چڑھاوے نذر لئے چڑھاتا ہے یہ سب کھانے پینے کی چیزیں بتوں کے قدموں میں رکھی جاتی ہیں اور براہِ راست یہاں کے ایجنٹ پجاری پنڈے مجاور یہ سامان خود ہڑپ لیتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانہ پر دھاوا بولا تو دیکھا کہ بتوں کے قدموں پر چڑھاوے پڑے ہیں اسی لیے بتوں سے پوچھا کہ تم کھاتے نہیں ہو ؟

ف ۹۹ لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانا چاہا اللہ نے اپنے حکم سے آگ کو ٹھنڈی کر دیا ابراہیم علیہ السلام سلامت بچ گئے، مگر قوم کی ہدایت کا شاید اب بھی وقت نہ آیا تھا اس لیے فرمایا کہ میں اب یہاں سے چلا جاؤں کا اللہ اپنے

منزل ٦

أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ
زقوم کا درخت کھلایا جائے ﴿٦٢﴾ ہم نے ظالموں کے لئے اس درخت کو آزمائش کا سبب بنایا۔ ﴿٦٣﴾ یہ درخت ٹھیک جہنم کی
تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾
جڑ میں سے نکلتا رہے گا۔ ﴿٦٤﴾ اس کا پھل سانپ کے پھن کی طرح جیسے شیطانوں کی کھوپڑیاں ہوں ﴿٦٥﴾
فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ
اس میں سے جہنمی لوگ کھائیں گے اور پیٹ میں بھرتے ہی جائیں گے۔ ﴿٦٦﴾ پھر اس کے کھانے کے اوپر
عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾
انھیں گرم کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ ﴿٦٧﴾ پھر یہ زہریلا طعام کھلا پلا کر ان کو آگ کے ڈھیر میں بند کیا جائے گا ﴿٦٨﴾
إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ
انھوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا تھا۔ ﴿٦٩﴾ پھر بھی ان کے نقش قدم پر برابر دوڑتے ہی چلے گئے۔ ﴿٧٠﴾ ان کے پہلے
ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
بہت لوگ ایسی حرکت پر گمراہ ہو چکے تھے۔ ﴿٧١﴾ اور ان میں بھی ہم اپنی طرف سے سمجھانے والے برابر بھیجتے ہی رہے ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾
جن کو سمجھایا گیا تھا پھر بھی نہ مانے تو ان کا انجام کیا ہوا تم بھی دیکھ لو۔ ﴿٧٣﴾ مگر صرف اللہ کے خالص بندے عذاب سے بچ گئے ﴿٧٤﴾
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ
نوح علیہ السلام نے ہم کو پکارا تھا پس ہم بھی کیا خوب دعا کا جواب دینے والے ہیں ﴿٧٥﴾ ہم نے نوح علیہ السلام کو اور ان کے گھر بار کو ایک بڑی مصیبت
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
سے نجات عطا فرمائی۔ ﴿٧٦﴾ اور ہم نے نوح ؑ کی نسل کو ہی باقی رہنے دیا۔ ﴿٧٧﴾ اور ہم نے بعد میں آنے والے
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
لوگوں میں یہ بات جاری رکھی۔ ﴿٧٨﴾ کہ تمام جہاں میں نوح ؑ پر سلام ہی سلام ہو ﴿٧٩﴾ نیکی پر چلنے والوں کے لئے ہماری جزا
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾
بھی خوب ہے۔ ﴿٨٠﴾ بے شک نوح ؑ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے ﴿٨١﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبا کر مار ڈالا ﴿٨٢﴾
وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَإِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
بے شک اسی کے طریقہ پر ابراہیم ؑ بھی تھے۔ ﴿٨٣﴾ جب ابراہیم ؑ نے اپنے رب کے حضور جھکے ہوئے دل کا نذرانہ پیش کیا ﴿٨٤﴾

ف٦٢ زقوم ایک زہریلا درخت ہے جس کے پھل شیطانی کھوپڑی کی طرح ڈرا دینے ہوتے ہیں جہنم کے ٹھیک بیچ سے یہ درخت نکلتا ہے جیسے ہی کھانے والے نے اسے کھایا تو پیٹ کی سب انتڑیاں مارے تیز زہر کی وجہ سے گل پگھل کر باہر نکل آویں گی۔

ف٦٣ دنیا میں یہ شبہ کرنے لگے کہ آگ ہی آگ ہو اس کے بیچ میں جھاڑ کیسے رہ سکتا ہے اور آخرت میں بھوک مٹانے کو اسی زہریلے درخت سے پیٹ بھرے بغیر چھٹکارا نہیں ظالموں کے لئے یہ درخت دونوں جگہ آزمائش اور فتنہ کا سبب ہوگیا

ف٦٨ جس طرح جانوروں کو یہاں کھلا پلا کر واپس لاتے ہیں اور کھونٹے سے باندھ دیتے ہیں وہاں جہنم کے لوگوں کو زہریلا کھانا کھلا پلا کر پھر آگ کے ڈھیر میں موند دیا جائے گا۔

ع ٥٣ ٢ ٦

وقف لازم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ

نہیں دی جارہی ہے ﴿۳۹﴾ مگر جو اللہ کے خاص بندے ہیں وہ عذاب سے بچائے جائیں گے ﴿۴۰﴾ سب کو معلوم ہو جائے کہ ان کے لیے بہترین

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى

رزق ہے۔ ﴿۴۱﴾ ہر قسم کے میوے اور وہاں ان کا اکرام کیا جائے گا ﴿۴۲﴾ نعمت سے بھرپور باغوں میں ان کا قیام ہو گا ﴿۴۳﴾ ایک دوسرے

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ

کے آمنے سامنے شاہی تختوں پر براجمان ہوں گے ﴿۴۴﴾ بہتی ہوئی صاف ستھری شراب کے جام کا دور چل رہا ہو گا ﴿۴۵﴾ رنگ میں سفید

لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اور پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی۔ ﴿۴۶﴾ وہاں ان کا کبھی بھی سر نہ دکھے گا اور کبھی فضول بکواس بھی نہیں کریں گے ﴿۴۷﴾ بڑی

عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

بڑی آنکھوں والی نیچی نگاہ رکھنے والیاں ان کے پہلو میں ہوں گی۔ ﴿۴۸﴾ اتنی صاف ستھری گویا وہ انڈے میں حفاظت سے رہنے والے بیضہ کی طرح ہوں گی ﴿۴۹﴾

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ

مجلس میں آمنے سامنے ہوں گے دنیا کی زندگی کے بارے میں ایک دوسرے کے حالات پوچھ رہے ہوں گے ﴿۵۰﴾ ان میں ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا

اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

ایک پڑوسی تھا۔ ﴿۵۱﴾ وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ کیا تو آخرت کو سچ جانتا ہے۔ ﴿۵۲﴾ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا چورا ہو جائیں گے تو ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ﴿۵۳﴾ فرمایا جائیگا کہ کیا تم جھانک کر اسے دیکھنا چاہو گے ﴿۵۴﴾

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

وہ اپنے ساتھی کو جیسے ہی جھانکے گا تو اسے آگ کے ڈھیر کے بیچوں بیچ دیکھے گا۔ ﴿۵۵﴾ چیخ اٹھے گا کہ اللہ کی قسم کہ تو لگا ہی تھا کہ مجھے برباد کر ڈالے ﴿۵۶﴾

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

اگر مجھ پر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو آج میں بھی عذاب میں گرفتار لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ ﴿۵۷﴾ تو کیا اب ہم کو موت نہیں آئے گی ﴿۵۸﴾

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

ہاں ہاں بس پہلی بار کی موت ہو چکی سو ہو چکی اب الحمد اللہ ہم کو کسی عذاب میں جانا نہیں ہو گا ﴿۵۹﴾ یقیناً یہ بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا

ہے۔ ﴿۶۰﴾ ایسی ہی کامیابی کے لیے ہر عمل کرنے والے کو عمل کرنا چاہیے۔ ﴿۶۱﴾ کیا یہ مہمانی اچھی رہی یا وہ کہ کسی کو

ف ۴۹ جس طرح انڈے کے اندر سفید چمک دار صاف ستھری جھلی ہوتی ہے کہ کسی کا ہاتھ بھی نہ لگا ہو یہ مثال ہے جنت کی حوروں کے محفوظ ہونے کی پھر بعض مقامات پہ یہ بھی فرمایا کہ آج تک کسی جن یا انسان نے ان کو چھوا بھی نہ ہو گا۔

ف ۵۸ یہ جنتی اپنے پڑوسی کو جب جہنم کے بیچ دیکھے گا تو اسے اللہ کے بہت ہی فضل اور نعمت کی قدر ہو گی تعجب میں اس کے منہ سے نکل جائے گا کہ یہاں اس جنت میں کہیں ہم کو مرنا تو نہیں پڑے گا کہ پھر یہاں سے بھی نکالے جائیں بعد میں اسے خود احساس ہو جائیگا کہ یہاں نہ موت ہے اور نہ یہاں سے نکالے جائیں گے۔

منزل ٦

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ

لو جس دن کا آنا تم جھوٹ بتاتے رہے تھے وہ انصاف کا دن اب تم پر آ گیا ہے ۔ (٢١) حکم ہوگا کہ گھیر گھار کر جمع کر لیا جائے تمام

ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

ظالموں کو اور ان کے جوڑوں کو اور جن کی یہ لوگ عبادت کرتے تھے ان کو بھی ساتھ میں لایا جائے ۔ (٢٢) اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے والوں کو بھڑکتی

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ

آگ کی طرف ہانک کر لے جاؤ ۔ (٢٣) ہاں ذرا دیر ان کو ٹھہراؤ کہ ان سے اور کچھ پوچھنا ہے (٢٤) پوچھا جائیگا کہ تم کو کیا ہوا تم ایک

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

دوسرے کی کچھ مدد کیوں نہیں کر رہے ہو (٢٥) بلکہ آج وہ اپنے ماتھے جھکائے ہوں گے ۔ (٢٦) جب ان کو کچھ دیر کے لیے ٹھہرایا جائیگا تو آپس

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے سوال جواب کرنا شروع کر دینگے (٢٧) کہنے والے کہیں گے کہ کیا تم ہی وہ لوگ ہو جو سیدھی راہ کا دھوکہ دیکر ہم پر چڑھے آتے تھے (٢٨)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

وہ کہیں گے بلکہ تم خود ہی ایمان قبول رکھنا نہیں چاہتے تھے (٢٩) ہم کو تم پر کچھ زور نہیں تھا بلکہ تم خود سرکش

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾

لوگ تھے ۔ (٣٠) ہمارے رب کا فرمان ہم پر لاگو ہو گیا اب ہم کو عذاب چکھتے ہی رہنا ہے (٣١)

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ

ہم نے تم کو بے راہ کیا بے شک ہم خود بھی گمراہ تھے (٣٢) بے شک آج کے دن عذاب میں یہ سب کے سب

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا

اکٹھے گرفتار رہیں (٣٣) مجرم لوگوں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں (٣٤) بات دراصل یہ تھی کہ دنیا میں جب ان سے

قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا

یہ کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہیں کرو تو یہ لوگ اپنا تکبّر بتانے لگتے تھے (٣٥) اور کہتے تھے کہ کیا ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر ہم اپنے

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾

معبودوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں ۔ (٣٦) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لیکر آئے اور سب رسولوں کی دعوت کی سچّائی کا اعلان کرتے ہیں (٣٧)

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

انکاری لوگو بے شک اب تم کو دردناک عذاب چکھتے ہی رہنا ہے (٣٨) اور تم کو تمہارے برے اعمال کے بدلے کے سوا کوئی اور سزا

ف ٢٤-٢٥
ع ٢١/١ ٥
بے یار و مددگار جہنم کی طرف ہانکے جا رہے ہیں لیکن کوئی کسی کی کچھ بھی مدد نہیں کر رہا ہے، اس لئے ان کو کچھ دیر کے لئے کھڑا رہنے کا حکم ہوگا اور انھیں پوچھا جائے گا کہ اس طرح سر جھکائے سزا بھگتنے کو
ع
چلے جا رہے ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد کیوں نہیں کر رہا جبکہ دنیا میں تمہارا جتھا جماعت بڑی دور کی ہانکتے تھے کہ یہ فلاں اور وہ فلانے ہمارے مددگار ہیں اور وہ ہماری فریاد کو پہنچے گا یہ شاید اس لئے بھی کہا جائے کہ ان کو مزید ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑے جیسا کہ آیت نمبر ١٨ میں فرمایا ہے

ف ٢٨-٢٩ آخرت میں ان کی تکرار ہوگی اکثر جو لوگ سیدھی راہ کا بہانہ بنا کر غلط راستے پر عوام کو ڈالتے تھے اِن پر گمراہ عوام بگڑ پڑیں گے یہاں ان دونوں گروہ کی حشر کے میدان میں تکرار کا ذکر ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

صف باندھ کر قطار میں کھڑے رہنے والوں کی قسم ① پھر جھڑک کر ڈانٹ دینے والوں کی قسم ② ان کی قسم جو نصیحت نامے کی تلاوت کرتے ہیں ③ بے شک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾

صرف ایک ہے ④ وہی رب ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کا اور سورج کے طلوع ہونے کے تمام مقامات کا رب بھی وہی اکیلا ہے ⑤

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

بے شک اس پار کے آسمان یعنی دنیا کے آسمان کو سجانے والے ہم ہیں ہم نے ستاروں سے اسے زینت عطا کی۔ ⑥ اور آسمان کو ہم نے ہر طرح کے شیطانی شر سے

مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

محفوظ کر دیا ⑦ اوپر کی مجلس کی طرف کان لگا کر سن لینا ان کے بس کی بات نہیں ہر طرف سے ان کو مار مار کر بھگا دیا جاتا

جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

ہے۔ ⑧ چاروں طرف سے آتش کے جھٹکے مار کر انھیں ہٹا دیا جاتا ہے اور یہ عذاب ان پر ہمیشہ کا رہا ⑨ مگر کوئی اچکا شیطان ہمت کرکے جیسے ہی آگے بڑھنے لگے تو پھر اسے

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ

دھکیل کر ایک چمکتا انگارا پیچھا کر کے اسے جلا کر بھسم کر ڈالتا ہے ⑩ آپ ان سے پوچھو کہ ان لوگوں کا پھر پیدا کرنا مشکل ہے یا فرشتوں کا پیدا کرنا جبکہ

خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾

انسان کو تو ہم نے چپکتی لس دار مٹی سے پیدا فرمایا ہے ⑪ بلکہ آپ کو تو تعجب ہوتا ہے اور یہ لوگ مذاق میں بات کو ٹال رہے ہیں ⑫

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ

جب جب ان کو نصیحت سے بات سمجھائی جاتی ہے اسکا اثر قبول نہیں کرتے ⑬ جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اس کی بھی ہنسی اڑاتے ہیں ⑭ کہتے ہیں یہ سب کچھ نہیں،

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾

کھلی ہوئی جادو کی بات ہے۔ ⑮ کیا جب ہم مر جائیں گے ہڈی مٹی کا چورا ہو جائیں گے اس کے بعد پھر ہم کو زندہ کیا جائے گا ⑯

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادے بھی ⑰ آپ کہدو کہ ہاں سب اٹھایا جائیگا اور تم بہت ذلیل بھی کئے جاؤ گے ⑱ بس فقط ایک ہی زور کی ڈانٹ اور

وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾

جھڑکی سے یہ لوگ زندہ ہو کر پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے ہوں گے۔ ⑲ چیخ رہے ہوں گے ہائے ہماری بدبختی یہ تو انصاف اور بدلے کا دن آ ہی گیا۔ ⑳

المنزل السادس ٦

ف⑤ سورج کے نکلنے کے مقامات ہر دن الگ الگ ہوتے ہیں اس لئے مشارق فرمایا۔ مشرق وہ سمت ہے جہاں سے سورج نکلتے ہوئے دکھائی دیتا ہے، لیکن پو پھٹتے ہی پہلی کرن جب زمین والوں پر پڑتی ہے، وہ مشرق سورج کی ہر دن جدا جدا ہوتی ہے اسی طرح غروب ہونے کے بھی الگ الگ مقامات ہوتے ہیں، دیکھئے۔ سورہ ۵۵ الرحمٰن آیت ۱۷ سورۃ ۷۰ المعارج آیت ۴۰

ف⑥ آسمان نیچے اوپر سات ہیں ہماری زمین سے دنیا میں ہمیں جو آسمان دکھائی دیتا ہے اسے قرآن پاک میں آسمانِ دنیا کہا گیا ہے یعنی دنیا میں رہنے والوں کے لئے اِس پار کا آسمان۔

ف⑧ آسمان کی طرف فرشتے چڑھتے ہیں اہلِ ایمان کی روح اور جیتے جی بعض انبیاء و مرسلین بھی آسمان پر بلائے گئے جیسے ادریسؑ اور عیسیٰؑ اور آخری نبی جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں آسمانوں کی سیر کرائی گئی حضرت ابراہیمؑ ادریسؑ اور عیسیٰ علیہم السلام سے حضورؐ کی ملاقات معراج شریف میں ہونے کا تذکرہ بھی علماء کرام کرتے ہیں۔

ف⑪ مشرک لوگ آخرت میں پیدا ہو کر کھڑا ہونا ناممکن بتاتے تھے اللہ نے پوچھا تم کو چپکتی مٹی سے پیدا کر دیا حقیر مخلوق ہو جبکہ فرشتوں جیسی مخلوق اور آسمان زمین ستارے سیارے ہم نے پیدا کر دیئے واقعی آسان اور مشکل کی بات ہوتی تو انسان کا پیدا کرنا زیادہ آسان کام ہے اور زمین آسمان فرشتوں کا پیدا کرنا اس سے بڑا کام ہے لیکن اللہ کے لئے نہ یہ مشکل نہ وہ مشکل۔

يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

جاتے ہیں (۷۲) ان چارپایوں میں ان کے بہت سے منافع ہیں اور پینے کے لیے دودھ کے گھاٹ کے گھاٹ ہیں کیا پھر بھی ان کو نہیں سوجھتا ہمارا شکر ادا کیوں نہیں کرتے (۷۳) پھر بھی انھوں نے اللہ

مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

کے سوا دوسروں کو اپنا معبود بنایا تاکہ مددگاری میں ان کو کام آویں۔ (۷۴) یہ کیا ان کی مدد کرسکیں گے بلکہ الٹے ان کے معبودوں کا

وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

لشکر ہمارے حضور گرفتار کرکے لایا جائے گا۔ (۷۵) آپ ان کی باتوں کو سن کر غمزدہ نہ ہوں ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ

چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (۷۶) کیا انسان کو یہ نہیں معلوم کہ ہم نے اسے پانی کی ٹپکتی بوند سے پیدا کیا اب انسان کا حال یہ ہے کہ

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ

اس کے بیان میں جھگڑے کا پہلو نمایاں ہے (۷۷) ہمارے لیے مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا اور کہنے لگا کہ ہڈیاں جب

مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ

چورا ہوجائیں گی پھر اسے کون زندہ کرسکتا ہے۔ (۷۸) آپ کہہ دو کہ جس نے پہلی بار اسے پیدا کیا ہے وہی اسکو پھر پیدا کرکے

مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ

دکھائیگا اور وہ تو ہر طرح کی مخلوق بنانا جانتا ہے۔ (۷۹) یہ اسی کی قدرت کا نشان ہے کہ تمہاری ضرورت کے لیے ہرے درخت

الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

میں آگ کی خاصیت رکھدی جس کے ذریعہ سے آگ کی چنگاری حاصل کرتے ہو (۸۰) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا وہ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ

ان کو فنا کرکے پھر ویسے ہی پیدا نہیں کرسکتا؟ کیوں نہیں وہی تو ہے جو سب سے بڑا بنانے والا اور علم

الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

والا ہے (۸۱) یہ اسی کی شان ہے کہ جب کسی چیز کے بنانے کا نقطہ ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا فرمان کافی ہوتا ہے کہ کن یعنی ہوجا تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے (۸۲)

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ع

بس ہر عیب سے پاک ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف پلٹ کر لائے جاؤ گے۔ (۸۳)

سُورَةُ الصَّٰفَّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ صٰفّٰت مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ۱۸۲ آیات ۵ رکوع ہیں۔

ف ۷۳ اصل میں لفظ "مشارب" استعمال ہوا ہے جانوروں کے تھن سے آتا ہے شمار دودھ نکلتا ہے کہ پانی کے گھاٹ کی طرح دودھ کے تالاب بن جائیں، پھر جانوروں میں اونٹ کے پیٹ میں اللہ نے ایک تھیلی رکھدی ہے کہ ریگستانی مسافر پانی نہ ملنے کی صورت میں اسی تھیلی کو استعمال میں لاتا ہے، اسی طرح جانوروں کی چربیوں میں گھی تیل اور سیال چیزیں بھی آدمی کے لیے منافع کا سامان ہے یہ سب کرشمہ اللہ کی قدرت کا ہے جو نہ لئے وہ ناشکرا ہے۔

وقف لازم

ف ۷۴ اللہ نے انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر اسکی مدد کی اسے سہارا دیا اسکی سب ضرورتوں کے سامان تیار کردیئے لیکن گمراہ انسان نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور مددگاری اور نصرت کے لیے اس نے بہت سے خیالی معبودوں کی فوج اپنے عقیدہ میں بٹھائی تاکہ ان کی مدد کے وقت اسے ان سے سہارا ملے۔

ف ۷۵ جنھیں اپنا بچانے والا سمجھتے تھے اور اسی غرض کے لیے معبودوں کی ایک فوج کی فوج دنیا میں اپنے عقیدہ میں سجائے ہوئے تھے وہ ان کے حق میں ایسا لشکر ثابت ہوا جو عین مدد کے وقت دھر لیا گیا جب کہ حشر کے میدان میں ان پر وقت آپڑا کہ اب کوئی غیر اللہ ان کی نصرت اور مدد کو آگے آئے، مگر وہاں بات الٹی پڑی کہ جن کو دنیا میں اپنا مددگار سمجھتے رہے وہ اگر نیک تھے تو خدائی فوجدار تھے آج وہ اپنے مالک کے دربار میں اجر پانے کے لیے جمع ہیں صف باندھ

وقف غفران لازم

۵ ع ۱۲/۴

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ

اے آدم کے بیٹو! کیا میں نے تم سے یہ وعدہ نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی بندگی نہ کرنا وہ تمہارا کھلا ہوا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۶۰) ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (۶۱) وَلَقَدْ

دشمن ہے۔ (۶۰) بندگی تو صرف میری ہی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے (۶۱) پہلے لوگوں میں

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ (۶۲) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

تمہاری انسانی برادری کی بڑی تعداد کو شیطان نے بے راہ کر دیا کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہ لو گے (۶۲) لو اب اس کا نتیجہ تمہارے سامنے

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۶۳) اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (۶۴) اَلْيَوْمَ

جہنم ہے جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا۔ (۶۳) ہماری نافرمانی کا وبال بھگتنے کے لئے آج اس میں داخل ہو جاؤ (۶۴) آج کے دن ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

ان کے منہ کو سیل لگا کر بند کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پیر گواہی دیں گے ان سب کاموں پر جو یہ

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۶۵) وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

لوگ کیا کرتے تھے۔ (۶۵) اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا کر اندھا بنا دیتے پھر راستہ کی تمنا بھی کرتے کہاں دیکھ سکتے اور ان

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ (۶۶) وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

کو کیا دکھائی دیتا (۶۶) اگر ہم چاہتے تو ان کے چہروں کے روپ بدل کر اچانک ان کی صورتوں کو مٹا دیتے کہ اپنی جگہ پر کھڑے کے کھڑے رہ جاتے نہ آگے

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ (۶۷) ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا

بڑھ کر راہ پا سکتے نہ پیچھے ہٹ کر واپس جا سکتے۔ (۶۷) اور بعض آدمیوں کی عمر ہم بڑھا دیتے ہیں تو بناوٹ میں اسے کبڑا کر دیتے ہیں کیا یہ منظر دیکھ کر بھی

يَعْقِلُوْنَ (۶۸) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

ان کو عقل نہیں آئی (۶۸) ہم نے اپنے نبی ؐ کو شعر شاعری نہیں سکھائی اور یہ علم ان کے شایانِ شان نہیں انھیں تو نصیحت کا بھرپور بیان کرنے والا

وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (۶۹) ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي

قرآن ہم نے عطا فرمایا۔ (۶۹) تاکہ جو کوئی زندہ ہو اسے جھنجھوڑ دیا جائے اور انکاری لوگوں پر ہماری طرف سے حجت پوری ہونے کا فرمان

الْكٰفِرِيْنَ (۷۰) اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا

ثابت ہو جائے۔ (۷۰) کیا ان کو یہ بھی نہیں دکھتا کہ ان کی ضرورت کے لئے ہم نے چارپائے اپنے ہاتھ سے بنا کر ان کے قابو میں دیئے اور یہ اب ان جانوروں

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ (۷۱) وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا

کے مالک بنے پھرتے ہیں۔ (۷۱) اور ہم نے ان جانوروں کو ان کے آگے عاجز اور تابع کر دیا کچھ پر سواری کرتے ہیں اور کچھ چارپایوں کو کھا بھی

وقف غفران ۱۲

ع ۴

ف ۷۱ سب چیزوں کا اصل خالق اور اصل مالک اللہ ہے اپنے بندوں کی ضرورتوں کی چیزیں انھیں بنا بنا کر دیتا ہے پھر یہ لوگ ان چیزوں کے مالک بنے پھرتے ہیں کہ یہ میرا گھوڑا ہے یہ میرا ہاتھی ہے یہ بکریاں اور یہ گائے بیل کا مالک میں ہوں لیکن آدمی نہیں جانتا کہ اصل مالک کا غلام ہو کر اپنے آقا کو وہ خود بھول گیا۔

منزل ۵

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ نے تم کو جو رزق عطا فرمایا ہے ۔ اس میں سے حاجت مندوں پر بھی خرچ کرتے رہو تو انکاری لوگوں نے ایمان والوں سے کہا

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾

کہ اللہ جسے چاہتا ہے کھانا دیتا ہے تو پھر ہم کو کیا ضرورت پڑی کہ ہم کسی کو کھلائیں تم لوگ کھلی ہوئی غلط بات کہتے ہو ۔ (٤٧)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ قیامت کا یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ (٤٨) کچھ زیادہ انتظار ان کو نہیں کرنا

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

پڑے گا معمول کے مطابق جبکہ لوگ اپنے جھگڑے بکھیڑوں میں مصروف ہوں گے اور اچانک ان کو ایک زور کی چنگھاڑ دھر لیگی (٤٩) اتنی سکت بھی ان میں نہ ہوگی کہ کسی کو کچھ وصیت

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

کرسکیں اور کوئی بھی اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ جا سکے گا ۔ (٥٠) صور میں پھونک ماری جائیگی کہ یکایک اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کے

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

حضور دوڑتے بھاگتے جمع ہو جائیں گے ۔ (٥١) کہیں گے ہائے ہماری بدبختی کس نے ہم کو ہماری قبروں سے نکال باہر کیا

مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ

جواب پا جائیں گے کہ رحمٰن کا وعدہ پورا ہونے کا یہ وقت آگیا اور رسولوں نے جو خبر دی تھی سچ سچ ثابت ہوگئی (٥٢) بس ایک زور کی آواز

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ

نے ان سب کو جمع کر کے ہمارے حضور حاضر کر دیا ۔ (٥٣) آج انصاف کا ایسا دن

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ

آگیا کہ کسی پر بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو تمہارے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ مل کر رہے گا (٥٤) بے شک جنت والے اس

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

دن عیش میں مشغول ہو کر خوش دلی سے آپس میں باتیں کر رہے ہوں گے ۔ (٥٥) وہ اور ان کے جوڑے گھنی چھاؤں میں شاہی تختوں پر تکیہ لگائے آرام

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾

کا لطف لے رہے ہوں گے ۔ (٥٦) ان کے لئے جنت میں طرح طرح کے میوے ہوں گے اور جو چیز طلب کریں گے فوراً ملتی رہے گی ۔ (٥٧)

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

رحمت والے رب کی طرف سے سلام بھر پور قول ان کے حق میں جاری ہوگیا ۔ (٥٨) اعلان ہوگا کہ اے مجرم لوگو! آج تم الگ ہو جاؤ ۔ (٥٩)

ف ٤١ طوفانِ نوح کے وقت جو لوگ کشتی میں سوار تھے ان کو ڈوبنے سے اللہ نے بچا نہ لیا ہوتا تو انسانی نسل ختم ہو جاتی ۔

ف ٤٣ یا پانی کو بے قابو کر دے کہ ہر طرف سیلاب پھیل جائے یا کشتی کو ڈبا دے کہ کوئی فریاد کو پہنچنے والا بھی نہ ملے ۔

ف ٤٧ بعض مالدار لوگوں کی عقل الٹی چلتی ہے کہ جب اللہ نے جسے چاہا دیا جسے چاہا نہ دیا تو پھر ہمکو کیا پڑی ہے کہ جسے اللہ نے نہیں کھلایا اسے ہم کھلائیں یا اس کی حاجت پوری کرتے پھر یہ نہیں جانتے کہ اللہ نے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ رزق اسی امتحان کے لئے دیا ہے کہ ایک دوسرے کے کام آویں ۔

٣ ع ١٨ ٢

ف ٥١ ایک ایک قبر سے ہزاروں ہزار مردے زندہ ہو کر ٹڈی دل کی طرح نکل کر میدانِ حشر میں صف بندی کے لئے دوڑ رہے ہوں گے ۔

نصف القرآن
نصف منزل
نصف حزب

ف ٥٥ معلوم ہوا کہ جنت میں عیش و عشرت آرام و راحت کے ساتھ آدمی کو مجلسی زندگی بھی نصیب ہوگی تنہائی میں ان کا جی نہ اکتائے گا اور ہنسی خوشی میں وقت گزار رہے گے کہ وقت بھی کبھی ختم نہ ہوگا ۔

ف ٥٩ دنیا میں مجرم مسلم سب ایک ساتھ رہتے تھے وہاں الگ الگ ہو جائیں گے ۔

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

چشمے بھی جاری کر دیے۔ (٣٤) زمین کی ایسی پیداوار بھی یہ لوگ کھاتے ہیں جس پر ان کے ہاتھوں کی محنت نہیں پھر بھی

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ

ہمارا شکر ادا نہیں کرتے (٣٥) ہر عیب سے اللہ پاک ہے جس نے سب مخلوق کو جوڑے میں پیدا فرمایا زمین کی پیداوار میں بھی اور خود ان میں بھی عورت

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ

مرد کا جوڑا ہے اور ان تمام چیزوں میں بھی جوڑے بنائے جسے یہ لوگ ابھی جانتے نہیں۔ (٣٦) انکے سمجھنے کے لیے رات بھی ایک خاص نشان ہے

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا

جس کے اوپر سے دن کو ہم کھینچ لیتے ہیں کہ یہ لوگ اندھیاری کے گھیرے میں آجاتے ہیں (٣٧) سورج ایک خاص رفتار سے اپنے ٹھکانے کی طرف چلے جا رہا ہے یہ

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

اندازہ باندھا ہوا ہے غالب علم والے کا۔ (٣٨) اور ہم نے چاند کی منزلوں کو خاص انداز سے مقرر کر دیا۔ یہاں تک کہ اسکی عادت میں شامل

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ

ہے کہ کھجور کی پرانی ڈال کی طرح ہوا جاتا ہے۔ (٣٩) سورج کے بس کی بات نہیں کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن کے پہلے آسکتی

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ

ہے سب کے سب اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔ (٤٠) یہ ایک نشان بھی انکے لیے کیا

أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ

کم تھا کہ ہم نے ان کی اولاد کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کرکے انسانی نسل کو جاری رکھا۔ (٤١) کشتی کی مثال اور بھی بہت سی چیزیں ہم نے پیدا کر دیں تاکہ انکی

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾

سواری کا انتظام ہوتا رہے (٤٢) اگر ہم چاہتے تو ان کو پانی میں ڈبا ڈبا کر مار ڈالتے کہ کوئی ان کی چیخ پکار کو سننے والا بھی نہ ملتا اور انہیں اس مصیبت سے کوئی نجات بھی نہ دلا سکتا (٤٣)

إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا

مگر یہ ہماری مہربانی سمجھو کہ ایک وقت تک سامانِ زندگی برتنے کے لیے دیے جا رہے ہیں (٤٤) جب انھیں یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے آگے پیچھے آنے والی مصیبتوں

بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ

سے بچنے کی فکر تو کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (٤٥) ان کے رب کی طرف سے جب بھی کوئی

آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ

نشان ان کے پاس آتا ہے اسے بے دھیانی سے ٹال دیتے ہیں۔ (٤٦) اور جب ان سے کہا جائے کہ

کامیاب ہوں اللہ نے ان کی آواز اور تمنا کو قرآن مجید میں نازل فرما کر قیامت تک کے لوگوں کو اطلاع ملتی رہے اس کا انتظام فرما دیا۔

ف ٣٥ زمین میں قدرتی جنگلات خود رو درخت بھی ہوتے ہیں جس کی کاشت کاری انسان نہیں کرتا بلکہ اب بھی زمین کے بعض خطے ایسے ہیں کہ انسان وہاں تک پہنچ بھی نہیں پایا جہاں ہزاروں سال کے درخت کھڑے ہیں یہ قدرت کی دین ہے آدمی کی محنت اس پر کچھ نہیں مگر یہ بھی اس کو کھاتے اور استعمال میں لاتے ہیں انسان پر لازم ہے کہ کھانے پینے کی ہر چیز بلکہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

ف ٣٦ تخلیق میں عورت مرد نر مادہ کا تناسب رکھا نسل کا پھیلاؤ بھی اسی کے ساتھ جوڑ دیا خود اپنی ذات میں پاک ہے اکیلا وحدہٗ لاشریک باقی جتنے ہیں سب کے جوڑے ہیں اس کی مثال کا کوئی نہیں مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(٤٣) الزخرف ١٢

(۵١) سورۃ الذاریات ٤٩

ف ٤٠ فلک کہا دائرے کو، ہر سیارے ستارے کا مدار اور دائرہ الگ الگ ہے کوئی کسی کی سرحد میں نہیں جا سکتا، ادھر لٹک رہے ہیں جیسے پرندے ہوا میں ادھر اڑتے ہیں رحمٰن کے سوا انھیں کوئی تھام نہیں سکتا سورج چاند کا خاص یہاں ذکر فرمایا کہ ان دونوں سے انسانوں کے لاکھوں لاکھ ظاہری باطنی کام ہوتے ہیں، باقی اور ستارے سیاروں کی بھی کمی نہیں جن کی اونچان تک انسانی نگاہ ابھی تک نہیں پہونچ سکی۔

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

میرے پاس کیا عذر اور بہانہ ہوسکتا ہے کہ میں اُس معبود کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور آخر تم بھی اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہو ﴿۲۲﴾ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ

کو معبود بناؤں کہ اگر رحمٰن کا ارادہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ہو جائے تو ان کی شفاعت بھی مجھے نفع نہ دے سکے اور ان میں سے کوئی مجھے چھڑا

شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ

بھی نہ سکے ﴿۲۳﴾ اگر میں ایسا کروں تو یہ کھلی ہوئی غلط راہ ہے۔ ﴿۲۴﴾ میری بات تو سنو کہ میں تو

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ

تمہارے رب پر ایمان لا چکا ہوں۔ ﴿۲۵﴾ حکم ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو جا جیسے ہی وہ جنت میں داخل ہوا کہنے لگا کاش میری قوم کو بھی یہ بات

یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ

معلوم ہو جاتی۔ ﴿۲۶﴾ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور اکرام و عزت والے لوگوں میں مجھے شامل فرمالیا۔ ﴿۲۷﴾ اس کی

اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا

شہادت کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی بڑا لشکر ہم نے نہیں بھیجا اور ہم کو اس کی ضرورت بھی پیش نہیں

مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

آئی ﴿۲۸﴾ بس ایک زور کی آواز نے پوری قوم کو پھاڑ ڈالا کہ انکی زندگی کا چراغ بجھ کر رہ گیا۔ ﴿۲۹﴾

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

افسوس بندوں کی حالت پر کہ جب بھی ہماری طرف سے کوئی رسول انھیں راہ بتانے کو بھیجا گیا تو انھوں نے اس کی بات کو ہنسی

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

میں ٹال دیا۔ ﴿۳۰﴾ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے بہت سے زمانے کے لوگوں کو، ہم نے ہلاک کر ڈالا کہ کوئی ایک بھی ان کی طرف

اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ

واپس نہیں آسکا۔ ﴿۳۱﴾ ابھی یہ سب کے سب ہماری قید میں گرفتار ہیں اور قیامت کے دن ان تمام کو ہمارے حضور پیشی میں لاکر حاضر کیا جائے گا ﴿۳۲﴾ ان

اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

کے لیے مردہ زمین بھی ایک نشانی ہے کہ ہم اسے زندہ کر دیتے ہیں اور اس میں سے ہم نے اناج نکال دیا کہ یہ لوگ کھاتے جا رہے

یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا

ہیں۔ ﴿۳۳﴾ زمین میں ہم نے اناج کے علاوہ کھجور اور انگور کے باغ بغیچے بھی خوب اُگا دیئے اور زمین میں ہم نے پانی کے جھرنے اور

الجزء الثالث والعشرون ۲۳

ف ۲۵ یعنی میں کسی ایسے رب پر ایمان نہیں لایا جس کا تم سے کوئی تعلق نہ ہو بلکہ میں تو اسی رب پر ایمان لایا ہوں جو تم کو کھانا دیتا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے تمہارے پالنے والے پر جب میں ایمان لایا تو تم کو میرا ساتھی بن جانا چاہیے تھا لیکن تم ہو کہ الٹا مجھ سے دشمنی کرتے ہو اور میری بات بھی سننے کو تیار نہیں ہو

ف ۲۶ آخر اس کی قوم نے اسے دعوتِ توحید پر شہید کر دیا جیسے ہی شہید ہوا اللہ نے فوری طور پر اسے جنت میں داخل فرمایا وہاں بھی اسے اپنی قوم یاد آگئی جس نے اس کو مار ڈالا تھا ان کی خیر خواہی میں کہنے لگا کہ کاش میری قوم کو اس کی اطلاع مل جاتی کہ انھوں نے میری بات کو رد کیا اور رسولوں کی دعوت بھی نہ مانی جب کہ اس دعوت کو قبول رکھنے میں جنت ہے معلوم ہوا کہ شہید کو فوراً داخلۂ جنت ہے اوروں کو حشر و حساب کے بعد۔

وقف غفران ۱۶

ف ۲۷ یعنی انھوں نے مجھے بے قیمت سمجھ کر قتل کر ڈالا اور میرے رب نے مجھے شہید کا مرتبہ دے کر بے حساب فوراً جنت میں داخل فرما کر مجھ پر ایسا کرم فرمایا کہ اگر ان کو میرے رتبے اور کامیابی کی اطلاع ملے تو یہ لوگ بھی ایمان قبول کر لیں یہ شخص حبیب نجار تھے بڑھئی کا کام کرتے تھے بستی والوں نے رسولوں کو ستانا شروع کیا تو یہ اپنے گاؤں کے کنارے سے دوڑتے آئے اور بیچ بچاؤ کیا قوم نے ان کو شہید کر دیا مگر جنت میں بھی انھیں اپنی قوم یاد رہی کہ کاش ان کو ایمان نصیب ہو اور میری طرح

ع ۲ / ۲۰ / ۱

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ

اور بن دیکھے رحمٰن سے ڈرنے لگے۔ بس ایسے کو آپ بشارت سنا دو مغفرت اور عظمت والے اجر کی۔ ﴿١١﴾ بے شک ہم ہی مردے تو ان کو

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ

صرف ہم ہی زندہ کریں گے، اور جو کچھ یہ لوگ آگے بھیج چکے ہیں، اور جو کچھ اپنے نشانات پیچھے چھوڑ آئے ہیں، اسے ہم نے لکھ رکھا ہے، اور سب کی سب

اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ

چیزوں کو ہم نے سامنے دکھائی دینے والے دفتر میں درج کر رکھا ہے ﴿١٢﴾ ان کے لیے بیان کرو ایک بستی والوں کا قصہ جب

الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

ان کے پاس پیغمبر آئے۔ ﴿١٣﴾ جب ہم نے اس بستی کی اصلاح کے لیے دو رسولوں کو بھیجا، بستی

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا

والوں نے دونوں کی بات کو جھٹلایا، تب ہم نے تیسرا رسول بھیج کر پہلے دو رسولوں کو تقویت عطا کی ﴿١٤﴾ آبادی والوں نے

مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ

کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو، رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم جھوٹ بول

اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾

رہے ہو۔ ﴿١٥﴾ رسول بولے کہ ہمارا رب اس بات کو خوب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ﴿١٦﴾

وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ

ہماری ذمے داری بس یہ ہے کہ تم تک اللہ کا پیغام کھلے طور پر پہنچا دیں ﴿١٧﴾ بستی والے کہنے لگے ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں اگر تم اپنی دعوت سے باز

تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا

نہیں آتے تو ہم تم کو پتھروں سے مار ڈالیں گے، اور ہماری طرف سے تم کو بہت ہی دردناک تکلیف پہنچائی جائے گی۔ ﴿١٨﴾ رسول بولے کہ نحوست

طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

اور بدبختی تمہارے ساتھ لگی ہے، یہ کیا حرکت کرتے ہو، کہ تم کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر اتنا بگڑ بیٹھے ہو کہ مار پیٹ کے لیے ہاتھا پائی پر اتر آئے ہو۔ ﴿١٩﴾

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا

بیچ بچاؤ کے لیے اتنے میں ایک آدمی شہر کے دور کے علاقے سے دوڑتا ہوا آ پہنچا اور بولا کہ اے میری برادری کے لوگو! یہ لوگ اللہ کے رسول ہیں،

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ان کی بات مان لو۔ ﴿٢٠﴾ ف تمہارا اسی میں بھلا ہوگا، کہنا مان لو ایسوں کا جو تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتے، اور راہ بتاتے ہیں سیدھی سیدھی ﴿٢١﴾

وقف غفران

ع ١ ١٢ ١٨

وقف لازم

ف ١٤ معلوم ہوتا ہے کہ بستی والے شاید بہت سخت دل ہوں اور بہت ہی بدراہ ہوں، اس لیے اللہ نے انکی اصلاح کے لیے ایک کے بجائے دو ۲ رسولوں کو بھیجا، لیکن دونوں کو گاؤں کے لوگوں نے جھٹلایا، اور کسی طرح بھی نہ مانے تب اللہ نے ایک تیسرا رسول بھیجا، کہتے ہیں اس بستی کا نام انطاکیہ تھا۔

ف ٢٠ بستی کے لوگ رسولوں پر ٹوٹ پڑے، اور انہیں مار ڈالنے کی تیاری میں تھے کہ شور ہنگامے کی خبر سن کر ایک آدمی شہر کے کنارے دور رہتا تھا، دوڑتا ہوا آ پہنچا، اس کا نام حبیب نجار تھا بڑھئی کا کام کرتا تھا، اللہ کے رسولوں کی نصرت میں شہید ہوا۔ جیسا کہ آیت ٢٦ میں آگے آ رہا ہے۔

منزل ۵

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

فوراً ان کی پکڑ فرماتا، تو زمین کی پیٹھ پر چلنے والا ایک بھی بچ نہیں سکتا تھا، لیکن اُس نے ایک مقرر وقت تک انہیں ڈھیل دے رکھی ہے

مُّسَمًّىۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

۵ ع ۸ ۱۷

بس جب یہ مدت پوری ہو جائے گی، تو اللہ اپنے بندوں میں سے ایک ایک کو دیکھ لے گا۔ (۴۵)

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یٰسٓ مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں تراسی آیات اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ نام سے شروع ہے جو عالی شان مہربان رحم والا ہے۔

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى

یا سیٓن (۱) قسم ہے قرآن کی جو حکمت والا ہے (۲) بے شک آپ کا شمار اللہ کے رسولوں میں ہے (۳) بس آپ ہی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

سیدھے راستے پر ہو۔ (۴) زبردست رحم والے کی طرف سے یہ قرآن نازل فرمایا گیا ہے (۵) تاکہ ڈرسنا دو اس قوم کو جن کے

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ

باپ دادے اِس پیغام سے محروم تھے اور غافل ہی رہے۔ (۶) ان میں بہت سوں پر ہمارا قول ثابت

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

ہو گیا، کہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۷) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہے، اُن کی ٹھوڑیوں

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ

تک طوق نے ان کو جکڑ لیا ہے، اب ان کے سر اوپر کو اٹھ کر پلٹ گئے ہیں۔ (۸) اُن کے آگے اور پیچھے

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

ہم نے دیوار بنادی ہے اوپر سے ان کو ڈھانک دیا، اب انہیں کچھ بھی دکھائی

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

نہیں دیتا۔ (۹) تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو ان کے لئے دونوں برابر ہے۔

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

ان کو ایمان میں آنا ہی نہیں ہے۔ (۱۰) تم تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت نامے کی اتباع کرے

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ

ذرا مجھے بھی بتادو کہ زمین کا کونسا حصہ انہوں نے پیدا کیا ہے، یا کہیں آسمانوں میں ان کی ساجھے داری ہو تو اس کی خبر بھی مجھے دس دو، یا کوئی کتاب

اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ

ان کو ملی ہے، جس کی تعلیم سے اُن کو شرک کی دلیل ہاتھ آگئی ہو، تو یہ بھی بتادو۔ نہیں نہیں ایسا کچھ بھی نہیں، بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ فریب کے

بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

وعدے کر کے اپنا کام چلائے جا رہے ہیں، (۴۰) آسمانوں اور زمین کو اللہ نے تھام رکھا ہے کہ کہیں وہ کسی طرف کو ڈھلک نہ جائیں، اگر کبھی یہ پھسل جائیں تو اللہ کے

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

سوا کوئی ایک بھی ایسی ہستی نہیں جو ان کو تھام سکے، یقیناً اللہ اپنے بندوں کی گستاخی کو برداشت کر لیتا ہے، اور کوئی توبہ کرے تو گناہوں کی مغفرت بھی

غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ

فرما دے (۴۱) بڑا زور لگا کر قسم کھا کر بولتے تھے کہ اللہ کی طرف سے ان کے پاس کوئی اطلاع دینے والا آوے تو کسی بھی امت

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ

سے ہدایت میں آگے بڑھ کر بتا سکتے ہیں، مگر جب ان کو اطلاع دینے والا آگیا تو قبول کرنے کے بجائے ان کی نفرت اور

اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ

بڑھ گئی۔ (۴۲) ملک میں انہوں نے بڑا دھم مچایا، اور خفیہ کاروائی میں کسر نہ چھوڑی، مگر اُن کو بھی معلوم ہو کہ بُری چال

السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

چلنے والوں کا داؤ انہیں پر آکر رہتا ہے کیا اپنے سے پہلے لوگوں کی حالت کا انہیں انتظار ہے تو پھر تم بھی اللہ کے دستور

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں پاؤ گے، اور اللہ کے عذاب کے فیصلے کو کوئی ٹال بھی نہیں سکتا۔ (۴۳) دھرتی میں چل پھر کر

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا

دیکھا ہوتا تو انہیں پتہ لگ جاتا کہ ان کے پہلے کے لوگوں کا کیا حال بنا، جبکہ وہ لوگ قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھے، آسمانوں اور زمین

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ

میں کوئی بھی ایسی ہستی نہیں جو اللہ کے قابو سے نکل بھاگ سکے، بے شک وہی خوب علم والا

وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

اور بڑی قدرت والا ہے۔ (۴۴) لوگوں کے کرتوت کے سبب اگر اللہ تعالیٰ

ف۴۰ یہاں مشرکوں سے یہ سوال ہو رہا ہے کہ اللہ کے سوا جن کو اپنی دعا میں پکار کر نجات کا ذریعہ سمجھتے ہو اُن کے بارے میں معلومات دو۔

۱ کہ پوری زمین کو تو بنانے سے رہے مگر زمین کا کون سا حصہ ان کا بنایا ہوا ہے؟

۲ یہ نہ ہو تو پھر آسمانوں میں انکی (PARTNERSHIP) ساجھے داری یعنی شراکت داری ہو تو اس کی بھی اطلاع ہم کو دی جائے

۳ یا پھر اللہ کی طرف سے آئی کوئی آسمانی کتاب تمہارے ہاتھ لگی ہو اور اس میں شرک پر دلیل تم کو ملی ہو تو ہمیں بھی بتادی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے ایک سوال کا جواب بھی مشرک سوسائٹی سے نہیں بن پڑے گا۔ اور شرک کرنے والے اپنی شرک کی کشتی کو ڈوبتا دیکھیں گے۔

ف۴۱ آسمانوں اور زمین کا بنانا تو بہت بڑی بات ہے، اگر ان کی دیکھ بھال میں کوئی کمی ہو یا کسی طرف کو یہ ڈھلک جائیں تو سنبھالنے اور تھامنے والا بھی اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

ان کا لباس ریشمی ہوگا - (۳۳) اور وہ کہیں گے اللہ کی حمد و تعریف ہے، اور اس کا شکر ہے کہ جس نے ہمارے

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

غم دور کر دیے، بلاشبہ ہمارا رب تو بہت بخشش فرمانے والا اور قدر دان ہے، (۳۴) اس نے ہم کو ہمیشہ رہنے کے مقام پر اپنے فضل سے پہنچا یا

مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

واہ کیا خوب جگہ ہے، یہاں کچھ بھی محنت مشقت کی ضرورت نہیں، اور سکون سے رہنے بسنے کا کیا خوب انتظام ہے کہ کبھی ہمارا جی اکتاتا نہیں - (۳۵)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ

اب انکاریوں کی حالت کا بیان بھی سن لو کہ ان کے لیے، جہنم کی آگ ہی آگ ہے، موت بھی ان کو نہیں آوے گی، کہ مر جائیں تو عذاب سے چھٹکارا پا

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ

جائیں، اور کبھی عذاب ان پر ہلکا بھی نہیں کیا جائے گا، اسی طرح ہر ناقدرے منکر کو ہم بھیانک سزا دیا کرتے ہیں (۳۶) وہاں

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

دھاڑیں مار مار کر چیختے ہوں گے کہ اے ہمارے رب یہاں سے ہم کو ایک بار نکال دے کہ ہم نے جو برے کام کئے ہیں، اس کے سوا بھلے کام کر کے آئیں گے، ان کو

نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

وہاں کورا جواب مل جائیگا، کہ کیا ہم نے تم کو عمر میں اتنی مدت نہ دی تھی کہ جس کو ہماری مرضی سمجھنا ہوتا سمجھ سکتا تھا، اور تم کو اس عذاب کی پیشگی اطلاع دینے والے بھی آچکے

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

تے بس اب چکھتے رہو عذاب کو، ظالموں کا اب کوئی مددگار نہیں - (۳۷) آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی سب چیزیں اللہ کے علم میں ہیں،

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

یقین جانو کہ سینوں کے بھید کی بات بھی اللہ کے علم میں ہے - (۳۸) وہی ہے جس نے زمین میں تم کو آباد کیا، اب جو

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

انکاری ہوا تو اس کے انکار کا وبال اسی پر پڑے گا کافروں کے انکار کی وجہ سے ان کے رب کی ناراضی ان پر

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا

اور بھی بڑھ گئی، اور کافروں کا انکار انہیں بھاری نقصان میں

خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

ڈالے گا - (۳۹) آپ ان سے کہو کہ بھلا تم نے کچھ دیکھا بھالا ہوتا کہ اللہ کے سوا اپنے جن شریکوں سے تم دعا کرتے ہو

ف ۳۴ شکور کے معنی ہیں، بہت تھوڑی چیز دی جائے، تب بھی قبول کرے مطمئن ہو اور شکر ادا کرے، یعنی دینے والے کی قدر جانے اور لفظ شکور جب اللہ کے لیے بولا جائے، تو معنی ہوں گے کہ بندے نے بہت تھوڑا کام محنت کی اور حقیر سا عمل کیا مگر مالک نے اسے قبول فرمالیا، اور قدر دان کی طرح قبول فرما کر قصور معاف کئے اور انعام سے نواز بھی دیا۔

ف ۳۵ جنت کی بے شمار نعمتوں میں ایک نعمت یہ بھی ہے کہ آدمی کا جی وہاں سے کبھی اکتائے گا نہیں، اور نہ ہی طبیعت اچاٹ ہوگی اپنی حاجت ضرورت کے لیے کوئی محنت مشقت نہیں کرنی پڑے گی یہاں تک کہ اپنے رہنے بسنے کی جگہ کی بھی دیکھ بھال کی ضرورت نہ ہوگی سب کچھ وہاں ایسا ہے کہ بس آدمی جاکر دیکھے تب کہیں بیان میں آسکے۔

ف ۳۶ دنیا کی تکلیف میں چھٹکارے کی آخری منزل موت ہے کہ آدمی کی جان چھوٹی اور آخرت میں چلا گیا، اور یہاں کی مصیبت ختم ہوئی، لیکن جہنم کے لوگ موت سے محروم کر دیئے جائیں گے کہ ان کو موت نہیں آئے گی۔

ع ۴ ۱۱ ۱۶

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ
پانی اتار دیا، پھر یہ ہماری شان ہے کہ اس پانی سے ہم نے رنگ برنگے پھل فروٹ نکال دئے، پہاڑوں میں بھی دھاری دار گھاٹیاں جن کے سفید
الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾
اور سرخ رنگ کے علاوہ بھی اور بہت سے رنگ ہیں اور کوئی تو ایسے کہ کالے بھجنگ یعنی بہت گہرے سیاہ ﴿٢٧﴾
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ
اسی طرح انسانوں اور زمین پر رینگنے والے اور چار پائے جانوروں کے بھی الگ الگ رنگ ہوا کرتے ہیں، ایسی نشانیاں خوب غور کرنے کی ہیں۔
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾
بس اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں، جو علم والے ہیں، یقیناً اللہ زبردست مغفرت فرمانے والا ہے ﴿٢٨﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں، اور ہمارا دیا ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ
چھپا کر بھی علانیہ بھی، یہ لوگ امیدوار ہیں ایسی تجارت کے جو کبھی نقصان میں نہ رہے گی ﴿٢٩﴾ اللہ ان کو ان کا بھرپور اجر
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ
عطا فرمائے گا اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ عنایت فرمائے گا بے شک وہ گناہوں کو بخشنے والا اور نیکی کی قدر کرنے والا ہے ﴿٣٠﴾ اور یہ کتاب ہم نے
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
آپ پر نازل فرمائی ہے یہ حق ہے، اور اپنے سے پہلے کی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، بے شک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتا ہے،
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
اور وہ اپنے سب بندوں کو خود ہی دیکھ لے گا۔ ﴿٣١﴾ پھر ہم نے بندوں میں سے جن کا انتخاب کیا ان کو اس کتاب کا وارث بنا دیا
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
تب کچھ تو ان میں سے ایسے ہو گئے کہ اپنا نقصان آپ کر ڈالا، اور کچھ لوگ درمیانی راہ پر قائم رہے، اور ان میں بہت کچھ ایسے بھی ہوئے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ ؕ
جنھوں نے اللہ کی توفیق سے خیر اور بھلائی کے کاموں میں کافی آگے بڑھ کر حصہ لیا، یہ بہت بڑا فضل ہے۔ ﴿٣٢﴾
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
سدا بہار جنتوں میں داخل ہوں گے، اور وہاں سونے اور موتی کے کنگن پہنا کر استقبال کیا جائے گا، اور وہاں

ف ٢٧ پہاڑوں میں بے شمار درے پھر چھوٹی پہاڑیاں اور سلسلہ وار طویل پہاڑیاں اس میں چھوٹے بڑے غار، کھوہ، قدرتی چٹانوں کا منظر، یہ قدرت کا ایک خاص نمونہ ہے، پھر اس میں ہر جگہ رنگ الگ سفید، سرخ، بھورا، خاکی وغیرہ زمین سے اگنے والی چیزوں میں پھول، پھل فروٹ، میوے، چارہ، اناج پتیاں کلیوں وغیرہ میں بھی رنگ اور خوشبو کا تناسب اور آیت نمبر ٢٨ میں زمین کے جانداروں کے علاوہ چوپایوں اور انسانوں کا بھی تذکرہ فرمایا کہ ان میں بھی الگ الگ رنگ ہیں، گورے، کالے، بھورے، سرخ رنگ آدم کی نسل میں بھی رکھ دئے، یہ سب نشان دیکھ کر بھی جس کو اللہ کی توحید سمجھ میں نہ آوے اس کی عقل پر افسوس۔

منزل ٥

إِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

غنی ہے، اور ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے ⑮ اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر ڈالے اور تمہاری جگہ ایک نئی

جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

مخلوق پیدا کر دے ⑯ اور یہ کام اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ ⑰ کوئی شخص بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

أُخْرٰى ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ

کوئی بوجھ سے لدا ہوا کسی اور کو آواز دے تو اس کے وزن میں سے کچھ بھی دوسرا آدمی اٹھانے کو تیار نہ ہوگا، چاہے کوئی ناطے رشتے والا ہو تب بھی۔

كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

آپ تو بس اُن لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب کی ہیبت سے مارے خوف کے پگھل جاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کوئی بھی پاک ہو کر سنور

الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

گیا تو یہ سب کچھ اُس نے اپنے بھلے کے لئے کیا، اور جان لینا چاہیے کہ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ⑱

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَ

اور برابر نہیں ہو سکتا اندھا اور آنکھ والا۔ ⑲ اسی طرح اندھیاریاں اور روشنی برابر نہیں ہو سکتی ⑳ ٹھنڈی

لَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ

چھاؤں اور جلتی دھوپ دونوں برابر نہیں۔ ㉑ اور ٹھیک اسی طرح زندے اور مُردے دونوں برابر نہیں ہو سکتے بے شک اللہ

اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ

جسے چاہے اُس کو سنا دیوے، مگر آپ اُن کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔ ㉒ آپ تو بس ڈر کی خبر

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ

سنانے والے ہو۔ ㉓ ہم نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے، بشارت دینے کے لئے، اور عذاب سے خبردار کرنے کے لئے، اور ہر امت میں ہمارے

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

عذاب سے ڈرانے والے کا گزر ہو چکا ہے ㉔ اگر یہ لوگ آپ کی بات کو سچ نہیں مانتے تو یہ کوئی نئی بات نہیں، ان کے پہلے کے لوگ بھی ایسی حرکت کر چکے

قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

ہیں، اُن کے پاس برابر اُن کے رسول آتے رہے، کھلی دلیل سے بات سمجھاتے رہے، دُعا مناجات والے صحیفے اور نورانی کتابیں بھی ان کے سامنے پیش کرتے رہے ㉕ تب پھر میں

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ ع أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ

نے انکاریوں کو بہت سخت پکڑا کہ ان کو بھی پتہ چل گیا کہ میرا عذاب اور دھر پکڑ کیسی ہوتی ہے۔ ㉖ کیا یہ منظر تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

ف ٢٢ زندے اور مردے دونوں برابر نہیں، نبی کا کام زندوں کو ڈر سنانا ہے، کہ تم کو اللہ کے حضور اپنے اعمال کے بارے میں جواب دینا ہوگا، موت سے پہلے سمجھ لو، اور ایمان کو قبول رکھ کر شرک چھوڑ دو، اب رہے مردے تو ان کو سنانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے رب کے حضور پہنچ چکے ہیں۔ باقی کوئی اس غرض سے مردے کو سنانا چاہے کہ نیک ہے میری دعا سن کر میری حاجت پوری کریگا تو یہ شرک ہے، اس آیت سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مردہ نہیں سنتا، ہاں کسی خاص موقع پر اللہ کسی مرے ہوئے کو سنا دینا چاہے تو یہ اور بات ہے، جیسے کسی وفات پائے کو سلام پہنچ دینا، یا اور کبھی کسی خاص وجہ سے کسی مرے ہوئے کو دنیا کی کوئی ضروری آواز اللہ سنا دینا چاہے تو قادر ہے باقی مردے کو غیر ضروری باتیں سنانے سے آخر کسی مردے یا زندے کا کیا نفع ہو سکتا ہے اور عام حالات میں قانون فطرت کے حساب سے کسی مردے کے سننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو لوگ وفات پائے بزرگوں کو پکارتے ہیں، اور اُن سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں وہ اپنا محاسبہ ابھی سے کر لیں کہ ان کا عمل قرآن وحدیث کے مطابق نہیں ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندوں کے عالم برزخ کے آرام و راحت میں خلل ڈالنے والی پریشان کُن اچھی بُری باتیں سُنا کر زبردستی تکلیف پہنچانے کی ایک ناکام اور ناقابلِ عمل حرکت کرتے ہیں۔

ع ٣ ١٢ ١٥

مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

رہے گی ۔ ⑩ اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا فرمایا، پھر پانی کی ٹپکتی بوند سے، پھر تم کو جوڑے جوڑے بنا ڈالے

ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ

کسی بھی مادہ کو حمل رہے یا اس کا حمل باہر آجائے، یہ سب اُس کے علم سے وجود میں آتے ہیں، اسی طرح کسی بڑی عمر والے کی عمر بڑھ جانا،

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ

یا کسی کی عمر کم ہونا یہ سب ایک کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھے مطابق انجام پاتے رہتے ہیں، یقیناً اللہ کے لئے ایسا انتظام جاری رکھنا

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

کچھ بھی مشکل کام نہیں ۔ ⑪ دو دریا برابر نہیں ہوسکتے، ایک دریا کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا پانی میٹھا اور پیاس بجھانے والا، آسانی

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا

سے گلے میں اتر جانے والا اور ایک دریا کا پانی کھارا کڑوا۔ اور جب کہ دونوں میں سے تازہ گوشت بھی کھاتے ہو، اور گہنے، زیورات بھی سمندر سے نکال کر پہنتے

وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

ہو، اور تم دیکھتے ہو کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلتی ہے، تاکہ تم اللہ کی دی ہوئی روزی یعنی اُس کا فضل حاصل کرسکو، اور اب تو

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

لازم ہوا، کہ تم کو اس کا شکر ضرور ادا کرنا ہی چاہیے۔ ⑫ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کردینا

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ

اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دینا یہ اسی کی شان ہے سب کو اپنے مقررہ وقت تک چلتے ہی رہنا ہے جان لو کہ یہی

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان کو تو کھجور کی گٹھلی

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ ۭ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

کے چھلکے برابر بھی اختیار حاصل نہیں ۔ ⑬ اگر تم ان سے دعا کرتے ہو تو یہ تمہاری دعا کو سنتے ہی

دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ

نہیں، اور اگر سن لیں تو یہ تمہارے کچھ کام نہ آسکیں، اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کردیں گے، اور ہر طرح کی خبر رکھنے والے اللہ کی طرح دوسرا کوئی

بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

تم کو اصل واقعے کی اطلاع نہیں دے سکتا ۔ ⑭ اے انسانو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو، صرف وہی اللہ

ف ۱۳ یہاں سے ظاہر ہوا کہ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے سے دعا کرے تو جس کسی سے وہ دعا کرتا ہے، اسے قطمیر کا اختیار بھی نہیں۔
کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو ایک باریک جھلی کی طرح کا پتلا چھلکا ہوتا ہے۔ اسے قطمیر کہتے ہیں

ع ۲
۷
۱۴

إِلَّآ إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ إِنْ

بناوٹی بات ہے، حق بات جب جب ان کے سامنے لائی گئی تو انکار میں آگے بڑھکر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ کھلی ہوئی جادو گری

هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ ءَاتَيْنَٰهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَآ

والی بات ہے۔ ﴿۴۳﴾ آپ کے پہلے ہم نے ان کو کوئی کتاب نہیں دی تھی کہ اس کے پڑھنے پڑھانے میں یہ لوگ مشغول رہے ہوں اور آپ سے

أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۙ

پہلے کسی نبی کو ابھی قریب میں ان کے پاس ہم نے بھیجا نہیں تھا۔ ﴿۴۴﴾ ان کے پہلے کے لوگ بھی رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں اُن کو جو اسباب ہم نے دیا تھا اس کا

ع ۵ ۹ ۱۱ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِى ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾

دسواں حصہ بھی آپ کے مخالفین کو نہیں مل سکا پھر بھی ان کو عبرت حاصل نہ ہوئی کہ ان کے پہلے کی قوموں پر عذاب آیا تو ان کی کیسی دُرگت بنی تھی۔ ﴿۴۵﴾

قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ

آپ کہدو کہ میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے، دو دو اور اکیلے اکیلے، کچھ دیر کے لئے کھڑے ہو جاؤ، اور حاضر دماغی کے

تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ

ساتھ ذرا غور کرو تو تم فوراً اس نتیجے پر پہنچ جاؤ گے کہ تمہارے صاحب کی دعوت میں کوئی جنون کی بات نہیں، بلکہ یہ تو تمہارے سامنے آنے والے ایک سخت

يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ

عذاب کے بارے میں تم کو خبردار کرنے والے ہیں ﴿۴۶﴾ آپ ان سے یہ بھی کہدو کہ میں نے کبھی تم سے اجرت مانگی تھی، اگر میں نے تم سے کبھی اجر طلب کیا ہو تو

إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ

ابھی واپس لیجاؤ کہ اپنا مال اپنے ہی پاس رکھو میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمے ہے، اور اسی کی یہ شان ہے کہ ہر چیز پر آپ ہی خود شاہد ہے ﴿۴۷﴾ آپ فرمادو کہ

إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّٰمُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا

میرا رب غائب چیزوں کو بھی جانتا ہے اور حق کو صحیح نشانے پر اُتارتا ہے۔ ﴿۴۸﴾ آپ کہدو کہ حق آگیا، باطل بے جان ہے،

يُبْدِئُ الْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ

نہ پہلے کچھ کر سکتا تھا نہ آگے کچھ کر سکے گا۔ ﴿۴۹﴾ آپ کہدو کہ اگر میں نے صحیح راستہ چھوڑا تو اس کا نقصان خود مجھ پر ہی

عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ

پڑے گا، اور ہدایت پر ہوں تو یہ برکت ہے قرآن کی، جو میرے رب نے میری طرف وحی سے بھیجا ہے، یقیناً وہی خوب سننے والا بہت

قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ

قریب ہے، ﴿۵۰﴾ اور کاش تم دیکھ لیتے کہ جب یہ بہت گھبرا جائیں گے، اور بھاگ نہ سکیں گے کہ بہت قریب سے پکڑے جا چکے

ف ۴۴ بنی اسماعیل میں ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کے علاوہ ابھی قریب میں کوئی نبی نہیں آیا تھا اور نہ ہی کتاب اتاری گئی پھر کس دلیل سے انھوں نے اللہ کے گھر کے متولی ہوتے ہوئے، اور دین ابراہیمی کے وارث ہوتے ہوئے بھی شرک کو اختیار کیا۔ اور کیوں کیا؟ جبکہ انہیں تو اصل دعوت ابراہیمی پر قائم رہ کر دوسروں کو توحید کی دعوت دینی چاہیے تھی مگر کیا ہی بدنصیب نکلے کہ جڑ بنیاد کے لحاظ سے توحید والے ہو کر بھی مشرک بن گئے۔ اور جب شرک سے نجات دلانے والی کتاب اور پیغمبر آیا، تو سب سے پہلے انھوں نے انکار کر دیا، جب کہ ان پر یہ حق تھا کہ سب سے پہلے مان کر دیتے۔

ف ۴۵ پہلے لوگوں کی عمریں بہت طویل ہوتی تھیں اور مال و دولت بھی بعضوں کو بہت دیا گیا تھا بدن میں، قوت میں اور ڈیل ڈول میں بھی خوب سے خوب تر تھے، مگر جب حق کا انکار کیا تو خدائے ذوالجلال کی پکڑ سے بچ نہ سکے۔ اور پھر اُن کے مقابلے میں اے حق کے انکار کرنے والو! تمہاری طاقت تو دسویں حصے کے برابر بھی نہیں ہے تو پھر تم عبرت حاصل کیوں نہیں کرتے

ف ۴۶ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ مشورے میں سر جوڑ کر بیٹھیں تب ان کا دماغ چلتا ہے لیکن کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ تنہائی میں ان کی عقل کام کرتی ہے مجمع میں نہیں، اس لئے ہر طرح سے سمجھایا کہ ہلّا گلّا، دھوم دھام کرنے کے بجائے کچھ وقت نکال کر غور کرو، چاہے جمع ہو کر چاہے تنہائی میں اکیلے، جیسا تم کو ٹھیک لگے۔

مَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ

تمہارے مال اور اولاد کی وجہ سے مرتبے حاصل کر کے تم ہمارے مقرب بندے نہیں بن سکتے، ہاں جو کوئی ایمان لایا، اور عمل بھی

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ

نیک کرے آیا تو ان کا بدلہ دُگنا ہے، اور ایسوں کو جھروکے والے محلوں میں امن چین کے

هُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

ساتھ رہنے بسنے کو ملے گا۔ ﴿۳۷﴾ جو لوگ ہماری باتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے ہیں، انہیں

اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

عذاب میں گرفتار کر کے اللہ کے دربار میں لایا جائے گا۔ ﴿۳۸﴾ آپ کہدو کہ میرا رب اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے روزی

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ

کشادہ عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ناپ تول کر دیتا ہے اور جو بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اس کا بدلہ تم کو ضرور دیگا اور

فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

اس کے دیئے ہوئے رزق میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ ﴿۳۹﴾ ایک دن حشر کا ایسا آوے گا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا جمع فرمائیگا

يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

تب فرشتوں سے بھی پوچھے گا کہ یہ لوگ کبھی تمہاری عبادت بھی کیا کرتے تھے ﴿۴۰﴾ جواب میں فرشتے بول پڑیں گے سبحان اللہ

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

تو بڑا عالی شان ہے، ان کے برے عقیدے سے ہم کو بچائے رکھیو، تو ہی ہمارا ولی ہے، بلکہ عجب نہیں کہ یہ لوگ جنّاتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہوں گے کہ یہ لوگ اکثر

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا

ان کو بہت مانا کرتے تھے، ﴿۴۱﴾ آج اب ایسا دن آگیا کہ ظالمو تم کو ایک دوسرے سے کچھ بھی نفع حاصل کرنے کا اختیار نہیں رہا اور کسی کو نقصان پہنچانے کا زور

ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا

بھی نہیں رہا، اور ہماری طرف سے ظالموں کے لئے یہ اعلان ہو جائے گا کہ جہنم کی جس آگ کو جھٹلاتے تھے اب اسی کی سزا خوب

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

چکھتے ہو۔ ﴿۴۲﴾ دنیا میں ان کا یہ حال رہا کہ جب کبھی ان پر ہماری صاف صاف آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تب اِن کا جواب یہ ہوا کرتا تھا

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ

کہ یہ ایک آدمی ہے، اِس کا ارادہ یہ ہے کہ تمہارے باپ دادوں کے طریقۂ بندگی سے تم کو روک دے، اور یہاں تک بکنے لگے تھے کہ یہ ایک جھوٹ اور

وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

کاش اس منظر کا تم کو اندازہ ہو جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے ، تب یہ لوگ اپنے ایمان نہ لانے کا

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ

الزام ایک دوسرے پر ڈال رہے ہوں گے ، کمزور لوگ جو دنیا میں دبا کر رکھے جاتے تھے ، وہ بڑے لوگوں

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

سے کہیں گے بے ایمانو ! اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان قبول کر لیتے ۔ ﴿۳۱﴾ جب جواب

الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ

میں بڑے لوگوں کی باری آئے گی تو وہ اپنے ماتحت کچلے ہوئے لوگوں سے کہیں گے ، کیا تمہارے پاس ہدایت کی راہ کھل جانے پر ہم نے تم کو

الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ

ہدایت پر چلنے سے زبردستی کر کے روکا تھا ، بلکہ تم خود بھی گناہ کی زندگی پسند کرتے رہے ۔ ﴿۳۲﴾ کمزور لوگ اپنے بڑوں سے کہیں گے ،

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ

ہم اللہ کے فرمان کا انکار کر دیں ، اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو اس کا ساجھی دار مانتے رہیں ، اس جرم کے لئے رات دن کی

اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا

تمہاری چال بازیوں نے ہم کو اکسایا تھا ، اور عذاب کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ، تو ندامت اور پشیمانی کو چھپائے ہوئے

الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

کھڑے ہوں گے ، ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر یہ اعلان کر دیں گے کہ آج سے ان کے لئے ان کے برے کاموں کی

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا

سزا جاری کر دی گئی ۔ ﴿۳۳﴾ جب بھی کسی آبادی میں ہم نے اپنے عذاب کا ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے خوش حال لوگوں نے جواب دیا

قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ

کہ جس پیغام کے ساتھ تم کو بھیجا گیا ہے ، ہم کو وہ بات منظور نہیں ۔ ﴿۳۴﴾ اور یہ بھی بولے کہ مال اور اولاد میں ہم بہت

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ

طاقت والے ہیں ، اور ہم کو کسی عذاب کا اندیشہ نہیں ہو سکتا ۔ ﴿۳۵﴾ کہدو کہ میرا پروردگار جس کو چاہے رزق پھیلا کر دیتا

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَ

ہے اور جسے چاہے ناپ تول کر اندازے سے دیتا ہے ۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے ۔ ﴿۳۶﴾ دوسرا

ع ۲ / ۱۰

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهُ مِنْهُمْ

کہ اللہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کا ان کو درجہ دیا جائے، اور اللہ کو کسی ایسے مددگار کی ضرورت

مِّنْ ظَهِيرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ

بھی نہیں ہے۔ ﴿۲۲﴾ کسی کی شفاعت نفع نہیں دے سکتی اللہ اس کی اجازت کسی کو دے تو اور بات ہے، فرشتوں تک کا یہ حال ہے کہ اللہ کے احکام سنتے

إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ

ہی ان کے دل کانپ جاتے ہیں جب ان کی گھبراہٹ دور ہو جاتی تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمان جاری کیا، جواب مل جاتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ

واقعی اللہ بڑا ہی عالی شان ہے ﴿۲۳﴾ آپ ان سے سوال کر کے دیکھئے کہ وہ کون ہے جو تم کو زمین اور آسمان سے رزق کا انتظام کر کے دیتا ہے؟ اور جواب بھی آپ ہی دے

اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ

دو کہ یہ کام صرف اللہ کا ہے اب یا تو ہم یا پھر تم دونوں میں سے کوئی ایک یا تو ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ضرور ہوگا ﴿۲۴﴾ آپ ان سے کہہ دو کہ

لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ

ہم اگر جرم کر رہے ہیں تو اس کی پوچھ گچھ تم سے ہونے والی نہیں اور تم جو کرتوت کر رہے ہو اس کے بارے میں ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔ ﴿۲۵﴾ آپ یہ بھی کہہ دو کہ ہمارا رب

بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۚ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ

ہم سب کو ایک دن اکٹھا جمع فرمائے گا پھر وہی ہم سب کے بیچ حق اور سچ مچ فیصلہ فرمائیگا اور واقعی وہ تو سچا فیصلہ کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے ﴿۲۶﴾ آپ ان سے پوچھو

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے اللہ کے شریکوں کا حلقہ بنا لیا تو کیا ان میں ایک بھی اللہ کا شریک ہو سکتا ہے نہیں بلکہ وہ اکیلا ہی غالب ہے زبردست حکمت والا ہے ﴿۲۷﴾

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

ہم نے آپ کو تمام کے تمام انسانوں کے لئے بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۲۸﴾ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا

صَادِقِينَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

ہوگا۔ ﴿۲۹﴾ آپ فرما دو کہ تمہارے لئے حساب کا دن آنے کی ایک میعاد مقرر ہے، جب آجائے گا تو ایک گھڑی بھر بھی پیچھے نہ رہ سکو گے، اور ایک پل

وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ

کیلئے بھی اس دن سے آگے نہ جا سکو گے ﴿۳۰﴾ انکاری لوگ آج کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن کو نہیں مانتے، اور ان کتابوں کو بھی نہیں مانتے جو اس سے پہلے کی ہیں۔

منزل ۵

ف ۲۳ اس آیت میں مقرب فرشتوں کا تذکرہ ہے کہ اعلیٰ مقام پر اللہ کا قرب ہونے کے باوجود ان کے دل کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ احکامات الٰہیہ کو سنتے ہی فقط آواز سے ان پر اتنی ہیبت طاری ہوتی ہے کہ دل مارے دہشت کے کانپ اٹھتے ہیں، جب قرار آتا ہے تو آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں کہ حکم کا منشا اور مقصد ہم نے ٹھیک سمجھا یا نہیں تو دوسرے فرشتے سے جواب مل جاتا ہے کہ ہاں ٹھیک سمجھا پھر اس پر عمل کرتے ہیں، اور اللہ کے اس حکم کو یا امر کو مخلوق پر جاری کر دیتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات صاف جھلکتی ہے کہ اللہ کے مقرب فرشتے بھی جلالِ ربانی کی صرف آواز سنتے ہی مارے دہشت کے کانپ جاتے ہیں۔ جب دل کو قرار آتا ہے تب آپس میں ہلچل شروع ہوتی ہے ایک دوسرے سے پوچھ کر حکم کا اصل منشا معلوم کر لیتے ہیں تاکہ گھبراہٹ میں کسی حکم کے سننے سمجھنے میں کوئی کوتاہی نہ رہ جائے۔ ہر فرشتہ اپنے دوسرے ساتھی کے لئے حکم الٰہی کا منشا سمجھنے سمجھانے میں ایک دوسرے کی تسکین اور تعاون کرتا ہے۔ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھ لیا جائے۔

سورۃ - ۲۱ - الانبیاء آیت ۲۶ سے ۲۹
سورہ - ۲۰ - طٰہٰ آیت ۱۰۹ سے ۱۱۰ تک

النصف ۳ ع ۹ ۹

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

والے پروردگار کومت بھولنا۔ ⑮ جب ہمارے فرمان کو دھیان میں نہ لائے تو ہم نے ان پر زور کے پانی کا سیلاب چھوڑ دیا اور ان کے دائیں بائیں باغ

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ

کی قطاریں اجاڑ کر رکھ دیں پھر ان باغات میں بدمزہ پھل اور تھوڑی سی بیریاں کچھ کڑوے جنگلی جھاڑ جھنکار کے سوا کچھ نہیں رہا اور ایسے ناشکرے

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ

لوگوں کو ہماری طرف سے یہ سزا ملنی ہی چاہیئے ⑯ یہ بدلہ تھا ان کی ناشکری کا ہم ناشکروں کے سوا اس طرح کسی قوم کو اجاڑا نہیں

اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا

کرتے۔ ⑰ و ۱۷ برکت والی آبادیوں اور ان کے درمیان ہم نے بیچ بیچ میں چھوٹے چھوٹے گاؤں بھی آباد کر دیئے تھے، جو دور

قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا

سے صاف نظر آتے تھے اور سیر سفر کی منزل کی مقدار بھی ہم نے مقرر کر دی تھی، رات دن بے خطر اور پرامن طور پر موج سے سیر سفر

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کیے جاؤ۔ ⑱ و ۱۸ اتنا سکھ چین دیکھ کر بجائے خوش ہونے کے اُن کا جی اکتا گیا تو دعا کرنے لگے کہ اے رب! ہمارے سیر سفر میں دوری ڈال کر مشقت والا بنا دے اس

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

تمنا پر انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا، بس پھر ہم نے اُن کو مار کوٹ کر فنا کے گھاٹ اتار دیا کہ اب صرف اُن کے افسانے اور کہانیاں باقی ہیں، ہر صابر اور شاکر آدمی کے لیے اس

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ

قوم کی بربادی کے واقعات میں عبرت کا نشان موجود ہے۔ ⑲ واقعی ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچ پایا کہ یہ لوگ اس کے پیچھے چل پڑے،

فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ

مگر ایمان والوں کی جماعت ہی ابلیس کے فریب سے بچ گئی۔ ⑳ جب کہ ابلیس کو یہ اختیار ہرگز نہیں دیا گیا تھا کہ جسے

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا

چاہے بے راہ کر دے بلکہ ہم اپنے علم سے یہ بات ظاہر کر کے بتا دینا چاہتے تھے کہ آخرت کے دن پر ایمان کس کا ہے، اور کون آخرت کے بارے میں شک

فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

کرنے والا ہے، جبکہ آپ کا رب تو ہر ایک چیز پر خود ہی نگرانی کرنے والا ہے۔ ㉑ کہہ دو کہ اللہ کے سوا جن سے سہارا حاصل کرنے کا تم کو دعویٰ

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

ہے تو ان سے دعا کر دیکھو کہ تم کو کچھ دے سکیں سن لو کہ ایک ذرہ برابر چیز کے بھی یہ مختار نہیں آسمان اور زمین میں کہیں بھی ان کی اور ہماری کبھی بھی ساجھے داری نہیں رہی!

منزل ۵

ف ۱۷ ملکِ سبا خوب آباد سرسبز اور شاداب ہو گیا۔ مگر جب عوام اور خواص نے اللہ کا شکر ادا کرنا چھوڑ دیا، اور ناشکری اور نافرمانی پر اتر آئے تو پانی کا بند ٹوٹ گیا جس نے پورے ملک کو اجاڑ دیا۔

ف ۱۸ شہری آبادی سے جیسے ہی سفر شروع ہو دور سے چھوٹی بستیاں نظر آجاتیں تاکہ آدمی کو ہر طرح سہولت ہو اور رات دن کہیں بھی ڈر خوف نہ رہا تجارتی سفر اور سیر سیاحت بھی خوب سے خوب تر ہو گئی۔ جہاں جس چیز کو چاہتے آسانی سے حاصل کر لیتے لب سڑک ہر جگہ آبادیاں اور بہتی نہروں کے کنارے ہرے بھرے آباد گاؤں، رات دن امن چین روڈ صاف ستھرے دو طرفہ
ONE WAY TRAFFIC
اور نہریں بھی دو طرفہ اس لیے سیر سفر کی مقدار
STAGE OF JOURNEY
بھی مقرر تھی، وقت پر پہنچے اور وقت پر واپس ہوئے۔ آج کے دور کے لوگوں کو بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ریل، موٹر اور ہوائی سفر میں وقت پر پہونچنا اپنے دور میں اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ جگہ جگہ اسٹیشن (STATION)
اور ہوائی اڈے (AIR PORTS)

ع ۲ / ۱۲ / ۸

ہر جگہ ہوٹل و چائے خانے، جہاں چاہا منزل پر پڑاؤ کیا، اور جب چاہا چل دیے۔

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ

داؤدؑ کے ساتھ ہم آواز ہو کر اللہ کی خوبیاں بیان کرنے میں شامل رہو، اور پرندوں کو بھی یہی حکم دیا تھا، اور ہم نے لوہے کو داؤدؑ کے لیے نرم کر دیا۔ (۱۰) ہم نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جنگ

سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

میں بچاؤ کیلئے زرہ بکتر کے فوجی کرتے بناؤ، زنجیروں میں کڑیاں جوڑنے میں اندازہ صحیح رکھو اور کام نیک کیے جاؤ، تم جو بھی عمل کرتے ہو میں اسے خوب دیکھ

بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

رہا ہوں۔ (۱۱) اور ہم نے تیز ہوا کو سلیمانؑ کے قابو میں کر دیا تھا۔ ایک ماہ کے راستے کو ہوائی سفر میں صبح کے تھوڑے وقت میں طے کر لیتے اور ایک ماہ کی واپسی

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

کی اڑان شام کے تھوڑے وقت میں پوری کر لیتے۔ ہم نے سلیمانؑ کے لیے تانبے پیتل کے چشمے بہا دیے۔ اور اس کے رب کے حکم کے

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

تحت جنات بھی سلیمانؑ کی تابع داری کرتے، اگر جناتوں میں کوئی بھی ہمارے حکم کی نافرمانی کرتا تو ہم اسے جلا کر بھسم

السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ

کر ڈالتے۔ (۱۲) سلیمانؑ جیسا چاہتے جنات بڑی بڑی محرابیں اور قلعے کے ڈیزائن بنا دیتے اور کھانا کھلانے کے اتنے بڑے تھال جیسے کہ تالاب ہو اور کھانا

كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ

پکانے کی دیگیں اتنی بڑی اور بھاری بنانے کہ لنگر کے ٹھہراؤ میں ایک ہی جگہ جما کر رکھدی جائیں۔ اے داؤدؑ کے گھرانے والو اس نعمت پر میرا شکر ادا کرو، میرے

عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي

بندوں میں شکر گزار بندے کم ہوا کرتے ہیں (۱۳) پھر جب ہم نے سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ جاری کیا تو ان کی موت کی خبر جناتوں کو نہ ہو سکی

مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ

جب تک گھن کا کیڑا ان کی لاٹھی کو نہ کھا چکا، اور سلیمانؑ کا جسم گر پڑا، تب جناتوں کا غیب جاننے کا دعویٰ

الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ

جھوٹا ثابت ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت والی سزا میں اب تک جکڑے نہ

الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

رہتے۔ (۱۴) سبا کے ملک والوں کیلئے ان کے رہائشی مکانوں کے دونوں طرف داہنی بائیں بازو ہرے بھرے باغیچوں کی قطار میں ان کیلئے ہمارا

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ڛ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ

نشان ہر جگہ موجود تھا، ہم نے یہ فرمان جاری کیا کہ اپنے رب کا رزق کھاؤ پیو اور شکر بھی ادا کیے جاؤ، صاف ستھرا پاکیزہ شہر پا کر مغفرت فرمانے

منزل ۵

۱۰ اللہ نے داؤد علیہ السلام کو زبور نامی کتاب عطا فرمائی تھی جس میں مناجات اور دعاؤں کا انداز خوب تھا۔ حضرت داؤدؑ جب خوش الحانی سے زبور پڑھتے تو ساتھ میں پہاڑ جیسی سخت جامد مخلوق اور اڑتے پرندے بھی حضرت داؤدؑ کی درد بھری آواز اور سوز میں ڈوبی دعاؤں اور مناجات میں سبھی شامل ہو جاتے ذکر الٰہی کی یہ تاثیر تھی جس میں ہر انسان کے دل بھی پگھل جاتے، پہاڑوں سے رونے کی آواز نکلتی اور پرندے حضرت داؤدؑ کے آس پاس اکٹھے ہو کر ذکر اللہ میں، محبتِ الٰہی کے راگ میں، اپنی اپنی آواز میں ساتھ ہو کر لحن داؤدی میں ہم آواز ہو جاتے اس مجمع میں ذکر اللہ کی تاثیر سے محبتِ الٰہی میں دل ایسے پگھلتے کہ کئی کئی جنازے اٹھائے جاتے، مزید واقعات کے لئے سورہ ۲۱۔ الانبیاء آیت ۷۹ سے ۸۲ تک دیکھیے۔

۱۱ لوہے کے کرتے زنجیروں کی کڑیوں سے بناتے جن میں جنگی بچاؤ ہوتا، اور ڈھال کو بچ اور زرہ سازی بھی، کڑیوں کا صحیح اندازہ اور سائز کے مطابق فوجیوں کے لوہے کی کڑیوں کے لباس میں ڈیزائن اچھے سے اچھا بنتے کہ ان کے لشکریوں کے جسم کا بچاؤ خوب ہوتا۔

۱۲ ہو سکتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کے تحت علاقے میں اللہ نے تانبے پیتل کے سیال چشمے زمین سے جاری کر دیے ہوں، یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تانبا زمین یا پہاڑوں سے نکال کر بھٹیاں لگا کر پگھلاتے ہوں۔

COPPER-BRASS

لَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ لِّيَجْزِيَ

یا بڑی ہو سب کی سب کھلی کتاب میں درج کر دی گئی ہیں۔ ③ قیامت کا آنا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

اس لیے بھی ضروری ہے کہ ایمان داروں اور نیک عمل کرنے والوں کو اچھی جزا دی جائے، تاکہ بخشش اور عزت کی روزی ان کو ہمیشہ حاصل

كَرِيْمٌ ④ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہوتی رہے ④ قیامت کا آنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ جن لوگوں نے دنیا میں ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے بڑا زور لگایا تھا ان کو نہایت ہی بھیانک اور

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ

دردناک عذاب میں ڈال دیا جائے ⑤ اور تمام علم والے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ لیں گے کہ آپ کی طرف جو قرآن آپ کے رب کی طرف

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥

سے نازل فرمایا گیا تھا وہی سچا اور برحق ثابت ہوا اور اس کو مان لینے والوں کو قابل تعریف پکا راستہ مل گیا۔ ⑥

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا

انکاری لوگ آپس میں بولے کہ آؤ کیا تم کو ایک ایسے آدمی کی خبر دیں جو یہ کہتا ہے کہ جب مر کر ہر طرح سے سڑ گل کر ہڈی کا

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦ اَفْتَرٰى عَلَى

چورا ہو جاؤ گے تب بھی تم کو ایک بار پھر نئی پیدائش میں کھڑا ہونا ہے ⑦ مخالفت میں وہ یہ بھی بکتے ہیں کہ

اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي

اس شخص نے اللہ کے نام کا حوالہ دے کر خود ہی ایک بات چلا رکھی ہے یا پھر اس کو جنون ہو گیا ہے ایسا اعتراض وہی لوگ کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے گمراہی میں بھٹکتے

الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ہوئے بہت دور جا پڑنے کے نتیجہ میں ان کو عذاب بھگتنا لازمی ہے۔ ⑧ انھوں نے اپنے آگے پیچھے آسمان اور زمین کے نظام میں سے

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ

کچھ بھی دیکھ پایا ہوتا تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں اور اس پر بھی

الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ہم قادر ہیں کہ آسمان سے کوئی ٹکڑا ان پر گرا دیں واقعی اس دلیل میں ہر اس بندے کے لئے نشان موجود

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑨ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ

ہے جس کے دل میں حق کی طلب کا جھکاؤ ہو۔ ⑨ ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بہت ہی فضیلت عطا فرمائی تھی، ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ تم بھی

منزل ۵

اس لئے فرشتوں نے بھی اس بارِ امانت کو اٹھانے میں اپنا عذر دربارِ خداوندی میں پیش کیا ہو تو تعجب نہیں، البتہ جناتوں کے نمائندے ابلیس نے خلافت کی خواہش کا اپنا دعویٰ پیش کیا اس طرح آدم اور شیطان کی کشمکش کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

تفسیر سورۃ سبا

ف ۴ قیامت کا دن آنے کے ہزاروں ہزار دلائل ہیں اس میں ایک یہاں بیان فرمایا کہ بہت سے ایماندار اور نیک لوگ دنیا میں بہت ہی تکلیف کی زندگی گزارتے رہے اور ان کو بہت بہت ستایا گیا اور سکھ چین سے رہنے نہیں دیا گیا لیکن انھوں نے ایمان اور نیکی کو نہیں چھوڑا، اب ایسے لوگوں کو بخشش اور انعام دینے کا کوئی خاص انتظام مالک کی طرف سے ہونا ہی چاہیئے تھا۔ اسی طرح اگلی آیت نمبر ۵ میں فرمایا کہ ہماری آیات کے مقابلے میں جو لوگ دنیا میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ ہماری باتوں کو نیچا دکھا کر ہی دم لیں گے ایسے لوگوں کا جب دم نکال کر مردہ کر دیا گیا تو انہیں بھی بہرحال اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے قیامت میں پیشی ضروری ہے تاکہ انہیں بری طرح کے عذاب میں ہمیشہ کے لئے ڈال دیا جائے۔

ع ۱
۹
۷

أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ

اٹھایا نہ جاسکے گا، اور اس امانت کو سنبھالنے کی جواب داری سے ڈر گئے، جبکہ انسان نے اس بار امانت کو اٹھا لیا، اب یہ اور بات ہے کہ جو ظالم، جاہل رہا اُس

ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

نے اس امانت کی اہمیت نہ جانی - ف۷۲ اس امانت کے حساب کے دن منافق مرد اور منافق عورتیں، شرک کرنے والے مرد اور شرک

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ

کرنے والی عورتیں سب عذاب میں گرفتار ہوں گے، اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں پر اللہ ایسا مہربان ہوگا کہ ان کی

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾ ع

مغفرت فرمائے گا، اور ان پر رحم فرمائے گا - ۷۳

سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۃ سبا مکۃ میں نازل فرمائی گئی اس میں (۵۴) چوّن آیات اور (۶) چھ رکوع ہیں -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کیا جاتا ہے اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب اُسی ایک اللہ کا ہے، بس حمد و تعریف بھی اسی اللہ کی ہے اور آخرت میں تو صرف

الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي

اسی ایک اللہ کی حمد اور تعریف ہے اور وہی بڑا دانشمند اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے ۱ زمین کے اندر جو چیز بھی داخل ہوتی ہے

الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

اس کے علم میں ہے اور جو کچھ بھی زمین سے باہر نکلتا ہے اس کا بھی اللہ کو خوب علم ہے آسمان سے جو کچھ نیچے اترا ہے اور جو کچھ بھی آسمان میں چڑھتا ہے

فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ﴿٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

سب کا علم اسی کو ہے اور وہ تو واقعی بڑا ہی رحم کرنے والا اور بخشش فرمانے والا بھی ہے ۲ اور حق کے انکاری لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم پر قیامت کی

لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ

گھڑی نہیں آسکتی، آپ فرما دو کہ کیوں نہیں، میرے رب کی قسم وہ عالم الغیب تم پر قیامت لا کر

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَ

رہے گا - آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی چیز چاہے ذرّہ برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی

ف۷۲ پرائی امانت اپنے پاس رکھنے کی جواب داری لینا اور خواہش اس کے خلاف اپنے اندر موجود ہو، تو بڑی مشکل پڑتی ہے اللہ نے انسان کو خلافت دینے سے پہلے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو بھی اس امانت کو قبول کرنے کی پیش کش کی لیکن انھوں نے عذر کیا، کہ ہم سے یہ نہ ہوسکے گا، شاید آسمان نے کہا ہو کہ ہمیں بس کھڑے رہنا ہے اس پر قائم ہیں، اگر یہ امانت اٹھائیں تو اس کے نبھانے میں ہلچل کرنی پڑے گی ور جگہ چھوڑنی ہوگی، اور یہ ماری فطرت میں نہیں، زمین ور پہاڑوں نے بھی شاید یہ عذر کیا ہو کہ ہم کو پرائی امانت نبھانے کی ہمت نہیں، لیکن انسان کو جب یہ امانت سپرد کی گئی تو س نے محبت الٰہی کے جوش میں اٹھا لیا، کہ آخر مٹی کا تو بنا ہوں، مٹی میں ملا دیا جاؤں گا لیکن اگر کامیاب ہوگیا تو ملائکہ ور جنات اور ساری مخلوقات پر فضیلت حاصل کرنے کا یہ موقع نسان نے ہاتھ سے جانے نہ دیا ور بارِ امانت قبول کر لیا، اب جاننا چاہیئے کہ قابلیت اور عبادت سے تو جنات بھی نیک ہو سکتے ہیں، اور فرشتے تو گناہ پر قادر ہی نہیں ان کی فطرت میں صرف اللہ کی بندگی ہی رچی بسی ہوئی ہے، اور نورانی مخلوق ہو کر مقرب بھی ہیں، اس لئے لطیف یعنی نہایت ہی باریک نور کی کرن کی طرح ہیں، جو تجلیات ربانی کے مزید متحمل شاید نہ ہو سکے۔

ع ۹ ۵ ۲

تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
پا سکو گے۔ ﴿٦٢﴾ قیامت کب ہوگی اس کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں، آپ فرمادو کہ اس کے آنے کا علم تو صرف اللہ کے
اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ
پاس ہے۔ اور تم کیا جانو کہ بس اب قیامت قریب ہو ﴿٦٣﴾ بے شک قیامت
لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ
کا انکار کرنے والوں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ﴿٦٤﴾ اس عذاب میں ان لوگوں کو ہمیشہ رہنا ہوگا اور وہاں کسی کو
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي
بھی اپنا دلی اور مددگار نہ پائیں گے ﴿٦٥﴾ قیامت کا دن وہ ہوگا جس دن ان کے چہرے آگ میں تپانے کے لیے الٹ پلٹ کیے
النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا
جلتے رہیں گے تب چیخ کر کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی کاش، ہم نے اللہ اور رسول ؐ کی بات مان لی ہوتی ﴿٦٦﴾ وہاں اقرار کریں گے کہ اے
رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ
ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں کا اور بڑے لوگوں کا کہنا مان لیا جو ہمکو گمراہ کرنے پر تلے ہوئے تھے اور آخر ہم کو انھوں نے بے راہ کر کے چھوڑ دیا۔ ﴿٦٧﴾ اے ہمارے پروردگار
اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓاَيُّهَا
ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی سے بڑی لعنت ڈال کہ انھوں نے ہمیں راہ سے بے راہ کر دیا۔ ﴿٦٨﴾ اے ایمان والو تم
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا
ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جنھوں نے موسیٰ ؑ کو الزام دیکر دکھ پہنچایا جب کہ اللہ نے موسیٰ ؑ کو اس الزام سے بری کر دیا اور موسیٰ ؑ
قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللہ کی بارگاہ میں بہت ہی آبرو والے تھے ﴿٦٩﴾ اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
سیدھی اور ٹھیک کرو۔ ﴿٧٠﴾ ایسا کروگے تو اللہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾
قصور معاف کر دے گا اور سن لو جو کوئی بھی کہنا مان گیا اللہ کا اور اس کے رسول ؐ کا تو وہ بڑی بھاری کامیابی حاصل کر چکا ﴿٧١﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر ایک امانت پیش کی کہ اس کی حفاظت اور ذمہ داری اٹھائیں، لیکن انہوں نے عذر کر دیا، کہ ہم سے یہ بوجھ

ربع

ف ٦٣ قیامت کا علم کہ وہ کب آئے گی کونسا دن اور کیا وقت ہوگا یہ صرف اللہ کو معلوم ہے اور کسی کو نہیں۔
مزید تفصیل کے لیے دیکھیے
سورہ ٧ الاعراف آیت ١٨٧
" ٧٩ نازعات آیت ٤٢ تا ٤٥

ف ٦٦ ہمارے یہاں دنیا میں آگ میں اچھی طرح بھوننے سینکنے کے لیے گوشت کو الٹ پلٹ کیا جاتا ہے کہ ہر طرف سے تیز آنچ کا اثر ہو اس لیے فرمایا کہ منکروں کو آگ کی تپش ہر پہلو پر ملتی رہے اس لیے آگ میں ان کی منڈیاں الٹ پلٹ کی جاتی رہیں گی تاکہ آگ کی تیز جلن کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔

ع ٨/١٠ ٥

ف ٦٨ جنہیں اپنا سردار اور چودھری بڑا مذہبی گدی نشین اور نجات دینے والا مانتے تھے وہ سب وہاں مکر گئے بلکہ اگر ایسے لوگوں نے خود ہی ان کو گمراہ کرنے کی یہ خدمت دنیا میں انجام دی ہوگی تو یہ بھی دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے، اس موقع پر ان کے جاننے والے انھیں لعنت ملامت کریں گے۔
مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔
٢ البقرة آیت ١٦٦

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

پر اللہ ہر حال میں شاہد ہے۔ (۵۵) اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی پر رحمت بھیجا کرو اور تم پر لازم ہے کہ ہدیہ درود و سلام جاری رکھتے ہوئے اللہ کے نبی کے

تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي

تابع فرمان بنے رہو (۵۶) بے شک جو لوگ بھی اللہ کو ناراض کرتے ہیں اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ایسے تمام لوگوں پر دنیا اور آخرت میں

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ

اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔ (۵۷) ایمان والے مرد اور ایمان

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا

والی عورتوں نے کوئی برا کام نہ کیا ہو تب بھی جو لوگ بہتان لگا کر ان کا دل دکھاتے ہیں ایسے تمام لوگوں نے کھلے گناہ کا

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ

بوجھ اپنے سر لاد لیا۔ (۵۸) اے نبی آپ اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں کو اور ایمان والی عورتوں کو حکم سنا دو کہ اپنے اوپر اپنی

وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ

چادر کے پلو گھونگھٹ کی طرح جھکا لیا کریں جس کے سبب یہ نیک سیرت خواتین الگ سے پہچان لی جائیں پھر انھیں

اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾

ستانے کی کوئی ہمت نہ کر سکے گا اللہ واقعی بڑا ہی مغفرت کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے (۵۹)

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ

منافق لوگ اور جن کے دل میں خرابی ہے اور مدینہ میں رہ کر افواہ اڑانے والے اگر اپنی حرکت سے باز نہیں آئے تو پھر ہم

فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا

ان کے خلاف سخت کاروائی کرنے کے لئے آپ کو حکم دیں گے اس کے بعد یہ لوگ آپ کے پاس پڑوس میں تھوڑی دیر کے سوا رہنے

قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

نہ پائیں گے۔ (۶۰) لعنت کی پھٹکار ہے ایسے لوگوں پر اور اب جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور گن گن کر قتل کر دیئے جائیں گے۔ (۶۱)

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

ان سے پہلے کے مجرموں کے لئے بھی یہی دستور رہا اور تم اللہ کے دستور میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں

ف ۵۶ پچھلی امتوں میں اپنے نبی پر درود و سلام کا طریقہ اب نہیں رہا کہ قریب قریب ہر امت نے اپنے نبی کو خدا یا خدا کا شریک بنایا تو کسی نے اپنے نبی کو اللہ کا بیٹا بنا دیا اس وجہ سے ان کے لئے نبیوں کی طاعت سے بغاوت اور نافرمانی کا راستہ کھل گیا پھر نبی کو نبی اور رسول جب تک مانا جائے ہدیہ درود و سلام لازم ہے لیکن جب نبی کو خدا یا خدا کا شریک بنا دیا گیا تو درود سے چھٹی ہو گئی نبی کے ہاتھ سے ہاتھ چھوٹ گیا اور خداؤں کی فہرست طویل ہو گئی لیکن اللہ کے آخری نبی جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب اور آپ کی مبارک زندگی اور آپ کی شریعت زندہ ہے اور قیامت تک آپ کی دعوت جاری ہے اس لئے یہاں اہل ایمان کو فرمایا کہ اپنے نبی کا احسان عظمت اور اکرام یاد رکھیں اور ان پر سلامتی کا تحفہ ہدیہ سلام درود شریف بھیجتے رہیں اور خود نماز میں بھی اس کا انتظام رکھا گیا کہ وضو کر کے نماز میں کھڑا ہو کر، اور جبکہ نمازی قعدے میں دو زانو بیٹھ کر ادب سے درود شریف پڑھ کر دعا کے بعد سلام پھیر کر نماز سے باہر آتا ہے ہر دعا کے آگے اور پیچھے درود شریف پڑھنے سے دعا کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے درود شریف عربی زبان میں اور حدیث شریف میں آئے بیان کے مطابق پڑھنا چاہیئے اردو فارسی گجراتی میں گانے بجانے کی طرح درود شریف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

ع ۷ / ۶ / ۴

عند المتاخرین ۱۱

مع ۱۲

اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك وكان الله على

آپ کو کتنی ہی بھلی معلوم ہو ہاں جنگ میں پکڑی باندیاں اور کنیزوں کے بارے میں کچھ حرج نہیں اور اللہ تو واقعی

كل شيء رقيبا ﴿٥٢﴾ يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت

ہر چیز پر نگہبان ہے۔ ﴿٥٢﴾ اے ایمان والو نبی کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہونا لیکن اگر کھانے کے لئے

النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام غير نظرين انىه ولكن

بلایا جائے تو کھانا تیار ہونے کے انتظار تک بیٹھنا نہ پڑے اس انداز سے دعوت میں حاضری دینے کو جایا کرو جب

اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسين

کھانا کھا چکو تو چلنا شروع کرو کھانا کھانے کے بعد باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھو اس کی وجہ سے نبیؐ کو تکلیف

لحديث ان ذلكم كان يؤذي النبي فيستحي منكم والله

ہوتی ہے وہ تمہارا بہت لحاظ کرتے ہیں لیکن نبی کو تکلیف دینے والی بات کو صاف صاف بیان کر دینے

لا يستحي من الحق واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من

میں اللہ کو کسی کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں اور جب تم کو خواتین سے کوئی چیز سامان اسباب مانگنا پڑے

وراء حجاب ذلكم اطهر لقلوبكم وقلوبهن وما كان لكم

تو پردہ کے پیچھے سے سوال کر سکتے ہو تمہارے ان کے اور سب کے لئے دل کی پاکیزگی کا یہ بہت ہی اچھا طریقہ ہے اور ایمان والو تم خیال رکھنا

ان تؤذوا رسول الله ولا ان تنكحوا ازواجه من بعده ابدا

کہ نبی کو تمہارے کسی قول و عمل کے سبب ذرا بھی تکلیف نہ ہونے پائے اور ان کے بعد ان کی کسی بھی بیوی صاحبہ کو نکاح میں لانا بھی تم پر حرام ہے ایسی بات کو

ان ذلكم كان عند الله عظيما ﴿٥٣﴾ ان تبدوا شيئا او تخفوه

سوچنا بھی اللہ کے نزدیک بڑا بھاری گناہ ہے۔ ﴿٥٣﴾ کسی چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپا رکھو اللہ کے لئے سب

فان الله كان بكل شيء عليما ﴿٥٤﴾ لا جناح عليهن في آبائهن

برابر ہے کہ وہ تو تمام چیزوں کے بارے میں خوب علم رکھتا ہے ﴿٥٤﴾ خواتین پر ان کے باپ بیٹے اور بھائیوں کے بارے

ولا ابنائهن ولا اخوانهن ولا ابناء اخوانهن ولا ابناء

میں پردہ نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں اسی طرح بھتیجے بھانجے اور اپنی ہم سایہ عورتوں اور اپنی مملوکہ باندی کنیزوں

اخواتهن ولا نسائهن ولا ما ملكت ايمانهن واتقين الله

کے بارے میں پردہ کرنے کی پابندی نہیں بس اللہ سے ہر حال میں ڈرتی رہا کریں یقینی بات ہے کہ ہر چیز

منزل ٥

ف ٥٣ بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا منع ہے یہاں حضورؐ کے گھر مبارک میں اہلِ ایمان کے داخلے پر بھی اجازت کی پابندی لگا دی گئی

ع ١٢ ٦ ٣

اس لئے کہ حضورؐ سے تو مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام کا رات دن کا واسطہ رہتا قرآن کا نازل ہونا شروع تھا اور جنگیں بھی جاری تھیں دین کا بندوبست قائم رکھنے کے لئے ہر پل مشورے اور حکم کی ضرورت پڑتی ہی رہتی ایسے ماحول میں نبیؐ کے مبارک حجرے جو مسجد نبوی میں ہی تھے صحابہ کا آنا جانا جاری تھا اب پابندی لگا دی کہ اجازت کے بغیر داخلہ ممنوع ہوا اور کھانے کی دعوت پر بھی جن کو جب بلایا جائے حاضر ہوں لیکن وقت سے پہلے نہ جائیں کہ انتظار میں بیٹھے وقت گزارنا پڑے جب کہ جتنا وقت نبیؐ کی صحبت میں گزرے برکت ہی برکت ہے لیکن نبیؐ کو گھریلو انتظام میں دشواری پیش نہ آوے اس لئے مومنوں کو لازم قرار دیا کہ دعوت دی جائے تب جائیں کھانے کے بعد یوں بھی آدمی تھوڑی دیر بیٹھتا ہے لیکن بعض لوگ جی لگا کر ایسے بیٹھے کہ اٹھنے کا نام نہیں تو پھر اس کے سبب صاحب خانہ کو تکلیف ہوتی ہے وہ تو اہل ایمان کا لحاظ فرما کر کچھ نہ کہتے لیکن اللہ نے یہاں صاف بات کر دی کہ اس رویہ سے نبی کو پریشانی ہوتی ہے جس بات سے نبی کو ذرا بھی دکھ ہو امتی پر لازم ہے کہ وہ کام نہ کرے۔

وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ

رخصت کرو۔ ﴿۴۹﴾ اے نبی جن بیویوں کو آپ نے ان کے مہر ادا کئے ہیں ہم نے ان کو آپ
طریقہ سے

الّٰتِيٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللَّهُ عَلَيْكَ

کے لئے حلال کر دیا ہے اور وہ عورتیں جو جہاد میں آپ کے ہاتھ آچکی ہیں ان میں سے بھی آپ کے لئے بندش نہیں اور آپ کے

وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ

چچا کی بیٹیاں اور آپ کے پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے آپکے ساتھ ہجرت کی ہو

الّٰتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

ان کو آپ اپنے نکاح میں لاسکتے ہیں اور وہ ایمان والی عورت جس نے بغیر کسی مہر کے آپ کے حضور خود اپنے نفس کو پیش کر دیا ہو اگر

إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

نبی کا ارادہ ہو تو ایسی ایمان والی عورت سے بھی نکاح کر سکتے ہیں یہ اجازت خاص آپ کے لئے ہے دوسرے اہلِ ایمان لوگوں کے لئے نہیں ہم نے

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ

ان کی بیویوں کے بارے میں اور جنگی قید میں آنے والی کنیز اور باندیوں کے بارے میں کیا کچھ حکم دے رکھا ہے وہ ہم کو معلوم ہے یہ خلاصہ اور بیان ہم نے

لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي

اس لئے کر دیا تاکہ آپ کو اب کوئی حرج اور تنگی نہ رہے اور اللہ بڑا ہی غفور اور رحیم ہے۔ ﴿۵۰﴾ آپ جب جس بیوی

مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

صاحبہ کو اپنی قیام گاہ میں اپنے پاس رکھیں یا جس بیوی صاحبہ کو اپنی مصلحت کے تحت الگ رکھیں پھر حسب منشا طلب فرمائیں آپ پر کچھ

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ

پابندی نہیں اس ترتیب سے توقع ہے کہ آپ کی تمام ازواج مطہرات کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور کسی کو کچھ بھی غم نہ ہوگا اور جو کچھ

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

آپ انھیں عطا فرمائیں گے اُس پر سب کی سب راضی اور خوش ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ تم سب کے دلوں کی باتوں کو جانتا ہے اور

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَّا يَحِلُّ لَكَ

واقعی وہی بڑا علم والا اور برداشت کرنے والا ہے۔ ﴿۵۱﴾ اجازت کے اس دائرے کے سوا

النِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ

دوسری عورتیں آپ کو حلال نہیں اور ان کی جگہ کسی اور خاتون کو بھی آپ نکاح میں نہیں لا سکتے چاہے کسی کی نیک سیرت

منزل ۵

ف۴۹ نکاح کرنے کے بعد تنہائی میں خلوت ہونے کے پہلے یعنی ہاتھ لگنے سے پہلے طلاق دی تو اب عدت کی گنتی پوری کرنا عورت پر ضروری نہیں چاہے فوراً ہی نکاح کرے نہ کرے ہر طرح عدت سے آزاد ہے شریعت میں عدت اُس مدت کو کہتے ہیں جو طلاق والی عورت کو حیض آتا ہو تو تین حیض تک اور حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ تک دوسرا نکاح نہ کرے عدت پوری ہونے پر عورت کو آزادی کا پروانہ حاصل ہو گیا لیکن اس آیت میں ایک ایسی حالت کا حکم دیا کہ نکاح تو ہو گیا مگر میاں بیوی خلوت میں تنہائی میں نہیں ہوئے تو اب حمل کا اندیشہ نہیں اس لئے عورت کو عدت پوری کرنی ضروری نہیں ایسی طلاق کے بعد عورت فوراً ہی آزاد ہو جائے گی البتہ رخصت کرتے وقت فائدہ پہنچا کر حسن و خوبی کے ساتھ وداع کرے۔

ف۵۰ اس آیت میں عام اہلِ ایمان کے مقابلہ میں اللہ نے اپنے نبی کی ازواج مطہراتؓ کے بارے میں الگ احکامات بیان فرمائے تاکہ اہلِ ایمان خواتین کو دینی تعلیم دینے کے لئے وہ اہم اور تجربہ کار خواتین جنھوں نے نبیؐ کے ساتھ ہجرت کی اور مہاجرات بن کر اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں ان میں سے آپ جنھیں چاہیں اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمائیں نیز جنگ میں پکڑی ہوئی خواتین اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی کی خدمت میں بطور زوجہ بغیر مہر پیش

أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ
رکھتے تو پورے انتظام کے ساتھ اللہ کی نگہبانی ان کے لئے کافی ہے۔ (۳۹) محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن سب کے لئے اللہ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
کے رسول بنا کر بھیجے گئے، اور سب نبیوں کا سلسلہ ختم ہونے پر تشریف لائے ہیں اور سب چیزوں کا علم
شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَّ
اللہ کو ہے۔ (۴۰) اے ایمان والو اللہ کا ذکر بہت کثرت کے ساتھ کیا کرو۔ (۴۱) اور
سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهُ
صبح شام اللہ کی تسبیح یعنی خوبیاں بیان کرنے میں لگے رہو۔ (۴۲) وہ اللہ تم پر ایسا مہربان ہے کہ تم پر سلامتی کے ساتھ رحمت کا تحفہ بھیجتا ہے اور اس کے
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾
فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیاریوں سے نکال کر نور کی طرف رہنمائی ملے اور واقعی اللہ تو ایمان والوں پر بڑا ہی مہربان ہو گیا۔ (۴۳)
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَّأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓأَيُّهَا
پھر اللہ سے انکی ملاقات کے دن سلام سے انکا استقبال ہوگا اور اللہ نے ان کے اجر کا بدلہ بہت ہی عزت و اکرام کے ساتھ تیار کر رکھا ہے (۴۴) اے نبی ہم نے آپ کو اس
النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا إِلَى
شان کا رسول بنایا ہے کہ آپ کی گواہی اور شہادت پر فیصلہ کیا جائے گا ہم نے آپکو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (۴۵) اور آپ اللہ کی طرف اس کے حکم سے
اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ
دعوت دینے والے اور ایسا روشن چراغ ہو جس کی نورانیت پھیلتی ہی رہے گی (۴۶) اور بشارت سنا دو ایمان والوں کو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل
اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَدَعْ
ہی فضل ہے۔ (۴۷) اور کافروں اور دغا بازوں کی بات کو رد کر دیجئے اور ان کی طرف سے آپ کو دکھ پہنچایا جا رہا ہے اس کو خیال
أَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
میں نہ لایئے اور اللہ پر توکل کرتے رہو وہی کام بنانے کے لئے کافی ہے۔ (۴۸) اے ایمان والو کہیں ایسا ہو کہ
اٰمَنُوٓا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کیا اور بغیر ہاتھ لگائے انھیں طلاق دے ڈالی ہو تو عدت پوری کرنے کی ذمہ داری ان پر
تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۚ فَمَتِّعُوهُنَّ
ڈالے کا تم کو حق نہیں بلکہ رخصت کرتے وقت جو کچھ مال و اسباب دے سکتے ہو دے کر بھلے

منزل ۵

ف۴۰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندوں میں قاسمؓ طیبؓ طاہرؓ اور ابراہیمؓ نام آتے ہیں آپ کے یہ تمام بیٹے بہت چھوٹی عمر میں وفات پا چکے تھے آپ کا کوئی فرزند حیات نہیں تھا اس لئے فرمایا کہ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں البتہ حضورؐ کی بیٹیوں میں خاص طور پر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کے اہل بیت کا سلسلہ جاری ہوا یہاں شاید اس کا بیان دو وجہ سے آیا ہو ایک تو یہ کہ آپ کسی مرد کے باپ نہیں اور اب آپ کا کوئی بیٹا حیات نہیں دنیا میں بہت سے بادشاہ حتیٰ کہ مذہبی گدی نشین بھی اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کی نسل ان کے بیٹوں سے چلے تاکہ حکومت یا مذہبی گدی پر ایک کے بعد ایک وارث بیٹھتا رہے لیکن یہاں حضورؐ کی روحانی اولاد یعنی پوری امت نے آپکے مشن یعنی آپ کی دعوت کی نمائندگی اس محبت اور عقیدت سے کی جس کی نظیر ساری دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں مل سکتی۔

ع ۵ ۶ ۲

ف۴۴ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے
سورۃ ۳۶ یٰس آیت ۵۸
" ۱۰ یونس " ۱۰
" ۵۶ واقعہ " ۲۶
" ۱۶ نحل " ۳۲

ف۴۵ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے
سورہ ۴ النساء آیت ۴۱

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ

رکھنے والی عورتیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے پاک دامن مرد اور پاک دامن پارسا عورتیں اللہ کا بہت بہت کثرت سے ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا

والیاں ان سب کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔ ﴿٣٥﴾ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ جب بھی سنا دیا جائے تو

مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

کسی ایمان والے مرد اور کسی بھی ایمان والی عورت کو اپنی پسند ناپسند کا کوئی حق باقی نہیں رہا اور پھر بھی جو کوئی اللہ اور

مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو اس کی خیریت نہیں کہ وہ کھلی ہوئی گمراہی میں

مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

جا پڑا۔ ﴿٣٦﴾ جس شخص پر اللہ نے انعام فرمایا اور آپ نے بھی اس پر عنایت فرمائی تھی آپ نے جب اس سے کہا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تیری بیوی کو مت چھوڑ

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

اور آپ کے جی میں ان دونوں کے تعلقات ٹوٹنے کا خوف پڑ گیا تھا آپ اپنے جی میں اس خوف کو چھپائے رہے جبکہ اللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اب ان دونوں کے

مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى

مزاج کی ان بن کو ظاہر فرما دے گا جبکہ آپ کو اس جوڑے کی ناکامی پر لوگوں کی بدگوئی کا اندیشہ بنا ہوا تھا آپ کو تو صرف اللہ کا ہی لحاظ کرنا ہے پھر جب زید

زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

کی طبیعت اُس عورت سے اچاٹ ہو گئی اور زید نے اُسے چھوڑ دیا تو بعد میں ہم نے اس خاتون کو آپکے نکاح میں دے کر آپکی زوجہ بنا دیا تاکہ اب ایمان والوں کو

فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

اپنے منہ بولے بیٹوں کی عورتوں سے جب وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دیں تو نکاح کرنے میں حرج باقی نہ رہے اور اللہ نے اسی طرح اپنے حکم کو نافذ کرنا

مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ

تھا جو کر دیا۔ ﴿٣٧﴾ اللہ نے جو حکم اپنے نبی پر فرض کر دیا ہو اُس پر عمل کرنے میں کسی حرج کا اندیشہ نہیں پہلے بھیجے گئے رسولوں کے بارے میں

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

بھی یہاں دستور قائم تھا اللہ کا حکم بڑے مضبوط اندازے کے مطابق تقدیر کے ساتھ نافذ ہو کر

مَّقْدُوْرَا ﴿٣٨﴾ ۨالَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

رہتا ہے۔ ﴿٣٨﴾ جو لوگ اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچاتے ہیں اور صرف اللہ کا خوف رکھتے ہیں پھر اس کے سوا کسی اور کا خوف اور ڈر نہیں

منزل ۵

ف ٣٥ اس آیت میں اسلام اور ایمان پر آدمی اور عورت میں جو اوصاف اور اعمال مطلوب ہیں ان کا ذکر ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے کہ یہ صفات اپنے عمل میں پیدا کرے تاکہ اللہ کی بخشش اور اس کی طرف سے اجر پانے کا وہ حق دار بن سکے۔

ف ٣٦-٣٧ یہ واقعہ ہے حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کا جو حضورؐ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں بہت ہی اعلیٰ صلاحیت والی اور شریفانہ مزاج رکھتی تھیں زید بن حارثہ ایک صحابی تھے حضرت زید بن حارثہ کا واقعہ یہ ہے کہ وہ تھے تو اصل عرب بچپن میں کسی قبائلی جھڑپ میں جاہلیت کے زمانے میں پکڑے گئے تھے اور بطور غلام بیچ دیے گئے تھے اس کے بعد جب دس سال کی عمر تھی تو حضورؐ نے انھیں خرید لیا تھا بہت ہی خدمت گذار تھے اور حضورؐ سے بہت محبت کرتے حضورؐ بھی محبت میں بیٹا کہہ کر پکارتے جب یہ جوان ہوئے تو حضورؐ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب کو ان کے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت نے چاہا کہ اونچ نیچ اور عرب غیر عرب کا رواج توڑ کر زینب کا نکاح زیدؓ سے کرا دیں اس اصلاحی اور انقلابی قدم پر حضرت زینبؓ تیار نہیں تھیں لیکن جب اسی سورۃ کی آیت نمبر ٣٦ نازل ہوئی تو آپ راضی ہو گئیں زینب اور زید کا نکاح ہو گیا اس نکاح سے اونچ نیچ اشراف غیر اشراف عرب غیر عرب کے رواج کا خاتمہ ہو گیا

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور تم میں سے ہر ایک کو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری اختیار کرتی ہے اور نیک عمل کیے جاتا ہے داتنی پھر تو ہم ایسی تابع فرمان خواتین

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

کو دگنا اجر عطا فرمائیں گے اور ان کے لیے بہت ہی عزت والی روزی ہم نے تیار کر رکھی ہے۔ (٣١) نبی کی ازواج! سن لو کہ اگر تم پرہیزگاری میں

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

سب سے آگے رہو گی تو مرتبہ میں عام عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تمہارا درجہ رتبہ بہت بلند ہے بات کرنے میں نازک لہجہ اختیار نہ کرو ورنہ جس کے دل میں کھوٹ ہو

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ

اسے غلط خیال کا گمان آسکتا ہے بات کرو تو بھلے کام کرنے کے حکم کے انداز میں کہنا۔ (٣٢) اپنے گھروں میں وقار سے

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ

قیام کرو۔ دکھاوے کا بناؤ سنگھار جاہلیت کے دور میں ہوتا تھا اسے چھوڑ دیا جائے، نماز کو قائم

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ

رکھو زکوٰۃ ادا کرتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی تابع فرمانی اختیار کرو نبی کے گھرانے والو اللہ نے

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

ارادہ فرما لیا ہے کہ تم کو گندگی سے دور رکھے گا اور خوب پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی تم کو

تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ ج وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ

عطا فرمائے گا (٣٣) یاد رکھو اور تذکرہ کرو اللہ کی ان آیات کا جو حکمت اور دانائی سے بھرپور ہیں جو تمہارے گھروں میں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں بیشک

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

اللہ تعالیٰ بڑا ہی باریک بین بھید جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے (٣٤) بے شک بات ہے کہ اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ

ایمان لانے والے اور ایمان لانے والیاں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والے مرد اور عورتیں، سچ بولنے والے اور سچ

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

بولنے والیاں صبر سے جی کو تھام لینے والے مرد اور عورتیں اللہ کے ڈر سے پگھل جانے والے مرد اور اللہ کے ڈر سے

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

پگھل جانے والی خواتین صدقہ اور خیرات کرنے والے اور صدقہ اور خیرات کرنے والیاں روزہ دار مرد اور روزہ

ف ٣٣ یہ آیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کے اہل بیت کے حق میں نازل فرمائی گئی ہیں حضورؐ کے گھرانے کے تمام افراد کا نام ادب و احترام سے ظاہر اور باطن میں ہر طرح عزت اور وقار کے ساتھ لیا جانا امت پر لازم ہوا اسی طرح امت کی تمام بہو بیٹیوں پر لازم ہوا کہ نزول قرآن کے پہلے کی جاہل سوسائٹی کے رواج جس میں دوسروں کو دکھانے کے لئے عورتیں بناؤ سنگھار کرتی تھیں منع ہوا عورت کو چاہئے کہ بناؤ سنگھار اپنے شوہر کے لئے کرے۔

ع ٧ / ١

ف ٣٤ گھروں میں اللہ کی آیات کا پڑھتے پڑھاتے رہنا اور اس کا تذکرہ چرچا کرنا اور اللہ کی آیات کو یاد کرنا ذکر اذکار میں مشغول رہنا اہل ایمان خواتین کے لیے رہنمائی ہے تاکہ گھر کا ماحول دینی بنا رہے۔

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ
میں سچے ثابت ہوئے تو ان کے صدق کا بدلہ اللہ انھیں عطا فرمائے گا اور جو بھی اپنے قول میں دغا کر گیا تو اللہ چاہے تو انھیں عذاب میں ڈالے
اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
یا ان کی توبہ قبول رکھے اللہ کو ہر طرح کا اختیار ہے واقعی اللہ مغفرت فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ف۲۴ اور جوش انتقام کے غصہ میں بھرے ہوئے
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ
کافروں کے لشکر کو اللہ نے نامراد واپس کر دیا کہ ان کے ہاتھ کچھ نہ لگا اور ایمان والوں کی طرف سے لڑنے میں اکیلا اللہ کافی ہو گیا واقعی اصل قوت
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ
والا اور غلبہ والا تو اللہ ہے۔ ﴿۲۵﴾ اور اہل کتاب ہو کر بھی جن لوگوں نے کفار کے لشکر کی مدد کی تھی اللہ نے ان کے
الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
دل میں رعب ڈال کر ان کے قلعوں سے انھیں نیچے اتار دیا اور تمہارے قبضہ میں دے دیا کہ ایک گروہ تمہارے ہاتھوں قتل ہوا جب
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ
کہ ایک گروہ کو تم نے گرفتار کر لیا۔ ف۲۶ اور ان کی اس زمین اور ان کے مکانات اور مالوں کا تم کو وارث بنا دیا جب کہ
اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ع ﴿۲۷﴾
اس علاقہ میں ابھی تک تم نے قدم نہ رکھا تھا اللہ نے فتح عطا فرمادی اور واقعی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۲۷﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
اے نبی آپ اپنی ازواج مطہرات سے کہہ دو کہ اگر تم کو اس پار کی دنیا میں سہولت والی زندگی چاہیے تو پھر آجاؤ کہ میں جو کچھ تم کو
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
دے سکتا ہوں دے کر تم کو بھلے طریقہ سے رخصت کر دوں۔ ﴿۲۸﴾ اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کو راضی کرنا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
چاہتی ہو اور آخرت کے گھر کی امیدوار ہو تو سن لو کہ اللہ نے تم میں سے ہر ایک نیک بندی کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا
عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
ہے۔ ﴿۲۹﴾ نبی کی بیویو! تم بھی سن لو کہ تم میں سے کسی نے کوئی ناپسند حرکت کی تو اس کی
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
سزا بھی دگنی بھگتنی ہوگی اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔ ﴿۳۰﴾

ف۲۴ لڑائی میں جو لوگ مورچہ پر ڈٹے رہے وہ تو اپنا اجر پا چکے چاہے شہید ہوں تو جنت میں جا پہنچے اور زندہ ہیں تو غازی ہیں اور دنیا میں سلطنت اور حکمرانی کا راستہ ان کے لیے کھل گیا اب رہے دو غلے منافق جو آزمائش کے وقت میں نامردی دکھا کر مورچہ چھوڑ کر بھاگ گئے ان میں بھی اللہ دیکھے گا کہ کون اپنے فرار میں اپنی کس کمزوری کا شکار تھا جس کے دل کی جیسی حالت ہوگی اسی مطابق اس کے ساتھ معاملہ ہوگا اللہ چاہے تو عذاب میں پکڑے جائیں گے اور اللہ چاہے تو ان کی توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے ہر طرح مغفرت رحمت اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔

ف۲۶ یہ لوگ بنی قریظہ کا ایک طاقتور قبیلہ تھے جو اہل کتاب تھے مگر مسلمانوں کی ضد میں آکر بت پرستوں کے ساتھی بن کر مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کی سازش میں شریک تھے حالانکہ مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کے ساتھ ان کا معاہدہ امن کا تھا کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرنے والے کسی بھی گروہ کا ساتھ نہ دیں گے لیکن عین وقت پر دغا کی تب اللہ نے کفار کے لشکر کو آندھی سے برباد کر کے تتر بتر کر دیا اور وہ تو واپس ہو گئے لیکن اب مدینہ طیبہ کے علاقہ میں رہنے والے یہود بنو قریظہ کا نمبر آگیا یہ لوگ اپنی بستی میں بڑی مضبوط حویلیوں میں قلعہ بند رہتے تھے جنگ احزاب کے مورچے سے واپس آتے پر اللہ نے فوراً حکم دیا کہ بنی قریظہ کے علاقے پر گھیرا ڈال دیا جائے اس اچانک وار سے بنو قریظہ پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا کہ جنگ احزاب کے ایک ماہ کے جنگی ماحول سے نکلتے ہی یہ لوگ فوراً ہم پر کس دلیری سے چڑھائی کیلئے آگئے ، معمولی گھیرے بندی کے چند دنوں کے بعد اس یہودی قبیلہ نے اپنے قلعوں سے اتر کر ہتھیار ڈال دیے جس کا تذکرہ اس آیت میں فرمایا گیا۔

ع ۳ / ۷ / 19

جَآءَ الخوف رایتھم ینظرون الیك تدور اعینھم كالذی

بزدلی اور رلالچ ان پر سوار ہوتی ہے جب ان پر لڑائی کا خوف طاری ہوتا ہے تو تم دیکھو گے کہ ان کی نگاہیں چکرانے لگتی ہیں اور تمہاری طرف ٹک ٹکی

یغشی علیه من الموت ج فاذا ذھب الخوف سلقوكم بالسنة

لگا کر اس طرح تاکتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی چھا گئی ہو اور جب خطرہ ٹل جائے اور خوف دور ہو تو تمہاری ملاقات کے وقت ان کی زبانیں خوب چلنے

حداد اشحة علی الخیر ط اولٰٓئك لم یؤمنوا فاحبط الله اعمالھم ط

لگتی ہیں تاکہ لڑائی میں ہاتھ آئے مال میں سے کچھ ان کا بھی بھلا ہو جائے۔ یہ لوگ اصل میں ایمان نہیں لائے ہیں۔ صرف دکھاوا کرتے ہیں اسلئے اللہ نے ان کے سب

وكان ذٰلك علی الله یسیرا (١٩) یحسبون الاحزاب لم

عمل اکارت کر دیئے اور اللہ کے دستور میں یہ بات معمول کے مطابق ہے (١٩) ان کا اب بھی خیال ہے کہ حملہ کرنے والے لشکر ابھی واپس نہیں گئے اور اگر

یذھبوا ج وان یات الاحزاب یودوا لو انھم بادون فی

حملہ کرنے والے پھر آ پڑیں تو ان کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش کسی گاؤں میں باہر چلے جائیں اور چھپ چھپ کر تمہارے بارے

الاعراب یسالون عن انبآئكم ط ولو كانوا فیكم ما قتلوآ

میں خبریں سنتے رہیں اور تمہارے ساتھ بھی رہتے تو لڑائی میں ہارے جی سے بہت تھوڑا

الا قلیلا ع (٢٠) لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة لمن

حصہ لیتے۔ (٢٠) یقیناً تم سب کے لئے اللہ کے رسول کے ہر عمل میں بہت ہی اچھا نمونہ موجود ہے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن کا

كان یرجوا الله والیوم الاٰخر وذكر الله كثیرا ط (٢١) ولما را

امیدوار ہو اور اللہ کا بہت بہت ذکر کرتا ہو تو اسے اللہ کے رسول کی زندگی کے مطابق چلنے میں پوری کامیابی ہے۔ (٢١) حملہ کرنے والی فوجوں

المؤمنون الاحزاب لا قالوا ھٰذا ما وعدنا الله ورسوله و

کو جیسے ہی آتے دیکھا تو ایمان والے بول پڑے کہ ہاں یہی وعدہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے کیا تھا سچ سچ فرمایا تھا اللہ نے اور اس کے

صدق الله ورسوله وما زادھم الا ایمانا وتسلیما ط (٢٢) من

رسول نے اور کفار کے لشکر کو آتا دیکھ کر ان کا ایمان اور فرماں برداری اور بڑھ گئی۔ (٢٢) ایمان والوں

المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا الله علیه ج فمنھم من

میں بہت سے ایسے دلیر مرد بھی ہیں جو اللہ کو دیئے ہوئے اپنے قول میں سچے اترے اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو راہِ خدا میں جان دینے کی نذر منت پوری کر چکے اور کچھ ابھی

قضی نحبه ومنھم من ینتظر صلے وما بدلوا تبدیلا (٢٣) لا لیجزی

انتظار میں ہیں کہ جیسے ہی موقعہ ملے گا اپنی جان کی بازی لگا دیں گے اور جانثاری کے حوصلے اور قول میں ذرا تبدیلی نہیں آنے دی۔ (٢٣) اب جو اپنے قول

ف ٢٢ مدینہ طیبہ پر جب قریش کا ایک بھاری فوجی لشکر آ پڑا تب آیت نمبر ١٢ میں منافقوں اور دو غلے لوگوں کی حالت کا ذکر تھا کہ فوجوں کو دیکھ کر ان کا رہا سہا ایمان بھی رخصت ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہم سے دعوے فتح کے تھے لیکن یہاں تو اب اپنے گھر میں رہنا مشکل ہو گیا اللہ رسول کا وعدہ سچا نہیں تھا ایسا کہہ کر انھوں نے امتحان میں اپنے ناکام ہونے کا ثبوت دے کہ کفر کی حالت میں جا گرے ان کے مقابلہ میں یہاں اس آیت میں اہل ایمان کا تذکرہ ہے کہ اس طرح انھوں نے جب کفار کے لشکر کو مدینہ طیبہ پر چڑھائی کے لئے آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ ایک بڑا امتحان ہے اور اس میں ہم کو اللہ کی نصرت کے سہارے کامیاب ہونا چاہیئے اور کہنے لگے کہ سچ کہا تھا اللہ نے اور اس کے رسول نے کہ یوں ہی زبان سے ایمان میں داخل ہوتے ہی جنت میں چلے جانا ممکن نہیں جانچ ہوگی مصیبت اٹھانی پڑے گی اور ہر طرح تم کو کھنگال کر دیکھا جائے گا کہ ایمان میں کون کتنا سچا ہے۔

ع ٢
١٢
١٨

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

ہم سے محض فریب تھا۔ ⑫ اور ان میں سے ایک ٹولی تو یہاں تک کہنے لگی کہ اے یثرب کے رہنے

يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

والو اب تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا بس جنگ کے مورچے سے واپس چلے چلو اور ان میں سے ایک گروہ کے لوگ تو نبی سے اپنے فرار کی اجازت مانگنے لگے اور جھوٹ بات کہتے ہوئے

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

بولے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں ہمکو لڑائی سے چھٹی دے کر گھر جانے کی اجازت دیجیے جب کہ ان کے گھر غیر محفوظ نہیں تھے بلکہ یہ لوگ مقابلہ سے فرار اختیار کرنے کو ایسی باتیں

اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا

کرنے لگے تھے۔ ⑬ اگر خود ان کا کوئی دشمن کسی طرح سے ان پر حملہ کر دے پھر ان کے سامنے یہ مسئلہ ہو کہ اس فتنہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے، تو یہ

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا

لوگ فوراً جوابی کاروائی کے لئے مقابلہ میں ذرا دیر نہ کریں گے۔ ⑭ جبکہ یہ لوگ اس کے پہلے بھی کئی بار اللہ

عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

کے نام پر قول دے چکے تھے کہ دشمن کے مقابلہ سے پیٹھ نہیں پھیریں گے اور جس کسی نے اللہ سے جو بھی اقرار کیا تو اس کی پوچھ اس سے

مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ

کی جائے گی۔ ⑮ آپ کہہ دو کہ اگر موت اور لڑائی کے ڈر سے فرار ہو کر بھاگنے لگو گے تب بھی زندگی کا سامان

الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ

آخر کتنے دن تک تم کو استعمال کے لئے ملے گا۔ ⑯ آپ ان سے یہ بھی کہو کہ اگر اللہ تم کو تکلیف

مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ

پہنچانا چاہے یا تم پر رحمت فرمائے، تو بیچ میں ایسا کون ہے جو رکاوٹ بن سکتا ہے اور اللہ کے

لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

مقابلہ میں کسی کو بھی کوئی ولی اور مددگار نہیں مل سکتا۔ ⑰ جنگی مورچے

يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

پر جانے والوں کو رکاوٹ ڈالنے والے اور اپنے بھائی بندوں سے کہنے والے کہ ہمارے پاس آ جاؤ حفاظت سے رہو گے اور جو لوگ لڑائی میں برائے نام تھوڑا

اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ۙ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا

ساحصہ لیتے ہیں وہ سب کے سب اللہ کے علم میں ہیں۔ ⑱ مصیبت کے وقت تمہارے ساتھی ہونے میں ہچکچاتے ہوئے

ف ۱۲ مخالف فوجوں کے گھیرے سے مکان کھیت دوکان سے باہر آنا جانا بند سخت جاڑے کا موسم اناج اور گھریلو سامان کی کمی کام کاج بند قابلِ جنگ تمام لوگ خندق کے مورچے پر مقابلہ میں ڈٹے ہوئے کافی وقت ہو گیا پریشانی کا حال چاروں طرف سے ایسا کہ مسلم عورتوں کی حفاظت کے لئے قلعہ بندی کرنی پڑی ایسے موقع پر دوغلے منافق جو نام کے مسلمان تھے اور جن کے دل میں روگ تھا وہ کھل گئے اور ظاہر میں کہنے لگے کہ ہم سے یہ وعدہ تھا کہ اسلام مشرق مغرب تک پہنچے گا اور یہاں مدینہ میں یہ حال ہے کہ گھر سے باہر حاجت کے لئے نکلنا جان پر جوکھم ہو گیا مصیبت کے وقت آدمی کے اندر کا حال کھل جاتا ہے منافق بھی ایسے موقع پر دل کی بات کہنے لگے مومن کو چاہیئے کہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو ناامیدی کی بات نہ کہے ہر طرح اللہ پر بھروسا رکھے اور آخر ہوا ایسا ہی کہ کفار کا لشکر نامراد اور بغیر لڑائی کے ادھ مرا ہو کر واپس ہوا اور ان کے آپس میں بھی بہت انتشار ہوا کہ ان کا جتھا بکھر گیا پھر کبھی مدینہ پر چڑھ کر نہ آ سکے آخر اسلام کی فتح ہوئی اور مشرق مغرب جنوب شمال میں ہر جگہ اسلام پھیلا ہوا آج بھی دیکھا جا سکتا ہے، سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے کہ دینِ اسلام غالب آوے گا۔

ع ۹ | عدد التقسیم ۱۲

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ

اللہ کے نبی سے تعلق کی وجہ سے ایمان والوں پر ان کے جی جان سے بھی زیادہ حق اللہ کے نبی کا ہے۔ اور نبی کی بیویاں ایمان

اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ

والوں کی مائیں ہیں اور اللہ کی کتاب کے مطابق دوسرے ایمان والوں اور مہاجروں کے مقابلہ میں وراثت میں خونی

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ

رشتے ناطے والے زیادہ حق دار ہیں دوستی کے تعلق سے تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی کرو تو اس کی اجازت ہے۔

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ

یہ قاعدہ اللہ کی کتاب میں لکھ دیا گیا ہے۔ ف٦ اور جب ہم نے تمام نبیوں سے اقرار لیا

مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا

اور آپؐ سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جو مریمؑ کے بیٹے تھے

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ

سب سے پکا قول و قرار لیا۔ ف٧ تاکہ صداقت کی بات کہنے والوں سے سوال کیا جائے اور ان کی سچائی کی انہیں جزائے خیر

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

دی جائے اور سچ کے انکاری لوگوں کو دردناک عذاب دیا جائے ۝٨ اے ایمان والو اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھنا جب تم پر کئی طرف سے فوجوں نے

عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ

چڑھائی کردی تھی تب ہم نے تمہارے بچاؤ کے لیے ان پر آندھی بھیجی اور ہم نے تمہاری حفاظت کے لیے ایسے لشکر بھیجے جو تم کو

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝٩ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ

دکھائی نہیں دئے اور اللہ تمہارے تمام کاموں کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ ۝٩ جب کہ انہوں نے تم پر دھاوا بول دیا تھا اور تمہارے علاقہ کے

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ

اوپری حصہ میں اور نچلے علاقہ سے بھی تم پر اس طرح آپڑے تھے کہ بہت سوں کی آنکھیں چکرانے لگیں کلیجے منہ تک آگئے اور اللہ کی

تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝١٠ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا

مدد آنے سے پہلے کئی طرح کے تم کو گمان بھی آرہے تھے ۝١٠ اس جنگ کے موقعہ پر ایمان والوں کا بہت ہی بڑا امتحان لیا گیا اور انہیں سخت زور کے جھٹکے دے کر زلزلہ کی

شَدِيْدًا ۝١١ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

طرح ہلا دیا گیا۔ ۝١١ دوغلے اور من کے روگی لوگ بھی اس موقعہ پر کھل گئے جب کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ

ف٦ ایمان والے پر لازم ہے کہ اپنے جی جان سے مال سے عزت آبرو وطن اور رشتہ ناطے سب کے مقابلہ میں اللہ کے نبی سے اپنا تعلق محبت قائم رکھے اور نبی کے حکم پر اپنی جان و مال قربان کر ڈالے، اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات میں ہر ایک ام المومنین یعنی سب ایمان والوں کی ماں کا درجہ رکھتی ہیں حضورؐ کے ساتھ جن لوگوں نے ہجرت کی مدینہ آنے پر حضورؐ نے ان میں بھائی چارہ قائم کر دیا رشتہ ناطے والے اب تک کافر تھے اس لئے اسلامی بھائی چارہ میں لوگ ایک دوسرے کے خونی رشتہ سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے وارث تھے لیکن جب خونی رشتہ والے مسلمان ہوگئے تو اللہ نے وراثت میں اصل خونی رشتہ ناطے کو پھر قائم کر دیا اب رہا ایمان کی نسبت والا بھائی چارہ تو اس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا منع نہیں البتہ وراثت میں حق صرف انہی کو ملیگا جس کے بارے میں قرآن مجید میں وارثوں کے حق مقرر کر دئے گئے وہی قانون لاگو ہوگا۔

ع ٨/١٧

ف٧ اللہ نے اپنے تمام نبیوں کو کتاب اور دانش مندی منصب نبوت حتیٰ کہ بعض پیغمبروں کو حکومت اور سلطنت بھی عطا کی لیکن ہر ایک سے یہ وعدہ اقرار لیا کہ وہ اللہ کا پیغام مخلوق تک جوں کا توں پہنچادیں گے اور اس پر کوئی اجرت یا مزدوری نہیں لیں گے اور دنیا میں جعلی مذاہب کی دکانداری اور گدی نشینی کے مقابلہ میں سچی دینداری توحید اور عقیدۂ آخرت پر پختہ یقین کی دعوت چلاتے رہیں گے اور یہ تمام نبی اپنے آپ کو خدا کا بندہ اور رسول ہی کی حیثیت سے مخلوق سے کلام کریں گے ان میں کوئی بھی خدائی کا دعوے دار یا خدا کا شریک بن جانے کا دعویٰ نہیں کرے گا۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (٢٩)

آپ فرما دو کہ جب فیصلہ کا دن آجائے گا تو انکاری لوگوں کو ان کا ایمان لانا کچھ بھی نفع نہ دے گا اور انھیں پھر کوئی مہلت نہیں دی جائے گی ۔ (۲۹)

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ (٣٠) ع

اب آپ ان کی باتوں کو ٹال دیجئے اور انتظار کیجئے اور انھیں بھی فیصلہ کا دن آنے کا انتظار کرنے دیجئے (۳۰)

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ احزاب مدینہ میں نازل فرمائی گئی — اللہ جو رحمن اور رحیم ہے اسی کے نام سے شروع کیا جاتا ہے — اس میں (۷۳) آیات اور (۹) رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (١) وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (٢) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا (٣)

اے نبی اللہ سے ڈرنے کی دعوت دیتے رہیئے اور کافروں اور منافق لوگوں کی رعایت کرنے سے انکار کر دیجئے ۔ بے شک اللہ کو خوب علم ہے اور وہ سب سے بڑا دانش مند دانا ہے (۱) تمہارے رب کی طرف سے جو حکم تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے اسی کی پوری اتباع کرو اللہ تمہارے تمام کاموں کی خبر رکھنے والا ہے (۲) اللہ پر توکل سے اپنا کام جاری رکھو اللہ ہی نگہبانی کے لیے کافی ہے (۳)

مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (٤)

اللہ نے آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اسی طرح تم اپنی زوجہ کو ظہار کے رواج کے تحت منہ سے ماں کہہ دو تو وہ ماں نہیں ہو سکتی اور اسی طرح تمہارے منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹے بھی نہیں ہو سکتے یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اللہ حق بات کو صاف بیان فرماتا ہے اور وہی ٹھیک راستے کی ہدایت فرماتا ہے (۴)

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (٥)

کسی کے منہ بولے بیٹوں کو بھی مخاطب کرتے وقت ان کے اصل باپ کے نام کی نسبت سے آواز دینا چاہیے یہی طریقہ اللہ کے یہاں انصاف والا مانا جائے گا پھر اگر تم کو ان کے اصل باپ کا نام معلوم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست رفیق تو ہیں ہی کسی بھول چوک کے سبب خطا ہو جائے تو تم پر گناہ نہیں لیکن جان بوجھ کر دل کے ارادے سے کسی کو نبی طب کرتے وقت اسکے اصل باپ کے نام کے علاوہ نسبت سے آواز دی تو اس کا گناہ تم پر لاگو ہوگا اور اللہ بھول چوک پر مغفرت فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔ (۵)

ف ۲۹ فیصلہ کا دن طلب کرتے تھے کہ کب آوے گا فرمایا کہ جب آجائے گا تو بے ایمانی کی موت مرنے والوں کا کچھ بھی نفع نہ ہوگا اور آگے سمجھنے کی مہلت ختم ہو جائے گی سدھرنا سمجھنا ہو تو ابھی سے اپنا ایمان ٹھیک کر لو

ع ۳ / ۸ / ۱۶

سورہ الاحزاب

ف ۱ یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی جہاں حضورؐ نے ایمان کی بنیاد پر اسلامی سلطنت قائم فرما دی اس کے بعد ارشادِ رب ہوا کہ دعوت الی اللہ کو خوب زور و شور سے جاری رکھا جائے اور کافروں منافقوں کی بات کو قطعی طور پر رد کر دیا جائے کہ پھر اس علاقے میں سر اٹھا نہ سکیں اس سخت کاروائی میں نتائج کا اندیشہ بھی نظر انداز کر دیجئے اس لیے کہ نتائج کا علم اللہ کو خوب سے خوب تر ہے اور دانش مندی اور دانائی کے تمام تقاضوں کا خیال رکھ کر ہی یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اب اہلِ کفر تو کیا اہلِ نفاق جو ایمان والوں کے ساتھ چل پڑے ہیں ان کی بھی پرواہ نہ کی جائے

ف ۴ جاہلیت میں لوگ اپنے گھریلو لڑائی جھگڑوں میں گالی گلوج یا مار پیٹ میں غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو ماں کہہ دیتے کہ آج سے تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے رواج کے تحت ایسا بول بولنے سے عورت کو ماں سمجھ لیا جاتا اور نکاح ٹوٹ جاتا اللہ نے ایسی جہالت والے رواجی چلن کو بند فرما دیا کہ ماں کہہ دینے سے ماں نہیں ہو جائے گی اور کسی کو منہ سے بیٹا کہہ دینے سے سچ مچ بیٹا نہیں ہو جائے گا جس نے بیوی کو ماں جیسی کہہ دیا وہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے ایک گردن آزاد کرے یا ساٹھ روزے مسلسل رکھے ۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ۔ دیکھئے (۵۸) مجادلہ آیت ۱ سے ۴

يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ

زیادہ اندر دھنسا دیے جائیں گے اور کہا جاوے گا کہ ہماری بات کو جھوٹ بتانے کی سزا میں آگ کا عذاب مسلسل

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

چکھتے ہی رہو۔ ⓴ یہ تو بہت ہی بڑے عذاب کا تذکرہ ہوا لیکن ہم اس کے پہلے ان کو دنیا میں بھی کچھ نہ کچھ سزا دیتے

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ

رہیں گے تاکہ ہماری طرف پلٹ کر آنے کا انھیں خیال آئے۔ ㉑ اُس سے بڑا ظالم ستم گر اور کون ہو سکتا ہے جسے

٢ ع ١١ ١٥

رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جاتی ہو پھر بھی وہ کترا کر چلے ایسے مجرم لوگوں سے ہم انتقام لے کر رہیں گے۔ ㉒ موسیٰؑ کو ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ

کتاب عطا فرمائی تھی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہم نے ہدایت نامہ بنا کر بھیجا تھا موسیٰؑ کو کتاب ملی تھی اس کے بارے میں تم کو

هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٢٣﴾ ج وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

کسی طرح کا شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ㉓ جب تک یہ لوگ ہماری آیات کے یقین پر جمے رہے اور ہمارے حکم کے تحت لوگوں کو صحیح راہ کی ہدایت بتانے میں صبر

لَمَّا صَبَرُوْا ۭ وقف وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

سے مصیبت جھیل کر بھی اس کام کو کرتے رہے تب تک ہم نے ان کو پیشوائی اور امامت کا درجہ عطا فرمایا۔ ㉔ کتاب اللہ کی دعوت کا کام چھوڑ کر جب یہ لوگ فرقے فرقے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

ہو گئے تو اب قیامت کے دن آپ کا رب ان کے آپسی اختلاف کا فیصلہ فرما دے گا۔ ㉕ ان سے پہلے ہم نے بہت سے زمانوں کے لوگوں کو

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ

ہلاک کر دیا تھا اور یہ لوگ انھیں کے ویران مکانوں کے آس پاس سے گزرتے رہتے ہیں پھر بھی ان کو کچھ سجھائی نہ دیا جب کہ یقینی بات ہے کہ ان واقعات

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى

میں نشانی موجود ہے کیا اب بھی یہ حق بات کو سننے کیلئے تیار نہ ہوں گے۔ ㉖ کیا انھوں نے غور نہیں کیا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں

الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ

تاکہ اس خشک علاقہ کی کھیتی کو فصل بہار بنا دیں جس کے سبب ان کے مویشی اور یہ خود بھی اچھی طرح کھا پی سکیں کیا یہ منظر بھی انھوں نے

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ الثلثة وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

نہیں دیکھا۔ ㉗ اور جواب میں کہا بھی تو ایک بے تکی سی بات کہہ دی کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا فیصلہ کب سامنے آوے گا ㉘

و ٢٣ - ٢٤ - ٢٥

موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت عطا کی گئی لیکن یہود نے اس میں اتنے اختلافات اور آپسی مار پیٹ سے فرقے بنائے اور کتاب کے معنی بھی کئی طرح کے کرنے لگے اس پر فرمایا کہ ہم نے کتاب ہدایت موسیٰؑ کو عطا کی تھی تاکہ بنی اسرائیل کو ہدایت ملے مگر انھوں نے اختلاف کر کے پھوٹ پیدا کی اس پر تمہیں شک نہیں کرنا چاہیے کہ اس قوم کو کتاب ملی تھی یا کتاب اللہ کے علاوہ کوئی اور چیز ان کے ہاتھ پڑ گئی جس کی وجہ سے ان میں جھگڑے ٹولی اور کئی فرقے بن گئے یہ تفرقہ توریت میں نہیں تھا بلکہ توریت کے معنی میں آپسی پھوٹ سے پہلے کے لوگ فرقے بنا گئے اور بعد والے شبہ میں پڑے کہ یہ فرقہ بسبب تھا یا دہ۔

الثلثة

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا

اور آپ دیکھیں گے کہ مجرم اپنے رب کے حضور مارے شرم کے اپنی منڈیاں نیچی کیے ہوئے ہونگے انکا یہ اقرار ہوگا کہ اے ہمارے رب!

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا

ہم نے دیکھ لیا اور سن بھی لیا اب ہم کو یقین ہو چکا ایکبار پھر ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ نیک عمل کر کے آسکیں۔ ۱۲ اگر ہم کو منظور ہوتا تو ہر شخص کو

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

راہِ ہدایت پر ہم خود ہی ڈال سکتے تھے لیکن میرا یہ قول سچا ہونا ہے کہ نافرمان جناتوں اور مجرم انسانوں کو جہنم میں اکٹھا

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

جھونک کر بھر دوں گا۔ ۱۳ اِس دن کی ملاقات کو جب تم نے بھلا دیا تھا تو اب اس کی سزا بھگتنے کا مزہ چکھتے رہو، ہم نے

هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

بھی آج تم کو اپنی نظرِ عنایت سے محروم کر دیا اپنے کیے ہوئے کرتوتوں کی سزا میں ہمیشہ ہمیشہ نت نئے عذاب کا ذائقہ تم کو چکھتے ہی رہنا ہے ۱۴ ہماری

يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ

آیات پر ایمان لانے والوں کا یہ عمل بھی خوب ہے کہ جب جب ہماری آیتوں سے ان کو نصیحت کی جاوے تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور اس کی

رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۩ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

حمد و تعریف کرتے ہیں اور تکبر کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ۱۵ اپنے بچھونا اور بستر پر اللہ کا خوف اور امید کے سبب اللہ سے دعا میں مشغول ہونے کی وجہ سے

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ

ان کی کروٹ اور پہلو بے فکری سے آرام پر جم نہیں پاتے اور ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ۱۶ کوئی نیک نفس بھی نہیں جانتا

نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

کہ ایسے اچھے عمل پر ان کے لئے آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی کیسی کیسی لذت چھپا کر رکھی گئی ہے یہ سب بدلا ہوگا ان کے نیک عمل کا۔ ۱۷

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ

بھلا ایک آدمی تو ہے ایمان والا اور دوسرا نافرمان تو کیا ان دونوں کا انجام ایک طرح کا ہو سکتا ہے نہیں نہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ۱۸ جو لوگ بھی ایمان لائیں گے اور نیک

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا

عمل کئے ہوں گے ان کی آرام گاہیں جنت میں ہوں گی اللہ کی طرف سے یہ مہمانی ہوگی ان کے عمل کی

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ

جزا میں۔ ۱۹ جو لوگ نافرمان ہو کر آئے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بھی وہاں سے بھاگ نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اور بھی

ف ۱۲ معلوم ہوا کہ مر کر زندہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی دوبارہ اسی دنیا میں پھر جنم لے گا بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کا مردہ زندہ ہوگا اور دربارِ الٰہی میں اس کی پیشی ہوگی رہا اس دنیا میں پھر واپس آنا تو جو لوگ بدکار ہوں گے وہ یہ مطالبہ کریں گے کہ ہم نے اب حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی اور سب کچھ سن لیا ہمیں پھر ایک بار دنیا میں بھیج دیجیے، تاکہ برے اعمال چھوڑ کر نیک عمل کر کے آویں مگر ان کی یہ تمنا بھی پوری نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ پیدائش یا نیا جنم اس دنیا میں ہرگز نہیں بلکہ یہ سب آخرت میں ہوگا۔

ف ۱۳ بغیر امتحان کے ہدایت دینا مقصود ہوتا تو یہاں پر انسانوں اور جناتوں کو بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں تھی بلکہ اللہ نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ چاہے جنات ہوں یا انسان زمین پر جا کر میری نافرمانی کر کے مجرم بن کر آئیں گے تو ایسوں کو اکٹھا جہنم میں بھر دونگا ظاہر ہے کہ اس قول کے پورا کرنے کے لئے جبر اور طاقت سے کسی کو ہدایت پر چلا دینا انصاف کی بات نہیں تھی اس لئے ہر ایک کو عمل اور عقیدہ کی آزادی عطا کی کہ جو جیسا عمل کرنا چاہے کر کے آئے، مگر نتیجہ میں سزا اور جزا آخرت میں سامنے آوے گی۔

السجدة ۹

وقف غفران

منزل ٥

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

جو یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی اس کتاب کو اپنی طرف سے بنا کر پیش کر رہا ہے بلکہ یہ حق اور سچی کتاب ہے آپکے رب کی طرف سے تاکہ آپ اس قوم کے نام ہمارا نوٹس جاری کردیں جنکے پاس آپ سے پہلے

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ہمارا حکم نہیں پہنچا تھا تاکہ ان کو ہدایت کی راہ پر چلنے میں دشواری نہ ہو۔ ③ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ

دن میں پیدا فرما دیا پھر عرش یعنی تخت سلطنت پر اسی کی جلوہ فرمائی اور قبضہ قائم ہے ایسے اللہ کے مقابلے میں تمہارا بھلا کون مددگار

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ

ہو سکتا ہے اور کون سفارشی ہو سکتا ہے کیا پھر بھی نصیحت والی بات کو قبول نہ رکھو گے۔ ④ آسمان سے زمین

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

تک اس کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق اس کے احکامات چلتے ہیں اور ان کے نتیجے اس کے دربار میں ایک ایسے دن میں پہنچ جاتے ہیں جو تمہاری

مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

گنتی سے ایک ہزار برس کا ہوتا ہے۔ ⑤ اسی کی شان ہے کہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور ہر طرح غالب ہوتے

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ

ہوئے مہربان بھی ہے ⑥ وہی ہے جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی جب کہ انسان کی بناوٹ مٹی کے گارے

الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾ ۚ

سے شروع کی۔ ⑦ پھر ان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کر دی۔ ⑧

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

پھر انسان کے پتلے کو ٹھیک ٹھاک اور درست بنا کر اس میں اپنی روح میں سے پھونک ڈالی دی اور تمہارے لئے کان آنکھ اور دل بنا دیئے

وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ

تم لوگ شکر کرنے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہو ⑨ اور کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر زمین میں کھو جائیں گے کیا پھر ہماری نئی پیدائش

ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ

ہو سکتی ہے بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے امیدوار نہیں ہیں اس لئے ایسی باتیں کہتے ہیں۔ ⑩ آپ کہہ دو

يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ ع

کہ اللہ کی طرف سے موت کا فرشتہ تم پر مقرر ہے وہ تمہاری جان کو قبضہ میں جیسے ہی لیگا فوراً تم اپنے پالنہار کے حضور پیشی میں لائے جاؤ گے۔ ⑪

ف۵ معلوم ہوا کہ اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں ہر جگہ دن ۱۲ گھنٹے کا نہیں بلکہ زمین پر ایک ہزار برس ہوں تو آسمان والی مخلوق کا ایک دن اور کہیں پر پچاس ہزار سال ہمارے یہاں تو ان کے یہاں ایک دن حسب ذیل آیات بھی دیکھ لیجئے۔
(۲۲) سورۂ حج ۴۷
(۷۰) معارج ۴

ف۸ پانی کے نچوڑ سے شاید یہ مراد ہو کہ منی میں خاندان کے اثرات صورت شکل قد و قامت عادت وغیرہ میں عورت مرد دونوں کے کنبے قبیلے کا نچوڑ آجاتا ہو تو تعجب نہیں۔

ف۱۰ جس کو اپنے رب سے ملاقات کا یقین نہیں وہ آخرت میں اللہ کے سامنے پھر جی کر اٹھنے کا منکر ہوگا جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو وہ کیوں انکار کرے گا جبکہ مر کر زندہ ہو کر ہی دربار خداوندی میں آدمی پہنچایا جائیگا۔

ف۱۱ آدمی دھڑ ہے اس کے اندر روح اس کی جان ہے موت کے وقت اللہ کے حکم سے ملک الموت کی کاروائی پر روح اور جسم کی جدائی ہو جاتی ہے روح کی پیشی اللہ کے دربار میں ہونے کے بعد آدمی گنہگار ہو تو سجین میں اس کی روح تحویل میں رکھی جاتی ہے اور نیک ہو تو اس کی روح علیین میں رکھی جاتی ہے حشر و حساب کے دن جسم اور روح کا جوڑ ملایا جائیگا تو آدمی جیسا دنیا میں تھا ویسا ہی بنا کر قیامت میں کھڑا کر دیا جائے گا

ع ۱ / ۱۱ / ۱۴

٣ ع ١١ ١٢

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ تَرَ

سو یہ لوگ جن کو دعا میں پکارتے ہیں یہ کام غلط ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی عالی شان اور سب سے بڑا ہے ﴿٣٠﴾ یہ بھی دیکھ لو کہ

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ

سمندروں میں اللہ کی نعمتوں کو لئے ہوئے کشتی کس شان سے چلتی ہے تاکہ اللہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے یقینی بات ہے کہ دریائی سفر میں بھی ہر صبر کرنیوالے

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا

اور شکر گذار کے لئے نشانی موجود ہے ۔ ﴿٣١﴾ جب موج کی لہریں چھا جاتی ہیں تب دریائی مسافر خالص عقیدے

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا

کے ساتھ ایک اللہ سے دعا کرتے ہیں لیکن جب ان کو طوفان سے بچالیتا ہے تو کچھ ہی لوگ ہمارے اس احسان کو یاد رکھتے ہیں اور ہماری نشانیوں

يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا

کی مخالفت وہی لوگ کرتے ہیں جو جھوٹے اور ناشکرے ہیں ، ﴿٣٢﴾ اے انسانو ! اس دن کے آنے سے اپنے رب کا خوف کرو جب کوئی والد کسی

يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

چیز میں اپنی اولاد کو کچھ کام نہ آوے گا اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اولاد اپنے والد کو کچھ کام آسکے جو کچھ ہوگا اللہ کے انصاف والے وعدے

شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

کے مطابق اور سچ کی بنیاد پر ہوگا اس پار کی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور چوکس رہو کہ اللہ کے بارے میں کوئی فریبی تم کو فریب دے کر

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

بہکا نہ دے ۔ ﴿٣٣﴾ آخری گھڑی والے آخرت کے دن کا علم صرف اللہ کو ہے بارش بھی وہی نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں بچے

يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ

کی ہر حالت سے اللہ واقف ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کسی جان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ زمین میں کس جگہ پر اسے

نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿٣٤﴾

٤ ع ٤ ١٣

موت آپکڑے گی یقیناً کامل علم والا اور پوری خبر رکھنے والا صرف اللہ ہے ۔ ﴿٣٤﴾

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ سجدہ مکہ میں نازل فرمائی گئی ۔ اللہ کا نام لیکر شروع کرو جو رحمٰن اور رحیم ہے ۔ اس میں تیس ۳۰ آیات اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

الف لام میم ﴿١﴾ یہ کتاب جو تمام جہانوں کے پالنہار کی طرف سے بڑی شان سے نازل فرمائی گئی ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ﴿٢﴾ اور ان کا قول بھی سن لو

ف ٣٢ یہ تذکرہ ہے سمندر میں کشتی جہاز کے مسافروں پر طوفان کے وقت کی حالت کا جب اوپر آسمان اور نیچے پانی ہی پانی اور جہاز اب ڈوبا کہ تب ڈوبا ایسے وقت میں ہر کوئی غیر اللہ کو بھول کر صرف ایک اکیلے اللہ کو پکارتا ہے کہ اب تمام سہارے کہیں دکھائی نہیں دیتے اس موقعہ پر دل کی جو کیفیت ہوتی ہے وہی اصل دین کا تقاضہ ہے کہ خالص عقیدہ کے ساتھ صرف اللہ کو پکارنا اور باقی سب کو بھول جانا۔ دیکھئے (۲۹) عنکبوت (۶۵)

ف ٣٣ اللہ کے بارے میں اور آخرت کے بارے میں شیطٰن اور اسکے ایجنٹ مشرک چودھری لوگ طرح طرح کے فریب والے وعدے کرتے ہیں جبکہ وہاں کوئی کسی کے کچھ کام نہ آویگا نہ باپ بیٹے کو نہ اولاد والدین کو سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی ہر ایک کا ایمان اور نیک عمل ہی اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا سبب بن سکے گا۔

منزل ۵

ف ۲۲ جو اللہ کی راہ پر اپنے آپ کو ڈال چکا اور نیکی لازم پکڑے اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ۔

ف ۲۳ داعی حق کو نفی یقین کا انکار فکر اور غم میں ڈالتا ہے ایسے موقعہ پر اپنے قلب کو اللہ کی طرف متوجہ کر لینا چاہیے کہ آخر ہمارے مخالف بھی بچ کر کہاں جائیں گے سب کا رجوع اللہ کی طرف ہے اس لئے غم کرنے سے کیا فائدہ ۔

ف ۲۷ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے (۱۸) الکہف (۱۰۹)

السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

کریں گے ۔ (۲۱) سن لو جس کسی نے بھی اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دیا اور نیکی کرنے لگا تو اس نے ایک مضبوط حلقہ تھام لیا اور تمام

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

کاموں کا انجام اللہ کے حضور پہنچ کر ہی سامنے آئے گا (۲۲) اور جس کسی نے انکار کی راہ اختیار کی ایسوں کا انکار آپ

كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

کو غم میں نہ ڈالے آخر ان سب کو ہمارے پاس آنا ہے پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے آئے ہیں بے شک اللہ کو سینوں کے اندر کے

الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾

بھید معلوم ہیں ۔ (۲۳) ہم نے انہیں یہاں کچھ دنوں کے لئے سامانِ زندگی دیا ہے پھر ان کو بے بس کر کے سخت عذاب میں ڈال دیں گے (۲۴)

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ان کا جواب ہو گا کہ اللہ نے آپ کہو کہ چلو اللہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

کا شکر ہوا ، مگر اکثر لوگ نادان ہیں ۔ (۲۵) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے تمام کا تمام ایک اکیلے اللہ کا

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ

ہے بے شک اللہ غنی ہے اور تمام خوبیوں والا ہے (۲۶) زمین میں جتنے درخت ہیں ان کے قلم بنا لیے جائیں اور جتنے

وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ

دریا ہیں ان سے سیاہی کا کام لیا جائے پھر سات گنے اور بھی لائے جائیں تب بھی اللہ کی تعریف ختم نہ ہو گی

اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ

بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے (۲۷) تم کو پیدا کر دینا اور مار کر پھر زندہ کر دینا اللہ کے لئے کسی ایک آدمی کے پیدا کر دینے اور زندہ کر دینے سے زیادہ بڑا کام نہیں

اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ

بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے (۲۸) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے

فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَ

سورج اور چاند کو اسی نے کام میں لگا رکھا ہے ایک مقرر وقت تک ہر ایک کو چلتے ہی رہنا ہے اور تمہارے ہر

أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا

کام کی اللہ کو خبر ہے ۔ (۲۹) اب یہ حقیقت ہر طرح ثابت ہے کہ اللہ برحق ہے سچا ہے اور اللہ کے

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ
میری طرف لوٹ کر واپس آؤ گے تب میں تم کو تمہارے کئے ہوئے سب کاموں کی خبر دوں گا ﴿١٥﴾ اے بیٹے بات دراصل یہ ہے کہ اگر
اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی
کوئی بھی عمل چاہے وہ رائی کے دانے کے برابر ہو پھر یہ چیز کسی پتھر کی چٹان میں چھپی ہو اور یہ چٹان آسمانوں اور زمین میں کہیں بھی گم ہو چکی ہو تب بھی
السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿١٦﴾
اللہ اس چیز کو لا کر اپنے حضور حاضر کر دے گا بیشک بات ہے کہ اللہ بڑا بھید کی بات جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے ﴿١٦﴾
یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ
بیٹا نماز کو قائم رکھنا، بھلے کام کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا اور اس خدمت میں تجھ پر جو بھی مصیبت پڑ جائے اسے برداشت
عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٧﴾ ج وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ
کر لینا بے شک جی کو تھام لینا بڑے حوصلہ کا کام ہے۔ ﴿١٧﴾ اور لوگوں سے گال پھلا کر بے رخی سے
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ
بات نہ کرنا اور دھرتی پر اترا اکڑ کر نہ چلنا بیشک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی ایسے آدمی کو پسند نہیں فرماتا جو اپنی بڑائی ہانکتا ہو اور فخر
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾ ج وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ
ظاہر کرتا ہو۔ ﴿١٨﴾ بیٹا اپنی چال میں درمیانی طریقہ اختیار کرو اور اپنی آواز میں شریفانہ طور پر دھیما لہجہ استعمال کرو بیشک تمام
اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿١٩﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَکُمْ
آوازوں میں ناپسند آواز، گدھوں کی آواز ہے۔ ﴿١٩﴾ کیا تم لوگوں نے غور نہیں کیا، آسمان اور زمین کی چیزوں کو اللہ نے
مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ
تمہاری ضروریات اور فائدے کے کاموں میں لگا رکھا ہے اور ظاہر اور باطن میں اپنی بھرپور نعمتوں کی تم پر ریل پیل کر دی پھر بھی انسانوں میں
بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی
بہت سے ایسے ناسمجھ لوگ بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بے علمی کی بات کہتے ہیں اور راہ ہدایت پر چلنا نہیں چاہتے اور روشن کتاب کے بغیر اپنی بحث و تکرار
وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
جاری رکھتے ہیں۔ ﴿٢٠﴾ ایسے لوگوں سے جب بھی کہا گیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا اس پر چلے چلو تو جواب ان کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے باپ دادوں کو
مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ کَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ
ہم نے جس راہ پر پایا تھا اسی راستے پر چلیں گے یہ تو بڑی عجیب بات انھوں نے کہہ دی کیا شیطان ان کو بھڑکتی آگ میں جلنے کی دعوت دیگا تب بھی یہ ایسا ہی راستہ اختیار

ف ١٩ چال ڈھال سے آدمی پہچان لیا جاتا ہے زمین پر قدم رکھنے کے کئی طریقے ہوتے ہیں جس میں چلنے والے کا مزاج جھلکتا ہے اسی طرح شریف آدمیوں کا طریقہ بات چیت میں مجمع کے لحاظ سے اور موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے ہونا چاہیے، نرمی کا لہجہ اور شریفانہ کلام اللہ کو پسند ہے گدھوں کی طرح چیخ چیخ کر بات کرنا نیز غصہ میں لال پیلا ہو کر چلانے لگنا اسلامی تہذیب میں عیب مانا گیا ہے بحث مباحثہ میں بھی طرزِ کلام نرم ہونا چاہیے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔
(٢۵) الفرقان ٦٣

ع ٢ / ٨ / ١١

يْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ہا گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہی بڑا غالب اور حکمت والا ہے ۔ ⑨ آسمان کو بغیر کھمبے بغیر ستون سہارے کے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

اکر دیا یہ تم بھی دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑوں کو میخ اور لنگر کی طرح ڈال دیا کہ زمین تم کو لیکر کہیں ڈانوا

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا

ڈول نہ رہے اور زمین میں ہر طرح کے جاندار پھیلا دیے اور آسمان سے پانی بھی ہم نے برسایا پھر زمین میں ہر عمدہ قسم کے جوڑے اگاکر

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝١٠ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ

زمین کو رونق عطا کی ۔ ⑩ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کا تعارف ہے اب تم مجھے بتاؤ کہ جو اللہ کے سوا دوسرے ہیں

الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١١ وَلَقَدْ

انھوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے ذرا ان کا بھی تعارف کرادو بلکہ یہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں، ⑪ اور ہم نے

اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی تھی اس حکم کے ساتھ کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو بھی اللہ کا شکر ادا کریگا تو اس میں اس کا بھلا ہوگا اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝١٢ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ

کو کسی کی بھی پرواہ نہیں اس کی بڑی تعریف والی شان ہر جگہ نمایاں ہے ⑫ لقمان نصیحت کرتے ہی رہتے تھے اپنے بیٹے کو بھی

وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝١٣

انھوں نے یہ نصیحت کی کہ اے بیٹے دیکھ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی کسی حال میں شریک نہ ماننا بیشک بات ہے کہ شرک کرنا ایک بھیانک ظلم والا گناہ ہے ۔ ⑬

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّ

ہم نے انسان کو یہ وصیت کر دی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے اس کی ماں تھک تھک کر اس کا بوجھ لادے رہی اس کو دودھ

فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝١٤ وَ

چھڑانے پر دو سال لگائے اے انسان تو میرا اور اپنے ماں باپ کا حق مان، تم کو میری ہی طرف واپس آنا ہے ۔ ⑭ ہاں

اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا

اگر ماں باپ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو شرک کرے جس کی علمی دلیل تیرے پاس کبھی نہیں ہوسکتی تو پھر تو ان کا حکم مت ماننا

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

لیکن دنیا میں ان کے ساتھ بھلی طرح گذران کرتے رہنا راہ تو صرف اس کی چل پڑنا جو میری طرف رجوع ہوگیا پھر تم سب کے سب میری

ف ۱۰ ہر کوئی اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے کہ آسمان بغیر کسی کھمبے ستون اور سہارے کے ادھر تنا ہوا ہے مضبوط بندش کہیں جھول نہیں، پکی چھت ایسی کہ کہیں سوراخ نہیں کہیں تفاوت نہیں فرق نہیں اس کا تمام تر وزن LORD اللہ کے امر کے تحت ادھر لٹکا ہوا ہے، پھر پہاڑ اس ڈھب پر ڈالے کہ زمین کا (NATURAL BALANCE) قدرتی توازن برقرار رہے اگر ایسا نہ کرتے تو زمین کی گردش میں ہر گھڑی بڑے بڑے حادثے ہوتے اور آدم کا گھرانہ یہاں آباد نہیں ہوسکتا تھا ۔

ع ۱
۱۱
۱۰

ف ۱۲ بعض کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نبی تھے بعض کہتے ہیں کہ حکیم تھے اور حبشی بھی، حضرت داؤد ؑ کا زمانہ پایا اور اللہ کی طرف دعوت دینے میں نہایت سوجھ بوجھ اور دوراندیشی سے لوگوں کو تعلیم فرماتے تھے ۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۱۴ لقمان کی نصیحت کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ نے فرمایا کہ ہماری طرف سے بھی انسان کو تاکید کے ساتھ وصیت ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک جاری رکھے ماں باپ جب تک اللہ کی توحید کی نصیحت کریں تو اللہ کی طرف سے ان کی اولاد کو بھی ماں باپ کا حق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ۔

لازم

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لگائے جارہے ہیں تو ایسے لوگوں کے دل پر اللہ نے بند لگا دیا ہے۔ (۵۹) بس تم صبر سے جمے رہو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو کچے رہو کر جو لوگ یقین نہیں لا رہے

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ۷/۹

ہیں وہ تم کو اچھال کر آپے سے باہر کرنے میں کامیاب نہ ہو پائیں۔ (۶۰)

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ لقمان مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی، اس میں ۳۴ چونتیس آیات اور ۴ چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرو اللہ کا نام لے کر جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾

الف لام میم (۱) یہ آیات ہیں ایک ایسی کتاب کی جو دانشمندی سے بھرپور ہے (۲) یہ کتاب ہدایت کی راہ بتلاتی ہے اور نیکی کرنے والوں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے (۳)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

جو لوگ بھی نماز کو قائم رکھیں گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے اور آخرت پر یقین رکھیں گے وہ اس رحمت

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کو پالیں گے۔ (۴) یہ لوگ اپنے رب کی طرف جلنے والی راہ کو پا گئے اور کامیاب

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ

ہو گئے۔ (۵) لوگوں میں بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو غفلت میں ڈالنے والی خرافاتی باتوں کے خریدار بنتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور دوسروں کو نادانی سے اللہ کی راہ سے دور کر ڈالتے ہیں اور اللہ والی بات کو ہنسی میں ٹال جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے بڑی

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

رسوائی کا عذاب ہے۔ (۶) اور جب کبھی ہماری آیات اس پر تلاوت کی جاتی ہیں تو پیٹھ پھیر کر تکبر کرتا ہوا چل دیتا ہے جیسے ہماری

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾

بات ہی اس نے نہیں سنی اور جیسے کہ اس کے کان میں کسی نے ڈاٹ ٹھونس دی ہو ایسے لاپرواہ بہرے کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔ (۷)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ

بیشک جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کے لیے نعمت والے باغ ہیں۔ (۸) یہاں وہ ہمیشہ کیلئے

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

پیلی پڑجائیں اسکے بعد بھی یہ اپنا کفر نہیں چھوڑیں گے۔ ۵۱ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے بہرے لوگوں کو بھی

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ

آپ اپنی دعوت کی بات نہیں سنا سکو گے۔ ۵۲ اور اندھوں کو جو اپنی راہ گم کر چکے ہوں ان کو آپ ہدایت

ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع

نہیں کر سکتے آپ تو ان کو سنا سکو گے جو ہماری آیات پر ایمان لا کر اسلام قبول کرنا چاہتے ہوں۔ ۵۳

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ

اللہ وہی ہے جو تمہاری پیدائش اس حال میں کرتا ہے کہ تم بہت ہی کمزور ہوتے ہو پھر تمہاری اس کمزوری کے بعد تم کو قوت عطا فرماتا ہے پھر طاقت

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ

دینے کے بعد ایسے بڑھاپے میں ڈال دیتا ہے کہ بال بھی سفید ہو جاتے ہیں جس طرح چاہتا ہے پیدائش کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہے اور

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۵

وہی علم والا اور قدرت والا ہے۔ ۵۴ اور جس دن قیامت ہو جائے گی تو مجرم لوگ قسم کھا کر بیان دیں گے کہ ہمکو گھڑی بھر کے وقت

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کے سوا رہنے کا موقعہ نہیں ملا تھا ایسی ہی الٹی باتیں دنیا میں کہتے تھے۔ ۵۵ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا کیا گیا تھا

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۫

وہ جواب میں کہیں گے کہ اللہ کی کتاب میں بتائے مطابق تم زندہ ہونے کے دن تک رہے ہو اب دیکھ لو کہ مردوں کے زندہ ہونیکا

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

یہ دن آگیا لیکن تم اس سچی بات کو جانتے ہی نہیں تھے۔ ۵۶ بس آج یہ دن آگیا کہ اب ظالموں کو ان کا

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

کوئی عذر بہانہ کام نہ آوے گا اور اب وہ اپنے رب کو راضی کرنے کا موقع بھی کھو چکے ہوں گے۔ ۵۷ بلاشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

لیے ہر طرح کی مثال بیان فرمادی ہے اب آپ ان کے پاس کوئی بھی آیت پیش کریں تو ان کافروں کا ایک ہی جواب

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ

ہوگا کہ تم غلط بات کہتے ہو۔ ۵۸ اب جو لوگ علم کی بات کو غلط بتانے میں اپنا زور

ف ۵۱ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ نقصان پر اللہ کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں اور بعضے تو ایسے بھی نالائق ہیں کہ بھرپور نقصان اٹھانے کے بعد بھی اپنے کفر سے باز نہیں آتے چاہے آندھی آئے، سیلاب آئے، برفباری ہو سخت طوفان سے کھیتیاں برباد ہوں جان مال کا نقصان ہو تب بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اپنا کفر نہیں چھوڑتے۔

ع ۵ / ۱۳ / ۸

ف ۵۲ جس طرح مردے سماعت سے محروم ہیں اسی طرح بہرا بھی لیکن بہرا آدمی جب آواز دینے والے کی طرف دیکھ رہا ہو تو کچھ نہ کچھ بات اشارے سے اس کی سمجھ میں آجاوے گی مگر کوئی بہرا ہو کر بھی داعی کی پکار پر بھاگ کھڑا ہو تو اب کوئی بات سن لینا اس کے لیے ممکن نہیں۔

ف ۵۶ قبر میں پڑے مردے جب حشر کے دن اٹھ کھڑے ہونگے تو دنیا کی زندگی اور قبر کی زندگی انہیں بہت ہی تھوڑی مدت بلکہ گھڑی بھر کی معلوم ہو گی خاص کر مجرم لوگ تو قسمیں کھا جائیں گے کہ گھڑی بھر کے سوا ہم کو دنیا میں رہنے کا موقع ہی کہاں تھا بعض کہیں گے کہ دنیا میں ایک دن کی مدت رہ آئے ہیں تو کوئی یہ بیان دے گا کہ دس دن تک رہے ہوں گے پھر یہ بھی کہیں گے کہ زمین میں ہم بہت تھوڑی مدت رہے ہیں لیکن جو لوگ اللہ کی کتاب کا علم رکھتے ہوں گے اور ایمان کے داعی ہوں گے وہ بولیں گے کہ مُردوں کے زندہ ہونے کا دن اتنا بڑا تو دنیا کی زندگی اور قبر اور عالم برزخ کا وقت بہت کم معلوم ہوتا ہے لیکن اللہ نے جس کو جتنی مدت تک یہاں رکھنا تھا اتنی مدت وہ رہ کر اب حشر و حساب کے دن لا کھڑا کر دیا گیا ہے۔

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِ

تیار کر لیا ﴿۴۴﴾ تاکہ ایمان والوں کو جنھوں نے نیک عمل کیے ان کو خاص اپنے فضل سے جزا عطا فرمائے اور بے شک بات یہ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ

انکاری لوگ اللہ کی محبت سے محروم ہوں گے ﴿۴۵﴾ اس کی نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ ہواؤں کو خوشخبری دینے کے

وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

بھیجتا ہے تاکہ تم کو اپنی رحمت کی لذت چکھائے کشتیاں جہاز سب اسی کے حکم کے ماتحت چلتے ہیں کہ تم اس کی دی ہوئی روزی یعنی

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

فضل کی تلاش کر سکو اور اس کا شکر ادا کرو۔ ﴿۴۶﴾ آپ سے پہلے بھی ہم نے بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف

اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

بھیجے تھے جو ان کے پاس کھلے ہوئے دلائل اور نشانات لے کر آئے پھر ہم نے مجرم لوگوں سے انتقام لیا اور ہم پر

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

حق تھا کہ ایمان لانے والوں کی مدد کی جائے۔ ﴿۴۷﴾ ہواؤں کو بھیجنے والا بھی اللہ ہی ہے جو بدلیوں کو

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

ابھارتی ہیں اللہ جس طرح چاہتا ہے اُدھر میں بادلوں کو پھیلا دیتا ہے پھر گھنگھور بادلوں کو بکھیر کر ٹکڑے کر کے دور دور

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

تک پھیلا دیتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ بدلیوں کے بیچ سے اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برساتا ہے اور اپنے بندوں پر جب جس پر چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

پانی برساتا ہے کہ وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔ ﴿۴۸﴾ اور جب کہ اس کے پہلے یہ لوگ

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ

بارش نازل ہونے سے نا امید ہو چکے تھے۔ ﴿۴۹﴾ اللہ کی رحمت کے آثار اپنی آنکھوں سے

اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

دیکھتے رہو تو تم کو معلوم ہوگا کہ زمین مر چکی ہوتی ہے پھر اللہ بارش کے بعد اسے کس طرح زندہ کر دیتا ہے یقیناً وہی اللہ مردوں کو زندہ کر کے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

دکھا دے گا اور وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم ان کی کھیتوں پر نقصان ڈالنے کو ایسی آندھی بھیج دیں جس کی وجہ سے ان کی کھیتیاں

الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
داروں کو ان کا حق دیے جاؤ اور مسکین محتاج اور مسافروں کی بھی مدد کرو جو لوگ اللہ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہوں
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ
کے لئے اس میں بھلائی اور بڑی بھاری کامیابی ہے۔ (۳۸) لوگوں کے مال ہڑپ لینے کو جو رقم
مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ
پر دیتے ہو تاکہ ان کے مال میں جاکر تمہارا مال بڑھتا رہے تو جان لو کہ ایسا مال سڑ کر پھولنے والا ہوگا مگر اللہ کے یہاں یہ مال
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾
بڑھتا نہیں اور اللہ کی رضامندی چاہتے ہو پاک دل سے زکوٰۃ ادا کروگے تو جان لو کہ ایسے لوگوں کے دگنے ہوگئے۔ (۳۹)
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ
اللہ ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا پھر تم کو کھانے کو روزی عطا فرمائی پھر تم کو موت دیگا اس کے بعد تم کو زندہ کرے گا بھلا بتادو کہ تمہارے شریکوں میں
مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی کرکے بتادے ان مشرکوں کے شرک کی باتوں سے اللہ بے عیب اور پاک ہے اور بہت ہی بلند
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي
و اعلیٰ ہے۔ (۴۰) دھرتی اور دریا میں فساد جب بھی پھیلتا ہے انسانوں کے کالے کرتوت کے سبب کہ ان کو اپنے برے
النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ
اعمال کا کچھ مزہ یہاں بھی چکھا دیا جائے تاکہ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔ ف (۴۱) آپ
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ
سے فرمادو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ تم سے پہلے لوگوں کا کیا برا انجام ہوا جن میں بڑی تعداد شرک
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ
کرنے والوں کی تھی۔ (۴۲) تم پوری توجہ کے ساتھ اپنا رخ مضبوط بندوبست والے اصل دین کی
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾
طرف کرلو اس کے پہلے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آئے جسکو کوئی ٹال نہیں سکتا اس دن تمام لوگ الگ الگ ہوجائیں گے۔ (۴۳)
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
جس نے انکار کیا تو اس کا وبال اسی پر پڑنے والا ہے اور جس نے نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں نے اپنی راحت کے لئے سامان

ع ۴ / ۱۳ / ۷

ف ۴۱ فساد مارا ماری جنگ لوٹ مار آگ اور خون کی ہولی کا منظر دریا جنگل، شہر، گاؤں گاؤں ہر جگہ جو دیکھنے کو ملتا ہے وہ یہاں کے باشندوں کے برے اعمال سے انھیں بچانے کے لئے ایک درجہ کی تنبیہ
(NOTICE)
ہے اصل عذاب آخرت کا ہے جو کسی پر پڑ گیا تو پھر ہٹ نہیں سکتا لیکن دنیا کی چھوٹی موٹی آفتوں سے آدمی سنبھل جائے اور برے کاموں سے توبہ کرلے تو اسی میں اس کی خیریت ہے۔

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

پھینک دیا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا ۔ (۲۹) متوجہ ہو کر اپنا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ

حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

دینِ حنیف کی طرف کر لو یہی اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے مطابق ہے اور اسی فطرت پر اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہے اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہونی چاہیئے یہی مضبوط اور انتظام والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ (۳۰)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

اسی کی طرف دل کے جھکاؤ کے ساتھ رجوع ہو جاؤ اسی کا تقوی اختیار کرو نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں شامل نہ رہو ۔ (۳۱)

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ

مشرکوں نے اپنے دین میں خود ہی پھوٹ ڈالی اور الگ الگ ٹولیوں میں بٹ گئے اب ہر جتھے کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ اترا

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

رہا ہے ۔ (۳۲) انسانوں پر جب بربادی کا گھیرا پڑتا ہے تو بلبلا کر اسی ایک اللہ کی طرف رجوع ہو کر دعا کرنے لگتے ہیں پھر

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

جب وہ ان کو اپنی رحمت میں سے ذرا کچھ مزہ چکھا دیتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ فوراً اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ

لگتا ہے ۔ (۳۳) یہ لوگ ہماری دی ہوئی نعمت کو پا کر بھی ناشکری کرتے ہیں ایسی حرکت کرنے والو بس لو کچھ دن مزہ کر لو بہت جلد تم کو اس کا انجام معلوم ہو جائیگا (۳۴) کیا ہم نے

اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ

انکے شرک پر کوئی ایک دلیل بھی کبھی اتاری ہے جس کی بنیاد پر یہ لوگ اپنے شرک کو ثابت کرنے پر کلام کر سکے ہوں ؟ (۳۵) اور جب کبھی

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

ہم انسانوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ لوگ اترانے لگتے ہیں اور جب انکے کالے کرتوتوں کے سبب جو ان کے ہاتھ پہلے بھیج چکے ہوتے ہیں

اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

کوئی مصیبت پڑتی تو ناامید ہو جاتے ہیں ۔ (۳۶) کیا ان کو یہ بھی نہیں دکھائی دیتا کہ روزی رزق کو پھیلا کر دینا اور ناپ

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

تول کر دینا یہ سب کچھ اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے روزی کی تقسیم میں ایمان والی قوم کیلئے نشانیاں موجود ہیں ۔ (۳۷) قریبی

ف ۳۰ حنیف کہتے ہیں سب سے کٹ کر ایک طرف کا ہو جانا دینِ حنیف، ملت ابراہیم حنیفا اور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ اور انی وجہت وجہیہ للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وغیرہ الفاظ سے قرآن مجید میں بار بار حنیف کا لفظ ہے اس لفظ میں اللہ نے اپنے دین کا تعارف کرایا کہ دینِ اللہ دینِ حنیف ہی ہو سکتا ہے جس میں صرف ایک اللہ کی بندگی ہو باقی سب سے کٹ کر آدمی یکسو ہو کر ایک اللہ کا ہو رہے یہی تخلیق یعنی پیدائش کا مقصد ہے اور یہی فطرت یعنی اللہ کی طرف سے انسانی فطرت میں بھی حنفیت رکھی مثال کے طور پر کوئی بھی آدمی اپنے دو باپ تسلیم نہیں کرتا اور کوئی عورت اپنے لئے ایک سے زیادہ خاوند نہیں چاہے گی اور کوئی مرد اپنی زوجہ کی کسی دوسرے کے ساتھ ملی بھگت کو برداشت نہیں کر سکتا بس اسی میں آدمی کو سمجھ آجانی چاہیئے کہ فطرت اور دینِ فطرت یہی ہے کہ بندگی دعا سجدہ رکوع، قربانی، نذر، نیاز، منت سب ایک اللہ کیلئے کرے اسی طرح طواف صرف اسی کے گھر یعنی کعبہ شریف کا کرے اور دعا بھی اسی سے مانگے اپنی تمام حاجات کا پورا کرنے والا صرف اسی ایک کو جانے مانے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے اور آخرت میں اس کے حضور حساب کا یقین رکھے اور پھر ان باتوں میں کسی ایک کے بارے میں بھی غیر اللہ کی طرف نسبت نہ کرے یہی کھری توحید اور یہی دینِ حنیف ہے اسی عقیدہ کا اظہار نماز شروع کرتے وقت ہوتا ہے جب مومن اپنے رب کے حضور نماز کو کھڑا ہوتا ہے ۔

لنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

وجاتے ہو اور اس کی طرف سے دی جانے والی روزی کو تلاش بھی کرتے ہو ہماری بات کو دھیان سے سن لے ایسی قوم کیلئے تو یہ بڑی

مَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ

نشانی ہے۔ ﴿٢٣﴾ کڑکے والی بجلی کی چمک تم کو دکھاتا ہے تب تم کو ڈر بھی لگتا ہے اور بارش کی امید بھی ہو جاتی ہے

نَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ن سے پانی بھی وہی برساتا ہے مردہ زمین کو اس پانی کے ذریعے وہ زندگی عطا فرماتا ہے عقل والی قوم کے لیے

يٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

یں بڑے بڑے نشان ہیں۔ ﴿٢٤﴾ آسمان کا بے سہارے کھڑا رہنا اور زمین بھی اسی کے حکم سے ادھر میں ہے یہ سب اللہ کی

مْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾

ے نشان ہیں آخر میں تم کو جب آواز دے گا تو یک بارگی یکایک تم سب کے سب زمین سے نکل پڑو گے ﴿٢٥﴾

هٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

ں اور زمین میں جو کوئی جہاں بھی ہے سب کے سب اسی کے حکم سے لگے بندھے قانون میں جکڑے ہوئے رہیں۔ ﴿٢٦﴾ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرنا اور

ؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ

دوسری بار پھر پیدا کر دینا یہ سب اس کے لئے نہایت معمولی اور آسان کام ہے تمام آسمانوں اور زمین میں

اَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ ع ضَرَبَ

س کی شان سب سے اعلیٰ ہے اور وہی زبردست غالب اور دانشمند ہے۔ ﴿٢٧﴾ اللہ نے ایک مثال

مْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

لئے بیان کر دی ہے جو تمکو تمہارے اپنے اندر ہی دیکھنے کو مل جائے گی وہ یہ ہے کہ ایک تو تمہارے نوکر چاکر اور غلام، کنیز ہیں اور دوسرے تم ہو

نْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ

کچھ ہم نے تم کو رزق دیا ہے کیا اس میں اختیار کے لحاظ سے تم اور تمہارے ماتحت دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم ان کا اتنا ہی لحاظ

يفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

ہ مانتے ہو جتنا اپنے آپ کا مرتبہ اور حق مانتے ہو عقل والی قوم کے لئے ہم نے تفصیل سے اپنے نشانات بتادیے ہیں ﴿٢٨﴾

نِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ

وں نے اپنی من گھڑت باتوں پر چلنا پسند کیا جن کے انجام کا ان کو کچھ بھی علم نہ تھا اب ایسے کو ہدایت کون دے سکتا تھا جس کو اللہ نے راہ سے دور

ف ٢٨ مشرک لوگ اپنی دلیل میں اللہ کے نیک بندوں کو پیش کر کے بتلاتے ہیں کہ خدا کی ملکیت میں ان کو اختیار حاصل ہے اس دلیل کو ردّ کرتے ہوئے اللہ نے ایک مثال یہاں بیان فرمادی کہ آدمی خود پرائے بس کی ملکیت ہے یعنی اللہ کا بندہ ہے غلام ہے اس بندہ کو اللہ نے اپنے پاس سے رزق دیا اور مالدار بنا دیا اب اس کے نوکر چاکر خادم غلام کنیز وغیرہ ماتحت میں بہت سارے ہیں تو کیا مالدار شخص اپنے ماتحت کو اپنے مال میں ایسا ہی اختیار دیتا ہے جیسا اختیار اپنے لئے محفوظ رکھا ہے، ظاہر ہے کہ اس کا جواب ہر کوئی یہی دیگا کہ ہرگز نہیں مالک آقا بادشاہ مالدار اپنے مرتبہ اور حق کا لحاظ رکھتے ہے اتنا کچھ اپنے ماتحت کو دینے کو کبھی راضی نہیں ہو سکتا تب پھر اللہ کے بارے میں یہ کیسے مان لیا جائے کہ وہ اپنے بندوں کو ایسا اختیار دے گا جیسے خود اپنے لئے اختیارات کا حق اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔

ع ٣ ٨ ٦

بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾
کے انکاری بن جائیں گے - ﴿١٣﴾ اور جس دن قیامت کی وہ گھڑی آجائیگی اس دن اُن کے تمام جتھوں میں پھوٹ پڑ جائیگی اور ہر کوئی ایک دوسرے سے الگ ہو جائے گا ﴿١٤﴾ ف
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾
جو ایمان والے ہوں گے اور نیک عمل کرکے آئے ہوں گے وہ تو جنّت کے گلستانوں میں بڑی سج دھج کے ساتھ رہیں گے - ﴿١٥﴾
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىِٕكَ فِي
رہے وہ لوگ جنھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے ایسے لوگ اس دن عذاب میں
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿١٧﴾
گرفتار ہوں گے ﴿١٦﴾ چاہے تم پر شام کا وقت ہو یا صبح کا عالم ہو بس اللہ کی تسبیح اور اس کی خوبیاں بیان کرنے میں تم کو لگے رہنا ہے ﴿١٧﴾
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿١٨﴾
آسمانوں اور زمین میں اسی کی حمد اور تعریف ہے تم بھی جب عشاء اور ظہر کے وقت میں ہوتے ہو، اسی کی حمد بیان کرنے میں لگ جاؤ ﴿١٨﴾
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
اسی کی قدرت ہے کہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے اور بے جان سے جاندار کو نکال دیتا ہے اور مری سوکھی زمین کو زندہ کر دینا بھی اسی
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١٩﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
کی شان ہے اسی طرح تم بھی مرنے کے بعد زمین سے نکال کھڑے کیے جاؤ گے - ﴿١٩﴾ اور اسی کی قدرت کا یہ نشان ہے کہ تم
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
کو مٹی سے پیدا فرمایا کہ اب تم آدمی بن کر زمین پر برابر پھیلتے جا رہے ہو - ﴿٢٠﴾ ف اور یہ بھی اسی کی قدرت
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
کا ایک نشان ہے کہ تم میں سے تمہارے جوڑے باندھنے کو بیویاں پیدا کر دیں تاکہ تم ان سے چین اور راحت کا آرام پاسکو اور تمہارے
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ
درمیان چاہت محبّت اور مہربانی کے جذبات رکھ دیے یعنی بات یہ ہے کہ جو لوگ سوچ بچار کرتے ہیں اس میں ان کے لئے بڑی نشانی ہے ﴿٢١﴾ آسمانوں اور
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ
زمین کا پیدا کر دینا تم کو طرح طرح کی زبان اور بولیاں سکھا دینا اور تم کو الگ الگ رنگ میں ترتیب سے پیدا کرتے رہنا جاننے بوجھنے والے لوگوں کے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ
لئے اس میں بڑے بڑے نشانات ہیں - ﴿٢٢﴾ اور یہ بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ رات اور دن میں تم نیند

منزل ٥

ف ١٤ حشر کا میدان ہے اگلے پچھلے
سب جمع ہیں ہر زمانے کے لوگ اکٹھے
حساب کے لئے پیشی میں صف باندھے
کھڑے ہیں ہر کوئی اپنی فکر میں ہے
اس موقع پر مشرک لوگ دنیا میں جن
جن سے آس باندھے غلط عقیدہ پر
تم کرنے میں دلیر تھے آج ان کی
مشکل کشائی کو کوئی نہ آوے گا بلکہ
ہر گروہ دوسرے گروہ سے الگ
ہو جائیگا کوئی بھی کسی کی ضمانت
ذمہ داری لینے کو تیار نہ ہوگا اور تیار
بھی ہو جائے تب بھی وہاں چھٹکارا
نہیں دنیا میں جن کو خدا کا مقرب سمجھ
کر پوجتے تھے وہ بھی ان کی ضمانت
لینے کو تیار نہ ہوں گے اس لئے فرمایا
سب ایک دوسرے سے الگ ہو جاوینگے
مزید تفصیل کے لئے دیکھیے۔
) یونس ١٠ - ٢٨ - ٣٠
٢ تا ٢٥ تک کی آیات
کوئی آدمی اللہ کے
د اور اس کے خالق
ہونیکا نشان کبھی
پوچھے تو یہ جواب بتایا کہ مٹی سے
کا بنانا پھر صورت بنا کر زمین
لے پھیلاتے رہنا اور آدمی
جوڑ کی عورت پیدا کر دینا۔
ن اور زمین کا پیدا کر دینا،
مختلف زبانوں اور بولیوں میں
کو تعلیم کرنا، رات دن میں
کا سونا جاگنا چلنا پھرنا روزی
تلاش کرنا، رنگا رنگ آدمی پیدا
بجلی بارش، خوف اور امید کے
ن جلانا مارنا آسمان سے پانی کا
آسمان کو کھڑا رکھنا یہ سب
ت کافی ہیں تاکہ ہر شخص کو
تاریکی میں نہ جا کر آسانی
اللہ کی معرفت حاصل
ے۔

ع ٢ / ٩ / ٥

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ (۶) لوگوں کا حال یہ ہے کہ اِس پار کی

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ

زندگی کے ظاہر پہلو تک ان کا علم محدود ہے اور آخرت میں آنے والے نتیجہ سے غافل ہیں۔ (۷) کیا ان کو اپنے آپ

يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں بھی سوچ بچار کا موقع نہیں ملا اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا اور ہر ایک کے لیے حد میں

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

بندھا ایک وقت مقرر کر دیا کیا ان نشانیوں میں ان کے لیے حق بات کو جان لینے میں سوجھ بوجھ حاصل نہیں ہو سکتی اور سچی بات تو یہ ہے کہ

النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

انسانوں کی اکثریت اپنے رب کی ملاقات پر یقین سے محروم ہے (۸) یا پھر زمین میں چلنے پھرنے میں ان کی نظر نگاہ اس حقیقت پر

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ

نہیں پہنچ سکی کہ ان کے پہلے کے حق سے غافل لوگوں کا انجام کیا کچھ ہوا جبکہ وہ لوگ طاقت اور قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور زمین کو آباد کرنے اور بونے جوتنے اور

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

ملک بنانے سنوارنے میں ان سے بہت زیادہ ہنرمند تھے لیکن ان کے پاس ان کے رسول حق بات کی کھلی دعوت دلیل کے ساتھ لے کر آئے تب بھی انھوں نے

وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

اپنی نجات کی بات کو قبول نہ رکھا اللہ کا یہ دستور نہیں تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن جب یہ لوگ خود اپنے آپ ظلم کرنے پر آمادہ تھے تو انہیں

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ؕ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا

برباد کر دیا گیا۔ (۹) پھر جو لوگ برے تھے ان کا انجام بھی برا ہوا کہ یہ لوگ اللہ

السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع اَللّٰهُ

کی آیات کو جھٹلاتے تھے اور اللہ کی باتوں کو ہنس کر ٹال دیتے تھے۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ مخلوق

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور پھر دوسری بار بھی وہی پیدا فرمائیگا اور تم سب اسی کی طرف رجوع کیے جاؤ گے۔ (۱۱) اور جس دن قیامت قائم ہو گی مجرم لوگوں

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا

کی آس ٹوٹ چکی ہو گی۔ ف (۱۲) اور یہ لوگ جنکو اللہ کا شریک بناتے تھے ان میں سے کوئی بھی ان کی شفاعت نہیں کر سکے گا اور قیامت کے دن یہ خود اپنے شریکوں

ف ۱۲-۱۳ قیامت میں کھڑے ہوکر اللہ کے حضور جب حساب کے لیے پیشی ہوگی تب ہر ایک مجرم کی آس ٹوٹ چکی ہوگی اسلیے کہ دنیا میں یہ سمجھتے رہے کہ فلاں کی سفارش سے نجات ہوگی اور فلاں کا دامن پکڑ لیں گے لیکن آخرت میں پہنچ کر اب معلوم ہوا کہ یہاں کسی کی کچھ چل نہیں سکتی جو کچھ فیصلہ ہوگا اللہ علیم اور خبیر کی طرف سے اس فیصلہ کو جاری بھی کر دیا جائیگا نہ کوئی رکاوٹ ڈال سکے گا نہ مجرم کو تھوڑی دیر کیلیے ضمانت پر چھڑا کر راحت ہی پہنچا سکے گا بلکہ ہر نفس کو اپنی ہی پڑی ہوگی اس وقت ایسے مجرم جو خیالی شفاعت کے سہارے دنیا میں جی رہے تھے آخرت میں دیکھ لیں گے کہ وقت پر ان کے شریک کچھ بھی کام نہ آئے بلکہ اس دن مجرم لوگ اپنے شریکوں سے بیزاری اور انکار کا کھلا اعلان کر دیں گے

ع ۱ / ۱۰ / ۴

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ

کریں آگے بہت جلد ان کو معلوم ہو جائے گا ﴿٦٦﴾ کیا انکو یہ بھی نہیں دکھائی دیتا کہ ہم نے ان کو امن والا حرم عطا فرمایا جس کے طفیل یہ لوگ سکھ چین سے بے خوف یہاں آباد ہیں جبکہ ان کی آس

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

پاس کی آبادیوں کو بدامنی کا شکار بنا کر اُچک لیا جاتا ہے کیا پھر بھی یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت پر نعمت پا کر بھی اللہ کے انکار پر تلے

يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

ہوئے ہیں ۔ ﴿٦٧﴾ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو جھوٹ بات کی نسبت اللہ کی طرف کرے اور حق بات سامنے

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

آجانے پر بھی اُسے جھٹلاتا رہے ایسے منکروں کا ٹھکانا جہنم کے سوا کہیں اور بھی

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ

ہو سکتا ہے ؟ ﴿٦٨﴾ جو لوگ ہماری دعوت چلانے میں محنت کرتے ہیں ہم اُن پر اپنے راستے کھول دیتے ہیں اور بیشک بات یہ

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

ہے کہ اللہ تو ایسے نیک لوگوں کے ساتھ ہے ۔ ﴿٦٩﴾

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکۂ معظمہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ساٹھ آیات اور چھ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رحمٰن اور رحیم کے نام سے شروع کیا جاتا ہے ۔

الۗمّۗ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

الف، لام، میم ﴿١﴾ روم کے لوگوں کو دبا دیا گیا ﴿٢﴾ قریب کے ہمسایہ ملک سے روم کے لوگوں کو لڑائی میں ہرا دیا گیا اور آگے کی بات یہ ہے کہ لڑائی میں دبا دیے

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ

جانے کے بعد روم دیش والے غالب آئیں گے ۔ ﴿٣﴾ چند سال میں یہ کامیابی روم والوں کو حاصل ہوگی فیصلہ کرنے کا حق صرف اللہ کا ہے اس کے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی حکم صرف اسی کا چلتا

وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ

ہے اور چلے گا اور یہ خبر ایمان والوں کو اس دن ملے گی جبکہ وہ بھی اللہ کی دی ہوئی فتح سے خوش خوش ہو رہے ہوں گے ۔ ﴿٤﴾ اللہ کی دی ہوئی نصرت اور مدد سے ہی یہ سب ہوگا جسے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

چاہے اپنی نصرت سے نواز دیتا ہے اور وہی غالب اور مہربان ہے ۔ ﴿٥﴾ اللہ کا وعدہ جب ہو جاتا ہے تو پورا ہو کر رہتا ہے اللہ کبھی اپنے

ف ٦٧ کعبہ شریف کے ادب کی وجہ سے شہر مکہ ہمیشہ امن کا مرکز بنا رہا آس پاس ہر جگہ لڑائی جنگ لوٹ مار ہوتی مگر اللہ کے گھر کے آداب کے سبب یہاں کوئی کسی پر ہاتھ نہ اٹھاتا مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی یہیں اول اول قرآن شریف اتارا گیا لیکن مکہ والوں نے اکثر مخالفت کی اس لیے فرمایا کہ اللہ کے گھر کے طفیل امن میں ہو اور اس نے جب اپنا حکم نامہ اپنے نبی کے ساتھ بھیجا تو تم پر لازم تھا کہ اسے مان لیتے اور اس کا شکر ادا کرتے کہ بیت اللہ کے پڑوس میں رہنا اللہ نے نصیب فرمایا اب کلام بھی ہماری زبان میں ہمارے شہر میں ہمارے قبیلے کے ایک ممتاز آدمی پر نازل فرمایا جس کے سبب ساری دنیا کی امامت اور ہدایت کا ہم کو مرتبہ اور درجہ ملا اس پر شکر ادا کرنا چاہیے تھا

ع ۷ ۶ ۳

تفسیر سورہ روم

ف ۴ رومی لوگ اہل کتاب نصرانی تھے جن کی لڑائی ایران کے لوگوں سے ہوئی جو آتش پرست تھے یہ دونوں عرب کے ہمسایہ ملک عراق کی سرزمین پر جنگ میں مصروف تھے ادھر مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت قرآنی کا کام جاری رکھے ہوئے چند سال کا عرصہ ہو گیا تھا مکہ کے مشرک یہ چاہتے تھے کہ ایرانی لوگوں کی جیت ہو اور مکہ کے مسلمان یہ چاہتے تھے کہ رومی لوگ کامیاب ہوں کہ وہ اہل کتاب ہیں لیکن ہوا یہ کہ رومی ہار گئے اس خبر سے مکہ کے مشرک لوگ بہت خوشیاں منانے لگے کہ ان کے ایرانی مشرک بھائی بند جیت گئے مسلمان غمگین ہوئے کہ ہارنے والے رومی اہل کتاب تھے لیکن اللہ نے پیش خبری دی کہ چند سال میں رومی غالب

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى

کرنے والوں کے لیے انعام سے بھرپور کیا اچھا اجر ملا ہے۔ ﴿۵۸﴾ یہ وہ لوگ تھے جو صبر سے ڈٹے رہے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

کرتے ہوئے حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ ﴿۵۹﴾ کتنے جاندار ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ انکی ضرورت کے مطابق برابر رزق عطا فرماتا ہی رہتا ہے

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

اور تم کو بھی رزق دینا اسی کے ذمہ ہے وہ ہر ایک کی برابر سنتا ہے اور ہر ایک کی ضرورت کا اسے خوب علم ہے۔ ﴿۶۰﴾ اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو اپنے قابو میں رکھکر کام پر کس نے لگا دیا تو ان سب کا ایک ہی جواب ہو گا کہ یہ سب کچھ تو اللہ ہی کا ہے پھر بھی یہ لوگ الٹی

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

باتوں پر خبطی کی طرح کیوں گرتے ہیں۔ ﴿۶۱﴾ اللہ کے چاہنے پر ہی بندوں کو روزی رزق کشادگی اور فراغت

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

سے ملتا ہے اور جسے چاہے ناپ تول کر روزی دیتا ہے اللہ کو ہر ہر چیز کا خوب علم ہے ﴿۶۲﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور کبھی آپ ان سے یہ پوچھ لیں کہ ذرا بتا دو کس نے آسمان سے پانی برسایا اور مردہ زمین کو اس پانی سے زندگی کس نے عطا کی تو یہ لوگ بول پڑیں گے

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

کہ اللہ نے، آپ فرمادو الحمد اللہ سب تعریف سب خوبیاں اللہ کیلئے خاص ہیں اسی لئے تمہارے منھ سے یہ جواب نکلا پھر بھی ان کی اکثریت بے عقلی کے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَ

کاموں میں مبتلا ہے۔ ﴿۶۳﴾ اور اس پار کی زندگی حد میں بندھی ہوئی ہے غفلت اور دکھاوے تماشے میں بہت جلد ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت کے گھر کیلئے اصل

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا

زندگانی ہے جس کی حد کبھی ختم نہ ہوگی ان کا کتنا بھلا ہو جاتا اگر اس بات کو یہ لوگ جان لیتے۔ ﴿۶۴﴾ جب یہ لوگ کشتی

رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

میں سوار ہوتے ہیں تو مخلص ہو کر اسی کے دین میں رہ کر صاف دل سے اسی ایک اللہ کو مدد کے لیے پکارتے ہیں اور جیسے ہی انہیں اللہ نے سمندر کے سفر کے طوفان سے نجات عطا کر دی اور زمین

اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا

پر ان کا قدم پڑنے دیا کہ بس پھر سے شرک میں جا گرتے ہیں۔ ﴿۶۵﴾ ہم نے جیسے ہی انہیں نجات دی تو شکر کے بجائے کتنا بھیانک کفر یہ لوگ کر بیٹھے اسلئے کہ کچھ دیر اور بے فکری سے من چاہی

وقف لازم

منزل ۵

وَ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے جو کتاب آپ پر نازل فرمائی اس کی تلاوت ان پر برابر کی جا رہی ہے جو قوم ایمان

فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

لائے اس کے لئے یقیناً اس میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ﴿٥١﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میرے

بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور تمہارے بیچ اللہ کافی گواہ موجود ہے وہی اللہ آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا علم رکھتا ہے اب جو لوگ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾

باطل پر ایمان لاکر اللہ کے انکاری بنتے ہیں تو بڑے بھاری نقصان میں یہی لوگ جا پڑے ۔ ﴿٥٢﴾

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ

یہ لوگ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر جلدی سے کوئی آفت آ پڑے ہاں ہم نے عذاب کے آنے کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے ورنہ ابھی اسی وقت ان پر

الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

ٹوٹ پڑتا اور عذاب ان پر اس حال میں آئیگا کہ یہ لوگ بے فکری میں ہوں گے اور عذاب ان پر اچانک ٹوٹ پڑے گا ۔ ﴿٥٣﴾ ان لوگوں کو عذاب دیکھنے کی

بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ

بڑی جلدی ہے تو ان کو جان لینا چاہیئے کہ جہنم نے انکاری لوگوں کو اچھی طرح گھیر رکھا ہے ۔ ﴿٥٤﴾ جس دن عذاب ان کو گھیرے گا تو ان

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا

کی یہ حالت ہوگی کہ اوپر اور نیچے سے عذاب ان پر چھا جائیگا یہاں تک کہ ان کے پاؤں کے تلوے بھی عذاب میں ڈھک چکے ہوں گے اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے اعلان بھی ہوتا رہے گا کہ

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِىْ

اپنے برے عمل کی سزا چکھتے رہو ۔ ﴿٥٥﴾ اے میرے ایمان والے بندو ! میری زمین میں کھلاوٹ موجود

وَاسِعَةٌ فَاِيَّاىَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫

ہے بندگی صرف میری ہی کرتے رہنا ۔ ﴿٥٦﴾ ہر کسی جاندار کو موت کا مزہ چکھنا لازمی ہے پھر تم سب کے سب

ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۔ ﴿٥٧﴾ اور جو لوگ ایمان لاکر اور نیک عمل کر کے مرے ہوں گے ہم ان کو جنت میں بہت اچھی اچھی

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عمارتوں میں جگہ دیں گے جس میں بالاخانے اور جھروکے ہوں گے اور قیام گاہوں کے نیچے بہتی نہریں ہونگی اور رہنے کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انتظام ہوگا نیک عمل

ف۵۱ یعنی ہمیشہ باقی رہنے والی آسمانی کتاب ان پر پڑھ پڑھ کر سنائی جا رہی ہے جس میں ایمان والوں کے لئے بھرپور رحمت اور تذکیر و نصیحت کا خزانہ موجود ہے پھر کسی اور نشان کو طلب کرنے سے کیا فائدہ ۔

۵
ع
۷
۱

ف۵۶ یعنی کہ کسی ایمان والے ...ے کو کسی ملک میں مشرک لوگ ...تے ہوں اور ایک اللہ کی بندگی ...رکاوٹ ڈالیں تو ایمان والوں ...وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیئے ...کی زمین بہت وسیع ہے یہاں ...وہاں کہیں بھی پاؤں رکھنے ...لٹر تعالیٰ ٹھکانا اور انتظام ...دے گا ۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ

جوکتاب آپ پر وحی کی گئی اسں کی تلاوت جاری رکھو اور نماز قائم رکھو بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں

تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ

سے روکتی ہے اور اللہ کے ذکر کو ہر طرح بڑائی حاصل ہے اور جیسے بھی کام تم کرتے ہو سب کے متعلق اللہ

مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ

کو خوب علم ہے ﴿٤٥﴾ اہل کتاب سے بحث و تکرار نہ کرو ان سے بہت خوبی اور بھلائی سے بات کرو مگر ان میں جو لوگ جھگڑالو ظالم ہیں

اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ

ان سے ہرگز نہ الجھو ہاں اتنا کہدو ہم ایمان لائے اس کتاب پر جو ہم پر نازل فرمائی گئی اور جو کتابیں تم پر نازل فرمائی گئی تھیں اُن پر بھی ہم ایمان

اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

لائے اور ہمارا اور تمہارا معبود بھی ایک ہی ہے پھر ہم تم میں جھگڑا کیسا ہم تو اسی ایک معبود کے لئے اپنا سر ڈال چکے ہیں۔ ﴿٤٦﴾ ف

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

بہت خوب شان کے ساتھ ہم نے یہ کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے کہ جن کو ہم نے اسکے پہلے کتاب دی ہے وہ اسے مانتے ہیں اور آپ کے

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ

مقابل لوگوں میں بھی بہت سے لوگ اس پر ایمان لائیں گے ہماری آیات کی مخالفت کرنا انکاری لوگوں کے سوا کسی اور

بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ

کا کام نہیں۔ ﴿٤٧﴾ اسکے پہلے کسی کتاب کا پڑھنا بھی آپکو نہ آتا تھا اور ہاتھ سے لکھنا بھی آپ نہیں جانتے تھے

كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾ بَلْ

اگر دونوں میں کوئی ایک بھی ہنر آپ کے پاس ہوتا تو جھوٹے لوگوں کو شک کرنے کا موقع مل جاتا۔ ﴿٤٨﴾ ف بلکہ یہ تو

هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ

کھلی ہوئی آیات ہیں جو علم والوں کے سینوں میں محفوظ ہیں ہماری آیات کے مقابلہ میں ضدی ظالم ہی

بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ

اڑنگے ڈالتے ہیں۔ ﴿٤٩﴾ پھر بھی یہ لوگ کہے چلے جارہے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی نشان کیوں

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٥٠﴾

نہیں اترا آپ فرمادو کہ نشان بتا دینا اللہ کے اختیار میں ہے میں تو بس صاف صاف ڈر سنانے آیا ہوں۔ ﴿٥٠﴾

ف ٤٦ جو لوگ آسمانی کتابیں رکھتے ہیں اور بعد میں بہکے ہیں اُن سے بحث و تکرار میں جھگڑا فساد نہ کرنا چاہیئے بلکہ ان کو قریب لانے کے لئے ان بنیادوں پر نرمی سے بات کرنی چاہیے جن کے سبب وہ ہم سے قریب ہیں۔

ف ٤٨ مخالف کو شک کا موقع تھا اگر لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے مگر حضرت نے کسی استاد سے کچھ نہیں سیکھا قلم بھی ہاتھ میں نہیں لیا۔ پہلے سے اور کوئی کتاب پڑھنا نہیں جانتے تھے اللہ نے اپنے فضل سے تمام ضروری علم عطا فرمایا کہ پوری انسانیت کا سب سے بڑا معلم آپ کو بنا دیا۔

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾

نگاہوں میں بہت خوش نما بنا کر دکھلائے تھے، اور صحیح راستے سے ان کو دور کر دیا اور یہ لوگ دیکھتے بھالتے اور ہوشیار ہونے کے باوجود بھی شیطان کے فریب میں آگئے۔ ﴿۳۸﴾

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور قارون، فرعون، اور ہامان کا بھی ایسا ہی برا حال ہوا، جب کہ موسیٰؑ ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے تھے جسے دیکھ کر یہ لوگ سنبھل سکتے تھے، مگر ان

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

لوگوں نے گھمنڈی پن اختیار کیا، اور دھرتی پر اپنا زور تولتے رہے مگر عذاب جب آیا تو یہ لوگ بھاگ نہ سکے۔ ﴿۳۹﴾ ان میں سے ایک ایک کو ہم نے ان کے

بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ

گناہوں کے سبب خوب کس کر پکڑا، ان میں کچھ تو ایسے تھے، کہ ان پر ہم نے پتھروں کی بارش کی اور کسی کو ہولناک چنگھاڑ کی آواز نے دھر لیا، اور

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ

بعضے ایسے بھی تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا، اور کسی کو پانی میں ڈباڈبا کر مار ڈالا، اللہ کا طریقہ نہیں تھا،

مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ

کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن یہ بدبخت لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے لگے، تو ہماری مار سے بچ

يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

نہیں سکے۔ ﴿۴۰﴾ جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا اولیاء بنایا، ان کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

کے گھر کو اپنا گھر بنا لیا ہو، مکڑی جو اپنا گھر بناتی ہے، تو سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔

الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

کاش! ان کو معلوم ہوتا۔ ﴿۴۱﴾ بے شک اللہ کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کس کس کو اللہ کے

دُوْنِهٖ مِنْ شَىْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

سوا دعا کے لیے پکارتے ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ ﴿۴۲﴾ انسانوں کو سمجھانے کے لئے سچی دلیل

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کی یہ مثالیں ہم نے ٹھیک بٹھا دی ہیں، جاننے بوجھنے والے لوگ اسے اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ ﴿۴۳﴾ آسمانوں اور زمین کو اللہ نے ٹھیک

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع

ٹھیک بنا دیا ہے، بے شک ایمان پر جم کر رہنے والوں کے لیے اس میں بڑی نشانی موجود ہے۔ ﴿۴۴﴾

ف ۳۸ بہت سے مشرک اور کافر ایسے بدنصیب ہیں کہ شیطان کے بہلانے میں آکر غلط سے غلط اور پلید کام، اور ناپاک سے ناپاک چیز کو اچھی بتا کر خوش ہوتے ہیں، کہ وہ بہت خوب کام کرتے ہیں، قوم لوطؑ کے لوگ آدمی سے آدمی صحبت کرنے کو اچھا کام بتاتے تھے کہ چلو شادی بیاہ سے چھٹی ہوئی اور عورت بچوں کو پالنے پوسنے کے جھگڑے سے بچ گئے، اسی طرح ہمارے زمانے میں ملک ہندوستان میں بہت سے لوگ جانور کا پیشاب پینا ثواب جانتے ہیں اور اس پر دلیل بھی بتاتے ہیں کہ اس پیشاب میں یہ نفع ہے، یہ فائدہ ہے اور بعضوں نے اپنا پیشاب خود ہی پینا شروع کر دیا۔ اور بحث کرتے ہیں کہ تندرستی بہت اچھی رہتی ہے یہ سب شیطان کی الٹی پٹی ان کو پڑھائی گئی ہے ورنہ آدمی ایسی بے تکی باتوں پر بے وزن دلیل اور نامعقول بات بھلا کیوں دہرائے گا۔

ف ۴۱-۴۲ کوئی بتوں کو مدد کے لیے پکارتا ہے، کوئی فرشتوں کو، کوئی انبیاء کو پکارتا ہے اور کوئی اولیاء اللہ کو، مدد کے لیے پکارتے ہیں، اس آیت میں سب کا بیان ایک ساتھ کر دیا کہ نفع نقصان پہنچانا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں، اگر کوئی اپنا بچاؤ اللہ کے مقابلے میں کرنا چاہے تو سمجھ لے کہ اس نے مکڑی کے گھر میں پناہ لی ہے، جہاں اس کی حفاظت کا کوئی موقع نہیں،

نقف لازم

ع ۴ ۱۴ ۱۶

إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوٓا إِنَّا مُهْلِكُوٓا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ
کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو ساتھ میں یہ بھی اطلاع کر دی کہ ہمیں ایک بستی کو ہلاک کرنے کے لیے وہاں بھی پہنچنا ہے کہ اس
إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ ۚۖ ﴿۳۱﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا
آبادی کے لوگ بڑے ستم گر ظالم ثابت ہو چکے ہیں۔ ﴿۳۱﴾ ابراہیمؑ بولے کہ وہاں تو لوطؑ بھی موجود ہیں، جواب میں فرشتے
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ۫
کہنے لگے کہ ہم کو معلوم ہے کہ وہاں کون کون رہتا ہے۔ ہم لوطؑ کو اور اس کے گھر بار کو اس عذاب سے بچائے رکھیں گے، مگر ان کی بیوی عذاب
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ أَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ
میں گھر جانے والوں میں شامل ہے۔ ﴿۳۲﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوطؑ کے پاس آ پہنچے تو لوطؑ بہت غمگین ہوئے
بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۠ قف
اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے، تب فرشتے بولے کہ ڈرو نہیں، اور غم بھی نہ کرو۔ ہم آپ کو اور آپ کے ساتھ والوں کو
إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۳﴾
بچالیں گے، مگر آپ کی بیوی کو نجات نہیں ملے گی۔ کہ اسے عذاب میں دھر لیے جانے والوں میں شامل رہنا ہے۔ ﴿۳۳﴾
إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلٰٓى أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ
بے شک ہم ابھی اس بستی پر ایک آسمانی عذاب اتارنے والے ہیں، کہ اب ان کو اپنے بے ڈھنگے کاموں کی سزا
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ
مل کر رہے گی۔ ﴿۳۴﴾ ہم نے اس بستی میں عذاب کے کچھ کھلے نشانات باقی رکھے، تاکہ عقلمند لوگوں کے لیے
يَّعْقِلُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
عبرت کا نشان ہو۔ ﴿۳۵﴾ اور مدین والوں کی طرف ان کے برادر شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم کے
اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۳۶﴾
لوگو! ایک اللہ کی بندگی کرو، اور آخرت کے دن کی فکر کرو، اور دھرتی میں فساد مت مچاؤ۔ ﴿۳۶﴾
فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۳۷﴾ ۫
ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا اور ان کی نصیحت کو رد کر دیا، نتیجہ میں ایک بھیانک زلزلے نے انہیں دھر لیا، اور صبح ہوتے ہی یہ لوگ اپنے دھنسے ہوئے مکانات میں اوندھے منہ پڑے تھے ﴿۳۷﴾
وَعَادًا وَّثَمُودَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وقفة وَزَيَّنَ لَهُمُ
اور عاد اور ثمود کی قوم کی بھی ایسی ہی درگت بنی ان کے دھنسے ہوئے مکانات سے ان کی بربادی کا منظر صاف دکھائی دیتا ہے شیطان نے انکے کالے کرتوت ان کی

ف ۳۳ عذاب کے فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں پہچانا نہیں کہ یہ فرشتے ہیں، اس لئے انہیں بڑا غم ہوا کہ یہ پردیسی نوجوانوں کے اس قافلے کی میری قوم بے عزتی کرے گی، اس لیے دل ہی دل میں تنگ ہوئے کہ اب کیا ہوگا اس پر فرشتوں نے اپنے آنے کا مقصد بتا دیا۔ جیسا کہ سورۃ الاعراف اور سورۃ ھود میں آچکا ہے۔

ف ۳۵ سدوم کے علاقے میں بحر مردار (DEAD SEA) کے مشرق میں اس الٹی ہوئی بستی کے بھیانک کھنڈر اور پتھروں کی بارش کے نشانات اب بھی دیکھنے والوں کو عبرت دلاتے ہیں۔

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

سے محبت کا تعلق بنا لیا ہے، لیکن پھر قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک دوسرے کا انکاری ہو جائے گا۔ اور ہر ایک

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا

دوسرے پر لعنت کی پھٹکار برسائے گا، اور تم سب اکٹھے آگ میں جلتے رہو گے، اس حال میں تمہارا کوئی

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ قلے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ وقف لازم

مددگار تم کو کام نہ آئے گا۔ ﴿٢٥﴾ پھر لوطؑ نے ان کی تمام باتوں کی تصدیق کی اور ابراہیمؑ بولے کہ میں اب اپنے

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بلاشبہ وہی غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿٢٦﴾ اور ہم نے انہیں اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا فرمائے

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کے علم کو قائم رکھا، اور ابراہیمؑ کا اجر اسے ہم نے دنیا میں بھی عطا فرمایا۔

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

اور آخرت میں بھی وہ بڑے نیک صالح لوگوں میں شامل ہوں گے۔ ﴿٢٧﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا

اور لوطؑ کو بھی بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، جب انھوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ یہ کیا تم بے حیائی کے کام پر اتر آئے

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

ہو، جو تم سے پہلے دنیا بھر کے لوگوں میں کسی نے نہیں کیا۔ ﴿٢٨﴾ اور تم کو یہ کیا ہو گیا ہے،

الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ ۥ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

کہ تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور مسافروں کو لوٹ مار کرتے ہو، اور بھری مجلس میں بری بری حرکت کرنے

الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

سے تم کو شرم نہیں آتی، اس نصیحت پر لوطؑ کی قوم کا جواب یہ تھا کہ، اگر تو، سچا ہے تو اب

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ

ہم پر اللہ کا عذاب لا کر بتا دے۔ ﴿٢٩﴾ لوطؑ نے دعا کی کہ اے

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ ع ٣ / ١٥

میرے رب اس فسادی اور بگاڑ والی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ ﴿٣٠﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ

سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ۱۷ اگر تم میری بات کو جھوٹ مانتے ہو تو تم

كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

سے پہلے بھی بہت سی امت کے لوگ جھٹلا چکے ہیں، پیغمبروں کی ذمہ داری تو صاف صاف طور پر بات کو پہنچا دینے کی ہے۔ ۱۸

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

کیا ان لوگوں کی نگاہ نہیں پڑی کہ پہلی بار پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسی چیز کو فنا کرکے دوسری بار کس شان سے پیدا فرما دیتا ہے بے شک اللہ کے نزدیک

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

یہ سب کام آسان ہیں۔ ف ۱۹ آپ ان سے کہو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی انگنت مخلوق پیدا کر دی ہے پھر دوسری

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ج

بار بھی وہی پیدا فرمائے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۲۰

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

جسے چاہے گا عذاب کرے گا، جسے چاہے گا اس پر رحم فرمائے گا، اور اسی کے پاس تم سب پلٹ کر جانے والے ہو۔ ف ۲۱

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ

تم زمین میں کہیں چھپ کر اس کو بے بس نہیں کر سکتے، اور نہ آسمان میں کہیں جا کر اس سے بچ سکتے ہو، اللہ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

کے سوا تم کو کوئی ولی اور کوئی مددگار نہیں مل سکتا۔ ف ۲۲ اور جو لوگ اللہ کی آیات کے انکاری ہیں،

اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور اس کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں، ایسے لوگ میری رحمت سے مایوس ہوں گے، اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

دردناک عذاب ہو گا۔ ۲۳ ابراہیمؑ کو ان کی قوم کا جواب یہ ملا کہ اس کو قتل کر ڈالو، یا اس کو آگ میں زندہ جلا ڈالو۔

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اللہ نے ابراہیمؑ کو آگ سے نجات عطا فرمائی، اس واقعہ میں ایمان والوں کے لیے ایک بڑی نشانی

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ

ہے۔ ف ۲۴ ابراہیمؑ بولے کہ اللہ کے سوا بتوں کو معبود بنا کر دنیا کی زندگی میں تم نے آپس میں ایک دوسرے

ف ۱۹ جس طرح دانہ زمین میں پڑنے کے بعد سڑ گل کر اپنے وجود کو کھو دیتا ہے، پھر اسی میں سے درخت بنا کر اللہ اپنی قدرت کا منظر دکھاتا ہے، اور دکھاتے ہی رہتا ہے، اسی منظر میں نشان ہے مرے پیچھے زندہ ہونے کا، جو کوئی آخرت کی زندگی کو نہ مانے وہ عقل کا اندھا ہے۔

ف ۲۱ یعنی جو عذاب کا اہل ہوگا اسے عذاب میں ڈالے گا، جو رحمت کا اہل ہوگا اسے رحمت سے نواز دے گا، یہ سب کچھ اللہ کے چاہنے سے ہوگا۔

ف ۲۲ دنیا میں کوئی ملزم فرار ہو کر حاکم کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے، حاکم سزا دینے میں بے بس ہے، کہ اس کی پکڑ سے مجرم بھاگ گیا، مگر اللہ کو یہ بے بسی نہیں، کہیں بھی کوئی بھاگ کر چھپے وہیں اللہ کی پکڑ سے گھرا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ اپنے مجرم کو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ کافی ڈھیل دے کر سنبھلنے کا موقع دیتا ہے۔

ع ۲ ۹ ۱۴

ف ۲۴ اوپر آیت نمبر ۱۶ سے یہاں ۲۳ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر اور نصیحت کے حصے بیان ہوئے تھے، اب اس آیت ۲۴ میں ان کی قوم کا جواب بیان ہوا۔

منزل ۵

لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ

کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، تمام جہاں بھر کے لوگوں کے سینوں میں جو بات چھپی ہے، کیا اللہ کے علم سے وہ باہر

الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴿١١﴾

ہو سکتی ہے۔ (۱۰) ایمان والوں کا حال بھی اللہ کو معلوم ہے، اور منافق دوغلے لوگوں کا دوُرخا پن بھی اللہ کو معلوم ہے، (۱۱)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ

اور انکاری لوگ ایمان والوں کو پھسلانے کے لئے کہتے ہیں، کہ ہمارے ساتھ چلو، ہم تمہاری خطاؤں کو اپنے

خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ

سر اٹھالیں گے، جبکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اُن کے گناہ کے بوجھ میں سے کچھ بھی اٹھا نہیں سکتے، یہ اپنے وعدے میں

لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَ

جھوٹے ہیں۔ (۱۲) اپنے کالے کرتوت کا بوجھ تو انہیں خود ہی اٹھانا پڑے گا اور جن کو بہکایا ہوگا، اُن کے بوجھ بھی ان

لَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا ع ١ ١٣ ١٣

پر لدے ہوں گے اور ان کی غلط بیانی کے بارے میں قیامت کے دن ان سے ضرور پوچھا جائے گا۔ (۱۳) نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول

إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ

بنا کر ہم نے بھیجا تھا، اور نوح (علیہ السلام) ساڑھے نو سو برس تک ان میں رہے، ان کی قوم کو طوفان نے گھیرے میں لے لیا

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَ

اور یہ لوگ واقعی ظالم تھے۔ (۱۴) بس پھر ہم نے نوحؑ کو اور ان کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے سب کو نجات عطا فرمائی

جَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا

اور اس واقعہ کو تمام جہان کے لوگوں کے لئے عبرت کا ایک نشان بنا دیا۔ (۱۵) اور ابراہیمؑ کا واقعہ بھی بہت خوب ہے، جب انھوں نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ ایک اللہ کی

اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ

عبادت کرو، اور اس کی نافرمانی سے بچو، اگر تم کو کچھ بھی علم ہو تو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ (۱۶) اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ

یوں ہی جھوٹ موٹ خیالی صورت بنا لیتے ہو، اللہ کے سوا جن کی عبادت میں تم ہو، تم کو رزق دینا ان کے اختیار میں

مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ

نہیں، رزق اللہ سے مانگو اور عبادت بھی اسی کی کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اور مت بھولو کہ تم

اور نادانی پر ہے، اب اگر ماں باپ بھی ہم پر زور ڈالیں کہ ہم شرک کو قبول رکھیں، تو یہ ہرگز نہ ہوگا، دنیا میں ان کے ساتھ بھلی طرح گزران کریں گے ان کی خدمت کریں گے، لیکن جب اللہ کے ساتھ شرک کی بات پر ماں باپ جیسی قابل ادب ہستی بھی زور کرے تو ان کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی۔ اللہ کا حق ماں باپ سے بھی زیادہ ہے۔

اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣ اَمْ حَسِبَ

جو سچے تھے وہ بھی کھل گئے، اور جو جھوٹے تھے وہ بھی بے نقاب ہو گئے۔ ③ جو لوگ برائی کا چکر چلاتے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤

رہتے ہیں، وہ اس گمان میں نہ رہیں کہ ہماری پکڑ سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہوں گے، ان کا یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے۔ ④

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جو کوئی اللہ کی ملاقات کا امیدوار ہو تو پھر اسے اس کی تیاری میں لگ جانا چاہیے، بے شک بات یہ ہے کہ وہ وقت آکر رہے گا، اور واقعی اللہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ⑤ اور جو بھی اللہ کو راضی کرنے کے لیے محنت کرنا چاہے وہ اپنے بھلے کے لیے یہ سب کچھ کرے تمام

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جہانوں میں اللہ کو کسی ایک کی بھی حاجت نہیں۔ ⑥ اور جو لوگ ایمان میں آکر نیک عمل کرتے رہے، ہم ان کے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ

گناہوں کو ان کے نامۂ عمل سے مٹا دیں گے۔ اور ان کے نیک عمل کا اور بھی اچھا

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

بدلہ دیں گے۔ ⑦ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت

حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

کر دی ہے۔ ہاں اگر ماں باپ اس بات پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بتلانے لگے، جس کا تجھے کچھ علم نہیں، تو پھر ماں

فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨

باپ کا اس بارے میں کہنا مت ماننا، میری ہی طرف تم سب کو واپس آنا ہے، پھر جو کچھ بھی کام تم نے دنیا میں کئے ہیں سب کی خبر تم کو بتا دوں گا۔ ⑧

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩

اور ہر شخص جو ایمان میں آکر نیک عمل کیے جائے گا، تو ایسے لوگوں کو ہم اپنے صالح بندوں میں شامل فرمائیں گے۔ ⑨

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ

اور کچھ آدمی تو ایسے بھی ہیں کہ زبان سے ایمان لانے کا اعلان کرتے ہیں، پھر اللہ کے راستے میں ان میں سے کسی کو ستایا گیا تو اس تکلیف سے

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

ایسا گھبرا اٹھتا ہے، جیسے خدا کے عذاب سے کوئی ڈر گیا ہو، اور اگر اللہ کی طرف سے کوئی مدد مل جائے، تو پھر تو ایمان والوں سے کہتا پھرے گا

ف ۳۔ اللہ کو معلوم ہے کہ کون کیسا ہے، بغیر کام کئے بھی ہر ایک کے بارے میں اسے معلوم ہے کہ کس نے کیا کام کرنا ہے، لیکن اسے اپنے علم سے ظاہر کر کے منظر عام پر لانے کے لئے انصاف کے تقاضوں کے تحت ہر ایک کو عمل کرنے کا موقع دیتا ہے، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اپنے صفت علم کے تحت ہر ایک کو پکڑ لیا صفت عدل کے تحت کام کرنے والوں کو امتحان میں بیٹھنے کا موقع نہ دیا۔

ف ۶۔ کوئی بھی نیکی پر لگے گا اس سے اسی کا بھلا ہوگا، خدا کو اس کی نیکی سے کچھ نفع نہیں اور آدمی کی بدی سے، نافرمانی سے اسے کوئی خطرہ نہیں، جیسے دنیا کے بادشاہوں کا حال ہے، کہ لوگ اُن کے نافرمان ہوں تو بادشاہی کا تختہ الٹ جائے، اور اطاعت کریں تو بادشاہ کی حکومت مضبوط ہوتی ہے، مگر اللہ کے یہاں یہ قاعدہ نہیں ہے اسے کسی کی حاجت نہیں، وہ ہر ایک سے غنی ہے، سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں کہ لوگ اسے مانیں گے تو وہ مالک ہے، اور نہ مانیں گے تو اس کی خدائی میں کچھ نقص ہوگا بلکہ جو مانتے اس کا بھی سچا بادشاہ وہی اکیلا ہے، اور جو نہ مانے اس کا بھی سچا بادشاہ وہی اکیلا ہے رہی نیکی بدی، اور تابع فرمانی اور نافرمانی تو اس سے آدمی کا بھلا برا اجرا ہوتا ہے۔ اسی پر اس کو جزا اور سزا ملتی ہے خدا کی ذات کو اس سے کچھ نفع نقصان نہیں۔

ف ۸۔ معلوم ہوا کہ شرک کی بنیاد کسی علم اور دانائی پر نہیں، بلکہ جہالت

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا

کا بوجھ لاد کر حاضر ہوگا تو ان کے برے کاموں کی ویسی ہی سزا ان کو ملے گی جیسے کام کرکے

يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

آئے رہوں گے۔ ﴿٨٤﴾ جس نے آپ پر اس قرآن کو فرض کیا ہے وہ آپ کو اپنی منزل تک ضرور پہنچا دے گا آپ فرما دو کہ

مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ

میرے رب کو اچھی طرح علم ہے کہ ہدایت کی سیدھی راہ بتانے کون آیا تھا اور وہ کون ہے جو اپنی کھلی ہوئی غلط راہ کو

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ﴿٨٥﴾ آپ تو اس کے امیدوار نہ تھے کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی مگر یہ آپ کے رب کی

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

رحمت ہی رحمت ہے منکروں کے پیچھے جو طاقت کام کر رہی ہے اس کی آپ کچھ بھی پرواہ نہ کیجیے۔ ﴿٨٦﴾

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

چوکس رہو کہ اللہ کی آیات آپ پر اتاری جا چکی ہیں تو اسکے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے کوئی روکنے نہ پائے آپ کو اپنے رب کی طرف دعوت کے کام

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

کو جاری رکھنا چاہیے اور مشرکوں کے ساتھ رہنے سے صاف انکار کر دیجیے۔ ﴿٨٧﴾ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو دعا میں

اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ

پکارنے سے انکار کر دو کہ اس ایک کے سوا کوئی دوسرا حاکم ہو نہیں سکتا اسکی رضامندی چاہنے کے علاوہ دوسری جو بھی چیزیں ہیں سب ہلاک اور برباد

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

ہوں گی حکم بھی اسی کا ہے اور تم سب کو لوٹ کر اسی کے پاس جانا ہے۔ ﴿٨٨﴾

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکہ میں اتاری گئی اس میں — رحمٰن اور رحیم اللہ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے — انہتر ٦٩ آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

الف لام میم ﴿١﴾ منہ سے ایمان لانے کا دعویٰ کر لیں گے، اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی ایسا حساب جن لوگوں نے لگا رکھا ہے۔ غلطی

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

میں ہیں۔ ﴿٢﴾ ان سے پہلے کے لوگوں کو ہم آزما چکے ہیں۔ اور اللہ نے سب کو اپنے علم سے ظاہر فرما دیا

وقف لازم

النصف ع ٩ ١٢

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖؕ

ضرورت نہیں ہوتی بس انہیں تو انکا وقت آنے پر تباہ کر ڈالا جاتا ہے۔ ﴿۷۸﴾ قارون نے کسی کی ایک نہ سنی بلکہ اپنی قوم پر دبدبہ ڈالنے کو پورے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

نکلا تب جو لوگ حیاتِ دنیا کے طلب گار تھے وہ کہنے لگے کیا خوب کاش ہمیں بھی کچھ ایسے ہی مل جاتا جیسے قارون کو دیا

اُوْتِىَ قَارُوْنُۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

گیا ہے واقعی وہ قسمت کا بڑا دھنی معلوم ہوتا ہے۔ ﴿۷۹﴾ جن کو حقیقت کا علم تھا وہ بولے کہ یہ کیسی بے تکی

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

تمنا کرتے ہو برباد ہو جاؤ گے اللہ کا دیا ثواب خیر اور بہتر ہے ہر اس آدمی کے لئے جو ایمان میں آکر نیک عمل کئے جائے اور یہ فضیلت تو صرف ان ہی کو

صَالِحًاۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ

نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں۔ ﴿۸۰﴾ بس پھر ہم نے قارون کو اس کی کوٹھی

الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بنگلے سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے مقابلہ میں کوئی بھی جتھا یا جماعت اس کی مدد کو نہ آسکے اور جب زمین اسے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

نگلنے لگی تو وہ خود بھی اپنا بچاؤ نہ کر سکا۔ ﴿۸۱﴾ اور ابھی کل جو اس کے جیسے ہونے کی تمنا کرتے تھے وہ بھی

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

صبح ہوتے ہی بول پڑے معلوم ہو گیا کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا کر رزق دیتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَاؕ

اور جسے چاہتا ہے ناپ تول کر دیتا ہے اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا

۸
ع ۷
۱۱
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

بس صاف بات یہ ہے کہ منکر لوگوں کو کامیابی نہیں ملتی۔ ﴿۸۲﴾ یہ گھر آخرت کا ہم نے ان کے لئے بہت خیر و الا بنا رکھا ہے جو

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًاؕ وَالْعَاقِبَةُ

زمین میں اپنی بڑائی نہیں ہانکتے اور فساد نہیں چاہتے اچھا انجام صرف ان لوگوں کا ہوگا جو ہم سے ڈر کر کام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَاۚ وَمَنْ جَآءَ

کرتے ہیں۔ ﴿۸۳﴾ جو نیکی ساتھ لے کر حاضر ہوگا تو اس کو بہت اچھا اور بہتر بدلہ ملے گا اور جو شخص برے کام

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٧٣ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

فضل سے روزی کی تلاش میں چل پھر سکو اور اس کی ایسی بھاری نعمت پر اس کے شکر گزار بنے رہو۔ ٧٣ اور جس دن اللہ ان کو طلب فرماکر

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ٧٤ وَنَزَعْنَا

پوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم بڑے دعوے کیا کرتے تھے۔ ٧٤ مقدمے کی کاروائی میں

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ

ثبوت کے لئے اس دن ہم ہر جماعت میں سے گواہ کھینچ نکالیں گے اور فرمائیں گے لاؤ اپنی دلیل پیش کرو اس دن جان لیں گے کہ حق تو بس اللہ کیلئے ہی

لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ٧٥ ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ

ثابت ہے اور دنیا میں جو کچھ بنا بنایا جھوٹ چلا رہے تھے وہ ان کے لئے محض بے کار ثابت ہوا۔ ٧٥ بلاشبہ قارون جو تھا وہ موسیٰؑ کی برادری کا ایک آدمی تھا

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ

اور اپنی قوم پر ہی زیادتی کرتا تھا ہم نے اس کو ایسے ایسے خزانے دے رکھے تھے جس کی کنجیوں چابیوں کے گچھے اتنے وزن دار ہوتے تھے

مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ

کہ بڑی قوت والی جماعت بھی اٹھاتے ہوئے تھکی جاتی تھی جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ قارون بھائی اترا مت

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ٧٦ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ٧٦ برادری کے کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ یہاں بہت کچھ

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں آخرت کے لئے اپنا گھر بنانے کی فکر بھی کرلے دنیا کا بھی اپنا حصہ مت بھول مگر لوگوں پر بھی کچھ

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط اِنَّ

احسان کر جیسا کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں ادھم نہ مچا اللہ تعالیٰ ادھم مچانے

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ٧٧ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ٧٧ قارون جواب میں بولا کہ مجھے جو بھی ملا ہے یہ سب میرے علم اور لیاقت کی وجہ سے

عِنْدِيْ ط اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

ملا ہے میرے پاس ایک سے ایک ہنر موجود ہے واقعی ایسا عقل اور ہنر والا تھا تو اسے اتنا بھی نہیں سوجھا کہ اس کے پہلے کے زمانے کے بہتیرے لوگوں کو اللہ نے

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ط وَلَا يُسْئَلُ

ہلاک و برباد کرڈالا ہے جب کہ قارون سے بھی طاقت میں وہ بہت زیادہ تھے اور ان کے ساتھ مجمع بھی خوب رہتا تھا ایسے مجرموں کو ان کے گناہوں کے بارے میں زیادہ پوچھ تاچھ کی

منزل ٥

ف ٧٤ دنیا میں مشرک لوگوں کا بڑا اصرار ہے کہ فلاں فلاں شخص اللہ کے دربار میں بڑا زور آور ہے بلکہ ہمارے دور کے بہت سے علم نما مشرک جاہل تو ایسی باتیں کرتے ہیں گویا خود اللہ تعالیٰ بھی ان کے شریکوں کے ماتحت ہے جیسا وہ کہیں گے بس ویسا اسے کرنا ہوگا ورنہ اس کی خدائی کے تخت سے اسے بے دخل کر ڈالیں گے قیامت کے دن ایسے مشرکوں کی بڑی ہی بے عزتی ہوگی اور بڑا زبردست عذاب ہوگا کہ دنیا میں اپنے مالک کے ساتھ دوسروں کو شریک ساجھی دار سمجھتے مانتے مرگئے اور مرکر جب قیامت میں پہنچائے گئے تو پتہ چلا کہ ایسا کوئی طاقتور شریک کہیں تھا ہی نہیں صرف یہ لوگ اہل حق کو دبانے کی غرض سے ضد میں اپنی بکواس چلانے کو جھوٹی باتیں بنا کر اپنی تسلی کرتے تھے قیامت میں نامرادی نے گھیر ڈالا اب عقل ٹھکانے آئی مگر اب کیا کام بن سکتا ہے جب کہ فیصلہ ہوچکا ہوگا۔

ع ٧ ١٥ ١٠

ف ٧٥ مقدمے میں گواہی کے لیے ہر امت ہر جماعت گروہ حتیٰ کہ کنبہ قبیلہ سے بھی خود ان ہی کے اندر کا آدمی صف سے کھینچ کر گواہی کے لئے طلب کیا جائیگا کہ وہ اپنے ہی گروہ کے لیے دلیل بتلائے کہ کس دلیل کی بنیاد پر یہ لوگ دنیا میں اپنا شرک چلا رہے تھے

ف ٧٦ کم ظرف سیٹھ ساہوکار کی یہ بڑی مصیبت ہے کہ جب انھیں قدرت اپنے خزانوں میں سے تھوڑا بہت جیسے ہی دیتی ہے یہ لوگ خود اپنی قوم پر شیر ہوتے ہیں اور غیروں کے تلوے چاٹتے ہیں موسیٰؑ کا چچازاد بھائی قارون تھا پہلے تو بے چارہ پھٹے حال تھا مگر فرعون سے ٹھیکہ داری کے کام ملنے پر بہت مالدار ہوگیا۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

ان کو بھولنا نہ چاہیئے کہ قیامت کے دن اللہ ان کو ضرور پوچھے گا کہ بتاؤ رسولوں کی دعوت کا تم نے کیا جواب دیا تھا ۔ ﴿٦٥﴾ اس دن ان پر ایسا اندھیرا

عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

چھا جائیگا کہ کچھ سوجھ نہ پڑے گی کہ اب کیا جواب دیں اور یہ موقعہ بھی ان کو نہ ملے گا کہ کسی سے پوچھ کر ٹھیک بات کہہ سکیں ۔ ﴿٦٦﴾ آج تو بس جو کوئی بھی گناہوں سے

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

توبہ کرکے ایمان اور نیک عمل ساتھ لایا ہوگا اسی کو امید ہوگی کہ اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہو جائے گا ۔ ﴿٦٧﴾

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

آپ کا رب جسے چاہے جب چاہے پیدا کرے وہی مختار ہے ان میں سے کسی کو اللہ نے اختیار نہیں دیا اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند و اعلیٰ ہے

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

ان کے شرک سے جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں ۔ ﴿٦٨﴾ ان کے سینوں کے اندر چھپی بات تیرے رب کو معلوم ہے اور کھلے طور پر جو کچھ یہ کر رہے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى

ہیں اللہ کو یہ بھی معلوم ہے ، ﴿٦٩﴾ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اول آخر تعریف صرف اسی اکیلے کی ہے حکم بھی اسی

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

کا چلتا ہے اور تم سب اسی کی طرف پلٹا کر واپس کئے جاؤ گے ۔ ﴿٧٠﴾ ان سے کہو کہ بھلا تم نے کبھی غور کیا کہ

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رات رہنے دے تو اللہ کے سوا وہ کون طاقتور حاکم ہے جو تم پر روشنی ڈالنے کے

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

لئے صرف ایک بار دن کو جاری کر سکے گا کیا اس دلیل کو بھی کان لگا کر نہیں سنو گے ۔ ﴿٧١﴾ آپ ان سے یہ بھی کہہ

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

دو اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک تم پر دن رکھے تو اللہ کے سوا وہ کون معبود ہے جو تمہاری تھکان دور کرنے اور آرام

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾

پہنچانے کے لئے صرف ایک رات لا سکے ایسی کھلی دلیل سے بھی انہیں دکھائی نہیں دیتا کہ حق کیا ہے ۔ ﴿٧٢﴾

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

یہ سب اسی کی رحمت کا کرشمہ ہے کہ تمہارے لئے رات اور دن کو سلسلہ وار جاری فرمایا تاکہ رات میں آرام پاسکو اور دن میں اللہ کے

ف ٦٨ اصل مالک ہو کر اختیار اپنی مخلوق کو دے یہ نقص ہے اس لئے فرمایا کہ پاک اور بلند ہے ان کے شرک سے جب پیدا کرنے یا پیدا ہونے کا اختیار کسی کو نہیں دیا تو پھر دوسری کسی بات کا اختیار کسی کو کیسے مل سکتا ہے ۔

ف ٦٩ ان کے جی میں چھپی اصل بات یہ تھی کہ جس طرح دنیا کے بادشاہ کے پاس پہنچنے کو درباری سفارشی چاہیئے اور افسر تک پہنچنے کو نچلی سطح کا کارکن سہارا بنتا ہے ویسے ہی اللہ کے یہاں ان کے کام یہ لوگ کر دیں گے جو اللہ کے یہاں مختار ہیں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اصل مختار صرف اللہ ہے باقی سب کے سب بندے ہی نکلے آج کے ہندوستانی مسلمان بھی مشرکوں کے ساتھ رہتے بستے ایسی باتوں کی نسبت اللہ کے نیک بندوں سے کر کے قبر پرست ہو گئے اور اپنا عقیدہ خراب کرتے ہیں، اور ان کو بڑا گھمنڈ ہے کہ بخشش صرف انھیں کی ہوگی اور باقی سب وہابی ہیں جو دوزخ میں جائیں گے ایسی خیالی باتوں سے آخرت کی اصل حقیقت کا کچھ بھی تعلق نہیں وہاں جو کچھ ہوگا اور جس طرح ہوگا قرآن میں صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے ۔

ف ٧٠ یعنی یہاں تم نہیں بھیجے گئے ہو رہو گے نہیں بلکہ یہاں سے واپس لوٹنا کہ اسی کے حضور سب کو حاضر ہونا لازمی ہے ۔

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا

اترانے لگی تھیں۔ اب دیکھو ان کی حالت کہ ان کے اجڑے ہوئے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد دوسرے لوگ بھی بہت تھوڑی مدّت کے لئے

قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى

رہے بسے تھے اور آخر کار وارث ہم ہی رہ گئے ۔ ﴿٥٨﴾ اور آپؐ کے رب کا یہ دستور نہیں کہ انسانی بستیوں کو بلا وجہ یوں

حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

ہی ہلاک کر ڈالے یہاں تک کہ ان کے سدھار کے لئے وہاں کے کسی خاص مرکزی مقام پر رسول بھیج کر ہماری آیات پڑھ سنانے کا انتظام کر دیتے ہیں۔ اور آبادیوں

مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

کی ہلاکت کا فیصلہ ہم اسی وقت کرتے ہیں جب بستیوں کے رہنے والے ظلم پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ ﴿٥٩﴾ تم کو جو کچھ بھی چیزیں دی گئی ہیں اس پار کی زندگی

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

کی رونق میں برتنے اور کچھ دن کے استعمال کے لئے دی گئی ہیں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بہت

وَّاَبْقٰى ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ

باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ اب بھی عقل سے کام نہ لو گے۔ ﴿٦٠﴾ بھلا بتاؤ کہ ایک آدمی تو ایسا ہے کہ جسے ہم نے بہتر سے بہتر چیزیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے

لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور یہ سب کچھ اسے مل کر رہے گا اور ایک آدمی ایسا ہے کہ اِس پار کی زندگی میں ہم نے اسے بہت تھوڑی مدّت کو برتنے کے لئے کچھ سامان دیا ہے اور اسے قیامت کے دن

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

گرفتار کر کے اللہ کے یہاں حاضر کیا جائیگا کیا ان دونوں کا انجام یکساں ہو سکتا ہے۔ ﴿٦١﴾ اور وہ دن ایسا ہوگا کہ اللہ کے حضور میں ان سب کی پیشی ہوگی تب ان سے پوچھے گا کہ جن کو تم میرے شریک بنا کر ان پر

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

بھروسہ کئے ہوئے تھے وہ کہاں ہیں ؟ ﴿٦٢﴾ جن لوگوں پر ہمارے عذاب کا فیصلہ لاگو کیا جائے گا، وہ چیخ کر سچ سچ بول پڑیں گے کہ

هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَاۤ اِلَيْكَ ؗ

اے ہمارے رب یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا تھا جیسے ہم بے راہ تھے ہم نے ان کو بھی راستہ سے بھٹکا دیا تھا اب ہم آپ کے دربار میں ان سے

مَا كَانُوْۤا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

بری ہونے کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ ﴿٦٣﴾ اور اعلان کر دیا جائیگا کہ اپنے شریکوں کو دعا کر کے بلالو کہ آج مدد کا وقت آپڑا ہے یہ لوگ جن کو اللہ کا شریک

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

بتاتے تھے انھیں پکاریں گے مگر کہیں سے بھی ان کو جواب نہ ملے گا اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر انھیں بہت افسوس ہوگا کہ کاش وہ ہدایت کی راہ پر ہوتے تو آج انھیں عذاب کا شکار نہ ہونا پڑتا۔ ﴿٦٤﴾

ف ٦٤ قیامت کا دن ان لوگوں پر بڑی مصیبت کا دن ہوگا جو دنیا میں اللہ کے شریک بنا کر کسی کو حاجت روا کسی کو مشکل کشا کسی کو فریاد سننے والا یا غوث کہہ کر پکارتے تھے آج واقعی مصیبت کا وقت ہے اور مددگاروں کی سخت ضرورت درپیش ہے اس لئے ان سے کہا جائے گا کہ آج بہت مصیبت کا دن ہے اپنے اپنے شریکوں کو دعا میں یاد کرو شاید کوئی ایک آجائے تم کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلادے مارے دہشت کے ان کی عقلیں جواب دے چکی ہوں گی بے چارے دعا کریں گے مگر ادھر سے کوئی شریک موجود ہی نہ ہوگا جو ان کی مدد کو دوڑے نیک لوگ ہوں گے وہ تو جنت میں جا چکے ہوں گے باقی سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی وہاں پہنچ کر معلوم ہو جائیگا کہ ایمان اور عمل صالح کے سوا اور کسی طرح یہاں بچاؤ کی کوئی شکل نظر نہیں آتی اور اسی کی اطلاع اللہ کے پیغمبروں نے ان کو دنیا میں دے دی تھی مگر یہ لوگ اپنی ضد میں شرک چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے اور اصل خالص توحید کی طرف رُخ کرنے میں برا مانتے تھے اب پتہ چلا کہ سچی بات کون سی تھی۔

ع ٦ ١٠ ٩

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟ (۵۰) وَلَقَدْ

کہ اپنے من گھڑت راستے پر چلے۔ اللہ تعالیٰ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (۵۰) ہم تو ان کے لئے

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ (۵۱) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

لگاتار مسلسل اپنا ہدایت نامہ جاری کئے ہوئے ہیں تاکہ انہیں نصیحت حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ (۵۱) جو لوگ اس کے پہلے ہم سے کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ (۵۲) وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا

پا چکے ہیں وہ اس قرآن پر ایمان لے آتے ہیں۔ (۵۲) ان کی صفت یہ ہے کہ جب جب ان پر ہماری آیات

اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ (۵۳)

پڑھ کر سنائی جاویں تو بول پڑتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور مان چکے یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے اور ہم اس کے پہلے بھی اسلام والے مسلم تھے۔ (۵۳)

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

ایسے لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے دوگنا اجر دیا جائے گا اور ان کی خوبی یہ ہے کہ بدسلوکی کو بھلائی سے ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو کچھ رزق انہیں عطا

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۵۴) وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا

فرمایا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ (۵۴) اور جب فضول بکواس والی باتیں سنتے ہیں تو اس سے دور رہتے ہیں

عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ

اور جواب میں بس اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ جاؤ اسی پر سلامت رہو نادانی کی باتیں

لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ (۵۵) اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

ہمیں اچھا ہم نہیں چاہیے۔ (۵۵) اے نبیؐ آپ جن کو ہدایت کی راہ پر لانا چاہیں نہیں لاسکتے لیکن اللہ جسے چاہے گا اسی کو ہدایت کی راہ پر چلنے

اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (۵۶) وَقَالُوْٓا

کی توفیق عطا فرمائے گا اور جن لوگوں کو ہدایت کی راہ پر چلنے کی تمنا ہے اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ (۵۶) اور یہ لوگ کہتے ہیں

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی راہ پر چلے تو ملک میں ہم کو نوچ ڈالا جائے گا۔ کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں رہنے کو جگہ نہیں دی جہاں پر چاروں طرف سے کھنچ کھنچ

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

کر ہر طرح کے پھل اور میوے اناج کا رزق برابر پہنچتا رہتا ہے۔ ہماری طرف سے عطا کیا ہوا رزق ہے جسے فراغت سے کھاتے ہیں لیکن ان کے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۷) وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ ۭ بَطِرَتْ

بہت سے لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ (۵۷) اور کتنی بستیاں آبادیاں ایسی تھیں جو اپنے گذر بسر کے سامان پر

منزل ۵

ع ۵ / ۸ / ۸ — النصف

اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آو جو قرآن اور توریت سے بھی زیادہ کھول کر ہدایت کی راہ بتاتی ہو میں اس کی اتباع کرنے کو تیار ہوں یہ کمال درجہ کی دلیل ہے کہ مخالف کو یہ کہنا کہ ہم جو بات پیش کر رہے ہیں اس سے بڑھیا تم لے آو، ہم اسے مان لیں گے تاکہ جھگڑا ختم ہو اور انسانی قافلہ ہدایت کی راہ پکڑے۔

ف ۵۳ قرآن سے پہلے جن لوگوں کو آسمانی کتاب دی گئی تھی اور اب بھی انہیں اپنی آسمانی کتاب پر ایمان لگاؤ اور اس کی معلومات ہے تو ایسے لوگ قرآن پر ایمان لانے میں اپنی قوم یا برادری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حق کو قبول کر لیتے ہیں اس آیت میں ان کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ اسلام کچھ آج کا آیا ہوا نیا دین نہیں بلکہ سابقہ رسولوں اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر عمل کرنے والے بھی اسلام والے اور مسلم ہی تھے۔ ان کا دعویٰ اسلام لانے کا پہلے بھی صحیح تھا اور اب بھی قرآن پر ایمان لانے میں یہ لوگ پہل کر کے اسلام والے اور مسلم ہونے میں اول درجہ پا چکے۔

ف ۵۴ چونکہ قرآن پر ایمان لانے میں انہیں مشرک اور بدعتی سماج کے طعنے تشنے سننے پڑتے ہیں اور قوم کی قوم لڑائی پر آمادہ ہوتی ہے مگر یہ لوگ تو تو میں میں کر کے بات کو الجھاتے نہیں بلکہ صبر سے اپنے جی کو تھام لیتے ہیں اور بھلائی سے برائی کو ٹال کر اسلام کیلئے پُرامن ماحول بنانے کی کوشش جاری رکھتے ہیں۔

عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ تَتۡلُوۡا

اور انہیں عمر گذارنے کا طویل وقت بھی دیتے رہے اور آپ کا اہل مدین میں کہیں رہنے بسنے کا مکان بھی نہ تھا اور وہاں ہماری آیات پڑھ کر سنانے

عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ

کی ذمہ داری بھی ہم نے آپ پر نہیں ڈالی تھی۔ لیکن آپ کو رسول بنانے والے بھی ہم ہی ہیں۔ (۴۵) جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تو آپ طور کی

الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَيۡنَا وَلٰكِنۡ رَّحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا

کسی بھی جانب اور کسی پہلو بھی موجود نہ تھے۔ لیکن یہ تو رحمت ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ اس قوم کے نام ہمارا نوٹس جاری

مَّاۤ اَتٰٮهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

کر دیں جن کے پاس آپ کے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ آپ کی اطلاع پر نصیحت حاصل کریں۔ (۴۶)

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُوۡا

ان کے کالے کرتوت کے سبب ان پر مصیبت تو پڑتی ہی رہتی ہے، اگر ہم رسول نہ بھیجتے تو ان کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا کہ اے ہمارے پروردگار

رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوۡنَ مِنَ

تو نے ہماری طرف کسی پیغام پہنچانے والے رسول کو کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری بتائی نشانیوں کے مطابق چلتے اور ایمان والوں میں شامل ہو کر مصیبت

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡلَاۤ

سے بچ جاتے۔ (۴۷) ہماری طرف سے جب ان کے پاس کھلے طور پر حق بات آگئی تو یہ لوگ کہنے لگے کہ اس رسول کو بھی وہ نشانیاں کیوں نہیں دی گئیں

اُوۡتِىَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى‌ ؕ اَوَلَمۡ يَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى

جو موسیٰ کو دی گئی تھیں۔ تو کیا موسیٰ کو دیا گیا تھا لوگوں نے اسے مان لیا تھا اور اس کا انکار نہیں کیا گیا۔ موسیٰ اور ہارون کے لئے تو یہاں تک لوگوں نے

مِنۡ قَبۡلُ‌ ۚ قَالُوۡا سِحۡرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوۡۤا اِنَّا بِكُلٍّ

کہہ دیا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں۔ ایک ساتھ مل کر ہم کو دبانا چاہتے ہیں اور یہاں تک کہا کہ ہم ان کی تمام باتوں کے

كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ هُوَ اَهۡدٰى مِنۡهُمَاۤ

انکاری ہیں۔ (۴۸) آپ فرما دیجئے کہ اگر سچے ہو تو ان دونوں کتابوں (یعنی توریت اور قرآن) سے زیادہ کھلی ہدایت بتلانے والی کتاب اللہ کے یہاں سے تم لا سکتے

اَتَّبِعۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكَ فَاعۡلَمۡ

ہو تو ضرور لے آؤ۔ میں اس کی اتباع کرنے کو تیار رہوں۔ (۴۹) پھر اگر یہ آپ کی بات کا جواب نہ دے سکیں تو آپ جان لو کہ ان کو اپنے جی کی

اَنَّمَا يَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ بِغَيۡرِ

خواہش پر چلنا ہے اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس آدمی سے زیادہ راہ بھولا اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی بتائی راہ کو چھوڑ

منزل ۵

ف ۴۵ رسالت محمدی کا یہ دوسرا ثبوت ہے کہ اتنے طویل زمانے اور پیڑھیاں بیت گئیں پھر بھی اس وقت کے حالات جوں کے توں بیان کر دینا جب کہ وہاں آپ موجود نہ تھے اور نہ ہی وہاں کے باشندے تھے نہ وہاں آپ کا رہنے بسنے کا مکان ہی تھا پھر یہ واقعات تو آخر صرف وہی شخص بیان کر سکتا ہے جسے ہم نے رسول بنا کر بھیجا ہو۔ کسی دوسرے کے بس کی بات نہیں کہ گذرے ہوئے واقعات کی ایسی سچی منظر کشی کر سکے۔

ف ۴۶ موسیٰ کو ندائے الٰہی سنائی دے رہی تھی تب طور پہاڑ کے کسی بھی حصے سے آپ نے یہ منظر دیکھا نہ سنا اور یہ واقعات آپ کی معلومات میں نہیں تھے پھر یہ سراسر ایک رحمت خداوندی ہے کہ حجاز کی ایک ایسی قوم میں جہاں زمانۂ موسیٰ کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا گیا تھا آپ کو بھیج کر انہیں صحیح نصیحت نامہ دیا گیا جو ان کے سدھرنے سنورنے کے لئے اللہ کی بڑی رحمت ہے۔

ف ۴۹ حضرت موسیٰ توریت لائے لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا۔ کسی نے مانا کسی نے نہیں مانا۔ لیکن چونکہ اللہ کی کسی بھی آسمانی کتاب کا اہم جوہر ہدایت کی راہ بتلانا ہوتا ہے، ہم نے قرآن پیش کیا اسے بھی تم نہیں مانتے۔ اس کے پہلے توریت اتاری گئی تھی اسے بھی نہ مانا گیا تو اب تم خود ہی

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
فرعون چیخنے لگا کہ اے سردار لوگو سن لو کہ میں اپنے سوا تمہارے کسی معبود کو جانتا ہی نہیں۔ بس اے ہامان میں تم کو حکم دیتا ہوں
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى
کہ میرے لئے مٹی کو آگ میں پکا کر اینٹ بنا کر ایک بڑی اونچی اور بلند عمارت تیار کر دو میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے معبود کو جھانک
اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
کر دیکھ لوں۔ میں تو موسیٰؑ کو غلط بیانی کرنے والا سمجھتا ہوں۔ ﴿٣٨﴾ فرعون نے اور اس کے لشکر نے
وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
ملک میں ناحق گھمنڈ اور تکبر کیا اور ان کا یہ خیال تھا کہ ان کو کبھی ہمارے پاس لوٹ کر
لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
نہیں آنا ہے۔ ﴿٣٩﴾ آخر کار ہم نے فرعون کو اس کے لشکر سمیت پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا۔ تم بھی دیکھ لو کہ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى
ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ ﴿٤٠﴾ ہم نے انہیں پیشوائی کا مقام عطا کیا تھا مگر انہوں نے اس کی ناقدری کی اور الٹا لوگوں کو آگ
النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ
کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ قیامت کے دن ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ ﴿٤١﴾ ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت کی پھٹکار
الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع
لگا دی اور قیامت کے دن یہ لوگ بہت ہی برے حال میں ہوں گے۔ ﴿٤٢﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
پہلے کتنے زمانوں کے لوگوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی جو کھلی آنکھوں
الْاُوْلٰى بَصَاىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾
ہدایت اور رحمت کی راہ معلوم کرنے کا ذریعہ تھی تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ﴿٤٣﴾
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
اور جب ہم موسیٰؑ کو احکامات دے رہے تھے اس وقت آپ (اے محمد صلعم) مغربی جانب کہیں موجود نہ تھے اور
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾ ۙ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
نہ کہیں سے اس موقع کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ ﴿٤٤﴾ لیکن گذرتے زمانے میں لوگوں کو اٹھنے کا برابر موقع ہم دیتے رہے

منزل ٥

ف ٣٨ معلوم ہوتا ہے کہ پکی مٹی سے اینٹ بنانے کا فن فرعون کے وزیر تعمیرات ہامان نے ابھی تازہ تازہ ایجاد کیا تھا تاکہ بڑی عمارتیں بنانے میں پتھر کے بوجھ کا وزن عمارت پر کم ہو اور عمارت کافی اونچی اٹھائی جا سکے۔ فرعون نے اسے حکم دیا کہ گارے کو پکا کر اینٹ بنا کر ایک بڑا ٹاور نما عمارت فوراً بنا دو تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں بھالوں کہ کیسا ہے کیا ہے۔ کبھی کبھی کسی بڑے بادشاہ کا دماغ چل جاتا ہے تو واقعی ایسی بچکانہ حرکت کرنے لگتا ہے موسیٰؑ چونکہ اپنے رب کو زمین آسمان کا رب بتلاتے تھے اس لئے فرعون نے ایک بڑا ٹاور بنا کر خدا سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کر دیا، آج کے سیاسی لوگ بھی ایسی ہی بے تکی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں جب
ع ١٤
انسان چاند پر پہنچنے کے لئے ابتدائی منزل میں تھا تو ایک بڑے ملک روس کے حاکم خروشچیف نے جس کا ملک بہت ابتدائی دور میں خلا بازوں کو صرف زمین کے مدار تک ہی بھیج سکا تھا اس وقت یہ اعلان کیا کہ زمین کو گھومتے دیکھنے کے بعد بھی خلا میں ہمارے ہوا بازوں کی خدا سے ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ لوگ اپنی دانست میں اپنے آپ کو بڑا جانتے ہیں لیکن اس بچکانی حرکت سے اہل علم تو کیا خود جاہلوں کی محفل میں بھی ان کا کچھ وزن نہیں پڑتا۔

وَلَا تَخَفْ قف إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ

آؤ ڈرو مت تم ہر طرح امن میں ہو۔ (۳۱) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دو وہ اس طرح

تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَّاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

جگمگاتا چمکتا ہوا نکلے گا کہ کسی طرح کے عیب کا نام نہ ہوگا۔ اور اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو ڈر جاتا رہے گا۔ تمہارے

الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ ط

رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے مقابلہ میں یہ دو نشانات لے جاؤ کہ یہ لوگ بہت ہی

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

نافرمانی پر اتر آئے ہیں۔ (۳۲) موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے ان کی قوم کا ایک آدمی جان سے مار

فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿٣٣﴾ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا

ڈالا تھا مجھے تو ڈر پڑتا ہے کہ میرے جاتے ہی وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ (۳۳) میری درخواست ہے کہ میرا بھائی ہارون خوش بیانی میں مجھ سے زیادہ اچھی بات کر سکتا ہے، میرے ساتھ اسے بھی

فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾

رسالت کے کام میں مددگار بنا دے تاکہ وہ میری دعوت کی تصدیق میں صاف بیانی سے انہیں سمجھا سکے۔ مجھے تو خوف ہے کہ وہ میری بات کو سچ ماننے کو تیار ہی نہ ہوں گے۔ (۳۴)

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا

رب نے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا ہم نے اس درخواست کو منظور فرما لیا۔ ہم تمہارے بھائی کو تمہارے ساتھ رسالت کے کام میں شامل فرما کر تمہاری قوت بازو کو بہت ہی مضبوط کر دیں گے

يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ج بِآيَاتِنَا ج أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾

اور تم دونوں کو ایسی شوکت اور دبدبہ عطا فرمائیں گے کہ ان کی ہمت نہ ہوگی کہ تم پر ہاتھ ڈال سکیں۔ جاؤ تم دونوں اور جو تم دونوں کی اتباع کریگا وہی غالب رہے گا۔ (۳۵)

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

بس پھر کیا تھا، موسیٰؑ ہماری کھلی آیتوں کو لے کر ان کے پاس پہنچ ہی گئے تو یہ لوگ بڑبڑانے لگے کہ یہ سب بناوٹی جادوگری کی چیزیں ہیں

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ

ہم نے ایسی باتیں اول کے اپنے باپ دادوں سے کبھی سنی ہی نہیں۔ (۳۶) موسیٰؑ نے فرمایا کہ

مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ

تم کچھ بھی کہو میرے رب کو خوب علم ہے کہ اس کی مرضی کے مطابق ہدایت کی راہ کا پتہ کون لایا ہے اور آخرت میں کس کو کیسا گھر ملنے والا ہے

تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ط إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ

اس کی صحیح اطلاع کون لایا ہے، کان کھول کر سن لو کہ ظالم کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (۳۷) بھرے دربار میں

ف ۳۲-۳۳ ہاتھ میں تیز روشنی کا عکس آنے سے ہاتھ جل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، اسلئے فرمایا کسی طرح بھی آپ کے ہاتھ کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی، جیسے ہی بغل سے ہاتھ باہر لاؤ گے تو ایسی تیز روشنی ہوگی کہ ہاتھ دیکھنے والوں کی آنکھیں چکاچوند ہو جائیں گی۔ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ ایک فرعونی آدمی کا خون بھی ہو چکا تھا نیز حضرت موسیٰؑ بچپن سے فرعون کے راج محل میں پرورش پا چکے تھے، ان وجوہات کی بنا پر قدرتی طور پر حضرت موسیٰؑ ڈر اور خوف محسوس کر رہے تھے، اللہ نے اس کا انتظام بھی معجزے کے طور پر فرما دیا کہ اپنے بازو سکیڑ لو ڈر اور خوف دور ہو جائے گا۔

مع ۱۱ عند المتاخرین ۱۲

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ

ان دو صاحبزادیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جان آپ انہیں کام کاج کے لئے ملازم رکھ لیں۔ آپ بھی کسی طاقتور محنتی امانت دار اور بھلے آدمی کو ملازم

الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ

رکھنا چاہتے تھے۔ ﴿٢٦﴾ ان بزرگ نے موسیٰؑ سے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ میری ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تمہارے نکاح میں دوں اس شرط

عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

پر کہ تم آٹھ سال میری ملازمت کرو پھر اگر تم پورے دس برس تک نوکری پوری کرو تو یہ تمہاری اپنی مرضی پر

وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

چھوڑتا ہوں میں تم پر سختی کرنا نہیں چاہوں گا۔ انشاءاللہ تم مجھے ٹھیک معاملہ کرنے والا

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

پاؤ گے۔ ﴿٢٧﴾ موسیٰؑ جواب میں بولے کہ ہاں یہ بات آپ کے اور میرے درمیان طے پا گئی کہ دونوں میں سے جو مدت بھی میں چاہوں گا

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى

پوری کروں گا اس معاملہ میں مجھ پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جانا چاہیے اور ہم جو کچھ بھی قول و قرار کر رہے ہیں اس پر اللہ ہی ہمارا وکیل ہے۔ ﴿٢٨﴾ بس جب موسیٰؑ اپنی ملازمت کی مدت پوری

الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

کر چکے اور گھر والوں کو لیکر مدین سے روانہ ہوئے تو دوران سفر طور کی جانب ایک نہایت ہی تیز روشنی دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

تم یہیں ٹھہرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ وہاں جا کر کچھ راستے کی خبر لے آؤں گا اور آگ میں سے شعلہ

جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

انگارا ہی لے آؤں گا تا کہ تم تاپ سکو۔ ﴿٢٩﴾ بس جیسے ہی موسیٰؑ وہاں آ پہنچے وادیٔ طور کی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ

داہنی جانب ایک مبارک کھوہ میں ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ بے شک بات ہے کہ میں اور بس میں ہی

يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا

اللہ ہوں رب سارے جہانوں کا۔ ﴿٣٠﴾ اور رب کا یہ حکم ہوا کہ اپنی لاٹھی نیچے ڈال دو۔ بس موسیٰؑ نے

رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ

جب یہ دیکھا کہ لاٹھی تو لہراتا ہوا جیسے کوئی بڑا سانپ ہو دوڑ رہی ہے موسیٰؑ پیٹھ پھیر کر ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ آواز آئی کہ اے موسیٰؑ آگے

ف ٢٦ طاقتور امانت دار اور بھلے آدمی ہونے کا تجربہ تو گھاٹ پر ہو چکا تھا کہ پردیسی آدمی ہے اور کہیں سہارا پکڑنا چاہتا ہے، اسلئے کیوں نہ اسے ملازم رکھ لیا جائے جیسے کہ ابا جان خود ہی اب تک کسی بہتر اچھے امانت دار آدمی کی تلاش میں تھے اس لئے ایک صاحبزادی نے اپنے باپ کو مشورہ دیا۔ کوئی لڑکا نہ ہونے کے سبب یہ بزرگ بھی چاہتے تھے کہ گلہ بانی یا کھیتی باڑی کے لئے کوئی ایماندار محنتی آدمی ملے اور انہیں گھر بیٹھے اللہ نے پہنچا دیا۔ ان کی ضرورت بھی پوری ہوئی اور موسیٰؑ کو پاؤں دھرنے کی جگہ بھی مل گئی۔ اللہ واقعی مسبب الاسباب ہے ہر ایک کے کام کا کوئی نہ کوئی سبب کھڑا کر دیتا ہے۔

٣ ع ٧ ٦

ف ٢٧ معلوم ہوا کہ دور موسیٰؑ میں بھی دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں لینا منع ہوگا اس لئے ان بزرگ نے فرمایا کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہوں گا۔ یہ نہیں کہا کہ دونوں بہنوں کو آپ کے نکاح میں دوں گا۔

ف ٢٨ معلوم ہوا کہ معاملات طے کرنے میں صاف صاف بات کر لینا سنت انبیاء ہے نیز قول و قرار پکے ہو جانے پر کوئی فریق کسی پر جبر نہ کرے گا۔ ہر کام پر اللہ کو اپنا وکیل بنا لینا چاہیے۔ وہی سب کا نگہبان اور کام بنانے والا ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ

قتل کی خبر فرعون کے درباری افسروں کو پہنچ جانے سے ایک آدمی شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آکر موسیٰؑ کو اطلاع دینے لگا کہ اے موسیٰؑ سرکاری افسر تمہارے بارے

الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

میں مشورہ طے کر چکے ہیں کہ تم کو قتل کر دیا جائے' میں آپ کا بھلا چاہنے والا ہوں اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ کو اپنی جان بچانے کے لئے یہاں سے فوراً نکل جانا

النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ

چاہیے ۔ (٢٠) یہ اطلاع پاکر موسیٰؑ کو اندیشہ ہوا اور سوچ بچار اور خطرے کی حالت میں نکل کھڑے ہوئے' اور دعا کی کہ اے میرے رب مجھے

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

ظالم قوم کے پنجے سے نجات عطا فرما ۔ (٢١) اور جب موسیٰؑ وہاں سے چل نکلے تو قدرت الٰہی سے موسیٰؑ کا رخ مدین کی طرف ہو گیا۔ انہوں نے دعا

رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

میں عرض کیا کہ بہت امید ہے کہ میرا رب مجھے برابر سیدھی راہ چلا دے گا ۔ (٢٢) پھر جب موسیٰؑ مدین میں کسی جگہ پہنچے جہاں پانی کا گھاٹ تھا تو

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ

دیکھتے ہیں کہ لوگوں کی بھیڑ ہے جو اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور کچھ دور پر دو صاحب زادیاں کھڑی پاکر ان سے پوچھا تم یہاں کس لئے کھڑی ہو ان دونوں نے

امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ

کہا کہ یہ چرواہے جب اپنے جانوروں کو پانی پلا کر یہاں سے ہٹ جائیں گے تب ہم بچا ہوا پانی اپنے جانوروں کو بلا کر یہاں سے چلے

يُصْدِرَ الرِّعَاءُ سکتہ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى

جائیں گے اور ہمارے ابا جان بہت ہی ضعیف ہیں ۔ (٢٣) ان لڑکیوں کے جانوروں کو موسیٰؑ نے پانی پلا کر وہاں سے ذرا دور

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾

چھاؤں کی طرف جا کر آرام کیلئے ٹھہرے اور دعا کی اے میرے رب اب تو جو بھی کچھ میری ضرورت حاجت کا سامان بھیج دے بس میں آج محتاج اور فقیر ہوں ۔ (٢٤)

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ

تھوڑی دیر ہوئی کہ ان دونوں میں سے ایک لڑکی شرماتی لجاتی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں ۔ آپ نے ہمارے

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ

ریوڑ کو پانی پلانے کا انتظام فرمایا اس پر ہمارے والد چاہتے ہیں کہ آپ کی مہمانی کریں ۔ جب موسیٰؑ اس ضعیف بزرگ کے پاس پہنچے اور انہیں

الْقَصَصَ لا قَالَ لَا تَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾

اپنا پورا قصہ سنایا تو وہ بزرگ فرمانے لگے کہ کچھ خوف نہیں یہ بہت اچھا ہوا کہ اب تم ظالم قوم سے نجات پا گئے ۔ (٢٥)

ع ٢ ٥

ف ٢٠ قتل کی خبریں بھی چھپی نہیں رہتی لیکن یہاں تو خود جس کی مدد کرنی چاہی تھی اسی کی زبان سے پرچا جاری ہوا کہ موسیٰؑ نے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ اس کی اطلاع دربار فرعون میں پہنچ ہی گئی پھر حضرت نے یہ رات شہر میں گذاری تھی راج محل میں آئے بھی نہ تھے، اس لیے سرکاری افسروں وزیروں کو یہ فیصلہ کرتے دیر نہ لگی کہ اب موقع اچھا ہے موسیٰؑ کو قانون کے شکنجے میں لا کر نشانہ بنا دینا چاہیے'۔ لیکن حضرت موسیٰؑ کا ایک خیر خواہ یہ خبر پاکر حضرت موسیٰؑ کو اطلاع دینے شہر پہنچ گیا، یاد رہے کہ سرکاری افسروں کے بنگلے اکثر شہر کے باہر ہوتے ہیں اسی لئے فرمایا کہ شہر کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا موسیٰؑ کو خبر دینے آیا

ف ٢١ بے سروسامانی کی حالت میں کھڑے کھڑے ہی سفر میں روانہ ہوئے'۔ اندیشے اور فکر میں ایسے پریشان تھے کہ کس راستہ پر کیسے نکل کر کہاں جائیں یہ بھی سمجھ میں آنے والی بات نہ تھی۔ سامان سفر بھی ساتھ میں کچھ نہ تھا۔ چلتے چلتے ہی دعا میں مشغول ہوئے کہ کہیں اس ظالم قوم کا پنجہ مجھ پر پڑ گیا تو چھوڑیں گے نہیں ۔ میرے رب مجھے ان سے نجات کی راہ سجھا دے۔

ف ٢٢ بغیر سامان اسباب کے حضرت موسیٰؑ چل پڑے اللہ نے اپنی حکمت سے انکا رخ علاقہ مدین کی طرف کر دیا جہاں فرعون کی عملداری نہیں تھی۔

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

اس وقت نکلے جب کہ لوگ بے خبر سو رہے تھے اچانک انھوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے پایا کہ ایک آدمی دوسرے کی پٹائی کر رہا ہے۔

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ

ان میں سے ایک تو موسیٰؑ کی برادری کا تھا اور ایک دشمن قوم کا آدمی تھا جو مار پیٹ کر رہا تھا۔ بس ان کی برادری کے آدمی نے مارنے

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى

والے دشمن کے مقابلے میں موسیٰؑ سے فریاد کی۔ موسیٰؑ نے جیسے ہی اسے ہٹانے کے لئے ایک گھونسا مارا تو اس آدمی نے وہیں

فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

دم توڑ دیا۔ اب موسیٰؑ پچھتائے کہ یہ کیا شیطانی حرکت ہو گئی۔ یقیناً شیطان الجھن میں ڈالنے والے کام کی تاک میں رہتا ہے واقعی یہ اس کے کھلے دشمن ہونے

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ

کا ثبوت ہے۔ (۱۵) موسیٰؑ نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے پالن ہار یہ تو مجھ سے قصور ہوا کہ میں نے اپنے نفس پر زیادتی کر ڈالی، اب مجھے معاف فرما دے بس اللہ نے انہیں بخش دیا اور بے شک بات ہے کہ اللہ

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

تعالیٰ بڑا ہی بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے۔ (۱۶) موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب تو نے مجھ پر انعام فرمایا ہے بس اب میں کبھی

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا۔ (۱۷) ابھی تک موسیٰؑ شہر کے اندر ہی رہے اس اندیشہ کی حالت میں کہ اب کیا ہوگا۔ اس انتظار

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ

میں صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ جس آدمی نے کل انہیں اپنے بچاؤ کے لیے آواز دی تھی وہی انہیں چیخ چیخ کر اپنی مدد کے لئے پھر پکار رہا ہے۔ موسیٰؑ

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

بولے کہ تو کھلا ہوا لڑاکو آدمی معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸) بس موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ فریادی کے اور اپنے دشمن

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

پر ہاتھ ڈالیں تو وہ فریادی مارے ڈر کے بول پڑا کہ اے موسیٰؑ کیا تم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۤ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

جیسے ابھی کل ہی ایک آدمی کو تم نے مار ڈالا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لڑنے والوں میں اصلاح

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

کرنے کے بجائے تم دھرتی پر اپنا زور بتانا چاہتے ہو۔ (۱۹) اس

منزل ۵

ف ۱۵ حضرت موسیٰؑ راج محل (ROYAL PALACE) میں رہتے ہوں گے جو شہر سے باہر کا علاقہ ہوگا۔ شہر میں اپنی قوم کی دیکھ بھال کے لئے اس وقت داخل ہوئے جب بستی میں سناٹا تھا شاید سخت گرمی میں لوگ دوپہر کو اپنے اپنے گھروں میں آرام کرتے ہوں گے، آپ نے ایک سنسان سڑک پر دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا تو ان کی طرف متوجہ ہوئے ایک مصری فرعونی تھا اور دوسرا ان کی برادری کا اسرائیلی مسلمان تھا۔ مصری اسے خوب مار پیٹ کر رہا تھا۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ مجھے اس ظالم سے بچائیں، حضرت نے بیچ بچاؤ کیا سمجھا بجھا کر دونوں کو چھڑا دیا ہو گا۔ اس میں مصری کچھ زیادہ تیزی بتا رہا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے یوں ہی ایک گھونسا مارا بس اس نے پانی نہیں مانگا اور وہیں مر گیا۔ اس پر حضرت موسیٰؑ کو بڑا افسوس ہوا کہ یہ کیا بات ہوئی ذرا سا مکا مارا اور مصری مر گیا۔ اس واقعہ سے تو شہر میں بڑا طوفان کھڑا ہو سکتا ہے اور مجھے اور میری قوم کے خلاف مصری عوام اور فرعونی حکومت دنگے فساد مار کاٹ کا بازار گرم کر سکے گی۔ یوں بھی مصری حکام حضرت موسیٰؑ کی تاک میں رہتے تھے کہ غیر قوم کا آدمی ہے زد پکڑ جائے گا تو بڑی مشکل ہوگی، اب یہ تازہ قتل کا واقعہ ہاتھ آنے سے دیر نہ کریں گے اور موسیٰؑ کے خلاف قانونی اور عوامی طور پر بدلہ لینے کا ماحول فوراً تیار کر ڈالیں گے۔

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ

فرعون کے گھر والوں نے اس تیرتے صندوق کو اٹھا لیا تاکہ دشمن اور غم دینے والے کو اپنے ہاتھوں پر دان چڑھائیں۔ یقیناً فرعون ہامان اور

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ

ان کے لشکر بہت ہی خطاکار لوگ تھے اور یہاں بھی ان سے بھاری بھول ہو گئی۔ ⑧ اور بیگم فرعون بولی کہ یہ لڑکا میری اور

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

آپ کی آنکھ کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرنا، بہت ممکن ہے کہ جوان ہو تو اس لڑکے سے ہم کو نفع پہنچے گا یا پھر ہم اپنا بیٹا تو اسے بنا ہی لیں گے۔ اور اس لڑکے

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ

یعنی موسیٰؑ کی پرورش کرنے کے انجام سے یہ لوگ بے خبر تھے۔ ⑨ اس موقع پر صبح ہوتے ہوتے اِدھر موسیٰؑ کی ماں

مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى

کا دل صبر سے خالی ہوا جا رہا تھا اگر ہم نے ان کے دل کو باندھ کر ایمان کے رخ پر نہ ڈال دیا ہوتا تو بے قراری میں وہ اس راز کو

قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫

ظاہر کر دینے کے قریب تھیں۔ ⑩ موسیٰؑ کی والدہ نے موسیٰؑ کی بہن سے کہا کہ بیٹی ذرا خبر تو لے آ کہ صندوق

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ

کا کیا انجام ہوا نہر کے کنارے کنارے دور سے نظر بچا کر موسیٰؑ کی بہن دیکھتی آ رہی تھی جبکہ فرعون والوں کا اس طرف کچھ دھیان نہ تھا۔ ⑪ ہم نے اس کے پہلے موسیٰؑ کے بارے

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ

میں پابندی لگا رکھی تھی کہ ابھی اسے کوئی دودھ نہ پلانے پائے بس اتنے میں موسیٰؑ کی بہن وہاں پہنچی اور کہنے لگی کہ کیا میں تم کو ایسے گھر بار کا پتہ بتاؤں جو اس

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ

بچہ کی پرورش بڑی خوبی سے کر سکیں گے اور اس کی نگرانی بڑی خیر خواہی کے ساتھ کریں گے۔ ⑫ اس حکمت سے ہم نے موسیٰؑ کو ان کی ماں کے پاس پھر واپس

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور موسیٰؑ کی جدائی کا غم دور ہو جائے۔ اور ان کو معلوم رہے کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے لیکن بہت سے انسان اس

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ

حقیقت سے ناواقف ہیں۔ ⑬ اور موسیٰؑ جب اپنی بھری جوانی کو پہنچ گئے اور کمال درجہ کی قابلیت پر آ گئے تو ہم نے انہیں حکمت

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ

دانشمندی اور علم عطا فرمایا۔ نیک لوگوں کو ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔ ⑭ موسیٰؑ ایک دن شہر میں

ف۸ اللہ کی طرف سے تقدیر کا لکھا یہی تھا کہ موسیٰؑ کی پرورش فرعون کے راج محل میں ہو اور جوان ہو کر فرعون ہامان اور ان کے لشکر کی بربادی کا سبب بھی یہ بے بس لڑکا بن جائے جو صندوق میں پڑا دریا کی موجوں کے ذریعہ فرعون کے راج محل میں پہنچا دیا گیا، ہامان فرعون کے بڑے وزیر کا نام ہے۔ یہ شخص اونچی عمارتیں بنانے اور مٹی کی اینٹ کو آگ میں پکانے میں بڑا ماہر تھا

ف۹ معلوم ہوتا ہے کہ فرعون بے اولاد تھا گو دعویٰ خدائی کا رکھتا تھا۔ اناڑی آدمیوں کی یہ بڑی بدبختی ہوتی ہے کہ اپنے انجام اور مقام سے خود ہی ناواقف ہوتے ہیں، بے اولاد ہونے کے سبب بیگم فرعون نے ضد پکڑی کہ ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں گے بڑا ہو کر ہمارے لئے اولاد کی طرح کام آوے گا۔ اتنی بڑی سلطنت بادشاہت کون سنبھالے گا۔ عورت کی ضد پر فرعون کی ایک نہ چلی۔ مجبور ہوا کہ راج محل میں موسیٰؑ کی پرورش فرعون پر لازم ہوئی۔ اسے یہ معلوم تھا کہ یہ اسرائیلی بچہ ہے اس کے ماں باپ نے ڈر کے مارے اسے دریا میں ڈال دیا ہے تاکہ فرعونی پولیس اسے قتل نہ کر ڈالے۔ مگر اللہ کی تدبیر بڑی لطیف ہوتی ہے جیسے ہلاک کرنا تھا اسی کے یہاں موسیٰؑ کی پرورش ہوئی اور بڑی شان سے ہوئی، جیسے شان اللہ کی ہوا کرتی ہے۔

ع ۱ ۱۳ ۴

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ القصص مکہ میں نازل فرمائی گئی ۔ اس میں ۸۸ آیات اور ۹ رکوع ھیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بار بار رحم کرنے والے نہایت مہربان اللہ کے نام سے

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

طا سین میم ① یہ کتاب مبین کی آیات ہیں ۔ ② ایمان والے لوگوں کے لئے موسیٰؑ

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ

اور فرعون کی سچی سچی داستان ہم آپ کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں ۔ ③ بے شک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون ملک میں لوگوں پر بڑھ چڑھ کر ہاتھ چھوڑنے لگا تھا اور اس نے ملک کے باشندوں کے ایک حصّہ کو

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

دبا کر کچل ڈالا تھا ۔ یہاں تک کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو جیتی چھوڑتا رہا ۔ واقعی اس نے بڑے فسادی

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

لوگوں میں اپنا شمار کرا لیا ۔ ④ اور ہم نے یہ ارادہ فرما لیا کہ اس ملک میں جن لوگوں کو کچل کر دبا دیا

فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَ

گیا تھا ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنا دیں اور ملک کا وارث بھی ان کو بنا کر دکھا دیں ۔ ⑤ اور

نُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

ہمنے فیصلہ کر لیا کہ ان کو حکومت قائم کرنے کا موقع دیں گے اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیں گے

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

جس کے لئے انہیں ہر وقت ڈر اور خطرہ بنا ہوا تھا ۔ ⑥ اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو اپنے حکم کا اشارہ دیا کہ موسیٰؑ

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ

کو دودھ پلاتی رہیں ۔ جب تم کو ڈر لگے تو اسے دریا میں ڈال دینا ، پھر کچھ بھی خوف نہ کرنا اور غم میں پڑنے کی بھی

وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

ضرورت نہیں کہ ہم موسیٰؑ کو تمہاری طرف واپس لوٹا دیں گے اور تم جان لو کہ ہم تو انہیں رسول بنانے والے ہیں ۔ ⑦

ف ۴ فساد اور ظلم وستم میں فرعون شاید اپنا ثانی نہ رکھتا ہو کہ اس نے مصر میں بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کرنا جاری کیا تاکہ یہ قوم کبھی اٹھ نہ سکے، اور لڑکیوں کو جیتا چھوڑ دینا اس کے لئے ہر طرح نفع کی ترکیب تھی کہ خوب صورت لڑکیوں سے حاکم قوم کی خواہش پوری ہو، باقی لڑکیاں گھریلو خدمت گاری اور محنت مزدوری کے کام آریں اور محکوم قوم کی جماعتی قوت پوری طرح کچل دی جائے۔

ف ۶ یعقوبیؑ نسل کے لوگ جو مصر میں حضرت یوسفؑ کی حکومت سے بس گئے تھے جو دین ابراہیمیؑ کے علم بردار تھے اور ان کی دعوت پر بہت سے مصری اور آس پاس کے غیر مصری بھی دین ابراہیمیؑ میں شامل ہو چکے تھے، یہ لوگ کہیں ابھر کر فرعون اور ہامان کی حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں اس کا خطرہ ان لوگوں کو برابر لگا ہوا تھا ۔ اسی لئے بنی اسرئیل کے لڑکوں کو ذبح کرنے میں انھوں نے نہایت ہی ظالمانہ روش اختیار کی جس کی مثال شاید ساری دنیا میں نہ مل سکے ۔ لیکن اللہ نے جب ارادہ فرمالیا تو پھر وہی کچھ ہوا جو وہ کرنا چاہتا تھا ۔ یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو دریا میں ڈبا ڈبا کر مار دیا گیا اور اسرائیلی لوگوں کو پھر اقتدار کا موقع دیا گیا ۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے ۔ کہ دورِ یوسفؑ میں مصر میں بنی اسرائیل خوب ابھرے اور غالب رہے لیکن بعد میں پردیسی مشرکوں کی رسموں کو دین میں داخل کر لیا ۔ قبر پرستی سے لے کر بت پرستی اور باجے گاجے سے ح گانے تک ہر بدی کو دین میں شامل کر لیا ، جیسے ہم ہندوستانی مسلمانوں نے بہت سی ہندوانہ رسموں کو اسلام میں داخل کر کے اپنے آپ کو ذلیل کیا ۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي

چاہے کوئی بھی ایمان والی قوم ہو اس کے لئے بڑی دلیل تو موجود تھی۔ ﴿٨٦﴾ اور اُس دن بھیانک آواز سے صور پھونکا جائے

الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن

گا تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی موجود ہے سب کے ہوش اڑ جائیں گے۔ مگر اللہ جسے چاہے وہی گھبراہٹ سے بچ سکے گا اور سب کے سب اللہ کے

شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

حضور دبے جھکے حاضر ہونے پر مجبور ہوں گے۔ ﴿٨٧﴾ اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر سمجھتے ہو کہ بہت مضبوط جمے ہوئے

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

ہیں مگر اُس دن پہاڑ بھی بادلوں کی طرح ادھر اڑتے ہوں گے۔ اللہ کی کاریگری سے بنانے پر ہر چیز میں مضبوطی ہے اور

إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ج

تمہارے سب فعل کی اس کو پوری خبر ہے۔ ﴿٨٨﴾ جو بھی بھلے کام کر کے آیا اسے اس کی نیکی کا بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھا اجر ملے گا

وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

اور اس دن کی دہشت سے ان کو امن میں رکھا جائے گا۔ ﴿٨٩﴾ اور جو کوئی بھی اپنے کالے کرتوت کے ساتھ آئے گا

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾

ایسوں کو اوندھے منہ آگ میں جھونک دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمہارے برے کاموں کی کیا ہی بھاری سزا ہے تم کو آج پالا پڑ گیا۔ ﴿٩٠﴾

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ

آپؐ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کرتا رہوں جس نے اس شہر کو ادب کے لائق محترم شہر بنایا ہے اور سب چیزیں اسی ایک مالک کی

كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ

ملکیت ہیں اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں اللہ کا مسلم بندہ بن کر رہوں۔ ﴿٩١﴾ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا

الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ

ہے کہ میں قرآن پڑھ پڑھ کر سنایا کروں، جس کو ہدایت ملی تو اس کا بھلا ہو گیا اور جو ہدایت سے محروم ہو کر راستے سے بھٹک جائے تو اس کا وبال اسی پر

فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ

پڑنے والا ہے اور آپؐ یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تو تم کو خبردار کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ﴿٩٢﴾ اور یہ بھی فرما دیجئے کہ سب قسم کی تعریف اور خوبیاں صرف اللہ کے لئے ہیں، ابھی وہ تم کو اپنی اور

فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ ع ۱۱ ۲

بھی نشانیاں دکھائے گا جس کی پہچان تم کو برابر رہے گی۔ تمہارے کسی بھی کام سے تمہارا رب بے خبر نہیں ہے۔ ﴿٩٣﴾

ف ۸۸ اس دن ہر چیز کی خاصیت میں پھیر بدل ہو گا پہاڑوں کی مضبوطی اڑتی بدلیوں میں یا بھُربھُری ریت میں تبدیل ہو کر ادھر ہوا میں اڑ کر بے وزن ہو جائیگی۔ لیکن یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ کی مشیت اور اس کے حکم جوں کے توں ہوں گے وہ جسے چاہیگا رکھے گا چاہے گا فنا کے گھاٹ اتار دے گا چاہے گا ہوش اڑا دے گا چاہے گا اس پر قیامت کی پوری ہولناکی کے باوجود بھی اللہ کی رحمت سایہ کئے ہوئے ہوگی۔ جیساکہ اگلی آیت میں آرہا ہے کہ جو نیکی لایا ہوگا وہ اپنی نیکی سے بھی بہتر بدلہ پائے گا اور اس دن کی خطرناک گھبراہٹ سے امن میں ہوگا۔

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ہُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّہٗ

کردیتا ہے جن کے بارے میں بنی اسرائیل میں آپسی اختلاف اور جھگڑے پڑے ہوئے تھے۔ ﴿۷۶﴾ اور بے شک

لَہُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَہُمْ

بات جان لو کہ اب یہ قرآن ہی ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ ﴿۷۷﴾ یقیناً تیرا رب ان سب کے آپسی جھگڑوں کے فیصلے

بِحُکْمِہٖ ۚ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾ ۚ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّکَ عَلَی

چکادے گا اور وہی غالب اور علم والا ہے۔ ﴿۷۸﴾ آپؐ تو صرف اللہ پر توکّل اور بھروسہ رکھ کر کام کرتے رہیئے۔ آپؐ ہی کھلے

الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

ہوئے صاف حق پر ہیں۔ ﴿۷۹﴾ آپؐ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے بہروں کو بھی اپنی

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِہٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِہِمْ ؕ

آواز نہیں سنا سکتے۔ ﴿۸۰﴾ اندھے جب گمراہی میں جا گریں تو ان کو راہ دکھانا آپ کا کام نہیں۔ آپؐ تو اُن ہی لوگوں کو ہماری

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ

آواز سنا سکو گے جو ہماری آیات کو مان کر ایمان قبول رکھیں اور ہمارے حضور اپنا سر جھکا دیں۔ ﴿۸۱﴾ اور جب ہماری طرف سے

الْقَوْلُ عَلَیْہِمْ اَخْرَجْنَا لَہُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُہُمْ ۙ اَنَّ

عذاب کا قول ان پر پورا ہونے کا وقت آ پہنچے گا تو ان کے لئے ہم زمین سے ایک ایسا جانور نکال دیں گے جو ان سے بات کرتے ہوئے کہتا جائے گا

النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ

کہ انسانوں نے اللہ کی آیات پر یقین نہ لاکر اپنا سب کچھ کھو دیا ہے۔ ﴿۸۲﴾ جو بھی اُمّت ہماری آیات کو جھٹلا چکی ہے ان کی فوج

فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ

کی فوج کو ہم گھیرا ڈال کر ایک جگہ جمع کر لیں گے۔ ﴿۸۳﴾ یہاں تک کہ جب سب کے سب

قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِہَا عِلْمًا اَمَّاذَا کُنْتُمْ

اکٹھا ہو چکے ہوں گے تب ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تم ہی وہ لوگ ہو جو ہماری آیات کو جھوٹ بتلانے میں زور لگاتے رہے، کیا تم نے ہماری آیات کو اپنے علم کی کسوٹی کے گھیرے میں لیکر یہ حرکت کی تھی یا پھر یوں ہی فضول کام اپنے سر

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْہِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَہُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

لادکر آئے ہو۔ ﴿۸۴﴾ ان کا ظلم اتنا کھل جائیگا کہ جواب میں کچھ بھی بول نہ سکیں گے اور عذاب کا ہمارا فرمان ان پر جاری کر دیا جائے گا۔ ﴿۸۵﴾

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّہَارَ مُبْصِرًا ؕ

کیا ان کو دکھائی نہیں دیا کہ رات کو بنانے والے ہم تھے تاکہ یہ لوگ اپنی تھکان دور کرکے سکون حاصل کر سکیں اور دیکھنے بھالنے کے لئے دن کو بنانے والے بھی ہم تھے

ف ۸۲ قرب قیامت کی علامت اور نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ظاہر ہوگا کہ زمین سے ایک بڑا عجیب جانور انسانی زبان میں بات کرتا ہوا نکل پڑیگا اور لوگوں سے کہے گا کہ اللہ کی آیت پر ایمان یقین سے محروم انسانوں نے اپنی آخرت خراب کرلی ہے۔ یہ جانور ہر ایک سے بات کرے گا۔ لوگ ایمان لانا چاہیں گے مگر توبہ کا وقت ختم ہو چکا ہوگا۔ اس لئے اب کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا۔ اس میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ رسولوں اور کتابوں سے بات نہ مانی ایک جانور آکر اچانک بات کرنے لگا تب یقین آیا۔ ایسا یقین بھی کس کام کا جو جانور کے کہنے پر آجاوے۔ ہر طرح کی دلیل اور آیات الٰہی اور خدا کے نبی یقین اور ایمان کی بات بتائیں تو لوگ رد کردیں اور جانور سے حق کو قبول کریں۔ اب رہی یہ بات کہ جب توبہ کا دروازہ ہی بند ہوگیا تو پھر جانور کو زمین سے نکال کر بات کرانے کی کیا ضرورت پیش آئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ منکروں اور مشرکوں کو ذلیل کرنا معلوم ہوتا ہے کہ جانور سے حق مان لیا مگر دلیل اور روشنی سے سچائی کو قبول نہ رکھا۔ ایسے بے توفیق لوگوں کے ایمان یقین کو قبول نہ رکھنا ہی اصل ایمان والوں کی عزت ہے جو غیب پر ایمان لاکر نبیوں کی بات مان چکے تھے۔

ع ۶ / ۱۶ / ۲

الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ

اوران میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ موت کے بعد ان کو کب زندہ کیا جائے گا۔ (٦٥) آخرت کے دن کے

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم

بارے میں ان کے علم کی دھجیاں بکھر چکی ہیں بلکہ بہت سے لوگ تو حساب کے دن کے بارے میں شک میں پڑ کر اندھے بنے

مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا

پھرتے ہیں۔ (٦٦) انکاری لوگوں نے یہ بھی کہا کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادے سڑگل کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم کو پھر سے زندہ کرکے نکالا

لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ

جائے گا۔ (٦٧) یہ خبریں ہم کو دی جارہی ہیں ایسے وعدے تو ہمارے باپ دادوں سے بھی کیے گئے تھے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ سب

هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

اگلوں کی قصہ کہانیوں والی باتیں ہیں۔ (٦٨) آپ فرما دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن

مجرم لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ (٦٩) آپ ان کے حال پر غم نہ کیجئے اور ان کی چالبازیوں

فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

پر تنگ دل بھی نہ ہوں۔ (٧٠) اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ عذاب کی یہ دھمکی کب پوری

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي

ہوگی اگر تم سچے ہو۔ (٧١) آپ فرما دیجئے کہ بہت ممکن ہے جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو اس کا کچھ حصہ تمہارے

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ

پیچھے آ لگا ہو۔ (٧٢) آپ کا رب لوگوں کے حال پر بہت ہی فضل و کرم کا معاملہ کئے ہوئے ہے لیکن اکثر لوگ اسکا

أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

شکر ادا کرنا ہی نہیں چاہتے۔ (٧٣) بے شک آپ کا رب ان کے سینے میں چھپے سب کینہ کپٹ کو خوب جانتا ہے اور ان کی

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

علانیہ حرکتوں سے بھی واقف ہے۔ (٧٤) آسمان اور زمین کی ہر چھپی ہوئی چیز کو ایک بیان کرنے والی

وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ

کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔ (٧٥) بے شک یہ قرآن ان بہت سے واقعات کی اصل حقیقت بیان

ف ٦٥ آسمانوں اور زمین میں کسی مخلوق کو بھی غیب کا علم نہیں پھر آج تک جتنے بھی وفات پائے لوگ زمین میں دفن ہیں ان میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ان کو دوسری بار زندہ ہو کر اپنی قبر سے کس دن اور کس گھڑی اٹھنا ہوگا۔

ع ۵ / ۱

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

بھلا یہ تو بتاؤ کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا - اور آسمان سے تمہارے لئے پانی کس نے برسایا - یہ ہماری شان ہے کہ پانی برسا کر ہم نے رونق سے

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ

بھرپور باغیچے اگا دئے - تم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ باغ کے کسی ایک درخت کو بھی اگا سکتے - ایسے اللہ کا سنگی ساتھی کوئی اور معبود بھی ہو سکتا ہے - نہیں نہیں

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

بلکہ یہ لوگ ایسی قوم ہیں جو دوسروں کو بھی اللہ کے برابر ٹھیراتے ہیں - ﴿۶۰﴾ یہ تو بتاؤ کہ زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنا کر قرار کس نے عطا

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ

کیا اور اس کے بیچ بیچ میں نہریں ندیاں جاری فرما دیں اور زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال کر زمین کو ڈانواڈول ہونے سے بچا لیا اور دو سمندروں کے بیچ آڑ ڈال دی - کیا ایسے

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿۶۱﴾

اللہ کے ساتھ اور کوئی دوسرا معبود بھی ہو سکتا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ ان کی بہت بڑی تعداد انجان ہو کر نادانی کا شکار رہے - ﴿۶۱﴾

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

اللہ کے سوا وہ کون ہے جو بے کس لاچار کی پکار کو جب بھی وہ دعا کرے قبول فرما لیتا ہے اور مصیبت سے چھٹکارے کے راستے کھول دیتا ہے - اور زمین میں

خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿۶۲﴾

تم کو اگلوں کے بعد رہنے کا موقع دیتا ہے - کیا ایسے اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی حاکم ہو سکتا ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم دھیان کرتے ہو - ﴿۶۲﴾

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

یہ تو بتاؤ کہ جنگل میدان اور دریا کے سفر کی اندھیاریوں میں تم کو راستے کون دکھاتا ہے - اپنی رحمت کی بارش کے پہلے بشارت دینے کے لئے

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

دل خوش کرنے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے - کیا اب بھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنانے کی تم جرأت کرو گے - ان کے شرک سے اللہ بہت بلند اور

يُشْرِكُوْنَ ؕ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

اعلیٰ ہے - ﴿۶۳﴾ بھلا یہ تو سوچو کہ مخلوق کو پہلی بار کس نے پیدا کر دکھایا - اور مخلوق کو فنا کر دینے کے بعد دوسری بار وجود میں کون لا سکتا ہے اور آسمان اور زمین سے تم کو روزی دینے

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

کا انتظام کس نے جاری فرما دیا - کیا اس حقیقت کے دیکھنے کے بعد بھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو اسکا ساجھی دار بناؤ گے؟ ان سے کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو اپنی طرف سے کوئی ایسی کھلی دلیل پیش

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کر کے بتلا دو - ﴿۶۴﴾ آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے غیب کی بات اللہ کے سوا کسی کو بھی نہیں معلوم -

كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾
اس شہر میں نو آدمی ایسے حیثیت دار اور چودھری تھے جو ملک بھر میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور کسی اصلاحی کام کو وہ پسند ہی نہیں رکھتے تھے ﴿٤٨﴾
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
وہ آپس میں اللہ کی قسم کھا کر اٹھے کہ راتوں رات صالحؑ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر ڈالیں گے پھر اگر اس کے کسی وارث کی طرف سے پوچھا گیا تو ہم کہہ دیں گے کہ اس کے قتل کی واردات کے بارے
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ
میں کچھ بھی گواہی نہیں دے سکتے اور ہم اپنے قول میں سچے ہیں ﴿٤٩﴾ انہوں نے اپنے کام کی ترتیب بنائی اور ہم نے بھی ان کی ساری تدبیروں کا خاتمہ ایک داؤ میں کر ڈالا کہ انہیں
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
کچھ پتہ بھی نہ چل پایا۔ ﴿٥٠﴾ تم بھی اچھی طرح دیکھ لو کہ انکی خفیہ تدبیروں کا انجام اور نتیجہ کیا کچھ سامنے آیا کہ ہم نے انکو اور انکی قوم کو اکٹھے چور چور کر کے نیست
اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
و نابود کر ڈالا۔ ﴿٥١﴾ ان کے ظلم کے سبب ان کے گھر اپنی چھتوں پر گر کر ویران کھنڈر بنے پڑے ہیں۔ کوئی جاننے سمجھنے والی قوم ہو تو اس کے لئے اس واقعہ میں بڑی عبرت کا
يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
سامان موجود ہے۔ ﴿٥٢﴾ اس عذاب میں ہم نے نجات صرف ان لوگوں کو عطا کی جو ایمان میں آچکے تھے اور ہماری نافرمانی سے بچتے رہے ﴿٥٣﴾ اور لوطؑ کا واقعہ بھی ان کو سناؤ جب انہوں نے اپنی
لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
قوم سے فرمایا کہ دیکھتے بھالتے سمجھ دار لوگ ہو کر کیا بے حیائی اور بے شرمی کے کام پر اتر گئے ہو۔ ﴿٥٤﴾ کیا تم عورتوں کے سوا مردوں پر لذت
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ
لینے کیلئے بے حیائی بے شرمی سے ٹوٹے پڑتے ہو، بلکہ قومی اعتبار سے تم قطعی جاہل بن چکے ہو۔ ﴿٥٥﴾ ان کی قوم کو اس کے سوا کوئی جواب نہ بن پڑا
قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
کہ لوطؑ کو اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی آبادیوں سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ انہیں ہماری آبادیوں میں اب رہنے کی
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾
کیا ضرورت ہے۔ ﴿٥٦﴾ ہم نے لوطؑ کو اور ان کے ساتھ والوں کو نجات دی اور ان کے گھر بار کے لوگوں کو بھی بچا لیا لیکن عذاب میں دھر لئے جانے والوں میں انکی بیوی کو بھی شامل کر دیا ﴿٥٧﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ع ١٤ ١٩
اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کر ڈالی جن لوگوں کو ہمارے عذاب کا ڈر سنایا گیا تھا ان کے نہ ماننے پر کیا ہی برا پتھراؤ ان پر کیا گیا۔ ﴿٥٨﴾ آپ اعلان کر دو کہ ہر طرح کی حمد و تعریف تو صرف ایک
وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾
اللہ کیلئے ہے اور سلام ہی سلام ہے اللہ کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے پسند فرمایا اب ان سے پوچھو کیا اللہ کو مان لینے میں خیر و بھلائی ہے یا جو کچھ یہ شرک کرتے ہیں اس میں ان کو کچھ بھلائی اور خیر کی امید ہے ﴿٥٩﴾

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ

کہا اس نے مجھے یہ مقام عطا فرما کر آزمائش میں ڈال دیا کہ اب میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کی راہ پر چل پڑتا ہوں، اور جو شخص اللہ کا شکر ادا کریگا تو اسکا

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ (٤٠) قَالَ نَكِّرُوْا

خود ہی اس میں نفع ہے باقی رہا وہ جو ناشکری اور کفران نعمت کی راہ پکڑلے تو میرے رب کو اس کی کیا پرواہ ہے، وہ تو غنی ہے اور کریم بھی۔ (٤٠) سلیمانؑ نے حکم دیا کہ بلقیس کے تخت

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ (٤١)

کا روپ بدل کر انجانے میں اس کے آنے کی راہ میں رکھ دو۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی سوجھ بوجھ اعلیٰ درجہ کی ہے یا وہ بھی اُنہیں لوگوں کی طرح ہے جن کو دانش مندی کی راہ نہیں ملی۔ (٤١)

فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

جب ملکۂ سبا بلقیس دربارِ سلیمانیؑ میں حاضر ہوئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے، وہ بولی کہ ہاں یہ تو معلوم ہوتا ہے جیسے کہ وہی ہے۔ ہم کو پہلے سے آپ کے ایمانی اور روحانی مقام کا علم

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ (٤٢) وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو کر آپ کے دربار میں خود ہی حاضر ہو گئے ہیں۔ (٤٢) اللہ کے غیر کی بندگی نے اسے روک رکھا تھا اسی لئے اب تک کافر قوم میں اس

اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ (٤٣) قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ

کا شمار ہوتا رہا۔ (٤٣) ملکہ سے کہا گیا کہ محل میں تشریف لایئے اسے خیال ہوا کہ یہ تو لہریں مارتا پانی کا چشمہ ہے

لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ

اور پائینچے اونچے اٹھالئے کہ اس کی پنڈلیاں کھل گئیں سلیمانؑ نے کہا کہ یہ ایسا محل ہے جس کا فرش شیشے سے منڈھ دیا گیا ہے، ملکہ بول

ع

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٤٤)

پڑی اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا لیکن اب میں سلیمان کے ساتھ مل کر رب العٰلمین کے لئے مسلمان ہو چکی (٤٤)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ

اور ثمود کی طرف ان کے برادر صالحؑ کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا۔ بس جیسے ہی صالحؑ نے اپنی دعوت پیش کی کہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرو تو برادری میں دو جماعتیں ہو کر آپس

فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ (٤٥) قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

میں جھگڑنے لگے۔ (٤٥) صالحؑ نے فرمایا کہ اے قوم اچھی حالت بنانے کی کوشش میں اڑنگے ڈال کر بری حالت میں گر پڑنے کو اتنی عجلت اور تیزی کیوں بتا رہے ہو

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (٤٦) قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ

اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کیوں نہیں کراتے تاکہ تم پر مہربانی کی جائے (٤٦) قوم کے لوگ بولے کہ ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں

بِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ (٤٧) وَ

کو نامبارک سمجھتے ہیں صالحؑ نے جواب دیا کہ بلکہ تم خود ہی منحوس ہو اور اللہ کی طرف سے تم پر پھٹکار ہے، مت بھولو کہ تم اس وقت آزمائش میں ڈالے گئے ہو (٤٧) اور

منزل ٥

ف ٤٠ پہلے جس نے اجلاس کے برخاست ہونے تک کا وقت مانگا کہ میں بلقیس کا تخت اتنی دیر میں لا دیتا ہوں حضرت سلیمانؑ نے ابھی اس کا جواب بھی نہ دیا تھا کہ دوسرا شخص کھڑا ہو کر بولا کہ میں آپکی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے اس تخت کو لا حاضر کر دیتا ہوں۔ پلک جھپکنے میں کیا دیر تھی اور وہاں یا نا کہنے کی کب گنجائش تھی بس آنکھ کی پلک نے جھپک لی اور سلیمانؑ نے دیکھا کہ تخت حاضر ہے، خوب بنا سجا سونا قیمتی یاقوت ہیرے سونے جواہرات سے مرصع دیکھتے ہی اللہ کا شکر ادا کیا۔ معلوم ہوا کہ جناتوں کی جسمانی طاقت سے بھی زیادہ قوت اس آدمی کی ہے جس کے پاس اللہ کی کتاب کا علم ہو۔

ف ٤١ بلقیس ابھی اپنے ملک سے روانہ ہو کر دربارِ سلیمانی میں پہونچنے کو تھی کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس اس کا تخت لا کر ان کے خادم نے پلک جھپکتے ہی رکھ دیا حضرت سلیمانؑ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور حکم دیا کہ اس تخت کی صورت اور ڈیزائن میں کچھ ہلکی پھلکی تبدیلی کر دو اور ہمارے

ع ٣ / ٢ / ١٨

شاہی دربار میں ملکہ کے داخل ہونے کے وقت اس کے راستے میں اور استقبالی چیزوں کے ساتھ اسکے تخت کو بھی انجانے طریقہ پر رکھ دو تاکہ ہم اس کا امتحان لیں کہ آیا دانشمندی میں وہ کس درجہ کی حیثیت رکھتی ہے

ف ٤٢ ملکۂ سبا انتہائی ذہین اور ہوشیار خاتون تھی لیکن کفر و شرک کے ماحول میں رہ کر اسے اصل دینِ حق کی کچھ بھی معرفت نہ تھی جب دربارِ سلیمانی میں داخل ہوتے وقت بہت سی استقبالی چیزوں کی قطار میں ایک جگہ اس کا اپنا تخت بھی اس نے دیکھا اس سے پوچھا گیا کہ کیا یہ تمہارا اپنا تخت تو نہیں ہے؟

نے نہایت دانش مندی سے جواب دیا کہ ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے، لیکن اس معجزے کو دیکھ کر اس کے دل و دماغ پر اسلام اور ایمان کی راہ کھل گئی جیسا کہ آگے آوے گا۔

منزل ٥

ع ١٧ / ١٧ / ٢

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي

میرے مقابلے کی بات بھی نہ سوچنا بلکہ میرے پاس تابع فرمان ہو کر چلے آؤ۔ ﴿٣١﴾ ملکہ سبا بولی کہ درباری سردارو مجھے اس معاملے میں مفید مشورہ دو۔ میں اُس

أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَ

وقت تک کوئی کاروائی نہ کروں گی جب تک تم سب کسی رائے پر اتفاق نہ کر لو۔ ﴿٣٢﴾ درباری وزیر اور فوجی افسر بولے کہ ہم بہت ہی تجربہ کار

أُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ

قوت والے اور سامان سے بھرپور سخت جنگی لڑاکا لوگ ہیں۔ بس حکم دینا آپ کا کام ہے۔ آپ خود فیصلہ سنا دیں کہ کیا کچھ حکم دینا چاہتی ہیں ﴿٣٣﴾ ملکہ بولی کہ بادشاہ جب کسی

الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ

آبادی پر حملہ کرتے ہیں تو بہت تباہی مچاتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر ڈالتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ایسا ہی کچھ

يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ

کریں۔ ﴿٣٤﴾ ابھی تو میں ایسا کرتی ہوں کہ انکی طرف ڈھیروں تحفے اور ہدیے لیکر اپنا ایک سرکاری وفد بھیجتی ہوں جب ہمارے ایلچی ان کے حالات کی آنکھوں دیکھی اطلاع لیکر آئیں گے تب ہم کو

الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ

دیکھنا ہوگا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے ﴿٣٥﴾ بس جب تحفہ لیکر یہ قافلہ سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو سفیر سے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ کیا تم مال کی مدد سے مجھے بہلانا چاہتے ہو اللہ نے مجھے جو عطا فرمایا ہے وہ اس کے مقابلے

خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ

میں کہیں خیر و برکت سے بھرپور ہے جو تم کو اللہ نے دیا ہے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ تم ہدیہ تحفہ پہ اترا کر پھولے نہیں سمارہے ہو ﴿٣٦﴾ جاؤ اپنے ہدیے نذرانے لیکر اپنے ملک واپس چلے جاؤ

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

اب ہم ان پر چڑھائی کے لئے ایسا بھاری لشکر روانہ کریں گے جس کا مقابلہ یہ لوگ نہ کرسکیں گے اور اُس ملک سے انہیں نکال باہر کرکے ذلیل بنا کر ان کی شاہانہ حیثیت کو ختم

صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي

کردیں گے۔ ﴿٣٧﴾ سفیر کو روانہ کرنے کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اپنا درباری اجلاس طلب کیا اور افسروں سے فرمایا کہ تم میں کون ہے جو ملکہ سبا کا تخت میرے سامنے لاکر حاضر کرے اس کے پہلے کہ وہ میرے پاس

مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ

تابع فرمان ہو کر آجائیں۔ ﴿٣٨﴾ جناتوں میں سے ایک طاقتور راکھشش نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو آپ اس اجلاس سے فارغ ہو کر اٹھیں اس کے پہلے میں بلقیس کا تخت آپ کے حضور حاضر کرسکتا ہوں۔ میں

مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ

ایسے کام کی قوت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ ﴿٣٩﴾ اتنے میں ایک اور شخص جس کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا عرض کیا کہ میں بلقیس کے تخت کو آپ

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ

کی آنکھ کی پلک جھپکے اس کے پہلے لا حاضر کرتا ہوں۔ جیسے ہی سلیمانؑ کی پلک جھپکی اور دیکھا کہ تخت ان کے سامنے موجود ہے۔ فوراً بول پڑے کہ یہ میرے رب کا فضل ہی فضل ہے

ف ٣١ حضرت سلیمانؑ نے انھیں اشارہ دے دیا کہ کہیں طاقت کے گھمنڈ میں آکر میرے مقابلہ کی بات نہ سوچنا ورنہ ایسے پیس کر رکھ دیئے جاؤگے کہ تمہارا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ البتہ شرک کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلو تو میرے دربار میں آکر ملاقات کرسکتے ہو۔ تمہارا علاقہ تم کو خود ہی مبارک ہو جب تم ہم ایک ہی خدا کی بندگی کریں تو ہم کو تمہارے ملک اور مال میں سے کسی چیز پر قبضہ کرنا مقصود نہیں۔ مقصود صرف یہ ہے کہ غیر اللہ کی بندگی سے ہم مخلوق کو چھڑالیں۔ وعظ و نصیحت سے یا طاقت سے جیسے بھی بن پڑے انسان کو شرک سے بچانے کی پوری کوشش کریں

ف ٣٣ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ملکہ سبا کی حکومت شورائی اور جمہوری نظام پر تھی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ جمہوریت آج کی پیداوار ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ ہزاروں برس پہلے سے یہ طریقہ کامیابی اور ناکامی کے تجربوں کے تحت ہے جہاں جس ملک میں جیسے حالات رہے وہاں بادشاہی حکومتوں میں بھی جمہوری اور شورائی مزاج رہا ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت نے اس حقیقت کو بے نقاب کردیا۔

سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ

ف ٣٣ سے ٣٥ دربار میں مشورہ کے لئے سرداروں کے سامنے سلیمانی خط بلقیس نے سنا کر ہاؤس کی رائے طلب کی لیکن جس طرح بعض فوجی قوت والے اپنی ڈینگ ہانکتے ہیں انھوں نے بھی اپنے طاقتور اور فاتح ہونے کا اعلان حملہ یا مقابلہ کے پہلے ہی کر دیا مگر دوسری طرف ملکہ سبا اتنی ہوش مند تھی کہ اس نے کہا کہ سلیمان اگر ہم جیسے ہوں تو لڑائی ہونے پر تو ہماری رعایا کے باعزت لوگ ذلیل ہو کر رہ جائیں گے، اور عوام کی موجودہ خوش حالی بدحالی میں بدل جائے گی

الصّٰلِحِیْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ اَمْ کَانَ

داخل فرمالے ۔ (١٩) سلیمانؑ نے پرندوں کی پریڈ کا معائنہ کیا تو کہنے لگا کہ کیا بات ہوئی کہ اس فوجی مظاہرے میں ھُدھُد کہیں نظر نہیں آیا

مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ

کیاکہیں وہ غائب ہوگیاہے ۔ (٢٠) میں اسے سخت سزادوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا اس پر لازم ہوگا کہ اپنی غیر حاضری کا کھلا

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَکَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

ثبوت میرے سامنے پیش کرے، (٢١) تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ ھُدھُد پرندہ آکر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں ایک ایسی خبر لایا ہوں کہ اے سلیمانؑ آپکو بھی اسکی

بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِکُهُمْ

اطلاع نہیں، میں تو ملک سبا سے آنکھوں دیکھی یقینی خبر لے کر آیا ہوں، (٢٢) میں نے وہاں ایک عورت کو پایا کہ ملک سبا پر بادشاہت کرتی ہے

وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور ہر طرح کا ساز و سامان اس کے پاس موجود ہے اور اس کا درباری تخت تو واقعی بہت بڑا ہے (٢٣) میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اس حال میں پایا

یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں، شیطان نے ان کے کالے کرتوت کو ان کی نگاہ میں بھلا کر دکھایا ہے ۔ اب اصل راستے سے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

ایسے بہک ہٹ گئے ہیں کہ ان کو صحیح راستہ مل نہیں سکتا ۔ و (٢٤) کیا یہ لوگ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو

الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو باہر نکال نکال کر دکھاتا رہتا ہے اور تمہاری مخفی اور ظاہر ضرورت کو خوب اچھی طرح

مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة قَالَ سَنَنْظُرُ

جانتا ہے ۔ (٢٥) سجدہ تو صرف اس کیلئے اللہ کیلئے ہونا چاہیئے جس کے سوا کوئی معبود ہو نہیں سکتا اور عرش عظیم کا سچا مالک بھی صرف وہی اکیلا ہے (٢٦) ھُدھُد کی تقریر سُن کر سلیمانؑ نے فرمایا کہ ہم

اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّکِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ

ابھی معلوم کرلیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا جان بچانے کا بہانہ بنا کر یوں ہی جھوٹ بات بنالی ہے ۔ (٢٧) اچھا ۔ یہ میرا خط لیکر جاؤ اور ان کی طرف اس خط کو ڈال کر

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ

ذرا ہٹ کر دیکھتے رہنا کہ یہ لوگ کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں ۔ (٢٨) ملکہ سبا نے اپنا دربار طلب کیا اور کہا کہ اے سلطنت کے افسرو میری طرف ایک عزت والا

اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿٣٠﴾

شاہی فرمان پہنچایا گیا ہے ۔ (٢٩) یہ شاہی خط سلیمانؑ کی طرف سے آیا ہے جسکا مرکزی مضمون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے یعنی ہمارے سب کام اس اللہ کے نام سے شروع ہوتے ہیں جو بڑا مہربان رحیم ہے (٣٠)

ف ١٦-١٥ حضرت داؤدؑ سلیمانؑ اور یوسف علیہما السلام کی حکومت شخصی اور بادشاہی تھی ۔ قرآن مجید کا غور و فکر سے مطالعہ کرنیوالے کو یہ بات ماننی پڑیگی کہ اسلام میں شخصی بادشاہت کو بھی نظام سلطنت چلانے کے لئے حالات کے تحت مفید مانا گیا ہے جیسطرح معاشرہ کا مزاج علمی اور عملی ہونے پر شورائی اور جمہوری نظام مفید ہے تو دوسری طرف بیٹا اگر صحیح الدماغ اور علمی قابلیت کے ساتھ امور سلطنت میں عاقل اور ہوشیار ہو تو شخصی اور بادشاہی حکومتوں میں بیٹا باپ کا وارث بھی ہو سکتا ہے ۔ شورائی خلافت راشدہ کا نظام بھی اپنی جگہ نور نبوت سے فیض پانیوالوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قائم کر دکھایا لیکن بعد میں سماج میں علم و تقویٰ کی سطح بلند نہ رہی تو پھر خود اس امت میں بھی شخصی حکومت اور بادشاہت قائم ہوگئی جس میں کچھ تو ابھی باقی ہیں جنھیں غیر مفید نہیں کہا جا سکتا جو لوگ آج کے جمہوری دور میں صرف جمہوری نظام کی دہائی دیکر اسلام کا تقاضہ ثابت کرتے ہیں ان کی رائے کا ایک رُخ تو صحیح ہو سکتا ہے لیکن مجموعی حیثیت سے ہر وقت ہر زمانے میں جمہوریت کی بات کو ثابت کرتے رہنا صحیح نہیں ۔

ع ٢

ف ١٨ معلوم ہوا کہ چیونٹیاں بھی بولی بولتی ہیں اور پرندے بھی اپنی بولی بولتے ہیں قوت ناطقہ سب کو ہے مگر ان سب میں اہل زبان صرف انسان ہے جسے اللہ نے قوت بیان عطا فرمائی ۔

ف ٢٤ نبی کی صحبت میں رہ کر ایک پرندہ بھی تربیت پا گیا کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرنا چاہئے آج کے مسلمان آخری اُمت ہو کر بھی قبروں اور پیروں کو سجدے کرتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان تو ایسی جگہ مزاروں پر سجدے کرتے ہیں، جس میں صاحب قبر

نہیں ۔ توبہ توبہ پھر بہت سے جاہل اور پیٹ بھرو جعلی جھوٹے مکار جو عالم کا بھیس بدل کر عوام کو قبروں کو سجدہ کرنے کی تعلیم بھی دیتے ہیں ۔

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

پاس جانا ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ بے حکم ہو چکے ہیں۔ (۱۲) ہم برابر انہیں ایسی ایسی نشانیاں دکھاتے رہے کہ ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیے تھیں مگر انہوں

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

نے ضد میں یہ جواب پیش کر دیا کہ یہ سب کھلا ہوا جادو ہے (۱۳) ان کے جی کے اندر یقین کا خیال برابر اپنا کام کرنے لگا تھا کہ یہ آیات سچی ہیں مگر پھر بھی ظلم اور زیادتی سے انھوں نے

وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

مخالفت میں سخت ہٹ دھرمی سے حق کو دبانے کی کاروائی جاری رکھی۔ تو تم بھی دیکھ لو کہ فساد مچانے والوں کا انجام کیسا رہا (۱۴) داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا فرمانے والے بھی

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى

ہم تھے اور ان دونوں نے اس پر اللہ کا خوب شکر ادا کیا اور اللہ کی خوبیاں بیان کر کے یہ کہتے تھے کہ واقعی تعریف تو بس ایک اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بہت سارے ایمان والے بندوں کے

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

ہوتے ہوئے ہم کو فضیلت عطا فرمائی۔ (۱۵) داؤدؑ کے وارث سلیمانؑ ہوئے، تو انہوں نے فرمایا کہ لے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ

انسانو ہم کو پرندوں کی بولیاں بھی اللہ نے تعلیم فرمادی ہیں اور ہم کو ہر نعمت عطا فرمائی گئی ہے اور واقعی یہ تو

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

اللہ کا کھلا ہوا فضل ہی فضل ہے۔ (۱۶) اور سلیمانؑ کا لشکر جب اکٹھا ہوتا تو اس میں جناتوں اور انسانوں کے ساتھ پرندے بھی شامل ہوتے تھے

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ

اور ان سب کو تربیت کے تحت لشکری دستوں کی شکل میں سلیمانؑ کے استقبال میں فوجی پریڈ کیلئے حاضر کیا جاتا تھا (۱۷) ایک موقع پر فوجی کارروائی کے لئے ایسا لشکر کوچ کر رہا تھا تب راستے میں ایک

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ

میدان سے گذر ہوا جہاں چیونٹیاں بہت تھیں تو ایک چیونٹی کہنے لگی کہ اے چیونٹیو تم سب کی سب اپنے اپنے بل میں گھس جاؤ، کہیں سلیمانؑ اور اس کا لشکر تم کو

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

کچل نہ ڈالے اور انہیں ہماری بربادی کا کچھ پتا بھی نہ چلے گا۔ (۱۸) سلیمانؑ اس کے قول کو سن کر مسکرا پڑے اور دعا کرنے لگے کہ اے میرے رب مجھے توفیق

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

عطا فرما کہ میں تیرے ایسے ایسے انعامات پر تیرا شکر ادا کرتا ہی رہوں جو مجھ کو اور میرے ماں باپ کو تو نے عطا فرمائے، اور نیک پر نیک

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

عمل برابر کئے جاؤں کہ تو مجھ سے راضی راضی ہو جائے۔ بس اب تو مجھے اپنی رحمت کے سہارے اپنے صالح بندوں میں ہمیشہ کے لئے

منزل ۵

اندھا دھند زندگی گذارتے اور اپنے مستقبل کی کچھ سوچ و فکر کرنے تو اللہ کی کتاب اور اسکے نبیؐ کی تعلیم سے وہ سنبھل سدھر کر آخرت میں آ سکتے تھے۔ آخرت میں جانا تو ہر ایک کو ہے مگر جو حشر و حساب سے بے یقینی مرا۔ اس کا نیک عمل برباد ہوا اور بدی کا وبال بھگتنا ہر حال میں لازم ہوا۔

ع ۱۴ / ۱۶

ف۷ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی اہلیہ صاحبہ کو لے کر سفر میں تھے سخت سردی کا موسم اور رات اندھیری تھی شاید پگڈنڈی کا راستہ اندھیرے میں بھول گئے ہوں اور اہلیہ صاحبہ کو دردیا ٹھنڈ کے سبب آگ سے تاپنے کی ضرورت پیش آئی ہو۔

ف۸ ادھر گھٹا ٹوپ اندھیاری رات میں شدت کی سردی کا عالم، ادھر حرارت اور تیز روشنی سے نور کی کرن شعلۂ نور آگ کی طرح معلوم ہوتی تھی حقیقت میں وادی طور کے علاقے میں ایک درخت کے ارد گرد نہایت ہی تیزی سے تجلیات ربانی کا ظہور ہوا جس کے سبب دامن طور کا یہ درخت نورِ الٰہی کی مقدس شعلوں کا مرکز بن گیا۔ جس کی وجہ سے نہایت روحانی حسن و جمال کا منظر پورے درخت کے آس پاس پھیل گیا۔ نورٌ علیٰ نور

ف۱۲ نو نشانیوں کا بیان (۱) سورۃ الاعراف آیت ۱۳۰ سے ۱۳۳ میں آیا ہے (۱) اکال، سوکھا پڑنا (۲) فصلوں کی بربادی (۳) طوفان (۴) ٹڈی دل (۵) گھن کا کیڑا (۶) مینڈک (۷) خون (۸) چمکتا ہاتھ (۹) لاٹھی کا سانپ بن جانا۔ یہ سب ملا کر نو نشانیاں فرعون کو نوٹس دینے کے لئے دکھائی گئیں۔ بقیہ دور میں بھی جیسے پتھر سے پانی کے ۱۲ چشمے پھوٹ نکلنا۔ منّ و سلویٰ کا نزول، بدلی کا سایہ نیز سمندر کا پھٹ کر اس میں راستے بن جانا یہ اسرائیلی مسلمانوں کو نفع پہنچانے والے معجزے تھے۔

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

انہیں بشارت دیتی ہے ② جو لوگ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں اس قرآن

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

سے ہدایت انہیں کو ملتی ہے ۔ ③ جو لوگ آخرت کو نہیں ملتے ہمنے انہیں موقع دیا کہ ان کے اعمال ان کی نگاہ میں بہت خوش نما دکھائی دیں اور اپنی خوش

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

فہمی میں یہ لوگ اندھے ہو کر بھٹکتے پھرتے ہیں ④ ایسے لوگوں کو بری طرح کا عذاب بھگتنا پڑے گا اور آخرت میں ان کا بہت

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

بھاری نقصان ہو گیا ۔ ⑤ آپ پر اس قرآن کا فیضان حکمت والے اور علم والے کی طرف سے کیا گیا ہے جس میں

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ

اللہ کی طاقت کی تاثیر رکھی گئی ہے ⑥ اس واقعہ کی یاد کرا دو جب کہ موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے کچھ دور پر روشنی دکھائی دے رہی ہے، تم یہیں رہو، میں

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾

تھوڑی دیر میں راستہ کی خبر بھی لے آؤں گا اور وہاں سے آگ کا شعلہ بھی لے آؤں گا تا کہ تم ٹھنڈی سے بچاؤ کے لیے تاپ سکو ۔ ⑦

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ

جب موسیٰؑ اس جگہ پر آ پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اس آگ نما شعلۂ نور میں سے جو نداء تم کو سنائی دے رہی ہے وہ بہت مبارک ہے، یہاں تمام آس پاس کا ماحول برکت سے بھرپور ہے اور

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾

اللہ رب العالمین تو نہایت ہی پاک صاف ہے ۔ ⑧ آواز سنائی دی کہ اے موسیٰؑ بے شک بات سن لو کہ میں اللہ غلبہ والا اور دانش مند ہوں ۔ ⑨

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ

اور تم اپنی لاٹھی کو نیچے ڈال دو بس یکایک موسیٰؑ نے دیکھا کہ یہ تو سانپ ہو گیا جو تیزی سے بل کھا رہا ہے، تو موسیٰؑ پیٹھ پھیر کر وہاں سے ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا ہم نے

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ

فرمایا کہ موسیٰؑ ڈرو نہیں ۔ جب رسولوں کو میں اپنا قرب عطا فرماتا ہوں تو پھر انہیں اطمینان ہو جاتا ہے، اس لیے تم کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ⑩ اگر کسی نے قصور کر لیا ہو اور خطا

ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ

کے بعد نیکی سے اسے تبدیل کرا لے تو بے شک اسے میری مغفرت اور رحمت کا نفع مل کر رہے گا ۔ ⑪ اور اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر

فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

دیکھو وہ چمکتا ہوا سفید بے داغ ہو کر نکلے گا ۔ یہ نشان بھی ان نو نشانیوں میں شامل ہے جنہیں لے کر تم کو فرعون اور اس کی قوم کے

منزل ۵

لئے آسمان سے تارے توڑ کر لانے کی بات کرتے ہیں مگر اندھیرے میں ٹانگ باہر نکالنے میں ان کا دم گھٹتا ہے اسی طرح جنگ نامے اور لڑائیوں کے تذکرے میں تلواروں کی جھنکار کو نظم میں پرو دیں گے مگر کسی نے ذرا چاقو بتایا تو دم دبا کر بھاگ نکلے۔

ف ۲۲۷ پیشہ ور شاعری کی اصل کمزوری بتا دی لیکن چونکہ شاعری ایک فن ہے اور اس فن کا ایک استعمال غلط ہے اور ایک استعمال صحیح ہے، بے عمل اور بے ایمان بدکار پیشہ ور شاعر کی شاعری ناپسند کی گئی اور اہلِ ایمان نیکی پر چلنے والے اللہ کے ذاکر شاکر نیک بندے شاعری کے فن میں دین کی خدمت کریں انھیں پسند کیا گیا جو مشرک سوسائٹی کے بازاری شاعروں کے مقابلہ میں حقیقت پسندی سے اس فن کے ذریعہ خدمت انجام دیں تو برا نہیں۔ اہلِ ایمان میں حضرت عائشہؓ، حسان بن ثابتؓ۔ کعب بن مالکؓ اور بعد میں عطار۔ رومی۔ سعدی شیرازی۔ غزالی اور نئے دور میں اقبال مومن۔ حالی وغیرہ کو اس صف میں گنا جا سکتا ہے اور بھی اللہ کے بے شمار بندے ہوں گے۔

ف ۴ مرنے کے بعد اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا عقیدۂ آخرت جنکو نہیں انہیں اس دنیا میں اپنے کالے کرتوت بہت بھلے اور خوشنما لگتے ہیں جبکہ کوئی آخرت نہیں کوئی حساب کتاب نہیں، جزا سزا نہیں تو اب جو چاہیں کریں، ہر جگہ منہ مارتے پھریں، نیکی بدی کا کوئی سوال نہیں رہا۔ ایسے لوگ اپنی دنیا کی زندگی کو ضائع کر ڈالتے ہیں آخر ایک دن موت کی گھڑی آتی ہے موت کے پہلے جھٹکے میں ہی انھیں معلوم ہو جاتا ہے کہ آخرت کو نظر انداز کر کے دنیا میں جو کچھ کر رہے تھے اس کا وبال اب ان کے سر پر آ گیا کاش دنیا میں

عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

قرآن سننے سے بھی روک دیا گیا ہے اور پوری طرح ان کی ناکہ بندی کردی گئی ہے ﴿٢١٢﴾ بس تم اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود سے دعا بھی نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو بھی عذاب دیے جانے

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ

والوں میں شامل کر دیا جائے گا۔ ﴿٢١٣﴾ اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو بھی اس حکم سے خبردار کردو ﴿٢١٤﴾ جو لوگ ایمان لاکر آپ کی

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اتباع کریں ان کے لیے رحمت کے بازو بچھا دو۔ ﴿٢١٥﴾ پھر جو آپ کی نافرمانی کرے تو اس کو اطلاع

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ

کردو کہ تمہارے اعمال سے میں بری ہوں۔ ﴿٢١٦﴾ اور بھروسہ تو صرف اسی ایک غالب مہربان پر کرلو۔ ﴿٢١٧﴾ تم جب بندگی کیلئے کھڑے

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

ہوتے ہو تو اس کی خاص نگاہِ کرم تم پر ہوتی ہے، ﴿٢١٨﴾ اور سجدہ کرنیوالوں کی دیکھ بھال کے سبب تم اور بھی زیادہ ہمارے منظورِ نظر ہوگئے ﴿٢١٩﴾ بے شک وہ بڑا ہی سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿٢٢٠﴾

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ

کیا تم کو اُن لوگوں کا حال بتادوں جن پر شیطانوں نے دھاوا بول رکھا ہے ﴿٢٢١﴾ شیطانوں کا چکر واقعی بڑے جعلساز جھوٹ گھڑنے والے اور پاپی لوگوں پر

اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

خوب چلتا ہے ﴿٢٢٢﴾ جو سنی سنائی باتوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں جبکہ ان کی بڑی تعداد جھوٹی ہے، ﴿٢٢٣﴾ رہ گئے شاعر تو ان کی اتباع تو وہ لوگ کرتے ہیں جنکے پاس اپنی کوئی راہ نہیں ﴿٢٢٤﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ شاعر ہر میدان میں چکراتے ہوئے حیران اور پریشان خیال پھرتے ہیں۔ ﴿٢٢٥﴾ اور شاعر لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے ﴿٢٢٦﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

مگر جو شاعر ایمان میں داخل ہوتے ہیں اور جن کو نیکی سے لگاؤ رہتا ہے پھر اللہ کا ذکر بھی بہت بہت کرتے رہتے ہیں اور نا انصاف ظالم شاعروں کے مقابلہ میں شعر میں حق بات کہہ کر بدلا لے لیا تو ایسے

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

ایمان والے شاعر برے نہیں مانے جائیں گے اور ظالموں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ لڑھکتے گرتے پڑتے ان کو اوندھے منہ کہاں جاکر پہنچنا ہے ﴿٢٢٧﴾

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ نمل مکۃ المکرمہ میں نازل فرمائی گئی۔ شروع تو بس اللہ کا نام لے کر ہی کرنا چاہیے جو رحمان اور رحیم ہے۔ اس میں ٩٣ آیات اور ٧ رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طا سین۔ یہ آیات ہیں قرآن کی جو ایک ایسی کتاب ہے کہ اپنی بات کھلے طور پر صاف صاف بیان کرتی ہے ﴿١﴾ ایمان والوں کے لیے ہدایت کا راستہ دکھا کر

بقیہ ف٢٥٢۔ کہ صبر سے جی تعام کے وقت نکال لو ایک بڑے نبی آنیوالے ہیں اور ایک بڑی زبردست آسمانی کتاب آنیوالی ہے، تب ہم کو قوت ملے گی اور اللہ کی مدد سے پھر ہم دنیا میں کامیاب ہونگے قرآن مجید کی سورۂ بقرآیت ٨٩ میں اس کا ارشاد موجود ہے۔

ف١٩٨ دیکھیے:

١٦	النحل	١٠٣
٤١	حم سجدہ	٤٤

ف٢١٢ حفاظت کے کڑے غیبی انتظامات کے ساتھ فرشتوں کا لشکر سخت چوکی پہرے سے لیس ہوکر اترتا ہے قرآن مجید کی آیات لے کر آسمان سے زمین تک تمام راستہ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے جبرئیلؑ کی قیادت میں طے کیا جاتا ہے اور اس طرح قلب محمدﷺ پر قرآن نازل کردیا گیا۔ اس پوری کارروائی میں کسی بھی شیطان کا خلل یا دخل ممکن ہی نہیں رہا۔ کبھی کسی شیطانچے نے چوری چھپے سننے کی ذرا بھی کوشش کی تو سخت انگاروں کی مار سے اسے جلا کر بھسم کردیا گیا۔ دیکھیے:

(١٥)	الحجر	١٨
(٣٧)	صٰفّٰت	٧-١٠
(٧٢)	الجنّ	٢٧-٢٨

ف٢٢٤۔ اکثر پیشہ ور شاعر رنگین خیالی اور تصور کی دنیا میں گمان کے محل بناتے ہیں جن میں سے بہت سے خیالات کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا پھر بعضوں کی اس سے روزی روٹی وابستہ ہوتی ہے اسلئے عوام کو خوش کرنے کے لئے بے سر پیر کی باتیں جوڑ جاڑ کر اپنا سکہ جماتے ہیں اسی لئے اللہ نے حضورؐ کے لئے شاعری کو شایانِ شان نہیں بتایا۔

ع ١١ / ٣٦ / ١٥

دیکھیے: ٣٦ یٰسین ٦٩

٦٩ الحاقۃ ٤٠-٤٢

ف٢٢٦ بعض شاعر عشقیہ شاعری میں تو رنگ پیدا کرنے کیلئے اپنی معشوقہ کے

منزل ۵

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

یقینی اطلاع دی جاتی ہے کہ بے ایمان قوموں کی ہلاکت کا عذاب ایک نشانی ہے جس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے پھر بھی بہت سے لوگ ایمان سے بے دھیان رہے (۱۹۰) اور بے شک تمہارا رب

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ

غالب ہے اور مہربان بھی۔ ف (۱۹۱) اور یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے۔ ف (۱۹۲) روح الامین نام کا فرشتہ

الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ

لے کر اسے اترا ہے۔ (۱۹۳) اے نبی آپ کے دل پر اس قرآن کا نزول فرمایا گیا ہے تاکہ آپ ہمارے اس بیان سے لوگوں کو خبردار کردیں ف (۱۹۴) اس قرآن کو صاف بیان کرنے والی

عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً

عربی زبان میں نازل فرمایا گیا ہے۔ (۱۹۵) اور اس کا تذکرہ اس کے پہلے آئی ہوئی کتابوں میں موجود ہے۔ (۱۹۶) کیا ان کے لئے یہ دلیل قابلِ قبول نہیں ہے کہ

أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ

اس قرآن کے بارے میں بنی اسرائیل کے عالم لوگوں کو جانکاری ہے۔ ف (۱۹۷) ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں تھا اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر عرب

الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ

پر نازل فرما دیتے۔ ف (۱۹۸) اور یہ غیر عرب ان پر عربی زبان میں قرآن پڑھ کر سنا بھی دیتا تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۹۹) ہر دور میں یہی کچھ ہوا کہ مجرموں

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾

کے دلوں میں ہمارا کلام گذارا دیا گیا مگر ہم نے انکے دلوں کو اثر سے محروم پایا (۲۰۰) اور ان کا مزاج یہ بن گیا کہ جب تک دردناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لیں گے تب تک ایمان نہیں لائیں گے۔ (۲۰۱)

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

عذاب ان پر ایسی حالت میں اچانک آپڑے گا کہ ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔ (۲۰۲) تب چیخ اٹھیں گے کہ کیا ہمکو سنبھلنے کے لئے کچھ ذرا سی مہلت دی جاسکتی ہے (۲۰۳)

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم

کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟ (۲۰۴) ذرا تم بھی دیکھو کہ کتنے برسوں کے لئے ہم نے انہیں سامانِ زندگی دیا تھا (۲۰۵) پھر ایک وقت تو یہ عذاب ان

مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

پر ٹوٹ کر گرا جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا رہا۔ (۲۰۶) عذاب آنے پر ان کا سامانِ زندگی ان کے کچھ بھی کام نہ آسکا۔ (۲۰۷) جتنی آبادیوں کو ہم نے ہلاک کیا تو

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا

پہلے ان کو آگاہ کرنے کے لئے کسی ڈرانے والے کو ضرور بھیج دیا تھا۔ (۲۰۸) عذاب کے پہلے ہم نے ان تک نصیحت پہنچانے کیلئے یہ سب کچھ انتظام اسلئے کیا کہ ہم ظالم نہیں تھے (۲۰۹) اس قرآن

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ

کے اترنے میں شیطانوں کا ذرا کچھ بھی دخل نہیں ہوسکا۔ (۲۱۰) شیطانوں میں یہ قابلیت نہیں اور ان کے بس کی بات نہیں کہ اس قرآن میں کچھ خلل ڈال سکیں۔ (۲۱۱) ان کو تو

ف ۱۹۱۔ اس سورۃ میں "اِنَّ فی ذالک لآیۃ وماکان اکثرہم مؤمنین واِنَّ ربک لہو العزیز الرحیم" آٹھ مرتبہ آیا ہے ہم نے آیات کے ساتھ مضمون کا لحاظ کرکے بجائے ترجمہ کے ترجمانی کا انداز اختیار کیا ہے لیکن لفظی معنی تو ہر جگہ ایک ہی ہیں۔

ع ۱۰ / ۱۶ / ۱۴

ف ۱۹۲ تا ۱۹۴، قرآن مجید کا نزول یعنی آسمان سے زمین کی طرف اترنا یہ بطرح ہوا کہ اللہ کا کلام لے کر جبرئیلؑ زمین پر تشریف لاتے اور حضورؐ کے قلب مبارک کی طرف متوجہ ہوکر پڑھتے۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورؐ کے دل میں محفوظ ہوجاتا اور پھر آپ اپنی زبان سے اسی طرح پڑھتے جیسے جبرئیلؑ لے کر آئے تھے۔ روح الامین کے معنی ہیں امانت والی روح یہ لقب ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا جو تمام فرشتوں کے سردار ہیں اور عالم ملکوت میں دوسرے تمام فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں کے نزول کا فریضہ بھی انہیں کے ذمہ ہے۔ ہر سال شب قدر میں قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے والوں کا جائزہ لینے کے لئے ان کا نزول اب بھی دھرتی پر ہوتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی باقی تفصیلات کیلئے دیکھئے
(۵۳) سورہ النجم آیت نمبر ۴ تا ۹
(۲) " البقرہ " ۹۷
(۱۹) " مریم " ۶۴
(۶۶) " تحریم " ۴
(۷۵) " قیامۃ " ۱۶ تا ۱۹
(۷۸) " نباء " ۳۸
(۸۱) " تکویر " ۹ تا ۲۳

ف ۱۹۷، بنی اسرائیل جب اللہ کی کتاب توریت کو چھوڑ کر شرک اور بدعت میں لت پت ہوئے اور ان کا زوال شروع ہوا تو ساری دنیا میں جو ان کی دھاک تھی وہ ختم ہوگئی۔ ذلیل و خوار ہوئے، مارے مارے پھرے تب ان کے علماء ان کو ہمت دلاتے

معانقہ ۹ / عند المتقدمین

منزل ٥

الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾

کو کچل پڑنے تو باقی لوگوں کو ہم نے تباہ کر ڈالا ﴿۱۷۲﴾ پھر ہم نے ان لوگوں پر خاص طرح کی پتھر یلی بارش برسادی جنہیں پہلے سے ہمارے عذاب سے ڈرایا گیا تھا نہ ماننے پر انھیں پتھروں سے ہلاک کر دیا گیا۔ ف ﴿۱۷۳﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

اس بھیانک واقعہ میں عذاب کا ڈر پڑ جانے کا کیسا کچھ نشان ہے مگر بہت سے لوگ ایمان لانے کو اہمیت نہیں دیتے۔ ﴿۱۷۴﴾ تیرا رب انتہا زبردست غالب ہو کر بھی ان پر

لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــٴَـیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ ۚ اِذْ قَالَ

رحم کرنا چاہتا تھا مگر یہ بدبخت اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو پھر برباد ہو کر رہے ﴿۱۷۵﴾ بن کے رہنے والوں نے بھی رسولوں کی باتوں کو جھوٹ جانا۔ ﴿۱۷۶﴾ جبکہ انکو بھی شعیبؑ نے بڑی

لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

محبت سے سمجھا کر فرمایا کہ کیا تم کو خدا کا خوف نہیں ہے۔ ﴿۱۷۷﴾ میں ایک رسول ہوں جو تم تک تمہاری امانت پہنچانے آیا ہوں ﴿۱۷۸﴾ اللہ کے عذاب سے بچنے کی فکر کرو

وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ ۚ وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی

اور میرا کہا مان لو۔ ﴿۱۷۹﴾ میں اس امانت کی خبر کو تم تک پہنچانے میں کسی اجر کا سوال نہیں کرتا میری محنت کا بدلہ مجھے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ ۚ وَ زِنُوْا

رب العالمین عطا فرمائے گا ﴿۱۸۰﴾ چیز ناپ کر دینے کی ہو پوری پوری ناپ کر دو ناپ میں لوگوں کی چیزوں میں نقصان نہ کرو ﴿۱۸۱﴾ ترازو میں

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا

وزن ٹھیک تو لو۔ ﴿۱۸۲﴾ ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کی چیزوں میں نقصان نہ کرو اور دھرتی میں

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ ۚ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾ ؕ

اُچکاپن اور فساد کا چلن بند کرو۔ ﴿۱۸۳﴾ اللہ سے ڈرو اور پہلے کی نسلیں جو ہلاک ہو چکی ہیں ان کے حالات سے عبرت حاصل کرو ﴿۱۸۴﴾

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾ ۙ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ

لوگ بولے تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو معلوم ہوتا ہے تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے ﴿۱۸۵﴾ ہم جیسے انسان ہو کر تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو ہمارے

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾ ۚ فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

خیال میں تم ایک جھوٹے آدمی ہو۔ ﴿۱۸۶﴾ اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو آسمان کا کوئی ٹکڑا

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾ ؕ قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ

ہم پر گرا کر دکھا دو۔ ﴿۱۸۷﴾ شعیبؑ نے فرمایا کہ میرا رب ہی خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو ﴿۱۸۸﴾ جب ان لوگوں نے

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾

شعیب کی بات کو جھٹلا دیا تو ایک بڑے سخت دن میں چھتری کی طرح عذاب نے ان پر گھیرا ڈال دیا۔ ﴿۱۸۹﴾

ف ۱۷۳ قرآن مجید کی ایک آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے پتھر برسائے گئے اور جس کسی کو لگنا تھا اس پتھر پہ مجرم کا نام لکھا ہوا تھا۔ دیکھئے۔
۱۱۔ سورہ ھود آیت ۸۳

ع ۹ / ۱۶ / ۱۳

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَأْتِ بِـَٔايَةٍ إِن كُنتَ مِنَ

جیسی باتیں کرتے ہو۔ ﴿١٥٣﴾ آدمی ہمارے جیسے ہو اور باتیں بڑی بڑی کرتے ہو سچے ہو تو کوئی نشانی دکھادو

الصَّٰدِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِۦ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

توجانیں۔ ﴿١٥٤﴾ حضرت صالحؑ نے جواب میں فرمایا کہ اچھا لو یہ اونٹنی ہے اس کے پانی پینے کا ایک دن اور تمہارے سب جانوروں کے پانی پینے کا باری باری ایک ایک دن سب کو معلوم ہو جانا چاہیئے ﴿١٥٥﴾

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا

اور دیکھو اس اونٹنی کو تکلیف پہنچانے کی بری نیت سے کبھی چھونے کا خیال بھی نہ کرنا ورنہ ایک بڑے دن کے عذاب میں دھر لیے جاؤ گے۔ ﴿١٥٦﴾ صالحؑ کی برادری نے اس اونٹنی کے پیر کاٹ

فَأَصْبَحُوا۟ نَٰدِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَ

ڈالے اور صبح ہوتے ہوتے عذاب کو آتا دیکھ کر پچھتانا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ ﴿١٥٧﴾ ایک سخت عذاب نے انہیں آپکڑا اس واقعہ میں بھی عبرت کا نشان تھا پھر بھی لوگوں کی

مَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ

اکثریت ایمان لانے والی نہیں تھی۔ ﴿١٥٨﴾ اور بے شک تیرا پروردگار تو بڑا غالب زبردست ہوتے ہوئے بھی مہربانی کرنا زیادہ پسند فرماتا ہے ﴿١٥٩﴾ لوطؑ کی برادری نے

قَوْمُ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾

بھی رسولوں کی بات کو جھوٹ بتا کر رد کر دیا۔ ﴿١٦٠﴾ جبکہ ان کے برادر لوطؑ نے بڑی ہمدردی سے فرمایا کہ تم کو اللہ کی نافرمانی کے وبال کا ڈر کیوں نہیں۔ ﴿١٦١﴾

إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ

بے شک میں تو ایک پیغام جو میرے پاس امانت ہے تم تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ ﴿١٦٢﴾ اللہ کا خوف اور لحاظ کرو اور میرا کہا مان لو۔ ﴿١٦٣﴾ اور میں نے اس کام پر تم سے کچھ بھی

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ ٱلذُّكْرَانَ

اجر یا بدلے کا سوال کبھی نہیں کیا۔ مجھے تو اپنی محنت کا اجر رب العالمین ہی عطا فرمائے گا ﴿١٦٤﴾ چھوکروں کے اوپر بے شرمی کی نگاہ ڈال کر سارے جہان

مِنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ

میں تم بہت ہی بدنام ہو گئے ﴿١٦٥﴾ تمہارے رب نے اس کام کے لئے تمہارے لئے عورتیں پیدا کر دی ہیں اور تم ہو کہ اب حد سے

قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا۟ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَٰلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾

باہر نکل چکے ہو۔ ﴿١٦٦﴾ جواب میں قوم کے لوگ بولے کہ اے لوط اگر تم اپنی نصیحت سے باز نہ آئے تو ہماری آبادیوں سے تم کو ہر جگہ سے نکال باہر کر دیا جائے گا ﴿١٦٧﴾

قَالَ إِنِّى لِعَمَلِكُم مِّنَ ٱلْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِى وَأَهْلِى مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

لوطؑ نے پوری جرأت سے اعلان کیا کہ تمہارے ان کالے کرتوتوں پر میں سخت نفرت کا اعلان کرتا ہوں۔ ﴿١٦٨﴾ لوطؑ نے بڑے درد سے دعا کی کہ اے رب مجھے اور میرے ساتھ والوں کو انکے برے کام کے وبال سے نجات عطا فرما ﴿١٦٩﴾

فَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِى ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

بس ہم نے لوط کو اور اس کے ساتھ والوں کو اکٹھے بچا لیا۔ ﴿١٧٠﴾ لیکن لوطؑ کی بوڑھی عورت عذاب میں پھنس جانے والوں کے ساتھ رہنے کے سبب تباہ ہو گئی ﴿١٧١﴾ جب بستی چھوڑ کر لوطؑ اپنے ساتھیوں

منزل ۵

ف ١٥٦-١٥٧ دعوتِ حق کو دلیل سے سمجھنے کی بجائے قوم نے معجزہ طلب کیا تھا اور مانگا نبوت پر کوئی خرقِ عادت یا عجیب چیز دکھانے کا مطالبہ کیا حضرت صالحؑ نے ایک اونٹنی پیش کی۔ چونکہ اس علاقہ میں پانی کی تنگی تھی اور برادری کا گذر بسر مویشیوں پر منحصر تھا۔ گاؤں میں صرف ایک ہی بڑا کنواں تھا باولی کی طرح اس کا پھیلاؤ فراخ تھا پورے گاؤں کے جانور پانی پی لیتے لیکن معجزہ کی طلب پر اللہ نے حضرت صالحؑ کو ایک اونٹنی عطا کی۔ گاؤں کے سامنے کی ایک پہاڑی پھٹی اور اس میں سے ایک اونٹنی زندہ سلامت نکل پڑی۔ منہ میں ہرا چارہ لئے گاؤں میں آکر باولی کے پاس کھڑی ہو گئی اور اسی وقت ایک بچہ بھی جنا۔ اسے دیکھ کر گاؤں کے پورے مویشی بھاگ کھڑے ہوئے اور گاؤں میں بھگدڑ مچ گئی اور جھگڑا پڑ گیا۔ حضرت صالحؑ نے اس جھگڑے کا فیصلہ یوں فرمایا کہ تمہارے طلب کرنے سے اللہ نے یہ معجزہ بھیجا ہے اب اسے برداشت کئے بغیر کوئی راستہ نہیں۔ ہاں میں یہ کر سکتا ہوں کہ ایک دن گاؤں کی برادری کے سب جانور پانی پی لیں اور دوسرے دن صرف معجزہ کی یہ اونٹنی پانی پیئے گی اور تم نے اس اونٹنی کو چھونا نہیں۔ اسے ڈرانا نہیں بھگانا نہیں۔ لیکن چونکہ قوم نے تو خود ہی یہ معجزہ طلب کیا تھا اس لئے ان کی مصیبت کا سبب بھی یہی معجزہ بن گیا۔ ہوا یہ کہ اونٹنی ایک دن میں پوری باولی کا پانی پی کر خالی کر جاتی گاؤں کے جانوروں کو دوسرے دن کی باری پہ پانی میسر نہ ہونے سے برادری لڑنے مرنے پر تیار ہوئی۔

ع ٨ ١٩ ١٢

الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ

مزدر ڈرنا چاہیے جس کی امداد سے تمہارا زور چل پڑا ہے اور تم اس بات کو جانتے بھی ہو ﴿١٣٢﴾ اس نے پالتو چار پائے اور بیٹوں سے تمہاری بہت بھاری مدد فرمائی ﴿١٣٣﴾ باغیچے اور پانی کے جھرنوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ

سے بھی مدد فرمائی ﴿١٣٤﴾ نبی نے فرمایا کہ میں اس اطلاع کو تم تک پہنچانے میں بہت ہی بھیانک خوف کا احساس کرتا ہوں کہ اب ایک دن تم بڑے زبردست عذاب میں دھر لیے جاؤ گے ﴿١٣٥﴾ جواب میں قوم کے لوگ بولے کہ تم ہم

عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ

کو وعظ نصیحت کرو یا نہ کرو ہم جو کچھ کر رہے ہیں سب برابر ہے ﴿١٣٦﴾ بس کچھ نہیں پہلے لوگ بھی اخلاق کے وعظ سنا کر

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ

ایسی ہی باتیں بتایا کرتے تھے ﴿١٣٧﴾ ہم کو کسی عذاب یا سزا کا کوئی خطرہ نہیں ﴿١٣٨﴾ ہود علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی کی دعوت کو جھوٹ جانا تو ہم نے انکو ہلاک و برباد کر ڈالا اس قوم کی

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

تباہی اور ویرانی میں عبرت کا سامان موجود ہے پھر بھی بہت سے لوگ ایمان کو اب بھی قبول نہیں رکھتے ﴿١٣٩﴾ اور بیشک بات تو یہ ہے کہ تیرا رب بہت ہی غلبہ والا ہے پھر بھی رحم کرنا اُسے

الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ

زیادہ محبوب ہے ﴿١٤٠﴾ قوم ثمود نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا ﴿١٤١﴾ جب ان کے بھائی صالحؑ نے انہیں نصیحت کی کہ کیا تم اللہ کی نافرمانی

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَ

سے باز نہیں آؤ گے ﴿١٤٢﴾ بیشک میں شبہ والا ایک پیغام جو میرے پاس تمہارے لئے ایک امانت ہے اسے قبول کر لو ﴿١٤٣﴾ اللہ کا ادب لحاظ رکھو اور میری اطاعت کرو اسی میں تمہارا بھلا ہے ﴿١٤٤﴾ میں

مَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

نے اس امانت کو تم تک پہنچانے میں کسی اجر کا سوال کبھی نہیں کیا۔ میرا حق الخدمت ربّ العالمین ہی عطا فرما سکتا ہے ﴿١٤٥﴾

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ

ابھی جس طرح امن چین سے مزے کر رہے ہو تو کیا آگے بھی تم کو کھلی چھوٹ ملتی رہیگی؟ ﴿١٤٦﴾ یہ باغیچے اور جھرنے کیا تمہاری ملکیت میں سدا رہنے والے ہیں؟ ﴿١٤٧﴾ اور یہ کھیتیاں اور کھجوروں

وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾

کے گچھے جو مارے وزن کے لوٹے پڑتے ہیں ﴿١٤٨﴾ اور پہاڑوں کو تراش تراش کر بھاری عمارتیں بنا کر اتراتے ہو ﴿١٤٩﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ

بھلے آدمیو اللہ سے کچھ تو ڈرو اور میرا کہا مان کر اپنے بچاؤ کی فکر بھی کرو ﴿١٥٠﴾ اُچکے اور بے لگام سرداروں کے حکم کو ماننے سے انکار کر دو ﴿١٥١﴾ جو لوگ زمین میں اُدھم مچا کر

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

فساد کرتے پھرتے ہیں اور اصلاح اور سدھار کی باتوں کو پسند نہیں کرتے ان کے خلاف بغاوت کر دو ﴿١٥٢﴾ لوگوں نے جواب دیا کہ تم کو کسی نے جادو کر دیا ہے اسلئے مخبطی

ف ۱۳۳-۱۳۴ پتھریلے علاقے میں گھاس چارے کی کمی کے باوجود مویشی کی کثرت نیز خاندان اور قبائل کی حکومت کے دور میں بیٹوں کی کثرت ان کی فوجی قوت بن گئی پہاڑی علاقوں کے نشیب میں بیچ میں ستھری زمین عطا کی اس پر ہرے بھرے باغ اور چٹانوں کے بیچ بہنے والے جھرنوں سے پانی کی کوئی کمی نہ رہی۔ مکان بنانے کا فن ایسا شاندار عطا فرمایا کہ فقط چھینی ہتھوڑی سے پہاڑیوں کے جڑ کرید کر اپنی رہائش گاہ بھی بنالی۔ پھر جب مستی آئی تو بیکار عمارتیں بھی بنانے لگے جن کا کچھ کام نہیں۔ کہیں کھمبے کھڑے کئے، کہیں نشان، کہیں اونچے مینار، کہیں لاٹ، کہیں اپنے پرکھوں کی ساکھ اور شان بتانے کو بڑے بڑے نشان کھڑے کئے اور عجب نہیں کہ قبروں پر بڑی بڑی عمارتیں بھی بنائی ہوں یہ سب کام کسی مخلوق کو نفع پہنچانے یا وہاں لوگوں کے رہنے بسنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی دھاک اور دبدبہ شان و شوکت دکھانے کو کئے۔ دوسری جانب غریب عوام پر اپنی پکڑ سخت کر دی جبکہ مال و دولت کی فراوانی پر تو غریبوں کی مدد کرنی چاہیئے تھی۔ ان سب گناہوں کے ساتھ ان میں خدا کے خوف اور اپنے مالک کا لحاظ نہیں رہا۔ تو آخر میں فنا کر دیئے گئے۔ یہ قوم تھی حضرت ھود علیہ السلام کی جو قوم عاد کے نام سے تاریخ میں بدنام ہوئی۔

ع ١٨
٧
١١

كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١١٢ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ۝١١٣ وَ
سے مجھے کیا مطلب (۱۱۲) تم کو کچھ بھی سوجھ بوجھ ہو تو یہ بات دھیان میں رکھو کہ ان کا حساب لینا میرے رب کی ذمہ داری ہے (۱۱۳) اور

مَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝١١٤ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝١١٥ قَالُوا لَئِن
میں کسی بھی ایمان والے کو اپنی مجلس میں آنے سے روک نہیں سکتا۔ (۱۱۴) میں تو کھلے طور پر ہر ایک کو ڈرانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (۱۱۵) نوح کی ایسی مناسب اور کھری

لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝١١٦ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي
کھری باتوں کے مقابلہ میں قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح تم باز نہ آئے اور اپنا کام بند نہیں کیا تو ہم تم کو پتھروں سے مار ڈالیں گے ۔ (۱۱۶) نوح نے اپنے رب سے فریاد کر دی کہ اے رب میری قوم نے میری دعوت

كَذَّبُونِ ۝١١٧ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ
کو جھوٹا بتا کر رد کر دیا۔ (۱۱۷) بس اب تو ہی میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے کہ میرے اور ان کے بیچ جدائی ہو جائے، اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان والوں کو

الْمُؤْمِنِينَ ۝١١٨ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝١١٩ ثُمَّ
نجات عطا فرما۔ (۱۱۸) بس ہم نے نوح کو اور اس کے ساتھیوں کو کھچا کھچ بھری کشتی میں سوار کر کے نجات دی، (۱۱۹) ان کے

أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝١٢٠ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ
سوا جو باقی لوگ تھے ان کو ہم نے پانی میں ڈبا ڈبا کر مار ڈالا (۱۲۰) بے شک اس قصہ میں ایک نشان موجود ہے مگر بہت سے لوگ ایمان نہیں

مُؤْمِنِينَ ۝١٢١ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝١٢٢ كَذَّبَتْ عَادٌ
لاتے ۔ (۱۲۱) اور سچی بات یہ ہے کہ تیرا رب بہت ہی غالب ہو کر بھی مہربان ہے (۱۲۲) عاد کی قوم بھی ہمارے پیغمبروں کی دعوت کو

الْمُرْسَلِينَ ۝١٢٣ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٢٤ إِنِّي لَكُمْ
جھوٹی بتا کر ہلاک ہو چکی ہے (۱۲۳) یاد کرو اس وقت کو جب ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے فریاد کیا کہ تم کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا (۱۲۴) میں تمہارے لئے امانت

رَسُولٌ أَمِينٌ ۝١٢٥ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٢٦ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
دار رسول ہوں ۔ (۱۲۵) اللہ کی نافرمانی سے بچو اور میرا کہا مان لو اسی میں تمہارا بھلا ہے، (۱۲۶) اس امانت کو تم تک پہنچانے میں تم سے کسی اجر کا سوال بھی

أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٢٧ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ
نہیں کیا میری محنت کا اجر تو رب العالمین ہی عطا فرمائے گا ۔ (۱۲۷) یہ کیا حرکت کرتے ہو کہ ہر اونچے مقام پر بیکار اور بے مقصد

آيَةً تَعْبَثُونَ ۝١٢٨ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝١٢٩ وَإِذَا
یادگار کھڑی کرتے ہو ۔ (۱۲۸) تعمیر اور کاریگری کے فن کا غلط استعمال کر کے بڑے بڑے محل بناتے ہو گویا تم کو یہاں سدا کے لئے رہنا ہے (۱۲۹) اور جب کسی پر

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝١٣٠ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٣١ وَاتَّقُوا
ہاتھ ڈالتے ہو تو بہت سختی سے پیش آتے ہو۔ (۱۳۰) اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اسی میں تمہاری بھلائی ہے (۱۳۱) اس اللہ سے تم کو

منزل ۵

ف ۱۱۳ - ۱۱۵ ہر نبی کی دعوت عام ہوتی ہے کسی خاص طبقہ کی مالی حیثیت کم ہونے سے یا پیشے کے لحاظ سے دوسروں کی نگاہ میں اسے ذلیل سمجھا جا رہا ہو تو بھی اللہ کے نبی کی تعلیم کے حصول میں ہر ایک کو برابری کا حق پہنچتا ہے اس بات کو سمجھنے کے لئے چند ضروری باتیں پیش خدمت ہیں جو سورہ ھود (۱۱) کی آیات نمبر ۲۹ - ۳۱ کے مضمون کا خلاصہ ہے

النصف

نبی اپنے مشن اور دعوت پر اجرت اور مزدوری نہیں لیتے ایمان والوں میں طبقاتی فرق کو تسلیم نہیں کرتے۔ جاہلیت کی باتوں کو مٹانے آتے ہیں، کمی سمجھے جانے والے طبقہ کی بے عزتی اور بے ادبی کے چلن کو دنیا میں بند کر دینا چاہتے ہیں۔ اللہ کے خزانوں کے اختیار ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ غیب کے علم کا دعویٰ نہیں کرتے، فرشتہ ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کرتے، سماج میں جس کو حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے اپنی تعلیم و تربیت میں اس طبقہ کا زیادہ خیال فرماتے ہیں تاکہ گرے ہوئے لوگوں کو اونچا اٹھایا جائے۔ قرآن مجید کی سورہ عبس جس کا نمبر ۸۰ ہے اسے بھی دیکھ لیا جائے تو انشاء اللہ اس مضمون کا مزید خلاصہ سمجھ میں آجائے گا۔

ع ۶
۱۸
۱۰

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

کے سامنے نزدیک کردی جائے گی ۔ ﴿۹۰﴾ اور گمراہ لوگوں کے سامنے دوزخ کو قریب کردیا جائیگا ﴿۹۱﴾ اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اللہ کے سوا جن

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ ؕ

کی عبادت میں لگے تھے وہ کہاں گئے ﴿۹۲﴾ اللہ کے سوا کیا ان لوگوں نے کبھی تمہاری مدد کی تھی یا آج کیا وہ لوگ خود اپنی مدد آپ بھی کرسکتے ہیں ۔ ﴿۹۳﴾

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ ؕ قَالُوْا

یہ سب گمراہ لوگ اس دن اوندھے منہ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے ﴿۹۴﴾ اور ان کے ساتھ ساتھ ابلیس کا پورا لشکر بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا ﴿۹۵﴾ وہاں جہنم میں

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ

اُن سب کا آپس میں بہت جم کر لڑائی جھگڑا ہوگا ۔ ﴿۹۶﴾ کہیں گے اللہ کی قسم واقعی ہم لوگ بہت ہی کھلی ہوئی گمراہی میں گرفتار تھے ﴿۹۷﴾ جب

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا

تم کو ربُّ العالمین کے برابر ہم سمجھتے رہے ۔ ف۹۸ ﴿۹۸﴾ اور بڑے مجرم لوگوں نے ہم کو اس غلط راستے پر ڈال دیا ﴿۹۹﴾ اب تو ایسی بری حالت

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

میں آپھنسے ہیں کہ ہماری شفاعت کرنیوالا بھی کوئی نظر نہیں آتا ﴿۱۰۰﴾ ہائے افسوس کہ اب کوئی دوست بھی نہیں دکھائی دیتا اور غم کو ہلکا کرنیوالا کوئی ساتھی بھی نہ رہا ﴿۱۰۱﴾ کاش پھر ایک بار دنیا میں جانے کا موقع مل جائے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

تو اپنا ایمان سنبھال کر لے آتے ۔ ف ﴿۱۰۲﴾ اس بیان میں ایک نشان موجود ہے اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کی بڑی مقدار ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ ع كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ

سے محروم ہے ﴿۱۰۳﴾ اور بے شک آپ کا رب بڑا زبردست ہوکر بھی ان کے حال پر رحم فرمانا چاہتا ہے ﴿۱۰۴﴾ نوح کی قوم نے بھی پیغام پہنچانے والوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ

کی بات کو جھوٹ بتایا ۔ ﴿۱۰۵﴾ اور جب ان کے بھائی نوح ؑ نے اُن سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے بچاؤ کی اطلاع پر بے دھیانی کیسے کر رہے ہو ﴿۱۰۶﴾ میں نے جو اطلاع اور خبر تم کو دی

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ۚ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

یہ ایک امانت تھی جو تم تک میں نے پہنچادی ہے ﴿۱۰۷﴾ اللہ کے احکام کا ادب کرو اور میری بات مان لو ۔ ﴿۱۰۸﴾ میں نے سچ بات کی اطلاع دینے پر تم سے اجر نہیں

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ ؕ

مانگا میری محنت کا بدلہ صرف اللہ ربُّ العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۰۹﴾ اللہ کی بات کا لحاظ کرو اور میرے ساتھ چل پڑو ﴿۱۱۰﴾

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ؕ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا

قوم کے لوگ جواب میں بولے کیا ہم تمہاری بات مان لیں جبکہ تمہارے ساتھ چلنے والے کام کاج کے لحاظ سے نہایت ہی گرے پڑے لوگ ہیں ﴿۱۱۱﴾ نوح ؑ نے فرمایا کہ ان کے کام کاج کی معلومات

ف۹۸ یہاں دنیا میں بہت سے لوگوں نے بتوں کو، پہاڑوں، ندی نالوں، درختوں کو اور اپنے جیسے انسانوں کو ربّ العالمین کے برابر درجہ دیا یعنی کھیتی بیٹے، شفا، کامیابی، فتح، روزی وغیرہ میں ان کو نفع نقصان پہنچانے والا مانتے رہے یہی ہے رب العالمین کے برابر دوسروں کو درجہ دینا جب کہ یہ سب کوئی مخلوق تھے خالق اس میں کوئی نہیں تھا پھر بھی اصل مالک کے برابر اس کی مخلوق کو مان کر اپنا ہی ستیاناس کر لیا ۔

ع ۵ ۳۶ ۹

ف۱۰۲ ایمان تو ہر آدمی کے دل میں کسی نہ کسی درجہ میں ہے لیکن آس پاس کا ماحول اُسے مشرک بنانے پر آمادہ کرتا ہے کوئی زور لگا کر ایمان کو سنبھال کر ساتھ لے جانے کی فکر کرے تو لاکھوں ڈاکو راستے میں نیکی کا لباس پہن کر اسے ٹھگ لیتے ہیں مذہب کے نام پر بھی بہت سے مذہبی دوکاندار لوگوں کا مال ناحق ڈکار جاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے بھٹکا دیتے ہیں، آخرت میں جا کر ہر ایک کو احساس ہوگا کہ کاش اپنا ایمان سنبھال سنوار کر ساتھ لایا ہوتا اور نیک عمل کئے ہوتے تو آج یہ درگت اور مایوسی کا سامنا نہ ہوتا ۔ دیکھئے ۔

(۹) التوبہ آیت ۳۴

إِبْرٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ

کر سنا دیجئے ﴿۶۹﴾ جب انھوں نے اپنے والد اور اپنی برادری سے کہا کہ تم یہ کس کس کی بندگی میں لگے ہو۔ ﴿۷۰﴾ جواب میں لوگ بولے کہ ہم

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ

تو بتوں کی بندگی کرتے ہیں اور ان کے سامنے بیٹھ کر دھیان جماتے ہیں ﴿۷۱﴾ ابراہیمؑ بولے کہ جب تم ان سے دعا کرتے ہو تو کیا وہ تمہاری دعا

تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا

سنتے بھی ہیں۔ ﴿۷۲﴾ یا تم کو یہ بت کبھی کوئی نفع پہنچا سکے یا ان کی کبھی جرأت ہوئی کہ تم کو کچھ نقصان پہنچا سکے ﴿۷۳﴾ قوم کے لوگ بولے کہ بلکہ ہم نے اپنے بڑے باپ دادوں

كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَ

کو اسی طرح کرتے ہوئے پایا ہے ﴿۷۴﴾ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جن کی عبادت میں لگے پڑے ہو ان کی حالت حیثیت پر تم نے کبھی کھلی آنکھوں سوچ بچار بھی کیا ہے؟ ﴿۷۵﴾ تم اور تمہارے اگلے

آبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٧﴾

باپ دادے بغیر سوچ سمجھے یہ کیسی حرکت کئے جا رہے ہو۔ ﴿۷۶﴾ رب العلمین کے سوا میں ان سب کے خلاف عداوت اور بغاوت کا اعلان کرتا ہوں۔ ﴿۷۷﴾ ف

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾

جن رب العلمین تو صرف وہی ہو سکتا ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور مجھے ہدایت کی راہ بھی وہی بتاتا ہے ﴿۷۸﴾ وہی مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا بھی وہی ہے۔ ﴿۷۹﴾ ف

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾

اور جب میں بیمار پڑوں تو اسی کے شفا عطا فرمانے سے مجھے تندرستی حاصل ہو سکتی ہے ﴿۸۰﴾ ف مجھ کو موت بھی اسی نے دینی ہے اور پھر زندہ بھی مجھ کو وہی کرے گا۔ ﴿۸۱﴾

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي

میں نے تو اسی سے آس لگا رکھی ہے کہ انصاف کے دن میری بھول چوک کو وہی معاف فرمائے گا۔ ﴿۸۲﴾ اے میرے پروردگار مجھے دانشمندی

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي

اور دانائی عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما لے۔ ﴿۸۳﴾ اور آئندہ آنے والے لوگوں کی زبانوں پر بھی میری دعوت کا چرچا صداقت کی بنیاد

الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي

پر جاری رکھیئے۔ ﴿۸۴﴾ اور مجھ کو نعمت والی جنت کا وارث بنا دے ﴿۸۵﴾ اور میرے باپ کو معاف کر دے

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا

کہ اس نے صحیح راستہ چھوڑ دیا ہے ﴿۸۶﴾ اور جس دن مردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اس دن کی رسوائی اور ذلت سے مجھے بچائے رکھیو ﴿۸۷﴾ واقعی وہ دن ایسا

يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ

ہوگا کہ مال اور بیٹے کچھ بھی نفع نہ دیں گے۔ ﴿۸۸﴾ ہاں مگر جو اس دن اللہ کے حضور دل سے اسلام لا کر حاضر ہو، وہی نجات پا سکے گا۔ ﴿۸۹﴾ اور اس دن جنت پرہیزگاروں

منزل ۵

نصف

ف ۷۷ کوئی بھی مشرک ہو اور کتنا ہی شرک کرے مگر کبھی نہ کبھی غیر اللہ سے اس کی آس ٹوٹتی ہے اور اللہ کی عبادت بھی جی کرے یا کر کے ضرورت پڑنے پر کچھ نہ کچھ کر ہی لیتا ہے اس لیے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ رب العلمین کے سوا، میں ان سب کے خلاف دشمنی کا اعلان کرتا ہوں۔

ف ۷۸ کوئی مشرک اپنے بتوں سے یا کسی صاحب قبر سے ہدایت نہیں مانگتا۔ بیٹے، مال، تندرستی اور دشمنوں پر فتح وغیرہ سب کچھ مانگ لیگا مگر سیدھے راستے کی توفیق نہیں مانگتا اس کے صاف معنیٰ یہ ہوئے کہ اللہ ہادی برحق ہے اور ہدایت سب سے بڑی نعمت ہے لیکن مشرکین کو ہدایت کی کچھ بھی پرواہ نہیں، مادّی اسباب کی طلب سے انہیں فرصت ہی نہیں کہ اصل نعمت کی انہیں ضرورت محسوس ہو۔

ف ۷۹ بھوک میں کھانا اور پیاس میں پانی انسان کی بڑی بڑی ضروریات میں ہے۔ اس کا انتظام اللہ نے جس ترتیب کے ساتھ قائم فرما دیا ہے اُسے دیکھ کر کسی بھی آدمی کو اپنے رب کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔

ف ۸۰ بیماری میں مرض کی صحیح تشخیص اور دوا کی تجویز سب کچھ اپنی جگہ اچھے سے اچھی ہو تب بھی اللہ کے شفا عطا فرمائے بغیر کسی کو شفا حاصل ہو نہیں سکتی۔ آج کے دور میں آدمی نے اللہ کی پیدا کی ہوئی دواؤں میں کافی کھوج بین سے بہت سی عجیب عجیب اور جلد اثر کرنیوالی دوا، انجکشن، جراحی اور سرجری کا علم حاصل کر لیا مگر پھر بھی قانونِ قدرت میں اللہ کا فیصلہ اٹل ہے چاہے تندرستی عطا کرے چاہے نہ کرے یہیں آکر بڑے بڑے ڈاکٹر بھی گھٹنے ٹیک دیتے ہیں کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا جو مالک کو منظور ہے وہی ہوگا۔ یعنی مریض اب نہیں بچ سکتا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے عقیدہ کا اظہار کر کے بتا دیا کہ شفا دینا بھی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کو یہ امید ہوگئی ہے کہ ہمارا رب ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ (۵۱) اور ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کے ذریعہ حکم بھیجا کہ ہمارے بندوں کو

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ

لیکر راتوں رات چل پڑو فرعونیوں کی طرف سے تمہارا پیچھا بھی کیا جائے گا۔ (۵۲) ادھر فرعون نے تمام شہروں میں سرکاری افسروں کو گھیر لانے کے لئے

حٰشِرِیْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

روانہ کیا۔ (۵۳) یقیناً وہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کی کوئی ہستی نہیں۔ (۵۴) مگر انہوں نے ہم کو غصہ دلا کر ہمارا

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

بہت جی جلا دیا ہے۔ (۵۵) اور یقیناً یہ لوگ ہم سب کے لئے خطرہ ہیں اسلئے ہم کو اپنا بچاؤ کرنا لازمی ہوگیا ہے (۵۶) اس طرح ہم نے فرعونیوں کو ہرے بھرے باغوں اور پانی سے بھرپور چشموں سے

وَّعُیُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ

نکال باہر کیا، (۵۷) اور ہم نے ان کو خزانوں اور باعزت مکانوں سے بے دخل کر دیا (۵۸) اور اسی طرح کی چیزیں ہم نے وراثت میں بنی اسرائیل کو دینے کا

اِسْرَآءِیْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

راستہ ہموار کر دیا۔ (۵۹) دن نکلنے کے پہلے پہلے فرعون اور اسکا لشکر ان کے پیچھے آ لگا (۶۰) پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو نزدیک سے دیکھ لیا

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ

تو موسیٰؑ کے ساتھی بول پڑے کہ اب تو ہم سب کے سب اکٹھے دھر لیے گئے (۶۱) موسیٰؑ نے فرمایا کہ فرعون کا لشکر ہمکو پکڑ لے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھکو

سَیَهْدِیْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ

ابھی فوراً راستہ بتا دے گا۔ (۶۲) بس ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیج کر حکم دیا کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو بس اس حکم پر عمل کرتے ہی سمندر پھٹ

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ

گیا اور اس کے ہر حصہ میں بڑے بڑے پہاڑی راستے بن گئے۔ (۶۳) اور ادھر پیچھا کرنے والے فرعونی لشکر کو بھی ہم

الْاٰخَرِیْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ

نے اس جگہ کے قریب پہنچا دیا۔ (۶۴) اور ہم نے موسیٰؑ کو اور ان کے ساتھ والے سب کے سب لوگوں کو بچا لیا۔ (۶۵) اور انکا پیچھا کرنے والے

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

لشکر کو ہم نے ڈبا ڈبا کر مار ڈالا۔ (۶۶) اس واقعہ میں بڑی عبرت اور نشان ہے مگر لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ

ایمان لانے کو تیار نہیں۔ (۶۷) اور تیرا رب واقعی بہت زبردست ہو کر بھی رحم کرنا چاہتا ہے۔ (۶۸) اور اب آپ ان لوگوں پر ابراہیمؑ کا قصہ پڑھ

ف ۵۹ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے آزادی ملنے پر فرعون سے بھی کہیں زیادہ سامان اور اسباب دنیا ملنے کا راستہ ہموار ہوگیا۔

ف ۶۳ پانی پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا۔ بیچ میں راستے ایسے بن گئے جیسے پہاڑوں کے بیچ قدرتی کھلے راستے ہوتے ہیں۔

ف ۶۸ یعنی ایمان لے آئیں تو پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں اور اللہ جو باوجود بہت ہی طاقتور، غالب، قہار، جبار، انتقام لینے والا اور سخت پکڑنے والا ہو کر بھی بندوں کے حال پر رحم کرنا زیادہ پسند فرماتا ہے ایسے رب پر ایمان لا کر جو آدمی اپنے آپ کو اس کی مہربانی کا مستحق نہ بنا سکے تو ایسا شخص بدنصیب ہے۔

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾

تاکہ یہ سرکاری کارکن تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لاکر حاضر کریں ﴿۳۷﴾ بس پھر کیا تھا بہت بھاری تعداد میں ایک معلوم دن کے خاص مقرر وقت پر جادوگر جمع کرلیے گئے ﴿۳۸﴾

وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ

اور لوگوں میں اعلان کردیا گیا کہ تم کو شاہی حکم کے مطابق جمع ہونے کا کیا خوب موقع دیا گیا ہے ۔ ﴿۳۹﴾ تاکہ جادوگر غالب آجائیں تو ہم سب ان کی

اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

راہ پر چل پڑیں گے ۔ ﴿۴۰﴾ سب کے سب جادوگر جب دربار میں جمع ہوچکے تو جادوگروں نے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے

اَىِٕنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ

ہوئے فرعون سے مطالبہ کردیا کہ ہم غالب آجائیں تو حضور ہم کو کچھ ملے گا بھی ؟ ﴿۴۱﴾ فرعون جھینپ کر بولا کہ ہاں ہاں کیوں نہیں بلکہ ضرور تم سب کو ہمارے

اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

شاہی دربار میں ہم اپنے قریب بیٹھنے کیلئے خاص مقام عطا کریں گے ﴿۴۲﴾ موسیٰؑ بولے کہ جو کچھ تم کو ڈالنا ہے ڈال دو ۔ ﴿۴۳﴾

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِیَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

تب جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال کر کہا کہ فرعون کی عزت اور اقبال کی قسم ہم ہی غالب

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

ہوں گے ۔ ﴿۴۴﴾ پھر موسیٰؑ نے جیسے ہی اپنا عصا ڈالا جادوگروں کے پورے بناوٹی کرتب کو اس نے نگل لیا ۔ ﴿۴۵﴾

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ

یہ منظر دیکھتے ہی جادوگر فوراً سجدے میں اس طرح گر پڑے جیسے انکو بے اختیار سجدہ میں گرا دیا گیا ہو ﴿۴۶﴾ اور اعلان کردیا کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے ﴿۴۷﴾ جو موسیٰؑ اور ہارونؑ

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ

کا رب ہے وہی ہمارا رب ہے ۔ ﴿۴۸﴾ فرعون چیخا چلایا اور بکنے لگا کہ میری اجازت کے بغیر تم نے ایمان لانے کی جرأت کیسے کرلی بس اب ہم کو معلوم

لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ

ہوگیا کہ موسیٰؑ ہی تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے اب تم کو بہت جلد اس کا انجام معلوم ہوجائے گا، سن لو کہ تم

اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾

سب کا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ کر رکھ دوں گا اور تم سب کو اکٹھے سولی پر ٹانگ دوں گا ﴿۴۹﴾

قَالُوْا لَا ضَیْرَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا

جادوگروں نے فرعون کے منہ پر کہہ دیا کہ چاہے کل نہیں آج ہی سہی کیا حرج ہے جبکہ ہم کو اپنے رب کے یہاں لوٹ کر جانا ہی ہے ﴿۵۰﴾ ہم نے اپنے ایمان کا اعلان سب سے اوّل کردیا ہے اس لئے اب ہم

منزل ۵

بلکہ حضرت موسیٰؑ کا صرف یہ مطالبہ تھا کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو ہم خود تمہارا ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے لیکن فرعون نے اپنے درباریوں کو اکسایا کہ یہ تو تم کو اپنے جادو کے بل پر تمہارے وطن سے بے دخل کرنے آیا ہے۔

ف ۳۹ تمام سرکاری افسروں کو ملک کا انتظام چلانے کے بجائے جادوگر جیسے ذلیل پیشہ لوگوں کو شاہی دربار کی حاضری پر جمع کرنے پر لگا دیا گیا سودے بازی میں یہ طے ہوا کہ جادوگر کامیاب ہوں گے تو انھیں شاہی دربار میں وزیر کا درجہ دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ہزاروں جادوگروں کو درباری وزارت کی کرسی دی جائے، تو اس دربار کا دکھاوا جادوگروں، مداریوں سے بھرپور ہونے میں کچھ شبہ نہیں رہتا۔ لیکن فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے معجزہ کو دیکھ کر بدحواسی میں ایسی حرکت کر ڈالی جو کسی بادشاہ کی شان کے خلاف تھی ہی بلکہ کسی معمولی درجہ کا زمیندار بھی ایسی حرکت سے شرم سے پانی پانی ہوجاتا۔

ف ۴۰ بیوقوفی کی حد کردی کہ جہاں قانون نافذ کرنے کے اجتماعی فیصلے فرعون کے دربار میں ہوتے تھے وہاں یہ طے کیا گیا کہ اگر مقابلہ میں جادوگر غالب آجائیں تو ہم سب ان کی راہ اختیار کرلیں گے۔ یعنی ہم بھی سانپ، رسّی، بنگی، پٹارا، مرلی ڈھولک، بین، ڈمرو، مونگس اور میلی جھولی لٹکائے پھریں گے، توبہ توبہ

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ
شامل فرمایا۔ ﴿٢١﴾ اور کیا یہ تیرا مجھ پر اتنا بڑا احسان ہو گیا جس کے بدلے تو بنی اسرائیل کی پوری قوم کو اپنا

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
غلام بنائے رکھے گا ﴿٢٢﴾ فرعون چیخا کہ بتاؤ یہ رب العالمین کون ہے۔ ﴿٢٣﴾ موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہی جو رب ہے تمام آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ
کا اور زمین کا اور ان کے درمیان میں جو کچھ ہے سب کا پروردگار وہی اکیلا ہے اگر تم کو یقین لانا ہے تو یہ جواب کافی ہے ﴿٢٤﴾ فرعون نے اپنے آس پاس کے حوالی موالی سے دل لگی کہا کیا تم نے

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ
سنا نہیں کہ موسیٰؑ کیا کہے جا رہا ہے۔ ﴿٢٥﴾ موسیٰؑ پوری طاقت سے بولے کہ وہی اللہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی وہی ایک رب ہے ﴿٢٦﴾ فرعون نے کہا

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ
کہ یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ان کے ہوش ٹھکانے پر نہیں معلوم ہوتے ﴿٢٧﴾ موسیٰؑ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ تم کو عقل ہو تو کان

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ
کھول کر سن لو کہ مشرق اور مغرب اور ان سب کے درمیان جو کچھ بھی ہے ان سب کا رب بھی صرف وہی اکیلا ہے، ﴿٢٨﴾ فرعون نے کہا کہ موسیٰؑ تم نے میرے

اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ
سوا کسی اور کو اپنا معبود بنایا تو میں تم کو جیل خانہ بھیج دوں گا۔ ﴿٢٩﴾ موسیٰؑ نے فرمایا کہ میں اپنی دعوت پر تم کو کھلی دلیل والی کوئی

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾
چیز پیش کر دکھاؤں تب بھی؟ ﴿٣٠﴾ تب فرعون نے کہا کہ ہاں اگر سچے ہو تو لاؤ دکھا دو۔ ﴿٣١﴾

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا
بس پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ فوراً ایک کھلے طور پر نظر آنے والا بڑا سانپ بن گیا۔ ﴿٣٢﴾ اور جیسے ہی حضرت موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ باہر نکال

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
کر ظاہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے روشن ہو گیا۔ ﴿٣٣﴾ فرعون نے اپنے آس پاس بیٹھے درباریوں سے کہا کہ ارے یہ تو ایک بڑا ماہر

عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا
جادوگر ہے، ﴿٣٤﴾ اس کا ارادہ اب معلوم ہو گیا کہ جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے اب تم انتظامی صلاح دو کہ اس کا مقابلہ کس طرح

تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾
کیا جائے۔ ﴿٣٥﴾ جواب میں درباریوں نے کہا کہ موسیٰؑ اور ان کے بھائی کو ابھی بندش میں رکھیے اور تمام شہروں میں سرکاری کارکنوں کو اعلان کے لئے بھیجئے ﴿٣٦﴾

ف ٢٢ یعنی بچپن میں تو نے میری پرورش کی اور بے خبری میں تیرا ایک آدمی میرے ہاتھوں مر گیا۔ یہ تیرے اتنے بڑے احسان تو نہیں کہ میری پوری قوم کی قوم کو اپنی غلامی میں جکڑ رکھے۔

ف ٢٦ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی معرفت کے وعظ میں دربارِ فرعون میں بڑی دلیری ہمت اور طاقت سے اللہ کے بھروسہ پر دعوتِ توحید پیش کی جس میں یہ جملہ بہت اہم ہے کہ اللہ تمہارا تو پالنہار ہے ہی لیکن تم سب کے باپ دادے بھی اسی کا دیا کھا پی کر، مر کھپ کر اسی کے دربار میں پہنچ گئے بھولو مت کہ تم کو بھی اسی کی طرف رجوع ہونا ہے۔

ف ٢٧ بھرے دربار میں حضرت موسیٰ نے للکارا کہ فرعون تو اور تیرے درباری اور تم سب کے باپ دادے جس کی دی ہوئی روزی سے پلتے ہو اسی کی بندگی کی میں دعوت دے رہا ہوں اس پر فرعون کو کچھ جواب نہ سوجھا تو الٹا یہ کہنے لگا کہ دربار کے آداب کا بھی اس شخص کو ذرا خیال نہیں یہ تو دیوانے جیسی باتیں کرتا ہے ہمارے راج محل میں ایسی ہمت دکھانا کسی عقلمند آدمی کا کام نہیں۔

ع ٢ / ٢٤ / ٦

ف ٣٥ حق کے مقابلہ میں فرعون کی طرح اب بھی دنیا میں بہت سے سیاسی لوگ جھوٹ سے اپنا کام چلاتے ہیں حضرت موسیٰ نے اپنی تقریر میں یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ مصر سے ہم فرعون اور اس کی قوم کو نکال دینا چاہتے ہیں،

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

...ال دیا اس کا بھیانک نتیجہ بہت جلد ان کے سامنے آجائے گا ⑥ کیا ان کی نگاہ زمین کی پیداوار کی طرف نہیں گئی کہ ہم نے اس میں سے کتنی بھاری

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

تعداد میں رونق والے جوڑے اگا دیئے ⑦ اس میں ان کے لیے ایک بڑی اہم نشانی تھی مگر ان کی اکثریت ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ

سے محروم ہے ⑧ آپ کا رب بہت ہی غلبہ والا اور مہربان ہے ⑨ ر جب آپ کے رب نے موسیٰ کو حکم دیا کہ

مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ لا قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾

ظالم قوم کی طرف تم کو جا پہنچنا ہے ⑩ فرعون کی قوم کی طرف جاکر کہو کہ کیا یہ لوگ ہم سے بھی نہیں ڈرتے ⑪

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ ؕ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا

...ٰ نے عرض کیا کہ اے رب مجھے اندیشہ ہے کہ میری بات کو یہ لوگ سچ نہیں مانیں گے ⑫ میرا سینہ تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان

يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

...ا بر نہیں چلتی اس لیے ہارونؑ کی طرف بھی آپ یہ حکم بھیج دیجیے ⑬ اور مجھ پر قوم فرعون کا ایک مقدمہ بھی باقی ہے مجھے خوف ہے کہ جیسے ہی

...ن يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ صلے ج قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾

...نکے پاس پہنچا وہ مجھے قتل کر دیں گے ⑭ رب نے فرمان جاری کیا ہرگز نہیں ان کی کیا مجال ہے کہ تم کو قتل کر سکیں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور خوب سنتے ہیں ⑮

...اْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ لا اَنْ اَرْسِلْ

...عون کے پاس جا کر یہ اعلان کر دو کہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں ⑯ اور یہ مطالبہ کرو کہ بنی اسرائیل

مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ ؕ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ

...ہمارے ساتھ بھیج دو ⑰ فرعون چیخ کر بولا کہ اے موسیٰؑ کیا ہم نے تم کو اپنے درباری ماحول میں بچپن سے پرورش نہیں کی تھی اور

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ لا وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ

...پنی عمر کے کئی برس ہمارے ساتھ رہ چکے ہو ⑱ ر اور تم نے وہ کام بھی کیا یعنی ایک آدمی کو مار ڈالا کیا وہ کام تم کو کرنا چاہیے تھا اور اب تم وہ ہو کہ

...تَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ ط

...ے احسانات کی بھی تم کو کچھ قدر نہ رہی ⑲ موسیٰؑ بولے کہ ہاں بغیر کسی ارادے کے وہ آدمی میرے ہاتھ سے مر گیا تھا مگر یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا ⑳

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ

...ے ہاتھ سے قتل ہوا تو مجھے خوف ہوا اور میں یہاں سے نکل پڑا تب میرے رب نے مجھے دانش مندی والا حکم عطا فرمایا اور مجھے اس نے اپنے رسولوں میں

منزل ۵

اندھے بہروں کی طرح نہیں جا پڑتے بلکہ اس پر غور کرتے ہیں کہ آیاتِ الٰہی کی طرف دھیان دلانے والا صحیح کہہ رہا ہے یا نہیں جب رحمٰن کے بندے اللہ کی آیات میں بھی سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں تو کسی دوسرے کی بات کو بس یونہی مان لینا یا بغیر دلیل رد کرنا ان کی صفت نہیں۔

ع ۱ ۹ ۵

ف ۷۴ یہ دعا ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کو مانگنی چاہیے بہت مقبول ہے اور اس کی تاثیر بہت جلد ظاہر ہوتی ہے۔

تفسیر سورہ شعرآء

ف ۹ غلبہ والا ہے اسلئے اسے ڈر نہیں کہ مجرم کو دیر سے پکڑے تو بھاگ جانے کا خطرہ ہو بلکہ جب چاہے جہاں چاہے پکڑ کر سزا دے سکتا ہے باوجود قوت کے پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ ڈھیل دیتا ہے اس لئے کہ مہربان ہے چاہتا ہے کہ بندہ معافی مانگ کر سدھر جائے تو معاف کرنے کے لئے اور اس پر مہربانی کیلئے تیار ہے۔

ف ۱۸-۱۹ یعنی ہم نے پالا پوسا ہمارا دیا تم نے برسوں کھایا پیا، ہمارے ایک آدمی کو بھی مار ڈالا اور یہاں سے فرار بھی ہو گئے اور اب ہمارے منہ پر آ کر بے ادبی سے ایسی باتیں کہتے ہو۔

إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ

چاہیئے کہ اسکی توبہ قبول ہونے کا ٹھکانا اللہ کے سوا کہیں نہیں ﴿۷۱﴾ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور راہ چلتے بے کار مشغلوں سے ان کا سامنا ہو جاوے تو اپنا دامن بچا کر وہاں سے بڑی

مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا

خوبی سے گذر جاتے ہیں۔ ﴿۷۲﴾ اور ان کی شان یہ بھی ہے کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں تب بھی اس پر اندھے بہرے

صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

ہو کر نہیں گرتے۔ ﴿۷۳﴾ اور ان کی دعا بھی خوب ہے جب عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے جوڑوں میں اور ہماری

وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ

اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور پرہیزگار لوگوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ ﴿۷۴﴾ ایسے لوگوں کو بہت خوب

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾

جزا ان کے صبر کے بدلے میں عطا فرمائی جائے گی، بلند حویلیوں میں ان کے رہنے بسنے کا انتظام ہوگا، سلامتی والی دعا کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ ﴿۷۵﴾

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ

وہاں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ بہت اچھا ٹھکانہ اور بہت ہی اچھی قیام گاہ۔ ﴿۷۶﴾ آپ کہدو کہ اگر تم میرے رب سے دعا نہ

رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

کرو گے تو میرے پروردگار کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں، تم نے سچ بات کو جھٹلانے کا جرم کیا ہے اس کا وبال تم پر بہت جلد آنے والا ہے ﴿۷۷﴾

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَحَدَ عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ شعراء مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی — اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بیحد کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے — اس میں ۲۲۷ آیات اور ۱۱ رکوع ہیں

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا

طا سین میم ﴿۱﴾ یہ آیات ہیں ایک ایسی کتاب کی جو اپنی دعوت کو صاف صاف بیان کرتی ہے ﴿۲﴾ اے نبی شاید تم ان کے ایمان نہ لانے پر

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

کیا اپنی جان کھپا دو گے ﴿۳﴾ اگر ہم چاہتے تو آسمان سے کوئی نشانی ڈال سکتے تھے جس کے دباؤ سے ان کی

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ

گردنیں ذلیل ہو کر جھک جاتیں۔ ﴿۴﴾ رحمٰن عالی شان کی طرف سے ان کے لیے تازہ نصیحت نامہ آیا ہے مگر اس کو

مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ

بھی بے دھیان ہو کر انھوں نے ٹال دیا۔ ﴿۵﴾ انھوں نے ہمارے نصیحت نامے کو جھوٹا بتلانے کی جرأت کرکے اسے ہنسی میں

ف ۷۰ اللہ کی کتاب نے گناہگاروں کے لئے توبہ کا دروازہ کھول دیا اور توبہ کرنے والوں کو معافی کا اعلان کردیا۔ اب توبہ کی شرط بھی جان لینی چاہیئے ایک تو ایمان پر قائم رہے دوسرے نیک عمل کرتا رہے تیسرے یہ کہ توبہ کرنے کے بعد پھر اس گناہ میں مبتلا نہ ہو بلکہ اس گناہ کی کھٹک، کانٹا چبھنے کی طرح محسوس کرتا ہو۔ یہ نہ ہو کہ توبہ کی پھر اسی کام پر دلیر رہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔

۴ سورۃ النساء آیت ۱۷

۶۶ سورۃ التحریم آیت ۸

ف ۷۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ کا اصل مرکز اللہ کے سوا کہیں نہیں جو لوگ عوام کے گناہوں کے ٹھیکیدار بن گئے ہیں یا دنیا میں کچھ رقم لیکر بخشش یا قبولیت توبہ کے پروانے جاری کرتے ہیں وہ سب جعلی اور بناوٹی قسم کے مذہبی لوگ ہیں ان کی بات کا کچھ بھی اعتبار نہیں بھروسہ اللہ پر ہو اور آدمی اپنے گناہ کا اقرار اللہ کے سامنے کرتا ہے اور آئندہ بُرے عمل سے دور رہنے کا سچا سچا اقرار کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوئے اور اس پر انعام یہ ملا کہ پچھلے گناہ گناہ نہ رہے بلکہ ان گناہوں کا تبادلہ نیکیوں میں کردیا گیا۔

ف ۷۳ رحمٰن کے بندوں کی یہ صفت بھی خوب ہے کہ ہر بات پر دھیان ہے عقل ہے۔ سمجھ بوجھ ہے سوچ ہے۔ بچار ہے۔ تفکر ہے۔ تدبر ہے۔ جب کسی نے یاد دلایا کہ اللہ کی آیات میں یہ حکم ہے کرنے کا اور یہ حکم ہے منع کا تو اس پر بھی

ع ۶ — ۱۷ — ۴

المنزل الخامس

فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا ۝٦١ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

چراغ روشن کیا اور نورانی چاند بنایا۔ (۶۱) اور اسی نے رات اور دن کو اس ڈھب پر بنا دیا کہ ایک کے پیچھے ایک آتے رہتا ہے، جو شخص

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝٦٢ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

ہمارا شکر ادا کرنا چاہے اس کے لئے نصیحت حاصل کرنے کی یہ بھی دلیل ہے (۶۲) رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر وقار اور متانت

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

کی چال سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب انہیں فضول بحث میں الجھانا چاہتے ہیں تو یہ لوگ سلامت رہو کہہ کر وہاں سے چل پڑتے

سَلٰمًا ۝٦٣ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝٦٤ وَالَّذِيْنَ

ہیں۔ (۶۳) اور ان کی راتوں کا بڑا حصہ ان کے رب کیلئے سجدے اور قیام میں بسر ہو جاتا ہے (۶۴) بڑی توجہ کے ساتھ یہ

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو جہنم کے عذاب سے بچائے رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی آفت

غَرَامًا ۝٦٥ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝٦٦ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

ہے (۶۵) ہم کو بچائے کہ جہنم میں جائے قیام تو بہت بھیانک ہے مگر وہاں ذرا دیر کا رہنا بھی بڑا عذاب ہے (۶۶) رحمٰن کے بندوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝٦٧ وَالَّذِيْنَ

مال خرچ کرنا ہو تو فضول خرچی نہیں کرتے اور کنجوسی بھی نہیں کرتے بلکہ درمیانی حالت میں بڑی خوبی سے گذران چلاتے ہیں۔ (۶۷) اور رحمٰن کے بندوں کی یہ صفت

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

بھی خوب ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود سے دعا نہیں کرتے اور اللہ نے جس جان کو مار ڈالنا حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا بدکاری

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝٦٨ يُّضٰعَفْ

نہیں کرتے اور جو کوئی ایسے سنگین جرم کرے تو اس نے بڑا گناہ اپنے سر لے لیا۔ (۶۸) زناکار کو قیامت

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۖ اِلَّا مَنْ تَابَ

کے دن دوگنا عذاب دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اسی حال میں ہمیشہ رہے گا۔ (۶۹) مگر جو کوئی توبہ کر لیوے اور

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ

ایمان پر قائم ہو کر نیک عمل کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہ کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور واقعی اللہ تعالیٰ

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٧٠ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ

بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے (۷۰) اور جیسے ہی کسی نے توبہ کی اور نیک عمل کرنے پر چل پڑا بس اسکی توبہ اللہ کے یہاں جا پہنچی اور توبہ کرنے والے کو جان لینا

(۶۷) جب جس چیز کی قدرتی ضرورت حاجت ہو اس چیز پر خرچ کرنا عبادت ہے، اور باعث ثواب ہے فضول خرچی اور بیجا مال اڑانا رحمٰن کے بندوں کی صفت نہیں اسی طرح دکھاوا اور شاہ خرچیاں بھی منع ہیں۔ زندگی کے دوسرے رخ پر اپنی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرے اور کنجوس مکھی چوس بنا رہے نہ خود اپنے لئے خرچ کرے نہ اپنے اہل وعیال کے لئے تو یہ بھی ناپسند بات ہے بلکہ رحمٰن کے بندوں کی یہ صفت ہے، کہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔ تاکہ زندگی کے حال و مستقبل کے بندوبست میں انھیں سہولت ہو۔

كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

ڈرانے والا کھڑا کر سکتے تھے ۔ ﴿۵۱﴾ اب آپ کافروں کی خوشی ناخوشی کی کچھ پرواہ نہ کیجیے، اور اس قرآن کی بات چلانے کیلئے بہت ہی محنت سے بھرپور بڑا جہاد جاری کیجیے ﴿۵۲﴾

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

اور اسی نے دو دریا کو ملا کر چلا دیا، ایک کا پانی میٹھا ایسا کہ پیاس بجھا دے اور دوسرے کا پانی کھارا کڑوا۔ اور دونوں کے بیچ اس نے ایک آڑ لگا دی اور

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ

ایک حد فاصل بیچ میں رکھ دی کہ میٹھے اور نمکین پانی کے دھاروں کو ملنے سے روک بنائے رکھے ۔ ﴿۵۳﴾ اس کی بڑی شان ہے کہ انسان کو پانی سے پیدا فرمایا اور انسان کو

الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور آپ کے رب کی باندھی ہوئی تقدیر بہت صحیح ہے ۔ ﴿۵۴﴾ پھر بھی یہ لوگ اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

دوسروں کی بندگی میں لگے ہوئے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا کچھ نقصان کر سکتے ہیں مگر ہر کافر اپنے رب کے مقابلے میں دوسروں کی مدد چاہنے کا گناہ اپنی پیٹھ پر

ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ

لادے جا رہا ہے ﴿۵۵﴾ اور ہم نے جو آپ کو بھیجا ہے تو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ﴿۵۶﴾ آپ فرما دیجیے کہ میں نے اس قرآن کو پیش کرنے پر تم

مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى

سے کسی اجرت کا سوال نہیں کیا، ہاں اتنا مطالبہ کرتا ہوں کہ جو چاہے اپنے رب کے راستے کو اختیار کر لے ۔ ﴿۵۷﴾ اور بھروسہ کر لو اس زندہ پر جو ہمیشہ

الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور اس کی خوبیاں اس کی حمد کے ساتھ بیان کیے جاؤ۔ اپنے بندوں کے گناہوں پر نگرانی کے لیے صرف اس کا باخبر ہونا

خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

کافی ہے ﴿۵۸﴾ اس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان دونوں کے بیچ کی تمام چیزوں کو چھ ایام میں پیدا کر دیا پھر عرش پر پورے طور پر جلوہ فرمائی صرف اسی ایک کی ہے

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ

رحمٰن عالی شان ہے، اس کی صفات دریافت کرنی ہو تو کسی جاننے والے خبر رکھنے والے سے پوچھ لو۔ ﴿۵۹﴾ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ صرف

لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ

اُسی رحمٰن عالی شان کو سجدہ کرو تو یہ کہتے ہیں کہ کون رحمٰن؟ کیا جس کے لیے تم ہم کو حکم دو کہ صرف اسی کو ہم سجدہ کریں؟ اور آپ کی دعوت پر ان کی نفرت اور

زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ

زیادہ بڑھتی ہے ۔ ﴿۶۰﴾ ساری برکت اسی کے وجود سے ہے جس نے آسمان میں بروج یعنی مضبوط قلعے بنائے، اور اس میں

کرے۔ مزید تفصیل کے لیے (۲۸) القصص ۷۲-۷۱ (۷۸) نبا ۹ سے ۱۱۔

ف ۴۹ پانی سے ہر جاندار میں جان ہے ورنہ تڑپ تڑپ کر مر جائے۔ ادھر پانی کا انتظام اللہ نے کئی طرح فرمایا ایک تو بارش۔ دوسرے بہتے ہوئے ندی نالے۔ آبشار، نہریں۔ قدرتی جھرنے وغیرہ۔ زمین میں پانی کا خزانہ رکھ دیا تاکہ کنوئیں کھود کر آدمی اپنی پیاس کا قدرتی سامان حاصل کرلے یہ سب اللہ کی نعمت کے انمول خزانے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے

۲۱ الانبیاء آیت ۳۰
۱۳ رعد آیت ۱۷
۶۷ الملک آیت ۳۰
۲۳ المومنون آیت ۱۸

ف ۵۳ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے ۳۵ سورہ فاطر آیت ۱۲
۵۵ سورہ رحمٰن آیت ۱۹-۲۰
۵۶ سورۂ واقعہ آیت ۶۸-۶۹

ف ۵۴ پانی کے نطفے سے آدمی کو وجود میں لایا۔ انسان کو خاندان اور سسرال والا بنا کر رشتوں ناطوں کے سلسلے کی ڈوریوں میں ایک دوسرے کو باندھ دیا اور ہر ایک کو تقدیر کے شکنجے میں ایسا کس دیا کہ جس کو جو چاہا بن جانے پر مجبور کر دیا کسی کو مرد بنایا تو کسی کو عورت بنا دیا۔ اس طرح انسان کی خاندانی زندگی میں حسن اور رنگ بھر دیا۔ ایسی محبت اور رشتے ناطے سے تعلق پیدا کر دیا۔ اگر یہ نہ کیا جاتا تو انسانی سماج کی بنیاد اپنی چوکھٹ پر بیٹھ نہیں سکتی تھی۔

معٓ نصف الثلث

ف ۵۵ غیر اللہ کو چاہے کوئی کتنا ہی پکارلے اور کتنی ہی بندگی کرے کچھ پا نہیں سکتا اسلئے کہ کسی کے ہاتھ نفع نقصان نہیں بلکہ ایسا کرنے والا الٹا اپنی پیٹھ پر یہ الزام لاد کر دنیا سے جائے گا کہ رہتا تھا خدا کی بنائی ہوئی دنیا میں اور صاحب اختیار دوسروں کو مانتا رہا۔

ع ۵ | ۲۶ | ۳

إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ

ہوئے کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (٤١) ارے یہ شخص تو پوری تیاری سے لگا تھا کہ ہمارے

اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ

معبودوں سے ہم کو پھیر ڈالے، اگر ہم پوری طاقت سے ان پر جمے نہ رہتے تو یہ آدمی ہمیں گمراہ کیے بغیر نہ چھوڑتا، یہ لوگ جب اپنی سگی آنکھوں سے عذاب دیکھ

الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ ۖ

لیں گے تب ان کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ راستہ چھوڑ کر گمراہ کون ہو گیا تھا۔ (٤٢) کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے اپنی من چاہی خواہش کو اپنا معبود

أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

بنا رکھا ہے، تو کیا تم ایسے کسی آدمی کا کام بنانے کی ذمہ داری لے سکو گے۔ (٤٣) کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے اکثر لوگ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، نہیں نہیں، بلکہ

أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ

یہ لوگ چارپائے جانور ہیں بلکہ راستہ پانے میں جانوروں سے بھی زیادہ ناکام ہیں۔ ف (٤٤) کیا تم نے

تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا

اپنے رب کی قدرت کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طرح کھینچ کر پھیلا دیتا ہے۔ اگر چاہتا تو چھاؤں کو ٹھہرا دیتا، پھر ہم نے سورج

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ

کو اس پر علامت اور دلیل بنا دیا (٤٥) پھر سورج بھی ہمارے ہی قبضہ میں ہے، اسے بھی قابو میں رکھنا ہمارے لیے آسان ہے (٤٦) وہی اللہ ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

جس نے تمہارے لیے رات کو لباس بنا دیا اور نیند کو تمہارے آرام کا سبب بنایا اور دن کو کام کاج کے لیے اٹھ کر چلنے پھرنے کا ذریعہ

نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

بنا دیا۔ ف (٤٧) وہی تو ہے جو اپنی رحمت کے برسنے کے پہلے ہواؤں کو خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے اور آسمان سے پاکیزہ پانی

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهُ

برسانے کا ہماری قدرت کا کارنامہ بھی خوب سے خوب ہے۔ (٤٨) مردہ شہر وبستی کیلئے ہم ستھرا پانی برسا کر زندگی کا سامان پیدا کر دیتے ہیں تاکہ اپنی

مِمَّا خَلَقْنَآ أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

مخلوق میں بہت سے چارپائے اور بہت سے انسانوں کو پینے کا پانی عطا فرما کر پیاسا مر جانے سے بچا لیں (٤٩) اس قرآن میں ہم نے بہت کھول کھول کر بار بار ان کی نصیحت

لِيَذَّكَّرُوا ۖ فَأَبٰىٓ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي

کا بیان فرمایا ہے، پھر بھی اکثر لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے۔ (٥٠) اور اگر ہم چاہتے تو ایک ایک بستی میں خبردار کرنے

منزل ٤

ف٤٤ جانور میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے کہ کبھی بندھی پگڈنڈی پر چلتے رہتا ہے لیکن ذرا سا خطرہ سامنے آیا کہ چونک کر اپنا بچاؤ کر لینے کی فکر کرتا ہے لیکن مشرک لوگ داعیٔ حق کی سیدھی اور سچی تعلیم پر اپنا سدھار نہ چاہ کر الٹے داعیٔ حق کے مقابلہ میں حجت بندی کرتے ہیں گویا جانوروں کو دیے ہوئے قدرتی احساس سے آدمی ہو کر بھی محروم ہیں۔

ف٤٥ ہر چیز کا سایہ ٹھیک دوپہر میں کھڑا ہوتا ہے پھر ڈھلنے لگتا ہے۔ صبح شام پرچھائیاں زمین پر پھیل جاتی ہیں جیسے جیسے سورج دوپہر کی طرف آگے بڑھتا ہے ہر چیز کی چھاؤں سکڑنے لگتی ہے۔ اس الٹ پھیر اور گھٹ بڑھ پر سورج کو دلیل بنا دیا۔ بعض نادان لوگ سورج کے طلوع اور غروب کو پوجتے ہیں وہ بھی اپنی راہ صحیح سمجھتے ہیں انکی گمراہی بھی عجیب ہے۔

ع ٤
١٠
٢

ف٤٦ سورج اپنے اندر بڑا زبردست ایندھن رکھتا ہے اور ہماری آنکھ سے دکھائی دینے والے سیاروں میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ گرم ہے کہ ہماری زمین کی طرح کی کئی زمینیں اکٹھی کھینچ لے تو ایک پلک جھپکنے کی دیر میں گھاس کے تنکے کی طرح سب کو جلا کر رکھ دے مگر یہ بھی اللہ کی قدرت ہے جب چاہے اپنے قبضۂ قدرت میں ایسا کس دے کہ سورج بھی اپنی رفتار میں ذرہ برابر ادھر اُدھر نہ ہو سکے یہ سورج بھی ایک دن بے نور ہو جائے گا۔ دیکھیے سورۂ تکویر کی پہلی آیت۔

ف٤٧ رات بھی اللہ کی نعمتوں میں ایک بڑی نعمت ہے مخلوق کو لباس کی طرح ڈھانک لیتی ہے تمام تھکاوٹ ایک گہری نیند سے دور ہو جاتی ہے اور دن کو اٹھ کر چلنے پھرنے میں سہولت رکھ دی کہ ہر کوئی اپنا کام بغیر چراغ بتی سے آسانی سے

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

فرمانے کو صرف تیرا پروردگار ہی کافی ہو گیا۔ (۳۱) اور منکروں نے یہ بھی کہا کہ اس نبیؐ پر یہ قرآن ایک ہی بار میں اکٹھا کیوں نہیں

عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

اتار دیا گیا؟ ہاں۔ اس کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا کہ تمہارا دل مضبوط ہوتا جائے۔ اسی لیے ہم نے ٹھہر ٹھہر کر اترنے کا

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

اس کا صحیح اندازہ باندھ دیا (۳۲) اِن لوگوں نے ادھر سے جیسے ہی کوئی مثال دلیل یا سوال پیش کیا تو ہم نے اپنے یہاں سے نہایت ہی خوبی والا کھلاوٹ کے ساتھ حق جواب

تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ

آپ کے پاس بھیج دیا (۳۳) جن لوگوں نے اپنے مکان ٹھکانے کو شر کی جگہ بنا لیا ہے ان کی راہ بہت گمراہی کی راہ بن گئی اور ان کو گھیر گھار کر جہنم

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

کی طرف منہ کے بل جمع کیا جائے گا۔ (۳۴) موسیٰؑ کو بھی ہم نے کتاب عطا فرمائی تھی اور ان کے بھائی

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

ہارونؑ کو ان کا وزیر بنانے والے بھی ہم ہی تھے۔ (۳۵) ہم نے ان کو حکم فرمایا کہ تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جو ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

نشانیوں کو سچ نہیں مانتے، آخر کار ایسی قوم کو ہم نے تباہ و برباد کر ڈالا۔ (۳۶) اس کے پہلے نوحؑ کی قوم نے جب پیغام لانے والوں

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

کی بات کو سچ نہ جانا تو ہم نے ان کو ڈبا ڈبا کر مار ڈالا اور انسانوں کے لئے انہیں عبرت کا نشان بنا دیا اور ظالموں کے لئے ہم نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ

دکھ کی مار تیار کر رکھی ہے (۳۷) قوم عاد اور ثمود اور جو کنویں والے تھے اور ان کے درمیانی زمانے کی بہت سی قوموں کو ہم

ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَ

ہلاک کر چکے ہیں۔ (۳۸) ان سب کو ہم نے مثالیں دے دے کر اچھی طرح سمجھایا مگر جب نہیں مانے تو پھر ہر ایک کو توڑ پھوڑ کر ناس کر دیا (۳۹) آپؐ کے

لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا

مخالف لوگ سفر کے دوران ایسی بستی کے پاس سے گذر چکے ہیں جس پر بری طرح پتھروں کی بارش کی گئی تھی، تو کیا انہوں نے اس بستی کو دیکھ کر بھی کوئی

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

عبرت حاصل نہیں کی۔ نہیں نہیں۔ بلکہ یہ لوگ مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے (۴۰) اور یہ لوگ جب آپؐ کو دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے

منزل ۴

نفاقت کا عین وقت جب آیا کر دوست ساتھ دیں تو سب یار دوست رخصت ہو چکے تھے اور ایسے گی ساتھی شیطان ہی نکلے جو وقت پر مصیبت میں چھوڑ بھاگے۔

مع عند المتقدمین ۱۲

ف ۳۱ خوش حال مالدار حاکم اور جتھے دار لوگ ہر زمانے کے نبیوں کی دشمنی پر اڑے رہے لیکن جن کو ہدایت اور نصرتِ الٰہی ملی تھی اللہ ہر حال میں ہر زمانے میں اسکے لئے کافی ہے کہ آدمی ہدایت پر چلنے کا فیصلہ کرے تو پھر وقت کی کوئی طاقت اس کا راستہ کھوٹا نہیں کر سکتی اور ہر موقع پر اللہ کی مدد اس کے راستے پر چلنے والوں کے شامل حال رہی۔

ع ۱۴/۴

ف ۳۲ نزول قرآن ۲۳ برس میں پورا ہوا تھوڑا تھوڑا اتارے جانے پر منکروں نے اعتراض کیا کہ اکٹھا ایک ہی بار میں پورا قرآن کیوں نہیں اتار دیا گیا۔ اسکی مصلحت یہ بتائی گئی کہ کلام الٰہی یکبارگی اکٹھا نازل کر دیا جائے تو آدمی کا دل اسے برداشت نہ کر سکے اسی لئے وقفہ وقفہ سے اتارا گیا تا کہ صاحبِ قرآن اسے پڑھکر دوسروں کو سنا سکیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے، بنی اسرائیل آیت ۱۰۶

ف ۳۳ قرآن مجید تھوڑا تھوڑا اور وقفہ کے ساتھ آنے کی ایک اور مصلحت یہاں بیان کی گئی کہ مخالف دلیل، مثال یا سوال لے کر کوئی بات پوچھنے آتے پھر اس کا صحیح اور خوبی سے صاف صاف جواب اللہ کی طرف سے اس قرآن کے ذریعہ زمین پر بھیج دیا جاتا۔ اگر قرآن مجید جملہ ایک بار اکٹھا اتار جاتا تو اس وقت کے لوگوں کے روزمرہ کے مسائل کے جواب دینے کرنے میں دقت ہوتی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

جو لوگ ہماری ملاقات کے انکاری ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم پر فرشتوں کو کیوں نہیں اتارا گیا یا ہم اپنے رب کو ہی دیکھ لیتے۔ یقیناً

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِیْرًا ﴿۲۱﴾

ایسے لوگوں نے اپنے جی میں خود کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور حد سے آگے نکل کر بڑی شرارت پر اتر آئے ہیں۔ (۲۱)

یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ

جس دن یہ مجرم لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان کے لیے یہ منظر کچھ اچھا نہیں ہوگا۔ اور چیخ پکار کریں گے کہ ہائے بچاؤ

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

ہائے بچاؤ۔ و۲۲ (۲۲) اور جو کام انہوں نے کئے ہیں ہم اس کا جائزہ لیں گے اور ان کے کالے کرتوتوں کی

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ

دھول اڑا دیں گے۔ (۲۳) جنت والے اس دن بہت اچھی قیام گاہوں میں ہوں گے اور ان کی دوپہر بڑے آرام سے گزر

مَقِیْلًا ﴿۲۴﴾ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا ﴿۲۵﴾

رہی ہوگی۔ و۲۴ (۲۴) اور یہ سب کچھ اس دن سامنے آئے گا جس دن آسمان بادلوں کی سطح پر آکر پھٹ پڑے گا اور فرشتوں کے لشکر سلسلہ وار اتر رہے ہوں گے (۲۵)

اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ یَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ﴿۲۶﴾

اُس دن سچی اور حق بادشاہت سلطنت صرف رحمٰن کے لئے خاص ہو جائے گی اور یہ دن منکروں کے لئے بہت ہی سخت ہوگا۔ (۲۶)

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر چبا ڈالے گا اور مارے افسوس کے چیخ کر بولے گا کہ ہائے میری بدبختی کاش میں رسول کے ساتھ دنیا میں سیدھی راہ پکڑ لیتا

الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾ یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾

تو آج یہ میرا برا حال نہ ہوتا۔ (۲۷) ہائے مجھ پر کیسی بدبختی اور شامت آئی کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔ (۲۸)

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

اُس نے میرے پاس نصیحت کی بات آنے کے بعد مجھے بھٹکا دیا اور یہ شیطان ہی تھا جو انسان کو عین موقع پر چھوڑ

خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

بھاگتا۔ و۲۹ (۲۹) اور قیامت کے دن رسولؐ فرمائیں گے کہ اے میرے رب یہ لوگ میری قوم کے وہ افراد ہیں جنہوں نے قرآن کو چھوڑ

مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ

دیا تھا۔ (۳۰) ہر دور کے مجرم لوگوں کو ہم نے اس حال میں پایا کہ نبیوں کے سخت دشمن بنے رہے اور راہ بتانے کو اور مدد

و۲۱-۲۲۔ انکاری لوگوں کا کہنا رہا ہے کہ ہمارے جیسے آدمی کو رسول بنا کر بھیجنے کے بجائے فرشتے کو اتار دیا جاتا یا خود اللہ تعالیٰ ہمارے پاس آجاتے اور ہم ان کو دیکھ لیتے تو بات طے ہو جاتی اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ گھمنڈی لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ بیٹھے ہیں ورنہ ایسی بے تکی بات نہ کہتے۔ دنیا میں کسی بادشاہ کے قاصد کو انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ خود بادشاہ ہمارے پاس آئے گا تب ہم مانیں گے لیکن اللہ کے رسولوں کو یہ جواب دیکر انھوں نے بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے اب جاکر موت کے وقت فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو ان کے ہوش اڑ جائیں گے اور چیخ و پکار کریں گے کہ ہم کو بچاؤ مگر فرشتے جب عذاب لیکر اتریں گے تو ان کو بچانے والا کون مل سکتا ہے۔

و۲۴ دنیا میں گرمی کے موسم میں آدمی کو دوپہر کاٹنی بڑی مشکل پڑتی ہے اہلِ جنت کی صبح و شام جیسی آرام والی ویسی ہی دوپہر بھی بہت حسن و خوبی کے ساتھ بسر ہوگی۔

و۲۵ حساب و کتاب جنت کا منظر قیامت کے دن ہی سامنے آئے گا۔

و۲۶ دنیا کے بادشاہ وزیر مالدار طاقتور سب ختم ہو چکے ہوں گے اور سلطنت کے عارضی تاجدار اور حاکم جو سب اپنی اپنی قبروں میں سے اٹھ کر عام لوگوں کی صف میں حساب دینے کے لئے کھڑے کئے جائیں گے تمام کے تمام مجبور ہوں گے اور بادشاہی صرف ایک اکیلے اللہ کی ہوگی۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے سورۃ ۴۰۔ المؤمن ۱۶ ★ ۸۲۔ الانفطار ۱۹

و۲۹ دنیا میں بہت سے یار دوست آشنا ہوتے ہیں۔ آدمی ان پر تکیہ کر لیتا ہے اور اس ماحول میں آخرت کو بھول بیٹھتا ہے

مَنزل ۴

وَّزَفِيرًا ﴿۱۲﴾ وَإِذَآ أُلْقُوا۟ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا۟ هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿۱۳﴾

ہوں گی۔ ⑫ اور جب اس جہنم میں ایک ایک زنجیر میں کئی کئی کو ساتھ باندھ کر تنگ جگہ میں جھونک دیا جائے گا تو وہاں موت اور ہلاکت کو پکارتے ہوں گے ⑬

لَّا تَدْعُوا۟ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُوا۟ ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ

کہا جائے گا آج ایک ہی موت کی طلب نہ کرو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ ⑭ آپ ان سے کہو کہ کیا جہنم کی یہ بدبختی اچھی یا

أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿۱۵﴾

سدا رہنے کی وہ جنت اچھی جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو اعمال کی جزا اور قیام گاہ کے لحاظ سے سب سے بہتر جگہ ہے ⑮

لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿۱۶﴾

ان کی مرضی کی ہر چیز وہاں جب چاہیں گے مل جائیگی اور ہمیشہ رہنے کا بھی انہیں شرف حاصل ہوگا یہ آپکے رب کا وعدہ ہے جو اس قابل ہے کہ بندہ اپنی عرضی پیش کرکے مانگ سکتا ہے ⑯

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کو بھی جمع کرکے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے

أَضْلَلْتُمْ عِبَادِى هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا۟ ٱلسَّبِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ

گمراہ کر دیا تھا یا یہ لوگ خود ہی سیدھی راہ چھوڑ کر بھٹک گئے تھے۔ ⑰ وہ کہیں گے کہ اللہ تو بے عیب ہے پاک ہے

مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن

بھلا ہماری یہ جرأت کیسے ہو سکتی تھی کہ تیرے سوا ہم دوسروں کو اولیا بنا کر ان کو گمراہ کرتے لیکن جب تو نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو سامان زندگی عطا فرمایا تو یہ

مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَكَانُوا۟ قَوْمًۢا بُورًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

ناشکرے تیری نصیحت کو بھول بھال کر نظر انداز کر بیٹھے اور اب ہلاک و برباد ہونے والی قوم بن کر حشر کے میدان میں بے سہارا کھڑے ہیں ⑱ جو کچھ تم بکواس

كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن

کرتے تھے تمہارے شریکوں نے تمہارے منہ پر اسے جھٹلا دیا اب آج تم ایسے بے سہارا ہو کہ عذاب کو ٹال بھی نہیں سکتے یہاں سے سرک بھی نہیں سکتے اور کوئی تمہاری مدد

يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

کو بھی آنے والا نہیں اور تم میں جو ستم گر ظالم ہوگا اسے تو ہم اور بھی بڑا عذاب دیں گے ⑲ آپ کے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے سب کھانا کھاتے

ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۗ وَ

تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش اور امتحان کا سبب بنایا ہے تو پھر کیا

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾ ع

تم لوگ آزمائش میں جی کو تھام کر صبر کرو گے اور آپ کا رب ہر ایک کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔ ⑳

ف ۱۶ اللہ کے خاص بندوں نے جنت کی طلب کا سوال اپنی دعاؤں میں کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے الفاظ قرآن شریف میں اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

وَٱجْعَلْنِى مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ (۲۶ الشعراء ۸۵)

"اور مجھے نعمت سے بھرپور جنت کے وارثوں میں شامل رکھیو۔"

معلوم ہوا کہ جنت میں داخلہ کی دعا کرنا سنت انبیاء میں سے ہے جو لوگ بندگی رب میں اللہ سے مانگنا تقویٰ اور ایمان کے خلاف سمجھتے ہیں ان کا قول درست نہیں۔

ف ۱۷، ۱۸ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔

(۶) سورہ انعام آیت ۹۵

(۱۰) سورہ یونس آیت ۲۸ سے ۳۰

(۱۰) سورہ یونس آیت ۳۵

(۳۴) سبا آیت ۴۰ سے ۴۲

ف ۱۹ دنیا میں طرح طرح کے مشرک پائے جاتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو باپ دادوں کی راہ پر شرک کئے جاتے ہیں انہیں اس بات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا کہ حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے بعض مشرک ایسے ہیں کہ مال، اولاد، بیماری کے چکر میں شرک کرتے ہیں اور اپنی جہالت و نادانی سے غیر اللہ کو نافع اور ضار سمجھتے ہیں مگر دوسروں کو کچھ نہیں کہتے اپنی ہی بلا و مصیبت میں گرفتار ہیں۔ پکے ظالم اور ستم گر مشرک وہ ہیں جو خود تو شرک کرتے ہیں دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں اور جو انہیں سمجھائے ان کی غلطی پر مطلع کرے تو جلائے اپنی اصلاح کے الٹے اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے ہیں، بھینچا کرتے ہیں ورنہ طرح ان کو تنگ کرتے ہیں قتل بھی کر ڈالتے ہیں یہ بڑے ظالم مشرک ہیں ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

ع ۲ / ۱۱ / ۱۰

وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ
اختیار میں نہیں۔ ③ پھر بھی ایسی سچی بات کے بارے میں انکاری لوگوں نے کہا کہ یہ من گھڑت بات ہے جس کو اس نے خود ہی بنا لیا ہے اور اس
وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾ وَ
بناوٹی کام میں دوسرے لوگوں نے بھی اس کا ہاتھ بٹایا ہے ایسا الزام لگا کر منکر لوگ بڑے ظلم و جھوٹ کا سہارا لیکر سچ کے مقابلہ پر آ گئے ④ اور
قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ
کہا کہ یہ سب اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جس کو اس نے لکھ رکھا ہے اور صبح شام دوسرے لوگ اس کو پڑھ پڑھ کر
اَصِيْلًا ﴿٥﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
سناتے ہیں ⑤ آپ ان سے فرما دو کہ بھلے آدمی یہ قرآن تو اس نے اتارا ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کی بھید کی باتوں کو جانتا ہے اور بے شک بات ہے کہ
اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
وہ بڑا غفور اور بڑا مہربان ہے ⑥ اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ
چلتے پھرتے بھی ہیں ان پر کسی فرشتے کو کیوں نہ بھیج دیا گیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر نہ ماننے والوں
مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَ
کو ڈرا دیتا ⑦ یا ان کی طرف آسمان سے کوئی خزانہ اتار دیا گیا ہوتا یا کچھ نہیں تو ان کے پاس کوئی اچھا سا باغ ہوتا کہ اس باغیچہ سے ان کو بھرپور روزی مل
قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا
جاتی اور ان ظالموں نے نبی کے ماننے والوں کو یہاں تک کہہ ڈالا کہ تم لوگ ایک جادو سے شکار آدمی کی بات مان گئے ہو ⑧ آپ بھی دیکھئے جائیے کہ کیسی بے تکی اور بے ٹھکانے
لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ
کی مثال آپ کے لئے بیان کرتے کرتے یہ لوگ بہک گئے کہ اب سیدھی راہ پانا ان کے لئے مشکل ہو گیا ⑨ بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو اگر چاہے تو ان
شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ
کی طلب کے باغیچہ سے کہیں اچھا باغ آپ کو عطا فرما دے گا جس کے نیچے مسلسل نہریں بہتی ہوں گی اور آپ کو بڑے بڑے عالیشان محل
وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بھی عطا فرما دے گا ⑩ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے تو قیامت کو جھوٹ سمجھ رکھا ہے اور جس کسی نے قیامت کی اس گھڑی کو جھٹلایا ہم نے
بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا
ایسے کے لئے سہل تپتی آگ تیار کر رکھی ہے ⑪ جہنم کی آگ جیسے ہی ان کو دور سے دیکھے گی اس کے غصہ اور جوش کی بھیانک آوازیں ان کو سننے میں آ رہی

فرق کرنے والی، حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی، سچ اور جھوٹ میں جدائی ڈالنے والی، صحیح اور غلط میں امتیاز پیدا کرنے والی، سچ کو سچ، جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنے والی، اچھے اور برے کی تمیز پیدا کرنے والی، یہ تمام معنی ایک لفظ فرقان کی عام تشریح کے لئے بہت سے علماء کرام نے استعمال کئے ہیں۔

مع ۱۰

ف۳ اللہ کا غیر جو بھی جہاں ہے سب کے سب اسی کے پیدا کرنے سے وجود میں آئے ہیں اسی کا دیا کھاتے ہیں اسی کی دی ہوئی زندگی سے جیتے ہیں، اور اسی کی طرف سے موت کا حکم آجانے پر مر جاتے ہیں کسی بھی غیر اللہ کے ہاتھ میں تخلیق (یعنی پیدائش) نہیں ہے۔

ف۵ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام لوگوں کو قرآن مجید سناتے تھے مخالفین نے الزام لگایا کہ پہلے کے بڑے بوڑھوں کے افسانے ہیں جسے لکھ رکھا ہے اور صبح و شام ان کے ساتھی پڑھ پڑھ کر انہیں تیار کر دیتے ہیں اور یہ ہم کو بتلاتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے آدمی جب بہت بے حیا ہو جاوے اور حق کا کھلا منکر ہو تو پھر ایسی بے تکی باتیں کرتا ہے کہ الزام لگاتے وقت اسے ہوش بھی نہیں رہتا کہ کیسی غلط بیانی سے وہ کام لے رہا ہے ہمارے سرکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے لکھے نہیں تھے اور یہ بات اہل مکہ کو معلوم تھی پھر بھی الزام دھر دیا کہ انہوں نے اگلوں کی قصہ کہانیاں لکھ رکھی ہیں اسی عنوان پر دوسری آیات میں بھی بیان آیا ہے دیکھئے

ع ۱ ۹ ۱۶

(۲۹) عنکبوت آیت ۴۸
(۴۲) شوریٰ آیت ۵۲

شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

میں سے جسے چاہیں جانے کی اجازت عطا کریں اور ان کے لئے اللہ کے حضور مغفرت کی درخواست بھی کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشش فرمانے والا

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

اور مہربان ہے۔ ف۶۲ اللہ کے رسولؐ کو آواز دینا ایسا نہ سمجھو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دے کر بلاتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تم میں سے

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ

مجلس سے کون کون چپکے سے کھسک جاتا ہے جو لوگ بھی اللہ کے رسولؐ کے حکم میں نافرمانی کرتے ہیں انہیں خبردار رہنا چاہیئے کہ ان پر کسی بھی وقت فتنہ

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

آزمائش یا مصیبت کے ٹوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے یا کوئی بھی دردناک عذاب ان پر آ سکتا ہے۔ ف۶۳ آگاہ ہو جاؤ کہ آسمانوں اور

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ

زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب ایک اکیلے اللہ کی ملکیت میں ہے یقیناً وہ جانتا ہے کہ ابھی اس وقت تم کس حال میں ہو اور جس دن اللہ کی طرف یہ سب لوگ لوٹائے

اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

جائیں گے تب اللہ ان کے ہر ایک عمل کی ان کو خبر بتا دیگا اور اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز کا خوب خوب علم رکھتا ہے۔ ف۶۴

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّ سِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ فرقان مکہ میں نازل ہوئی — بڑے مہربان اور بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں — اس میں ستتر آیات اور چھ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ﴿۱﴾

برکت والا ہے اللہ جس نے اپنے بندہ خاص پر حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب یعنی فرقان نازل فرمایا تا کہ اس کے ذریعہ تمام جہانوں کے لوگوں کو خبردار کر دیا جائے ف۱

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اسی اکیلے کی ہے جس نے کبھی کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور سلطنت میں کوئی اس کا شریک

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾

ساجھی دار نہیں وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور ہر چیز کا اس نے ایک خاص انداز ٹھہرایا اور اپنے شکنجے میں ہر ایک کو جکڑ دیا ف۲

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ

ایسی شان والا اللہ ہے پھر بھی لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو معبود بنایا جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ بے چارے خود ہی پیدا کئے گئے

لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً

ہیں وہ اپنے آپ کے لئے کسی نفع نقصان کا اختیار ان کے بس میں نہیں اور یہ لوگ موت اور زندگی کے ہرگز مالک نہیں اور مر کر پھر زندہ ہو جانا بھی ان کے

ف۶۲ اس آیت سے یہ حکم معلوم ہوا کہ اہل ایمان سوسائٹی اپنے اجتماعی کاموں میں جب بھی جمع ہو تو اپنے سردار کے ماتحت رہے اور مجلس سے اٹھ کر کوئی نہ جائے جب تک سردار سے اجازت نہ لے کوشش تو یہ کرنی چاہیئے کہ پوری توجہ سے مشورت میں شریک ہو اور مجلس کی کاروائی پوری ہو جائے تب اٹھ کر جائے سردار اگر جانے کی اجازت نہ دے تو پھر مجلس سے اٹھ کر ہرگز نہ جائے اور جن کو بعض کاموں کے سبب اجازت ملے وہ بھی یہ سمجھ لیں کہ ان کے ذاتی کاموں سے اسلام کے جماعتی کام زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اس لئے ان کی اجازت والی غیر حاضری بھی بہتر نہیں مانی گئی اس لئے سردار کو ان کے لئے استغفار کرنا چاہیئے۔

ف۶۳ اللہ کے رسولؐ کا ادب نبی ظاہر امتی پر لازم ہے انھیں اس طرح پکارا نہ جائے جیسے ہم ایک دوسرے کو خطاب کرکے بات کرتے ہیں بلکہ ان کی عظمت عقیدت اور محبت کا اپنے دل میں خوب خوب ادب ہو اور اس کا اظہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی لینے میں یا کسی واقعہ میں آپ کا ذکر خیر ہونے میں نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جائے کھرا نام لینا اس آیت میں منع فرمایا۔

۹ ع ۳ ۱۵

ف۶۴ ہر مسلمان کو جاننا چاہیئے کہ وہ جس حال میں ہے اللہ کو معلوم ہے آج کی مصیبت انشاء اللہ کل دور ہو گی اور تنگی کے بعد آسانی کا دور آئے گا۔

ف۱ قرآن مجید کے اور بھی بہت سے صفاتی نام ہیں جیسے الکتاب قرآن حکیم قرآن مبین، کتابا مفصلا، کتاب مبارک وغیرہ، یہاں فرقان فرمایا فرقان کا لفظ فرق سے نکلتا ہے یعنی جدا کرنا الگ کرنا، فرق کرنا یعنی حق و باطل میں

الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
امید نہ رہی ہو اگر بناؤ سنگھار ظاہر کرنے کی نیت نہ ہو تو وہ اپنی پردہ کی چادریں نہ اوڑھیں تو انہیں کوئی حرج
غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
نہیں اور اگر اس میں بھی لحاظ سے کام لیں تو یہ ان کے لئے اور بھی اچھا ہے اللہ خوب سننے والا اور
عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا
جاننے والا ہے ﴿۶۰﴾ اندھے، لنگڑے اور مریض پر کچھ حرج نہیں کہ کسی اور کے گھر کھانا کھائے اور خود تم کو بھی کچھ روک نہیں جیسے کہ اپنے
عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
گھر کھانا کھاتے ہوا ہے باپ کے گھر اپنی ماؤں کے گھروں میں اور بھائیوں اور بہنوں کے گھر جا کر بھی کھا سکتے ہو اس میں تم کو کچھ تنگی
آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
نہیں اسی طرح تمہارے چچا کے گھر یا پھوپھی کے گھر یا ماموں اور خالہ کے گھر کھانا کھانے میں تم پر کچھ پابندی نہیں اور ان گھروں
أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا
میں بھی کھانا کھانے جا سکتے ہو جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں قبضہ میں ہوں اور اسی طرح اپنے دوستوں کے گھروں میں بھی
مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا
کھانے کے لئے جانا درست ہے سب مل کر کھانا کھاؤ تب بھی حرکت نہیں اور الگ الگ کھانا کھاؤ تب بھی کچھ حرج نہیں جب
أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ
گھروں میں داخل ہو تو سلام کر لیا کرو یہ سلام دعا تمہارے اپنے آپ پر اللہ کی طرف سے پاکیزہ اور برکت والا
اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ ع
سلامتی کا تحفہ ہے اسی طرح اللہ تم سب کے لئے اپنی نشانیاں بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۶۱﴾
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ
اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جو لوگ ایمان لے آئے وہی سچے مومن ہیں ان کی شان یہ ہے کہ رسول ﷺ کے ساتھ جب بھی کسی حکم پر عمل کرنے
أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ
کے لئے انہیں جمع کیا جائے تو مجلس سے اٹھ کر نہیں جائیں گے جب تک اللہ کے رسول ﷺ سے اجازت نہ لیں بے شک جو لوگ اجازت لے کر
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ
جاویں تو یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اپنے ایمان میں سچے ہیں پس جب یہ لوگ اپنے بعض کاموں کے لئے آپ ﷺ سے اجازت طلب کریں تو آپ ﷺ ان

ف ۱۶ جاہل لوگ بعض بعض رشتوں، ناطوں کے سبب اور سمجھ حیلے میں کھانا کھانے جانا منع بتاتے تھے اللہ نے یہاں اس کا خلاصہ پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا کہ مسلمان اپنے کسی دوسرے رشتے ناطے والے کے یہاں کھانے کو جانے منع نہیں اور پھر غیر رشتے ناطے والے یار دوست بھی آپس میں ایک دوسرے کے یہاں دعوت میں جاویں اس کی کھلی اجازت ہے پھر اندھے، لنگڑے لولے مریض کو بھی کھانا کھلانے کے لئے کسی کے گھر جانا منع نہیں جاہل لوگ اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کہ کوئی غریب آدمی یا اندھا لنگڑا روگی ان کے یہاں کھانا کھاوے اسے عیب جانتے ہیں بعض نادان تو اب بھی ایسے ہیں کہ ہوٹل سرائے میں رہیں گے کھائیں گے مگر اپنی بیٹی کے گھر یا فلاں رشتے ناطے کے سبب اپنے عزیز کے یہاں ملاقات کو تو جائیں گے لیکن کھانا نہیں کھائیں گے حتیٰ کہ بعض بے سمجھ لوگ پانی پینا بھی درست نہیں جانتے ایسی برادری کے قوانین اور بے رونق تہذیب کو یہاں منع فرما دیا اور کھانا کھانے کے لئے ایک دوسرے کے یہاں جانا پسند فرمایا اور اس کی اجازت دی۔ ساتھ میں یہ بھی فرمادیا کہ گھر اپنے ہوں یا دوسروں کے سلام کا تحفہ ساتھ لے جاؤ اور اپنے آپ کے لئے بھی ایک بہترین سلامتی کی دعا ہے جو دوسرا جواب میں سلام کی صورت میں پیش کریگا پھر گھر اپنے ہوں یا دوسروں کے بے دھڑک گھس جانا منع ہے شریف آدمی کو چاہیئے کہ سلام کر کے داخل ہو تاکہ گھر کے لوگ چوکنا ہوں گھر میں کوئی آ رہا ہے بے خبری میں یوں ہی گھس جانے سے عورتوں بچوں کو اچانک ہٹ پٹا کر بھاگ دوڑ کرنی پڑے اسلئے بھی اس قاعدہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ع ۸ ۴ ۱۴

بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ
وہ صرف میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کبھی کسی حال میں کسی چیز کو بھی شریک نہ مانیں ایسی بڑی بھاری نعمت کی جس کسی نے اب
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
ناقدری کی تو ایسے لوگ پھر بدحال ہوں گے۔ ﴿۵۵﴾ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کی ادائیگی برابر کرتے
وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
رہو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۵۶﴾ منکر لوگ اب اس خیال میں نہ رہیں کہ زمین میں کہیں
مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾ ع
بھاگ کر ہم کو بے بس کر سکیں گے ان کا ٹھکانہ آگ ہے اور دنیا سے واپسی پر انہیں اس بری جگہ میں رہنا ہوگا ﴿۵۷﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ
اے لوگو جو ایمان میں آئے ہو یہ حکم سنو کہ تمہارے لونڈی غلام اور گھر میں کام کاج کرنے والے خادم اور وہ لڑکے جو ابھی بالغ
لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
نہیں ہوئے، ان سب کو چاہیے، کہ خاص طور پر تین وقتوں میں تمہارے کمروں میں آنے کی اجازت حاصل کر لیا کریں نماز فجر سے
وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
پہلے اور ظہر کے وقت جبکہ تم آرام کرنے کے لیے، بوجھل کپڑے اتار کر ہلکے پھلکے کپڑوں میں ہوتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین وقت
الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ
تمہارے تخلیہ کے لیے ہیں ان اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ کام کاج کے سبب آپس میں ایک دوسرے کے پاس
بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ
آنا جانا ہر ایک کو کرنا ہی پڑتا ہے یہ اللہ کی شان ہے کہ تمہاری ہر ضرورت سے واقف ہے اس لیے اپنی آیات تمہارے لیے، صاف صاف
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
بیان فرما دیں اور واقعی اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا دانش مند ہے۔ ﴿۵۸﴾ اور کم عمر کے لڑکے جیسے ہی بالغ ہونے کو پہنچ جائیں تو
الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ
انہیں بھی اپنے سے پہلے لوگوں کی طرح اجازت لے کر ہی آنا چاہیے، اس طرح بڑی صفائی کے ساتھ اللہ نے تمہارے لیے، اپنے احکامات بیان
یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
فرما دیے، اور اللہ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۵۹﴾ اور گھر بیٹھی عورتیں جن کو نکاح کرنے کی کوئی

منزل ۴

ف ۵۵ ایمان اور عمل صالح پر اللہ نے خلافت کا وعدہ فرمایا حضورؐ کے صحابہ کرام پر یہ وعدہ پورا ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کے ذریعہ جو ملک بھی اللہ نے فتح کرائے وہ تمام ممالک آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں خلافت اور حکومت کے لیے قرآن مجید کی شرط ہے کہ
۱ ایمان اور عمل صالح
۲ اللہ نے جو دین پسند فرمایا ہے اس پر ایمان والے جم کر قائم رہیں۔
۳ بندگی صرف ایک اکیلے اللہ کی ہونی چاہیے۔
۴ اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ مانا جائے۔
۵ اس نعمت کی ناقدری نہ کی جائے ورنہ پہلی امتوں کی طرح ناکامی، نامرادی، بدحالی کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔

ع ۷ / ۱۳

اس آیت کی روشنی میں ہم دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ آج بھی دنیا میں ہم مسلمانوں کی پچاسوں حکومتیں ہیں اور کچھ کو چھوڑ کر ہر جگہ ایمان اور عمل صالح کی کمی ہے جس کے سبب آئے دن ہمیں ہر جگہ بڑی مصیبتوں اور ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اب ہمیں اگر اپنی دنیا اور آخرت بنانی ہے تو ہم سب مل جل کر ایمان اور نیک عمل کی ترتیب قائم کر لیں بندگی صرف ایک اللہ کی کریں اور شرک کی ہر چھوٹی بڑی قسم کو ترک کر دیں تب ہماری بات بن سکتی ہے لیکن جب سو۱۰۰ میں سے نوے۹۰ آدمی نماز چھوڑتے ہوں اور سو میں سے ساٹھ۶۰ آدمی قبریں پوجتے ہوں اور قبروں پر وہی کچھ رسومات کرتے ہوں جو مشرک لوگ بتوں کیساتھ کرتے ہیں تو پھر ہم میں سے جوشیلے افراد اور بے لگام جماعتوں کو اسلامی حکومتیں قائم کرنے کی بات چلانے کے بجائے اصلاح معاشرہ کی طرف اول دھیان دینا چاہیے، تاکہ کامیابی کی امید باندھی جا سکے۔

منزل ٤

اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ

بڑی خوشی سے حکم کو قبول کر لیتے ہیں ﴿٤٩﴾ کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا ان کو شک شبہ کی وجہ سے یہ ڈر پڑ گیا ہے کہ اللہ اور اس کے

اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّمَا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے میں ان کی حق تلفی ہو جائے گی بلکہ یہی لوگ بے انصاف ظالم ہیں۔ ﴿٥٠﴾ ایمان

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

والوں کی تو یہ شان ہونی چاہیئے کہ ان کے آپس کے معاملات میں فیصلہ سنانے کے لئے جب، جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُّطِعِ

انھیں بلایا جائے تو بس ان کا صرف ایک ہی قول ہو کہ ہم نے سن لیا مان لیا اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ ﴿٥١﴾ اور جو کوئی بھی اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٢﴾

اس کے رسول کا حکم ماننے اور اللہ سے ڈرے اور اس کی ناراضی سے بچے بس ایسے ہی لوگ بڑے مرتبے پانے والے ہیں ﴿٥٢﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ

بڑا زور لگا کر اپنی وفاداری جتانے کو اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جیسے ہی آپ حکم دیں گے ہم فوراً گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہونگے جواب میں آپ

لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٣﴾ قُلْ

فرما دو کہ اطاعت کا معیار تو سب کو معلوم ہے اس میں قسم کھانے کی کیا ضرورت ہے اور تمہارے سب کاموں کی اللہ کو اچھی طرح خبر ہے۔ ﴿٥٣﴾ کہہ دو کہ اللہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اگر نہ مانو گے تو جان لو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف اتنی ہی ذمہ داری کا بوجھ ہے جو ان پر ڈالا گیا ہے اور تم کو بھی

وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا

اپنی ذمہ داری کا بوجھ خود اٹھانا ہے اگر تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان کر ان کی اطاعت میں رہو گے تب ہی تم کو ہدایت کی راہ نصیب ہے ورنہ نہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ذمہ بات کو صاف طور پر پہنچا دینا ہے ﴿٥٤﴾ تم میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرنے والے ہیں ان کیلئے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ زمین میں ان کو خلافت

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ

عطا فرمائے گا جیسی ان کے پہلے لوگوں کو اس نے خلافت کی نعمت عطا فرمائی تھی اور ان کے لئے جس دین کو اللہ نے پسند فرمایا ہے اس دین

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ

کے ذریعہ ایمان والوں کے قدم جمائے رکھے گا اور خوف اور ڈر کے مقابلے میں انھیں امن عطا فرمائے گا بس انھیں چاہیئے کہ اب

رسول ﷺ کا ہو جاوے اسی کو راضی خوشی قبول رکھے اطاعت کا قول دے کر دغا بازی نہ کرے ورنہ ایمان کے دائرہ سے باہر جا پڑے گا۔

ع ٦ ١٠ ١٢

ف ٤٩ یہ منافق کی علامت ہے کہ بات اپنے فائدہ یا مفاد کے موافق دیکھی تو سر ہلا کر ہاں جی! ہاں جی! کر لیا اور اپنا مطلب نکال لیا۔

ف ٥٣ آج کا مسلمان بھی ایسا ہے کہ رسول ﷺ کی محبّت تعریف میں بہت آگے ہو کر بڑھ چڑھ کر باتیں کرتا ہے کہ جان کی بازی لگا دے گا گردن کٹا دے گا گھر لٹا دے گا مگر اس سے اطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہو سکتی ہم میں سے ہر ایک نے اس آیت کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ لینا چاہیئے۔

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ

کے دربار میں حاضر ہونا لازی ہے ۔ ﴿۴۲﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادلوں کو چلتا پھرتا کر دیا پھر انہیں ایک دوسرے سے ملا دیتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ

اور ایک پر ایک کو چڑھا دیتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں سے بارش برستی ہے اور آسمان سے پہاڑوں سے سخت سردی اور برف باری

السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ

کر کے اولے نازل فرماتا ہے چاہے جس پر ڈال دے اور جسے چاہے محفوظ رکھے اس کی بجلی کی چمک قریب ہے کہ کسی وقت

عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ

بھی آنکھوں کی بصیرت اور نگاہ کو بجھا کر رکھ دے ۔ ﴿۴۳﴾ رات اور دن کے الٹ پھیر

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ

میں اللہ کی قدرت کا بڑا نشان ہے بصیرت والے لوگوں کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے ﴿۴۴﴾ اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے

كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

پیدا فرمایا ہے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل رینگتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور بہت سے چار پاؤں پر چلتے

يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ

ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بہت ہی مناسب ڈھنگ پر جس طرح چاہتا ہے پیدا فرما دیتا ہے بے شک

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ

اللہ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے ۔ ﴿۴۵﴾ ہم نے بہت ہی کھلی اور صاف بیان کرنے والی آیات

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

نازل فرما دیں سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت بھی اللہ جسے چاہے اسی کو ملے گی ۔ ﴿۴۶﴾ یہ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

لائے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے حکم مان لیا ہے پھر اس کے بعد بھی ان میں کی ایک ٹولی اپنے قول سے پلٹ

وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

جاتی ہے ایسے لوگ ایمان والے نہیں رہے ﴿۴۷﴾ کیونکہ جب ان کے آپسی معاملوں میں فیصلے دینے کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا

طرف انہیں بلایا جاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت کترا جاتی ہے ﴿۴۸﴾ اور اگر فیصلہ میں ڈگری ان کے حق میں ہو گئی تو پھر منڈی ہلاتے ہوئے

منزل ۴

ف ۴۳ آج کے زمانے میں جسے
ہوائی جہاز کا سفر کرنے کا موقع ملا ہو
اسے بہت بار دکھائی دیتا ہے کہ
پہاڑوں جیسے بڑے بڑے بادل ایک
دوسرے سے الگ الگ بھی چلتے ہیں
اور آپس میں مل بھی جاتے ہیں جب
یہ بادل ایک پر ایک تہہ بہ تہہ جمع ہوتے
ہیں تو سینکڑوں میل تک ہوائی جہاز
بادلوں کے اندر ہی اڑنے پر مجبور
ہوتا ہے اور ہر وقت خطرہ بنا رہتا
ہے کہ ہلکی سی بجلی سے جہاز جل کر خاک
ہو جائے بہت سے ہوائی حادثے
بدلیوں کے سبب بھی ہوتے ہیں ۔
ف ۴۶، ۴۵ مٹی میں پانی کا ست
اور خلاصہ رکھ دیا اور پانی سے ہر
جاندار کی تخلیق اور حیات کو جاری
کیا پیٹ کے بل رینگنے والے جیسے
کہ سانپ، سنپولیے، کیچوے
وغیرہ پانی کے جانداروں میں مچھلی
اور دوسرے بے شمار دریائی جانور،
چار پیر والوں میں جنگل کے شیر، ہاتھی
بھیڑیے، پالتو جانوروں میں گائے
بیل، بھینس، بکری وغیرہ۔
دو پیر والے انسان تو اپنی جگہ
خوب سے خوب تر ہیں اسی لئے فرمایا کہ
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
ہر جاندار کے بدن کے سانچے
ڈھانچے کے لحاظ سے اسے ترتیب
(DESIGN)
دیا اور تجسیم (आकृति)
کا خوب لحاظ رکھا کہ کسی طرح کی
ترمیم کی ضرورت نہیں اسی طرح
بعض کے پاؤں چار سے بھی زیادہ
رکھے جیسے کہ گھوم، کیکڑے وغیرہ،
ف ۴۷، ۴۸ آدمی کی کھری مسلمانی
یہ ہے کہ جب منہ سے ایمان، اسلام
اللہ اور رسول کا اقرار کیا پھر آپسی
معاملات کے قضیہ میں جو فیصلہ اللہ

فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝٣٦ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ

عظمت اور ادب قائم رکھا جائے جہاں صبح وشام اللہ کا نام یاد کیا جاتا ہو اور اس کی پاکی بیان کی جاتی ہو۔ (۳۶) ایسے لوگ جنہیں تجارت اور سوداگری اللہ کے

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ

ذکر سے غافل نہیں کرسکتی ان گھروں کو یعنی مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں نماز کو قائم رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ایسے دن کے عذاب کا

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝٣٧ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

خوف رکھتے ہیں جس دن آنکھیں اور دل الٹ پلٹ ہو جا دیں گے۔ (۳۷) اللہ ایسے لوگوں کے بھلے کاموں

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

کا بدلہ خوب سے خوب عطا فرمائے گا اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرمائے یہ اللہ تعالیٰ ہی کی

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

شان ہے۔ (۳۸) جو لوگ انکاری ہیں انکے اعمال کے بے نتیجہ ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ریگستانی میدان میں کوئی پیاسا آدمی بھٹک کر راستہ بھولا ہو چٹیل

الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

میدان کو دور سے دھوپ کے سبب لہراتا ہوا پانی خیال کرے اور وہاں تک جب پہنچ جائے تو پانی نام کی کوئی چیز اس کے ہاتھ نہ لگے تڑپ تڑپ کر جان نکالنے کا اللہ کا فیصلہ اس کے سامنے آجائے

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٣٩ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ

اللہ اس کا حساب اسے وہیں پورا دکھا دے اور واقعی اللہ کو حساب لیتے کچھ بھی دیر نہیں لگتی (۳۹) ایک مثال یہ اور بھی غور کرو کہ کسی گہرے دریا کے اندر خوب

لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ

اندھیرا ہو اور پھر اسے موج نے ڈھانک لیا ہو اور ایک موج پر دوسری موج کا گھیرا پڑتے ہی رہتا ہو اور اوپر کالی گھٹا دالی گھن گھور بدلیاں چھائی ہوں اندھیاریوں پر اندھیاریاں

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

اوپر ایک کالی چھایا لئے پڑھتی ہوں ایسے گہرے دریا میں ڈوبا آدمی کتنا بے بس ہوگا کہ جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی نہ دے اور خوب سمجھ لو کہ جس کسی کو اللہ نور سے محروم کردے

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝٤٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي

پھر اسے روشنی کی ایک کرن بھی نصیب نہیں ہوسکتی۔ (۴۰) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے اور جہاں بھی ہے اور اڑتے پرندے جو پر

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ

پھیلائے ہوئے صف بندی کے ساتھ اڑا کرتے ہیں یہ سب اللہ کے بے عیب ہونے کا ثبوت اپنے وجود سے دے رہے ہیں اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں ہر ایک کو اپنی دعا صلوٰۃ اور

تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤١ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

تسبیح کا اپنا اپنا طور طریقہ معلوم ہے تمام مخلوق کے ہر ہر فعل کا علم اللہ کو ہے۔ (۴۱) آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہی صرف اللہ کے لئے ہے سب کو لوٹ کر اللہ

منزل ۴

ف ۳۶ اس آیت میں کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ مسجد کو اونچا اٹھائے دوسری یہ کہ اس کی عظمت ادب کا خوب خیال رکھے تیسری یہ کہ مسجد کی اصل زینت اللہ کا ذکر ہے تسبیح ہے نماز ہے۔

ف ۳۷ تجارت سوداگری بری چیز نہیں جو لوگ اسے دنیا داری کہتے ہیں ان کا قول صحیح نہیں بلکہ ایسی تجارت اور سوداگری جو اللہ کے ذکر سے نماز سے زکوٰۃ کی ادائیگی اور دین کے دوسرے فرائض سے روک دے غافل کردے وہ منع ہے ورنہ دین کے ساتھ تجارت سوداگری عین عبادت ہے۔

ف ۳۹ جو لوگ اپنے اصل مالک کو نہ مانیں اس پر ایمان نہ لائیں پھر اگر انہوں نے رواج کا لحاظ کرکے یا لوگوں کو دکھا دے کے لئے کچھ نیک کام کئے بھی تو اس کا کوئی نتیجہ آخرت میں نہیں نکلے گا بلکہ عین حشر کے میدان میں جب نیکیوں کا بدلہ پانے کا دن ہوگا تو یہ اپنی نیکیوں سے محروم ہونگے اصلاً جب کہ جب کوئی نیک کام اپنے خالق مالک اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہی نہیں تو اللہ کو کیا پڑی کہ اسے اس دن اجر سے نوازے بلکہ اس کی مثال یہ دی گئی کہ پیاسا آدمی پانی کی طلب میں دور سے دوڑتا چلا جائے اور میدان میں تیز دھوپ کی لپٹیں

ع ۵
۶
۱۱

(REFLECTION OF LIGHT)

دیکھ کر اسے لہراتا پانی

(MIRAGE)

خیال کرکے اس کی طلب میں دوڑ کر وہاں جا پہنچے مگر کچھ بھی ہاتھ

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ

وہ اپنے آپ کو تھامے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کشادگی عطا فرمادے اور تمہارے غلام یا کنیز میں سے کوئی تم سے اپنی آزادی کا

يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

پروانہ حاصل کرنا چاہے تو اگر تم ان میں بھلائی کا پہلو دیکھو تو انہیں آزادی کا دستاویز لکھ دو اور اللہ نے تم کو جو مال عطا فرمایا ہے اس میں سے ان کی مدد بھی کرو

خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

دنیا کی تھوڑی سی زندگی کے لئے مال حرام کمانے کو اپنی کنیزوں اور زرخرید چھوکریوں سے بدکاری کا جبری کام لینا فوراً بند کرو اور اگر وہ کسی کے نکاح کے بندھن میں

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ

آکر پاکدامن زندگی گذارنا چاہیں تو انہیں غلامی سے آزاد کرکے سہارا دو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی بے بس لڑکیوں کو جاہلیت کے زمانہ میں بدی کے کام پر لگایا

مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

گیا ہوگا تو اللہ ان کی بے کسی کے سبب انھیں معاف کرے گا کہ وہ غفور اور رحیم ہے ﴿۳۳﴾ اور ہم نے

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

تمہاری طرف کھلی اور صاف صاف نشانیاں نازل فرمادی ہیں اور تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں کے عبرت ناک واقعات بھی بیان فرمادئے جس کسی کو اپنے بچاؤ کرنے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۧ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

کی فکر ہو ان کے لئے اس میں بڑی مفید نصیحت موجود ہے ﴿۳۴﴾ آسمان اور زمین میں روشنی اللہ کے نور سے ہے اس کے نور کی مثال جیسے کہ طاق ہو جس میں

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

ایک چراغ ہو اور چراغ شیشہ دار فانوس میں ہو شیشہ کی چمک دمک ایسی جیسے کہ چمکتا ہوا روشن تارا، اس چراغ کو برکت

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

والے درخت زیتون سے روشن کیا جائے اس درخت کا رخ مشرق مغرب کی قید سے آزاد ہو جس کا تیل اتنا صاف شفاف

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

تیز ہو کہ دور سے آگ نے ابھی چھوا بھی نہ ہو کہ روشن ہو جائے، نور علیٰ نور، خوب روشنی پر روشنی ایسی کہ سارا عالم نور ہو جائے

يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

اپنے اس نور کی طرف اللہ جس کو چاہے ہدایت فرمادے اور یہ مثالیں اللہ نے لوگوں کے لئے بیان فرمائیں اور اللہ ہر چیز

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ ۙ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

کا خوب خوب جاننے والا ہے ﴿۳۵﴾ اس نور کی کرنیں ان گھروں میں بستی ہیں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں اونچا اٹھایا جائے اور ان کی

آنا چاہیئے اور جاہلیت کے طور طریقوں کو جھٹلا کر یہاں اسلام کے پاکیزہ طریقہ کو لازم پکڑنا چاہیئے۔

ف ۳۳ اس آیت میں تین باتوں کا خلاصہ ہے۔ (۱) نکاح کا مقدور نہ ہو مالی حالت اجازت نہ دے یا مناسب رشتہ نہ مل سکے تو مؤمن کو چاہیئے کہ صبر سے اپنے آپ کو تھام رکھے اللہ جلد ہی نکاح میں رکاوٹ کے اسباب دور فرمادے گا۔ (۲) اسلام نے غلامی کو ختم کرنے کے لئے بہت سے طریقے رائج کئے اس میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی، غلام آزادی حاصل کرنے کے لئے کسی رقم کا وعدہ کریں تو آقا کو چاہیئے کہ ان میں بھلائی دیکھے تو ضرور انہیں آزادی کا پروانہ لکھ دے دستاویز میں جو کچھ لکھا پڑھی ہو اس کے مطابق لونڈی، غلام یہ رقم آقا کو ادا کر دیں لیکن دیکھنا یہ چاہیئے کہ یہاں سے چھوٹ کر اپنی آزادی کا غلط استعمال کرکے سماج میں آوارہ گردی کرکے بگاڑ پیدا نہ کرے۔

ع ۴ ۸ ۱۰

(۳) جاہلیت میں لوگ لڑکیوں کو بازار سے خرید رکھتے اور جوان ہوتی تو ان سے پیشہ کماتے اللہ نے اسے منع کر دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اگر ایسی لڑکیاں شادی شدہ ہو کر گھر گرہستی کی زندگی گذارنا چاہیں تو آقا پر لازم ہے کہ انہیں آزاد کر دے اور انکی مالی مدد بھی کرے لیکن جبر وظلم سے جاہلیت کے زمانہ میں جن لوگوں نے ایسی بے بس لڑکیوں سے برے کام لے رکھے تو اللہ ان لڑکیوں کی بے چارگی کے سبب انہیں معاف کر دے گا۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ
آپ ایمان والے مردوں سے فرمادیجئے کہ اپنی آنکھوں کی حفاظت میں نگاہ کا بہت خیال رکھیں اور اپنے جسم کے قابل شرم حصوں کی حفاظت
اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی اور صاف ستھرا پن ہے بے شک اللہ کو ان کے سب کاموں کی خبر ہے (۳۰) اور ایمان والیوں کو بھی یہ حکم سنا دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھریں مگر جو مجبوری سے کھلا رہے
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ
تو حرج نہیں سینوں پر اپنے دوپٹے آنچل برابر ڈالی رہیں اور اپنی زینت اور بناؤ سنگار صرف اپنے شوہر کیلئے کریں
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ
کسی اور پر ظاہر نہ ہونے دیں لیکن اپنے باپ اور اپنے شوہر کے باپ اور اپنے بیٹے اور اپنے شوہر کے بیٹے یا اپنے بھائی
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ
یا بھائی کے لڑکے یا اپنی بہنوں سے بیٹے یا اپنی ہمجولی سہیلی یا گھر کا کام کرنے والی کنیز اور گھریلو کام کاج کے نوکر چاکر جو
اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ
عورت مرد کے میل ملاپ کی بات سے واقف ہی نہ ہوں یا ایسے کم عمر لڑکے جو عورتوں کی لاج شرم کی باتوں سے انجان
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ
ہوں تو ایسوں کے سامنے بھی انہیں آنے میں حرج نہیں اور ایمان والیوں کو خیال رکھنا چاہیئے کہ پائل کی جھنکار سنانے
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا
کے لئے اپنے پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ ڈھکے چھپے زیورات کی زینت کا خیال دوسروں کو آنے لگے اور ایمان والو تم سب مل کر
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
اپنی نادانی کی حالت سے پلٹ کر توبہ کر کے اللہ کی طرف آؤ کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ (۳۱) تمہارے نوکر چاکر کنیزیں جو نیک ہوں
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
اور تم میں سے جو لوگ غیر شادی شدہ ہوں اور جو عورتیں بیوہ ہو چکی ہوں انکا نکاح کرا دینے میں تم کو توجہ کرنی چاہیئے اگر ایسے لوگ مالی اعتبار سے کمزور ہوں تو اللہ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ
اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور وہ اقعی اللہ تعالیٰ کشادگی عطا فرمانے والا اور علم والا ہے (۳۲) جن لوگوں کو نکاح کرنے کی سہولت نہ ہو

بات ہے اسی طرح گھر میں کوئی موجود ہو لیکن یہ جواب ملے کہ ابھی آپ واپس جائیں اس وقت ہم ملنا نہیں چاہتے یا گھر کا مالک ملنا ہی نہ چاہتا ہو یا اپنی کسی ضرورت میں مشغول ہو یا نہ ہو باہر کے کسی آدمی کو حق نہیں کہ ایسے موقع پر ضد کرے یا زبردستی کسی کے گھر میں گھس جائے یا دھرنا دیکر بیٹھ جائے کہ ملاقات کر کے ہی جاؤ نگا یہ سب باتیں قرآنی تعلیم کے خلاف ہیں۔

ف ۳۱ عورت کو اپنا بناؤ سنگار صرف اپنے شوہر کی خاطر کرنا چاہیئے اب یہ نہ ہو کہ شوہر جیسے ہی گھر کے باہر جائے عورت اپنا تمام بناؤ سنگار زیورات فوراً اتار کر سادہ لباس پہن لے اس فطری مجبوری کیوجہ سے قرآن مجید میں اس بات کی اجازت دی گئی کہ گھر گرہستی میں محرم رشتے داروں کم سن لڑکے اور اپنے نوکر چاکر جو صرف کھانے پینے کی حاجت سے کام رکھتے ہوں اور انہیں عورتوں کے تعلق سے کوئی مطلب نہ ہو تو ان کے سامنے آنے جانے میں عورتوں کو کوئی حرج نہیں اس حکم کی روشنی میں ہر ایمان والی عورت کو جاننا ماننا چاہیئے کہ بازار اور سڑکوں پر بلاضرورت نہ چلے اگر جانا ضروری ہو تو چادر اوڑھ کر شرعی حجاب میں جاوے بناؤ سنگار نہ کرے اور پائل پازیب کی چھن چھن آواز کے لئے پاؤں پٹک کر بے حیا عورتوں کی چال نہ چلے اپنے سینوں پر دوپٹے ڈالے رہیں اوڑھنیوں کے آنچل بھی گریبان پر لپیٹ لیں دوپٹے لہراتی ہوئی نہ چلیں اب جو بہنیں عرس میلوں ٹھیلوں میں یا شاپنگ کے لئے بازاروں میں خوب بن سنور کر جاتی ہیں اور بعض شہروں میں تو عید باسی عید کو میلوں میں جا کر خاصی بے پردگی کا شکار ہوتی ہیں انہیں اپنی عزت ناموس کا خیال رکھنا چاہیئے ہم سب کو اللہ کی طرف توبہ کر کے پلٹ

رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

اور رحیم ہے (٢٢) پاک دامن اور بدی سے بے خبر ایمان والی عورتوں پر جو لوگ بری بات کا چرچا کرتے ہیں ان پر دنیا اور

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

آخرت دونوں جگہ لعنت کی پھٹکار اور بڑا عذاب ہے (٢٣) انکے لیے وہ دن بہت سخت ہوگا

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

جب ان کی زبانیں، ہاتھ اور پیر ان کے خلاف گواہی دے کر بتائیں گے کہ یہ لوگ کیا کام کرتے تھے (٢٤) اس دن اللہ

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

تعالیٰ ان کے سب کاموں کا انصاف سے پورا پورا بدلہ چکا دیگا اور انھیں خوب اچھی طرح معلوم ہو جائیگا کہ اللہ برحق سچا صاف بیان فرمانے والا ہے (٢٥)

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

بری عورتیں برے مردوں کے لیے ہیں اور خراب مرد خراب عورتوں کے لیے ہیں اور بھلی باتیں بھلے لوگوں کی شان ہیں اور بھلے لوگوں

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

کا تعلق صرف پاکیزہ باتوں سے ہے خراب لوگ ان کے حق میں جو کچھ بکواس کرتے ہیں نیک لوگ اس بکواس سے بری ہیں ان کے لیے مغفرت

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے (٢٦) اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل ہونا ہو تو پہلے

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

رضامندی حاصل کر لو اور گھر کے لوگوں کو سلام کر لو اس حکم کو برابر یاد رکھو کہ اس میں تمہارے لیے

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

بھلائی ہے۔ (٢٧) پھر اگر جن گھروں میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو ان گھروں میں تم کو داخل نہیں ہونا چاہیے یہاں تک کہ کسی ذمہ دار کی طرف سے

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

داخلہ کی تم کو اجازت نہ دی جائے اور اگر تم سے یہ کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو تم کو وہاں سے لوٹ جانا چاہیے یہ پاکیزہ طریقہ ہے جو تم کو بتا دیا گیا تم جو بھی کام کرتے ہو

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

اللہ کو اس کا برابر علم ہے۔ (٢٨) جن گھروں میں کوئی رہتا ہی نہ ہو اور وہاں پر تمہارا کچھ سامان اسباب رکھا ہو تو پھر ایسے گھروں میں داخل

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

ہونے میں تم پر گناہ نہیں جو تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی اور چھپائے رکھتے ہو وہ بھی اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔ (٢٩)

منزل ٤

ف ٢٣ ایمان والی بہنوں پر کلنک لگانے والوں پر بڑے عذاب کا نوٹس یہاں جاری کیا گیا حدیث شریف میں آتا ہے کہ قذف المحصنة يهدم عمل مائة سنة کسی پاک دامن عورت پر بدی کا الزام لگانا آدمی کے سو سال کے نیک عمل کو برباد کر ڈالتا ہے۔

ف ٢٤ آدمی کے ہر عمل پر فرشتے گواہ ہیں ہر کام کو ہر بول کو لکھ لیتے ہیں پھر اس کے علاوہ اللہ کو ہر کام کی خبر ہے اور اللہ خود گواہ موجود ہے کوئی عمل اس کی بصیرت سے چھپا ہوا نہیں، لیکن بدعمل لوگوں کے لئے ایک گواہی اور بھی رکھدی جس کا انکار کرنا کسی مجرم کے بس میں نہیں خود مجرم کے ہاتھ، پیر، منہ، زبان، جلد، چمڑے، بال اور کھال سب کے سب تمام اعمال کی منہ بولتی گواہی قیامت کے دن پیش کردینگے اس کے بعد کسی مجرم کے لیے اپنے گناہوں کا اقرار کیے بغیر چارہ نہیں رہے گا تفصیل کے لیے دیکھئے (٣٦) یٰسٓ آیت ٦٥ (٤١) حٰمٓ سجدہ آیت ٢٢/٢٠

ع ٣ ٦ ٩

ف ٢٧ اس آیت میں دوسروں کے گھر جانے کے آداب بتائے گئے ہیں، آدمی کو چاہیے کہ کسی کے گھر میں داخلہ کی اجازت اپنا نام بتا کر اس طرح حاصل کرے کہ صاحبِ خانہ کو معلوم ہو جائے کہ کون صاحب اندر آنا چاہتے ہیں اور اجازت ملنے پر سلام کر کے داخل ہو۔

ف ٢٨ کسی گھر میں کوئی جواب دینے والا موجود نہ ہو تو پھر اس گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے ہاں اس گھر کا کوئی ذمہ دار یا ملازم یا گھر کے مالک کا کوئی جان پہچان والا یا رشتے ناطے والا یا حکومتِ وقت اجازت دے تو اور

منزل ۴

أَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ

اپنی زبان پر کیسے لا سکتے ہیں اللہ تو پاک ہے یہ تو ایک بڑا جھوٹا بہتان ہے۔ (۱۶) اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو

أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اس طرح کے چرچے سے ہمیشہ بچتے رہنا (۱۷) اللہ تعالیٰ اپنے احکامات تم کو کھلے طور

الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ

پر سنا دیتا ہے وہی بڑا علم والا اور دانش مند ہے۔ (۱۸) جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے سماج میں بے حیا

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ

باتوں کے چرچے جاری ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے دنیا اور آخرت میں بہت ہی دردناک عذاب ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (۱۹) اور تم پر اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ

رَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تمہارے حق میں معاف کرنے والا مہربان نہ ہوتا تو اس چرچے میں تم پر بڑی مصیبت پڑ سکتی تھی (۲۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدم بر قدم ملا کر

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۗ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

نہ چلو جو شخص بھی شیطان کے قدم بہ قدم چلے گا تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان تو بے حیائی اور بری باتوں کی

فَإِنَّهٗ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

طرف ہی لے جائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کسی ایک کو بھی سدھرنا سنورنا

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

کبھی نصیب ہی نہیں ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاک و صاف کر دیتا ہے اللہ خوب سننے والا اور خوب

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

جاننے والا ہے۔ (۲۱) تم میں سے جن لوگوں کو فضیلت اور کشادگی عطا کی گئی ہے ایسے لوگوں نے اس بات

أَنْ يُّؤْتُوْٓا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

کی قسم نہ کھانا چاہیے کہ فلاں رشتے ناطے والوں کی، مسکینوں کی اور اللہ کی راہ میں فلاں ہجرت کرنے والوں کی اب مدد نہ کریں گے

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

بلکہ بزرگی والے لوگوں کو تو چاہیے کہ ان کو معاف کر دیں اور در گزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو بخش دے اور واقعی اللہ بڑا ہی غفور

ع ۱۰ ۸ ۲ النصف

ف ۲۲ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے متعلق نازل فرمائی گئی، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاکدامنی کا قرآن میں بیان آنے پر الزام لگانے والوں کو اسی کوڑے مارے گئے، اس میں ایک شخص مسطح رضؓ نام کے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے غریب بھانجے تھے حضرت ابوبکر رضؓ ان کی مالی امداد کرتے تھے لیکن اب جی میں ٹھان لیا کہ ایسے آدمی کی مدد نہ کریں گے اس آیت کے اترنے پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنا خیال بدل دیا اور مسطح رضؓ کی پہلے سے بھی زیادہ مالی امداد اور نیک سلوک کرنے لگے اور فرمایا بَلٰى وَاللّٰهِ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا يَا رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب ہم کو یہ بات بہت محبوب ہے کہ تو ہماری خطائیں معاف فرما دے۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۹﴾

اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے۔ ﴿۹﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰﴾ ع

یہ قانون اللہ نے نازل فرما کر تم پر بڑا فضل فرمایا اور یہ اس کی رحمت ہے ورنہ تم بڑی الجھن میں پڑ جاتے اور یہ بھی سدا یاد رکھو کہ اللہ توبہ قبول فرمانے والا اور بڑا دانشمند ہے ﴿۱۰﴾

إِنَّ الَّذِينَ جَآءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ ۖ

جن لوگوں نے ایک جھوٹا طوفان کھڑا کیا وہ تمہارے اندر کی ایک ٹولی ہے تم اپنے حق میں اسے برا نہ سمجھو بلکہ اس میں بھی بہتری اور خیر

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ

کا پہلو ہے اس طوفان کے موقع پر جس کسی نے فتنہ جاری کر رکھا ہے جتنا حصہ لیا ہے اتنا ہی گناہ اس نے مول لیا اور جو شخص

وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

ان کا بڑا بنا ہوا تھا اس کے لیے تو بہت ہی زبردست عذاب ہے ﴿۱۱﴾ جب یہ بات تم لوگوں نے سنی تو سنتے

ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوا هٰذَآ

ہی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں نے اپنے جی میں بھلا اور بہتر خیال کر کے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ

إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا

کھلا ہوا بہتان ہے ﴿۱۲﴾ ایسا جھوٹا چرچا کرنے والے اس بہتان پر چار گواہ کیوں نہ لائے جب الزام کے ثبوت میں ان کے

بِالشُّهَدَآءِ فَأُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

ساتھ گواہوں کی شہادت موجود نہیں تو اللہ کے نزدیک یہ لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر دنیا و آخرت میں تم پر

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَآ

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت کا سایہ نہ ہوتا تو جیسے ہی تم نے اس طوفان کا چرچا کرنا شروع کیا تھا اس پر ایک بڑا

أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۴﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ

عذاب تم کو اپنے گھیرے میں لے سکتا تھا۔ ﴿۱۴﴾ جب تم نے اس چرچے کو اپنی زبان پر لے لیا اور افواہ میں وہ باتیں

بِأَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُونَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ

کہنے لگے تھے جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں تھا اور تم نے اسے معمولی بات سمجھ لی تھی جب کہ اللہ کے نزدیک یہ ایک بھاری بہتان والے

اللّٰهِ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُونُ لَنَآ أَنْ

طوفان کا چرچا تھا۔ ﴿۱۵﴾ جب تمہارے کان تک اس الزام کا چرچا پہنچا تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ تم نے یہ کہہ دیا ہوتا کہ بھلا ہم ایسی بات

منزل ۴

ف ۶، ۷، ۸، ۹ اگر مرد نے اپنی گھر والی پر بدکاری کا الزام لگایا اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اسے لعان کرنا ہوگا یعنی چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ الزام میں سچا ہے پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اس طرح کی گواہی کو لعان کہتے ہیں اور لعان کرتے ہی عورت پر الزام آگیا اور اسے سزا دی جائے گی لیکن اگر عورت بھی مرد کے اس لعان کا جواب دے تو پھر عورت پر سزا جاری نہ ہوگی البتہ فوراً نکاح ٹوٹ جائے گا اور ہمیشہ کے لیے اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔

ع ۱۰

ف ۱۰ اپنی آنکھوں دیکھی بات پر الزام لگانے والے کے پاس گواہ نہیں اور اب اپنی عورت سے کسی طرح نباہ ممکن نہیں رہا تو اس بات کو کہے تو کس سے کہے کس طرح کہے ایسے پیچیدہ اور الجھن بھرے مقدمہ میں اللہ کا یہ سادہ اور صاف ستھرا آسان قانون نازل ہوا جس کو لعان کہا گیا یہ اس کا فضل اور رحمت ہے ورنہ آج بھی دنیا کی بہت سی قومیں ایسے معاملات میں اپنا کوئی شرعی قانون نہیں رکھتیں انھیں بہت سی سماجی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے سبب خاندانی فساد برپا ہوتا رہتا ہے۔ ہم مسلمانوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ ہمیں ہر چھوٹے بڑے معاملہ کی الجھن سے نکلنے کے لیے قانونی آسانیاں عطا فرما دیں۔

ف ۱۱ یہاں سے اس بہتان کا رد بیان ہوا جو حضرت عائشہ صدیقہ رض پر لگایا گیا تھا اللہ نے آیت نمبر ۱۱ سے ۲۶ تک حضرت عائشہ صدیقہ رض کی پاکدامنی کا مضمون نازل فرمایا۔

جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

کا یہ قانون لاگو کرنے میں تم کو کسی کا لحاظ کرنے اور ترس کھانے کی ضرورت نہیں اور ان دونوں کو

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

سزا دیتے وقت ایمان والوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ

چاہیئے۔ ② زنا خور مرد کو نکاح کرنے کے لئے، بدکار یا مشرک عورت کے سوا اور کہاں ٹھکانہ

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣

ہے اسی طرح بدکار عورت سے زانی یا مشرک مرد ہی نکاح کا خطرہ مول لے سکتا ہے۔ ③

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو لوگ عیب لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں کو اور اس الزام پر چار گواہ نہ لاسکیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

تو ایسوں کو اسّی کوڑے مارو پھر ان کی گواہی کبھی قبول نہ رکھو کہ ایسے لوگ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

بدکردار ہیں۔ ف ④ مگر جو لوگ توبہ کرلیں اور اس کے بعد اچھی طرح اپنی اصلاح

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

کرلیں تو بے شک اللہ بہت ہی معاف کرنے والا رحیم ہے ف ⑤ اور جو لوگ خود اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ

اور ان کے پاس اپنے آپ کے سوا دوسرے گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کے لئے، شہادت کا نصاب یہ ہے کہ اللہ نام کی قسم

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ

چار مرتبہ پیش کرکے یہ کہنا ہوگا کہ بے شک وہ الزام لگانے میں سچا ہے ⑥ اور پانچویں بار اسے یہ کہنا ہوگا کہ اگر اس الزام لگانے

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

میں وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے ⑦ اب عورت پر اس لعان کی سزا اس طرح

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨

ٹل سکتی ہے کہ چار مرتبہ وہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ الزام لگانے میں مرد جھوٹا ہے۔ ⑧

ف ۴ کسی عورت پر بے حیائی کا الزام لگانے میں چار گواہوں کا لانا ضروری ہے ورنہ الزام لگانے والا تہمت کے جرم میں دھر لیا جائے گا اور اسّی کوڑے مار مار کر اس کی پیٹھ ادھیڑ دی جائیگی اور ہمیشہ کے لیے کسی بھی معاملہ میں اس کی گواہی قبول نہیں رکھی جائے گی۔

ہر کوئی جان لے کہ اسلام میں عورت کی عزت اور ناموس عصمت اور پاکدامنی کا کتنا بڑا اکرام ہے کہ اس کے دامنِ عصمت پر الزام لگانے والا اگر چار گواہ نہ لاسکے تو اسّی دُرّے کی سزا بھگتنے کو تیار رہے اور اسے ہمیشہ کے لیے سماج کے باعزت مقام سے نیچے گرا کر اس کی گواہی کو ہمیشہ کے لئے ناقابلِ قبول بنا دیا گیا۔

ف ۵ اپنے گناہ کی سزا پالی۔ توبہ کرلی، سدھر گئے تو اب پچھلا گناہ معاف ہوگیا مگر کسی مقدمے میں ایسے آدمی کی گواہی قبول نہ رکھی جائے گی کہ ایک مرتبہ پاکدامن خاتون پر جو الزام لگایا ہے تو کیا بھروسہ کہ پھر کسی پر جھوٹی بات لگادے سماج کو خطرہ سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے آدمی کو معاملات میں گواہی کے لحاظ سے شامل نہ کیا جائے توبہ کرلینے کی وجہ سے یوں ذاتی طور پر اسے گناہ سے معافی دے دی گئی یہ اور بات ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ توبہ سے حدِ شریعت ساقط نہ ہوگی بلکہ توبہ اور اصلاح سے آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا۔

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ

کرنے کی مشغولیت نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور ان کی بات کو تم نے ہنسی میں اڑا دیا تھا۔ ﴿۱۱۰﴾ ان کو میں

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

نے ان کے صبر کی وجہ سے خوب اچھا بدلہ دیا کہ آج وہی کامیاب ہو کر مراد کو پہنچ گئے۔ ﴿۱۱۱﴾ اللہ فرمائے گا کہ تم زمین میں گنتی کے جو

فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ

چند برس رہ کر واپس آئے تو کتنے سال وہاں رہے تھے۔ ﴿۱۱۲﴾ جواب میں یہ لوگ عرض کریں گے گنتی کرنے والوں سے پوچھ لیجئے ہمارے تو ہوش اڑ چکے ہیں ہم دنیا میں کیا رہ پائے یہی کچھ ایک

الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

دن یا دن کا ایک حصہ ﴿۱۱۳﴾ ارشاد ہو گا کہ ہاں بہت تھوڑا ہی رہے مگر اس حقیقت کے علم کو جان لینے کی تم نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ ﴿۱۱۴﴾

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بے مقصد پیدا کیا تھا اور تم کو ہمارے پاس واپس لوٹ کر نہیں آنا تھا۔ ﴿۱۱۵﴾

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

پھر تم اس حقیقت کو کیسے بھول گئے تھے کہ اللہ بہت بلند اور اعلیٰ ہے سچا سچا بادشاہ صرف وہی ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود ہو ہی نہیں سکتا اور عزت والے عرش کا رب بھی صرف وہی ہے ﴿۱۱۶﴾

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

جو شخص بھی اللہ کے ساتھ ملا کر کسی اور سے بھی دعا کرے تو اس کی یہ دعا بے دلیل ہے ایسے آدمی سے اس کے رب کے حضور بڑا سخت حساب

عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

لیا جائیگا ایسے لوگ تو کافر ہو گئے جن کو کبھی کامیابی نہیں مل سکتی۔ ﴿۱۱۷﴾ بس آپ دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا تو ہی ہے ﴿۱۱۸﴾

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ نور مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ بات شروع کی جا رہی ہے اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس میں چونسٹھ آیات اور نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ سورۃ ہم نے نازل فرمائی اور اس میں بتائے گئے ہر حکم کی تعمیل کو ہم نے فرض کر دیا روشنی سے بھر پور صاف صاف آیات ہم نے نازل فرمائی ہیں تا کہ اس سورۃ کے احکامات پر عمل کرنے میں اچھی طرح تمہارا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

دھیان بنا رہے۔ ﴿۱﴾ بدکار عورت اور بدکار مرد ہر ایک کو ایک ایک سو کوڑے مارو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین

منزل ۴

[...]کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو گا ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی وحشی جانور اور انسان ایک جگہ جمع ہو جائیں گے دریاؤں میں آگ لگے گی زمین پہاڑ بکھی بکھی ہو جائیں گے آسمان کے چیتھڑے ادھر لٹک رہے ہوں گے سورج لپیٹ لیا جائیگا چاند بے نور ہو جائے گا ستارے تمام جھڑ پڑیں گے اور زمین کا تمام نظام ایسا درہم برہم ہو گا کہ آدمی اب اس زمین پر بس نہ سکے گا تب قیامت واقع ہو گی اور پھر زمین دوبارہ اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور تمام مردے زمین سے نکل کر رب العالمین کے حضور قیام میں ہوں گے حشر و حساب کا دن آنے [...]ے پہلے خطرہ کا بگل بجانے کو حضرت اسرافیل آج بھی صور پھونکنے کے [...]لیے تیار کھڑے ہیں صرف اللہ کے [...]حکم کی دیر ہے۔

[...]۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱ جہنم میں جانے [...]والے ایک خاص طبقہ کا یہاں ذکر [...]ہے جو دنیا میں خدا کے سیدھے سادے [...]نیک بندوں کو بہت چھیڑ چھاڑ [...]کرتے، طعنے کستے، الزام لگاتے [...]اور ان کا آنا پیچھا کرتے رہے کہ [...]اللہ کی یاد اور خوف بھی [...] کے دل میں باقی نہ رہا [...] رات دن ان لوگوں کے [...] ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔ جو لوگ [...]ان لا کر اپنی مغفرت کی فکر میں [...] گئے اور خدا کی رحمت کی تلاش [...] کوشش کرتے رہے اور اعتراض [...]نے والوں کے قول اور ایذا رسانی [...]دشمنی اور سختی پر صبر ہی کرتے [...]ہے آخر یہ لوگ ایمان، عمل، دعا [...] صبر کے سبب کامیاب ہو کر [...]ت میں پہنچ گئے اور وہ لوگ [...]دوزخ کے اندر مایوسی میں [...]ڑے جو دنیا میں ان پر رات

ع ۶ ۲۶ ۶

[...]امت کرتے تھے اور ان کو [...]

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

پناہ طلب کرتا ہوں کہ مجھے شیطانوں کی چھیڑ چھاڑ سے بچا کر اپنی حفاظت میں لے لے۔ ف ﴿٩٧﴾ اے میرے رب مجھے تو اس سے بھی بچالے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ ﴿٩٨﴾

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّىْۤ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تب یہ لوگ اپنی تمام حرکتوں کو بند کر چکے ہونگے اور خوب بلبلا کر چیختے ہوئے کہیں گے اے رب اب مجھے دنیا میں واپس لوٹا دے۔ ﴿٩٩﴾ یہاں سے واپس دنیا میں بھیج

اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ

دے تاکہ جو عمل کرکے آیا ہوں اسے چھوڑ کر نیک عمل ساتھ لے آؤں یہ اس کے منہ کا بول ہوگا جو وہ کہے جا رہا ہوگا جواب ملے گا نہیں نہیں ہرگز نہیں اب تم کو دنیا میں جانے کا موقع نہیں دیا جائیگا اور

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ

ان کے پیچھے ایک عالم برزخ کی آڑ ہوگی اس دن تک جب کہ مردوں کو زندہ کیا جانے لگا ف ﴿١٠٠﴾ بس جب صور پھونکا جائے گا اس دن ان کے آپس کے کوئی

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

رشتے ناطے بھی کام نہ آئیں گے اور کوئی کسی کو پوچھنے والا بھی نہ ہوگا۔ ف ﴿١٠١﴾ آج وزن کے دن جس کا پلہ بھاری ہوگیا بس

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ ﴿١٠٢﴾ اور نیکی کے تول میں جس کا وزن ہلکا پڑا ایسے لوگوں نے خود اپنا

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

ہی نقصان کیا اور ان کو جہنم میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ ﴿١٠٣﴾ آگ کی مار ان کے چہروں کو جھلس ڈالے گی اور

النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

جہنم میں ان لوگوں کی شکلیں بگڑ کر بھیانک ہوجائیں گی۔ ﴿١٠٤﴾ ان سے کہا جائیگا کہ کیا میری آیتیں تم پر پڑھ پڑھ کر سنائی نہ جاتی تھیں اور تم کہاں سب نشانیوں کو جھوٹ ثابت

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾

کرنے میں بڑا زور لگاتے تھے۔ ﴿١٠٥﴾ وہ اس دن بولیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی نے گھیرا ڈالا اور ہم بھی گمراہ قوم ثابت ہوئے۔ ﴿١٠٦﴾

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا

اے ہمارے رب ہم کو یہاں سے نکال بھیج اگر ہم پھر بھی ویسا ہی کریں جیسا اب کرکے آئے ہیں تو واقعی ہم پکے ظالم قرار دیے جائیں ﴿١٠٧﴾ اللہ فرمائے گا دھتکارے پھٹکارے اسی میں پڑے رہو اور ہم سے

وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ

اب بات مانگنے کی بات ہی نہ کرنا۔ ﴿١٠٨﴾ تمہارا سب سے بڑا قصور تو یہ ہے کہ دنیا میں ہمارے بندوں کی ایک جماعت ایسی تھی جو کہتی تھی کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے بس اب ہماری

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ

مغفرت فرمادے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ ﴿١٠٩﴾ ان لوگوں کی تم نے کھلی اڑائی اور ان کا پیچھا

منزل ۴

ف ٩٧، ٩٨ یعنی پاس نہ آدیں نہ جھگڑا ہو شیطان کا اکسانا، چھیڑ چھاڑ، شرارت، وسوسہ اندازی غصہ دلانا اور جھوٹے اعتراض سے داعی کو غمگین کرنا اور اس طرح کی اوچھی حرکتیں کرنا کہ کسی نہ کسی وقت داعی آپے سے باہر ہوجاوے اور ہاتھا پائی کی نوبت آئے بس شیطان اور اس کے چیلوں کا کام بن گیا ایسے تمام موقعوں سے بچنے کیلئے یہ دعا بہت تاثیر رکھتی ہے۔

ف ٩٩، ١٠٠ مرتے دم تک دنیا میں وہی کچھ کرتے رہے کہ حق دب جائے اور ان کی باطل پرستی چل پڑے اور کسی طرح بھی لوگ ایمان توحید آخرت اور رسالت کو خالص اعتقاد کے ساتھ قبول نہ کرسکیں لیکن جیسے ہی موت کے شکنجے میں کس لیے گئے خوب بلبلانے لگے کہ ہم تو بہت غلط کام کرتے تھے اب ہم کو دنیا میں واپس بھیج دیجئے کہ پھر ایسا کام نہ کریں گے مگر یہ صرف بکواس ہوگی جو وہ لوگ کیے جا رہے ہوں گے انجام ان کا یہ ہوگا کہ برزخ میں قیدی بن کر قیامت تک پڑے رہیں گے جب تک کہ تمام مردوں کو زندہ کرکے اٹھانے کا دن نہ آجائے تب تک ایسے لوگ بڑی تکلیف اور غم مایوسی اور خوف میں اپنا وقت گذارنے کے لیے مجبور رہیں گے موت کے بعد انسان کی روح آخرت کا دن آنے تک ایک خاص مقام میں رہتی ہے جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے عالم قبر بھی عالم برزخ ہی کا ایک حصہ ہے۔

ف ١٠١ زمین آسمان کی توڑ پھوڑ کے پہلے ایک صور پھونکا جائیگا جس کی آواز سے کان پھٹ جائیں گے اور پوری دنیا میں ایک گھبراہٹ اور افراتفری ہوگی ایسی بھگدڑ مچے گی

لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

کچھ بھی علم رکھتے ہو تو جواب دے دو کہ آخر زمین کا مالک کون ہے اور اس کے اوپر بسنے والے اور اندر چھپ کر دفن ہو گئے اور اندر باہر کی تمام چیزیں جو کچھ بھی ہیں تو یہ سب کس کی ملکیت ہے ﴿۸۴﴾ جواب میں بس ایک ہی سانس میں فوراً کہیں گے

لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

کہ اللہ تو آپ فرما دو کہ پھر نصیحت کیوں نہیں قبول کرتے۔ ﴿۸۵﴾ آپ سوال کرو کہ ساتوں آسمانوں اور زمین اور عرش عظیم یعنی تخت سلطنت

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

ان سب کا مالک کون ہے؟ ﴿۸۶﴾ جواب وہ لوگ ایک ہی بات کہہ سکتے ہیں اور کہیں گے کہ صرف اللہ ہی ان سب کا مالک ہے آپ ان سے فرما دو کہ پھر تم اللہ کا لحاظ کر کے اس سے ڈرتے کیوں نہیں ﴿۸۷﴾

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

آپ کہو کہ ہر ہر چیز کی بادشاہت ملکیت اور اس پر کامل اختیار کس کے ہاتھ میں ہے اور کون ہے جو سب کو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کسی کو بھی کوئی پناہ دیکر بچا نہیں سکتا

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اگر کچھ جانتے ہو تو اس سوال کا جواب دو۔ ﴿۸۸﴾ ان کے پاس اسکا ایک ہی جواب ہوگا کہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے آپ فرما دو کہ پھر تم خبطی پن کے شکار کیوں بنتے ہو ﴿۸۹﴾

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تو اپنے طور پر خود ہی ان کے پاس حق بات پہنچانے کا انتظام فرمایا اور یہ لوگ جھوٹے ہیں کہ مانتے ہی نہیں۔ ﴿۹۰﴾ کسی کو بیٹا بنانے کی اللہ کو بھلا کیا ضرورت پڑی ہے اور اللہ

وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَ

کے ساتھ دوسرا کوئی بھی معبود کیسے ہو سکتا ہے اگر ایسا کچھ بھی ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوق کو لے کر الگ نکل جاتا اور ایک دوسرے پر

لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ ۙ

چڑھائی کر دیتا ان کی ہر بکواس سے اللہ بے عیب اور پاک ہے۔ ﴿۹۱﴾

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا

وہی غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ بہت بلند اور اعلیٰ ہے اور ان تمام عیبوں سے پاک ہے جو مشرک لوگ بیان کرتے ہیں ﴿۹۲﴾ آپ کہو کہ اے میرے رب ان کو عذاب دینے کا

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

وعدہ تو میری موجودگی میں مجھے دکھا بھی دے تو مجھے اس سے محفوظ رکھنا ﴿۹۳﴾ میرے رب کسی موقعہ پر بھی مجھے ظالم قوم کے ساتھ شامل نہ کیجیو۔ ﴿۹۴﴾

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ

ہم اس پر پورے طور پر قدرت رکھتے ہیں کہ عذاب کا جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں وہ آپ کو دکھا دیں گے۔ ﴿۹۵﴾ ان کی بری حرکتوں کو بھلے طریقہ سے ٹالتے

اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

رہو ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کیا بکواس کرتے ہیں۔ ﴿۹۶﴾ اور آپ یوں دعا کرتے رہو کہ اے میرے پروردگار میں

بتائی گئیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ سب ڈرانا دھمکانا بہت پہلے سے جاری ہے مگر کوئی مرا مردہ اب تک زندہ ہوا نہیں ہمیں دنیا کے مزے لوٹنے سے روکنے کے لیے یہ بات بہت پہلے سے چلائی جا رہی ہے اور کچھ نہیں بس دنیا کی زندگی ہے جی لے۔ موت آئی مر گئے بات ختم ہوئی کہاں کا پھر دوبارہ جی اٹھنا اور کیسی قیامت اگر یہ سب کچھ ہونا تھا تو اب تک کیوں نہ ہو گیا یہ اعتراض اور یہ ذہنیت آج بھی بہت سے بے وقوفوں میں دیکھی جا سکتی ہے مگر نہیں جانتے کہ کیا ہر زمانہ میں ہر نبی کی دعوت پر قیامت ہو گی یا بڑے بوڑھوں کے دور کے خاتمے پر حشر و حساب کا دن کھڑا ہو جائے گا ایسی بات تو کبھی نہیں کہی گئی بلکہ آخر دن جب آوے گا تو تمام مردوں کو اکٹھا زندہ کر کے حساب لینے کی بات کہی گئی ہے اور اس وعدہ کو پورا ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آخری پیدا ہونے والے انسان کے بعد نسلِ آدم کو روک دیا جائے اور سب زندوں کو مار ڈالنے کے بعد قیامت ہو ظاہر ہے کہ اس وعدے کو دیکھنے کے لیے تمام زندوں کا مر جانا ضروری ہے اور تمام لوگوں کا دوسری بار زندہ ہونا ضروری ہے اور یہ ابھی کہاں ہوا جب ہو گا تو اس وقت پھر اسے مان کر کسی کو کیا نفع ہے جو کچھ نفع کمانا ہو تو آج ایمان لا کر نیکی کر کے گناہ سے بچ جائے۔

ع ۵ ۱۵ ۵

ف ۸۴ مشرک سوسائٹی اور اس کے چودھری اپنے شرک میں ہر زمانہ میں بہت دھاندلی سے اہلِ حق کا مقابلہ کرتے رہے لیکن جہاں تک دلیل اور حجت کا تعلق ہے کسی بات میں ان کی چلنے نہیں پاتی یہاں اللہ نے ان سے ایک نیا سوال کرنے کو اپنے نبی سے فرمایا کہ ان سے پوچھو اور جواب بھی طلب کرو کہ یہ زمین اور اس ...

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَ

کیا آپ نے ان سے کبھی محصول اجرت کا سوال کیا ہے آپ کے لیے تو آپ کے رب کا دیا ہوا مال ہی خیر و برکت والا ہے اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ﴿٧٢﴾ اور

إِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

آپ تو بے شک ان کو سیدھے راستے کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ﴿٧٣﴾ آخرت پر جن لوگوں کا ایمان نہیں وہ سیدھی

بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

راہ سے دور بھاگتے ہیں۔ ﴿٧٤﴾ اگر ہم ان پر رحم کر کے ان کی تکلیف کو دور فرمائیں تب بھی یہ ہمارا احسان مان کر سیدھی

مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ

راہ پر چلنے کے بجائے اپنی سرکشی میں اندھا دھند تیزی کے ساتھ اور دھنستے چلے جائیں گے ﴿٧٥﴾ یقیناً ہم نے اس دنیا کے عذاب میں ان کی

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا

دھر پکڑ جاری رکھی مگر پھر بھی یہ لوگ اپنے رب کے آگے تھک ہار کر گرے نہیں اور عاجزی کر کے ڈھیلے بھی نہیں پڑے ﴿٧٦﴾ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾

سخت عذاب کے بڑے بڑے دروازے کھول دیئے، تب وہ ناامید ہو کر تباہ ہو گئے۔ ﴿٧٧﴾

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا

وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے، کان آنکھیں اور دل بنا دیئے، اور تم ہو کہ ایسی نعمت عطا کرنے والے کا بھی بہت

مَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾

تھوڑا احسان مانتے ہو ﴿٧٨﴾ اور یہ اسی کی شان ہے کہ زمین میں تم کو پھیلنے کا موقع دیا اور ایک دن اسی کی طرف گھیر کر سب جمع کر لیے جاؤ گے۔ ﴿٧٩﴾

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ

وہی اللہ ہے جو زندہ بھی کرے اور مار بھی ڈالے اور رات اور دن کا الٹ پھیر جاری رکھنا صرف اسی کے بس کا کام ہے کیا پھر بھی

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا

عقل سے کام نہ لو گے ﴿٨٠﴾ بلکہ یہ لوگ بھی ایسی ہی بکواس کرتے ہیں جیسی ان کے پہلے کے مشرک بے تکی باتیں کیا کرتے تھے ﴿٨١﴾ کہتے ہیں کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ

ہم مر جائیں گے اور سڑی ہڈی کا ڈھیر بن کر مٹی میں مل چکے ہوں گے کیا تب ہمیں پھر زندہ کیا جائے گا۔ ﴿٨٢﴾ یہ دھاک دھمکی جو ہم کو دی جا رہی ہے تو اس سے

وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

پہلے ہمارے باپ دادوں کو ایسا ہی ڈرا دیا گیا تھا ایسی باتیں بہت پہلے سے چلائی جاتی رہی ہیں۔ ﴿٨٣﴾ آپ کہہ دو کہ

منزل ۴

ف ٧٦ بگڑی ہوئی اولاد کے بارے میں دنیا میں کہا جاتا ہے کہ شروع میں ان کے ماں باپ انھیں دبلے رکھتے ڈھیل نہ دیتے اور بگڑتے ہی فوراً سزا دیتے تو آج یہ برا حال نہ ہوتا۔ اس طرح کا الزام اللہ پر کوئی نہ رکھ سکے اس لیے فرمایا کہ ہم نے موقع موقع پر جب ضروری ہوا دنیا میں ان کے گناہ پر پکڑ دھکڑ اور سزا کا سلسلہ جاری رکھا مگر پھر بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور اپنے رب کے سامنے گڑگڑا کر معافی نہیں مانگی بلکہ عذاب کا دور ختم ہونے پر جیسے پہلے تھے ویسے ہی رہے آج بھی کہیں زلزلہ، سیلاب، قحط، فسادات ہوتے ہیں تو لوگ اس کے ظاہری اسباب کا چرچا کرتے ہیں کہ ایسا ہوا ویسا ہوا اس وجہ سے ہوا اُس وجہ سے ہوا نہیں جانتے کہ عذاب کے فیصلے آسمان سے جاری ہوتے ہیں انسان اس سے عبرت حاصل کر کے مالک کے سامنے جھک گیا سنبھل گیا، یا بہانے تلاش کر کے اپنی عادت نہ چھوڑی وہ نامراد ہے۔

ع ٢٧ ٤

ف ٧٩ اللہ نے زمین میں دریا، ندی، نالے، جھیل، سمندر، خشکی، جنگل اور پہاڑ اس ڈھب پر ڈالے کہ انسانی آبادی پھیل سکے اگر کسی تنگ اور بے منصوبہ جگہ پر آدم کا گھرانا بسایا جاتا تو سب کا دم گھٹ جاتا۔ کشادگی، رہائش وطن، گاؤں، شہر، محلہ اور گھر مکان آنگن یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اس کا شکر ماننا ضروری ہے

ف ٨٣ مشرکین کو جب دعوت قرآن کے ذریعہ آخرت کی بات بتائی گئی اور موت کے بعد زندگی اور حشر و حساب، جنت جہنم کی تفصیلات

قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

ہیں اور ان کے دل اپنے رب کی طرف جانے کے خوف سے تھر تھر کانپتے ہیں ﴿٦٠﴾ نیکی بھلائی میں دوڑ کر آگے نکل

فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جانے میں ایسے ہی لوگوں کا حوصلہ بڑھے گا ۔ ﴿٦١﴾ اور ہم کسی جان پر اس کی حیثیت سے زیادہ بوجھ ڈالا نہیں

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

چاہتے ہمارے پاس لکھا جانے والا ایک دفتر تیار ہے جو ٹھیک حق بات بتا کر رہے گا اور کسی کا بھی نقصان نہیں کیا جائیگا ﴿٦٢﴾ بلکہ عام لوگوں کے دل ان سب

فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

باتوں سے غافل ہیں اور یہ لوگ اپنی مستی میں مدہوش ہیں اور ہم نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا تھا اُن کاموں کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں مشغول

عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾

ہو گئے ۔ ﴿٦٣﴾ یہاں تک کہ جب ان کے خوش حال لوگوں کو ہم نے عذاب میں دھر پکڑا تو فوراً چیخیں مار کر بلبلانے لگے ۔ ﴿٦٤﴾

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى

ہم نے کہا کہ آج کیوں فریاد کرتے ہو اب تم کو ہماری طرف سے کوئی بھی مدد نہیں ملے گی ۔ ﴿٦٥﴾ اس لئے کہ ہماری آیات پڑھ پڑھ کر تم کو سمجھانے کی کوشش

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا

کچھ لوگ برابر کرتے رہے مگر تم تھے کہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں نصیحت سے بھاگتے رہے ﴿٦٦﴾ افسانے اور قصے کہانیوں سے تم کو اپنی بڑائی میں

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

بہت دلچسپی تھی ۔ ﴿٦٧﴾ کیا ان لوگوں نے ہمارے فرمان پر سوچ بچار نہیں کیا اور کیا ان کے پاس کوئی انوکھی بات آگئی جو ان کے پہلے کے باپ دادوں کے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ

پاس نہ آئی ہو ۔ ﴿٦٨﴾ کیا انہوں نے اپنے لئے پیغام لانے والے کو بھی نہیں پہچانا یا انجان بن کر اس کی بات کو ٹال دیا ۔ ﴿٦٩﴾ یا تو انجان بنے

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

رہے یا اب یہ کہتے ہیں کہ اسے دیوانگی ہے نہیں دیوانہ پن کی بات ہمارے نبی نے کبھی نہیں کی بلکہ ان کے سامنے حق بات لیکر آئے ہیں اور ان لوگوں کی بڑی تعداد حق کو ناپسند کرتی ہے بلکہ کراہیت کی نظر سے

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

دیکھتی ہے ۔ ﴿٧٠﴾ حق اگر ان کی خواہش کے مطابق ذرا دیر کو بھی چلے تو آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہی اور فساد میں ٹوٹ پھوٹ ہو جاتے

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾

بلکہ ہم نے تو ان کے پاس ان کا تذکرہ اور نصیحت نامہ بھیجا ہے اور یہ ہیں کہ اپنا بھلا چاہنے سے کتراتے ہیں ۔ ﴿٧١﴾

منزل ٤

مذہب ہر جگہ الگ الگ ہو گیا اور ہر مذہب کا آدمی اپنے ہی خیالات میں مست رہا اور دوسرے کسی کی بات حق ہو تب بھی ماننے سے انکار کیا اور امت پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔

٣٠ الروم آیت ٣٢

ف ٥٧ سے ٦٠ یہ تمام صفات اللہ کے نیک بندوں کی ہیں۔

(١) رب کی ہیبت سے ڈرنا۔

(٢) اللہ کی آیات پر ایمان رکھنا۔

(٣) اللہ کے ساتھ کسی کو کسی حال میں کبھی بھی شریک نہ بنانا۔

(٤) جو کچھ فی سبیل اللہ بن پڑے خرچ کرتے رہنا کہ اللہ کے دوسرے بندوں کے کام آوے

(٥) آخرت میں اللہ کے حضور حاضری کا دھڑکا اور خیال پکا جمائے رکھنا۔

ف ٦٣ جو کام اللہ کی رضا کے تھے اس کی طرف دھیان نہ دیا اور ایسے اعمال میں لگے جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں برباد کرنے والے تھے۔

ف ٦٥ کسی کو یہ خیال ہو کہ عذاب میں پکڑے گئے اور رجوع ہو کر فریاد کرنے لگے تو معاف کر دینے میں کیا حرج ہے جس کا جواب اگلی آیت میں دیا کہ ہماری آیات پڑھ کر حق پرست لوگ برابر تم کو نصیحت کرتے رہے مگر تم نے ایک نہ سنی اور الٹے پاؤں بھاگتے تھے بلکہ نصیحت کرنے والوں کے مقابلہ میں افسانہ گوئی کھیل تماشے، ناچ گانے، میلے ٹھیلے، ڈھول تاشے اور ہنسی مذاق کے مجمع لگاتے تھے اور حق کی راہ بتانے والوں کی کھلی اڑاتے تھے جب کسی طرح بھی تم نے راہ ہدایت قبول نہ کی تو اب عذاب کو دیکھ کر ایمان لانا ہم کو منظور نہیں۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا
فرعون اور اس کے درباری سرداروں کی طرف کہ انھوں نے بہت ہی تکبر میں آکر کمزور لوگوں کو اپنی طاقت میں دبوچ لیا تھا۔ ﴿٤٦﴾ اس گھمنڈ کے بل پر
اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا
انھوں نے کہا کہ کیا ہمارے جیسے ان دو آدمیوں کی بات مانی جا سکتی ہے جن کی قوم ہماری غلامی و چاکری میں ہے۔ ﴿٤٧﴾ موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں کی بات کو
فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
جب انھوں نے جھٹلایا تو برباد ہونے والی قوموں کی فہرست میں ان کو بھی چڑھا دیا گیا۔ ﴿٤٨﴾ اور موسیٰؑ کو ہم نے کتاب عطا فرمائی تاکہ لوگوں کو ہدایت کا
يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى
راستہ مل سکے۔ ﴿٤٩﴾ اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو اور اس کی ماں کو ہم نے ایک بڑی نشانی بنا دی اور ایک بلند مقام پر بسنے کے لیے جگہ عطا
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
فرمائی اور اس مقام پر بہتے ہوئے پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ ﴿٥٠﴾ اے رسولو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور کام اچھے کرو
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
بے شک تم جو عمل کرتے ہو میں سب جانتا ہوں۔ ﴿٥١﴾ بے شک تم سب کی ایک ہی جماعت
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
ہے اور تم سب ایک امت ہو اور میں تمہارا رب ہوں بس مجھ ہی سے ڈر کر کام کرنا ﴿٥٢﴾ ہمارے اس فرمان کے بعد بھی لوگوں نے اپنے اپنے حکم چلا کر ایک دوسرے کو کاٹ دیا
زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
کر لیا اور فرقے ہو کر ٹکڑوں میں بٹ گئے اور اب ہر ٹولی کے پاس جو کچھ ہے اسی پر سارا گروہ خوش گمانی میں گرفتار ہے ﴿٥٣﴾ بس اے نبی آپ ان کو ایک وقت تک ان کی ہٹ دھرمی میں پڑے
حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ
رہنے دیجیے ﴿٥٤﴾ ہم نے ان کی مدد مال اولاد سے کر دی تو اس کا غلط حساب انھوں نے لگایا۔ ﴿٥٥﴾ کہ گویا ہم ان کے
لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
بھلے کے لیے جلدی جلدی ان کو مالا مال کر رہے ہیں نہیں بلکہ ان کو اصل بات کا دھیان ہی نہیں۔ ﴿٥٦﴾ ایسا غلط حساب وہ لوگ کبھی نہیں لگا سکتے جو اپنے رب
خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾
کی ہیبت سے ڈرتے کانپتے رہتے ہیں۔ ﴿٥٧﴾ اور جو اپنے پروردگار کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں ﴿٥٨﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ
اور جو اپنے پالن ہار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتے ﴿٥٩﴾ اور راہِ خدا میں جو کچھ دے سکتے ہیں برابر دیئے جاتے

منزل ۴

ف ۴۸، ۴۹، ۵۰ نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد ان گنت اور بے شمار ظالم قوموں کو تباہ و برباد کر دیا گیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کو اسی زمین پر بسنے کا موقع دیا جاتا رہا یہ سلسلہ برابر چلتا ہی رہا کہ قوم فرعون کا زمانہ آیا اور حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ان کی طرف بھیجا گیا اور جیسا کہ آگے آوے گا حضرت عیسیٰ بن مریم کا زمانہ آیا اور پھر آخر میں ہمارے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دور آ گیا اب ختم نبوت کی بنیاد پر امتِ مسلمہ کی تشکیل ہوئی اور قیامت تک کسی نئے نبی کے بھیجنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔

ع ۳ ۱۸ ۳

ف ۵۱ کھانا پینا اللہ نے انسان کو منع نہیں فرمایا اسی طرح بیوی بچے، کاروبار، کھیتی، مکان، شادی بیاہ منع نہیں بلکہ انسانی ضرورت اور حاجت کو پاکیزہ اور ستھرے ڈھب پر کرنے کی اجازت دی اور اس کا صحیح صحیح طریقہ پیغمبروں کے ذریعہ انسانوں کو سکھا دیا۔

ف ۵۲، ۵۳ اللہ نے تمام نبیوں کو ایک امتِ واحد قرار دیا سب نبیوں کی دعوت ایک اللہ کی طرف رہی اس طرح ہر زمانے کی امتیں الگ الگ دور کی ہوتے ہوئے بھی مقصد کے تحت ایک ہی مانی گئیں لیکن بعد میں لوگوں نے اللہ کے حکم کے ساتھ اپنے اپنے من مانے حکم بھی چلانے شروع کیے۔ مذہبی چودھری، سرمایہ دار، مہاجن گدی نشین مجاور، بے لگام بادشاہ، امیر امراء اور شاہی دربار کے خوشامدی افسران سب کی ملی بھگت اور کہیں آپسی مارا ماری سے دین داری کی ایسی معجونِ مرکب تیار ہوئی جو انسانی آبادی کے کسی علاقے میں مفید نہیں ہو سکتی تھی اس طرح ٹولی بازی اور تفرقہ ڈالا

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ ۙ

وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور جیسے تم پانی پیتے ہو یہ بھی پیتا ہے۔ (٣٣)

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ ۙ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ

اور پھر بھی اگر تم نے اپنے ہی جیسے بشر کی بات مان لی تو بڑے گھاٹے میں رہو گے۔ (٣٤) کیا یہ آدمی تم کو یہ دھمکی دیتا ہے

إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ ۙ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

کہ جب تم کھپ کر مٹی ہڈی ہو کر سڑ گل جاؤ گے پھر بھی تم دوبارہ قبروں سے زندہ کرکے نکالے جاؤ گے۔ (٣٥) جس بات کی تم کو یہ دھمکی دیتا ہے ایسا

لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ ۙ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا

کچھ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا (٣٦) بس کچھ نہیں صرف اسی دنیا میں ہم جیتے ہیں اور مرتے ہیں اور ہمیں زندہ کرکے اٹھائے جانے کی

نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ ۙ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ۨافْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَّ

بات کبھی صحیح نہیں ہو سکتی (٣٧) بس یہ شخص ایک عام آدمی کے سوا کچھ نہیں جس نے بڑی دلیری سے اللہ پر جھوٹ بات بولنے کا حوصلہ

مَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا

کر لیا ہم ایسے آدمی کی بات پر کبھی ایمان نہیں لا سکتے (٣٨) تب نبی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اب تو ہی مدد فرما کہ انھوں نے میری بات کو جھوٹا جان کر رد کر دیا (٣٩) اللہ نے نبی کی دعا قبول

قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ ۚ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ

فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بس ایک صبح ان پر بہت تھوڑی مدت میں آ رہی ہے کہ پچھتاتے ہوئے دم توڑ دیں گے (٤٠) بس ٹھیک مقررہ وقت پر ایک چنگھاڑ نے ان کو دھر لیا اور ہم نے ایسی ظالم قوم کو کوڑا کرکٹ

غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا

بنا کر اپنی رحمت سے دور پھینک دیا۔ (٤١) ان کو تباہ کرنے کے بعد آنے والے دور میں ہم نے دوسرے لوگوں کو

آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ ۗ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ۗ ثُمَّ

کھڑا کیا۔ (٤٢) ہر امت کی ہم نے یہاں رہنے کی مدت مقرر کر دی ہے کوئی قوم اپنی مدت سے زیادہ پل بھر بھی یہاں ٹھہر نہیں سکتی اور کسی قوم کو اس کے وقت سے ایک گھڑی بھر پہلے یہاں سے ہٹایا نہیں جاتا (٤٣) پھر بھی ہم

أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا

اپنے رسولوں کو مسلسل اور لگاتار بھیجتے رہے لیکن جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا بس انہوں نے رسول کی دعوت کو جھٹلایا تب ہم نے بھی ایک کے بعد ایک کو تباہ و برباد کیا اور ان کی ہلاکت

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾

کے واقعات کو تاریخی افسانے بنا ڈالے اور جس کسی قوم نے ایمان لانے سے انکار کیا ہم نے اسے اپنی رحمت سے دور پھینک دیا۔ (٤٤)

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ۙ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾ ۙ

پھر وہ زمانہ آ گیا جب ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیاں، کھلی دلیل اور نبوت کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا (٤٥)

٣٨ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیغمبر کے مخاطب لوگ اللہ کو مانتے ہوں گے۔ تبھی تو جواب میں بولے کہ اس شخص نے اللہ کے حوالے سے ایک جھوٹ بات چلا رکھی ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر خدا کے دربار میں جواب دینا ہے جبکہ ہمارے خیال میں بس اسی دنیا میں ہم مرتے جیتے ہیں اور اللہ ہم کو اچھے برے کا پھل یہیں دے دیتا ہے کہاں کی آخرت اور کہاں کا حساب کتاب جو کچھ ہے یہیں ہے بس پھر حساب صاف ہو کر آدمی مر گیا بات ختم ہوئی اچھے برے عمل کی جزا اور سزا اللہ اسی دنیا میں دے دیتا ہے بس ہم نے زندگی پائی کام کیا اور مر گئے بات ختم ہوئی۔

٤٢ کسی ظالم قوم کے تباہ برباد ہونے پر اللہ کا کارخانہ قدرت بند ہونے سے رہا زمانے کی رفتار برابر جاری رہتی ہے اور دوسری قومیں اس دنیا میں امتحان کے لیے ایک کے بعد ایک کھڑی کی جاتی ہیں یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ہر کوئی سمجھ لے کہ یہ دنیا امتحان دینے کی جگہ ہے۔

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى

نہیں سنی۔ ﴿۲۴﴾ ارے یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جو پاگل پن کا شکار ہے بس ایک وقت انتظار کر لو کہ یہ خود ہی ختم

حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ

ہو جائے ﴿۲۵﴾ نوحؑ نے اپنے رب سے فریاد کی کہ اے میرے رب انھوں نے میری بات کو جھوٹ بتایا اب تو ہی میری مدد فرما۔ ﴿۲۶﴾ ہم نے نوحؑ کی طرف وحی بھیجی کہ ایک کشتی ہماری نگرانی

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ

میں ہماری وحی کے مطابق تیار کر دو بس جیسے ہی عذاب کے بارے میں ہمارا حکم آنے کا وقت ہوگا تو فوراً تنور یعنی روٹی پکانے کے چولہے سے پانی

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ

ابلنے لگے گا تب ہر جوڑے میں سے دو عدد کو تم اس کشتی میں سوار کر لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی، مگر ان کو اس کشتی میں سوار نہ کرنا جن پر

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ

عذاب کا فرمان ہم نے پہلے سے جاری کر دیا ہے اور ظالموں کے بارے میں ہم سے اب کوئی رعایت کی بات بھی مت کرنا کہ ان سب کو

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

ڈبا ڈبا کر مار دیا جائے گا و﴿۲۷﴾ بس جب تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی میں سوار ہو چکو تو الحمد للہ کہہ کر پکار اٹھو کہ سب

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ

تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات دی۔ ﴿۲۸﴾ اور یوں دعا کرنا کہ اے میرے رب مجھے اس

اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کشتی سے جب نیچے اتار تو برکت کی جگہ اتار کر مہمانی کیجیو کہ تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے۔ و﴿۲۹﴾ اس واقعہ میں بڑی نشانیاں اور عبرت ہے

وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ

اور ہماری طرف سے یہ ایک بڑا امتحان تھا۔ ﴿۳۰﴾ پھر ان کے بعد ہم نے اور زمانے میں دوسرے لوگوں کو کھڑا ہونے کا موقع دیا۔ و﴿۳۱﴾

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

زمین میں نوحؑ کے بعد پھر جو انسانی آبادی کا سلسلہ جاری ہوا تو ان میں بھی ہم نے اپنے رسولوں کو بھیج کر لوگوں کو آگاہ کر دیا کہ بندگی اور عبادت صرف ایک اکیلے اللہ کی کرو اس کے سوا کوئی بھی غیر

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

تمہارا معبود نہیں ہو سکتا تو کیا اب بھی تم کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا ﴿۳۲﴾ اور یہ بھی ہوتا رہا کہ ہر بستی کی برادریوں کے انکاری سرداروں نے جو آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا

تھے جب کہ ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائی تھی نبی کے مقابلے میں کہنے لگے کہ یہ تو تم جیسا ایک آدمی ہے

منزل ۴

ف۲۷ مخالفین کو پانی میں غرق کرنے کے لئے، طوفان کا وقت مقرر کر دیا گیا اور اس کا نشان حضرت نوحؑ کے گھر میں نان پکانے کے بڑے چولہے کو بنایا گیا کہ اس میں سے پانی کا فوارہ جیسے ہی ابلنے لگے سمجھ لیا جائے کہ اب طوفان کا وقت شروع ہو چکا ہے۔

ف۲۹ ظاہر ہے کہ کشتی میں کھانے پینے پہننے اوڑھنے کا سامان ساتھ لیا ہوگا مگر طویل مدت تک پانی میں کشتی کا چلتے رہنا جبکہ پہاڑ کے سر بھی پانی میں ڈوب چکے تھے اس کشتی میں جو سامان تھا اس کے علاوہ کہیں بھی زمین پر طوفان کے سبب کچھ بھی چیز بچنے کا امکان نہیں تھا کہ کشتی سے اتر کر آدمی اپنی ضرورت پوری کر سکے اس لئے اللہ نے پہلے سے دعا سکھا دی کہ اس طرح ہم سے مانگنا تو ہم خوب اچھی مہمانی کریں گے جب کشتی جودی پہاڑ کے اوپر جا ٹھہری اور نوح علیہ السلام نیچے اترے تو ایک پہاڑ کی چوٹی تھی لیکن اللہ نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کی بڑی بابرکت مہمانی فرمائی۔ دیکھئے (۱۱) ھود آیت ۴۸

ف۳۱ نوحؑ کی قوم مکمل طور پر پانی میں ڈوب چکی تھی اب دوسری بار زمانے میں انسانی آبادی کھڑی ہوئی تو یہ صرف حضرت نوحؑ کے ساتھ جو لوگ سوار تھے ان کی نسل تھی باقی بنی آدم کا تمام گھرانا ختم ہوا اس لئے حضرت نوحؑ کو تاریخ میں آدم ثانی کے نام سے بھی یاد کیا گیا

ع ۲ / ۱۰ / ۲

اس وقت زمین پر جو انسانی آبادی ہے وہ سب کی سب حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار لوگوں کی ہے۔ دیکھئے (۱۷) بنی اسرائیل آیت ۳ (۶۹) الحاقۃ آیت ۱۱/۱۲

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ

بعد تم کو ضرور مر جانا ہے ⑮ پھر بے شک تم اس کے بعد قیامت کے دن زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے ⑯ اور ہم نے

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

تمہارے اوپر سات راستے بنا رکھے ہیں اور ہم نے کسی چیز کو بنانے میں غفلت اور بے دھیانی سے کام نہیں لیا ⑰

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

ہم نے آسمان سے ایک خاص اندازے کے مطابق پانی برسایا پھر اس کو زمین میں جگہ جگہ ٹھہرا دیا اور جب چاہیں اس پانی کو واپس لینے کی بھی

عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۚ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔ ⑱ ہم نے تمہارے لیے اس پانی کے ذریعہ کھجوروں اور انگوروں کے

وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۙ وَشَجَرَةً

باغات اگا دیے کتنا بھرپور میوہ تم کو اس سے ملتا ہے جسے مزہ لے لیکر خوب کھاتے ہو۔ ⑲ اور وہ درخت بھی ہم نے

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

ہی پیدا کیا جو طور سینا کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے روغن اور چکنائی کو ساتھ لیے ہوئے اگتا ہے کھانے والوں کے لیے روٹی کو سالن میں ڈبونے کی ضرورت کو بھی پوری کر دیتا ہے۔ ⑳ف

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

عبرت حاصل کرنے کے لیے تم کو چوپایوں پر بھی غور کرنا چاہیے ہم اس کے پیٹ سے نکلنے والی چیز تم کو پلاتے ہیں اور اس میں تمہارے لیے بھی بہت بہت منافع ہیں اور کچھ

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۙ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

چارپائے تو ایسے ہیں کہ ان سے تمہارے بہت سے کام بھی نکلتے ہیں اور تم انہیں کھا جاتے ہو۔ ㉑ جانوروں اور کشتیوں پر سواری کرتے ہو کہ ان کی پیٹھ پر

تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

لدے لدے پھرتے ہو۔ ㉒ف اور نوح کو ہم نے ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا تھا انھوں نے کہا کہ اے برادران قوم تم صرف ایک اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

معبود نہیں ہو سکتا کیا پھر بھی تم اتنے بے لحاظ ہو گئے کہ تمہیں غیر اللہ کی بندگی کرنے میں کوئی شرم نہیں آتی۔ ㉓ منکر سرداروں نے نوح کے مقابلہ میں آواز اٹھائی

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

کہ بھائیو یہ تم جیسا ایک آدمی ہو کر پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا ارادہ تم پر فضیلت اور اپنی بڑائی جمانے کا ہے اگر اللہ چاہتا تو پیغمبری

عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ اٰبَآئِنَا

کے کام کے لیے فرشتوں کو اتار سکتا تھا جیسی بات یہ کرتا ہے ہم نے پہلے کے اپنے باپ دادوں میں ایسی بات

ف۱۷ آسمان میں اوپر راستے کا یہاں تذکرہ فرمایا روح فرشتے احکامات کا نزول عذاب رحمت ان سب کے آنے کے راستے آسمان میں الگ الگ ہیں۔ ہوائی پٹیاں اور سیدھی شفاف راہیں جن کی حد بندی ایک سے دوسرے کو الگ رکھتی ہے یعنی نیک اور بد کی روح کے جانے کے راستے الگ الگ ہوں گے اسی طرح رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے بھی آنے جانے کی راہیں ایک دوسرے سے ممتاز ہوں گی۔

ف۲۰ یہ تذکرہ ہے زیتون کے درخت کا۔ اس کی بھاری پیداوار کی جگہ طور سینا کا علاقہ ہے اس درخت کی عمر ہزاروں سال ہوتی ہے زیتون کا ذکر سورۃ والتین میں بھی آیا ہے اس کا پھل بیر کی طرح کا ہوتا ہے جتنا چباتے جاؤ لذت میں بڑھیا معلوم ہوتا ہے تیل بھی اس میں خوب نکلتا ہے اس کا اچار ڈالنے سے اس کا تیل رستے رہتا ہے اس کے روغن میں روٹی ڈبا کر کھاؤ تو سالن کا مزہ خوب لیا جا سکتا ہے۔

وقف لازم

ف۲۲ زمین پر انسان کے سوا کوئی اور جاندار سواری نہیں کرتا سب کے سب خود اپنے پیروں سے چلتے ہیں۔

ع ۱
۲۲

منزل ٤

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشَرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ المومنون مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کلام کا پڑھنا اللہ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے جو نہایت ہی مہربان اور بڑا رحمت فرمانے والا ہے۔ اس میں ۱۱۸ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (١) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (٢)
بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ (١) جو عاجزی اور انکساری سے اللہ کے لئے نماز ادا کرتے ہیں (٢)
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (٣) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
اور جو نکمی، فضول اور بے کار باتوں سے دور رہتے ہیں۔ (٣) اور جو اپنی زکوٰۃ برابر ادا
فَاعِلُوْنَ (٤) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (٥) اِلَّا عَلٰٓى
کرتے ہیں۔ (٤) اور جو لوگ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کا پورا خیال رکھتے ہیں (٥) مگر نکاح میں آئی
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (٦) فَمَنِ
عورتوں پر اور شرعی قاعدہ میں ہاتھ لگی کنیزوں باندیوں پر، ان کو کوئی الزام نہیں۔ ف٦ (٦) ایسی صاف
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (٧) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
ستھری اجازت کے بعد جو کوئی اور طریقے سے بھی اپنی حاجت پوری کرنا چاہے تو ایسے لوگ حد سے نکل گئے۔ (٧) اور وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو امانتوں
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (٨) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (٩) اُولٰٓئِكَ
اور قول وقرار کا خوب دھیان رکھتے ہیں (٨) اور جو اپنی نمازوں کی خوب اچھی طرح دیکھ بھال کرتے ہیں (٩) یہ لوگ وارث
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (١٠) الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (١١)
بن جائیں گے۔ (١٠) ایسی جنتوں کے وارث بن جائیں گے جو گھنی چھاؤں سے ڈھکی فردوس کی جنتیں ہوں گی جہاں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بس جائیں گے (١١)
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (١٢) ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کر دیا۔ (١٢) پھر ٹپکتی بوند بنا کر اسے
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (١٣) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
ایک محفوظ مقام پر قرار دے کر ٹھہرایا۔ (١٣) پھر نطفہ کو ہم نے خون کا لوتھڑا بنایا پھر اسے بوٹی بنا دیا پھر ہڈیاں ایک ترتیب سے
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ
جوڑ کر گوشت کے چمڑے کی ایک چادر انسان کو پہنا دی اور پھر اسے ایک نئی قسم کی مخلوق بنا دیا بس اللہ بڑی برکت والا ہے
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (١٤) ثُمَّ اِنَّكُمْ
خوب صورت اور حسین مخلوق پیدا کرنے والا ہے۔ (١٤) اے انسانو پھر اس کے

ف٦ آدمی کا اپنی منکوحہ بیوی سے ہم بستری کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اسلئے کہ انسانی حاجت کے حرام طریقہ پر پابندی لگانا دین کا مقصود ہے جائز طریقہ سے پوری کی جانے والی انسانی ضرورت پر پابندی لگانا آسمانی دین کا مزاج نہیں رہا اسی طرح جنگ میں پکڑی ہوئی مخالف طاقت کی عورتیں جو مجاہدین کے ہاتھ لگی مال کے درجہ کی ہیں جو مالِ غنیمت میں امیر المومنین یا اسلامی سپہ سالار کے حکم کے تحت مجاہدین میں تقسیم کی جائیں تو یہ شرعی کنیز یا باندی بھی مومن کے لئے جائز ہے مگر اب ہمارے زمانے میں اہل ایمان کسی غیر کو ایمان کی دعوت دینے میں کوتاہی برتنے لگے جس کے سبب جہاد کی شرعی نوعیت کی شکل بن نہیں پاتی اس لئے اس طرح کے مسائل سے لوگوں کو تعجب ہوتا ہے لیکن جب دین کی دعوت شروع ہو مقابلہ میں مشرکین کی جتھابندی سے قتال وجہاد کے معرکے جاری ہوں تو آئے دن جنگ میں دونوں طرف کے مرد عورت پکڑے جاتے ہیں کبھی دونوں طرف کے قیدیوں میں تبادلے ہوتے ہیں کبھی مال فدیہ دیکر انہیں چھڑایا جاتا ہے اور کبھی یہ نوبت نہ آسکے تو پھر ایسی کنیزوں اور باندیوں کو جو جنگ میں ہاتھ آئیں غلط راستے پر ڈالنے کے بجائے اہل ایمان مجاہدین میں شرعی طریقہ پر تقسیم ہونا ضروری ہے دعوت حق اور کفر کی ایسی جنگیں اور جہاد وقتال کی ضرورت کے پیش نظر اس طرح کے حالات پیدا ہونا قدرتی بات ہے نزول قرآن کے زمانہ میں یہ مسئلہ لونڈیوں، باندیوں کنیزوں کا جب آیا تو اس کا حل بتا دیا گیا۔

(margin: لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ٥ / لِاَمٰنٰتِهِمْ ٨)

لَهٗ ؕ وَ اِنۡ يَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ شَيۡـئًا لَّا يَسۡتَـنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ ؕ ضَعُفَ

اپنی دعا میں ایسے کو طلب کیا وہ خود نہایت کمزور ضعیف اور نادان ہے اور جس سے دعا کی وہ خود بھی بیچارا بے بس تھا بھلا کیا دے سکتا تھا

الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور کیا چھین سکتا ہے۔ ﴿۷۳﴾ غیر اللہ کو پکارنے والوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا بے شک

لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ

اللہ قوت والا اور غالب ہے۔ ﴿۷۴﴾ فرشتوں اور انسانوں میں سے جسے اللہ چاہے اپنے پیغام پہنچانے کے لئے انتخاب فرمالیتا ہے اللہ تعالیٰ

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ﴿۷۵﴾ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ

خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ ﴿۷۵﴾ ان کے آگے جو کچھ ہو چکا تھا اور ان کے پیچھے جو کچھ حالات واقعات پیش آتے ہیں

مَا خَلۡفَهُمۡ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا

یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہوتے ہیں اور تمام کاموں کا انجام اسی کے حضور پیش ہوجاتا ہے۔ ﴿۷۶﴾ اے ایمان والو! رکوع میں جھک جاؤ سجدہ

ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ

کرتے رہو اپنے رب کی بندگی میں لگے رہو اور بھلائی کے کام کیے جاؤ تاکہ تم کامیاب

تُفۡلِحُوۡنَ ۚ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ

ہو جاؤ۔ ﴿۷۷﴾ اللہ کو چاہ کر پالینے میں خوب محنت کر ڈالو ایسی محنت اور جدوجہد جیسا کہ اس کا حق ہے اسی نے تمہارا انتخاب کر لیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ

ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی مشکل اس نے نہیں ڈالی تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر تم کو کھڑا کر دیا اس نے تمہارا

اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا

نام تابع فرمان یعنی مسلم رکھا اس کے پہلے بھی اور اس کتاب میں بھی تمہارا نام مسلمان مشہور ہوا تاکہ رسول تم پر گواہی قائم

لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى

کردیں اور تم سب انسانوں پر حق کی گواہی دو بس نماز کو اچھی طرح مضبوطی سے قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی جاری کرو

النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ

اور سب مل کر اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائے رکھو وہی تمہارا کارساز ہے بس کیا ہی اچھا مولیٰ ہے

مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ﴿۷۸﴾

اور کتنا اچھا مددگار ہے۔ ﴿۷۸﴾

کارکنوں کو دفتری حکم بجالانے میں آسانی ہو۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔
(۳۴) سبا آیت ۲

ف۷۴ اللہ کو ہر بات کا علم ہے ہر نعمت دینے یا چھین لینے کا اختیار ہے ہر مصیبت کو دور کر ڈالنا اسی کے اختیار میں ہے۔ زمین آسمان کی ایک ایک چیز کا بلا شرکت غیرے اکیلا خالق بھی مالک بھی اس حقیقت کا سب کو دل میں خیال ہے پھر بھی آدمی یہاں کسی کے دھوکہ میں آکر یا حالات کے دباؤ سے یا نادانی سے غیر کی بندگی کرے تو یہ بے عقلی بے علمی اور جہالت ہی نہیں بلکہ بہت ہی ذلیل قسم کی نمک حرامی اور ظلم کا کام ہے ظلم بھی اپنے آپ پر کیا اب دوسرا کوئی کیا اس کی مدد کرے گا اللہ کی مدد و نصرت سے بھی محروم اور غیر کی مدد کا بھی کہیں اتا پتہ نہیں۔

السجدۃ عند الامام الشافعی ۷

ف۷۸ اس آیت شریفہ میں کئی باتیں دھیان کرنے کی ہیں۔
۱ اللہ کو پالینے میں اور اس کی رضا کو حاصل کر لینے میں ایمان والے خوب کڑی سے کڑی محنت کریں۔
۲ دین میں کوئی مشکل نہیں تنگی نہیں پریشانی نہیں دین آسان ہے جن لوگوں نے اپنے دین کو مشکل بنالیا ہے وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں ورنہ اللہ کی طرف سے اس کے دین میں کوئی بات خلاف فطرت یا انسانی طاقت سے باہر کی نہیں رکھی گئی۔
۳ اس ملت کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں انھوں نے ہمارا نام مسلم رکھا اس قرآن میں بھی ہم مسلم مشہور ہوئے اب جو کوئی مسلمانی

ع ١٠ ٦ ١٧

کا نام چھوڑ کر اپنا کوئی گروہی، علاقائی، اور ٹولیاں

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى

سی طرح کرنا چاہیئے تھا اب تم اس کا خیال رکھو کہ یہ لوگ طریقۂ عبادت میں تم کو دیئے گئے حکم میں الجھنے اور جھگڑنے نہ پائیں تم اپنے رب کی طرف بلاتے رہو بیشک تم ہی

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾

یدھی راہ والے ہو ⑥ ایسی انصاف والی بات آجانے پر بھی یہ لوگ آپ سے جھگڑا کرنا جاری رکھیں تو آپ فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو ⑥⑧

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾

ور یہ بھی بتا دو کہ تم سب کے آپسی اختلافات کا آخری فیصلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا۔ ⑥⑨

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ

کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے جتنا کچھ ہے سب کا سب اللہ کے علم میں ہے اور یہ علم کتاب

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ

یں درج کر دیا گیا ہے اور یہ سب کچھ اللہ کے لئے آسان ہے۔ ⑦⓪ اور ان لوگوں کا پھر بھی یہ حال ہے

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم

کہ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت میں لگ گئے جبکہ ایسی بات پر اللہ کی طرف سے ان کو کوئی سند، اجازت یا حکم ہرگز نہیں دیا گیا تھا اور

بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

س بات کا ان کو کچھ بھی علم نہیں ایسے ظالموں کا بھلا کون مددگار ہو سکتا ہے۔ ⑦① ایسے نادانوں کو سمجھانے کے لئے جب جب ان پر ہماری

آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ

لی اور صاف نشانیاں پڑھ کر سنائی جائیں تو بجائے خوش ہو کر سیدھی راہ پکڑنے کے الٹے ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور صاف دکھائی پڑیگا

يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ

اب یہ ٹوٹ پڑیں گے اور حملہ کر دیں گے ہمارے اُن بندوں پر جو ہماری آیات ان کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں آپ فرما دو کیا میں تمہاری اس حرکت پر جو تم پر

مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ

انجام آپڑا ہے اس سے زیادہ بُری خبر دے دوں وہ آگ ہے جس میں جھونک دینے کا اللہ نے کافروں کے لئے وعدہ کر لیا ہے اور یہ بہت ہی برا

الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ

ٹھکانا ہے۔ ⑦② اے انسانو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے غور سے سنو کہ بے شک اللہ کے سوا جس کسی سے بھی تم دعا کرتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا

یں کر سکتے اگر سب جمع ہو کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو بھی نہیں کر سکتے اور مکھی اُن سے کوئی چیز چھین جھپٹ لیجائے تو اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے جس نے

منزل ۴

ف ٦٧ طریقۂ بندگی یعنی نمازوں میں
رکعت، اوقات، رکوع سجود میں کم زیادہ
اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقہ میں کچھ فرق
ہر امت کے احوال کو دیکھ کر زمانہ کے لوگوں کا
خیال رکھتے ہوئے اُس دور کے رسولوں نے
اللہ کی طرف سے بتا دیا اور ہر دور کے لوگوں
کو اسی پر عمل کرنا چاہیئے تھا مگر پھر بھی لوگ
آپس میں طریقۂ بندگی پر لڑے اب آخری
نبی اور آخری کتاب نے پر عبادت کا طریقہ
بہت مکمل اور زمانے کے لحاظ سے نہایت مناسب
موزوں اور UP-TO-DATE
بتا دیا پھر طہارت غسل وضو اذان اقامت
تکبیر قیام رکوع سجدہ قعدہ، نماز جمعہ،
خطبہ عیدین، قربانی حج وغیرہ کے مکمل
احکامات اور نبی کا طریقہ حدیث میں محفوظ
کر دیا اور عملی نمونہ ہر جگہ جاری کر دیا کہ دیکھ
کر دوسرا بھی کرنے لگا اس میں اگلی امت کا
کوئی شخص اختلاف کرے کہ ہم کو یہ لازم نہیں
تو ایسے موقع پر داعی کو حکم دیا کہ تم اس کا
خیال رکھو کہ یہ لوگ تم کو اس بحث میں الجھانے
نہ پائیں بلکہ ایسا طریقہ رویہ اختیار کرو کہ
یہ لوگ خود ہی اس جھگڑا لو بحث کو شروع
نہ کرنے پائیں تم تو صرف دعوت الی اللہ
میں مصروف رہو۔ ہم آج کے مسلمان حنفی
شافعی، حنبلی، مالکی، اہل حدیث، شیعہ
سنی پھر دیوبندی، بریلوی وغیرہ آپس
میں مسائل اور طور طریقہ پر لڑ پڑیں یہ
کہاں کا انصاف ہے جبکہ قرآن نے یہ کہا کہ
غیر کو بھی تم الجھنے نہ دو تو پھر اپنوں کا
خیال رکھنا کتنا ضروری ہے یہ ہر مسلمان سمجھ لے
ف ٧٠ آسمانوں اور زمین میں اور ان کے
آگے پیچھے جو کچھ بھی موجود ہے آگے جو
کچھ وجود میں آتا ہے اور کب
آتا ہے یا اس میں سے کس کس
چیز کا فنا ہو کر کب مٹ جانا
ہے یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور اللہ
نے اس علم میں جتنا ضروری ہوا فرشتوں
کے لئے کتاب میں درج بھی کر دیا تاکہ
کارخانۂ قدرت میں کام کاج کرنے والے

ع ٩ ٨ ١٦

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

یہ ہوا جنت کا تذکرہ اب سنو کہ جس کسی کو ستایا گیا ہو پھر وہ اسکا اتنا ہی بدلہ لے مگر پھر کسی نے اس پر جوابی ہاتھ اٹھایا تو اللہ ضرور اس

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ

شخص کی مدد فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مغفرت فرمانے والا ہے ۔ (٦٠) یہ بیان ہو چکا اب آگے سن لو کہ اللہ تعالیٰ ہی رات کو

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور خوب جانو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا

بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

ہے ۔ (٦١) اب ہر ایک پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے اور اللہ کے سوا جس کسی کو بھی یہ لوگ دعا میں پکاریں تو یہ پکار

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

جھوٹی اور باطل ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ اور بس اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور بڑا ہے (٦٢) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ

اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تب کہیں زمین بہت جلد ہری بھری ہوتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی باریک تدبیر فرماتا ہے اور وہی بندوں

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ

کے حال کی اچھی طرح خبر رکھتا ہے (٦٣) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب اسی کا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کو کسی کی کوئی ضرورت

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا

حاجت نہیں وہ خود ہی اکیلا ہر طرح کی تعریف میں کامل ہے ۔ (٦٤) کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ زمین کی چیزوں کو اللہ نے تمہارے بس

فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

میں کر دیا اور یہ سب کچھ اسی کے حکم سے ہو رہا ہے کہ دریا میں کشتیاں بھی تمہارے کام کاج میں لگی ہوئی ہیں اور آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے اسی نے

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

تھام رکھا ہے اور جب اس کا حکم ہو گا تو آسمان کو زمین پر آ گرنا ہے بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں کے حال پر بہت ہی مہربان اور رحم فرمانے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ

ہے ۔ ف٦٥ (٦٥) اور وہی ہے جس نے تم کو زندگی عطا فرمائی اور وہی تم کو موت دے گا پھر تم کو زندہ کر کے اٹھائے گا بے شک انسان

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

بڑا ناشکرا بے قدرا ہے ۔ (٦٦) ہر امت کے لئے عبادت و قربانی کے طریقے ہم نے بتا دیئے تھے کہ اپنے اپنے دور میں برتتے کو

ف٦٠ کسی کی دی ہوئی تکلیف کو اتنا ہی بدلا لے ڈالا تو اس کا حق مظلوم کو حاصل ہے لیکن دوسرے لوگ تصفیہ جاری رکھنے کو پھر اس مظلوم پر ہاتھ ڈالیں تو بے انصافی ہے ایسے موقع پر مظلوم کی مدد کی جائے ہاں معاف کرنا بہتر ہے گر کوئی بدلہ لینا ہی چاہے تو منع نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔

(٥) مائدہ آیت ٤٥

(١٦) نحل آیت ١٢٦

ف٦٣ آسمان سے پانی برسانے میں بڑی لطیف تدبیر فرمائی کہ بھاری بوجھل بادلوں سے قطرہ قطرہ بارش ہوتی ہے اور ایک بوند دوسری بوند سے الگ ہو کر برستی ہے ورنہ بادل پرنالے کھول دیتے یا موٹی دھاریں پانی برساتے تو مخلوق کے سر پھٹ جاتے مکان ٹوٹ جاتے اور زمین میں گڑھے پڑتے یہ سب کام اس مالک نے ایک باریک اور لطیف تدبیر سے کر دیئے کہ وہ مخلوق کی تمام ضرورتوں حاجتوں سے خوب خوب واقف ہے۔

ف٦٥ اللہ پر ایمان لانے کے لئے لاکھوں لاکھ نشانات انسان کے اندر اور باہر موجود ہیں اور بہت سی نشانیوں سے انسانوں کو رات دن واسطہ پڑتا ہے۔ پالتو جانور، سواری کے جانور دریا میں چلنے والی کشتیاں اور آج کے بڑے بڑے جہاز اور جنگی بیڑے، اور بغیر کسی کھمبے اور ستون کے ادھر تنا ہوا آسمان، سر پر موجود سورج چاند تارے جب سر اٹھائے دیکھ لے۔ یہ سب کارخانۂ قدرت آدمی کے اوپر برابر ادھر لگے چلتا رہتا ہے۔ اللہ جب چاہے سب کچھ اس کے سر پہ گرا دے قیامت کے دن ایسا ہونا لازمی ہے۔ دیکھئے۔

(٣٥) فاطر آیت ٤١

ع ٨/٧ ١٥

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ (۵۲) لِّيَجْعَلَ

جاننے والا اور دانش مند ہے ۔ (۵۲) بس جن لوگوں

مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

کے دلوں میں بیماری تھی وہ تو شیطان کی ایسی حرکتوں سے فتنہ میں جا پڑے اور وہ لوگ بھی شیطان کا شکار بن گئے

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ (۵۳) وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

جن کے دل سخت تھے اور یقیناً ایسے تمام لوگ حق کی مخالفت میں بہت دور جا گرے ۔ (۵۳) جن کو اللہ نے علم سے نوازا ہے وہ تو سمجھ

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

جائیں گے کہ یہ حق بات ہے جو آپ کے رب کی طرف سے آئی ہے بس ایسے لوگوں کے دل اس بیان کو سن کر پگھل جائیں گے اور وہ

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۴)

اس بات پر ایمان لے آئیں گے اور بے شک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ایمان والوں کو سیدھی راہ پر چلا دے گا ۔ (۵۴)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

حق کے انکاریوں کو ان کا شک شبہ چین نہ لینے دے گا یہاں تک کہ قیامت ان پر اچانک ٹوٹ پڑے گی یا ایک ایسے دن کا عذاب ان پر

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ (۵۵) اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ

گھیرا ڈال دے گا جو ان کے لئے نہایت ہی نامبارک دن ہوگا ۔ (۵۵) اس دن بادشاہت صرف ایک اکیلے اللہ تعالیٰ کی

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ

ہوگی وہی ان سب کے درمیان فیصلہ فرمائے گا بس جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل ساتھ لائے ہوں گے ایسے تمام لوگ نعمت سے بھرپور جنتوں میں

النَّعِيْمِ (۵۶) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہوں گے ۔ (۵۶) رہے وہ لوگ جو انکاری تھے اور ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے ایسے تمام لوگ ذلت اور رسوائی کے عذاب میں

مُّهِيْنٌ (۵۷) وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

ہوں گے ۔ (۵۷) اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا انہیں موت آگئی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہترین

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۵۸)

اور نہایت اچھا رزق عطا فرمائے گا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر اور نہایت ہی اچھا رزق عطا فرمانے والا ہے (۵۸)

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (۵۹)

اللہ تعالیٰ انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا جہاں یہ رہنا بسنا یہ لوگ بہت راضی ہو کر پسند کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا اور سنبھالنے والا ہے ۔ (۵۹)

ف ۵۹ اللہ اہل ایمان کو داخل کی ایسی جگہ عنایت فرمائے گا جس سے وہ راضی راضی ہو جائیں گے کسی آدم زاد کے لیے جنت کی طلب نہ چھوڑان اور اپنے باغ باغیچے محل، نہریں، ریشمی لباس، زیورات اور سونے چاندی کے برتن، مشروبات اور پھل فروٹ حوروں کے جھرمٹ اور خدام کی فوج سنبھالنا، دیکھ بھال رکھنا، آسان کام نہیں اس لئے فرمایا کہ سب کچھ سنبھال لینے والا اللہ ہے، اہل جنت کو تو نعمت سے مالا مال ہونا ہے اور لذت حاصل کرتے رہنا ہے رہا انتظام تو یہ سب کچھ اللہ کی قدرت سے ہوتا رہے گا کسی جنتی کو کچھ محنت مشقت دیکھ بھال کی اور جنت کی مرمت کی کبھی ضرورت نہ ہوگی ۔

ع ۷ ۹ ۱۴

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

ہم نے ان کے ظلم کے سبب انہیں تباہ کر ڈالا کہ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر کر ڈھیر بن چکیں اور ان گنت کنوئیں اور باولیاں اجڑ کر بیکار پڑی ہیں اور بہت سے راج محل جو سنہری نقش

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

و نگار سے سجے سنوارے گئے تھے ہم نے انہیں ویران کھنڈر بنا دیا۔ ﴿۴۵﴾ کیا انکاری لوگوں نے زمین پر چل پھر کر دیکھا نہیں بس ان کے دل بنتے

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ

اور عقل ہوتی تو ویران کھنڈروں سے انہیں حقیقت کا پتہ چل جاتا، ان کے پاس کان بھی تھے مگر سننے سے محروم تھے بات دراصل یہ ہے کہ آنکھیں اندھی ہونے سے

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى

اتنا نقصان نہیں ہوتا لیکن لوگوں کے سینوں میں جو دل ہوتے ہیں اگر وہ دل اندھے ہو گئے تو ان کی بات ہی بگڑ جاتی

الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۗ

ہے۔ ﴿۴۶﴾ پھر بھی یہ لوگ جلدی مچا کر آپ سے عذاب لے آنے کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہ کرے گا

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ

اور یقینی بات ہے کہ تم لوگ گن گن کر ہزار سال پورے کرو تب کہیں اللہ کے یہاں وہ مدت فقط ایک دن کی ہوا کرتی ہے ﴿۴۷﴾ اور بہت سی آبادیاں

مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ

ایسی ہو گذری ہیں کہ ان کے ظلم کے باوجود بھی میں نے انہیں سنبھل جانے کی مہلت دی لیکن جب یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے تو میں نے انہیں عذاب میں دھر لیا اور آخر سب

الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾

کو آنا میرے ہی پاس ہے ﴿۴۸﴾ آپ فرما دو کہ اے انسانو بیشک میں اللہ کی طرف سے تم سب کے لئے صاف صاف نوٹس جاری کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ﴿۴۹﴾

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

بس جو لوگ مان لیں گے یعنی ایمان کو قبول رکھیں گے اور نیک عمل میں لگ جائیں گے تو ان کے لئے گناہوں پر مغفرت اور عزت والی

كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِىْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ

روزی ہے ﴿۵۰﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کو جہنم کی آگ کا ایندھن بننا

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ

ہو گا۔ ﴿۵۱﴾ آپ کے پہلے ہم نے جب بھی کسی رسول یا نبی کو بھیجا تو ہر موقع پر شیطان نے اس کی تمنا اور کام میں خلل ڈالنے کی کوشش کی اور

اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى

بہت اڑنگے ڈالے تب اللہ نے شیطان کی بے دخل اندازی کو ملیا میٹ کر ڈالا اور اللہ کی آیات کو مضبوط اور فیصلہ کن ثابت رہیں اور اللہ ہی خوب

ف ۴۷ ایسی کھلی نشانیاں کہ اگلی قومیں حق کو جھٹلانے پر برباد و ویران ہو کر اجڑ گئیں، باولیاں، کنوئیں، راج محل، قلعے آج بھی محکمہ آثارِ قدیمہ کی تحویل میں ہر ملک میں بڑی حفاظت کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لئے موجود ہیں ان تاریخی مقامات سے عبرت حاصل کرنا چاہیے لیکن ڈھیٹ اور کٹر قسم کے منکر اور اجڈ گنوار قسم کے ملحد برابر یہ آواز لگاتے رہے کہ ہمارے گناہوں کی سزا میں عذاب ہمیں جلدی لا کر دکھا دو تو حق کو مانیں گے، اللہ نے فرمایا کہ کسی قوم کو سو پچاس سال کی مدت پر ڈھیل دینا خدا کے یہاں گھنٹے آدھ گھنٹے کی بھی بات نہیں پھر اس قلیل وقفے میں بجائے اپنی اصلاح کرنے کے اودھم مچائے رکھنا یہ حرکت ہے منکر لوگوں کی ان کو جان لینا چاہیے کہ اللہ کی کائنات میں ہر جگہ دن بارہ گھنٹے کا نہیں ہوتا یہاں تم ہزار سال پر پہنچے اور اللہ کے دربار میں بس ایک دن کی مدت ہوئی۔ اس لئے ضروری ہے کہ کسی قوم کے لئے بھی ایسی زینت آرائش دبدبہ درحکومت پر سو دو سو برس کی مدت پر اترانا بھی محض فضول ہے۔

ع ۶ ۱۰ ۱۳

منزل ٤

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ

پکارو اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم کو سیدھا راستہ چلنے کی رہنمائی فرمائی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت سنائے جاؤ ﴿٣٧﴾ بے شک اللہ تعالیٰ ایمان

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع

ع ٥ ١٢ الثلثة

کے دشمنوں کو دفع کر کے رہے گا سچی بات تو یہ ہے کہ کسی دغاباز منکر حق کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا ﴿٣٨﴾

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

جن لوگوں کو لڑائی کے لیے مجبور کیا گیا اور اُن پر ظلم ڈھائے گئے اب اللہ کی طرف سے انہیں اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی مقابلہ میں اُٹھ کھڑے ہوں بیشک اللہ تعالیٰ

لَقَدِيْرُ ۙ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

ان کی مدد پر قادر ہے ﴿٣٩﴾ یہ کھلی اجازت ان کو دی جارہی ہے جنہیں ناحق بلا وجہ ان کے گھروں سے بے گھر کیا گیا محض اس وجہ سے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ فقط اللہ ہمارا رب

رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

ہے اللہ کا یہ دستور ہے کہ وہ ایک کے مقابلہ میں دوسرے کی طاقت کو مٹا دیتا ہے اگر ایسا نہ کیا گیا ہوتا تو توڑ تاڑ کر برابر کر دیے جاتے اور ڈھا دیے جاتے،

وقف منزل

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ

روحانی تربیت کے مرکز، درویشوں کی خانقاہیں، عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یاد رکھو جو کوئی اللہ کے دین کی نصرت کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ

یقیناً وہ اس کی مدد فرمائے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی قوت والا ہے اور وہ ساری طاقتوں کو دبا کر رکھ دے گا۔ ﴿٤٠﴾ یہ لوگ ایسے ہیں کہ

اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

اگر ہم زمین میں ان کے قدم جما دیں اور ان کو حکومت عطا فرمائیں تو یہ لوگ نماز کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور بھلے کاموں کا حکم جاری

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ

کریں گے، بُرے کاموں سے لوگوں کو روک دیں گے اور تمام کاموں کا آخری انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ ﴿٤١﴾ پھر بھی اے

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ﴿٤٢﴾ وَ

نبی ﷺ اگر انھوں نے آپ کی بات کو جھوٹ جانا تو ان کے پہلے بھی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کی قوموں نے بھی ایسی ہی حرکت کی تھی۔ ﴿٤٢﴾ ابراہیم

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

کی قوم و لوطؑ کی قوم نے بھی ہمارے رسولوں کو جھٹلایا ﴿٤٣﴾ مدین کی آبادی نے بھی بڑی بے فکری سے ہماری بات کو رد کر دیا موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا یوں تو میں نے

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ

انکاری لوگوں کو بڑی مدت تک ڈھیل دی لیکن پھر جب انہیں عذاب میں جکڑ لیا تو ان کا حلیہ خراب ہوا تب انہیں پتہ چلا کہ انکار کے نتیجہ میں میری پکڑ کیسی رہی ﴿٤٤﴾ کتنی آبادیاں ایسی تھیں کہ

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

کہ جیسے کوئی بلندی سے نیچے کو گر پڑا اور جیسے ہی نیچے گرا شکاری پرندوں نے اسے نوچ نوچ کر لکا بوٹی بناڈالا اور پھر تیز آندھی نے اس کے ٹکڑے دور لے جاکر

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ق وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

بکھیر دیئے کہ بے نام ونشان ہو گیا۔ ﴿٣١﴾ اور جو کوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم بجا لائے تو یہ دل کے تقوے کا

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

نشان ہے۔ ﴿٣٢﴾ ایک مدت تک چوپایوں سے فائدہ اٹھائے جاؤ پھر اس کی جائے حلال بیت العتیق

مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

یعنی کعبہ شریف کی سرحد تک لیجاؤ۔ ﴿٣٣﴾ اور ہر امت میں ہم نے قربانی کا طریقہ جاری رکھا کہ اللہ نے انہیں کھانے

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کے لئے جو چارپائے پالتو جانور عطا فرمائے ان کی قربانی اللہ کے نام پر دیں اور ان جانوروں کے ذبح کرتے وقت صرف اللہ کا نام پکاریں تم سب کا معبود تو ایک ہی معبود ہے اور تم سب اسی کے مسلم یعنی

وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ لا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

تابع فرمان بنے رہو اور اے محمد آپ ان لوگوں کو بشارت سنادو کہ ہمارا نام لینے پر جن کے دل عاجزی اور محبت سے پگھل جاتے ہیں ﴿٣٤﴾ ان لوگوں کی یہ نشانی ہے کہ جب جب ان کے سامنے اللہ کا

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي

نام لیا جائے بس ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جو مصیبت ان پر پڑتی ہے اس پر صبر کر کے جی کو تھام لیتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو بھی ہم نے انہیں رزق

الصَّلٰوةِ لا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

دیا ہوا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ ﴿٣٥﴾ اللہ کے نام لگی قربانی کے اونٹ بھی اللہ کا نشان ہیں

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ صلے ق فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج

تمہارے لئے اس میں بہت سے فائدے ہیں پس انہیں قطاریں کھڑے کر کے قربانی کرو اور ان پر صرف اللہ کا نام پکارو پھر جب

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط

وہ اپنی کروٹوں کے بل گر پڑیں تو تم بھی کھاؤ اور سوال نہ کرنے والے اور بیقرار سوالی سب کو کھلائے جاؤ کیا خوب مفید

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

جانور ہم نے تمہارے کام میں لگا دیئے تاکہ تم ہمارا شکر مانو۔ ﴿٣٦﴾ قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون اللہ کو

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا ادب اور نیت کا خلوص اللہ کے دربار میں فوراً پہنچ جاتا ہے، کیا خوب چارپائے اللہ نے تمہارے قابو میں دیئے کہ تم ان پر اللہ کے نام کی بڑائی

کلام اللہ، رسول اللہ، اور اولیاء اللہ ان کا ادب لازم ہے اس جگہ پر کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو اللہ کی نافرمانی کا ہو اور قرآن شریف کا بھی ادب کیا جائے کہ اس میں اللہ نے احکام بیان کیے ہیں اس پر عمل کیا جائے اور اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا کر ان کی بے حرمتی نہ کی جائے اور ناچ گانے ڈھولک مجیرا، گانجا چرس نذر و نیاز بھی نہ کی جائے کہ یہ ان اولیاء اللہ کی بے ادبی ہے پس جاننا چاہیے کہ اللہ کا نام جس چیز کے ساتھ لگ جاوے اس کا ادب یہ ہے کہ اس جگہ پر کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو اللہ کی ناراضی کا ہو اسی طرح جو جانور حرام ہیں اس کا بیان قرآن میں آچکا ہے اسے چھوڑ کر باقی حلال جانور کھانا منع نہیں یعنی قرآن حدیث میں جن جانوروں کے کھانے کو حلال بتایا گیا ہے صرف انہیں کو حلال جانے اور جسے اللہ رسول نے حرام فرمایا اسے حرام جانے مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔

ع ٤ ٨ ١١

(٢) البقرہ - ١٧٣
(٥) المائدہ - ٣
(٦) الانعام - ١٤٦
(١٦) النحل - ١١٥

٣٣ جو آدمی جانور پالتا ہے [اس] کا استعمال کرے یعنی دودھ، [گوشت، کھال] اور سواری، لیکن جب کعبہ [شر]یف لیجانے کے لئے اللہ کی نیاز [اور] نذر مان کر اسے ذبح کرنا طے [کیا] تو پھر حرم شریف کی سرحد میں [لے جا]کر اسے اللہ کے نام قربان کر دے [اگر و]ہاں تک نہ پہنچ سکے تو جہاں بھی بسم اللہ [اللہ ا]کبر کہا اور ذبح کر دیا تو یہ نشان [اللہ]کی نیاز کعبہ تک پہنچنے کے برابر [ہے چا]ہے دور ہو یا نزدیک۔

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ

لوگوں کو اور اس مسجد میں باہر سے آنے والے لوگوں کو ہم نے برابر کا درجہ دیا ہے ہمارے اس بیان کے بعد بھی اس محترم مسجد میں ظلم کی بنیاد

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ ع وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

پر جو کوئی خلافِ دین کام کرے گا ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔ ﴿٢٥﴾ اور جب ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی ٹھیک ٹھیک جگہ بتا دی

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ

اس حکم کی بنیاد پر کہ دیکھ میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنانا اور ہاں میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں رکوع کرنے

الْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔ ﴿٢٦﴾ انسانوں میں حج کا اعلان کر دو ذوق شوق سے پیدل آویں گے اور

رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لا

دبلی دبلی اونٹنیوں پر دور دور کے علاقوں سے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہی رہیں گے۔ ﴿٢٧﴾

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ اپنے منافع اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور حج کے معلوم دنوں میں پالتو چار پائے جانوروں پر اللہ کا نام لے کر

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

ذبح کریں یہ رزق اللہ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج فقیر

الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ز ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

کو بھی کھلائے جاؤ۔ ﴿٢٨﴾ پھر اپنا تمام میل کچیل دور کر لیں اور اپنی نذر منت کو یہاں پوری کر لیں اور اس آزاد قدیم گھر کا

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

طواف کریں جو گردن چھڑانے والے مالک کا دربار ہے۔ ف ﴿٢٩﴾ خوب دھیان میں رکھو کہ جو شخص اللہ کے نام لگی چیزوں کا

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

ادب کرے تو اس کے رب کے حضور اسے اس کا اچھا ثواب ملتا ہے پہلے تم کو پڑھ کر سنائے گئے تھے ان جانوروں کو چھوڑ کر

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

تمہارے لئے پالتو چار پائے جانور حلال کر دیئے گئے بس اب تم بتوں کی گندگی اور پلیدی سے الگ ہو جاؤ اور جھوٹے بناوٹی قول سے

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ لا حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

بچتے رہنا۔ ف ﴿٣٠﴾ کبھی بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا شرک سے کٹ کر صرف اللہ کے ہو جاؤ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی مثال ایسی

منزل ۴

ف ۲۹ کعبہ کے طواف کے وقت ایک دعا کے الفاظ میں یارب البیت العتیق اعتق یا اللہ رقابنا ورقاب اٰباءنا وامہاتنا وازواجنا واولادنا من النار

ع ۳ / ۳ / ۱۰

یعنی اے اللہ اس بیت العتیق کے رب ہماری گردنیں آگ سے چھڑا دے اور ہمارے ماں باپ کی گردنیں آگ سے چھڑا دے اور ہماری بیویوں کی اور ہماری اولاد کی گردنیں بھی آگ کے عذاب سے چھڑا دے اسی لئے ہم نے بیت العتیق کا ترجمہ گردن چھڑانے والے مالک کا دربار کیا ہے بہت سے مترجمین نے آزاد، قدیم وغیرہ بھی کیا ہے ہم نے اس کی بھی رعایت میں آزاد گھر یعنی اس گھر پر اللہ کے سوا کسی اور کے مالکانہ حقوق نہیں اور یہ بہت ہی قدیم اور اوّل عبادت گاہ ہے جو انسانوں کے لئے زمین پر سب سے پہلے آباد کی گئی ہے آدمی نے کوئی بت خانہ یا مزار پہلے نہیں بنائی بلکہ جنت سے آیا تھا اور توحید سے واقف تھا اس لئے اللہ کا گھر پہلے بنایا اور خانۂ اوّل کی تعمیر کی گئی اس میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسان نے زمین پر پہلے پہلے جو عبادت گاہ تعمیر کی وہ صرف ایک اللہ کی بندگی کے لئے اور توحید اور فقط توحید کے عقیدہ پر تعمیر کی گئی رہے بت خانے تو یہ بعد کی ایجاد ہیں بیت اللہ شریف کی زیارت کے موقعہ پر اپنی منت اور نذر پوری کرنا بھی عین عبادت ہے جبکہ کسی بت خانے یا مزار پر حرام اور شرک ہے۔

ف ۳۰ اللہ کی نشانیاں اور اس کے نام کے ادب کی جگہ، بیت اللہ صفا و مروہ، حج کے مقامات ،

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ

پہاڑ درخت بھی اور ہر جاندار کے ساتھ بہت سے انسان بھی اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن پر عذاب کا

مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ

وعدہ سچا پڑا یاد رکھو کہ اللہ جس کو ذلیل اور بے عزت کر ڈالے پھر اس کو کوئی دوسرا عزت دے ہی

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ

نہیں سکتا اللہ ہی کو اختیار ہے جو چاہے کر ڈالے۔ ۞ف ١٨ سجدہ کرنے اور نہ کرنے کی وجہ سے انسان

اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

دو ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے اور اپنے رب کے بارے میں جھگڑ پڑے بس جو لوگ نافرمان ہیں اور اللہ کے انکاری ہیں، ان کی سزا کے لئے آگ کا لباس

نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ

ان کے بدن کے ناپ کا تیار کر دیا گیا ہے اور ان کے سروں پر کھولتا ابلتا پانی انڈیلا جائے گا۔ ف ١٩ مسلسل آگ کی گرمی سے ان کے پیٹ کا تمام سامان

بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا

پگھل کر بہہ جائے گا اور کھال چمڑے بھی گل جائیں گے ﴿٢٠﴾ لوہے کے گرز یعنی بڑے بڑے گھن سے ان کے سروں کو مارا جائے گا ﴿٢١﴾ مارے گھٹن اور غم کے

اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

جب بھی صرف ارادہ کریں کہ جہنم سے نکل بھاگیں ویسے ہی اور اندر دھنستے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ چکھتے جاؤ تیز جلن کا

الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عذاب۔ ﴿٢٢﴾ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ضرور ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے۔

ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ

اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ ﴿٢٣﴾ پاکیزہ کلمہ کی ان کو ہدایت مل گئی

مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بھی اور قابل تعریف راستہ پہ چل کر یہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔ ﴿٢٤﴾ بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے۔

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ

جنھوں نے اللہ کے راستے سے لوگوں کو روک دیا اور ادب والی مسجد میں جانے سے بھی روکا جس کے پاس رہنے والے

جا پڑے تو یہ بھی اہلِ ایمان سے خارج ہوئے مشرک لوگ تو بے ڈھنگے، بے علم اور نپٹ جاہل پہلے سے تھے یہ بھی ان میں جا ملے اب باقی رہے صرف ایمان والے جن کے پاس قرآن اور محمدؐ ہیں تو ساری دنیا سے انہیں کا جھگڑا ہمیشہ رہے گا جب قیامت واقع ہوگی اللہ خود فیصلہ فرمائے گا تب ساری مخلوق جان لے گی کون حق پر تھا اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ موجود ہے اس لیے قیامت کے دن کسی کی ہیرا پھیری کی بات چل ہی نہیں سکتی۔

السجدة ١

ف ١٨ آسمانوں میں زمین میں جو کوئی بھی ہو کیسا ہی بڑا ہو چھوٹا ہو جاندار ہو بے جان ہو اسے لازم ہے کہ صرف اللہ کے آگے پیشانی ڈال کر سجدہ کرے سورج، چاند، تارے دریا، سمندر، ندی نالے، جھاڑ، پہاڑ، فرشتے انبیاء اولیاء سارے کے سارے صرف اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور اچھے انسان بھی اللہ کو ہی سجدہ کریں گے جو نہیں کرتا یا کسی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے وہ ملعون ذلیل ہے بے عزت پھٹکارا ہوا ہے مخلوق کو عزت احترام سجدے سے ہے جس نے اللہ کو سجدہ نہ کیا اس کی تکریم عزت سب ختم ہوئی اور تمام مخلوقات میں ذلیل و خوار ٹھیرا اس آیت کو پڑھ کر اللہ کو ہی سجدہ کرنا چاہیئے

ع ٢ ١٢ ٩

ف ١٩ ایک اللہ کی بندگی اور صرف اسی کو سجدہ کرنا ہی دینِ خالص ہے اس دعوت پر دنیا میں انسانی آبادیاں دو بٹ پڑیں۔ ایک ایمان والے دوسرے منکر ہوئے یہاں پر انکاریوں کے لئے آخرت کی سزا بتادی کہ جہنم کی آگ کا بھیانک انتظام ان کے لیے ہو چکا ہے جس کی ایک شکل یہ ہے کہ منکرِ حق کے بدن کے ناپ کے آگ کے کپڑے کاٹ سی کر تیار کر لیے گئے ہیں

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا

نقصان ہے ۔ (١١) اللہ کی بندگی سے بھاگ کر تو دوسروں سے دعا کرنے میں لگ گیا وہ بھی ایسوں سے جو اس کو نقصان تو

لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ

پہنچا ہی نہیں سکتے تھے اور نفع بھی ہرگز نہیں دے سکتے ہیں اب تو ایسا آدمی بہت دور کی گمراہی میں جا پھنسا (١٢) دعا کی بھی تو ایسے بے بس کمزور سے جو کچھ کام بنا نہ سکے

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

الٹا نفع سے پہلے نقصان آپڑے ایسا پکارنے والا ابھی نکما بے سمجھ اور جسے پکار رہا ہے وہ کوئی بڑا حقے دار ہو تب بھی کسی کام نہ آئے (١٣) جو ایمان لائے اور

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

نیک عمل کئے اُن کو اللہ داخل فرمائے گا ایسی جنتوں میں جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں بیشک بات ہے کہ اللہ نے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

جب ارادہ فرما لیا تو وہ اس کام کو پورا کر کے دکھا دے گا ۔ (١٤) جس کو یہ خیال پڑ گیا ہو کہ دنیا آخرت

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى

میں کہیں بھی اللہ اس کی مدد نہیں کرے گا تو ایسے شخص نے اوپر اونچی چھت پر بندھی ہوئی رسی کو پکڑے رکھنے کے

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

بجائے گویا کاٹ ڈالا، ناامید ہو کر غصہ میں ایسی حرکت کرنے والا سوچ لے کہ اس غلط تدبیر سے اس کا بھلا ہوا یا بُرا (١٥)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾

کیا خوب نازل فرما دیں ہم نے اس قرآن کی آیات کہ صاف صاف اور سچ بات ہے کہ اللہ جسے چاہے اس کو ہدایت کی راہ ل کر رہے گی ۔ (١٦)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى

جو لوگ ایمان میں آگئے اور جو یہودی بن گئے یا صابئین ہوں یا نصاریٰ یا مجوس ہوں

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

یا مشرک ہوں ان سب کے بیچ آخری فیصلہ تو اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اور بے شک

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

بات ہے کہ اللہ تو ہر ہر چیز پر خود ہی گواہ موجود ہے ۔ (١٧) کیا نہیں غور کیا تم نے

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ

کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اللہ کے آگے سجدہ میں پڑا ہے اور سورج چاند تارے

ف ١٢ جاننا چاہیے کہ آدمی ہر حال میں صبر و شکر سے اللہ کی عبادت کرتا رہے، مال ہو، تنگی ہو، خوشی ہو، غمی ہو، کامیابی ہو، ناکامی ہو، تندرستی ہو، بیماری ہو، یہ سب حال اللہ کے ڈالنے سے آتے ہیں کوئی غیر اللہ نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا جب تک اللہ نہ چاہے اب جاننا چاہیئے کہ احوال میں تبدیلی ہے، آزمائش امتحان کو چھوڑ کر بندہ اگر بھاگ جاوے تو بھاگ کر کہاں جائے گا۔ کہیں نہ کہیں تو اسے اپنے مطلب کے حصول کے لیے جانا ہی ہے پھر ایسے موقع پر اللہ کے در پر ہی کیوں نہ پڑا رہے کہ آج نہیں تو کل اللہ جب چاہے گا تو مصیبت دور ہو کر رہے گی۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

ف ١٥ بہت لوگ مصیبت کے وقت کی دعاؤں کے بعد کام نہ بنے تو اللہ سے بھی ناامید ہو جاتے ہیں اور غصہ میں ان کا دماغ بھی بے قابو ہو جاتا ہے پھر شرک میں جا پڑتے ہیں غیروں سے دعا کی اور منت مانی پوجا پاٹ کر لیا مزاروں پر سجدے کیے اور غیر اللہ کے نام قربانی کر لی ایسوں کو یہاں فرمایا کہ آسمان میں ہر آدمی کے لیے امید کی ایک رسی بندھی ہے جس کا ایک سرا اگر مصیبت زدہ آدمی کے ہاتھ رہے تو آج نہیں کل کبھی بھی اوپر والا رسی کو کھینچ لے آدمی اوپر اپنی مراد کو جا پہنچے لیکن جب رسی ہی کاٹ ڈالی تو اب کیا موقع رہا۔

ف ١٧ صابئین کہا ستارہ پرستوں کو، شاید نجومی کاہن بھی اس میں آگئے ہوں اور مجوس فرمایا ان کو جو آگ کو پوجتے ہیں اب رہے یہود اور نصاریٰ تو یہ دونوں اہلِ کتاب تھے ایک موسیٰؑ اور توریت والے، دوسرے عیسیٰ مسیحؑ اور انجیل والے لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑ کر یہ دونوں طبقے شرک میں

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا

وفات میں دھر لیے جاتے ہیں اور کسی کسی کو نکمی عمر تک لمبی مدت کے لیے پہنچا دیا جاتا ہے بس ایسا کہ جیسے علم آنے کے بعد اب کسی چیز کو جانتا نہیں اور تم یہ

يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ

بھی دیکھتے جاؤ کہ زمین دبی پڑی سوکھی مرجھائی ہو جاتی ہے مگر جیسے ہی ہم نے اس پر پانی برسایا کہ بس پھر اس میں ابھار آتا ہے اور ایسی پھولتی

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ

پھلتی ہے کہ فصلِ بہار سے بھرپور ہو کر ہر بارونق چیز کے عمدہ قسم کے جوڑے جوڑے اگانے کے قابل ہو جاتی

بَهِيْجٍ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُـحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ

ہے۔ ف ⑤ اب ہر ایک کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ برحق ہے اور بے شک بات ہے کہ وہی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ۙ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ

اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ⑥ اور قیامت کی گھڑی کا آنا لازمی ہے جس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں اور اس دن اللہ

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۷ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

ان سب کو دوسری بار زندہ کر کے اٹھا کھڑا کر دے گا جو قبروں میں ہیں۔ ف ⑦ لوگوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ اسے علم نہیں اس کے پاس راہ نہیں

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸ۙ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

اور روشنی والی کتاب نہیں پھر بھی اللہ کے بارے میں تکرار اور بحث کرنے لگتا ہے۔ ⑧ کندھوں کے بل اچھل کود کرتا ہے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ

بڑا اودھم مچاتا ہے تاکہ اللہ کی راہ پر چلنے والوں کو بے راہ کر ڈالے ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی اور ذلت ہے اور قیامت کے دن ہم اسے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ

تیز جلن کا عذاب چکھائیں گے۔ ⑨ یہ سزا ہے اُن کرتوتوں کی جو تو اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکا تھا اور

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰ۧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ

بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر کبھی ظلم کرنا پسند ہی نہیں فرماتا۔ ⑩ لوگوں میں کوئی کوئی تو ایسا بھی ہے کہ کنارے کھڑا

اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

اللہ کی بندگی کر لیتا ہے اگر کچھ فائدہ ہاتھ آیا تو ذرا دیر کی تسلی رہی لیکن کسی آزمائش میں ڈالا گیا تو جہاں سے

فِتْنَةُۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

آیا تھا الٹا منہ کے بل بھاگ گیا بس دنیا و آخرت دونوں کھو بیٹھا یہ کھلا ہوا

ف قیامت کی گھڑی حساب کا دن ہے عدالت، انصاف، سزا اور جزا کا دن ہے اس لیے تمام مرے ہوئے انسانوں کو زندہ کرنا ضروری ہے، تب حساب میزان عدل گواہی اور انصاف سامنے لائے جائیں گے۔ مرے ہوئے لوگ چاہے قبر میں دفن ہوں یا پانی میں بہائے گئے ہوں یا آگ میں جلا ڈالے گئے ہوں یا پرندوں درندوں نے ان کے جسم کھا ڈالے ہوں اللہ کے لیے سب کے سب کو ایک ہی حکم میں زندہ کر کے حشر میں کھڑا کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں آن کی آن میں یہ سب زندہ ہو کر دربارِ خداوندی میں قیام کی حالت میں لا کھڑے کیے جائیں گے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے (۳۱) لقمان آیت نمبر ۲۸

ع ۱ ۱۰ ۸

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الحج مدینہ طیبہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ۷۸ آیات اور دس رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے ابتدا کی جاتی ہے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

اے انسانو اپنے پالن ہار سے ڈرو ایک خاص وقت پر بڑا سخت بھونچال اور زلزلہ اب آنے ہی والا ہے جو بہت بڑی بھاری چیز ہوگی ۔ ①

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

اس دن جب تم اس زلزلے کو دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پیتے لاڈلے کو بھول جائے گی اور اپنے لال

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

کو چھوڑ کر بھاگنے لگے گی اور ہر حمل والی کا حمل گر جائے گا اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہو کر چکرا رہے ہوں گے ، جبکہ وہ

بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اس دن اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہوگا ۔ ف② انسانوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں کسی علم کے

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ

بغیر بحث و تکرار چھیڑتے ہیں اور شک شبہ میں مردود بنانے والے ہر شیطان کے پیچھے چل نکلتے ہیں ۔ ف③ شیطان کے متعلق یہ بات طے ہے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④

کہ جو کوئی بھی اس سے دوستی کرکے اس کا سنگی ساتھی بنا بس شیطان اُسے بہکا دیگا اور کھینچ کھانچ کر اسے بھڑکتی آگ کے راستے پر لے جائیگا ۔ ④

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے انسانو! مرنے کے بعد زندہ ہونے پر کبھی تم کو شک پڑے تو غور کر لینا کہ ہم نے تم کو پہلی بار مٹی سے پیدا کیا ہے پھر ٹپکتی بوند کی شکل

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

دی ، پھر خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر گوشت کی بوٹی بنا دی کبھی بوٹی پر صورت نقشہ بنا دیا کبھی بن بنائے ادھوری چھوڑ دی یہ صاف

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا

صاف بیان ہم تمہارے لیے جاری کر رہے ہیں اسے بھول مت پھر تم کو تمہاری ماں کے پیٹ میں ایک مدت جب تک ہم چاہیں ٹھیرائے رکھتے

نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ

ہیں اس کے بعد تم کو بچہ بنا کر باہر آنے کا موقع دیتے ہیں پھر تم اپنی بھری جوانی کو پہنچ پاتے ہو اور تم میں سے کوئی کوئی تو جوانی میں ہی موت

ف۲ اس آیت میں قیامت کے زلزلہ کا تذکرہ ہے جب بھونچال آئے گا تو افراتفری میں ماں اپنی گود میں دودھ پیتے بچے کو چھوڑ چھاڑ کر اٹھ کھڑی ہو گی اور مارے دہشت کے بھاگنے لگے گی اور نشہ میں چکرانے والے آدمی کی طرح مدہوشی لوگوں پر طاری ہو گی اور یہ سب اثر ہوگا اللہ کے سخت عذاب کا ۔

ف۳ اللہ سب کا خالق مالک ہے سب کو مر کر اسی کے حضور حاضر ہونا ہے لہٰذا بندگی اسی کی چاہیے ایسی سیدھی بات میں مین میخ بحث تکرار حیلہ حجت نکالنا شیطان مردود کے چیلے چانٹوں کا کام ہے عقلمند آدمی کو ایسی حرکت سے دور رہنا چاہیے ۔

ف۵ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ۴۰ المومن آیت ۶۷

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝١٠٣ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ

کرتے ہوں گے یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (۱۰۳) وہ دن ایسا ہوگا کہ ہم آسمان کو لپیٹ لیں گے جیسے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا

لکھی ہوئی دستاویز لپیٹی جاتی ہے اور جیسے ہم نے پہلی بار مخلوق کو پیدا کیا تھا بس دوسری بار پھر پیدا کر کے دکھا دیں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ

عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝١٠٤ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ

ہے اور ہم اس وعدہ کو پورا کر کے بتا دیں گے (۱۰۴) ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ جنت

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝١٠٥ إِنَّ فِي

کی زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ ف۱۰۵ (۱۰۵) بندگی کرنے والوں

هٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝١٠٦ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

کے لئے اس یقینی بشارت کو پہنچا دیا جائے (۱۰۶) اور اے نبیؐ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا

لِلْعَالَمِينَ ۝١٠٧ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

کر بھیجا ہے۔ (۱۰۷) آپ کہہ دو کہ میری طرف جو وحی بھیجی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تم سب کا معبود صرف

فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝١٠٨ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلَىٰ

ایک ہی معبود ہے تو کیا تم اس حکم کو مانو گے (۱۰۸) پھر بھی یہ لوگ ہمارے اس حکم سے کترا جائیں تو آپ کہہ دو میں نے تم کو

سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ ۝١٠٩ إِنَّهُ

اطلاع برابر ٹھیک کردی ہے اور میں نہیں جانتا کہ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا اس کے آنے میں ابھی اور کچھ دیر باقی ہے (۱۰۹) بیشک

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ۝١١٠ وَإِنْ

بات ہے کہ تم ظاہر کرو یا چھپالو ہر بات کو اللہ خوب جانتا ہے۔ (۱۱۰) اور میں نہیں

أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝١١١ قُلَ

بتا سکتا کہ اس وعدہ کے پورے ہونے کا وقت آنے میں جو کچھ دیر ہو اس میں تمہاری آزمائش ہے یا تم کو ڈھیل دینا مقصود ہے (۱۱۱) رسولؐ بار بار

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ

دعا کرتے ہیں کہ اے میرے رب سچا سچا فیصلہ فرما دے اور اے لوگو جو کچھ تم بکواس کرتے ہو اس کے مقابلہ میں ہمارے مہربان رب کی مدد ہی

مَا تَصِفُونَ ۝١١٢ ع

ہم کو بہت کافی ہے۔ (۱۱۲)

ف۱۰۴ قیمتی کاغذات تبالے شاہی فرمان سرکاری دستاویز اور آج کل کے جائداد رجسٹری کے کاغذات جس طرح لپیٹے جاتے ہیں۔

SCROLL OF WRITINGS

اسی کی طرح آسمان کو اللہ تعالےٰ لپیٹ لے گا۔

ف۱۰۵ جنت کی زمین یہاں مراد ہے کہ اس کے وارث اللہ کے بندے ہوں گے دنیا کی زمین میں تو نیک و بد ہر طرح کے لوگ قبضہ کئے ہوئے ہیں مگر جنت کی زمین کے وارث صرف صالح لوگ ہوں گے جنت کی زمین کا تذکرہ (۳۹) سورۃ زمر آیت نمبر ۷۴ میں آیا ہے۔

وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ

اور اللہ نے ہم کو جنت کی زمین کا وارث بنا دیا کہ جہاں ہمارا جی چاہے رہیں بسیں۔

النصف ع ۷ ۱۹۰

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾

میری ہی بندگی بجا لانا۔ (٩٢) اب لوگوں کا یہ حال ہے کہ ان کو جو حکم دیا گیا تھا اسے کاٹ کر آپس میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر آنا سب کو ہمارے پاس ہے (٩٣)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

بس جو کوئی بھی نیک عمل میں لگا رہے اور ہم پر ایمان رکھتا ہو ایسے کسی شخص کی محنت کی ہم ناقدری نہیں ہونے دیں گے اور برابر اس کی نیکی

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور ایمان کو ہم لکھتے جا رہے ہیں (٩٤) اور جس کسی بھی بستی کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے ان کو پھر یہاں واپس آنے پر ہم نے پابندی لگا دی ہے کہ وہ یہاں لوٹ کر نہ آسکیں گے (٩٥)

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھلے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ہر بلندی سے ابھر ابھر کر

يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ

سامنے آئیں گے (٩٦) اور پھر وعدہ حق کے پورے ہونے کا موقعہ قریب آجائے گا تب انکاری لوگوں کی آنکھیں مارے دہشت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

کے پھٹ کر الٹ پلٹ ہو جائیں گی اور چیخ پڑیں گے ہائے، ہماری بدبختی کہ ہم اس دن کے آنے سے غفلت میں رہے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ہم نے خود ہی

ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

اپنے آپ پر ظلم ڈھایا ہے (٩٧) آج کے دن تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کی اللہ کے سوا بندگی تم کرتے تھے سب کے سب جہنم کا ایندھن بنو گے

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ

اور تم سب کو جہنم کے سامنے لایا جائے گا (٩٨) اگر یہ لوگ تمہارے معبود ہوتے تو یہاں جہنم میں کیوں لائے جاتے تم اور تمہارے جھوٹے معبود سب کو یہاں

كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ہمیشہ عذاب بھگتے کو رہنا ہے۔ (٩٩) جہنم میں چیخ پکار اور دہاڑنے کا ایسا شور برپا ہو گا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیگی (١٠٠)

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾

جو لوگ نیکی میں آگے بڑھ گئے ہماری طرف سے ان کی محنت کو قبول فرما لیا گیا تو ایسے تمام لوگ جہنم سے دور رکھے جائیں گے (١٠١)

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ

نیک لوگوں کی قیام گاہ ایسی محفوظ ہو گی کہ جہنم سے کسی طرح کی بھنک کھٹکا یا آہٹ ان تک نہیں پہنچے گی اور ان کو ایسی جنت ملیگی جہاں وہ ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

کو من چاہے عیش میں ہوں گے (١٠٢) کوئی بڑے سے بڑے حادثہ کا اثر ان پر کبھی نہ ہو گا کہ غمگین ہو جائیں فرشتے ان کا استقبال

ع ٦ ١٨ ٦

ف ٩٥ معلوم ہوا کہ یہاں ایک بار موت کا شکار ہونے کے بعد آدمی عالم برزخ میں پہنچ جاتا ہے یوم الحساب تک اسے وہیں حوالات CUSTODY میں رہنا ہے پھر قیامت کے دن مردے زندہ ہوں تو ان روحوں کو جسم میں داخل ہو کر حساب دینے کو اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اس کے پہلے یہاں پر کسی نے پھر دوبارہ پیدا نہیں ہونا ہے۔ جو لوگ نیکی اور بدی کا بدلہ چاہنے کے لئے ہر انسان کو دوسری تیسری بار یہاں پھر جنم لینے کی بات کہتے ہیں وہ بے دلیل اور غیر معقول ہے ساتھ ہی ساتھ ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو جاننا چاہیئے کہ آدمی کا عمل بہت دیر تک نتائج کا سبب بنا رہتا ہے آدمی کے مرنے سے اس کے بہت سے کاموں کے نتائج سامنے آتے ہیں اور ان کا سلسلہ مدتوں جاری رہتا ہے پھر وہی آدمی دوسری بار جنم لے کر اسی دنیا میں آجائے جہاں اس کے پہلے جنم کے اعمال کا نتیجہ سلسلہ وار جاری ہے تو ایسی واپسی بے معنی ہی نہیں بلکہ الجھن پیدا کرے گی کہ ابھی پہلی بار کی پیدائش کے کاموں کا نپٹارا ہوا نہیں اور یہی آدمی پھر اس دنیا میں آگیا اور اس کا نامہ عمل شروع ہوا اور عقیدہ عمل سے پھر دوسری فہرست بننی شروع ہو گی جاننا چاہیئے کہ کسی آدمی نے سرائے، مسجد، کنواں، مدرسہ بنا دیا اولاد نیک چھوڑی کسی بیوہ یتیم کی مسلسل روزی کا انتظام کر دیا اچھی کتابیں لکھیں عوام کی خدمت اللہ کے نام پر کی اس کے مرنے کے بعد ان کاموں کا اور بھی ثواب اس کے لئے جاری ہے اسی طرح کسی بدکار آدمی کے زنا، چوری، ظلم اور قتل ناحق کے کاموں کے ساتھ اس کی فحاشی اور بدی سے لوگوں کو اس کے مرنے کے بعد بھی دنیا آخرت کا

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً

سارے دکھ درد کو دور کر دیا اور اس کے گھر بار ہم نے اس کو واپس کر دیئے اور اس کے برابر اور بھی عطا فرمایا یہ سب ہماری خاص رحمت اور عنایت ہوئی

مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ

اور بندگی کرنے والوں کے لئے اس واقعہ میں بڑی نصیحت ہے ﴿٨٤﴾ اور اسمٰعیلؑ ادریسؑ اور ذوالکفل کا تذکرہ بھی فرما دو ان میں

وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ

ہر ایک بہت ہی جی کو تھامنے والے اور خوب صبر کرنے والے تھے ﴿٨٥﴾ ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل عطا فرمایا یقیناً

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

یہ سب بڑے اصلاح کرنے والے اور نیک لوگ تھے ﴿٨٦﴾ اور مچھلی والے کا بھی ذکر خیر کر دو جب خفا ہو کر چل دیئے اور خیال کیا کہ

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

ہم ان کے جھنجھلا جانے پر اب آگے انہیں کسی اور آزمائش میں نہ ڈالیں گے بس اندھیاریوں میں ہم کو آواز دی کہ اے اللہ

سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں قصوروار رہوں ﴿٨٧﴾ بس ہم نے اس کی پکار کو قبول فرمایا اور غم سے نجات

مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـــْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

عطا فرما دی اور اہل ایمان کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔ ﴿٨٨﴾ اور ذکریاؑ کا واقعہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ

جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ رکھ اور سب وارثوں سے آپ ہی بہتر ہیں ﴿٨٩﴾ بس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

اور یحییٰؑ نامی بیٹا عطا فرمایا اور بڑھاپے میں ان کی بیوی کو اولاد کے قابل بنا دیا یقیناً یہ سب لوگ بھلے کاموں میں دوڑ کر چلتے تھے

فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

اور ہم کو امید اور خوف میں بڑے شوق سے دعائیں پکارتے رہتے تھے اور ہماری محبت اور خوف میں ان کے دل پگھل جاتے تھے ﴿٩٠﴾

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اور اس خاتون کا تذکرہ بھی کر دو جس نے اپنے ناموس کی پوری پوری حفاظت کر کے ہمیشہ پاک صاف رہی ہم نے اس میں اپنی روح میں سے ایک نورانی کرن پھونک دی

وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا

اور ہم نے اس خاتون کو اور اسکے بیٹے کو تمام جہانوں کیلئے ایک نشان بنایا ﴿٩١﴾ لوگو بے شک تم سب کی امت صرف ایک امت ہے اور میں تم سب کا اکیلا واحد پروردگار ہوں بس اب تم صرف

وف٨٤ اللہ نے حضرت ایوبؑ کو بیماری سے آزمایا دوا علاج میں گھر مکان کھیت قرض میں چلے گئے اور ہر طرح کی تکلیف نے گھیر لیا امتحان جب پورا ہوا دعا قبول ہوئی مال و دولت پھر واپس آیا گھر مکان کھیت بھی قرض داروں سے چھوٹے اور اتنا ہی کچھ اور بھی عطا ہوا کہ مالا مال ہو گئے۔ مزید تفصیل (٣٨) سورۃ ص ٤١، ٤٢، ٤٣ میں دیکھ لیں۔

وف٨٥ حضرت ادریس علیہ السلام کتاب اللہ کا خوب درس فرماتے تھے کثرت درس کے سبب ان کا نام ادریسؑ مشہور ہوا اور ذوالکفل کے معنی ہیں بڑا صاحب نصیب، قسمت والا، فضیلت والا ان کا نام (٣٨) ص آیت ٤٨ میں بھی آیا ہے۔

وف٨٧ اس قصہ کی مزید تفصیلات ہم نے (١٠) سورہ یونس آیت نمبر ٩٨ میں دی ہیں وہاں دیکھ لیا جائے نینوا کے لوگوں پر عذاب کے وقت سے کچھ دیر پہلے وہاں سے بڑی جھنجھلاہٹ سے نکل گئے، کہ چلو چھٹی ہوئی اب کسی آزمائش کا موقع نہ آئے گا کہ نافرمان شہر کے باشندوں کو عذاب میں دھر لیا گیا اور قصہ ختم ہوا لیکن تقدیر الٰہی میں اور کچھ منظور تھا کہ دریا کنارے کشتی میں سوار ہوئے وہاں سے دریا میں گرا لیے گئے اور مچھلی کے پیٹ کی اندھیاری میں رہنا پڑا اب وہاں جو دعا کی ہے اس کے الفاظ اس آیت میں موجود ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

یہ دعا بڑی پر اثر اور مقبول ہے آج بھی کوئی شخص مصیبت میں پھنسا ہو تو اسے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیے۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ
قبول فرمایا بڑے بھیانک اور دردناک حالات سے ہم نے انھیں اور ان کے ساتھ والوں کو نجات عطا فرمائی ﴿٧٦﴾ اور ہم نے نوح ؑ کی مدد فرمائی اُس
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
قوم کے مقابلہ میں جو ہماری آیات کو جھوٹ بتاتی رہی ایسی بری قوم کو ہم نے ڈبا ڈبا کر
اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ
اکٹھا مار ڈالا۔ ﴿٧٧﴾ اور داؤد ؑ و سلیمان ؑ کا واقعہ بھی خوب ہے جب وہ دونوں ایک کھیتی کا فیصلہ دے رہے تھے جبکہ اس کھیتی میں ایک
نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ ۙ
برادری کی بھیڑ بکریوں کا ریوڑ گھس پڑا تھا اور کھیتی کی فصل کو جگہ جگہ خراب کر کے روند ڈالا تھا اور ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ فرما رہے تھے۔ ﴿٧٨﴾
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
اس فیصلہ میں زیادہ بہتری کا پہلو ہم نے سلیمان ؑ کے ذہن میں ڈال دیا اور ہر ایک کو قوت فیصلہ اور علم عطا فرمانے والے ہم ہی ہیں اور ہم نے
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ
داؤد ؑ کے ساتھ پہاڑوں کو اور پرندوں کو تسبیح کرنے میں تابع کر دیا تھا اور اتنا بڑا کام صرف ہم ہی کر سکتے ہیں ﴿٧٩﴾ اور ہم
صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
نے داؤد ؑ کو جنگی لباس بنانے کا علم و ہنر سکھایا تھا تاکہ تم کو لڑائی میں جسم کے بچاؤ کا سبب ہاتھ آوے تو کیا اس نعمت کا شکر بھی کرو گے
شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
یا نہیں۔ ﴿٨٠﴾ ہم نے طوفانی ہواؤں اور تیز آندھی کو سلیمان ؑ کے حکم کا تابع بنا دیا تھا کہ سلیمان ؑ کے فرمان کے ماتحت وہ چلتی تھیں
الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ
اس زمین کی طرف جس کے اندر ہم نے برکتوں کے خزانے رکھ دیے تھے اور ہر ہر چیز کے جاننے والے تو ہم ہی ہیں۔ ﴿٨١﴾ اور
مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
سلیمان ؑ نے شیطانوں کو بھی قابو میں کر لیا تھا انھیں مار مار کر دریا سے خزانہ نکالنے کیلئے غوطہ لگواتے اور اس سے بھی بہت زیادہ بھاری بھاری اور
ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ
مشکل کام ان سے لیتے یہ سب کام اس لئے ہو پاتا کہ حفاظت کرنیوالے اور سنبھالنے والے ہم تھے ﴿٨٢﴾ اور ایوب کا تذکرہ بھی کرو جب انھوں نے دعا میں اپنے رب سے عرض کیا کہ مجھے
مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا
بیماریوں نے گھیر لیا ہے اور اب صرف تو ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ ﴿٨٣﴾ اس کی دعا فریاد کو ہم نے قبول کر لیا اور اس کے روگ چنگے کر دیے اور

ف ٧٩ ایک برادری کے بھیڑ بکریوں کا ہجوم کسی فصل بہار کھیت پر جا پڑا تمام فصل ادھ مری ہوئی اور کھیت ویران ہوا یہ مقدمہ جب حضرت داؤد ؑ کی عدالت میں آیا تو آپ نے حکم جاری فرمایا کہ کھیت والوں کے نقصان کی بھرپائی میں بکریاں انھیں دے دی جائیں کہ کھیتی کی کل پیداوار کا نقصان اور بھیڑ بکریوں کی قیمت برابر کے لگ بھگ تھی اور فیصلہ درست تھا مگر جب حضرت سلیمان ؑ نے اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اس میں ایک فریق کو قطعی طور پر مفلوج ہونے سے بچایا جا سکتا ہے اگر یوں کیا جائے کہ بکریاں اور ان کا دودھ اور بھیڑوں کی اون بیریاں، بال وغیرہ اور نسل کی پیدائش بھی کھیتی والے اپنے استعمال میں رکھیں اور جب تک بکریوں والے کھیت کو پانی کی سینچائی اور آب پاشی اور محنت کر کے کھیتی جیسی تھی ویسی حالت میں لے آویں تب کھیتی والوں کو کھیت سپرد کر دیں اور اپنی اصل بھیڑ بکریاں واپس لے جاویں اس سمجھوتہ والے فیصلہ میں دونوں فریق کی آپس میں رضامندی بھی ضروری تھی کہ یہ فیصلہ سمجھوتہ یا قرارنامہ کے تحت آتا تھا اس میں دونوں کی معاشی حالت بگڑنے سے بچ گئی اور فیصلہ بھی ہو گیا اب کسی کو شبہ ہو کہ کھیت والے کی ایک فصل تو ہاتھ سے گئی اس کا جواب یہ ہے کہ دودھ، اون، بیریاں بال کے علاوہ جانوروں میں نسل کی پیدائش سے اتنا کچھ ہو جاتا ہوگا کہ ایک کھیتی کے نقصان کی بھرپائی کے برابر ہو جاوے ادھر بکری والوں کی پوری محنت مشقت سے ان کی لاپرواہی کی سزا تو انھیں مل گئی کہ ایک وقت تک انھیں کھیتی کے سنوارنے، بنانے میں کڑی محنت کرنی پڑی لیکن اصل لاگت ان کی بھیڑ بکریاں جتنی تھیں انھیں مل گئیں۔ اس میں دونوں کا کام ہو گیا۔

يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

ہے یہ بولا نہیں کرتے ﴿٦٥﴾ تب ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا پھر بھی ان کو پوجتے ہو جو تم کو نفع بھی نہیں دے سکتے اور تمہارا

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتے۔ ﴿٦٦﴾ پھٹکار ہے تم پر اور ان پر جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو (ان دوسروں) کو کیا تمہاری

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عقل ماری گئی ہے۔ ﴿٦٧﴾ ف لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیمؑ دلیل سے غالب آگیا تو چلا کر بولے کہ اگر تم کو اپنے معبودوں کی توہین کا بدلہ لینا ہے تو ابراہیمؑ کو

فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَ

آگ میں زندہ جلا ڈالو ﴿٦٨﴾ ہم نے اپنا حکم جاری فرمایا کہ اے آگ تو ابراہیمؑ پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ ﴿٦٩﴾ ف ابراہیمؑ

اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

کو اپنے داؤ گھات میں ہلاک کرنے کا انکا ارادہ ہم نے خاک میں ملا کر ناکام کر دیا۔ ﴿٧٠﴾ ہم نے ابراہیمؑ کو اور لوطؑ کو بھی سلامتی کے ساتھ

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ

وہاں سے نکال لیا اور اس زمین کی طرف انہیں بھیجا جس کے علاقہ میں ہم نے تمام جہاں والوں کے لئے برکت رکھ دی ہے ﴿٧١﴾ ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ عطا فرمایا اور یعقوبؑ

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

جیسا پوتا بھی انعام میں دیا اور ہر ایک کو ہم نے نیک صالح بنا دیا۔ ﴿٧٢﴾ اور ہم نے ان سب کو اس شان کے پیشوا اور

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

رہنما بنائے کہ ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت کی راہ پر چلاتے تھے اور ہم نے ان کو خیر اور بہتر اچھے اچھے کاموں کے انجام دینے کی وحی بھیجی تھی

وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

کہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ کا حکم جاری کریں اور یہ لوگ صرف ہماری ہی بندگی کرنے والے تھے ﴿٧٣﴾ اور لوطؑ کو ہم نے دانشمندی اور

وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ

علم عطا فرمایا تھا اور اس بستی سے ہم نے ان کو نجات دے دی جو برے کاموں سے گندی ہو چکی تھی یقیناً اس بستی کے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

لوگ بہت ہی برے اور نافرمان لوگ تھے۔ ﴿٧٤﴾ اور لوطؑ کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل عطا فرمایا یقیناً وہ بہت ہی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

صالح اور نیک آدمی تھے۔ ﴿٧٥﴾ اور ان کے پہلے کا نوحؑ کا واقعہ بھی یاد کرنے کے قابل ہے جبکہ انھوں نے ہم سے دعا کی ہم نے ان کی درد بھری پکار کو

منزل ۴

ف ٦٧ حضرت ابراہیمؑ کی دلیل ایک کے بعد ایک تھی اور ایسی پر اثر کہ لوگوں کے دلوں میں سمانے لگی مگر مشرک سوسائٹی دلیل کے بجائے ہنگامہ آرائی میں یقین رکھتی ہے اس لئے انھوں نے چیخ پکار کی کہ ہمارے معبودوں کی توہین کرنے کا اسے کیا حق تھا ہمیں چاہیے کہ ہم بدلہ لیں اور ابراہیمؑ کو جیتے جی آگ میں ڈال کر ہمارے بتوں کی توہین کا اسے مزہ چکھائیں۔

ف ٦٩ آگ کا الاؤ دہکایا گیا لاکھوں لاکھ من لکڑیاں لوگ ثواب سمجھ کر لائے پوری تیاری کے ساتھ عوام کی بھیڑ بھی خوب جمع ہوئی شور، ہنگامہ، چیخ، پکار ڈھول، باجے کی گھن گرج پر خوب ناچ کود کر اپنے ذلیل معبودوں کا بدلہ لینے کو غم و غصہ میں بپھرے ہوئے مجمع کا آگ کے الاؤ کے آس پاس جمگھٹ لگا ادھر آگ میں حضرت ابراہیمؑ کو جھونکنے کی تدبیر یہ کی گئی کہ ایک بڑا ستون TOWER کھڑا کیا گیا اور ابراہیمؑ کو زنجیر میں باندھ کر آگ میں دھیرے دھیرے اتارنے کی تدبیر کی گئی اور آگ کے قریب جیسے ہی حضرت ابراہیمؑ کا جسم آیا تو تمام آگ حکم الٰہی کے تحت گلشن بن گئی اور بھڑکتی آگ کو اللہ کے حکم سے ابراہیمؑ کے حق میں ایسی راحت والی ٹھنڈک میں تبدیل ہو جانا پڑا کہ حضرت کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی اب اس کے بعد بت پرستوں کے چہرے ذلت سے جیسے کچھ بنے ہوں گے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں بتوں کی بے عزتی تو بہت پہلے ہو چکی تھی اب بت پرستوں کی تذلیل بھی بہت خوب ہوئی۔

ع ٥ ٢٥ ٥

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ

کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو انکی عبادت کرتے پایا ہے اسی لئے ہم بھی ایسا کرتے ہیں ف (٥٣) ابراہیمؑ نے انھیں للکار کر کہا کہ تم اور تمہارے باپ

وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

دادے کھلی گمراہی میں رہے ہو۔ (٥٤) ابراہیمؑ کی اس جرأت اور بے باکی پر وہ لوگ شرمندہ ہو کر بولے کہ کیا واقعی تم

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سچ کہتے ہو یا ہم سے دل لگی کرتے ہو۔ (٥٥) ابراہیمؑ نے گرج کر فرمایا کہ نادانو دل لگی کیسی؟ بلکہ تم سب کا پروردگار وہی ہوسکتا ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ

رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور اس دلیل کو قبول کرنے کی تم میں سے جو بھی گواہی دے گا اس کے ساتھ میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ ف (٥٦) اور اللہ کی قسم

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ

جب تم یہاں سے پیٹھ پھیر کر میلے میں شریک ہونے جاؤ گے تب تمہارے معبودوں کی بری طرح درگت بنا کر بتاؤں گا (٥٧) بس پھر کیا تھا ابراہیمؑ نے تمام بتوں

جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ

کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر بتوں میں جو ایک بڑا بت تھا اسے چھوڑ دیا تاکہ بڑے بت کے سلامت رہنے پر ابراہیمؑ ان لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرسکیں (٥٨) میلے سے واپسی پر لوگوں نے

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

اپنے بے جان معبودوں کا یہ حال دیکھا تو چیخ اٹھے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی واقعی وہ کوئی ظالم آدمی ہے۔ (٥٩) بعض لوگ بولنے لگے کہ ہم نے ایک جوان کو

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى

سنا ہے جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں وہ ان کی توہین کا چرچا اکثر کیا کرتا ہے (٦٠) شہر کے ذمہ داروں نے حکم جاری کیا کہ عام لوگوں کے سامنے

اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

اسے پکڑ کر لایا جائے تاکہ جو کچھ بات ہوئی ہو اس کی سب کے سامنے جانچ پڑتال ہو جائے (٦١) جب ابراہیمؑ مجمع عام کے سامنے لائے گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ اے ابراہیمؑ

بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ

کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ (٦٢) ابراہیمؑ نے پوری دلیری اور حکمت کے ساتھ فرمایا کہ بلکہ ان کے بڑے نے شاید یہ حرکت کی ہو اگر یہ بولتے ہوں تو تم لوگوں نے

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

میرے بجائے ان سے پوچھنا چاہیئے تھا (٦٣) تو سب نے اپنے جی میں ابراہیمؑ کی دلیل کا احساس پایا اور دل ہی دل میں بولنے لگے کہ واقعی تم ہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ

ناحق پر ہو (٦٤) ابراہیمؑ کے اس بیان کے بعد تمام لوگوں کی گردنیں ڈھیلی پڑ گئیں اور سب کے چہرے اتر گئے اور بڑی شرمندگی سے بولے کہ یہ بات تو لے ابراہیمؑ تم کو بھی معلوم

منزل ۴

اور جانچ پڑتال ناپ تول لئے میزان خفیہ اور چھپی ہوئی نہیں بلکہ سب کے سامنے حشر کے کھلے میدان میں ہوگی جو چاہے گا آنکھوں سے اپنا بھی اور دوسروں کا بھی وزن دیکھ لے۔

ف ٥٣ دعوت حق کے مقابلہ میں جاہلوں کا طریقہ ہر زمانہ میں جواب دینے کا یہی رہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو جس طریقہ پر پایا ہے بس اسی پر ہم بھی چلتے ہیں قرآن نے بہت جگہ اس پر گمراہ لوگوں کو الزام دیا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ باپ دادے صحیح راہ پر نہ ہوں تب بھی ان کے نقش قدم پر بعد والے چلیں بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ آدمی ہدایت اور حق کی تلاش میں رہے باپ دادے راہ حق پر ہوں سبحان اللہ ورنہ اگر باپ دادے گمراہ ہوں تو پھر ان کی راہ ترک کرنا ہی عقلمندی ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(۲) البقر آیت نمبر ١٧٠

(۵) المائدہ آیت نمبر ١٠٤

ف ٥٦ آگے کی آیت میں حضرت ابراہیمؑ کا ارادہ معلوم ہوگا کہ بتوں کو توڑ پھوڑ کر ان کی کمزوری اور بے بسی کو قوم پر ثابت کرنا چاہتے تھے اسی لیے یہاں فرمایا کہ رب تو وہی ہوسکتا ہے جو زمین آسمان کا رب ہو اور خالق بھی ہو جو مخلوق ہو وہ رب کیسے ہوسکتا ہے اور مخلوق بھی کیسی نکمی کہ تمہارے ہاتھوں چھینی ہتھوڑی سے تراشی ہوئی اب اگر میری دلیل آج قبول نہ رکھو تو کل بتوں کے چور چور ہونے پر ان کے بے بس ہونے کی شہادت تم میں سے ہر ایک کو دیتی ہے لیکن میں آج شہادت دیتا ہوں کہ میری بات ہی سچی بات ہے اسے قبول کرلو اسی میں بھلائی ہے۔

الْعُمُرُ ۗ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ

حق بات ان کے سمجھ میں نہ آسکی کیا انہیں نہیں دکھائی دیتا کہ زمین کو ہم چاروں طرف سے ان پر گھٹاتے آرہے ہیں اور ان پر زمین تنگ ہو رہی ہے تو کیا اب بھی کچھ امکان

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ

رہ گیا ہے کہ یہ غالب آجائیں گے۔ (۴۴) آپ کہہ دو کہ میں نے وحی کے احکامات سے تم کو خبردار کردیا اب جو نپٹ بہرے ہیں انھیں جب ان

الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

احکامات سے چوکنا کیا جائے تو وہ کب سننے والے ہیں (۴۵) اگر آپ کے رب کے عذاب کا ہلکا سا جھونکا بھی انھیں چھو جائے تو

عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ

چیخ پڑیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی ہم ہی ظالم تھے۔ (۴۶) قیامت کے دن

الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا ۗ وَ

ہم عدل و انصاف کی میزان کو سب کے سامنے رکھیں گے کہ کسی نفس پر کسی ایک چیز کے متعلق بھی ناانصافی نہ ہوگی

اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰی بِنَا

اور کوئی چیز رائی کے ایک دانہ کے وزن کی ہوگی تب بھی ہم اسے سامنے لے آئیں گے اور حساب کرنے کے لیے ہم

حٰسِبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً

صرف اکیلے کافی ہیں (۴۷) اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب عطا کی تھی جس میں بڑی نورانی روشنی اور نصیحت تھی ان سب لوگوں کے لیے، جو

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَهُمْ

اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا خوف رکھتے ہوں۔ (۴۸) جو اپنے رب سے بن دیکھے ایسے ڈرتے ہیں کہ ان کا دل پگھل جاتا ہے اور قیامت کی

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۗ

گھڑی کے آنے سے تھرتھر کانپتے ہیں۔ (۴۹) اور یہ نصیحت نامہ بہت ہی برکت والا ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ

تو کیا تم اس سے بھی انجان بنے پھرتے ہو؟ (۵۰) اور اس کے پہلے ابراہیمؑ کو ہم نے اس کے ہر کام میں صحیح راہ کی رہنمائی عطا

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ ج اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

فرمادی اور خوب پہچاننے والے تو ہم ہی ہیں۔ (۵۱) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ یہ کیا

هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا

خیالی صورت کی اپنے ہاتھوں سے مورتیاں بنا کر ان کے دھیان میں لگ کر جم بیٹھے ہو (۵۲) جواب میں وہ لوگ کہنے لگے

ف ۴۴ زمین پر جیسے جیسے انسانی آبادی بڑھتی ہے زمین تنگ ہوتی جارہی ہے دھرتی کا گھیرا چاروں طرف سے اوپر کسا جاتا ہے اور گھیرا تنگ ہونے پر ایک دوسرے میں موج ماریں گے جیسا کہ سورۃ کہف آیت نمبر ۹۹ میں آیا ہے ایک مفہوم اس آیت کا یہ بھی ہے کہ کفر کا گھیرا ٹوٹتا جا رہا ہے اور دین حق کے ماننے والے بڑھتے جا رہے ہیں یا پھر یہ بھی مفہوم ہو کہ دعوتِ قرآنی کے اصولوں نے عالم انسانیت پر ایسا زبردست اثر ڈالا کہ دل و دماغ کے لحاظ سے عقل اور استدلال کے طریقہ سے اسلام نے کفر کو گھیر گھار کر ایسا تنگ پکڑا کہ کافر مشرک اب اپنے پھیلاؤ اور غلبہ کے امکان سے مایوس ہیں۔

ف ۴۷ میزان جمع ہے وزن کی معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کے نامۂ اعمال کو تولنے کا کانٹا الگ الگ ہوگا اور وزن کے وقت ہر مجرم، ملزم اچھا، برا سبھی حاضر کیا جائے گا کو اپنے نیک بد کاموں کے وزن کو خود ہی دیکھ لے یہ کانٹا، وزن یا میزان ترازو بھی ہماری دنیا کی ترازو کی طرح ہو سکتی ہے اور آخرت کے لحاظ سے اعلیٰ سطح کی بھی واللہ اعلم باقی رہا اعمال کا وزن تو اس میں کسی کو شبہ ہو کہ افعال اعمال کا وزن کس طرح ہوگا تو جواب یہ ہے جس طرح بخار گرمی سردی کے ناپ تول کے آلے خود انسان نے ایجاد کر لیے، تو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا مشکل ہے کہ اعمال کا وزن کرنے کے میزان ہر ایک کے سامنے رکھ دے باقی ایک لحاظ سے تو اللہ کو ہر ایک کا عمل معلوم ہے کہ کس نے کب کیا کچھ کیا اس لیے فرمایا کہ حساب کے لیے ہم اکیلے کافی ہیں لیکن ملزم یا مجرم کو ثابت کرنا ضروری ہے ورنہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے اس لیے ہر اچھے برے کام حتیٰ کہ نفس کے اندر کے خیالات بھی ناپ تول میں لائے جائیں گے

ع ۴ — ۹ — ۴

هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

بات کو مذاق میں اڑا کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ کیا یہی صاحب ہیں جو تمہارے معبودوں کے "نکمے" ہونے کا چرچا کرتے رہتے ہیں جبکہ خود ان بدتمیزوں کا یہ حال ہے کہ رحمٰن کے ذکر سے

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۳۶ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ

انکاری بنے ہوئے رہیں ۔ (۳۶) انسان ایک جلد باز مخلوق ہے لوگو ہم ابھی ابھی تھوڑی دیر میں تم کو اپنی نشانیاں دکھا دیں گے تم کو اپنی زندگی کا نتیجہ دیکھنے کیلئے

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۳۷ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

عجلت کی ضرورت نہیں ۔ (۳۷) تو جواب میں پھر بھی یہ لوگ کہے جا رہے ہیں کہ عذاب کی یہ دھمکی کب پوری ہوگی اگر

صٰدِقِيْنَ ۝۳۸ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ

تم سچے ہو ۔ (۳۸) معلوم ہو جائے گا ان منکروں کو جب عذاب کا وقت ان کے سر پر آ پڑے گا اور ان کے منہ پر

وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۳۹

اور پیٹھوں پر آگ برسائی جائے گی تب روک نہ سکیں گے اور کہیں سے بھی ان کو مدد نہ پہنچ سکے گی ۔ (۳۹)

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ

بلکہ اس حالت کا یکدم اچانک ان پر آ پڑنا یقینی ہے کہ یہ لوگ ہکا بکا رہ جائیں گے عذاب کو ٹالنے کی طاقت تو ان میں ہرگز نہیں ہوگی لیکن کچھ مدت کے لیے اس عذا

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۴۰ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

سے ڈھیل یا مہلت حاصل کرنا بھی ان کیلئے ناممکن ہوگا (۴۰) آپ سے پہلے بھی ہم نے جتنے رسول بھیجے ان کے مخالفین نے پہلے تو ان کی بات مسخری میں اڑا دی

ع

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۱

لیکن آخر ایک وقت آ ہی گیا کہ جس پیغام کو انھوں نے ہنسی میں اڑا دیا تھا اسی نے انھیں عذاب میں گھیر گھار کر فنا کے گھاٹ اتار دیا (۴۱)

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ

آپ ان سے پوچھو کہ رات میں یا دن میں کبھی کوئی مصیبت تم پر اچانک لوٹ پڑے تو رحمٰن کے سوا تمہاری حفاظت کوئی اور بھی کر سکتا ہے؟ بلکہ سچی بات یہ ہے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۲ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ

کہ یہ لوگ اپنے رب کے نصیحت نامے کو دھیان میں لانا نہیں چاہتے (۴۲) کیا ہمارے سوا بھی ان کے اور معبود ہیں جو ان کی حفاظت

دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا

کر سکتے ہیں نہیں نہیں بلکہ وہ خود بھی اپنی مدد آپ نہیں کر سکتے ۔ اور ایسے لوگوں کی ہماری بارگاہ میں

يُصْحَبُوْنَ ۝۴۳ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

کوئی حیثیت نہیں (۴۳) بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو ایک مدت تک برتنے کو سامانِ زندگی دیا اور طویل عمر گذرنے پر بھی

منزل ۴

ف ۳۷ مشرکین اور ملحد کافر اور ضد قسم کے لوگ قرآن مجید میں عذاب کے وعدے پر یہ مطالبہ کرتے کہ جلدی سے یہ وعدہ پورا کر ڈالو تو ہمیں معلوم پڑے کہ تم سچے ہو اللہ نے یہاں فرمایا کہ تمام مخلوقات سے جلد بازی انسان میں کچھ زیادہ ہے لیکن ٹھہرو موت میں دیر کتنی ہے ابھی ابھی آیا ہی چاہتی ہے جیسے ہی موت کا پہلا جھٹکا تم پر پڑا اور سب کچھ دکھنے لگے گا زندگی کی سانس ٹوٹنے کی دیر ہے ۔

ف ۳۸ مخالفین کی یہ کم عقلی بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ سوال کا صحیح جواب آنے پر پھر سوال کر دیا کہ اگر سچے ہو تو یہ عذاب کا وعدہ پورا کب ہوگا یہ تو ایسی بات ہوئی کہ کسی آدمی کو کہا جائے کہ تم کو ایک دن موت آنی ہے تو جواب میں وہ کہے کہ ابھی لے آؤ موت کو تو سچا جانیں ۔

ف ۳۹ ہاتھ پیر تو زنجیروں میں بندھے ہوں گے اور آگے پیچھے انگاروں کی مار مسلسل پڑتے ہی رہے گی اور منھ پیٹھ سے روکنے کے سوا بچاؤ کی اور کوئی صورت نہ ہوگی اور ظاہر ہے کہ منھ کے بل آگ کے ریلے کو روکنے کے بڑے بھیانک معنی یہ ہیں کہ منھ سے آگ کا مقابلہ کرنا پڑیگا چہرہ اور پیٹھ کی جو حالت اس وقت بنے گی اسے بیان کر دینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ۔

۳ ع ۱۲ ۳

دیکھیے سورۃ (۱۴) ابراھیم آیت نمبر ۴۹ ۔

سورۃ (۲۵) الفرقان آیت نمبر ۱۳

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ

ڈرتے کانپتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ بڑے سے بڑے بندے بھلے کتنے ہی مقرب ہوں اور کتنے ہی عزت والے ہوں مگر ان میں سے

دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

کوئی ایک بھی یہ کہے کہ اللہ کے سوا میں بھی معبود بن گیا ہوں تو ہم ایسے کو جہنم میں جھونک دیں گے اور ظالموں کے لئے ہم نے ایسی ہی سزا تجویز کر رکھی ہے ﴿۲۹﴾

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

کیا انکاریوں کو اتنا بھی نہیں سوجھا کہ زمین اور آسمان کے منہ بند تھے اور ہم نے ان کو کھول

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ؕ

دیا اور پانی سے ہم نے ہر چیز کو زندگی عطا فرمائی کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان کو قبول

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ

نہیں کریں گے۔ ﴿۳۰﴾ اور زمین میں ہم نے بوجھل اور بھاری بھاری پہاڑوں کو کھونٹے کی طرح گاڑ دیا کہ زمین

بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

انسانوں کو لے کر ڈھلک نہ جائے اور دھرتی پر ہم نے کشادہ راستے بھی ڈال دئے تاکہ لوگ اپنی منزل تک راہ پا سکیں ف ﴿۳۱﴾

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنا دیا پھر بھی اتنی بڑی نشانی کو یہ لوگ بے دھیان ہو کر

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

ٹال جاتے ہیں۔ ﴿۳۲﴾ اور وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن کا سلسلہ جاری فرمایا اور سورج اور چاند کو بھی اسی

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

نے بنایا ہر ایک کا اپنے گھیرے اور مدار میں تیرنا جاری ہے۔ ﴿۳۳﴾ آپ کے پہلے بھی کسی انسان کے لئے ہم نے ہمیشہ زندہ رہنا

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ

تجویز نہیں فرمایا تو کیا تم مر جاؤ گے تو یہ ہمیشہ رہ جائیں گے۔ ف ﴿۳۴﴾ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھے

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا

بغیر چارہ نہیں اور ہم تمہیں ہر طرح بری بھلی حالت میں ڈال کر تمہارا امتحان لیں گے اور ہماری طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا

تم سب کو لوٹ کر آنا ہے ﴿۳۵﴾ ان منکروں کی نگاہ جب بھی آپ پر پڑتی ہے تو اپنے مسخرہ پن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آپ کی

منزل ۴

ف ۲۹ قرآن مجید کی اس آیت سے ہر مومن تھر تھر کانپ جائے گا کہ کہیں کوئی بڑے سے بڑا مقرب اور مرتبے والا آدمی ہو یا فرشتہ یا جن یا کوئی اور اگر فقط زبانی بھی یہ دعویٰ کرے کہ میں بھی اللہ کی الوہیت میں ساجھی دار ہوں تو ایسے ہر کسی کے لئے فرمایا کہ ہم انھیں جہنم میں جھونک دیں گے آیت کا لب و لہجہ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسوں کو ٹانگ پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔

ع ۲ ۱۹ ۲

ف ۳۱ پہاڑوں کو اس ڈھب پر زمین میں گاڑ دیا کہ قدرتی راستے پگڈنڈیاں اور درے بن گئے اور جہاں ضرورت پڑی آدمی نے جھیل تالاب اور پانی کو جمع کرنے کے لئے باندھ (DAM) بنانے میں سہولت پائی اگر پہاڑوں کا ایسا قدرتی نظام نہ ہوتا تو انسان زراعت آبپاشی میں لاکھوں لاکھ دقتوں میں پڑ جاتا۔

ف ۳۴ مخالف کو جواب دینے کا قرآنی اسلوب یہاں جھلک کر سامنے آیا مخالف کہتے تھے کہ اجی یہ مر گئے تو بات ختم ہو جائے گی قرآن نے کہا کہ مرنا تو سب انسانوں کو ہے اور تم بھی وفات پا جاؤ گے مگر کیا تمہارے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس دھرتی پر سدا زندہ رہیں گے؟

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

کے دربار میں جس کو نزدیکی حاصل ہے وہ اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور یہ مرتبہ ملنے پر اللہ کی عبادت میں کسی طرح کی کاہلی بھی نہیں کرتے۔ ف ۱۹

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

بلکہ رات دن اللہ کی خوبیاں بیان کرنے میں ایسے مشغول رہتے ہیں کہ انھیں بندگی میں کبھی تھکاوٹ نہیں پڑتی۔ ف ۲۰ کیا پھر بھی ان کو ضرورت پیش آئی کہ زمین میں سے معبود

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ

گھڑ کر لئے کیا دھرتی کے پیٹ سے نکلنے والے یہ معبود ان کو زندہ کر سکیں گے ف ۲۱ آسمانوں اور زمین میں کہیں بھی دو معبود کا وجود ہوتا تو آپس میں ان کا ٹکراؤ اور فساد ہو

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

جاتا بس اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور معبود کا بھی وجود ہو جبکہ وہ تو عرش کا تنہا اور اکیلا مالک ہے اور ایسی تمام عیب والی باتوں سے وہ پاک ہے یہ لوگ بیان کرتے ہیں ف ۲۲

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

اللہ جو بھی کاروائی فرماتا ہے اس پر اسے کوئی پوچھ گچھ نہیں کر سکتا اور اللہ کے سوا جو کوئی ہیں سب سے پوچھا جائے گا ف ۲۳ کیا پھر بھی انہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیا

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ

آپ ان لوگوں سے فرما دیں کہ ایسی نامعقول حرکت پر اپنی کوئی دلیل تو پیش کرو ہاں آپ یہ بھی فرما دیں کہ میرے پاس یہ نصیحت نامہ آیا ہے اس میں اور میرے پہلے بھی جو نصیحت نامے بھیجے گئے تھے کہیں

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

بھی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود بنانے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ ان کی بڑی تعداد ایسی ہے جو حق بات کو جانتے نہیں اور بتانے پر بے دھیانی

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

سے ٹال دیتے ہیں۔ ف ۲۴ آپ سے پہلے ہم نے جب بھی کسی کو رسول بنا کر بھیجا ہر ایک کو وحی کے ذریعہ یہ حکم دیتے رہے کہ میرے سوا

اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

کوئی بھی معبود ہونے کے لائق نہیں لہٰذا صرف میری ہی اور فقط میری ہی عبادت کرو۔ ف ۲۵ اور حد ہو گئی جب انھوں نے یہ بکواس کر ڈالی کہ

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

اللہ کے یہاں جو اس کے عزت والے بندے ہیں ان کو یہ لوگ رحمان کی اولاد مانتے ہیں، جب کہ اللہ اس عیب سے پاک ہے ف ۲۶ ایسے مقرب اور معزز بندے بھی اللہ کے یہاں آگے

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

بڑھ کر کوئی بات کرنے کی جرأت اور ہمت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق عمل کرنا ہی انکی صفت ہے۔ ف ۲۷ ان کے آگے پیچھے جو کچھ ہو رہا ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

اور یہ مقرب اور معزز ہستیاں ضرور ہیں لیکن اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کی شفاعت کرنا ان کے بھی بس کی بات نہیں اور یہ خود بھی اللہ کی ہیبت سے

ف ۱۹ فرشتہ ہو، آدمی ہو، جنات ہو، طاعت عبادت ریاضت اور حکم بجالانے پر جس کو بھی اللہ کے حضور مرتبہ ملا تو وہ کبھی اس مرتبہ کا گھمنڈ نہیں کرتا اور اونچا مقام مل جانے پر بندگی چھوڑ نہیں دیتا بلکہ اسی پر قائم رہتا ہے یہ نشان ہے مقرب ہونے کا رہے وہ لوگ جو تھوڑا بہت مرتبہ مل جانے پر آپے سے باہر ہو کر بندگی کے حلقے سے چھوٹ بھاگتے ہیں وہ مقبول بندے ہرگز نہیں ہو سکتے۔

ف ۲۰-۲۱-۲۲ جس کسی کو اللہ کے دربار میں تقرب اور اونچا مقام حاصل ہے تو وہ بھی اللہ کے حضور دبا جھکا اور رکوع سجدے میں مصروف ہے مشرک لوگ ایسے نیک بندوں کو جھوٹے قصہ کہانیوں کے ذریعہ اپنا معبود بنا لیتے ہیں پھر بھی بس نہیں کرتے بلکہ ان کا شرک انھیں اور بھی بری حرکت پر آمادہ کرتا ہے کہ دھرتی کے پیٹ سے جو پیدا ہوئے ان کو بھی معبود بنا کر چھوڑا کسی کو حاجت روا کسی کو مشکل کشا اور کسی کو اللہ کی سرکار میں مختار مان کر اس کے آگے نذر و نیاز ایسی کرنے لگے جیسی اللہ کے لئے کرنی ضروری ہے بس ان آیات میں ان نالائقوں کو ڈانٹ دی گئی کہ ظالمو کچھ تو سوچو! زمین و آسمان میں دو معبودوں کا حکم کسی ایک جگہ بھی چلے تو وہاں فساد ہو جائے گا جبکہ یہ پوری کائنات نہایت سنجیدہ پختہ اور ایک مالک کے اٹل قانون میں جکڑی ہوئی ہے اسی میں تمہارے خیالی معبود بھی جکڑے ہوئے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ خدا کی مرضی کے سوا کچھ کر سکے۔

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ
ایسا بدن نہیں دیا تھا کہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور ان رسولوں اور نبیوں میں ایک بھی اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ ف (۸) پھر ہم نے
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا
اپنے رسولوں سے جو وعدے فرمائے تھے ان سب کو سچ سچ کر کے دکھا دیا اور جس کو ہم نے چاہا نجات دی اور حد سے گذر جانے والوں کو
الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ
ہلاک کر ڈالا۔ (۹) اے لوگو ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف اتاری ہے اس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے کیا پھر بھی تم عقل
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً
سے کام نہ لوگے؟ (۱۰) اور تم سے پہلے بھی بہت سی بستیوں کے لوگ ظلم پر کمر باندھے ہوئے تھے تو ہم نے ان سب کے چیتھڑے اڑا کر بکھیر دئے کہ سب
وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ
کے سب نیست ونابود ہو گئے اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو لا کھڑا کیا۔ (۱۱) بس جیسے ہی ان کو ہمارے عذاب کے آپڑنے کا احساس ہوا تو بدحواس ہو کر اپنی آبادیاں
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
چھوڑ چھاڑ کر وہاں سے بھاگ نکلے۔ (۱۲) ہم نے فرمایا کہ اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر بھاگتے کیوں ہو ذرا اپنے سامانِ عیش کو پلٹ کر دیکھ تو لو شاید تم سے
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤
پوچھا جائے کہ اپنے تمام مال واسباب کو چھوڑ کر اب کیوں بھاگے جا رہے ہو۔ ف (۱۳) وہ چلا رہے تھے کہ ہائے ہماری بدبختی کہ ہم ہی ظالم تھے (۱۴)
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥
ان کی چیخ پکار کا سلسلہ یہاں تک چلتا رہا کہ ہم نے ان کی زندگی کا چراغ ہی گل کر دیا۔ (۱۵)
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ اَرَدْنَآ
آسمان اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ہم نے کچھ کھیل تماشے کے لئے نہیں بنایا ہے (۱۶) ہمارا یہ ارادہ ہرگز نہیں
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ
کہ اس کائنات کو ہم دنیا کے لوگوں کے دل بہلانے کو باقی رکھیں اگر ہم کو ایسا کرنا منظور ہوتا تو ہم کسی دوسرے منصوبے کے ساتھ اس دنیا کو وجود میں لے آتے (۱۷) بلکہ اس دنیا
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَ
کی تخلیق میں ہمارا یہ مقصد رہا کہ حق اور باطل کا یہاں مقابلہ ہو اور باطل پر حق کے ذریعہ چوٹ لگائی جائے تاکہ باطل کا سر کچل کر اس کا بھیجا نکال باہر کیا جائے لوگو تم بھی حق کے مقابلہ میں جو
لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کچھ بکواس کرتے ہو اس پر ہلاکت اور بربادی کے سوا تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا (۱۸) آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اور جو کچھ بھی ہے سب کا سب اسی اکیلے کی ملکیت ہے اور اس

ف ۸ کھانا پینا بازاروں میں چلنا پھرنا شادی بیاہ کرنا رشتے ناطے رکھنا گاؤں شہر کی آبادی کے مکان میں رہنا سونا جاگنا اور مدت حیات پوری ہونے پر وفات پا جانا یہ تمام انسانی حاجات نبیوں اور رسولوں کو بھی ضروری ہیں دیکھئے۔
(۵) المائدہ آیت نمبر ۷۵
(۲۵) الفرقان آیت نمبر ۷ اور ۲۰
(۳) آل عمران آیت نمبر ۱۴۴
(۲۱) الانبیاء آیت نمبر ۳۴
(۲) البقرہ آیت نمبر ۱۳۳
(۳۴) السبا آیت نمبر ۱۴
(۳۹) الزمر آیت نمبر ۳۰، ۴۲

ع ۱ / ۱۰ / ۱

ف ۱۳ ظالم لوگ اپنے مکان کھیت کھلیان مال اسباب اور سامان زینت کو اپنی جاگیر مانتے رہے اور گھمنڈ میں انہیں چیزوں کو طاقت سمجھ کر ظلم پر اڑے رہے لیکن جب اللہ کا حکم آیا اور عذاب کی کالی گھٹائیں چھانے لگیں اور فیصلہ ہوا کہ ان علاقوں کو ویران کیا جائے گا تو یہ لوگ الٹے پاؤں لاتیں جھاڑتے ہوئے ایسے خالی ہاتھ بھاگے کہ ساتھ میں کچھ بھی نہ لے جا سکے آج بھی ہمارے زمانے میں فسادات سیلاب زلزلے اور طبقاتی کشمکش میں ایسی حالت سرمایہ داروں کی تو بنتی ہی ہے ساتھ ساتھ درمیانی طبقہ بھی پس جاتا ہے وریہ ری کی پوری آبادیاں ضلع صوبے تو کیا کبھی کبھی پورے کے پورے ملک جل جاتے ہیں گھر میں چولہے پر ہانڈی چڑھی ہو اور اچانک اس طرح کا عذاب ٹوٹ پڑے تو کھانے کی سدھ بدھ بھی کسی کو نہیں رہتی مگر حالات پر امن ہونے پر ہر کوئی اس مصیبت کو بھول جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ الانبیاء مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ۱۱۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش فرمانے والا بڑا مہربان ہے ۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١

انسانوں کے حساب کی گھڑی قریب آ لگی ہے اور غفلت میں لوگ اس طرف دھیان نہیں دے رہے ہیں ①

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

جب بھی کوئی نیا اور تازہ نصیحت نامہ ان کے رب کی طرف سے آیا بس لاپرواہی سے سن کر کھیل میں

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ

مشغول ہو گئے ۔ ② ان کے دل اس بات کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ الٹا اس کے مقابلہ میں سازش کرنے

ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

کے لئے چھپی ہوئی مجلسوں میں ظالم یہ بات بھی چلا رہے ہیں کہ یہ آدمی بس صرف تم جیسا آدمی ہے تو کیا دیکھتے بھالتے ہو کر بھی

تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۡ

جادو کا شکار بنو گے ؟ ③ نبی نے یہ سب مصیبت صبر سے برداشت کر لی اور کہا تو صرف اتنا کہا کہ میرا رب ہر بات کو چاہے وہ آسمان میں کہی گئی ہو یا زمین میں کہی جائے ایک ایک بات کو اچھی

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ

طرح جانتا ہے اور وہی خوب خوب سننے والا اور بہت بہت جاننے والا ہے ④ مخالف لوگ کہتے رہے اجی بلکہ یہ تو پریشان خواب کی باتیں ہیں بلکہ اس نے خود ہی یہ باتیں بنا لی ہیں

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

بلکہ یہ تو شاعر ہے بس اب اس کو چاہیئے کہ اس کے جیسے جو لوگ خدا کا پیغام لائے تھے ان کے ساتھ جو نشانیاں تھیں ویسی کوئی نشانی لا کر دکھا دے تب کوئی بات بنے تو بنے ⑤

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

اسی مزاج کی بے شمار آبادیوں کے لوگ ان کے پہلے بھی ہو گذرے ہیں جو ایمان لانے سے انکار کر چکے تھے تو ہم نے بھی انھیں ہلاک کر ڈالا تو یہ لوگ بھی اب

يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

کیا ایمان میں آئیں گے ؟ ⑥ اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پہلے جب کبھی ہم نے رسول بھیجے تو وہ سب کے سب آدمی ہی تھے یعنی مرد تھے جن کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی

فَسْـَٔــلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

تو لوگو تم کو یہ بات معلوم نہ ہو تو اہل نصیحت سے یعنی ان لوگوں سے پوچھ لو جن کو نبیوں کے حالات معلوم ہوں ۔ ⑦ اور ہم نے ان تمام پیغمبروں میں کسی کو بھی

منزل ۴

ف۳ انسانی آبادی کے حساب کا دن قریب ہے اور ان کی غفلت اور بے دھیانی کا حال یہ ہے کہ جب بھی ان کو اس معاملہ میں توجہ دلانے کے لئے کوئی نصیحت نامہ بھیجا گیا تو اسے نظر انداز کر دیا اب یہ تازہ نصیحت نامہ آخری طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیجا گیا مگر اس درس نصیحت کے ساتھ بھی ان کا یہی رویہ ہے جو پہلے کے ناالفاق لوگوں کا رہا کہ اول تو داعی حق کے مقابلے میں جھوٹے اعتراض، معاشی بائیکاٹ حتیٰ کہ وطن چھوڑنے پر مجبور کیا اور ہر طرح کی جتھہ بندی کر کے حق بات کو دبانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے لیکن اس درس نصیحت سے ہمیشہ انجان بنے رہے، معلوم کرنے کی فکر اور توفیق انھیں کبھی نہ ہوئی کہ آسمانی نصیحت نامہ کی باتوں پر غور کرتے جو خود ان کے لئے آگے آنے والے دن میں جبکہ انھیں اپنی زندگی کے ہر عمل کا حساب دینے کی فکر اور توجہ کا دھیان دلاتا ہے ہم آج کے غافل مسلمان بھی اپنی حالت پر غور کریں کہ ہم کو سب کچھ معلوم ہے لیکن اپنی عاقبت اور حشر و حساب کے متعلق جو واقعات قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں ہم ان سے غافل اور انجان ہیں ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ۔ (۶) سورہ انعام ۵۱ اور ۶۰،

(۲۵) سورہ الفرقان، ۲۷ سے ۳۰

ف۵ مخالف لوگوں کو اعتراض کرنے میں قرار نہیں کبھی کہا کہ خواب کی باتیں ہیں بلکہ یہ بلکہ وہ ہے نہیں بلکہ یہ ہے اس طرح بہکی بہکی تکرار کی باتوں سے ان کی اندرونی گھبراہٹ اور الجھن کا پتہ چل جاتا ہے کہ کسی ایک بات پر ان کا اتفاق نہیں بلکہ جس کے منہ میں جو آیا اسے بکتا چلا جاتا ہے ۔

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

لوگ گزرے بھی ہیں تو کیا پھر بھی انھیں راہ نہ سوجھی کہ وہ ایسی حرکتوں سے دور رہے ۔ بے شک سمجھدار لوگوں کے لئے یہ نشانات بہت ہی عبرت و نصیحت کے

النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ؕ

ہیں ۔ ﴿١٢٨﴾ عذاب کو صرف مقرر وقت پر ہی آنا ہے اگر یہ فیصلہ آپ کے رب کی طرف سے پہلے سے جاری نہ ہو چکا ہوتا تو ابھی لازمی طور پر ان پر عذاب ٹوٹ سکتا تھا ۔ ﴿١٢٩﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

ان کی بکواس پر صبر کرو اور جی کو تھامے رکھو اور پاکی بیان کرتے رہو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے کے پہلے اور

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

رات کے اوقات میں بھی اور دن کے کناروں پر بھی اللہ کی خوبیاں بیان کرنے میں لگے رہو اس کا انجام سامنے آئے پر تم خوش اور راضی راضی

تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

ہو جاؤ گے ۔ ﴿١٣٠﴾ ان کو ہم نے حیات دنیا کی رونق والی کئی قسم کی چیزیں بس آزمائش کے لئے بہت تھوڑی مدت کے لئے برتنے کو دی ہیں ۔ ان کی

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾

طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا ۔ آپ کے رب کا دیا رزق خیر و برکت والا ہو وہی باقی رہنے والا ہے ۔ ﴿١٣١﴾

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ

اپنے گھر والوں کو نماز کی خوب تاکید کرتے رہو اور خود بھی اس پر جمے رہو کھانے کا سوال ہم آپ سے نہیں کریں گے بلکہ روزی روٹی تو ہم آپ کو عطا فرماتے رہیں گے اور انجام کار

نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

تو انھیں لوگوں کا اچھا ہوگا جو پرہیزگار ہیں ۔ ﴿١٣٢﴾ یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی اپنے رب کی طرف سے کوئی نشان پیش کیوں نہیں کرتا ۔ کیا ان

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ

کے پاس پہلی کتابوں میں صاف صاف نشانیاں اس کے پہلے نہیں آچکی تھیں ؟ ﴿١٣٣﴾ اپنا پیغام بھیجنے کے پہلے اگر ہم ان کو عذاب

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ

میں ہلاک کر دیتے تو ان کو یہ کہنے کا موقع ہو جاتا کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف اپنا رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس ذلت اور رسوائی میں برباد

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

ہونے کے پہلے تیری آیات کی اتباع کر کے عذاب سے بچ جاتے ۔ ﴿١٣٤﴾ آپ فرما دو کہ نتیجہ کا انتظار تو سب کو کرنا ہی پڑے گا تم

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

بھی انتظار کرو بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور ہدایت پر چل پڑنے میں کامیاب کون رہا ۔ ﴿١٣٥﴾

گذارتے ہیں کبھی کبھی غریب قوم کے فقر کا شکار ہو کر بے موت مرتے بھی ہیں البتہ جو مومن ہے وہ تھوڑی سی روزی میں بھی اطمینان کے ساتھ زندگی گذار لیتا ہے جہاں پر جو بھی اللہ کو بھلا یا اس کے دریں نصیحت سے غافل رہا وہ معیشت تنگی گذران میں تنگی پریشانی کا شکار ہو گا چاہے مال زیادہ بھی ہو تب بھی دل کا چین نہیں پائے گا اور مال کی تنگی سے تو مزید پریشانی اور بھی زیادہ ہو گی۔

ع ٧ / ١٣ / ١٦

ف ١٢٦ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ کسی شخص کو قرآن کی آیت یاد ہو اور وہ اسے بھلا دے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔

ف ١٣٢ دنیا کے آقا اپنے غلاموں سے کام لے کر ان کی روزی کمائی کھا جاتے ہیں بلکہ اپنے غلاموں چاکروں اور ماتحت لوگوں کے بل پر اور ان کی محنت پر حکومت جاتے ہیں۔ غلاموں نے اگر نافرمانی کر کے جتھا بندی کر دی تو ان کی حکومت ڈانوا ڈول ہو گی لیکن سچا مالک اپنے غلاموں سے صرف بندگی چاہتا ہے روزی روٹی خود عطا فرماتا ہے۔ کھانا کسی سے مانگے نہیں بلکہ سب کو کھلا دے اور خود کچھ نہ کھائے کہ اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔

ع ٨ / ٧ / ١٤

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ

تم کو بہت رنج کھینچنا ہوگا اور بڑی بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ﴿١١٧﴾ یہاں جنت میں تمکو ہر طرح کی بہتر راحت میسر ہے ہر چیز کا پورا انتظام ہے دھوپ بننے کا کوئی خطرہ نہیں اور جسم ڈھانکنے کا ایسا انتظام

لَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

کہ کبھی بے لباس نہ رہو گے۔ ف ﴿١١٨﴾ اور یہاں پیاس بجھانے کیلئے ہر طرح کی پینے کی چیزیں موجود ہیں اور دھوپ سے بچنے کیلئے بغیر کسی محنت کے ہوئے پوری حفاظت کا سامان یہاں رہے ﴿١١٩﴾ بس پھر آدم کو شیطان نے وسوسہ ڈال کر بہکا کر کہا

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

کہ اے آدم کیا میں تم کو ایک ایسے درخت کا پتہ بتاؤں جو سدا کے لئے زندہ رکھنے کی خاصیت رکھتا ہے پھر تم کو ایسی بادشاہی مل جائے کہ کبھی فنا نہ ہو اور کبھی چھینی نہ جا سکے۔ ﴿١٢٠﴾

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

بس پھر دونوں نے جیسے ہی اس درخت میں سے ذرا کچھ کھایا ہی تھا کہ فوراً ایک دوسرے کے سامنے ان کی شرم والی جگہ کھل گئی دونوں نے جلدی جلدی جنت کے پتوں کو جوڑ کر اپنے اوپر چپکانا شروع کیا کہ پردہ

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

کی جگہ کو ڈھانک لیں اور آدمؑ نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور زمین پر آ گرے۔ ﴿١٢١﴾ پھر بھی اس کے رب نے خلافت کے انتخاب کو برقرار رکھا

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اور توبہ قبول فرما کر راہ پر ڈال دیا۔ ف ﴿١٢٢﴾ فرمایا یہاں سے دونوں اکٹھے اتر جاؤ کہ تم میں ایک دوسرے کی دشمنی کا بیج پڑ گیا ہے مگر جب کبھی میری طرف

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

سے کوئی ہدایت کی بات آوے تو جو کوئی بھی میری راہ پر چل پڑے گا وہ گمراہی سے نجات پا جائے گا اور اسے آخرت میں کوئی رنج تکلیف کا سامنا

وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

نہیں ہوگا۔ ﴿١٢٣﴾ اور جو کوئی بھی میرے نصیحت نامہ سے کترا کر چلے گا تو میں دنیا میں اس کی گزران میں تنگی پریشانی کا گھیرا ڈال دوں گا اور قیامت کے دن ہم

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ

حشر کے میدان میں اسے اندھا بنا کر کھڑا کریں گے۔ ف ﴿١٢٤﴾ وہ بولے گا اے رب آپ نے اندھاپے میں میرا حشر کیا جب کہ میں تو

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

دیکھتا بھالتا تھا۔ ﴿١٢٥﴾ رب کا ارشاد ہوگا اسی طرح ہماری آیاتیں بھی تیرے پاس آتی رہیں تب تو نے سنی ان سنی کر کے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ آج تیرے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا کہ تو

تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

بھی نظر انداز کیا جائیگا۔ ف ﴿١٢٦﴾ جو شخص بھی حد سے گزر کر اپنے رب کی آیات کو نہ مانے گا اس کے لئے یہی سزا ہے اور واقعی آخرت کا عذاب بہت ہی سخت

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ ﴿١٢٧﴾ پہلے زمانوں کی آبادیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ جن کے گھروں کے نشانات کے پاس سے یہ

منزل ۴

ف ۱۱۸، ۱۱۹: جنت کی لاکھوں لاکھ نعمتیں انسان کی چار بنیادی ضرورتوں میں گنا دیں۔ بھوک، لباس، پیاس، مکان اس کے لئے کسی کو جنت میں کچھ محنت مشقت کرنا نہیں پڑے گا البتہ ان ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے آدمی کو زمین میں محنت مشقت ضروری ہے اور بہت سے لوگ تو اسی سے فرصت نہیں پاتے لیکن جو بندگی میں لگے تو روزی، روٹی، پانی، کپڑا، مکان آسان ہو اور رب کی رضا بھی مل جائے کہ جوں توں دنیا کی زندگی کاٹ دے اور آخرت میں آرام پائے۔

ف ۱۲۲ خلیفہ بنایا تھا ساری مخلوق پر منتخب فرما کر چن لیا اور اپنا نائب بنایا اور جنت میں امتحان کے لئے رکھا جب وہاں سے غلطی پر نیچے اتار کر دنیا میں بھیجے گئے تو پہلا انتخاب اللہ نے برقرار رکھا یعنی خلافت کا اور توبہ قبول فرما کر قصور معاف کر دیا پھر تا قیامت تمام انسانیت کو زمین پر بسنے کا ذریعہ بنا کر قیامت پر حساب کتاب کے فیصلہ کو موقوف رکھا۔

ف ۱۲۴ اللہ نے جو بھی نصیحت نامہ جس زمانہ میں بھیجا تھا اور آخری نصیحت نامہ یہ قرآن مجید ہے لوگوں پر لازم ہے کہ اسے نظر انداز نہ کریں اور بے دھیان نہ رہیں بلکہ اسے پڑھتے، بولتے، بتاتے رہیں جو کوئی بھی اس سے منہ موڑے گا دنیا میں اس کی روزی میں تنگی پریشانی آئے گی کبھی کسی کو یہ خیال ہو کہ یہاں بہت سے لوگ کافر، منکر، منافق ہیں وہ تو بہت کشادگی سے روزی پاتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مال کی زیادتی روزی کی کشادگی نہیں ہے بلکہ جو لوگ مالدار ہیں وہ تو رات کی نیند سے بھی محروم ہیں تو کبھی کسی کو دن کا آرام بھی میسر نہیں۔ رات دن مال جمع کرنے میں کتوں کی طرح زندگی

عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ ۭ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ

اونچ نیچ نہیں دیکھ سکو گے۔ ﴿۱۰۷﴾ اس دن پکارنے والے داعی کے حکم پر پوری اطاعت کے ساتھ سب لوگ دوڑتے چلے آرہے ہوں گے کہ ذرا بھی اکڑ یا ٹیڑھا

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ

پن کسی میں باقی نہ ہوگا اور تمام آوازیں رحمٰن کے دربار میں دب چکی ہوں گی اور سناٹا ایسا ہوگا کہ تم قدموں کی آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے کوئی آواز نہ سنو گے ﴿۱۰۸﴾ اس دن کسی کی شفاعت کسی کے حق میں نفع نہ دے گی ہاں مگر جس کو رحمٰن

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ

حکم کرکے اجازت عطا فرمائے اور جس کسی کے لیے شفاعت کی بات قبول فرمانے کو راضی ہو وہی شفاعت کام آسکتی ہے۔ ف ﴿۱۰۹﴾ وہی جانتا ہے کہ

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ

لوگوں کے آگے پیچھے کیا کچھ ہوتا رہتا ہے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے علم کو اپنے گھیرے میں نہیں لے سکتا۔ ف ﴿۱۱۰﴾ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ

بادشاہ کے حضور اس دن تمام چہرے جھک چکے ہوں گے اور جو کوئی بھی ظلم کا گناہ اپنی پیٹھ پر لادے آئے گا وہ نامراد ہوگا۔ ﴿۱۱۱﴾ اور اس دن جو کوئی اپنے

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

ایمان کے ساتھ نیک عمل لے کر آیا ہوگا اسے کسی بھی قسم کی بے انصافی کا اندیشہ نہ ہوگا اور کسی کا حق اس دن دبایا نہ جائے گا۔ ﴿۱۱۲﴾

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اس طرح بڑی شان کے ساتھ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل فرمایا اور انسان پر آنے والے عذاب کو کھول کھول کر صاف صاف بیان فرمادیا تاکہ یہ لوگ اپنے بچاؤ کی

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

فکر کریں اور یہ تازہ نصیحت نامہ ہم نے ان کی یاد دہانی کے لیے بھیجا ہے۔ ﴿۱۱۳﴾ اللہ سب سے اعلیٰ ہے سچا اور برحق بادشاہ وہی ہے بس

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ

تمہاری طرف قرآن کی وحی پوری ہونے تک جلدی نہ کرو اور یہ دعا کرتے رہا کرو کہ اے میرے رب میرے علم کو اور

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ

بھی بڑھا دے۔ ﴿۱۱۴﴾ اس کے پہلے ہم نے آدمؑ کو تاکید کے ساتھ حکم دیا تھا اور ہم نے آدمؑ میں اپنے حکم کے خلاف کرنے کا حوصلہ نہیں پایا۔ البتہ وہ

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ۧ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اس قول کو بھول گئے تھے۔ ﴿۱۱۵﴾ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ سلامی پیش کرو تو سب نے اس حکم پر عمل کیا مگر ابلیس

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

نے انکار کردیا۔ ﴿۱۱۶﴾ تب ہم نے فرمایا کہ اے آدمؑ یقیناً یہ ابلیس دشمن ہے تمہارا اور تمہارے جوڑے کا تم چوکنے رہنا ورنہ جنت سے تم دونوں کو نکلوا دے گا پھر

ف ۱۰۹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے یہاں شفاعت قبول ہونے کی دو شرطیں ہیں پہلی یہ کہ وہ جس کسی کو شفاعت کرنے کا حکم فرمائے یا اجازت عطا فرمائے وہ شفاعت کرسکے گا کہ اللہ نے اس کا مرتبہ بلند فرمایا کہ گنہگار مخلوق کے بارے میں اللہ کے دربار میں مغفرت کی عرضی پیش کرے گنہگار کے حق میں معافی نامہ پیش کرنے کا یہ رتبہ عالی اللہ کے نبیوں کو ولیوں کو صدیقین، شہداء اور صالحین کو اللہ جسے چاہے عطا فرمائے گا باقی ان کی شفاعت کا بھی نفع گنہگار کو اس وقت مل سکے گا جب کہ اللہ اس کے حق میں شفاعت کی عرضی قبول فرمانے کو راضی ہو ان دو صورتوں کے سوا اور کوئی تیسری شکل شفاعت کے بارے میں قرآن مجید میں بیان نہیں ہوئی دیکھیے

(۶) سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۵

(۱۰) سورہ یونس آیت نمبر ۱۸

(۳۹) سورہ زمر آیت نمبر ۴۴

(۷۸) سورہ نبا آیت نمبر ۳۸

ف ۱۱۰ کسی بھی گنہگار مجرم، فاسق، ظالم فاجر یا بدعمل آدمی کی سفارش کرنے کے لیے شفاعت کرنے والے کا اس کے حالات سے واقف ہونا بہت ضروری ہے کہ اس نے یہ جرم کن حالات میں کیوں اور کیسے کیے تھے اس کے بغیر اگر کسی کی سفارش کی گئی تو اندیشہ ہے کہ بڑے بڑے ظالم بھی سزا سے بچ جائیں گے اسی لیے فرمایا کہ لوگوں کے اگلے پچھلے سب حال اللہ کو معلوم ہیں اگر کسی کو شفاعت کے سبب معاف کردینا پسند فرمائے گا تو اس کے لیے اپنے کسی مقبول بندے کو حکم دے گا کہ تم اس کے بارے میں ہم سے سفارش کرو ہم قبول فرمائیں گے اس سے اس بندے کو عزت اور مرتبہ اور قرب الٰہی کا مقام ملا اور اس کی سفارش سے وہ گنہگار بخشا گیا جسے اللہ تعالیٰ معاف کرنے کو راضی تھا۔

ع ۶ ۱۱ ۱۵

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

بس میں نے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے جبرئیلؑ کے قدم کے نشان دیکھ لئے تھے اور اس نشان سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی تھی اور اسی کو میں نے سونے کے بچھڑے میں ڈال دیا اور میرے دل میں ایسی ہی

لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

بات سو جھی تھی۔ ف۹۶ موسیٰؑ نے سامری کو دھتکار کر فرمایا کہ بھاگ یہاں سے اب تو زندگی بھر لوگوں سے یہ کہتا رہے گا مجھے نہ چھونا اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور یہ وعدہ ہے تیرے لئے اس

وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ

کے خلاف کرنا تیرے بس کی بات نہیں ہوگی اور ذرا دیکھ لے اپنے اس بے جان معبود کو جس پر تو ریجھا اور جم کر بیٹھا تھا ہم اسے

عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ

ضرور آگ میں جلا کر پگھلا دیں گے پھر اس کی بکنی بنا کر دریا میں پھنکوا دیں گے۔ ف۹۷ بے شک لوگو!

اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ

تم سب کا ایک اللہ کے سوا کوئی معبود ہو نہیں سکتا۔ صرف وہی ایک عبادت کے لائق ہے اسی نے ہر ہر چیز کو اپنے علم کے گھیرے میں لے رکھا ہے ف۹۸ اسی طرح بڑی

نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا

خوبی کے ساتھ ہم ان واقعات کی خبریں تم پر بیان کرتے ہیں جو پہلے ہو چکے اور بلاشبہ ہم نے اپنی بارگاہ سے ایک خاص نصیحت نامہ آپ کو عطا فرمایا

ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

ہے۔ ف۹۹ جو کوئی بھی ہمارے اس نصیحت نامہ سے کترا کر چلے گا اسے قیامت کے دن بڑا بوجھ لاد کر حاضر ہونا ہے۔ ف۱۰۰

خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی

اس بوجھ سے ان کو کبھی چھٹکارا نہیں ملے گا اور قیامت کے دن اپنے برے کرتوت کا ایسا بھاری وزن اٹھانے پر ان کی بڑی بری درگت بنے گی۔ ف۱۰۱ جب دنیا کی فنا کا بگل بجا دیا جائیگا یعنی نرسنگا

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ

پھونکا جائیگا تو ہم اس دن سارے مجرموں کو حشر میں جمع کرلیں گے کہ مارے دہشت کے ان کی آنکھیں پتھرا کر نیلی ہو چکی ہوں گی۔ ف۱۰۲ مارے ڈر کے آہستہ چپکے سے آپس میں کہہ رہے ہوں گے کہ

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

دنیا میں صرف دس دن سے زیادہ نہیں رہے ہو۔ ف۱۰۳ ہم کو خوب معلوم ہے کہ حشر کے میدان میں ان کے ساتھ والے کچھ اونچے درجے کے لوگ جن کے طریقہ کو مثالی سمجھا جاتا

طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ

تھا وہ تو یہاں تک کہیں گے کہ نہیں صرف ایک دن رہے ہو بس ایک دن۔ ف۱۰۴ اور یہ لوگ پہاڑوں کے متعلق آپ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا آپ فرما دو کہ میرا رب

یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِیْهَا

ان تمام پہاڑوں کو بھوسا بکنی بنا کر اڑا دے گا۔ ف۱۰۵ اور اس دھرتی کو سپاٹ میدان بنا دے گا۔ ف۱۰۶ پورے میدان حشر میں تم کوئی ٹیڑھا پن، سلوٹ یا

منزل ۴

ف۹۶ کہا جاتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ کے قدموں کے نشان سامری نے دیکھ لئے تھے یا پھر ایسا ہوا ہوگا کہ جبرئیلؑ کے موسیٰؑ کے پاس آنے جانے کے وقت پر یہ بھی تاک میں رہتا ہوگا اور مقررہ راستے سے جگہ جگہ سے مٹھی بھر دھول اٹھا رکھی ہو اور اسی دھول کو جو پائے جبرئیلؑ سے مس ہوئی تھی سونے کے ان گھڑے بچھڑے میں ڈالنے کی اس کے جی میں اکساہٹ شیطان نے پیدا کردی ہو۔

ف۹۷ حضرت موسیٰؑ نے سامری کو بد دعا دی کہ تو عوام سے الگ تھلگ رہے گا کوئی تجھ سے نہ ملے گا اور تو بھی کسی سے ملاقات نہ کر سکے گا اور ہوا ایسا ہی کہ جب کوئی سامری کے پاس آنے لگتا سامری کو تیز بخار اور تپش شروع ہوتی اور ملنے والا جیسے جیسے قریب آوے سامری کی تکلیف بڑھتی جاتی اور وہ چیخ چیخ کر کہتا کہ آگے مت آؤ مجھ سے دور رہو دور رہو۔ اور یہ بھی ہوتا کہ خود ملنے والے کو بھی بخار چڑھتا اور وہ بھی بھاگ نکلتا اسی طرح اتنے بڑے چودھری کو اپنی مشرکانہ جعل سازی کی سزا ملی کہ گاؤں شہر سے دور جنگل میں تنہا رہنا پڑا اور وہیں تڑپ تڑپ کر بھوک پیاس سے بے موت مر گیا

ف۱۰۰ ایسی حکمت اور دانائی کی بات رب کی طرف سے آئی پھر بھی جو لوگ بے دھیان رہے اور مکر گئے نہ اپنی کچھ فکر کی کہ کل قیامت کے دن ان کا کیا حال بنے گا نہ اپنے آل اولاد اور کنبے قبیلے والوں کی فکر کی اب قیامت میں حاضری کے وقت ان کی پیٹھ پر اپنے کئے دھرے کا بوجھ تو لدا ہوگا مگر اس کے ساتھ ان لوگوں کا بھی بوجھ لدا ہوگا جن کی گمراہی کا سبب بنے ہوں گے جیسا کہ سورۂ نحل (۱۶) آیت نمبر ۲۵ میں بیان ہوا اور یہی مضمون (۲۹) سورۂ عنکبوت آیت ۱۳ میں بھی آیا ہے

ع ۵ ۱۵ ۱۴

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ

کہ وہ تم پر بہت ہی اچھی نوازش فرمائے گا اور کیا مجھ کو طور پر آنے جانے میں زیادہ مدت گزر گئی تھی یا خود تم نے یہ چاہا کہ میری نافرمانی کر کے اپنے رب کے غضب کو ہی اپنے

غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

آپ پر اتار لائے اور میرے وعدے کے خلاف کر ڈالا۔ ﴿۸۶﴾ قوم کے لوگ بولے کہ آپ کے پیچھے ہم نے آپ کی مرضی کے خلاف

بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ

جان بوجھ کر کوئی حرکت نہیں کی البتہ پوری قوم کے زیورات کا بوجھ لادے لادے رہنا ہم کو دقت میں ڈالے ہوئے تھا اور ہم نے سامری کے کہنے پر تمام گہنوں کو ایک جگہ

أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا

ڈھیر کر دیا اور سامری نے یہ کرتب کھڑا کر دیا۔ ﴿۸۷﴾ کہ اس نے زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی صورت کا جسم ڈھال دیا اور اس میں سے بے تکی آواز بھی نکلنے لگی تب لوگوں

هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

نے کہا یہ ہے ہمارا معبود اور موسیٰؑ کا معبود بھی یہی ہے بس موسیٰؑ بھول گیا۔ ﴿۸۸﴾ کیا اتنا بھی ان کو نہیں سوجھا کہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا

قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ

اور بے جان بچھڑے کے پاس ان کے نفع نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں تھا۔ ﴿۸۹﴾ اور کوہِ طور سے موسیٰؑ کی واپسی سے پہلے ہارونؑ نے قوم سے صاف صاف

مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي

کہہ دیا تھا کہ اے برادرانِ قوم تم کو آزمائش میں ڈالا گیا ہے اور تم ہو کہ فتنہ کا شکار بن گئے اور خوب سمجھ لو کہ تمہارا رب صرف رحمٰن ہی ہو سکتا ہے قوم کے لوگو میری اتباع کرو

وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا

اور میرا کہنا مان لو۔ ﴿۹۰﴾ وہ جواب میں بولے کہ جب تک موسیٰؑ ہمارے پاس واپس آجائیں تب تک ہم اسی حال میں

مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ

رہیں گے۔ ﴿۹۱﴾ موسیٰؑ جب واپس ہوئے تو ہارونؑ سے پوچھا کہ جب تم یہ دیکھ چکے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو ان کو گمراہی سے روکنے میں تم کو بھلا کیا رکاوٹ پیش آئی ﴿۹۲﴾ کیا تو نے بھی میری اتباع نہ کی کیا تو

أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ

نے بھی میرے حکم کی نافرمانی کی۔ ﴿۹۳﴾ ہارونؑ بولے کہ اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی مت پکڑو اور میرے سر کے بال پکڑ کر مت گھسیٹو مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ ایسی

إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

پر کہیں آپ یہ تو نہیں کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات سامنے آوے اس کا انتظار بھی نہ کیا اسی وجہ سے میں نے نرمی سے کام لیا اور ان پر کوئی سختی

قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا

نہیں کی۔ ﴿۹۴﴾ پھر حضرت موسیٰؑ نے سامری کو ڈانٹ کے کہا کہ تو نے یہ کیا کچھ کر ڈالا۔ ﴿۹۵﴾ سامری بولا کہ مجھے وہ کچھ دکھائی دیا جو دوسروں نے نہیں دیکھا تھا

تیزی کے ساتھ پہاڑ پر جلدی جلدی چڑھ گئے تب اللہ نے خوش ہو کر دریافت فرمایا کہ اپنی برادری کے سرداروں کو پیچھے چھوڑ کر جلدی آنے کا کیا سبب ہے حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ حضور وہ تو میرے پیچھے آہی رہے ہیں میں دوڑ کر جلدی میں اس لئے حاضر ہو گیا کہ آپ مجھ سے راضی اور خوش ہو جائیں۔

ف۸۶ اللہ کے خبر دینے سے حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور پر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے پیچھے ان کی قوم میں کوئی فتنہ برپا ہو گیا ہے اور سامری نام کے ایک چودھری نے یہ طوفان کھڑا کیا ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ف۸۸ بچھڑے کی آواز پر ایسے مرمٹے کہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ تو ہم میں جلوہ فرما ہو گئے اور موسیٰؑ بھول گئے کہ طور پہاڑ کے سفر پر غلطی سے اللہ کو ڈھونڈنے چلے گئے۔

ع ۱۳ / ۱۳

ف۸۹ ہوا یہ کہ بنی اسرائیل بڑی بھاری تعداد میں مصر سے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ راتوں رات نکل گئے اور دریا پار ہو گئے ادھر فرعون اپنے لشکر سمیت ان کے پیچھے دوڑا اور سمندر میں ڈوب مرا بنی اسرائیل دریا پار ہونے کے بعد میدانی علاقوں میں زندگی کا سفر کرتے رہے تھے اور ابھی تک کسی شہری آبادی میں ان کا قدم جم نہیں سکا تھا مسلسل سفر میں عورتوں کے زیورات اور گہنے نیز سونے چاندی کے سکے بھی ہوں گے ان کو رات دن لئے لئے پھرنا اور سنبھالنا بہت مشکل پڑتا تھا۔ قوم میں بے چینی تھی کہ اس کا کیا حل نکالا جائے۔ سامری نام کے ایک چودھری نے تمام زیورات ایک جگہ جمع کرائے اور ہر ایک کو اس کے وزن اور قیمت کی رسید بھی دی ہو گی اور اس قیمتی دھات کو پگھلا کر ایک ڈلا بنا لیا پھر شیطان کے اکسانے پر ان تمام زیورات کے ... ڈھونڈ شکل کا بچھڑا بنا دیا اور ایک بیل

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰىٓ ۙ اَنْ اَسْرِ

اپنے آپ کو سنوارے اور گناہوں سے پاک ہو کر اپنے مالک کے حضور حاضر ہوا۔ ﴿٧٦﴾ اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل پڑو اور دریا پر اپنی لاٹھی

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا

مار دینا تو سمندر میں ایک سوکھی سڑک بن جائے گی کہ دریا پار ہوتے وقت تم کو پکڑے جانے کا کوئی اندیشہ نہ رہے گا اور کسی قسم کا ڈر

وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

بھی معلوم نہ ہوگا۔ ﴿٧٧﴾ تب فرعون بھی اپنا لشکر لے کر ان کے پیچھے دوڑتا ہوا دریا کے سوکھے راستے میں گھس گیا اور دریا کے ریلے نے فرعونی لشکر کو

مَا غَشِيَهُمْ ؕ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ

اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ف ﴿٧٨﴾ فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا تھا اور خود بھی ہدایت کے راستہ کو قبول نہ کیا۔ ﴿٧٩﴾ اے بنی

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

اسرائیل اس واقعہ کو یاد کرو جب ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی۔ اور طور پہاڑ کی داہنی طرف کا وعدہ دے کر

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

تم کو طلب کیا اور تم پر من اور سلویٰ بھی اتارا۔ ﴿٨٠﴾ ہم نے جو پاکیزہ رزق تم کو عطا

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ

فرمایا ہے اسے کھاؤ اور شرارت نہ کرنا ورنہ میرا غضب تم پر ٹوٹ پڑے گا اور جس کسی پر میرا غضب ٹوٹ پڑا

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

تو بس وہ بلندی سے نیچے گرتا ہی رہے گا۔ ف ﴿٨١﴾ اور بے شک میں تو بڑا ہی مغفرت فرمانے والا ہوں ہر اس شخص کے لئے

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

جو توبہ کر لے اور ایمان کو قبول رکھے اور نیک عمل کرتا ہوا ہدایت کی راہ پر چل پڑے۔ ﴿٨٢﴾ اور موسیٰؑ تم نے اپنی قوم سے پہلے آنے کی جلدی

يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

کیوں کر لی۔ ف ﴿٨٣﴾ موسیٰؑ نے عرض کیا کہ وہ لوگ تو میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں میں تیزی سے دوڑ کر پہلے حاضر ہوا کہ اے میرے رب تو مجھ پر راضی ہو جائے۔ ﴿٨٤﴾

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

اللہ نے فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہم نے تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈالا اور سامری نے ان کو گمراہ کر دیا۔ ﴿٨٥﴾

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

تب موسیٰؑ طور سے واپس ہوئے تو بہت ہی رنج میں افسوس کے ساتھ اپنی قوم سے کہا کہ برادران قوم کیا تمہارے پروردگار نے تم پر احسان کرنے کا وعدہ نہیں فرمایا تھا۔

منزل ۴

٣ ع ٢٢ ١٢

ف ۷۸، حضرت موسیٰؑ راتوں رات حکم الٰہی کے تحت بنی اسرائیل کو لے کر نکل پڑے اس ہجرت میں صبح ہوتے ہی سامنے دریا حائل آ گئے کا سفر ناممکن ہو گیا اب یہ سب لوگ یا تو فرعون کے لشکر کے ہاتھوں بیدردی سے قتل ہوں یا پھر دریا میں کود کر ڈوب مریں لیکن پیغمبر کا اللہ پر عقیدہ سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے موسیٰؑ نے فرمایا کہ میرا رب میرے ساتھ ہے اس مصیبت میں صرف وہی اکیلا ہم کو بچا سکتا ہے حکم ہوا کہ دریا پر لاٹھی مارو اور دریا پھٹ گیا پانی دونوں طرف پہاڑوں کی طرح کھڑا ہو گیا بیچ میں سوکھی سڑک بن گئی بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی قیادت میں اس راستہ پر داخل ہوئے۔ بیچ میں پہنچے کہ فرعونی لشکر بھی دریا کنارے آ پہنچا۔ جلدی میں وہ بھی اسی سوکھی سڑک میں گھس پڑا۔ ادھر حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی دریا کے علاقے سے پار ہو گئے اور ادھر فرعون اور اس کا لشکر دریا کے بیچوں بیچ آ گیا پھر اللہ کے حکم سے ٹھہرے پانی کے پہاڑ بہنے لگے اور سوکھی سڑک پر فرعون اور اس کا لشکر پانی کے ریلے میں ڈوب کر ایسا غرقاب ہوا کہ ایک آدمی بھی نہیں بچا صرف فرعون کی لاش سمندر کی لہروں نے حکم الٰہی کے تحت کنارے پھینک دی جیسا کہ سورۂ یونس (۱۰) آیت نمبر ۹۲ میں آیا ہے۔

ف ۸۱ معلوم ہوا کہ اللہ نے انسانوں کو جو پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے وہ ان کی دنیا کی زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے، وہ اسے کھائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں لیکن کوئی اگر ناشکری کرے تو بس پھر وہ اللہ کے غضب میں گھر گیا۔

ف ۸۳، ۸۴ طور پر اللہ نے وقت مقرر پر آنے کا وعدہ دیا تھا حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے بڑے بڑے ستر چودھریوں کے ساتھ طور پہاڑ کی داہنی جانب پہنچے اپنے قومی نمائندوں سے پہلے محبت الٰہی کے جوش میں بہت

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے فرمایا کہ موسیٰؑ تم نہ ڈرو یقیناً تم ہی غالب رہوگے۔ (۶۸) موسیٰؑ تمہارے سیدھے ہاتھ میں جو ہے اسے اب ڈالو یہ ان کے تمام کرتوت کو

صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾

نگل جائے گا دراصل انھوں نے جادو کی تدبیر چلائی ہے جادوگر چاہے جہاں بھی آوے کامیاب ہرگز نہیں ہوسکتا (۶۹)

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ

جادوگر سب کے سب سجدہ میں گر پڑے اور پکار کر اعلان کر دیا کہ ہم ایمان لے آئے ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر (۷۰) فرعون بولا

آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ

کہ کیا تم میری اجازت کے پہلے ایمان میں آگئے بس اب معلوم ہوا کہ بے شک موسیٰؑ ہی تمہارا بڑا استاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے اب تو میں

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي

تمہارا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ کر رکھ دوں گا اور پھر پھانسی دے کر کھجور کی ڈالیوں پر لٹکا دوں گا اور تم کو بھی پتہ چل جائے گا کہ

جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَنْ

ہم میں سے کس کی سزا بہت سخت ہے اور کس کی دی ہوئی تکلیف زیادہ دیر تک باقی رہے گی۔ (۷۱) جادوگروں کا جواب

نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنْتَ

تھا نہ بس جی ہم کو دلیل سے بات کھل کر سمجھ میں آگئی ہے اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اس کے مقابلہ میں ہم تیری دھمکی کا کوئی بھی اثر قبول نہیں کریں گے اب جو کچھ تجھ کو کرنا ہو

قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

کر ڈال، بس اس دنیا کی زندگی میں ہم کو کچھ تکلیف دینے کے سوا تو اور کر بھی کیا سکتا ہے۔ (۷۲) صاف صاف سن لیا جائے کہ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں ہم کو پوری امید ہے کہ وہ ہماری خطاؤں

خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ

کو معاف فرما دے گا اور جو کچھ تو نے جادو کا زور آزمانے کے لئے ہم کو اکسایا تھا اس بھول پر بھی ہم اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور اچھی طرح سمجھ لے کہ اللہ کی تابعداری لینے میں ہی خیریت ہے اور وہی خوب خوب ہمیشہ باقی رہنے والا ہے (۷۳) سچی بات سن

مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾

لو کہ جو کوئی بھی باغی مجرم رہا اور اسی حال میں مر کر اللہ کے یہاں حاضر ہوا تو اس کے لیے جہنم ہے اس میں نہ مر سکے گا نہ جی سکے گا۔ (۷۴)

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ

اور جو کوئی بھی اللہ کے پاس مومن بن کر حاضر ہوا اور ساتھ میں نیک عمل بھی لے گیا تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے بلند

الْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

درجے ہیں (۷۵) ایسے لوگوں کا داخلہ ان سدابہار جنتوں میں ہوگا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہاں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بس جائیں گے اور یہ انعام ہر اس شخص کو مل کر رہے گا جو

منزل ۴

ف۶۹ جادوگر اور جادو کا علم ہر جگہ ذلیل و خوار ہے کہیں بھی جادو کے بل پر حکومت چل سکتی ہے اور نہ سماج کی بنیاد پڑ سکتی ہے نہ علم اور ہنر کے دروازے کھل سکتے ہیں بس بھیک مانگ کر بے چارے ہر زمانے میں اپنا گزارا کرتے ہیں۔

ف۷۰ حکم الٰہی کے تحت حضرت موسیٰؑ نے جیسے ہی اپنے سیدھے ہاتھ سے عصا کو زمین پر ڈال دیا وہ ایک زبردست سانپ بن گیا اور جادوگروں کے پتلے دبلے تمام سانپ سنپولیوں کو کھا گیا جو دراصل رسی اور لکڑی تھے جادوگروں نے جب یہ ماجرا دیکھا کہ لاکھوں کے مجمع میں صرف ایک آدمی اور اس کا بھائی پوری ہمت اور دلیری سے مقابلہ میں کھڑے ہیں پھر جیسے ہی موسیٰؑ نے اس اجگر کو ہاتھ میں لیا پھر لاٹھی بن گیا اور پتہ نہیں چل پایا کہ جادوگروں کی بیشمار لاٹھیاں اور رسیاں کہاں گئیں جادوگر چونکہ جادو کے فن سے واقف تھے اور اس فن میں ماہر تھے اس لئے فوراً سمجھ گئے کہ موسیٰؑ کے پاس جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے اور اسی وقت ایمان لے آئے۔ معلوم ہوا کہ آدمی کسی بھی فن کا ماہر اور اپنے علم کی حقیقت سے واقف ہو وہ مقابلہ کی چیز کو نظر انداز نہیں کرے گا اور حسد اور ضد سے اڑے گا نہیں تو ہدایت پا جائے گا۔ جادوگر اسی مقابلہ کے میدان میں سجدہ میں گر پڑے اور اعلان کر دیا کہ یہ سجدہ ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب کے حضور کیا ہے کہیں فرعون یہ نہ سمجھ لے کہ اسے تعظیمی سجدہ کیا گیا ہو۔ بھرے میدان میں فرعون ذلیل ہوا، اور میدان موسیٰؑ کے ہاتھ رہا۔

ف۷۱ فرعون نے بھرے میدان میں اپنی بازی گرتی دیکھ لی تو ایک نیا داؤ اور چلا یا اور جادوگروں کو دھمکی دی کہ بڑی بھاری فیس دیکر مقابلہ کے لئے میدان میں تم کو میں نے لایا اور اب اپنے استاد موسیٰ پر تم ایمان بھی لے آئے اور مجھے اس قابل بھی نہ سمجھا کہ کم از کم مجھ سے اجازت تو لیتے مگر اب معلوم ہو کہ حضرت موسیٰؑ سے جادوگر

منزل ۴

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

اس طرح موسیٰؑ کے ذریعہ ہم نے فرعون کو طرح طرح کی اپنی نشانیاں دکھادیں پھر بھی اس نے ہر بات کو جھٹلایا اور کسی طرح بھی نہیں مانا۔ ﴿٥٦﴾ فرعون بڑ بڑانے لگا کہ اے موسیٰؑ کیا تم ہمارے پاس اس

مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

لیے آئے ہو کہ ہمارے ملک سے ہمیں اپنے جادو کے زور سے نکال باہر کرو۔ ﴿٥٧﴾ ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاکر بتا سکتے ہیں۔ بس ہمارے اور تیرے درمیان مقرر دن کا

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

ابھی سے وعدہ کرلے۔ ہم اس کے خلاف نہ کریں گے اور تو بھی خلاف نہ کرنا اور کھلے میدان میں مقابلہ پر ہم تم دونوں آمنے سامنے آجائیں۔ ﴿٥٨﴾

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

حضرت موسیٰؑ نے اسی مجلس میں فرعون کے چیلنج کو قبول کرلیا اور للکار کر فرمایا کہ منظور ہے یہ وعدہ آج ہی سے طے ہوا کہ جشن کے دن جب نمائش اور میلہ لگتا ہے اس دن کھلے میدان میں دن چڑھے عوام کو جمع کرلیا جائے اور مقابلہ ہوجائے ﴿٥٩﴾ فرعون اپنے دربار سے اٹھ

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

کر واپس ہوا اور پھر جمع کرنے میں جٹ گیا اور پھر پوری سج دھج کے ساتھ مقابلہ میں آیا۔ ﴿٦٠﴾ موسیٰؑ نے بھرے مجمع میں للکار کر فرمایا کہ اللہ کی بات کے مقابلہ میں جھوٹ کو پیش نہ کرو ورنہ برباد ہوجاؤ گے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

اور عذاب میں اللہ تم کو فنا کر ڈالے گا اور یاد رکھو کہ جو بھی بناوٹی بات چلائے گا نامراد ہوگا۔ ﴿٦١﴾

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

حضرت موسیٰؑ کی اس نصیحت سے مجمع کے لوگ آپس میں الجھ پڑے کہ اب ان کا کام کس طرح بنے اور چھپ چھپ کر کانا پھوسی کرنے لگے ﴿٦٢﴾ پھر ذمہ دار لوگوں نے مجمع کو سنبھالا اور اعلان کرایا کہ

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ

یہ دونوں کے دونوں جادوگر ہیں ان کا ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے بل پر تم سب کو اپنی زمین اپنے ملک سے کھدیڑ کر باہر کر دیں اور تمہارے مثالی طریقہ زندگی کو یکسر

الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ

بدل ڈالیں۔ ﴿٦٣﴾ اپنی صفوں میں انتشار نہ ہونے دو اور اپنے تمام ہتھکنڈے جمع کرکے قطار باندھ کر کھڑے رہو اور خوب سمجھ لو کہ آج جو کوئی جیت جائے گا وہی غالب

اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ

ہوگا۔ ﴿٦٤﴾ مقابلہ کے وقت جادوگر بولے اے موسیٰؑ یا تم ڈالو یا ہم اپنا کرتب پہلے ڈال کر

مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ

دکھائیں۔ ﴿٦٥﴾ موسیٰؑ نے فرمایا بلکہ تم ہی ڈالو جو تم کو ڈالنا ہو۔ بس جیسے ہی جادوگروں نے اپنا کرتب پیش کیا تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جادو کا اور نظر بندی کے سبب

اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

خیال میں ایسی دکھنے لگیں جیسے کہ سانپ کی طرح دوڑتی ہوں۔ ﴿٦٦﴾ تب موسیٰؑ نے اپنے جی میں ایک چھپا ہوا خوف محسوس کیا ﴿٦٧﴾

ف ۵۶ فرعون کو دو طرح سے بات سمجھائی گئی تاکہ حجت پوری ہو ایک تو معجزات سے جو کسی انسان کے بس میں نہیں صرف اللہ کے حکم سے اس کا کوئی نبی ہی معجزہ دکھا سکتا ہے، دوسرے تقریری دلیل سے فرعون کو عاجز کیا گیا آدمی اگر اپنی فطرت کو مسخ نہ کرے تو اس کے مانوس فکری ڈھانچے میں دلیل کے ذریعہ حق بات بٹھائی جا سکتی ہے مگر جو اپنی فطرت سے ہٹ گیا اس کی ہدایت کا کوئی علاج نہیں۔

ف ۵۷ فرعون بڑا سیاسی آدمی تھا بات کا الٹا رخ بنا کر عوام کو فریب دینے کیلئے حضرت موسیٰؑ کو کہنے لگا کہ کیا جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ہی ملک سے نکال دینا چاہتے ہو جب کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے کبھی نہیں کہا کہ تو یہاں سے نکل جا اور حکومت ہم کو دیدے بلکہ حضرت موسیٰؑ نے یعقوبی نسل اور ابراہیمی دعوت سے منسوب قوم بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر مصر سے چلے جانے کی فرعون سے اجازت طلب کی تھی کہ جب بنی اسرائیل پر تو اتنا ظلم و ستم توڑ رہا ہے تو میں اس قوم کو لے کر ملک مصر سے چلا جاتا ہوں تو جان اور تیری سلطنت جانے ایسے صاف اور بے ضرر مطالبہ کے معنی بدل کر فرعون الٹا مظلوم بن گیا کہ موسیٰؑ تم تو ہم کو اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہو — آج کے [illegible] کاروباری اور پیشہ ور سیاستداں بھی عالمی سطح پر ایسی ہی حرکت کئے جا رہے ہیں اور یہ فرعونی نسخہ ہر سیاستداں آج بھی چلا رہا ہے چاہے ٹکسال مقامی ہو اور سانچہ نیا ہو۔

ف ۵۹ انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار، بہادر اور دلیر اللہ کے نبی ہوتے ہیں حضرت موسیٰؑ نے فوراً اس مقابلہ کے دن کا وعدہ کر لیا۔ فرعون شاید سمجھتا رہا ہوگا کہ میری اتنی بڑی حکومت اور فوج پھر جادوگروں کی بھیڑ میں اکیلے موسیٰؑ کیا ٹھہر سکیں گے، لیکن حضرت موسیٰؑ

نے سوچنے کا موقع نہ دے کر مقابلے کے لئے مصر کے قومی تہوار کے بڑے دن کی تجویز پیش کر کے فرعون سے قبول کروالی۔

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

فرعون کی طرف تم دونوں کو جانا ہے کہ وہ بہت ہی شرارت پر آ گیا ہے۔ (۴۳) ہاں مگر بات نرمی سے کہنا تاکہ اس کے دھیان میں آئے، اور وہ

اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝۴۵ قَالَ

ڈرنے لگے۔ (۴۴) انھوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں خوف ہے کہ جاتے ہی فرعون ہم پر ہاتھ ڈال دے گا یا ہم پر لوٹ پڑے گا۔ (۴۵) رب نے فرمایا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝۴۶ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

خوف نہ کرو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں خوب سنتا ہوں اور خوب دیکھتا ہوں۔ (۴۶) اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں اس کے پاس پہنچو اور کہو کہ ہم کو

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

تیرے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دے اور ان کو تکلیف نہ دے۔ ہم تیرے رب کی نشانیاں لے کر تیرے

مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝۴۷ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ

پاس پہنچے ہیں۔ سلامتی ہے ایسے ہر شخص پر جو سیدھی راہ پر چل پڑے۔ (۴۷) ہم کو اللہ کا یہ حکم پہنچ چکا ہے کہ جو شخص

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۴۸ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝۴۹

بھی سچ بات کو جھٹلائے گا اور سرکشی کرے گا اسے عذاب میں دھر لیا جائے گا۔ (۴۸) جواب میں فرعون بولا کہ موسیٰؑ بھلا تم دونوں کا رب کون ہے (۴۹)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰ قَالَ فَمَا بَالُ

موسیٰؑ نے فرمایا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر مخلوق کی ضرورت کے لحاظ سے اس کی بناوٹ کا سانچا مخصوص کر دیا پھر رہنمائی عطا فرما دی (۵۰) فرعون بولا کہ اگلے زمانے کے

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

لوگوں کا کیا حال بنا۔ (۵۱) موسیٰؑ نے جواب دیا کہ ان کے بارے میں معلومات میرے رب کے پاس دفتر میں محفوظ ہیں میرے رب سے کبھی کوئی بھول چوک نہیں

وَلَا يَنْسَى ۝۵۲ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا

ہو سکتی۔ (۵۲) میرے رب کی یہ شان ہے کہ تمہارے لیے زمین کو اس نے بچھونا بنا دیا اور زمین میں تمہاری ضرورت کے لیے کشادہ راستے

سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

بنائے اور آسمان سے پانی نازل فرمایا تب ہم اس زمین سے لگنے والی طرح طرح کی چیزیں حاصل

شَتّٰى ۝۵۳ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝۵۴

کر سکے (۵۳) اس پیداوار میں شوق سے لذیذ غذائیں کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چارا پانی کھلاتے رہو یقیناً سوجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے اس میں نشانیاں موجود ہیں (۵۴)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵

اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں ڈال دیں گے اور اسی میں سے دوسری بار تم کو نکال کھڑا کریں گے۔ (۵۵)

ف ۴۳ اللہ کو معلوم تھا کہ فرعون کچھ ماننے والا نہیں ہے پھر بھی حضرت موسیٰؑ کو ہدایت فرمائی کہ نرم کلامی سے بات سمجھاویں کہ حجت پوری ہو آج کے مبلغین اسلام کے لیے بھی ضروری ہے کہ دعوت کے کاموں میں دھینگا مشتی اور چرب زبانی استعمال اور غضب سے بچ کر دعوت کا کام سلیقہ مندی، دلسوزی اور خوش خلقی سے انجام دیں ہمارے لیے (۱۶) سورہ نحل آیت ۱۲۵ میں دعوت کے کام کا یہی انداز بتایا گیا۔

ف ۴۶ حضرت موسیٰؑ فرعون کے مزاج سے واقف تھے چونکہ وہ خود فرعون کے محل میں بچپن سے جوانی تک رہ چکے تھے اس لیے اللہ کے حضور عرض کیا کہ جاتے ہی ہم پر ہاتھ چھوڑے گا اور غصہ میں لال پیلا ہو کر بھڑک کر چڑھائی کر دے گا اللہ نے بہت ہمت دلائی کہ میں جو تمہارے ساتھ ہوں پھر کس بات کی فکر ہے؟ جب کہ میں خود تمہارے حال سے واقف ہوں اور ایک ایک بات کو سنتا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں۔

ف ۴۷ سیاسی لیڈروں کی طرح حضرت موسیٰ نے فرعون کو یہ نہیں کہا کہ تو اس ملک سے نکل جا یا اپنی بادشاہت چھوڑ کر ہم کو اختیار دے بلکہ یہ فرمایا کہ اسرائیلی لوگوں کو لے کر ہم تیرے ملک سے چلے جانا چاہتے ہیں کہ تو ان کو بہت ہی ستاتا ہے اور پریشان کیے ہوئے ہے خدا کی زمین میں جہاں جگہ ملے گی ہم وہاں چلے جائیں گے تجھ پر بوجھ بننا نہیں چاہتے اور تیرے ستم کا نشانہ بھی نہیں بنیں گے۔ ع ۲ ۱۱

ف ۴۹ فرعون خود رب ہونے کا دعوے دار تھا حضرت موسیٰؑ نے اپنا رب اللہ کو بتایا تب پوچھا کہ موسیٰ تمہارا رب کون ہے؟

يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

میرےکام کو میرے لئے آسان فرما۔ (۲۶) اور میری زبان کی لکنت کو دور فرما دے۔ (۲۷) تاکہ وہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں (۲۸)

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾

اور میرے خاندان میں سے ایک کو میرا وزیر مقرر فرما دے۔ (۲۹) ہارون جو میرا بھائی ہے (۳۰) اسکو میرا ساتھی بناکر میری طاقت مضبوط فرما دے (۳۱)

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

اور اسے میرے کاموں میں ہاتھ بٹانے والا بنا دے (۳۲) تاکہ ہم دونوں مل کر آپ کی پاک ہستی کا خوب خوب چرچا کریں۔ (۳۳) اور آپ کے ذکر کا بہت بہت پرچار کریں۔ (۳۴) بے شک آپ

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

تو ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں۔ (۳۵) رب کا ارشاد ہوا کہ موسیٰؑ تمہارا سوال ہم نے منظور فرما لیا۔ (۳۶) اور بلاشبہ ہم اس سے

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ

پہلے بھی تم پر احسان کر چکے ہیں۔ (۳۷) اس کے پہلے جب ہم نے تمہاری ماں کی طرف حکم بھیجا تھا وہ تم کو بھی سنا دیتے ہیں (۳۸) ہم نے

اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

تمہاری ماں سے فرمایا تھا کہ اس کو یعنی موسیٰؑ کو صندوق میں رکھ کر، صندوق کو بہتے دریا میں ڈال دو۔ اب یہ کام پانی کا ہے کہ وہ ساحل کے کنارے پر اس

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ

صندوق کو لے جاوے جہاں میرے اور موسیٰؑ کے دشمن کے ہاتھ یہ صندوق پہنچ جائے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت کا اثر ڈال دیا اور میری نگرانی میں تمہاری پرورش دشمن کے راج محل میں

عَلٰي عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ

ہوتی رہی۔ (۳۹) یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ تمہاری بہن دریا کے کنارے کنارے چلی آرہی تھی کہ صندوق کے پہنچنے کی جگہ معلوم کرے اور وہ بولی کیا میں تم کو ایسے گھر بار کا پتہ

يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ

دوں جو اس بچہ کی اچھی طرح پرورش کرے اس طرح ہم نے موسیٰؑ تم کو تمہاری ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا غم دور ہو جائے اور تم نے جوان ہو کر ایک آدمی

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڣ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ

کا قتل بھی کر دیا تھا جس کے سبب تم کو افسوس تھا ہم نے اس غم کو بھی دور کر دیا اور بہت سی آزمائش کے وقت ہم نے تم کو کامیاب کر دیا۔ پھر مدین میں گھر بار کی زندگی

اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

میں تم نے کئی برس گزران کیا اور پھر تم ایک خاص اندازے پر آ گئے اے موسیٰؑ۔ (۴۰) اور میں نے اپنے کام کے لئے تم کو خاص طور پر پسند

لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

فرمایا ہے۔ (۴۱) اب تم جاؤ میری نشانیاں لے کر اور اپنے بھائی کو بھی ساتھ کر لینا اور میرے ذکر میں ذرا بھی سستی نہ برتنا۔ (۴۲)

ف ۴۰ اس آیت میں کئی باتیں معلوم کرنی چاہئیں۔ اول یہ کہ حضرت موسیٰؑ کو ایک بہن بھی تھی اور نبی کو بھائی ہونا بہن ہونا ثابت ہوا کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے۔
(۲) اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
(۳) حضرت موسیٰؑ نے مدین میں گھر سنسار آباد کیا اور کئی سال وہاں رہے۔
معلوم ہوا کہ نبی کے گھر بار بیوی بچے بھی ہوتے ہیں۔
دیکھئے مزید تفصیل کے لئے (۲۸) قصص آیت ۱۱، ۱۲ اور ۲۶

وقف لازم

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ﴿۱۰﴾

میں تمہارے لئے وہاں سے آگ کا شعلہ لے آؤں یا پھر آگ کی روشنی میں صحیح راستہ معلوم کرکے آؤں۔ و۱۰

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی ﴿۱۱﴾ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

بس جب وہ آگ کے قریب پہنچے تو انھیں آواز سنائی دی کہ اے موسیٰؑ و۱۱ بے شک کہ میں اور صرف میں ہی تیرا رب ہوں یہ طوی کی وادی کا مقدس مقام ہے جہاں تم آ پہنچے ہو،

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ﴿۱۳﴾

اب تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ و۱۲ اور میں نے اپنے کام کے لئے تجھے منتخب فرمایا ہے، بہت دھیان سے سن جو تیری طرف وحی کی جارہی ہے۔ و۱۳

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾

بے شک کہ میں اور صرف میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں تو عبادت کر نا صرف میری اور فقط میری ہی اور دھیان سے سن کہ نماز کو قائم رکھیو میری یاد کیلئے ﴿۱۴﴾

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی ﴿۱۵﴾

یہ بات یقینی ہے کہ قیامت آکر رہے گی اور میں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ اس کے آنے کے وقت کو چھپائے رکھوں تاکہ ہر جان اپنی دوڑ دھوپ اور محنت کا پورا پورا بدلہ پاسکے۔ ﴿۱۵﴾

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰی ﴿۱۶﴾

جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا تم چوکنے رہنا کہ کہیں وہ تمہیں قیامت پر ایمان سے بے فکر نہ بنادے ایسا آدمی تو بس اپنی من چاہی باتوں پر چلتا ہے اگر تم نے اس کا کہا مانا تو تم بھی تباہ ہو جاؤ گے ﴿۱۶﴾

وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ

اور اے موسیٰؑ تمہارے داہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے۔ ﴿۱۷﴾ موسیٰؑ نے عرض کیا یہ تو میری لاٹھی ہے جس سے ٹیکہ سہارا لیتا ہوں اور اس کے ذریعہ اپنی بکریوں

اَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

کے ریوڑ پر درخت کے پتے جھاڑ لیتا ہوں اور میرے لئے اس لاٹھی سے اور بھی بہت سے کام نکل جاتے ہیں۔ ﴿۱۸﴾ رب نے حکم دیا کہ موسیٰؑ اس لاٹھی کو نیچے

یٰمُوْسٰی ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫ قف

ڈال دے۔ ﴿۱۹﴾ موسیٰؑ نے حکم کی تعمیل کی اور فوراً عصا کو نیچے ڈال دیا تو وہ یکایک تیز دوڑتا اچھلتا سانپ بن گیا۔ ﴿۲۰﴾ اللہ نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لو اور ڈرنا نہیں جیسے ہی تم اسے پکڑو گے ہم فوراً

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

اس کو اس کی پہلی حالت میں واپس تبدیل فرمادیں گے۔ ﴿۲۱﴾ اور اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں بازوؤں کو سکیڑتے ہوئے داخل کرو۔ وہ بغیر کسی داغ دھبے کے

بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ﴿۲۲﴾ ۙ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿۲۳﴾ ۚ

سفید روشنی پھیلاتا ہوا باہر نکل آئے گا یہ ایک دوسری نشانی ہوئی۔ ﴿۲۲﴾ ابھی تو اپنی بڑی بڑی نشانیوں میں تمہیں اتنا ہی ہم نے دکھایا ہے ﴿۲۳﴾

اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۲۴﴾ ع قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ ۙ وَ

اب تم فرعون کی طرف جاؤ کہ وہ بہت شرارت پر اتر آیا ہے۔ ﴿۲۴﴾ موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔ ﴿۲۵﴾ اور

و۱۰ معلوم ہوتا ہے کہ مدین سے واپسی پر مصر کو جاتے وقت حضرت موسیٰؑ کے اس سفر میں ان کی اہلیہ ساتھ میں تھیں وقت اندھیری رات کا رہا ہوگا آگ کی ضرورت در پیش ہوگی۔ یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ جنگل کے علاقے کے اس سفر میں رات کے وقت حضرت موسیٰؑ سفر کا راستہ بھول گئے تھے۔

و۱۱ حضرت موسیٰؑ کو دور سے جو آگ نظر آرہی تھی اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی کی ایک کرن تھی جس کا ظہور اس درخت پر ہوا۔ سورۂ قصص (۲۸) آیت نمبر ۳۰ میں اس کا تذکرہ آوے گا۔

و۱۲ معلوم ہوتا ہے کہ کوہِ طور کے دامن میں داہنی جانب کے کشادہ میدان کو طُوٰی فرمایا گیا ہے جس کا اشارہ سورۂ قصص کی ۳۰ نمبر کی آیت میں بھی آیا ہے یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو جگہ اللہ تعالیٰ کے نام کی ادب کی ہو وہاں جوتیاں اتار دینی چاہئیں۔

و۱۳ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جس کسی کو اپنا پیغمبر بناتا ہے اسے وہ خود ہی پسند فرمالیتا ہے۔ اور اسے نبوت عطا فرماتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اٹھ کر کھڑا ہو اور اپنی مرضی سے وہ اللہ کا رسول بن جائے منصبِ رسالت اور منصبِ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں یعنی اللہ کیطرف سے کسی بندے کو اللہ کے حکم سے نبوت اور رسالت عطا فرمائی جاتی ہے کبھی نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص محنت و مشقت کرے، ریاضت کرے، خوب علم حاصل کرے، عمل کرے اور مال و دولت سے مالا مال ہو جاوے اور حکومت و سلطنت کی طاقت حاصل کرے یا اس سے بھی زیادہ اپنی کمائی سے کوئی بڑے سے بڑا مقام حاصل کرلے تب بھی اس کسب سے وہ نبوت کو حاصل نہیں کرسکتا کوئی شخص زیادہ معلومات حاصل کرنی چاہے تو ان آیات پر نظر ڈالے (۶) الانعام ۱۲۵ (۴۳) زخرف ۳۱-۳۲

ع ۱ ۲۴ ۱۰

لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سب کو اس نے گھیر لیا ہے اور ایک ایک کی گنتی کا شمار اس کے پاس محفوظ ہے ﴿٩٤﴾ اور تمام کے تمام قیامت کے دن اس کے پاس اکیلے حاضر

فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

ہوں گے ف٩٥ ﴿٩٥﴾ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل میں لگے رہے ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں خدائے رحمٰن محبت پیدا

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

کر دے گا۔ ف٩٦ ﴿٩٦﴾ ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ عذاب سے بچنے کی جن کو فکر ہو ان کو تم نجات کی بشارت سنا دو اور

وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ

جھگڑالو قوم کے نام ہمارا نوٹس جاری کر دو ف٩٧ ﴿٩٧﴾ ان سے پہلے بھی بہت سے زمانے کے لوگوں کو ہم نے ہلاک اور برباد کر کے بے نشان کر ڈالا

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

کیا تم کو ان میں سے کسی ایک کی بھی سرسراہٹ یا کسی کے پاؤں کا کھٹکا یا آہٹ سنائی پڑتی ہے۔ ف٩٨ ﴿٩٨﴾

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ طٰہٰ مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی گئی اس میں اللہ کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے آیات ١٣٥ اور رکوع ٨ ہیں۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

طاہا ﴿١﴾ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں فرمایا کہ آپ اتنی مشقت اور تکلیف اٹھائیں۔ ﴿٢﴾ بلکہ یہ تو نصیحت نامہ ہے ہر اس شخص کے لئے جسے اللہ

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ

کا ڈر ہو گا۔ ﴿٣﴾ یہ کلام تو اس نے نازل فرمایا ہے جس نے زمین کو پیدا کر دیا اور آسمانوں کو اونچا اٹھا دیا۔ ﴿٤﴾ رحمٰن بڑا عالی شان

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَ

ہے عرش پر صرف اسی کی جلوہ فرمائی ہے۔ ﴿٥﴾ جو بھی ہے سب کا سب اسی کا ہے چاہے آسمانوں میں ہو زمین میں ہو یا ان دونوں کے بیچ ہو یا مٹی کی ہر

مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

گیلی باریک پرت کے نیچے یا پاتال میں ہو۔ ﴿٦﴾ اگر تو پکار کر بات بولے یا نہ بولے تو بس وہ تو بے شک بہت چھپی ہوئی اور گہرے بھید کی

السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ

بات بھی جانتا ہے۔ ﴿٧﴾ ایسی شان والا اللہ ہے کہ اس کے سوا دوسرا معبود کوئی کیسے ہو سکتا ہے بلکہ تمام اچھے اچھے نام اور سب سے بہترین نام اسی کے ہیں ﴿٨﴾ ورلے نبی کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ

تم کو موسیٰؑ کی بات پہنچی ہے۔ ﴿٩﴾ جب موسیٰؑ نے آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہو: مجھے آگ دکھائی دے رہی ہے تاکہ

منزل ٤

ف٩٥ یہ نہ ہوگا کہ دنیا کا کوئی بادشاہ قیامت کے دن اپنے وزیر لشکر کو لے کر حاضری دے گا بلکہ تن تنہا ایک ایک کو اپنی حاضری الگ الگ دینی لازم ہوگی (٦) الانعام آیت ٩٥ بھی دیکھ لیجئے۔

ف٩٦ ایمان اور نیک عمل پر جمے رہنے سے مشرکوں کی دشمنی محبت میں تبدیل ہو سکتی ہے مخلوق کے دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اللہ کے لئے ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں کہ جو ابتک بغض و عداوت میں لت پت تھے اللہ انہیں ایمان والوں کا دوست بنا دیوے

ف٩٧ اہل فقہ کے نزدیک جس شخص پر قرآن مجید آسان ہو گیا یعنی اس کی تعلیم و تذکیر تو اس پر واجب ہے کہ قرآن مجید کے ذریعہ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے۔ جو کوئی بھی اللہ کے عذاب سے بچنا چاہے اسے نجات کا راستہ مل جائے گا اور واجد جھگڑالو سخت دل قوم کو بھی اس سے آگاہ کر دیا جائے چاہے کوئی ملنے یا نہ مانے مگر اللہ کا کلام سب کو ہانکے پکارے سنا دیا جائے۔

نصف ٩ ع ٦

ف٩٨ اگلے زمانے کے بہت سے لوگ بڑے دبدبے اور حکومت والے، طاقت اور مال والے جب اللہ کی نافرمانی سے باز نہیں آئے تو اللہ نے ایسی بے شمار قوموں کو زیر زمین کر دیا اسی لئے ہم نے ترجمہ میں ان کی ہلاکت کے ساتھ بے نشان کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی مرکھپ کر ایسے گمنام ہوئے کہ اللہ کے سوا اب ان کو کوئی جانتا پہچانتا بھی نہیں ایک زمانہ ان کی شان و شوکت کا تھا اب ان کے دبدبے اور دھاک تو ختم ہوئے پاؤں کی آہٹ بھی سنائی نہیں دیتی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے (٢٩) العنکبوت ١٣، ١٤ (١٤) ابراہیم ٩ (٢٢) الحج ٤٥

وقف لازم

الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ

جو ہماری آیتوں کے سامنے آنے کے بعد بھی مُکر گیا اور کہنے لگا کہ مجھے تو بس مال چاہیے اور بیٹے چاہیئے ۔ ف۷۷ کیا اس کو غیب کی اطلاع مل گئی

اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَ نَمُدُّ

یا رحمٰن سے اس نے کوئی وعدہ لے لیا تھا ۔ ف۷۸ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ وہ غلط سمجھا ہے۔ وہ جو کہہ رہا ہے ہم نے لکھ رکھا ہے اور

لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّ نَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَ یَاْتِیْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَ اتَّخَذُوْا

ہم عذاب میں اسے خوب لمبا کھینچ لیں گے ۔ ۷۹ اسکا خیال تھا کہ یہ چیزیں سب اسی کی ہیں جبکہ ان کے وارث تو ہم ہو چکے اور یہ آجائیگا ہمارے پاس اکیلا ہوگا ۸۰ اور یہاں سمجھ رکھے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَیَكْفُرُوْنَ

اللہ کے سوا اور بھی بہت ساروں کو معبود تاکہ ان کا زور بڑھ جائے ۔ ف۸۱ ہرگز ان کا زور نہیں چل سکے گا بلکہ ان کی عبادت کا انکار کرکے

بِعِبَادَتِهِمْ وَ یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ

یہ جعلی معبود الٹے ان کے مخالف اور دشمن ہو جائیں گے ۔ ف۸۲ کیا تم کو معلوم نہیں کہ کافروں پر ہم شیطانوں کو چھوڑتے ہیں۔ یہ

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

شیاطین ان کو اچکاتے اچھالتے رہتے ہیں۔ ف۸۳ تم ان کے فیصلہ کے لئے جلدی نہ کرو ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اپنی گنتی میں محفوظ کر رکھا

عَدًّا ﴿۸۴﴾ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ

ہے ۔ ۸۴ اس دن کا انتظار کرو جب پرہیزگار لوگ رحمٰن کے دربار کی شاہی مہمانی میں حاضری کے لئے وفد کے وفد جمع ہوں گے ۔ ۸۵ ہانک کر لائے ہوئے مجرموں کو ہم جمع کریں گے

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ

جہنم کے سامنے کہ مارے پیاس کے ان کا برا حال ہوگا ۸۶ وہاں سفارش کا اختیار کسی کو بھی نہ ہوگا ہاں رحمٰن سے جس نے وعدہ لے رکھا ہو

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا

تو اور بات ہے ۔ ۸۷ ان کی بکواس ہے کہ اللہ کو بھی صاحب اولاد بتاتے ہیں ۔ ۸۸ بڑی سخت بات تم لوگوں نے کہدی

اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ

ہے ۸۹ ایسی سخت بات کہ اس پر آسمان پھٹ پڑیں گے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور پہاڑ تھر تھر کانپ کر گر

هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ

پڑیں گے ۹۰ کہ ان بے ایمانوں نے رحمٰن کے لئے اولاد کا دعویٰ کر ڈالا ۔ ۹۱ کسی کو اولاد بنا لینا رحمٰن کی شان کے خلاف بات

وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾

ہے ۔ ۹۲ آسمان اور زمین میں ہر ایک کو اس کے دربار میں بندہ کی حیثیت سے ہی حاضری دینا ہے ۹۳

ف۷۷ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کا پیغام پہنچ چکا ہوتا ہے اب ان کو آخرت کے انجام سے باخبر ہونا چاہیے مگر ان کو مال اور اولاد سے کام ہے یہ مل گیا تو ان کے سنبھالنے سنوارنے میں لگے ہیں اور اسی سے مرتے دم تک فرصت نہ پا سکے۔

ف۷۸ یعنی مال او لاد کا انجام اسے غیب سے معلوم ہو گیا یا اس نے اللہ سے کوئی معاہدہ وعدے کا کر لیا تھا کہ مال اولاد سے اس کا کام آخرت میں بھی چل جائے گا جب کہ مال اولاد کچھ اللہ کے قرب کا ذریعہ نہیں اصل تو ایمان اور نیک عمل ہیں جو اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں مال اولاد بھی اگر ایمان اور نیکی کا ذریعہ بن گئے تو سبحان اللہ ورنہ ایمان اور عمل صالح اصل ہے باقی کسی کی کچھ اہمیت نہیں۔

ع ۵ / ۱۷ / ۸

ف۸۰ ہر آدمی اللہ کے پاس الگ الگ جانے والا ہے کوئی کسی کا ساتھی نہیں۔ سب کو اپنا اپنا حساب اکیلے دینا ہے قبر میں بھی آدمی اکیلا ہی جاتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ کچھ رشتے ناطے والے بھی ساتھ دفن ہو جاتے ہوں سب مال اسباب کا اصل وارث اللہ ہے۔ اسی مضمون کی دو آیات اور بھی دیکھ لیجیے:

وقف لازم

(۶) الانعام آیت ۹۵ (۱۹) مریم آیت ۹۵

ف۸۱ یہاں جو بھی شرک کرتا ہے، معبودوں کی بھیڑ جمع کرتا ہے تاکہ اس کی عزت، دبدبہ اور زور بڑھ جائے مگر بتا دیا گیا کہ اللہ کے یہاں یہ کچھ کام نہ آوے گا بلکہ اُلٹا وبال کا سبب ہوگا۔

وقف لازم

ف۸۲ مزید تفصیل کے لئے دیکھیے:
(۱۰) یونس آیت ۲۸ سے ۳۰،
(۲) البقرہ آیت ۱۶۶، ۱۶۷
(۴۱) حٰم السجدہ آیت ۲۹

ف۸۳ کتوں کو جس طرح کسی پر چھوڑا جائے اسی طرح شیاطین کافروں پر چھوٹے ہیں ان کو حق کی مخالفت میں اکسا کر ہر طرح بے یقین کر ڈالتے ہیں۔

حَيًّا ﴿۶۶﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾

جائے گا ﴿۶۶﴾ کیا ایسے انسان کو یہ بات یاد نہیں رہی ہے کہ اس کے پہلے ہم اس کو پیدا کر چکے ہیں جب کہ وہ کوئی چیز نہیں تھا ۔ ﴿۶۷﴾

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾

بس تیرے رب کی قسم ضرور ہم حشر کے دن ان سب کو اور شیطانوں کو گھیر گھار کر اکٹھا کر کے جہنم میں ڈالنے کے لئے گھٹنوں کے بل جمع کریں گے ۔ ﴿۶۸﴾

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾

پھر ہر گروہ اور فرقے میں سے کھینچ کھینچ کر ان سب کو جمع کر لیں گے اور کون کون ان میں سے رحمٰن کی نافرمانی میں سخت تھا اسے گھسیٹ کر سامنے لایا جائے گا ﴿۶۹﴾

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا

پھر ہم کو خوب معلوم ہے کہ اب ان میں سے کس کس کو جہنم میں داخل کیا جانا ہے ۔ ﴿۷۰﴾ تم میں سے ایک ایک کے لئے جہنم کے اوپر سے گزرنا

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّ

ضروری ہے اور یہ تمہارے رب کا پکا فیصلہ ہے ۔ جو لاگو کر کے دکھایا جائے گا ﴿۷۱﴾ پھر ہم نجات دے کر سلامتی سے گزار دیں گے ان سب لوگوں کو جو ہم سے ڈر کر زندگی

نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

گزارتے ہوں گے اور تمام ظالموں کو گھٹنوں کے بل دوزخ میں پھینک دیں گے ۔ ﴿۷۲﴾ اور جب ایسے کافروں پر ہماری صاف صاف اور کھلی ہوئی آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو یہ لوگ ایمان والوں

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ

سے کہا کرتے تھے کہ ہم دونوں فریق میں حیثیت کا مقام کس کا اچھا ہے اور کس کی مجلس میں چہل پہل اور رونق زیادہ

نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿۷۴﴾

ہے ۔ ﴿۷۳﴾ ان سے پہلے ہم نے بہت سے زمانہ کے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا ہے جو سامان اسباب میں ان سے بہت بڑھ چڑھ کر تھے اور دبدبہ دکھاوا بھی ان کا خوب تھا ۔ ﴿۷۴﴾

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا

آپ کہہ دو جو گمراہی میں پھنسنا چاہتا ہے تو رحمٰن بھی اسے لمبی مدت کی ڈھیل دے گا یہاں تک کہ یا تو ہمارے وعدے کے مطابق ان کو عذاب کا سامنا کرنا ہوگا ۔

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

یا پھر قیامت کا موقع تو ہر حال میں ان کے سامنے آ کر رہے گا ۔ تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ خیر کو چھوڑ کر شر کے مکان میں کون گھر گیا تھا ۔ اور لشکر

شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ

جتھے میں کمزور کون ثابت ہوا ۔ ﴿۷۵﴾ ہدایت کی طلب والوں کو اللہ تعالیٰ اور زیادہ ہدایت سے نوازے گا اور نیک کام آپ کے رب کے

وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ أَفَرَأَيْتَ

یہاں بہتر شکل میں باقی رہنے والے ہیں ۔ جس کا بھرپور ثواب ملنا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانے کے وقت اس کا انجام بہت اچھا ہوگا ۔ ﴿۷۶﴾ بھلا دیکھ تو اس کا حال

منزل ۴

ف۶۷ آدمی جب کچھ نہیں تھا تب اس دنیا کی زندگی میں جس خالق نے اسے لاموجود کیا اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ اسی آدمی کو مارنے کے بعد پھر قبر سے نکال کر اٹھا کر کھڑا کر دے ۔

ف۶۸ سے ۷۱ تک : حدیث شریف میں پل صراط کا بیان بڑی تفصیل سے آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حشر حساب سے فارغ ہونے کے بعد جنت میں جانے والوں کو بھی راستہ دوزخ کے اوپر سے پار کرنا پڑے گا یعنی ہر ایک کو جہنم سے گزرنا ہے دوزخی دوزخ میں گر پڑیں گے راستہ پار نہ کر سکیں گے اور جنتی اللہ کی مہربانی کے صدقے اپنے ایمان وعمل کے نور سے بڑی تیزی سے سلامتی کے ساتھ جہنم کے اوپر سے گزر کر جنت کی سرحد میں جا پہنچیں گے ۔ ملاحظہ ہو ۵۷ الحدید آیت ۱۲ تا ۱۴ ۔ یہ تمام آیات اور حدیث شریف میں آئے بیانات سے معلوم ہوا کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے دنیا سے موت کے وقت رخصتی ہوگی ۔ قبر حشر وحساب پھر جہنم اور بعد میں جنت ہے اللہ کی رحمت یعنی جنت باطن میں ہے ظاہر میں دنیا حشر وحساب اور جہنم کا سفر ہر جگہ تکلیف بعد میں راحت ہی راحت البتہ شہید کے لئے یہ سب چکر نہیں ہے براہ راست اللہ کی رضا تک حاصل ہوئی کہ اگر اللہ کسی شہید کے لئے آج فیصلہ فرمائے تو اسے آج ہی آج جنت میں داخلہ دے سکتا ہے ۔ دیکھئے : ۳۶ یٰسین ۔ آیت ۲۶ تا ۲۷ ۔

ف۷۴ ظاہری چمک دمک اور زندگی کا ساز و سامان حکومت کی قوت فوج فراٹا اور آج کی مشینی طاقت بھی دیکھ لیجئے کہ جن کو حاصل ہے وہ ایمان والوں کے مقابلہ میں بڑی اکڑ بتاتے ہیں اور اتراتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ہر زمانہ میں ایسے طاقت ور لوگ ہوتے رہے مگر آج ان کا وجود نہیں بلکہ بعضے تو ایسے گمنام بے نشان مرے کہ خدا کے سوا ان کو کوئی جانتا بھی نہیں ۔

مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز وَّمِنْ

اولادِ آدم میں سے تھے۔ نوحؑ کے ساتھ جن کو ہم نے کشتی پر سوار کیا تھا پھر ان کی نسل کے تھے۔ اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں بھی نبی ہوئے

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ز وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اِذَا تُتْلٰى

ان سب کو ہم نے ہدایت کے راستے پر چلا دیا اور ان سب کو پسند فرمایا جب جب ان پر رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں تو یہ سب

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

خوب روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے۔ و(٥٨) ان کے بعد جو لوگ ان کے جانشین ہوئے ان میں بعض ایسے

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا لا ﴿٥٩﴾

بھی ناخلف ہوئے جنہوں نے نماز کو بھی چھوڑ دیا۔ اور اپنی من چاہی خواہش کے حاصل کرنے کے چکر میں پڑ گئے بس ایسے لوگ گمراہی کی گہری گھاٹی میں جا گرے و(٥٩)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

ہاں مگر جو توبہ کر لیوے اور ایمان پر آکر نیک عمل میں لگ جائے تو ایسے لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور یہ لوگ ہر طرح کے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا لا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

نقصان سے بچ جائیں گے (٦٠) ایسی ایسی ہمیشہ رہنے کی جنتیں جو آج غیب میں ہیں۔ رحمٰن نے اپنے بندوں سے جس کا

بِالْغَيْبِ ط اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ط

وعدہ کر رکھا ہے یقیناً اس کا وقت آکر رہے گا۔ و(٦١) وہاں پر اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات ان کو سنائی نہ دے گی۔ ہر طرح سے

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ

ان کی سلامتی کا ماحول بنا رہے گا اور ان کے کھانے کا صبح و شام مسلسل انتظام جاری رہے گا (٦٢) یہ جنت جس کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے وارث ہمارے بندوں میں سے صرف

عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ج لَهٗ مَا بَيْنَ

وہ متقی لوگ ہو سکیں گے جن کو ہمارا خوف و لحاظ رہتا تھا (٦٣) اور اے محمدؐ ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر تو اتر ہی نہیں سکتے، اسی کی بادشاہی اور سلطنت ہمارے

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ج وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ج ﴿٦٤﴾ رَبُّ

آگے اور پیچھے اور ان سب کے بیچ ہر وقت موجود ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ (٦٤) ہمارے رب کی شان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ط هَلْ

یہ ہے کہ تمام آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر ہر چیز کا وہی اکیلا رب ہے بس اسی ایک کی بندگی کئے جاؤ اور اسی ایک کی بندگی پر صبر و ہمت سے جمے رہو، کیا اس اللہ کا ہم صفت اور

تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ع ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

ہم نام اس کے جیسا کوئی اور بھی تمہارے علم میں ہے (٦٥) اور وہ انسان بھی بڑا احمق ہے جو کہے جا رہا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو کیا مجھے زندہ کرکے پھر سے نکالا

و٥٨ اس آیت سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اللہ کے تمام نبی اور رسول بنیادی طور پر اولادِ آدم ہیں یعنی غیر آدم نہیں ان میں کوئی نوحؑ کی نسل میں سے تھا تو کوئی ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی نسل میں سے تھا کوئی بھی اولادِ آدم سے باہر کا نہیں اللہ کے سب نبی ہدایت یافتہ تھے اور انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے اللہ نے ان کو نبی بنایا تھا۔ خدائے رحمان نے آسمان سے جو کلام نازل فرمایا اس کی تلاوت چاہے خود کریں یا کوئی دوسرا اس کلام اعلیٰ کو انہیں پڑھ کر سنائے تو یہ لوگ اللہ کی محبت، ادب اور خوف سے روتے ہوئے زمین پر سجدہ ریز ہو کر گر پڑتے تھے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ پر جب ان کے اصحاب قرآن کی کوئی سورۃ پڑھ کر سناتے تو آپ خوب روتے تھے۔

السجدۃ

مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے:
(٦) الانعام آیت ٨٨ (٣) آلِ عمران آیت ٣٣، ٣٤ (١٣) الرعد ٣٨۔

و٥٩ کسی کسی نبی کی امت میں اول کے لوگ توحید خالص اور نیکی پر خوب قائم رہے بعد میں ناخلف لوگ مذہبی گدیاں قائم کر کے ان کے نام سے دین دھرم چلانے لگے لیکن عمل کے لحاظ سے اتنے گرے کہ بے نمازی ہو گئے اور دنیا کی عیش پرستی میں ڈوبے جیسے ہمارے ملک میں بھی بزرگوں کی مزاروں کے بہت سے سجادہ نشین آج بھی تارک الصلاۃ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو گانجے شراب اور ناچ گانے میں بھی خوب لذت لیتے ہیں اور نام کی مذہبیت کی دکان بھی ساتھ ہے جس پر تختی دین کی لگی ہے۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: (٧) الاعراف آیت ١٦٩ (٣) آلِ عمران آیت ١٨٧

و٦١ جنت آج غیب میں ہے موت کے بعد اور حشر کے دن مشاہدے کی چیز ہو جائے گی۔

ع ۴ ١٥ ٧

لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا (٤٦) قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ

خبردار اگر باز نہ آئے تو پتھروں سے مار ڈالوں گا ورنہ چلے جاؤ یہاں سے مدتوں تم کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ (٤٦) تب ابراہیمؑ بولے، اچھا بابا، تم کو سلام۔ اب میں چلتا ہوں۔ ہاں آپ کے

لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا (٤٧) وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ

لیے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا وہ میرے لیے بڑا مہربان ہے (٤٧) تم سے اور اللہ کے سوا جس کسی سے بھی تم دعا کرتے ہو میں نے پیچھا چھوڑا لیا اب میں

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا (٤٨)

چلا یہاں سے میں تو صرف اپنے رب سے دعا کرنا صحیح سمجھتا ہوں۔ بڑی امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے دعا کر کے کبھی ناکام نہیں رہوں گا۔ ف (٤٨)

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

غیر اللہ کی بندگی کے خلاف آواز اٹھا کر ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے ناطہ توڑ لیا۔ تب ہم نے اسے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا فرمائے

وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا (٤٩) وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ

اور ہم نے ان سب کو نبوت بھی عطا فرمائی۔ (٤٩) اپنی رحمت سے ان سب کو خوب خوب بھرپور حصہ ہم نے دیا اور آنے والے

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (٥٠) ۧ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۙ

دور کے لوگوں کی زبانوں پر ان کی سچائی اور نیک نامی کے تذکرے بلند فرمائے۔ (٥٠) اور اس کتاب میں موسیٰؑ کا تذکرہ بھی کردو بے شک وہ بھی

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا (٥١) وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

ہمارے مخلص بندے تھے جو رسول تھے اور نبی بھی تھے۔ ف (٥١) اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ہم نے موسیٰؑ

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا (٥٢) وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

کو طور پہاڑ کی داہنی جانب سے آواز دی اور اہم بات بتانے کے لیے انھیں قریب بلایا۔ (٥٢) اور اپنی خاص رحمت ان پر یہ بھی کر دی کہ ان کے بھائی ہارونؑ کو بھی ہم

هٰرُوْنَ نَبِيًّا (٥٣) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

نے نبی بنایا۔ (٥٣) اور اس کتاب میں اسماعیلؑ کی یاد بھی تازہ کر دو یقیناً وہ وعدے کے بڑے سچے پکے انسان تھے جن کو رسول

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ (٥٤) وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ

اور نبی بنایا گیا۔ ف (٥٤) اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی بڑی تاکید کرتے رہتے تھے اور اپنے رب کو ایسا راضی

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (٥٥) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

کر لیا کہ منظورِ نظر بن گئے۔ (٥٥) اور اس کتاب میں ادریسؑ کا تذکرہ بھی کر دو صداقت کو بہت عام کرنے والے رسول نبی

نَّبِيًّا ۙ ۖ (٥٦) وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (٥٧) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

تھے۔ ف (٥٦) اور ہم نے ان کو بہت اونچا اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا (٥٧) یہ سب تذکرہ ہوا اللہ کے نبیوں کا جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور یہ لوگ

منزل ۴

ف ۴۸ معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا دعوتِ ابراہیمی کے خلاف ہے۔

ف ۵۱ اللہ کا خالص بندہ ہو جانا مومن کا عین مقصود ہے۔ اللہ کے تمام نبی رسالت پر مامور ہونے کے قبل مخلص اور خاص الخاص ایک اللہ سے محبت اور تعلق میں عام لوگوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

ف ۵۴ ہر نبی اور رسول میں ایک خاص وصف رہتا ہے جو دوسرے اوصاف پر غالب ہوتا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کو دعا اور مناجات میں تاثیر عطا کی گئی، حضرت سلیمانؑ کو تقریر، فتح و سلطنت میں زور عطا کیا گیا۔ حضرت ایوبؑ میں صبر کی صفت غالب رہی۔ حضرت ابراہیمؑ میں توحید کی حنیفیت صادقہ کا غلبہ تھا۔ اسی طرح یہاں حضرت اسماعیلؑ کا ایک اہم وصف بیان فرمایا گیا کہ وعدے کے بہت پابند تھے۔

ع ٣ / ١٠ / ٦

ف ۵۶ کتاب اللہ کے درس و تدریس کی خدمت بہت کثرت سے انجام دیتے تھے اس لیے نام ادریسؑ مشہور ہوا حساب کتاب، ستاروں کی چال و گردش کی معلومات اور کپڑے سینا بھی ان کی ایجاد ہے۔ تورات میں ان کا نام حنوک بتایا ہے۔ صفاتی نام ادریسؑ ہے قرآن میں اسی نام سے تعارف کرایا گیا ہے جیسے ابراہیمؑ خلیل مشہور ہیں اور موسیٰؑ کلیم اللہ کے نام سے بھی پہچانے جاتے ہیں اور حضرت یونسؑ کے لیے صاحب الحوت، ذاالنون کا خطاب بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے۔

فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾

ہو جاتی ہے وہ کام ہوگیا۔ (۳۵) اور عیسیٰؑ کی دعوت تو یہ تھی کہ بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب صرف اللہ ہے بس سیدھا راستہ چاہتے ہو تو صرف اللہ کی عبادت کئے جاؤ (۳۶)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ

بس ان ٹولیوں نے آپس میں اس واقعہ میں خوب اختلاف کیا لیکن ایک بڑے دن میں شہادت اور گواہی جب قائم ہوگی تب ان کافروں اور منکروں کو بڑی بربادی

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

کا سامنا ہوگا۔ (۳۷) آج موقع ہے کوئی سچا ہے خوب سن لے اور اچھی طرح دیکھ لے لیکن جب یہ ظالم قیامت کے دن ہمارے حضور پیشی میں طلب کئے

الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ

جائیں گے تب سب پر کھل جائے گا کہ یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے (۳۸) ڈرنا دو ان کو پچھتانے اور افسوس کرنے کا دن آ رہا ہے جب تمام معاملات کا آخری فیصلہ

الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

کر دیا جائے گا۔ جب کہ یہ لوگ آج غفلت میں پڑے ہیں اور سچی بات کو نہیں مان رہے۔ (۳۹) زمین کے وارث صرف ہم اکیلے ہوں گے اور جو

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

کچھ زمین پر ہے وہ سب کا سب صرف ہمارا ہے اور سب کو ہمارے پاس لوٹ کر واپس آنا ہے۔ (۴۰) اس کتاب میں ابراہیمؑ کا تذکرہ بھی کر دو۔

اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

بے شک وہ اس شان کے نبی تھے جنھوں نے سچ کو خوب عام کر دیا۔ (۴۱) جب انھوں نے اپنے والد سے کہا کہ اے میرے ابا جان آپ ایسوں

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ

کی عبادت میں کیوں لگے جو سنتے نہیں اور دیکھ بھی نہیں سکتے اور آج تک کسی چیز میں آپ کو کچھ بھی کام آکر نفع بھی نہیں پہنچا سکے (۴۲) ابراہیمؑ نے یہ بھی کہا کہ ابا جان میرے پاس

جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

صحیح صحیح علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ بس اب آپ میری بات مان لیجئے۔ تو میں آپ کو سیدھا صحیح راستہ دکھا سکوں گا (۴۳)

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

ابا جان شیطان کی بندگی کے جال میں نہ پھنسنا۔ واقعی شیطان تو رحمٰن کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ (۴۴)

يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

اے میرے باپ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں آپ رحمٰن کے عذاب میں دھر نہ لیے جائیں اگر ایسا ہوا تو آپ شیطان کے

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ

ساتھی دار بن جاؤ گے۔ (۴۵) ان کا باپ جواب میں بولا کہ اے ابراہیمؑ یہ سب کیا کہہ رہے ہو کیا تم میرے معبودوں سے پھر گئے ہو جو ایسی باتیں کرتے ہو، رک جاؤ

ف ۳۵ دنیا میں ہر ایک کی حاجت ہے کہ ساتھی ہو وزیر ہو مشیر ہو وارث ہو اور مرنے کے بعد اس کے کام کو سنبھالے اسی لیے بیٹے کی خواہش انسانیت کی فطرت ہے لیکن یہی بات اللہ کے لئے عیب ہے مشرک لوگ جب دیکھو تب اللہ کو اپنے اوپر قیاس کر کے اس کی صفات تجویز کرتے ہیں جب کہ اللہ کو کسی وزیر وارث کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں اور اسے بھلا کیوں کسی کی حاجت ہو جس کے فرمان سے ہر کام فوراً وجود میں آجاوے۔

ف ۳۶ عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت بھی تمام نبیوں کی دعوت کی طرح صرف ایک اللہ کی بندگی کی تھی لوگوں نے بعد میں انھیں کو خدا کا بیٹا بنا کر ان کو بھی عبادت میں شریک کر لیا۔

وقف لازم ۲ ع ۲۵ ۵

ف ۳۷ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تب لوگوں نے آپس میں ہر طرح کے قصے کہانیاں گڑھ لیں اس میں کچھ سچ تھا اور باقی جھوٹ ملایا گیا اختلاف کی ایک معجون مرکب بنی باپ بیٹا اور روح القدس کا عقیدہ ایجاد ہوا کسی نے مریمؑ کو مادرِ خدا بنا دیا اور ملعون ہوا تو کسی نے مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتایا۔ کسی نے کہا کہ خود مسیحؑ انسانی شکل میں دنیا میں آئے وہی خدا تھے ایسے سب غلط عقیدوں میں ایسی اختلاف ایسا زبردست ہوا کہ فرقے فرقے الگ الگ ہو کر امت ٹوٹ پھوٹ گئی۔ اللہ نے فرمایا کہ سچ بات اس وقت کھلے گی جب عیسیٰؑ خود گواہی دیں گے ایک بڑے دن میں جو قیامت کا دن ہوگا۔ تفصیل کیلئے دیکھئے سورہ "مائدہ" کا آخری رکوع۔

ف ۳۸ اللہ کی کتاب سن لے معلوم ہو جائے گا کہ اسے بیٹے کی حاجت نہیں بیوی کی حاجت نہیں لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ " اس کی شان ہے!

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

کا ایک جھرنا جاری فرما دیا ہے۔ (۲۴) اور کھجور کے اس درخت کی ڈالی کو اپنی طرف کھینچ کر ذرا سا ہلا دو تم پر تازہ تازہ کھجوریں

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

جھڑنے لگے گی۔ (۲۵) تازہ کھجوریں کھا کر جھرنے کا پانی پی لو اور آنکھیں ٹھنڈی رکھو اور کوئی آدمی بھی تم کو دکھائی پڑے تو صرف

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

یہی کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کے نام روزہ رکھنے کی نذر مان لی ہے بس آج میں کسی آدمی سے بات سنہ

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ

کروں گی۔ (۲۶) بس پھر وہ اس بچے کو گود میں لیے ہوئے اپنی قوم کے سامنے جیسے ہی آئی تو لوگ چیخ پڑے کہ اے مریمؑ تو نے ایسی چیز لائی ہے کہ اب تو غضب کا

شَيْـــًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ

طوفان اٹھ کھڑا ہوگا۔ (۲۷) اے ہارون کی بہن تیرا باپ کوئی برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں نے بھی پارسائی کے خلاف کبھی کوئی کام

اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

نہ کیا تھا۔ (۲۸) جواب میں مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کر دیا لوگ بول اٹھے کہ ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی آپ کی گود میں چھوٹا سا

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾

بچہ ہے (۲۹) بس ماں کی گود میں سے یہ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے۔ (۳۰)

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

میں جہاں کہیں بھی رہوں اللہ نے مجھے برکت والا بنایا ہے اور جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کی مجھے وصیت

دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ

کر دی ہے۔ (۳۱) اور مجھے حکم دیا کہ نیک سلوک اور خدمت سے میری ماں کا حق ادا کرتا رہوں اور اس نے مجھے کسی پر جبر کرنے سے اور سنگ دل بننے سے بچا لیا ہے (۳۲) اور جس دن میں پیدا کیا گیا

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى

اس دن مجھ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہوئی اور جس دن مجھے موت آوے گی اور جس دن مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اس دن بھی مجھ پر امن و سلامتی ہے۔ (۳۳) یہ سچے واقعات ہیں عیسیٰؑ کے جو بیٹے

ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ

ہیں مریم کے، یہی جو حق بات تھی وہ ہم نے فرما دی باقی ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ سچی بات میں بھی اختلاف اور شک و شبہ کرتے ہیں۔ (۳۴) یہ بات اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ کسی کو وہ اپنی اولاد بنائے۔ اللہ

يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کے لیے کسی کو بیٹا تجویز کرنا عیب کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اس کی شان اعلیٰ تو یہ ہے کہ جب کسی کام کا فیصلہ فرمائے تو اسے کسی کے سہارے مشورہ کی ضرورت نہیں صرف اتنا کہہ دینے سے وہ کام ہو جاتا ہے کہ اللہ فرما دے کر

ف۲۴ مریمؑ جب کھجور کے درخت کے پاس پہونچی تو حضرت جبرئیلؑ نے ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے ذرا دور نشیب سے خبر دی کہ آپ غم نہ کریں آپکے ربّ نے آپکے قدموں تلے پانی کا چشمہ جاری کر دیا ہے۔

ف۲۵ کھجور کا پھل دار درخت تھا ہر ڈالی پھل سے لدی ہوئی جھکی پڑتی تھی۔ کہا گیا ذرا سا ہاتھ لانبا کر کے ڈالی کو ہلا دو تازہ کھجور بارش کی طرح گرے گی۔ معلوم ہوا کہ کرامات میں بھی کبھی کبھی کچھ نہ کچھ تو محنت کرنی ہی پڑتی ہے چاہے ڈالی کا پکڑ کر ہلا لینا ہی کیوں نہ ہو۔

ف۲۶ بدنامی کے غم اور اندیشہ سے روتے روتے آنکھیں بھی اشکبار ہو کر سوج گئی تھیں اللہ نے فرمایا کہ کھاؤ پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کر لو آگے ہم سب انتظام کر دیں گے بس رحمٰن کے نام کی منت مان لو اور آج کسی آدمی سے بات نہ کرنا۔ معلوم ہوا کہ ان کے روزہ میں چپ رہنا یعنی خاموشی اختیار کرنا بھی شامل تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کی یہ مقدس بندی بھی نذر و منت صرف اللہ کے نام کی مانتی تھی غیر اللہ کے نام کی نذر و منت حرام ہے۔ دیکھئے:
(سورۂ بقرہ ۲۷۰)

ف۲۷ روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھا اور حضرت مریمؑ نے عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اٹھایا اور شہر کی طرف تشریف لے آئیں۔ عارفہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ پہلے سے مشہور تھیں ہی قوم کے لوگ بھی زیارت کو ٹوٹ پڑے مگر ہاتھ میں نومولود بچہ کو دیکھ کر بڑی ہلچل مچ گئی۔ لوگوں نے کہا کہ اب تو بڑا غضب کا طوفان اٹھے گا کہ بیت المقدس کی ایک کنواری عابدہ کو بچہ ہو گیا اور پھر اس بچہ کو لے کر اپنی قوم کے سامنے بھی آموجود ہوئیں اب کیا تھا تھوڑی ہی دیر میں تمام شہر میں خوب چرچا ہو گیا۔

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا

ارشاد فرمایا کہ اے یحییٰؑ کتاب کو قوت سے پکڑے رکھنا اور ہم نے اسکے بچپن ہی میں اسے ہمارا حکم جاری کرنیکی قوت فیصلہ عطا فرما دی تھی ﴿١٢﴾ یحییٰؑ کے دل میں ہماری ملاقات کا شوق اور رقت رحم دلی اور جسم

وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَ

کی پاکیزگی کا خوب ذوق ہم نے عطا فرمایا تھا اور تھا بڑا پرہیزگار ﴿١٣﴾ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ جبر سختی اور خدا کی ہر نافرمانی سے دور رہتے تھے ﴿١٤﴾ اور

سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ

ان پر اللہ کا سلام پہنچا جس دن ان کی پیدائش ہوئی اور جب انکو موت آئی تب بھی اور زندہ کر کے اٹھائے جائیں اس دن بھی ان پر سلام ہی سلام ہے ف﴿١٥﴾ اور اس کتاب میں

فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

مریمؑ کا تذکرہ بھی کر دو جب انھوں نے اپنے خاندان کے لوگوں سے کنارے ہٹ کر مشرقی جانب کے ایک مکان پر قیام کیا ﴿١٦﴾ جب مریمؑ نے اپنے

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

خاندان کے لوگوں سے پردہ کر لیا تو ہم نے ان کی طرف اپنا روحانی نمائندہ بھیجا وہ پورا آدمی بن کر ان کے سامنے ظاہر

سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ

ہوا۔ ف﴿١٧﴾ مریمؑ بہت گھبرا گئی اور چونک کر بولی کہ تجھ سے بچنے کے لیے میں اللہ کی پناہ طلب کرتی ہوں خدا کا کچھ بھی خوف ہو تو یہاں سے چلا جا ﴿١٨﴾ جبرئیلؑ بولے میں

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ

تو آپ کے رب کی طرف سے آپ کو ایک پاکیزہ لڑکا دینے کے لیے بھیجا گیا ہوں ف﴿١٩﴾ مریمؑ بولی کہ مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ مجھے

وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور میں نے کبھی پاک دامنی کو ترک نہیں کیا۔ ﴿٢٠﴾ فرشتے نے جواب دیا کہ تیرے رب کا یہ فرمان ہے کہ بس یوں ہی ہوگا بن باپ کے

عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا

لڑکا پیدا کر دینا میرے لئے آسان ہے اور ہم اس لڑکے کو انسانوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی طرف سے اسے رحمت عطا فرمائیں گے اور اللہ کے حکم کے تحت اس لڑکے کی

مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا

پیدائش کا فیصلہ ہو چکا ہے ف﴿٢١﴾ اللہ کے حکم کا یہ بوجھ اسے اٹھانا پڑا اور اسی کے ساتھ وہ دور کے ٹھکانے کے ایک مکان میں چلی گئی ﴿٢٢﴾ کھجور کے ایک درخت

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

کے پاس پہنچتے ہی بچے کی ولادت کا درد شروع ہو گیا تب مریمؑ بولی اے کاش کہ میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ

کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔ ﴿٢٣﴾ بس ان کو ڈھلوان سے آواز آئی کہ مریمؑ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے پانی

منزل ۴

ف۱۵ پیدائش موت اور حشر کے دن زندہ ہونا یہ تینوں مقام آدمی کے لئے بہت ہی اہم ہوتے ہیں ایسے وقت میں اللہ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ یا سلام کا تحفہ بہت ہی اعزاز اور بڑے مرتبہ کی بات ہے۔

ع ۱۵ / ۴ وقف لازم

ف۱۷ فکرِ آخرت اور ذکر اللہ کی کثرت سے حضرت مریم تنہائی پسند زیادہ ہو گئی تھیں حجرے میں پورا سناٹا کمسن کنواری لڑکی تنہا اکیلی، ادھر جبرئیل علیہ السلام خالص انسانی شکل میں پورے بھلے چنگے آدمی بن کر نمودار ہوئے کہ ڈر گئیں۔

ف۱۸ بہت ہی تعجب حیرت اور ڈر سے حجرے کی خاموشی مریم کی آواز سے گونج اٹھی جبرئیل کو اجنبی آدمی سمجھا اور چیخ کر بول پڑی کہ اگر اللہ کا کچھ بھی تجھے ڈر ہو تو یہاں سے نکل جا۔ تجھ سے بچنے کیلئے میں اللہ کا سہارا اور پناہ پکڑ چکی ہوں۔

ف۱۹ تب جبرئیلؑ نے فرمایا میں تو آپ کے رب کیطرف سے بھیجا گیا ہوں کہ آپ کو لڑکا ہونے کی خبر دوں آپ گھبرائیے نہیں۔

ف۲۱ حضرت مریمؑ کو تعجب ہوا کہ میں تو شادی شدہ بھی نہیں ہوں اور کسی انسان نے مجھے چھوا بھی نہیں اور برے کام سے کبھی واسطہ نہیں پھر لڑکا کس طرح ہوگا۔ جواب میں جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم کے تحت ہو رہا ہے اس کے لئے آسان ہے۔

سُوۡرَةُ مَرۡيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسۡعُونَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوۡعَاتٍ
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

سورۂ مریم مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ۹۸ آیات اور چھ ۶ رکوع ہیں۔ شروع ہے اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۞۱ ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۞۲ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ

کاف ھا یا عین صاد ① یہ تذکرہ ہے آپ کے رب کی رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا٭ پر کی تھی۔ ② یاد کرنے کے قابل ہے وہ وقت جب زکریا٭ نے اپنے رب کو

نِدَآءً خَفِيًّا ۞۳ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ

چپکے سے پکار کر عرض کیا تھا۔ و ③ زکریا٭ نے عرض کیا کہ اے میرے رب میری ہڈیاں گل گئیں اور بڑھاپے کے سبب میرے سر کے بال

شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۞۴ وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ

بھڑک اٹھے اور اے میرے رب آپ سے دعا کر کے میں کبھی محروم نہیں رہا و ④ اور مجھے اپنے پیچھے میرے رشتہ ناطے والوں سے اندیشہ ہے اور

مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۞۵

میری بیوی بانجھ ہے، میری عرض ہے کہ آپ مجھے اپنی خاص عنایت سے ایک بیٹا عطا فرمائیں جو میرا کام سنبھال لے۔ و ⑤

يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۞۶ يٰزَكَرِيَّاۤ

جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوب٭ کا بھی وارث بنے اور اے میرے رب تو اسے مقبول بنا کر اس سے راضی ہو جا۔ و ⑥ اللہ نے ارشاد

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلْ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۞۷

فرمایا کہ اے زکریا٭ ہم تم کو بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ٭ ہوگا اور ہم نے اس کے پہلے یہ نام کسی اور کو عطا نہیں فرمایا۔ و ⑦

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ

زکریا٭ نے عرض کیا اے رب مجھے لڑکا کس طرح ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میرا یہ حال ہے کہ بڑھاپے کی آخری سرحد تک پہنچ کر سوکھ

مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ۞۸ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدۡ

کر اکڑ گیا ہوں۔ و ⑧ جواب میں اللہ نے فرمایا بس یونہی ہوگا کہ تیرے رب کا فرمان یہی ہے کہ اسے پیدا کرنا میرے لئے آسان ہے اور اس کے پہلے میں

خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـًٔـا ۞۹ قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّىۡۤ اٰيَةً ؕ

تجھ کو پیدا کر چکا ہوں جب کہ تو کوئی چیز نہیں تھا۔ و ⑨ تب زکریا٭ نے عرض کیا کہ اے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۞۱۰ فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ

رب نے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ نشان مقرر کیا جاتا ہے کہ تین راتوں تک تم بات نہ کر سکو گے۔ ⑩ زکریا٭ نے محراب سے باہر آکر اپنی

مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ۞۱۱ يٰيَحۡيٰى

قوم کو اشارہ کیا کہ صبح و شام اللہ کی خوبیاں بیان کرتے رہنا۔ و ⑪ ہم نے

و۳ اللہ کو دل ہی دل میں گڑگڑا کر پکارنا سنتِ انبیاء ہے۔

و۴ دعوتِ الی اللہ کا کام اور اپنی گھریلو معیشت میں اکیلے ہونے کے سبب اب میری ہڈیاں بھی گل گئیں اور بڑھاپا سر پر ایسا چھا گیا کہ بال سفید ہو کر شعلے کی طرح چمکنے لگے زیادہ بوڑھے آدمی کے بال سفید ہونے پر دور سے بھڑکتے شعلے کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

و۵ حضرت زکریا٭ بہت زیادہ عمر کے ضعیف ہو گئے تھے۔ اور اولاد بھی نہیں تھی۔ کنبہ میں ان کے پیچھے دین دنیا کا سنبھالنے والا کوئی نظر میں نہیں تھا۔

و۶ اللہ سے اولاد مانگی کہ ان کی جگہ بیٹھے اور یعقوبی نسل کی دعوت کا امین بنے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ہر طرح سے راضی ہو جائے اور ہر خاص و عام میں مقبولیت عطا فرمائے۔

و۷ معلوم ہوا کہ یحییٰ٭ نام خود اللہ نے تجویز فرمایا اور اسی نام سے یہ مشہور ہوئے ان سے پہلے اس نام کا دوسرا کوئی آدمی نہیں ہوا۔

و۸ یہ واقعہ سورۂ آلِ عمران میں بھی بیان ہوا ہے۔

و۹ بڑھاپے میں لڑکا مانگ لیا دعا قبول ہوئی تو خیال آیا کہ لڑکا کیسے ہوگا جب کہ بیوی بانجھ ہے اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے اسے پیدا ہونا ہی ہے اور تو بھی تو اس کے پہلے کچھ نہیں تھا جب تو کچھ نہیں تھا تو میں نے تجھے پیدا کیا اب جب کہ تو کچھ ہے تو تیرے اندر سے کچھ پیدا کر دینا بھلا میرے لئے کیا مشکل ہے؟

و۱۱ منہ بند ہو جانے پر بھی خدا کی بات کہنے سے باز نہیں رہے حجرے سے باہر آکر بول نہ سکتے تھے تو اشارۃً اشاروں میں اپنی قوم کو ذکر اللہ اور تسبیح کی تلقین فرمائی۔

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ

نہیں سکتے ۔ (۱۰۱) کتنا غلط حساب لگایا تھا ان کافروں نے کہ میرے مقابلہ میں میرے بندوں کو اپنا کارساز مان کر آئے اور یہاں

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ

آکر بات الٹی پڑی یقیناً ایسے منکروں کی مہمانی کے لئے ہم نے جہنم کو تیار کر رکھا ہے ف۱۰۲ آپ فرمادو کیا ہم تم کو

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

ایسے لوگوں کا حال بتائیں جو عمل کرکے بھی بدلہ پانے کے لحاظ سے آخرت میں ناکام رہے۔ ف۱۰۳ دنیا کی زندگی میں ان کی جو بھی کوشش، محنت اور دوڑ دھوپ رہی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ

سب بے کار گئی اور اپنے آپ کو اس فریب میں ابھار رکھا تھا کہ جو کچھ کر رہے ہیں بہت اچھا کر رہے ہیں ۔ ف۱۰۴ ایسے لوگ نتیجہ کے لحاظ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ

سے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار میں جا گرتے ہیں، اور اس کی ملاقات پر بھی ان کو یقین نہیں رہتا۔ بس پھر تو ہم نے ان کا سب کچھ کیا کرایا تباہ کر ڈالا اور قیامت کے دن

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

ان کے ہر کام کو ہم بے وزن کر ڈالیں گے ۔ ف۱۰۵ بس آخرت میں ان کے کفر کے سبب اور میری آیات اور میرے رسولوں کی بات کو ہنسی میں اڑا دینے

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کے جرم میں ان کو جہنم کی سزا دی گئی ۔ (۱۰۶) جو لوگ ایمان میں آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ٹھنڈی چھاؤں کی

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

جنتوں میں مہمانی کی جائے گی ۔ (۱۰۷) جہاں پر رہا کریں گے ہمیشہ ہمیشہ اور یہاں سے جگہ بدل کر کہیں اور جانے کو ان کا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

جی کبھی نہ چاہے گا ۔ ف۱۰۸ آپ فرمادو کہ اگر میرے پروردگار کی تعریفوں اور خوبیوں کو لکھنے کے لئے سمندر سیاہی کی جگہ لکھنے کے کام میں لائے جائیں تو سب دریا ختم

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

ہو جائیں گے اس کے پہلے کہ میرے رب کی خوبیاں لکھنی پوری ہو جائیں چاہے پھر ہم لاتے ہی سمندر اور بھی مدد کے لئے لا دیں تب بھی (۱۰۹) آپ فرمادو کہ میں بھی آدمی

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

ہوں تم جیسا لیکن میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ بس اب جو کوئی اپنے رب کی ملاقات

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

کا امیدوار ہو تو اسے چاہیئے کہ عمل اچھا کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی ایک کو بھی شریک نہ رکھے ۔ (۱۱۰)

ع ۱۱ / ۱۹ / ۲

ف۱۰۲ اولیا پرستی اور نیک لوگوں کو اللہ کے مقابلہ میں حامی و مددگار بناکر جینے والے اپنا حال ابھی سے سمجھ لیں۔

ف۱۰۳ معلوم ہوا کہ یہ لوگ عمل بھی کرتے ہیں مگر شرک کے ساتھ ان کا عمل بے اثر ہوا۔ اور آخرت میں باوجود عمل کرکے گئے مگر پھر بھی نقصان میں رہے۔ دیکھئے:
(۶۔ الانعام) ۸۹ (۱۴۔ ابراہیم) ۱۸
(۲۵۔ الفرقان) ۲۳۔

ف۱۰۴ ہر آدمی کے لئے بڑی خطرناک بات ہے کہ جو کام کرے اسے ہمیشہ اچھا سمجھے۔ جاننا چاہئے کہ ہم جو کام کریں یا جو عقیدہ رکھیں ہمارا مالک اس پر راضی بھی ہے یا نہیں۔ کام چاہے بڑے سے بڑا ہو مگر اس پر اللہ راضی نہ ہو تو کیا فائدہ اور اللہ کی رضا جاننے کے لئے دنیا میں دو چیزیں بہت ہی مضبوط ہیں جس میں کبھی غلطی نہیں ہوسکتی۔ ایک تو آسمانی کتاب اور دوسرے پیغمبر جو انسانوں کو برابر صاف صاف بتاتے ہیں کہ اللہ کی پسند ناپسند کیا ہے۔

ف۱۰۵ انسان کا ہر عمل اگر اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو تو قیامت کے دن میزان میں اس کا تول ہوگا اور ہر کام کا وزن سامنے آئے گا۔ اور نامۂ اعمال میں درج کیا جائے گا۔ دیکھئے: (۷۔ الاعراف) آیت ۸/۹
(۲۳۔ المؤمنون) آیت ۱۰۲/۱۰۳ —
(۱۰۱۔ القارعۃ) آیت ۶/۷۔

ف۱۰۸ جگہ کتنی ہی اچھی ہو آدمی کا جی ایک موقعہ پر بھر جاتا ہے اور وہاں سے نکل کر کہیں اور آس پاس میں جانے کی طبیعت ہوتی ہے لیکن جنت الفردوس میں اہلِ جنت کو وہاں ہر طرح کی

ع ۱۲ / ۹ / ۴

اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ

چلتے دو پہاڑیوں کے درمیان پہنچ گیا تو وہاں بھی ایک قوم پائی جو کسی بات کو

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

سمجھتی نہیں تھی۔ ف۹۳ وہ بولے اے ذوالقرنین بے شک یاجوج اور ماجوج اس علاقہ میں بڑا

مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ

اُدھم مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کی خدمت میں محصول جمع کرادیں تو آپ اس لگان کے خرچ سے ہمارے اور ان

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ

کے بیچ کوئی مضبوط آڑ بنادیں۔ ف۹۴ جواب میں ذوالقرنین بولے کہ میرے رب نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے خوب ہے، تم لوگ صرف جسمانی قوت سے

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ۙ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى

میرا ساتھ دو میں تمہارے اور ان کے بیچ ایک سنگین آڑ بنا کر درّے کا راستہ ہی بند کر دوں گا۔ ف۹۵ لوہے کے تختے کی چادریں میرے پاس لاؤ۔ یہاں تک کہ اس نے دونوں

اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

پہاڑوں کے بیچ کی جگہ کو لوہے کے تختوں، چادروں سے بھر کر پہاڑوں کی چوٹی کے برابر کر دیا اور حکم دیا کہ آگ جلا کر دھونکو یہاں تک کہ دہکا دہکا کر گرم کر دیا کہ تمام خالی

قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ ۭ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ

جگہ کے لوہے کے تختے لال انگارے کی طرح ہو گئے پھر حکم دیا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ اس پر انڈیل دوں ف۹۶ فسادیوں کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ اس سنگین پہاڑ پر چڑھ جائیں اور اس میں سوراخ

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

کرنا بھی ان کے بس کی بات نہ رہی۔ ف۹۷ کام پورا ہونے پر ذوالقرنین بولے کہ یہ سب میرے رب کی رحمت کے سبب ہوا بس جب بھی میرے رب کا حکم آجائے گا

وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ ۭ وَتَرَكْنَا

اس مضبوط دیوار کو ڈھا کر بکنی بنا ڈالے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ ف۹۸ اور اس دن جب آنے کو ہوگا تو ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

عالموں کو کھلا چھوڑ دیں گے ایک دوسرے میں ایسا دھنستے ہوں گے جیسے دریا کی ایک موج دوسری موج میں گھس کر لہراتی ہے تب صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم ان میں سے ایک ایک کو جمع

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ ۙ الَّذِيْنَ

کرلیں گے۔ ف۹۹ اور اس دن کافروں کے چہروں کے سامنے جہنم کو ہم لاکر رکھیں گے۔ ف۱۰۰ یہ وہ لوگ تھے حق کو

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِىْ غِطَاۤءٍ عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بھی یاد نہیں رہی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا تھا اور حق بات کسی کے سنانے سنے کو تیار

ف۹۳ یہ تیسرا سفر ہے جو دو بڑی پہاڑیوں کے بیچ پڑاؤ ڈالنے تک پورا ہوا یہاں بھی ایک قوم ان کو ملی جو بات چیت اور بولی زبان میں اجنبی تھی۔

ف۹۴ اس علاقے کے لوگ ہر وقت یاجوج ماجوج کی قوم کے حملے کے شکار بنتے تھے۔ یہ غارت گر اور مفسد لوگ اس علاقہ میں کبھی بھی آجاتے تو یہاں کے باشندوں کا قتل عام اور لوٹ مار کر کے پہاڑیوں کے اُس پار چلے جاتے یہ پہاڑیاں نہایت اونچی بھانکوں کی طرح پھیلی ہوئی تھیں بیچ میں درہ تھا یہیں سے یہ لوگ حملہ کرنے آتے تھے۔ اس علاقے کے لوگوں نے دیکھا کہ بڑا طاقتور اور جنگی سامان سے بھرپور فوجی بیڑا اس بادشاہ کے پاس ہے فوراً عرضی پیش کی کہ ہم خراج جمع کرادیں گے آپ ہمارے اور یاجوج ماجوج کے بیچ ایک مضبوط آڑ (BORDER) بنادیں تاکہ یہ لوگ ہمارے علاقے میں آنہ سکیں۔ یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن میں ایک اور جگہ بھی آیا ہے دیکھئے (۲۱) سورہ انبیاء آیت ۹۶

ف۹۵ ذوالقرنین مومن خدا پرست بادشاہ تھے اور ولی بھی تھے عوام کی اس تکلیف کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا کہ اناپ شناپ محصول وصول کرنے لگتے بلکہ فرمایا کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں صرف محنت مزدوری اور قوت لگادو میں تمہارا کام کرادوں گا۔ آج کے زمانے کے سیاسی لیڈر ایک پل بناتے ہیں تو عوام کو راہ داری ٹیکس دئے بغیر وہاں سے گذرنے نہیں دیتے۔ اپنا اپنا ظرف ہے دینی اور غیر دینی ہونے کا یہی فرق ہے جس کو ہر ایک خوب سمجھ لیوے۔

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا

یہ سب آپ کے رب کی رحمت ہے اور میں نے یہ کام اپنے اختیار سے نہیں کیا۔ سُن لو کہ یہ خلاصہ پورا ہوا

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝٨٢

ان سب کاموں کا جن کے بارے میں آپ سے صبر نہ ہوسکا۔ ف ٨٢

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝٨٣

اور آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں انھوں نے سوال کیا ہے۔ آپ فرمادو کہ میں اس کا بھی کچھ حال بیان کرکے تم کو سنا دیتا ہوں ٨٣

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝٨٤ فَاَتْبَعَ

ہم نے زمین میں ان کو خوب طاقت اور سلطنت عطا کی تھی اور طرح طرح کا جنگی سامان اور اس کے اسباب بھی عطا کر دیے تھے ف ٨٤ پس پھر انھوں نے ایک سبب کو ڈھونڈ

سَبَبًا ۝٨٥ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ

لیے پوری تیاری سے کوچ کیا ٨٥ ایک سفر کا انتظام کرکے وہ سورج کے غروب کی طرف چل پڑا۔ یہاں تک کہ اس نے دیکھا کہ سورج گاڑھے پانی کے

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ

دلدل میں ڈوب رہا ہے اور آگے راستہ نہیں ہے تو وہاں پر اس نے ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین تم کو اختیار ہے چاہے تم ان کو سزا

اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝٨٦ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

دو یا پھر تم ان کو اچھے طریقہ پر لانے کی کوشش کرو۔ ٨٦ ذوالقرنین بولا کہ جو کوئی ظلم کی راہ پر اڑا رہے گا تو

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨٧ وَاَمَّا

ہم اسے سزا دیں گے۔ اور پھر وہ اپنے رب کی طرف پہنچایا جائے گا تو وہ اس کو عذاب کی ایسی سخت مار مارے گا جو اس نے کبھی دیکھی نہ ہوگی۔ ٨٧ اور جو ایمان

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ

میں آجائے گا اور نیک عمل کرنے پر لگ جائے تو اس کے لیے بہت اچھا بدلہ ہے اور ہم بھی اپنے کام میں اس کو آسان

مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝٨٨ۭ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٨٩ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

بات کہیں گے۔ ٨٨ پھر اس سفر کے بعد ذوالقرنین دوسرے اسباب کی تلاش میں چل پڑا ٨٩ یہاں تک پہنچ گیا کہ ایک قوم کو سورج کے

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝٩٠

طلوع کی جگہ پر اس نے پایا کہ سورج کے سوا اس قوم پر ہم نے اور کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔ ٩٠

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝٩١ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٩٢ حَتّٰٓي

اور یہ قصہ یوں ہے کہ ذوالقرنین کے پاس جو کچھ ساز و سامان تھا سب کچھ ہمارے قبضے کی چیز تھی اور سب کی ہم کو خبر تھی۔ ٩١ پھر ایک سفر کیلئے سامان تیار کرکے اور تلاش میں نکل پڑا۔ ٩٢ جب چلتے

ف ٨٢ (١) خضرؑ نے تیسرے واقعہ کا خلاصہ پیش کیا اس کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی نیک ہو تو اللہ اس کی اولاد کی نگرانی فرماتا ہے اور غیبی مدد سے ان کی حفاظت کا انتظام کر دیتا ہے۔

ع ١٢
١

(٢) یتیم بچے دو تھے جو دور کے بڑے شہر میں پڑھنے چلے گئے تھے اور اس گاؤں میں ان کے باپ نے اپنے گھر کی دیوار سے سٹا کر خزانہ دفن کر دیا تھا۔ یہ دیوار شکستہ ہو کر گرنے کو تھی اور خضرؑ اس گاؤں میں پہونچ گئے اور دیوار بغیر مزدوری لیے مفت میں ٹھیک کر دی۔

(٣) خضرؑ نے یہ تمام کام اپنی مرضی یا اختیار سے نہیں کیے بلکہ حق تعالیٰ کے عین حکم اور منشا کے مطابق کیے گو عام طور پر اس کی حقیقت بڑے بڑے لوگ بھی وقت کے پہلے نہیں جان سکتے — قصہ پورا ہوا۔

ف ٨٣ یہ بادشاہ تھے عادل، قوی اور ساتھ ساتھ مقبول بزرگ بھی تھے اور بڑے درجہ کے ولی اور نبی۔ زبردست فوج اور جنگی ساز و سامان خوب ساتھ رکھتے تھے۔ ولایت اور بادشاہی دونوں ان میں جمع تھیں

ف ٨٤ جنگی ساز و سامان کی تیاری کے اسباب وسائل کسی بادشاہ کے پاس خود کے قبضہ کے نہ ہوں تو دوسروں سے ادھار لی ہوئی جنگی طاقت اس کے کسی کام کی نہیں مستحکم حکومت چاہے شخصی ہو یا کوئی اور ڈھنگ کی ہر جگہ اس کی ضرورت مسلّم ہے کہ اسباب زیادہ سے زیادہ اس کے قابو میں ہوں۔ ذوالقرنین بھی ایسی کسی ضروری چیز کی تلاش میں سفر کا سر انجام کرتے ہیں جیسا کہ آگے آئے گا۔

منزل ۴

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ۝٧٥ قَالَ اِنۡ
خضرؑ نے کہا کہ آپ سے میں نے کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ صبر سے چل نہیں سکتے۔ ⑮ تب موسیٰؑ بولے کہ
سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ
اب اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں تو پھر مجھے اپنی صحبت میں نہ رہنے دیں اس لئے کہ اب تو آپ میرے معاملہ میں معقول عذر کی
لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ۝٧٦ فَانۡطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨاسۡتَطۡعَمَاۤ
حد تک پہنچ چکے ہیں۔ ⑯ پھر دونوں نے وہاں سے بھی آگے چلنا شروع کیا یہاں تک چلے کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچ گئے۔ تھکے تو تھے ہی۔ اور بستی
اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ
والوں سے کھانے کی حاجت کا اظہار کیا تو گاؤں کے لوگوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، گاؤں میں انھوں نے ایک دیوار پائی کہ اب گرنے ہی والی ہے تو
يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ۝٧٧ قَالَ
خضرؑ نے اسے ٹھیک ٹھاک کر کے سدھار دیا۔ تب موسیٰؑ بول پڑے کہ اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کو سیدھا کرنے کی کچھ مزدوری بھی وصول کر لیتے ⑰ تب خضرؑ نے
هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعۡ
کہا کہ اب تو بقول آپ کے میرے اور آپ کے بیچ جدائی کا وقت آ ہی گیا۔ اب میں فوراً آپ کو ان تمام معاملات کا خلاصہ اور اصل حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر
عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۝٧٨ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ
آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ ⑱ وہ جو کشتی تھی کچھ مسکین غریب لوگوں کی تھی جو مل جل کر دریا میں محنت مزدوری کر لیتے تھے۔ اور دریا پار ایک اچکا
فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ
بادشاہ کنارے پر آیا تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ کشتی کو عیب دار کر دوں تاکہ بادشاہ اسے لینا پسند
غَصۡبًا ۝٧٩ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا
نہ کرے۔ ⑲ اب سن لو اس لڑکے کا واقعہ یہ تھا کہ اس کے ماں باپ ایمان والے تھے تو ہم کو یہ خوفناک اندیشہ ہوا کہ یہ تو ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں
طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۝٨٠ فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ
ڈبو دے گا۔ ⑳ بس ہم نے مناسب جانا کہ اس کے بدلہ میں ان کا رب ان کو اس سے بھی پاکیزہ اولاد عطا فرمائے، جو ماں باپ پر محبت، مہربانی کو اللہ کا
اَقۡرَبَ رُحۡمًا ۝٨١ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ
حاصل کرنے کا ذریعہ مانے ㉑ اور جو دیوار تھی تو اس کا قصہ یوں ہے کہ شہر میں دو یتیم لڑکے رہتے ہیں اور اس گاؤں میں اس دیوار کے نیچے ان دونوں کے لئے
وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا‌ ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ
مال گاڑ کر رکھا ہوا ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ پس آپ کے رب نے چاہا یہ کہ دونوں جوانی تک پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ حاصل کر لیں۔

الكهف ١٨ — ركوع ١٠ — عشر ١٤

ف۷۶ سنت موسیٰؑ یہ ہے کہ پہلی بار بھول ہوئی معذرت کر لی اور درخواست کی کہ تعلیم حاصل کرنے آیا ہوں بھول ہو گئی آسانی دیکھئے۔ لیکن جب دوسری بار بھی ایسا ہو گیا تب موسیٰؑ سمجھ گئے کہ ان کے ساتھ نباہ ہونا اب مشکل ہے تب کہہ دیا کہ اب اگر آگے کچھ بھی سوال میں کروں تو آپ مجھے چھٹی کر دیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھول بہت سے بہت دو بار کی ہو۔ تیسری بار بھی یہی کچھ کرے تو بھول نہ کہلائے گی بالکہ برداشت نہ ہوا اس لئے یہ سوال پھر کر ڈالا اور خاموش رہنا بن نہ پڑا۔

ف۷۷ موسیٰؑ گاؤں پہنچ کر بھوک سے نڈھال ہوئے بستی کے لوگوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا۔ ادھر خضرؑ نے ایک گرنے والی دیوار کو بغیر مزدوری کے ٹھیک کیا تو موسیٰؑ کو لگا کہ مفت میں کسی کی بھی دیوار بنا دینا وہ بھی دیوار کے مالک سے پوچھے بغیر پھر اس پر یہ کہ تھکے ہوئے بھوک سے نڈھال ہیں اس محنت پر کچھ مزدوری لے لیتے تو دونوں کام ٹھیک ہوتے۔ دیوار تو بن ہی گئی گر محنت کی اجرت کا کھانا خرید کر کھا لیتے تو یہ زیادہ اچھا ہوتا۔

ف۷۸ خضرؑ نے اب موسیٰ علیہ السلام کو موقعہ نہ دیا کہ پھر ایک ساتھ سفر ہو بلکہ موسیٰؑ کے قول کا فائدہ اٹھا کر انہیں رخصت ہونے کو کہہ دیا۔

ف۷۹ اب تینوں بار کے واقعات کی اصل حقیقت بتا دی جس کا تعلق اللہ کی طرف سے غیبی حکم کے تحت تھا اور کسی انسان کے بس میں نہیں کہ فوراً اس کی حقیقت جان لیوے یعنی حالت سفر میں جس کشتی میں خود بیٹھے ہوں اسی میں سوراخ کرنا راہ چلتے بے گناہ لڑکے کو مار ڈالنا اور گاؤں کے لوگوں نے

بھی نہ کھلایا۔ ان کی بستی کے ایک مکان کی دیوار مفت میں درست کر دینا ... موسیٰؑ کو ... گا

وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ ۚ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ

بڑے عجیب طریقہ سے چل دی، اور میں آپ سے اس کا تذکرہ کرنا ہی بھول گیا، واقعی ایسے عجیب واقعہ کے بتانے میں شیطان نے مجھے بھلا دیا۔ ورنہ میں ضرور آپ کو اطلاع

عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

دیتا۔ ف ﴿٦٣﴾ تب موسیٰؑ نے فرمایا کہ اسی جگہ کو ہم آنا چاہتے تھے، پس دونوں اپنے پاؤں کے نشانات دیکھتے دیکھتے پھر چٹان کے پاس واپس پہنچے ﴿٦٤﴾

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَٰهُ مِن لَّدُنَّا

جیسے ہی وہاں پہنچے تو ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے بڑی رحمت عطا فرمائی تھی اور ہماری جناب سے اس کو خاص ڈھنگ کا علم عطا فرمایا

عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

گیا تھا۔ ﴿٦٥﴾ ملاقات کے بعد موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ کیا میں آپ کی اتباع میں کچھ عرصہ تک رہوں؟ کہ جو مفید علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی آپ

رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا

سکھا دیں۔ ﴿٦٦﴾ تب انھوں نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر ہرگز نہ کر سکو گے۔ ﴿٦٧﴾ اور تم سے صبر کیسے ہو سکے گا جب کہ تم کو اس بات

لَمْ تُحِطْ بِهِۦ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِى

کی خبر بھی نہ ہوگی۔ ف ﴿٦٨﴾ تب موسیٰؑ بولے کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کے خلاف حکم نہ

لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ

کروں گا۔ ﴿٦٩﴾ تب خضرؑ نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ ماتحت رہ کر چلنا چاہتے ہیں تو کوئی سوال آپ مجھ سے نہ کیجیے، گا جب تک میں خود کسی بات کا تذکرہ کر کے اس

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا رَكِبَا فِى ٱلسَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ

کا خلاصہ نہ بتا دوں۔ ﴿٧٠﴾ پھر دونوں ایک ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ ایک کشتی میں جا کر سوار ہوگئے تو اُس نے کشتی میں سوراخ کر دیا تب موسیٰؑ یکایک بول اٹھے کہ یہ کیا؟

أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

تم نے ناؤ کا تختہ نکال پھینکا اور اس میں چھید کر ڈالا کہ کشتی پر سوار لوگوں کو ڈبا دو گے یقیناً تم نے یہ بڑی انوکھی اور بھاری بات کر ڈالی۔ ف ﴿٧١﴾ تب خضرؑ نے کہا میں نے تو پہلے سے ہی کہہ دیا

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيتُ وَ

تھا کہ آپ میرے ساتھ چلنے میں صبر نہ کر سکیں گے۔ ﴿٧٢﴾ تب موسیٰؑ بولے کہ یاد نہ رہا، مقصد کے حاصل کرنے تک مجھ پر سختی نہ کیجیے،

لَا تُرْهِقْنِى مِنْ أَمْرِى عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا لَقِيَا غُلَٰمًا فَقَتَلَهُۥ

مجھ سے بھول ہو گئی۔ ﴿٧٣﴾ تب پھر دونوں نے آگے چلنا شروع کیا چلتے چلتے ایک کمسن لڑکا مل گیا تو خضرؑ نے اس لڑکے کو

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

مار ڈالا تب تو موسیٰؑ بگڑ پڑے اور فرمایا کہ یہ کیا حرکت کر ڈالی، کیا ایک بے گناہ معصوم جان کو آپ نے قتل کر ڈالا جب کہ اس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا یہ تو بڑی نامعقول بات آپ نے کر ڈالی ﴿٧٤﴾

ف ٦٢ ناشتہ اور کھانے کی حاجت رسولوں کو بھی لگتی ہے۔ زیادہ کام کرتے یا چلتے چلتے تھکان کا اثر نبیوں کو بھی ہوتا ہے یہ تو اللہ کی شان ہے کہ کھانا آرام اور تھکان تو کبھی لگ ہی نہیں سکتی دیکھیے۔
٢۔ (سورۃ بقرۃ) آیت ٢٥٥
٥٠۔ (ق) آیت ٣٨

ف ٦٣ یہ خادمِ خاص حضرت یوشع بن نون تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر بنائے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج سے واقف تھے کہ ایک طمانچہ مار دیں تو دم نکل جائے، دریا کنارے ایک چٹان کے پاس، تھک گئے تب آرام کیا، جب اٹھے تو بہت جلدی میں چلنا شروع کیا۔ خادم کو لحاظ آیا کہ عجلت میں کہوں نہ کہوں شاید ناراض ہوں۔ مگر ہوا یہ کہ چلتے چلتے خوب تھکے۔ بھوک لگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ طلب فرمایا خادمِ خاص بولے کہ کیا آپ کو نہیں معلوم جب ہم اس چٹان کے پاس تھے تب مچھلی بڑے عجیب انداز میں سمندر میں چل دی۔ خادمِ خاص کو ڈر تھا کہ کہیں غصہ نہ کریں۔ اس لیے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی نہیں معلوم جب کہ موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اور خادمِ خاص جاگ رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ اہل اللہ کی حفاظت میں جاگنا اور ان کے مزاج کا خیال رکھنا بھی سنّتِ اولیا رہے۔

٩ ع ١١ ٢١

ف ٦٤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار تقریر فرمائی، مجمع میں ایک صاحب بولے، آپ سے

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ
ہم نے رسولوں کو خوشس خبری دینے اور ڈر سنانے کے لئے بھیجا تھا پھر بھی منکروں نے جھوٹے جھگڑے کھڑے کئے اور
كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا
باطل بحث وتکرار سے حق کو ڈگمگانے کی کوشش کی اور ہماری نشانیوں کو اور ہماری دی ہوئی آگاہی کو ہنسی میں
هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ
ٹال دیا۔ (۵۶) اس آدمی سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جاوے پھر بھی وہ بات کو ٹال کر کترا جائے
مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي
اور بھول جاوے جو کچھ اس کے ہاتھوں نے پہلے سے بھیج رکھا ہے جب کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتے تو ہم ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں
آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾
اور کانوں میں ڈاٹ بھر دیتے ہیں اگر تم ان کو ہدایت کی طرف دعوت دو تو کبھی یہ سیدھی راہ پر آنے والے نہیں۔ ف۵۷
وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ
اور تمہارا پروردگار بڑا مغفرت فرمانے والا اور رحمت والا ہے لوگوں کے گناہوں پر فوراً پکڑ کرتا تو عذاب بھی جلد اور فوراً بھیج دیتا
الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ
بلکہ ان کے لئے وعدے کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب یہ وقت آپڑے گا تو کہیں بھی انھیں سرکنے کی جگہ نہیں مل سکے گی (۵۸) جن آبادیوں نے
الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ
ظلم پر کمر باندھ لی تھی ہم نے انھیں ہلاک کر ڈالا اور ان کی بربادی کے وعدے کا وقت بھی ہم مقرر کر چکے ہیں۔ ف(۵۹) جب موسیٰؑ نے اپنے
مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾
خادم سے کہا کہ میں برابر چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ پہنچ جاؤں ایسی جگہ پر جہاں دو دریاؤں کے مل کر بہنے کی جگہ ہے یا پھر طویل مدت تک مجھے اپنا سفر جاری رکھنا ہے ف(۶۰)
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
چلتے چلتے جب دونوں اس جگہ پہنچ گئے جہاں پر دو سمندر مل گئے تھے تو اپنی مچھلی بھول گئے اور یہ مچھلی دریا میں اپنی راہ چل
سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
پڑی۔ ف(۶۱) پس جب دونوں اس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰؑ نے اپنے خدمت گار سے فرمایا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہم کو بہت
هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ
تھکان ہو گئی۔ (۶۲) خادم نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم اس چٹان کے پاس آرام کے لئے ٹھہرے تھے، تب مچھلی توشہ دان سے نکل کر سمندر میں

منزل ۴

ف۵۷ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں، آدمی کو موت کے بعد پیش آنے والے واقعات سے مطلع کیا گیا ہے اب جو سنی ان سنی کر دے اور کچھ دھیان نہ کرے۔ ایسے بے فکرے آدمی کے دل پر پردہ پڑ گیا اور کان بند ہوئے کہ اب حق بات سننے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہی اسی لئے فرمایا کہ اب ان کو ہدایت کی طرف کتنا ہی بلاتے رہو کبھی یہ لوگ سیدھے راستے کی طرف توجہ ہی نہیں کریں گے۔

ف۵۹ یعنی تم سے پہلے کی آبادیاں عذاب میں دھر لی گئیں اور تم بھی بھولو مت کہ تمہاری ہلاکت کا مقررہ وقت بس آیا ہی چاہتا ہے۔

ف۶۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سفر میں اپنے رفیق کو پہلے سے اطلاع کر دی کہ دو دریا کے سنگم تک ہمیں پہنچنا ہے تاکہ خادم سفر کی پوری تیاری اچھی طرح کر لے پتہ نہیں کتنا چلنا پڑے اس میں دو باتیں معلوم ہوئیں۔

ع ۸ ۶ ۲۰

(۱) سفر میں رفیق یا خدمت گار کو ساتھ لے چلنا اچھی بات ہے۔
(۲) معلوم ہوا کہ یہ سفر پیدل ہی کیا گیا تھا۔ شاید سواری کا انتظام نہ ہو یا راستہ ہی کچھ ایسا ہو کہ پیدل چلے بغیر پہنچنا ممکن نہ ہو۔

ف۶۱ خدمت گار نے کوئی بڑی مچھلی تل کر ساتھ لے لی تھی اور ایک جگہ تھک کر دونوں آرام کر رہے تھے تو یہ مچھلی توشہ دان سے نکل کر پانی میں سرنگ کی طرح داخل ہو گئی۔

فِيهِ وَيَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا

مارے دہشت کے پھٹے پڑتے ہوں گے اور چیخ اٹھیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ کیسا لکھا لکھایا نامۂ عمل سامنے آ گیا۔ اس کتاب میں تو کوئی چھوٹی اور بڑی چیز کو چھوڑا نہیں گیا۔

كَبِيرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

بلکہ سب کو گنتی میں لگا لیا گیا اور جو کچھ کام انھوں نے دنیا میں کیا ہوگا سب کو موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی ایک آدمی پر بھی ناانصافی یا ظلم کرنے والا

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيسَ ۗ ع ۶ ۵ ۱۸

نہیں۔ ﴿۴۹﴾ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ سلامی دو تو سب نے اس ارشاد پر عمل کیا سوائے ابلیس کے، یہ جنات میں سے تھا، پھر اپنے رب

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۗ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ

کے حکم کی نافرمانی پر اتر آیا، تو کیا اب تم مجھے چھوڑ کر ابلیس کو اور اس کی اولاد کو اور اس کے چیلے چانٹوں کو اپنا دوست بنانے چلے ہو۔ جبکہ وہ تو تمہارے کھلے ہوئے

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۗ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ

دشمن ہیں خوب سمجھ لو کہ ظالموں کو ایسی دوستی کا بڑا برا بدل مل کر رہے گا۔ ﴿۵۰﴾ آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت میں نے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

ان کو کسی معاملہ میں مشورہ کے لیے بلایا نہیں تھا بلکہ جب ان کو میں نے پیدا کیا اس وقت بھی ان کو نہیں پوچھا تھا کہ تم کو کیسا اور کس طرح بنا دوں، اور میں تو کسی کو بھی اپنے کاموں میں شریک نہیں

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بناتا پھر ایسے گمراہ لوگوں کو بھلا میں اپنا دست و بازو یا مددگار کیوں بناتا ف ﴿۵۱﴾ وہ دن بھی کیا خوب ہوگا جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ جن شریکوں پر تم کو سہارا تھا اور تم کو ان پر بڑا گھمنڈ تھا۔ ذرا ان کو بلا لاؤ۔ تو یہ لوگ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

آواز دیں گے مگر کہیں سے ان کو جواب نہ ملے گا اور ان کے لیے ہم ہلاکت اور بربادی کی کھائی سامنے کر دیں گے۔ ف ﴿۵۲﴾ اور جب یہ مجرم لوگ آگ کو اپنی آنکھوں سے

النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَلَقَدْ

دیکھ لیں گے تب یقین کریں گے کہ اب تو وہ اس میں گرنے والے ہیں اور یہاں سے بھاگنے کا اب ان کو موقعہ کبھی نہیں مل سکتا ﴿۵۳﴾ بہت سی باتوں میں

صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۗ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ

جھگڑے بحث کرنا انسان کی عادت ہے۔ اسی لیے ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر قسم کی مثال کھول کھول کر کئی کئی طرح سے بیان

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا

فرمادی۔ ﴿۵۴﴾ ہم نے انسانوں کو ہدایت کی راہ سجھائی کہ اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگ کر ٹھیک راستے پر چل پڑیں ایمان لانے کا موقع انھوں نے کھو دیا اور اگلوں

رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

کے ساتھ جو معاملہ ہم نے کیا تھا اس کے انتظار میں رکے رہے یا اس انتظار میں ان کا وقت ختم ہوا کہ عذاب سامنے دیکھ لیں گے تب ہدایت قبول کریں گے۔ ﴿۵۵﴾

ف ۵۱ اللہ نے اپنی جس مخلوق کو جب بنانا چاہا بنا دیا کسی سے پوچھ نہ مشورہ لیا۔ بلکہ کسی کا نمونہ بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ کسی چیز کو دیکھ کر ویسی بنا دے وہ خود ہی ہر ہر چیز کا موجد ہے تخلیق میں ہر کام صرف اسی کی مرضی سے ہوتا ہے کسی مخلوق کا نہ عمل دخل ہے نہ کسی کو مدد کے لیے طلب کیا جاتا ہے۔

ف ۵۲ مشرک لوگ دنیا میں جن لوگوں کو دعا کر کے پکارتے تھے وہ سب وہاں جا کر گم ہو گئے۔ حشر کے دن اللہ فرمائے گا کہ دعا کرو اور اپنے حمایتی لوگوں کو بلاؤ جو تمہاری مدد کر سکیں کہ دنیا میں اسی طرح تم عقیدہ رکھتے تھے۔ وہ بدحواسی میں چیخیں ماریں گے اور اپنے شریکوں کو بلاویں گے مگر کہیں سے بھی جواب ہی سننے کو نہ ملے گا۔ مدد کرنا تو دور کی بات ہے۔

ع ۷ ۴ ۱۹

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ

صبح ہوتے ہوتے تیرے باغ کی نہروں کا پانی سوکھتے سوکھتے زمین کے اندر ایسی گہرائی میں اتر جائے کہ پھر تو اس کو دوبارہ حاصل کرنے میں ناکام رہے گا۔ ﴿٤١﴾ بس پھر کیا تھا اس کے باغ کی پیداوار پر صبح ہوتے ہی عذاب کا گھیرا پڑ گیا۔

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ

اور جو کچھ اس نے اپنے باغ پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملتے رہ گیا۔ پورا باغیچہ اپنی چھت پر اوندھے منہ گر گیا اور پھر اس کی عقل ٹھکانے آئی اور تب کہنے لگا کہ ہائے ہائے میری بدبختی میں اپنے رب کے

يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيٓ أَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن

ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا تو آج میرا ایسا ستیاناس نہ ہوتا۔ ف ﴿٤٢﴾ اور کوئی جماعت اس کے کام نہ آسکی اور اللہ کے عذاب کے مقابلے میں اس کا کوئی بھی مددگار

دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ

نہ ہوا۔ اور خود بھی آپ اپنی مدد نہ کر سکا۔ ﴿٤٣﴾ یہاں پہنچ کر سب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اختیارات تمام کے تمام اللہ برحق کے قبضہ میں ہیں۔ اسی کا دیا ہوا ثواب

ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ

بہتر ہے اور انجام کی خیریت بھی اسی کی عطا ہے۔ ﴿٤٤﴾ اور ان کے لیے دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرما دو، جیسے ہم نے پانی کو آسمان سے برسادیا پھر یہ پانی زمین کے پیداوار علاقے میں جا کر

أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا

مل گیا اور زمین میں خوب فصل بہار آگئی اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ یکایک تمام فصل کو تیز ہوا کے جھکولے اڑا کر بکھیرنے لگے

تَذْرُوهُ ٱلرِّيَٰحُ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ ٱلْمَالُ وَٱلْبَنُونَ

اور کھیتی چورا چورا ہو گئی اور ہے اللہ ہر ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ﴿٤٥﴾ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی

زِينَةُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا

کی رونق ہیں، اور سدا باقی رہنے والے تو نیک کام ہیں جو تیرے رب کے حضور ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں گے اور امید اور آرزو بھی نیک اعمال

وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ ٱلْجِبَالَ وَتَرَى ٱلْأَرْضَ بَارِزَةً وَّ

پر ہی لگائی جا سکتی ہے ف ﴿٤٦﴾ اور ہم تو پہاڑوں کو بھی اُس دن چلتا کر دیں گے اور تم زمین کو اس حال میں دیکھو گے کہ بے نقاب ہوگی، اور تمام لوگوں کو ہم اس دن جمع

حَشَرْنَٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوا۟ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا

کر لیں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ ف ﴿٤٧﴾ اور تمام کے تمام صف باندھے تیرے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے

لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ

اور کہا جائے گا کہ تم تو ہمارے پاس ٹھیک اسی طرح آگئے، جیسے کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم تو اس مغالطے میں رہ گئے کہ ہم نے تمہارے جمع کرنے کا کوئی

لَكُم مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا

وعدہ ہی نہیں کیا تھا۔ ﴿٤٨﴾ اور تمام انسانوں کا نامۂ عمل کھول کر رکھا جائے گا اور تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اس نامۂ عمل میں جو کچھ درج ہے اس کے اندیشے اور

ف ٤٢ اس باغ کے مالک کا یہ شرک تھا کہ اس نے اپنے ہرے بھرے باغیچہ اور رونق والی مجلس اور مال و دولت کی ریل پیل کو اللہ کا شریک بنا لیا۔ معلوم ہوا کہ بُت پرستی یا قبر پرستی تو شرک ہے ہی لیکن مال و دولت عزت جتھا، جماعت، حکومت، علم، یہ سب اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔ آدمی اسے پاکر شکر کرے اور اللہ کو یاد رکھے تو اس کا کام بن گیا اور اس کے خلاف ناشکری کی اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں حماقت پر آگیا اور اکڑ بتلانے لگا تو ایسا آدمی بھی مشرک ہوا۔

٥
ع ١٣
١٧

ف ٤٦ مال اور اولاد سے ہر وقت ہر امید پوری نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی تو مصیبت کا سبب بھی مال، اولاد میں دکھائی پڑتا ہے لیکن نیک عمل مؤمن کے لیے، امید، آرزو اور ثواب کے لحاظ سے آخرت میں بن سنور کر باقی رہیں گے۔

ف ٤٧ بَارِزَةً کے معنی ہیں صاف نکلی ہوئی، کھلی، بے نقاب کہ اندر کی چیزیں بھی اوپر آجائیں قیامت میں زمین کا تمام خزانہ جو اندر ہے باہر آجائے گا اور تمام آدمیوں کو اسی زمین پر جمع ہونا ہے، اور اللہ کے حضور پیش ہو کر حساب دینا ہے پہاڑ چلائے جائیں گے اور اتنی تیزی سے اُڑیں گے کہ خود ہی ریزہ ریزہ اور دُھنی ہو کر باریک ریت کی طرح ہو جائیں گے۔ ہر چیز اپنی جگہ چھوڑ دے گی۔ اور یہ انتظامِ عالم ڈانوا ڈول ہوگا اور ایک آدمی بھی کہیں چھپ نہیں سکے گا۔ سب کو حاضر کر لیا جائے گا۔

الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

کے لئے کیا خوب جگہ ان کو مل گئی۔ (۳۱) ان کو دو آدمیوں کا قصہ سنا دو جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

فرمائے تھے، اور دونوں باغیچوں کو کھجور کے درختوں کی باڑھ لگا کر احاطہ کر کے محفوظ کر دیا تھا اور دونوں باغوں کے بیچ بیچ کھیتی باڑی کا انتظام بھی خوب

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ ؕ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ

کر دیا تھا۔ (۳۲) دونوں باغ خوب بھرپور پھل دیتے رہے اور کسی چیز کی بھی کمی نہ تھی اور باغوں کے بیچ بیچ ہم نے نہریں بھی جاری

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ

کر دی تھیں۔ (۳۳) اور اس کے پاس آمدنی کے اور بھی بہت سے ذریعے تھے جس پر اترا کر وہ اپنے ملاقاتی سے بات چیت کے موقع پر

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

کہنے لگا کہ میں تجھ سے زیادہ مال دار ہوں، میری عزت بہت ہے اور میرا جتھا جم گھٹا بھی خوب ہے (۳۴) اکڑتا ہوا اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ خود اپنا ہی نقصان کرنے

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ ۙ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ

میں لگا۔ جب اس نے یہ بکواس کی کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی اجڑ سکتا ہے۔ (۳۵) یہاں تک کہنے لگا کہ قیامت کی گھڑی کبھی آ سکتی ہے ایسا میرے سمجھ میں نہیں

لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ ۚ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

آتا اور اگر ایسا ہوا بھی اور مجھے اپنے رب کے حضور جانا بھی پڑے تو وہاں مجھے اس سے بھی بہتر مقام ملنا ہی چاہیئے۔ (۳۶) سلسلۂ کلام میں اس کے پڑوسی نے

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

بات چیت میں حصہ لیتے ہوئے اسے سمجھایا کہ کیا تم اپنے گھمنڈ تکبر میں اب اتنا آگے بڑھ گئے کہ جس اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر تم کو ٹپکی بوند میں تبدیل کر کے اونچا پورا آدمی بنا دیا اسی کے

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَاۤ

انکار پر آمادہ ہو گئے۔ (۳۷) لیکن برادرسن لو کہ وہ اللہ میرا رب ہے میں ایسی باتیں اس کی شان میں سنا پسند نہیں کرتا میں تو اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی شریک کرنے کیلئے ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ (۳۸) اے بھائی جب

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا

تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہ کہہ دیا کہ ماشاء اللہ! اللہ نے جو چاہا عطا فرمایا، قوت اور طاقت اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں، اور کبھی تجھے یہ خیال ہو کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کم ہوں تو اس کی حقیقت بھی

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

یہی ہے کہ اللہ نے جسے جو چاہا دیا نہ دیا۔ (۳۹) بس جب میرے رب کی یہ شان ہے تو مجھے کیا فکر ہے، وہ مجھے تیرے باغ سے اچھا اور بہتر باغ دے سکتا ہے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ ۙ اَوْ

اور اگر فیصلہ فرمائے گا تو اوپر سے کوئی آفت کا چکر ڈال کر تیرے فصلِ بہار باغ کو صبح ہوتے ہی پھسلتی زمین بنا ڈالے گا۔ (۴۰) اور

ف۳۱ اہلِ جنت کو اور ان کی بیویوں کو خوب سجایا سنوارا جائے گا۔ ہر طرح کے آرام کا انتظام خوب سے خوب تر ہوگا۔ لباس میں ریشم کئی کئی قسموں کا ہوگا اور ان کو سجانے سنوارنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے خاص انتظام فرمائے گا دیکھیے، ۴۳۔ سورہ زخرف آیت نمبر ۷۰۔

ع ۴ / ۹ / ۱۶

ف۳۲ باغیچوں کو باڑھ لگانا، کانٹے دار جھاڑی لگانا، احاطہ کرنا تاکہ باغ کی حفاظت ہو۔ اس سے کہیں زیادہ اچھا یہ کہ باغ کے آس پاس ایسے گھنے درخت ہوں جو اونچے پورے ہوں ساتھ ساتھ پھل بھی دیتے ہوں تو دگنا فائدہ ایک باغ کی حفاظت دوسرے آمدنی میں اضافہ۔ ہمارے یہاں بنگال میں ایسے باغ کو باڑی کہتے ہیں اور کیرل اور صوبہ کرناٹک میں باغ کے آس پاس اسی طرح کے درخت ہوتے ہیں۔ باہر سے باغ ڈھنکا ہوا گھنے جنگل کی طرح دکھائی دیتا ہے اندر جانے پر سب منظر سامنے آجاتا ہے ایسے باغات بہت ہی قیمتی سمجھے جاتے ہیں کئی کئی باغات کا گروپ ہو اور بیچ بیچ کی زمین بھی کھیتی سے آراستہ ہو۔ یہ مناظر بھی ایسے باغوں میں آدمی کی نگاہ کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

ف۳۳ باغوں کے بیچ آبپاشی کا مکمل انتظام کہ نہریں برابر جاری ہوں تاکہ پیداوار کے لئے بارش کی کمی کے سبب ہونے والے نقصان سے بچایا جا سکے۔

ف۳۴ کھاتے پیتے لوگ مستی میں آتے ہیں بے فکرے ہوتے ہیں پھر انھیں اپنی بڑائی ہانکنے کی سوجھتی ہے محفل سجاتے ہیں اور اترانے لگتے ہیں ویسے ہی کسی مالدار کا یہاں ذکر ہے جو اپنے پڑوسی سے بحث مباحثہ میں پنا گھمنڈ ڈ. جن ظاہر کرتا تھا۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

اس اللہ کی یہ شان ہے کہ اپنے حکم کو لاگو کرنے میں کسی ایک کو بھی وہ شریک نہیں بناتا ۔ ﴿٢٦﴾ آپؐ کے رب نے آپؐ کی طرف کتاب میں جو وحی بھیجی ہے اس کی تلاوت

كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾

کرتے رہا کیجیے ۔ اس کے فرمان کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا ۔ اس کے سوا کہیں بھی تم کو پناہ کی جگہ نہیں مل سکتی ۔ ﴿٢٧﴾

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

اپنے آپ کو ایسے لوگوں کے بیچ تھام رکھو جو اپنے رب کی دعوت میں لگے ہوئے ہیں اور صبح شام اسی کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں اور دیکھو دنیا کی

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

زندگی کی رونق تمہاری نگاہ کو ان سے ہٹا نہ سکے اور کسی ایسے شخص کا کہنا مت مانو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل پایا اور پھر تو ایسا شخص

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

اپنی من چاہی کرنے میں لگ گیا ایسے آدمی کا ہر کام بے لگام

فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

ہے ﴿٢٨﴾ اور اعلان کردو کہ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق بات بتانے والا ہے اب جس کا جی چاہے اس پر ایمان لاوے اور جو چاہے

فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ

انکار کردے، انکار کرنے والے ظالموں کے لیے ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی گرم چادریں ان کو اپنے گھیرے میں لیے ہوں گی، اور جب بھی پیاس کی فریاد

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَ

کریں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ کی طرح پگھلا ہوا تانبا پینے کو دیا جائے گا، جو ان کے چہرے کو بھون ڈالے گا، بہت بری چیز پینے کے لیے دی گئی اور کتنی

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

بھیانک جگہ جہاں ان کو ٹھہرنا پڑا ۔ ﴿٢٩﴾ بے شک جو لوگ ایمان میں آگئے اور نیک عمل پر جم گئے، ایسے کسی شخص کے اچھے بدلے کو ہم اکارت نہ

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ہونے دیں گے ۔ ﴿٣٠﴾ ایسے نیک لوگوں کے لیے ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، ان کی قیام گاہوں کے نیچے پانی کی نہریں،

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

جھرنے بہتے ہوں گے ان کی سج دھج کیا خوب ہوگی جب انہیں سونے کے مردانہ کنگن پہنائے جائیں گے، اور لباس میں ان کے کپڑے سبز

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ

ہوں گے جو ہر طرح کے باریک اور ملائم ریشم کے ہوں گے، مسندوں پر بڑی شان سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب اچھا ثواب انھوں نے پایا اور قیام گاہ

ف ٢٦ یعنی لوگوں کے اختلافی بیانات میں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے ۔ سونے والوں کے ساتھ جاگ کر گنتی تو کسی نے نہیں کی ۔ پھر لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی بات منوانے کے لیے اصرار اور ضد کریں اسی لیے فرمایا کہ غار میں اصحاب کہف کے رہنے کی مدت اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ ہر جگہ ہر وقت موجود ہے اسی کی نگرانی میں ساری کائنات کا نظم چل رہا ہے کوئی پتہ بھی درخت سے جھڑ کر گرتا ہے تو یہ سب اللہ کے علم میں ہوتا ہے پھر اللہ کی کتاب سے بات مان کر تصفیہ کیوں نہ کر لیا جائے ۔

تلاوت

ف ٢٧ کلام اللہ کی تلاوت سنتِ رسول اللہؐ ہے ۔ اور حکم خدا بھی ہے ۔ تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ تلاوت کا اچھی طرح اہتمام کریں ۔ حسب ذیل آیات بھی پڑھ لیجیے ۔

(٧) سورۃ الاعراف آیت ١٧٠
(٢٩) سورۃ عنکبوت آیت ٤٥
(٤٣) سورۃ زخرف آیت ٤٣

اور بھی بہت سی آیات میں تلاوت کلام پاک کا حکم دیا گیا ہے ۔

ف ٢٨ ایمان والے کو چاہیے ہمیشہ نیک بخت لوگوں کی صحبت میں رہے ۔ برے لوگوں کے پاس جانا بھی پڑے تو نصیحت کرکے سرک جائے ۔ ان کی محفل میں جی لگا کر نہ بیٹھے اور بدکاروں کی محفل میں رنگ رلیاں اور دنیا کی زینت و رونق دیکھ کر اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو ۔ ورنہ پھسل جانے کا ڈر ہے بری صحبت کا اثر پڑتا ہے اسی لیے ہر طرح اس سے پرہیز کرے ، اگر نصیحت کے وقت اجازت ہے ۔

مَنزِل ۴

فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

اور پھر تو تم کبھی کامیاب نہ ہوسکو گے۔ ف ﴿٢٠﴾ اور اس طرح مدتوں بعد ہم نے ان کی اطلاع شہر والوں کو کرادی تاکہ ان کو معلوم

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ

ہوجائے کہ اللہ کا وعدہ سچا برحق ہے۔ اور قیامت کی گھڑی آکر رہے گی جس میں کسی طرح کا کوئی شک نہیں، پھر تو شہر میں اصحاب کہف کے بارے میں چرچے شروع ہو گئے اور اپنے

يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ

اپنے معاملات میں لوگ بحث وتکرار بھی کرنے لگے، کچھ لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اصحاب کہف پر ایک بڑی عمارت بنادو۔ ان کا رب ان کی نیت سے واقف تھا اور جن کا حکومت پر غلبہ

اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

تھا ان کی رائے بھاری پڑی۔ وہ بولے کہ ہم ان کی یادگار کے لئے ایک مسجد بنائیں

مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

گے۔ ف ﴿٢١﴾ اب کچھ لوگ تو کہنے لگے کہ یہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ یہ بولے کہ اصحاب کہف پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّىْٓ

یہ لوگ بن دیکھے پتھر مارتے ہیں جب کہ انھیں صحیح نشان معلوم ہی نہیں اور بعض نے یہ کہا کہ یہ تعداد میں سات تھے آٹھواں ان کا کتا تھا۔

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً

آپ فرمادیجئے کہ میرا رب ان کی تعداد کو خوب جانتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جن کو اصحاب کہف کی صحیح گنتی معلوم ہو، بس آپ اس معاملہ میں ان سے سرسری

ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ

بات کے سوا کسی بحث میں نہ پڑیں اور اس قصہ واقعہ کے متعلق ان میں سے کسی سے بھی کچھ نہ پوچھیے۔ ﴿٢٢﴾ اور آپ کسی چیز کے بارے میں نہ کہو کہ یہ کام میں کل کردوں گا

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ لا اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

مگر ساتھ میں انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرو۔ ﴿٢٣﴾ تم آگے جو کام کرسکو گے وہ صرف اللہ کے چاہنے سے ہی ہوسکے گا اور جب کبھی انشاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو اپنے رب کو

عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّىْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ

یاد کرلیا کرو اور یوں کہو کہ بہت ممکن ہے کہ میرا رب ایسی راہ مجھے چلادے جس میں بھلائی کو بہت قریب سے پاجاؤں ﴿٢٤﴾ غار میں یہ لوگ تین سو سال کے

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ

اوپر اور نو برس زیادہ رہے۔ ﴿٢٥﴾ آپ فرمادو کہ غار میں ان کے سونے کی مدت اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے آسمان

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

اور زمین کی تمام پوشیدہ چیزیں اسی پر عیاں ہیں، کیا ہی اچھا دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ انسانوں کے لئے اس کے سوا دوسرا کوئی ولی اور کارساز ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا اور

ف ٢٠ یہاں پر تو جان لینا چاہئے کہ حکومت یا عوام خبر لگنے پر غار پر دھاوا بول دیتے اور اصحاب کہف کو پتھروں سے مار ڈالتے۔ اگر ایسا ہوتا تو شہید ہوتے، اور اگر واپس مشرکوں کے دین میں جانا پڑتا تب تو ناکامیابی یقینی تھی، لیکن اصحاب کہف تو دونوں حالتوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ تب تو تم کبھی کامیاب نہ ہوسکو گے۔ اس کے معنی ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ اگر شہید ہوتے تو ذاتی طور پر ہم کامیاب ہوں گے لیکن ہماری قوم تو مشرک کی مشرک ہی رہی۔ اسلام کی دعوت کی کامیابی ہمارے سامنے نہ ہوئی۔ اس لئے کچھ دن جینا بھی چاہتے ہیں کہ محنت کرکے اللہ کے دین کی دعوت کو کامیاب بنالیں اس لئے کہ پورے شہر میں اس دعوت کا چلانے والا ان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

ف ٢١ جیسا کہ آگے آوے گا کہ تین سو اوپر نو برس تک یہ لوگ غار میں سوئے پڑے رہے جاگنے کے بعد خود نہ جان سکے کہ کتنا سوئے ہیں اور کتنے زمانے بیت گئے، ادھر نئی نئی حکومتوں کے آنے جانے کے بعد ایک منصف رومی بادشاہ کی حکومت قائم ہوئی۔ یہ بادشاہ جس کا نام بیدروس تھا۔ مذہبی اختلاف میں علماء کو دربار میں جمع کرکے سب کی بات سنتا اور دوسرے مخالف لوگ بھی اپنی اپنی بات پیش کرتے شاہی مجلس میں اب یہ جھگڑا اچل رہا تھا کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا اور حشر حساب ہے یا نہیں، ایک گروہ جو اہل ایمان کا تھا وہ شاہی دربار میں اپنی دلیل پیش کرچکا تھا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر مالک کے دربار میں حاضری ہے دوسرے مخالف انکار کرتے تھے اور اسی زمانے میں اصحاب کہف کی اللہ نے نیند کھول دی/

ع ٣ ٥ ١٥

منزل ۴

رَحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

تم پر اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارے اس کام میں راحت اور آسانی کا راستہ وہی نکال سکتا ہے۔ ف ﴿١٦﴾ اور جب تم دیکھتے تو معلوم کرتے کہ سورج جب طلوع ہوتا تو

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

اپنی دھوپ لئے ہوئے غار کی داہنی جانب کترا جاتا اور جب سورج غروب ہوتا تو بائیں جانب کو دھوپ ہٹی رہتی اور یہ لوگ غار کی ایک کشادہ جگہ میں سوئے پڑے تھے

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ

یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جس کو اللہ راہ پر ڈال دے۔ بس وہی راہ پانے والا ہوا۔ اور جس کو وہ گمراہ قرار دے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

پھر تم ایسے کے لئے کوئی ولی اور مرشد نہ پا

مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

سکو گے۔ ف ﴿١٧﴾ اور تم انھیں جاگتا ہوا خیال کرتے جب کہ وہ تو گہری نیند میں سو رہے تھے، اور ہم ان کو داہنے اور بائیں پہلو

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ

پر برابر کروٹ دلاتے رہے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر اپنے دونوں بازو پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تم انھیں جھانک

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

کر دیکھتے تو مارے دہشت کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کا رعب تم پر چھا جاتا۔ ﴿١٨﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور بس پھر جب ہم نے ان کو جگا دیا اور نیند سے اٹھا دیا تاکہ عام عادت کے مطابق آپس میں پوچھنا شروع کریں کہ نیند کی حالت میں تم کتنا رہے ہو

لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

تب ایک کہنے والے نے ان میں سے کہا کہ تم کتنا وقت سوئے ہو۔ تو کچھ ساتھی بولے کہ دن بھر یا دن کا ایک حصہ۔ دوسرے ساتھی بولے کہ اس بات کو چھوڑو کہ تم کتنی دیر تک نیند کی حالت میں رہے ہو تو

لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے۔ بلکہ اب کھانے کا انتظام کرو اور اپنے میں سے کسی ایک کو شہر کی طرف بھیجو اور یہ سکے لے کر وہ جائے اور اچھی طرح دیکھ بھال کر پاکیزہ ستھرا کھانا شہر سے لے کر آوے

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

اور ہاں خوب ہوشیاری سے چوکس رہتا ہوا چپکے چپکے جاوے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو اور کسی کو ہم یہاں موجود ہیں اس کی بھنک بھی نہ

بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ

لگنے دے۔ ﴿١٩﴾ اگر ان کو خبر لگ گئی کہ تم یہاں پر ہو تو تم کو پتھروں سے مار ڈالیں گے یا پھر تم کو اپنی ملت میں واپس لے جاویں گے

ع ٢ ۵ ١٤

نصف القرآن بالحروف الی الحرف الفاء من قولہ تعالیٰ ولیتلطف

ف ١٦ شرک سے اپنی قوم کو منع کیا، چرچا ہوا، خاندان کے لوگوں نے ڈانٹ پلائی، عوام مخالف ہوئے بادشاہ کو معلوم ہوا، اس نے انھیں زندہ پکڑ لانے کا حکم دیا۔ جب ان کو معلوم ہوا تو یہ جوان سرک گئے اور شہر چھوڑ دیا کسی پہاڑی مقام پر ایک غار کے کنارے پہنچے۔ تب آپس میں یوں بولے کہ اب جب کہ گھر بار، رشتے ناطے، قوم، وطن سب چھوڑا اور غیر اللہ کی بندگی کا بھی انکار کیا تو اپنی قوم میں واپس کیسے جا سکو گے؟ چلو کچھ دیر کو یہیں پڑ رہیں اور غار میں پناہ لیں آگے اللہ مالک ہے، اگر اس کی رحمت سے دست گیری ہوئی تو کام آسان ہوگا اب تو تمام سہارا صرف اللہ کا ہے وہی کام بنائے تو بنے گا۔

ف ١٧ سورج بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے۔ جب اللہ چاہے اس کی منزل میں چال میں پھیر بدل کر ڈالے، اسی لئے فرمایا رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اور رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ۔ اصحاب کہف جس غار میں جا کر سو گئے۔ شاید اس غار کا منہ شمال کی جانب ہوگا اور سورج کے طلوع غروب کی منزلیں روزانہ بدلتی ہیں۔ لیکن ہر طرح سورج اپنی دھوپ کو غار سے بچا کر کترا تا رہا۔ تاکہ اصحاب کہف پر دھوپ کا اثر ہو کر ان کی نیند میں خلل نہ ہو۔ یہ انتظام اللہ کی قدرت سے ہوا۔ اور اللہ کیلئے جب سورج کو بنا دینا اور اسے چلائے رکھنا آسان ہے تو اس دھوپ چھاؤں کو قابو میں رکھنا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔

لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا

کردی ہے اب ہم آزمانا چاہتے ہیں کہ لوگوں میں کون اچھا عمل کر کے لاتا ہے۔ ف (۷) اور ایک دن ہم یہاں جو کچھ بھی ہے اسے صاف کرکے پوری زمین کو بنجر اور چٹیل میدان

صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

بناکر رکھ دیں گے۔ ف (۸) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کہف یعنی غار میں پناہ لینے والے اور تختی والوں کا واقعہ ہماری آیات میں سے کچھ

كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ

زیادہ عجیب واقعہ تھا؟ ف (۹) جب نوجوانوں کی اس ٹولی نے غار میں پناہ لی اور سب نے مل کر دعا کی۔ اے ہمارے پروردگار! ہم

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى

کو اپنی خاص رحمت کا سہارا عطا فرما اور ہمارے کام میں بھلائی کا راستہ آسانی سے طے کرادے (۱۰) ہم نے غار میں گنتی کے برسوں

اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ

کی طویل مدت تک ان کے کانوں پر نیند کا پردہ ڈال دیا۔ (۱۱) پھر ایک طویل مدت کی گنتی پوری ہونے پر ہم نے ان کو نیند سے جگا کر اٹھا

الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝١٢ ع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ

کھڑا کیا تاکہ ہم ظاہر کردیں کہ دو طرح کی رائے رکھنے والوں میں ان کے رہنے کی گنتی اور مدت سے زیادہ واقف کون ہے؟ (۱۲) ہم آپ پر ان کا قصہ ٹھیک ٹھیک بیان فرماتے ہیں سچی بات یہ ہے کہ یہ نوجوانوں

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝١٣ وَّرَبَطْنَا

کی ایک ٹولی کے افراد تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے اور ہم نے ہدایت کی سوجھ بوجھ ان میں خوب بڑھا دی۔ (۱۳) اور ہم نے ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

دلوں کو آپس میں باندھ کر جوڑ دیا تھا جب سب کے سب کھڑے ہوگئے تو کہنے لگے کہ ہمارا رب تو صرف وہ ہے جو زمین اور آسمان کا رب ہے بس ہم تو ہرگز ہرگز اس کے سوا

لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝١٤ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا

کسی کو اپنا معبود تسلیم نہیں کریں گے اگر ہم بھی ایسا کریں تو یہ شرارت اور بدعقلی کی بات ہوگی (۱۴) بڑی حیرت کی بات ہے کہ یہ

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ

ہماری قوم اللہ کے سوا دوسروں کو بھی معبود بنائے ہوئے ہیں! پھر یہ لوگ اس غلط عقیدہ پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے؟ واقعی اس سے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝١٥ ؕ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

بڑھ کر ستم گر، ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر یوں ہی جھوٹ موٹ بات چلا دیوے۔ (۱۵) وہ آپس میں بولے کہ اب جب کہ تم اپنی قوم کو چھوڑ

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

چھاڑ کر چلے آئے ہو اور اللہ کے سوا جن کی بندگی میں یہ لوگ عقیدہ رکھتے ہیں اس کو بھی تم نے رد کر دیا تو چلو اب اس غار میں جاکر ٹھہر جائیں، تمہارا پروردگار

منزل ۴

ف ۷،۸ زمین کی سج دھج اور بناؤ سنگار میں سونا، چاندی، مال و دولت، کھیت، باغ، مکانات شہر، گاؤں، ندیاں، نہریں، تالاب سمندر، کشتیاں، جنگل، اناج، پھل، فروٹ، سواریاں، خوشبو دار پھول، غذائیں، عورت، اولاد، گھر بار، حسن و جمال اور لذت کی چیزوں کے انبار لگے پڑے ہیں مگر یہ سب عارضی ہیں فانی ہیں، زمین کو ایک دن چٹیل علاقہ بناکر ایسا سیدھا سپاٹ حشر کا میدان بنا دیا جائے گا جہاں آدمؑ کے تمام بیٹوں کا حساب لینے کو قیامت کا دن قائم کیا جائے گا۔ اور موجودہ رونق فنا ہو چکی ہوگی

ف ۹ یہاں سے اصحاب کہف کا قصہ شروع ہوتا ہے، نوجوانوں کی ایک ٹولی نے مشرک بادشاہ اور مشرک عوام کے مقابلہ میں توحید کی دعوت پیش کی تو یہ لوگ انکو جان سے مار ڈالنے پر تل گئے۔ نوجوان لوگ شہر چھوڑ کر باہر نکل گئے اور ایک غار میں جاکر دم لیا، وہاں انھیں سکان پر نیند کا غلبہ ہوا اور تین سو نو (۳۰۹) سال تک سوتے رہے۔

ع ۱ ۱۲ ۱۳

اصحابِ کہف کے نام تاریخ میں اختلاف کے ساتھ قریب قریب یہ بتائے جاتے ہیں، لیکن حدیث شریف میں اس کی کوئی سند نہیں۔

مَكْسَلْمِيْنَا (MAKSALMINA)

يَمْلِيْخَا (YAMLIKHA)

مَرْطُوْنَسْ (MARTUNAS)

كَسْطُوْنَسْ (KASTUNAS)

بِيْرُوْنُسْ (BIRUNUS)

دَنِيْمُوْسْ (DANIMUS)

بَطُوْنَسْ (BATUNUS)

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

سب اچھے اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز بہت اونچی آواز میں بھی نہ پڑھو اور نہ بہت ہی دھیرے چپکے بلکہ ان دونوں

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١١٠ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

کے بیچ کا راستہ اختیار کرو۔ ⑪⓪ کہتے جاؤ الحمد للہ سب تعریف اور خوبیاں صرف

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

اللہ کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور بادشاہت سلطنت میں اس کا کوئی ساجھی شریک نہیں اور اس پر کبھی برا وقت پڑنے والا نہیں کہ کسی ولی

لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝١١١ ع

کی اس کو ضرورت ہو بس آپ اس کی کمال درجے کی بڑائی بیان کرنے میں لگے رہیئے ف ⑪①

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ کہف مکہ میں نازل فرمائی گئی اس میں ١١٠ آیات اور بارہ رکوع ہیں شروع ہے اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

تعریف اور تمام خوبیاں تو بس اسی ایک اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس میں کسی طرح کا بھی ٹیڑھا ترچھا پن

عِوَجًا ۜ ۝١ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

نہیں رکھا۔ ① یہ کتاب بڑی بندوبست والی ہے۔ اس کے ذریعہ سب کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف سے بہت سخت عذاب آنے والا ہے اور خوش خبری و

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٢ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

بشارت سنائی جاتی ہے ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ کہ ان کو بڑا اچھا اجر ملنے والا ہے۔ ② ایسا شاندار اجر کہ اس میں ہمیشہ عیش

اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٤ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

کرتے ہونگے ③ اور جو لوگ یہ بکواس کرتے ہیں کہ اللہ نے فلاں کو بیٹا بنا لیا ہے ان کے نام آپ ہمارا نوٹس جاری کر دو ④ ان جاہلوں کے پاس اور ان کے باپ دادوں کے

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ

پاس اس بات کا کوئی علمی ثبوت نہیں بڑی بری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے اور قطعی طور پر یہ لوگ

يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ

جھوٹ بکتے ہیں۔ ⑤ یہ لوگ اگر اس بات پر ایمان نہیں لائیں گے تو شاید ان کے پیچھے محنت کرتے کرتے مارے افسوس

يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً

کے آپ اپنی جان کھپا دیں گے۔ ف ⑥ زمین پر جو کچھ ہے اسے ہم نے زمین کی زینت بنا کر بڑی رونق کے ساتھ اس کی سجاوٹ

منزل ۴

ف ١١١ دنیا کے بادشاہوں کو اولاد نہ ہو تو ان کی سلطنت، بادشاہت ختم ہوئی یا اولاد ہو بھی اور گدی پر نہ بیٹھ سکے تو بھی قصہ تمام ہوا۔ شاہ بھی فنا ہوئے اور بادشاہی بھی ختم ہوئی بادشاہت میں وزیر، مشیر فوج کی محتاجی بھی بنی رہتی ہے ان سب کے سہارے تو حکومت چلتی ہے یہ نہ ہوں تو بادشاہی ایک دن نہ چل سکے پھر آڑے وقت بھی

١٢ زندگی میں آتے رہتے ہیں

ع ١١ کبھی کسی وزیر نے بڑھ کر

١٢ وفاداری کا ثبوت دیا اور مشکل وقت میں کام آیا تو اب یہ سر چڑھا وزیر جو ذلت میں کام آیا تھا اس کا بڑا خیال رکھنا بادشاہ کی مجبوری ہے کبھی یہی وزیر طاقت پکڑ گیا تو بادشاہ کو بیڑی پہنانے میں دیر نہیں۔ اللہ کی ذات اس طرح کے تمام چکر سے پاک ہے نہ بیٹے کی حاجت نہ کسی مددگار وزیر کی ضرورت نہ آڑا وقت آوے کہ کوئی سر چڑھا بن سکے اور نہ کبھی ذلت پستی اور ناکامی کے ایسے وقت کے ساتھیوں کا احسان مند رہنا لازم ہو بس ایسے مالک کو جس نے جان لیا اس پر لازم ہے کہ کمال درجے میں اس کی بڑائی اور کبریائی بولتا ہی جائے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

ف ٦ سورہ طٰہٰ میں بھی فرمایا کہ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ ترجمہ: یعنی یہ قرآن ہم نے آپ پر اس لئے نہیں اتارا کہ آپ اتنی مشقت اٹھائیں۔

بہت محنت اٹھائی، بہت رنج اٹھایا اور قوم کی ہدایت کے لئے اپنے جان و مال کی بازی لگا دی کہ کسی طرح یہ لوگ اللہ کی بات مان لیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

کھلی ہوئی نو نشانیاں عطا فرمائی تھیں بس آپ ذرا بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھو کہ جب موسیٰ اُن کے پاس آئے تو فرعون نے جواب میں کہا تھا کہ موسیٰ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم جادو کا شکار ہو چکے ہو ایسا

اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ

کہہ کر اس نے بات کو ٹال دیا تھا۔ ﴿۱۰۱﴾ موسیٰ نے جواب میں فرمایا کہ تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ تمام نشانیاں

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ

آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا اتار کر اور کوئی نہیں دکھا سکتا اور اے فرعون مجھے تو یقین ہے کہ اب تیری شامت آ چکی ہے اور تو برباد

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

ہو جائے گا۔ ﴿۱۰۲﴾ فرعون نے ارادہ کر لیا کہ ملک مصر سے موسیٰ کے قدم اکھاڑ دیگا بس پھر تو ہم نے فرعون اور اس کے سنگی ساتھیوں کو اکٹھے کر کے

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

پانی میں ڈبا ڈبا کر مار ڈالا۔ ﴿۱۰۳﴾ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کے لئے فرمان جاری کر دیا کہ اب ملک میں رہو بسو، بس جب ہماری

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ

طرف سے آخرت کے وعدے کا وقت آ جائیگا تو ہم تم سب کو لپیٹ کر اکٹھا جمع کریں گے ﴿۱۰۴﴾ اور ہم نے اس

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

قرآن کو حق کی بنیاد پر نازل فرمایا ہے اور یہ اترا بھی حق کے ساتھ اور اے نبیؐ ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۱۰۵﴾

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور ہم نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا تاکہ تم انسانوں پر ٹھہر ٹھہر کر اسے پڑھ کر سنا سکو۔ ﴿۱۰۶﴾

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

آپ کہہ دو کہ تم اس قرآن کو مانو یا نہ مانو لیکن جن لوگوں کو اس سے پہلے علم ملا ہے ان کو جب یہ قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو منہ کے بل

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

ٹھوڑیوں پر سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ ﴿۱۰۷﴾ اور سجدے میں اپنے رب کی خوبیاں اور پاکی بیان کرتے

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ

ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ ہمارے رب کا ایک ایک وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ﴿۱۰۸﴾ اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے اپنا چہرہ زمین پر ڈال کر گر پڑتے ہیں کہ اس قرآن کو سن کر ان

يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا

کا دل پگھلتا ہے اور ان کی عاجزی بڑھتی جاتی ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ آپ فرما دو کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر اس سے دعا کرو جس بھی نام سے پکارو تو بس

ف ۱۰۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے نو معجزات عطا فرمائے: (۱) لاٹھی کا سانپ بن جانا اور موسیٰ کے پکڑیں تو پھر لاٹھی بن جائے (۲) گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکال لیتے تو چمکتے چاند کی طرح ہو جاتا (۳) جادوگروں کی لاٹھیاں رسیاں ہزاروں کی تعداد میں ایک سانپ نگل جائے جو اپنی اصل میں لاٹھی تھا (۴) موسیٰ کے اعلان کے مطابق قحط پڑنا اکال کے گھیرے میں پورے ملک کا آ جانا (۵) بڑے بڑے زبردست طوفان (۶) ٹڈی دل کے غول کے غول ہری بھری فصل کو چٹ کر گئے۔ (۷) دیمک گھن کا کیڑا جوئیں۔ (۸) مینڈک کی کثرت (۹) پینے کا پانی خون ہو جانا۔ یہ تمام نشانیاں دیکھ کر فرعون بجائے ہدایت قبول کرنے کے اُلٹے حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ آپ پر یہ سب جادو کا اثر ہے کہ ایسی ایسی چیزیں دکھلاتے ہو۔

ف ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹ سورۂ مریم میں اللہ کے نبیوں کی یہ سنت بتائی گئی کہ اللہ کی آیات کو جب کبھی ان پر پڑھا گیا تو فوراً سجدے میں گرے اور رو کر اللہ کی پاکی بیان کی غیر اختیاری طور پر اللہ کی محبت میں مغلوب ہو کر ایسے اچانک سجدے میں گر پڑے کہ ٹھوڑیوں پر منہ کے بل زمین پر سر رکھ دیا یہ طریقہ اللہ کے مقبول بندوں کا ہے اس لئے ہر مسلمان کو اس کی نقل کرنی چاہیئے۔ سجدۂ تلاوت کی آیات پر شوق اور محبت سے اللہ کی عظمت خوبیاں اور پاکی بیان کرتے ہوئے اپنا سر سجدے میں رکھ دینا چاہیئے۔

وقف لازم
السجدۃ ۴

منزل ۴

إِلَّآ أَن قَالُوٓا أَبَعَثَ ٱللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِى ٱلْأَرْضِ

نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے ۔ ۹۴ آپ ان سے کہہ دو کہ زمین میں فرشتے

مَلَٰٓئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَلَكًا

آباد ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے پھر ان کی ہدایت مقصود ہوتی تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر

رَّسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ

بھیجتے ۔ ف۹۵ آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے یقیناً وہ اپنے بندوں کے حال کی پوری خبر رکھتا ہے اور ایک ایک

خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن

کو دیکھ بھی رہا ہے ۔ ف۹۶ جو ہدایت کی راہ پر چلنا چاہے گا اللہ اسی کو راہ سجھا دے گا اور جس کو اس نے بے راہ کر دیا ایسے گمراہوں کے لیے تم

تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ

اللہ کے سوا اولیاء میں سے کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ان کو اوندھے منہ ہم اس حال میں جمع کریں گے کہ اندھے، بہرے اور گونگے

وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ

بن چکے ہوں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جب کبھی ذراسی آنچ دھیمی پڑی کہ ہم اور بھڑکا دیں گے تاکہ انھیں تیز جلن کی سزا مسلسل

سَعِيرًا ﴿٩٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالُوٓا۟ أَءِذَا كُنَّا

ملتی ہی رہے ۔ ف۹۷ ایسی زبردست سزا ان کو اس لئے دی جائے گی کہ انھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا تھا اور جواب میں یہ کہا تھا کہ کیا ہم جب ہڈیاں

عِظَٰمًا وَرُفَٰتًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٩٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ

بن کر چورا بھرکس بن جائیں گے تب اس کے بعد ہمیں کیا پھر دوبارہ نئی مخلوق بنا کر زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ف۹۸ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ

ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو پھر دوسری بار پیدا کر دے اور اس کے لئے اللہ نے ایک

وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى ٱلظَّٰلِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿٩٩﴾ قُل

مقرر وقت طے کر کے رکھا ہے جس میں کسی طرح کے شک شبہ کی گنجائش نہیں پھر بھی ان ظالموں سے انکار کئے بغیر رہا نہ گیا ۔ ف۹۹ آپ

لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىٓ إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

فرما دو کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تب تو خرچ ہو کر ختم ہو جانے کے ڈر سے تم ان کو روک رکھتے

ٱلْإِنفَاقِ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ قَتُورًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ ءَايَٰتٍۭ

اور انسان جی کا بڑا کچا ہے ۔ ف۱۰۰ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف سے صاف صاف اور

النصف

ع ۱۱ / ۷

ف۹۵ عام انسانوں کو ہدایت کے راستے پر چلنے میں اٹکنے کی رکاوٹ یہ عقیدہ بن گیا جب انھوں نے غلو کرکے اللہ کے پیغمبروں کو انسانیت سے خارج کیا اور الوہیت میں داخل کر لیا کسی کو خدا کا اوتار کسی کو خدا کا بیٹا رشتہ ناطہ لگا کر خدا اور خدا کا ایک مشترک خاندان بنا لیا اب اس گورکھ دھندے میں انھیں کہیں بھی نبی نہیں دکھائی دیتا پھر ایسے غلط عقیدہ پر عقلمند لوگ اور صاحب کتاب لوگ ان کے ساتھ نہ ہوئے تب سخت انتشار اور مارکاٹ سے آدمیت میں مذہب کے نام پر شدید لڑائیاں شروع ہو گئیں اس لیے قرآن نے کئی مقامات پر اس بات کو واضح کر دیا کہ اللہ کے نبی انسان ہوتے ہیں آدمی ہوتے ہیں پیدا ہوتے ہیں اور وفات بھی پاتے ہیں شادی بیاہ بھی کرتے ہیں صاحب اولاد بھی ہوئے اور آخرت میں اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے اللہ کے حضور ان کی پیشی بھی ہو گی یہ تمام نبی اور رسول آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور درجے میں باوجود ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہونے پر بھی نبی اور رسول ہونے کے اعتبار سے تمام انسانوں پر لازم ہے کہ اللہ کے ساتھ سب رسولوں اور سب نبیوں پر ایمان لاویں اور کسی نبی کو انسانیت سے خارج نہ کریں ورنہ خدا لاکھوں لاکھ ہو جائیں گے اور نبی ایک بھی نہ ہو گا جس کی اطاعت لوگ کر سکیں

ملاحظہ ہو:

(۶) انعام ۹ - ۸
(۱۴) ابراہیم ۱۱ - ۱۰
(۱۸) کہف ۱۱۰

ف۹۶ علم و عقل تجربہ تاریخ اور مشاہدے سے میری بات کھل کر حق ثابت ہو چکی کہ اللہ کے تمام نبی انسان تھے آدم کے بیٹے تھے بشر تھے اب تم کو اصرار ہے کہ بشر پیغمبر ہو ہی نہیں سکتا، اس وجہ سے میری

...ت نبوت اور قرآن کا انکار کرنے کے لئے میرا آدمی ہونا بشر ہونا تمہارے لئے مصیبت بن گیا تو اب اس کا کیا علاج ۔

منزل ۴

قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

ہے۔ ف ﴿۸۵﴾ اور اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے واپس طلب فرما لیتے پھر آپؐ ہماری اس کاروائی پر ہمارے حضور میں کسی

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

کو وکیل بنا کر بھی نہیں لا سکتے تھے۔ ﴿۸۶﴾ مگر یہ تو آپؐ پر آپ کے رب کی رحمت ہے اور بے شک اللہ کا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

بہت بڑا فضل ہے۔ ﴿۸۷﴾ آپؐ فرما دیجیے کہ اگر تمام انسان اور جنات ایک بات کے لیے جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی طرح کوئی کلام بنا لیں تو ہرگز ہرگز وہ

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ایسا نہیں کر سکیں گے چاہے ایک دوسرے کے سنگی ساتھی بن کر اپنا تمام زور لگا کر دیکھ لیں تب بھی اس قرآن جیسا کوئی کلام مقابلہ میں پیش کر دینا ان کے بس کی

ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

بات نہیں۔ ف ﴿۸۸﴾ اور ہم نے انسانوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر کے بات ٹھیک طریقے سے بتا دی مگر اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

بغیر انکار کیے ان سے رہا نہ گیا۔ ﴿۸۹﴾ اور انھوں نے جواب میں کہا کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک تم ہمارے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

لیے زمین سے پانی کا جھرنا بہا کر نہ بتا دو۔ ﴿۹۰﴾ یا تمہارے پاس کھجور اور انگور سے لدا ہوا ایک ہرا بھرا باغیچہ ہو اور اس باغ میں ہر جگہ تم نہریں

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا

پھاڑ کر بہتی ہوئی نہ بتا دو گے تب تک ہم ایمان لا کر نہیں دیں گے۔ ﴿۹۱﴾ اور اپنے دعوے کے مطابق ہم پر آسمان کا کوئی ایک ٹکڑا

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ

ہی گرا کر بتا دو یا اللہ کو سامنے لا کر دکھلا دو اور وہاں فرشتوں کو بھی ہمارے سامنے لاؤ تب مانیں گے۔ ﴿۹۲﴾ پھر تمہارے اپنے لیے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

سونے چاندی کا بنا ہوا ایک محل ہو یا تم آسمان میں چڑھ کر دکھا دو اور ہاں یہ بھی بتلائے دیتے ہیں کہ آسمان میں چڑھ بھی گئے تب بھی ہم ایمان لانے والے نہیں جب

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا

تک ہمارے لیے ایسی کتاب نہ اتار لاؤ جسے ہم خود ہی پڑھ لیں گے آپ ان کے سوالوں کے جواب میں ایک بات فرما دو کہ سبحان اللہ میں کیا ہوں ایک بشر ہوں جسے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے

بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى ع ۹ / ۱۰

اس کے سوا بھلا میں کون ہوں۔ ﴿۹۳﴾ ہدایت کی بات آجانے کے بعد ایمان لانے میں انسانوں کو ایک بات بڑی رکاوٹ بن گئی جب انھوں نے یہ کہا کہ کیا اللہ

ف۸۵ روح جاندار کے بدن میں ہے کہ وہ چل پھر رہا ہے، اور جب بدن سے نکل گئی تو جسم بے جان ہوا آدمی نے اس کیفیت کو روح، جی جان، آتما وغیرہ کے نام سے یاد رکھا ہے اب تک صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ ایک چیز بدن میں اللہ کے حکم سے آگئی اور بدن ہلنے جلنے اور کام کاج میں لگا اور جہاں روح بدن سے خارج ہوئی تو موت واقع ہو گئی بس اتنا جان لیا یہ کافی ہو باقی روح کیسی ہے اس کا مرکز کہاں ہے اور کیسے آتی جاتی ہے اور آگے بہت سے سوالات سے آدمی کو کچھ بھی حاصل نہیں کہ ہمارا علم محدود ہے اور جو کچھ بھی علم ابتک ہمیں ملا ہے وہ بہت تھوڑا ہے پھر بعض باتیں آدمی کا علم برداشت نہیں کر سکتا ہے کہ اسکی پرواز اتنی بلند نہیں بعض علماء کے نزدیک روح سے مراد حضرت جبریلؑ بھی ہیں کہ ان کو بھی روح القدس کہا گیا ہے جانا ہے جو کچھ ہو سب کا سب اللہ کے حکم سے ہے۔

ف۸۸ اول تو کسی ایک کلام پر تمام انسان اور جنات کا ایک جگہ اکٹھا ہو کر پروگرام بنا کر کام کرنا ممکن نہیں لیکن ایسا محال اور ناممکن اجتماع جن و انس کا ہو بھی جائے تب بھی اس قرآن کے جوڑ کی کوئی اور کتاب تو دور کی بات ہے صرف اس کی کسی مثال کی نقل میں ویسی مثال بنا لانا بھی کسی کے لیے ممکن نہیں۔

لَا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

مدت تک ہی یہاں رہنے دیا جائے گا ف۷۶ آپ سے پہلے بھی جن کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا تھا ان سب کی مدد، نصرت کیلئے

مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ

ہمارا یہی دستور تھا اور تم ہمارے قانون میں کسی طرح کی تبدیلی نہ پاؤ گے ۷۷ نماز کو قائم رکھو سورج کے ڈھلنے کے بعد سے

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

رات کا اندھیرا ہونے تک اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھا کرو یقیناً صبح میں قرآن پڑھنا مشاہدہ کا

مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ صلے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ

وقت ہے۔ ف۷۸ رات کے اوقات میں تہجد کی نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ یہ آپکے لئے نفل ہے یعنی زیادہ مرتبہ والی نماز ہے بہت قریب ہے کہ آپؐ کا رب آپکو

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

ایسے مقام پر کھڑا کریگا جو بہت ہی تعریف والا محمود مقام ہوگا۔ ف۷۹ اور آپؐ دعا کرتے رہیئے کہ اے میرے رب مجھے جہاں بھی داخل فرمانا ہو وہاں سچائی کے ساتھ داخل فرما

اَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

اور جب یہاں سے نکالنا ہو تو سچائی کے ساتھ مجھے نکال لے اور میرے لئے اپنی طرف سے خاص طاقت والی نصرت اور مدد کا انتظام فرما دے ۸۰

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

آپؐ اعلان کر دو کہ حق آگیا ہے اب باطل کو جانا پڑے گا اور باطل کبھی پنپ نہیں سکتا اسے نکل بھاگنا ہوگا۔ ف۸۱

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ

اور ہم نے ایمان والوں کے لئے قرآن کو نازل کر کے اس میں ایسی تاثیر رکھی ہے جس میں بیماری کا علاج اور تندرستی ہے اور بھرپور

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ

رحمت ہے اب یہ ظالم لوگ تو انکا نقصان تو بڑھتا ہی جائیگا ۸۲ اور جب انسان پر ہم انعام فرماتے ہیں تو اس احسان کو ٹال دیتا ہے اور کروٹ پھیر کر پہلو بدل لیتا ہے

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ج وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى

اور جب اسے سخت تکلیف پہنچتی ہے تو آس توڑ کر نا امید ہو جاتا ہے ۸۳ آپؐ فرما دو کہ ہر ایک اپنے اپنے ڈھنگ اور

شَاكِلَتِهٖ ط فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

طور طریقے اپنے اعمال کی شکل بناتا ہے بس تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے کہ ہدایت کے لحاظ سے صحیح راستے پر کون ہے ۸۴ اور آپؐ سے یہ روح کی بابت سوال

الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

کرتے ہیں آپؐ فرما دو کہ روح تو میرے رب کے حکم میں سے ایک حکم ہے اور تم لوگوں کو جو کچھ علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا سا علم

منزل ۴

ف۷۶ مکہ سے ہجرت کے بعد اللہ نے مشرکین کو بھی زیادہ موقع نہیں دیا بلکہ سورۂ توبہ کے نزول کے وقت صرف انہیں چار ماہ کی مہلت دی گئی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مشرکین سے حرم کعبہ کو پاک کر دیا گیا معلوم ہوا کہ داعی الی اللہ کو بستی والے اصلاح کا کام نہ کرنے دیں اور جبر سے باہر نکال دیں تو پھر تھوڑی مدت میں ان کا بھی صفایا ہو جاتا ہے۔ سورۂ توبہ کا پہلا رکوع دیکھ لیا جائے۔

ع ۸ / ۷ / ۸

ف۷۸ ظہر، عصر، مغرب، وعشاء کی نماز اور پانچویں نماز فجر کی اسی طرح پانچوں نمازوں کا حکم اس آیت میں بیان ہوا حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ؐ مغرب وعشاء کے مقابلہ میں فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھتے فجر کی نماز میں قرآن کا پڑھنا اور نماز کے بعد صبح میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کا مشاہدہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں اور اس وقت رات والے فرشتے آدمی کا نامہ عمل تیار کر کے جاتے ہیں اور دن والے آتے ہیں سب اس وقت ہر آدمی پر جمع ہوتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتا ہوا پایا گیا اس کی خوش قسمتی ہے کہ فرشتوں نے بھی مشاہدہ کیا اور اللہ نے خاص نظر عنایت فرمائی پھر بھی جو لوگ سوئے پڑے ہوں ان کے حال پر افسوس۔

ف۷۹ تہجد کی نماز حضرت ؐ نے مسلسل پڑھی۔ امت پر فرض نہیں لیکن بڑی رحمت والی نماز دو رکعت یا چار یا آٹھ اور ہر دو رکعت میں سلام پھیرے رات کے تین حصے کئے جائیں تو بیچ کے وقت میں تہجد پڑھنی چاہئے یا پھر دو حصے کئے جائیں تو رات کے پچھلے حصہ میں پڑھنا چاہئے۔

ع ۹ / ۷ / ۹

ف۸۱ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت حضور ؐ نے یہ آیت کعبہ کے سامنے بار بار پڑھی اور بتوں کو وہاں سے کھدیڑ دیا گیا۔

وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ

سکو گے۔ ﴿٦٨﴾ کیا تم اب نڈر ہو گئے جب کہ وہ اگر چاہے تو پھر تم کو دوسری بار دریا کے سفر میں چلا دے اور جہاز کو

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا

توڑ ڈالنے والی آندھی بھیج کر تمہارے کفر کے سبب تم کو ڈبا ڈبا کر مار ڈالے اور پھر تم کسی حال میں بھی ہمارا

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ

پیچھا کرنے والا نہ پاسکو گے ف۶۹ ﴿٦٩﴾ اور ہم نے آدمؑ کے بیٹوں کو بڑی عزت دی اور زمین پر جنگل، دریا میں ہر جگہ

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ

ان کو سواری عطا کی اور کھانے کے لئے پاکیزہ اور ستھری روزی سے نواز دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر انسان کو

خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ

فضیلت عطا فرمائی۔ ف۷۰ ﴿٧٠﴾ اور اس دن ہم تمام انسانوں کو ان کے پیشواؤں سمیت بلا کر جمع کر لیں گے بس

أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ

جس کا نامہ عمل اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا ہو گا تو ایسے لوگ اپنا نامہ عمل اچھی طرح اطمینان سے پڑھ لیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی

فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

ظلم نہ ہو گا۔ ف۷۱ ﴿٧١﴾ اور جو کوئی یہاں ہدایت کے راستہ کو دیکھنا نہ چاہے گا اور آنکھ بند کر کے زندگی گذاری وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا

اسلئے کہ حق کے راستے سے بہت دور ہٹ چکا ہو گا ﴿٧٢﴾ اور انہوں نے آپؐ کو ستانے پھسلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی جو وحی ہم نے آپؐ پر کی ہے اس سے ہٹا کر دوسری طرف

إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا

آپؐ کو لے جانے میں یہ لوگ پورا زور لگا چکے تھے اور اگر ایسا کرنے میں وہ کامیاب ہوتے تو آپؐ کو اپنا دوست بھی بنا لیتے۔ ﴿٧٣﴾ اور اگر ہم آپؐ کو

أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ

ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپؐ ان کی ہدایت کی طلب میں کسی چیز میں ان کی خاطر کچھ تھوڑا سا نرم رخ اختیار کر لیتے۔ ﴿٧٤﴾ ایسا ہوا نہیں لیکن اگر ایسا ہو

ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

جاتا تو پھر ہم تم کو دنیا میں دگنی سزا دیتے اور موت کے بعد بھی دگنی سزا دیتے پھر آپؐ ہمارے مقابلے میں اپنے لئے کسی کو مددگار نہیں پا سکتے تھے۔ ﴿٧٥﴾

وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

اور یہ لوگ تو اس فکر میں تھے کہ آپؐ کے قدم ڈگمگا دیں اور اس ملک سے آپؐ کو باہر نکال دیں اور ایسا ہونے پر آپؐ کے بعد انہیں بھی بس تھوڑی

منزل ۴

ف۶۹ ایک بار کے سفر میں توبہ کر کے دعا کر کے بچ گیا پھر زمین میں آ کر وہی حرکت کرنے لگا جو سفر کے پہلے کرتا تھا کہنے لگا کہ اب کہاں پھر کسی سفر میں جانا ہے لیکن نہیں جانتا کہ اللہ پھر کوئی سبب جاری کرے کہ دریائی سفر بہت ضروری ہو چکا اور اپنے کفر کا مزہ ایسا چکھے کہ ڈوب مرے تو تو یہ بھی نصیب ہو۔

ف۷۰ تمام مخلوق پر انسان کی فضیلت میں ہزاروں درجے ہیں جیسے کہ انسان سواری کرتا ہے جب کہ غیر انسان اپنے پاؤں سے چلتا ہے یا پنکھ سے اڑتا ہے بہت سے رینگتے ہیں کوئی کسی دوسرے پر سواری نہیں کرتا۔ کھانا پینا آدمی کو صاف ستھرا چاہیے آگ سے پکانا۔ ٹھنڈا پانی شربت وغیرہ تیل میں تلی چیزیں اور الگ الگ ہزاروں ہزار ذائقے، لیکن کوئی جانور کھانا پکا کر نہیں کھاتا اسی طرح انسان کے سوا زمین کے ہر جاندار ننگے رہتے ہیں جبکہ انسان لباس بناتا اور پہنتا ہے اور زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار بھی کرتا ہے اسی طرح نکاح کرنا خاندان سا کھے رشتے ناطے شہر آباد کرنا صنعت و حرفت لکھنا پڑھنا وغیرہ کوئی کہاں تک بتا سکے۔

ع ۱۰

ف۷۱ معلوم ہوا کہ قیامت کے دن لوگ اپنے اپنے اماموں، چودھریوں، لیڈروں اور رہنماؤں کے ساتھ جمع ہوں گے یہ نہ ہو گا کہ چور بدمعاش کسی نیک کے ساتھ جمع ہوں یا مشرک کافر کسی داعی الی اللہ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں۔ اس آیت سے ان لوگوں نے سبق لینا چاہیے جو بدی اور شرک میں غرق ہیں اور امید لگا بیٹھے ہیں کہ اولیاء اللہ کے دامن تھام لیں گے نیک کے امام نیک اور بدکاروں کے امام بدکار ہوں گے مختصر یہ کہ جو جیسا عمل کرے یا جس کی نقل کرے یا پیروی کرے اسی کے ساتھ اسے قیامت کے دن اللہ کے دربار میں پیشی کے وقت

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ

بھی یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب ہم نے فرشتوں کو ارشاد فرمایا کہ آدمؑ کو سجدہ سلامی دو ابلیس کو چھوڑ کر سب اس حکم کو بجا لائے ابلیس نے کہا کیا میں اس کو سجدہ کروں

خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ

جس کو آپ نے مٹی سے بنایا ہے۔ (٦١) وہ بولا کہ یہ آدم جس کو آپ نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر مجھے قیامت تک مہلت دیں تو میں اس کی اولاد کو جھپٹ کر لپے

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ

قابو میں کر لوں گا کہ آپ بھی دیکھ لیں گے بس تھوڑے سے لوگ ہی میرے وار سے بچ سکیں گے۔ (٦٢) اللہ نے فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾

چلا جا بس جو کوئی بھی ان میں سے تیری راہ پر چلے گا تو بے شک تم سب کی سزا جہنم ہے اور پوری سزا تم کو بھگتنی ہوگی۔ (٦٣)

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

ان میں سے جس جس پر تیرا بس چلے اپنی آواز کے بل پر پھسلا دے اور ان پر اپنے پیدل اور سوار کارکنوں کی فوج چڑھا لا اور ان کے

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ

مال اور اولاد میں شریک بن جا اور ان سے جتنے کرسکے جھوٹے وعدے کر ڈال اور شیطان کے تمام داؤ گھات اور وعدے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

سب کے سب فریب کے سوا اور کچھ نہیں ف٦٤ بے شک میری بندگی کرنے والوں پر تیرا داؤ ہرگز نہ چلے گا

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

اور تمہارا رب ان کی نگہبانی کو کافی ہے۔ (٦٥) یہ شان تمہارے پروردگار کی ہے کہ وہ سمندروں میں تمہارے

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا

ے بوجھل جہاز کو چلا دیتا ہے تاکہ تم اس کا فضل حاصل کر سکو یقیناً وہ تمہارے حال پر بہت مہربان ہے۔ (٦٦) اور جب کبھی

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

یا میں تم پر مصیبت ٹوٹی تو زمین میں جن سے دعائیں مانگتے تھے ان کو تو بھول بھال جاتے ہو اور صرف ہم کو پکارنے لگتے ہو لیکن تم کو جیسے

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ

ہی نے نجات عطا فرما کر کنارے لگایا کہ اس واقعے کو ٹال کر نظر انداز کرتے ہو اور انسان کا یہ حال ہے کہ ناشکری بہت کرتا ہے (٦٧) ف٦٧ کیا تم کو اب ڈر نہیں رہا کہ کنارے پر لانے کے بعد اللہ

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

ی تم کو زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی بارش کر ڈالے پھر تم اپنا بچاؤ کرنے والا کسی کو بنا

ف٦٤ معلوم ہوا کہ شیطان کا زور اور فریب آواز میں بھی ہوتا ہے جیسے کہ گانے بجانے، ناچنا، تھرکنا، گھنگھرو پازیب کی جھنکار، قوالی، ڈھولک سارنگی اور ساز آج کا مسلمان بھی کیا خوب عقلمند ہے کہ بزرگوں کی مزاروں پر یہ سب کچھ کر ڈالا شیطان کو بھی مارے شرم کے پسینہ آتا ہوگا۔

ف٦٧ پانی کے جہاز کے سفر میں کبھی موجوں کے تھپیڑے کبھی راہ بھولنے کی مصیبت سے کبھی کشتی طوفان سے ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور کبھی آگ لگنے سے تباہی آئی ایسے تمام مواقع پر مسافر جب بے سہارا ہوتے ہیں تو صرف ایک اللہ کو پکارتے ہیں زمین والی زندگی میں بے شمار حاجت روا اور مشکل کشا سے دعا کرتے کرتے زندگی گذر گئی کبھی خیال نہ آیا کہ اگر سمندر میں جب بے بس ہوئے اور نیچے پانی اوپر آسمان اور سنگ خوف دیکھی تو اب اصل مالک یاد آگیا تب صرف اسی کو پکارنے لگے یہی سچا پکارنا ہے

اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
اور زمین میں ہر ایک کو آپ کا رب خوب خوب جانتا ہے اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی،
عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
اور داؤد علیہ السلام کو زبور دینے والے بھی ہم ہی تھے۔ (۵۵) آپ کہہ دو کہ اللہ کے سوا جن سے دعا کرنے پر تم کو بڑا گھمنڈ ہے
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾
ذرا ان کو پکارو اور دیکھ لو کہ وہ تمہاری کسی بھی تکلیف کو دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی تم پر پڑنے والی کسی بلا کو اٹھا کر دوسرے پر ڈال سکتے ہیں (۵۶) ف
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
یہ لوگ جنھیں حاجت روائی کو اپنی دعائیں پکارتے ہیں ان کا حال تو یہ رہا تھا کہ وہ خود ہی اپنے رب کے حضور زیادہ قریب ہونے کے لئے
وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
وسیلہ تلاش کرتے رہے اور اس کی رحمت کے امیدوار بنے رہے اور اس کے عذاب کا خوف رکھتے تھے بے شک آپ کے رب کا عذاب ہے بھی
مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ڈرنے کی چیز ف (۵۷) اور قیامت کے پہلے پہلے ہر بستی کو ہم ہلاک کر ڈالیں گے یا سخت عذاب میں اسے نابود
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
کر ڈالیں گے اور ہم نے اپنا یہ حکم کتاب میں لکھ دیا ہے (۵۸)
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ
اور معجزہ دکھانے کو ہم نے اس لئے منع کر دیا کہ پہلے لوگوں نے معجزات کو جھٹلایا اس کے پہلے ہم نے ثمود والوں کو اونٹنی کا کھلا معجزہ بھیج
وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ
دیا تھا جسے وہ اپنی آنکھوں دیکھ چکے تھے پھر بھی اس کے ساتھ ظلم کیا اور نشانیاں بھیجنے میں ہمارا مقصد یہ رہا کہ لوگوں کو ہماری نافرمانی کا
اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا
خوف آوے۔ (۵۹) اور ہم نے آپ سے فرما دیا تھا کہ آپ کے رب نے تمام انسانوں کو گھیر لیا ہے اور آپ کو ہم نے جو
الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي
خواب دکھایا تھا اور قرآن میں جس درخت کے بارے میں لعنت کی پھٹکار سنائی گئی اس میں لوگوں کو
الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا ع ٦/٨
خوف دلایا گیا اور ان کا امتحان لیا گیا مگر یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ان کی شرارت اور بدکنا بڑھتا ہی رہا۔ (۶۰) اور وہ وقت

ف۵۶ جیسے تم پر بیماری، پاگل پن، زمن، بے عزتی کا دور آوے تو نہیں کچھ اختیار نہیں کہ تمہاری دعا سن کر تمہاری تکلیف کو دور کر سکیں بلکہ کوئی کتا بھیڑیا سانپ بچھو لپٹ جائے تو تم سے ہٹا کر دوسرے پر ڈال دینا بھی ان کے بس میں نہیں ایسے کو مدد کے لئے پکارے اس کی خیر نہیں۔

ف۵۷ آدمی اپنے سے زیادہ بڑے بزرگ کا یا کسی ولی کا وسیلہ پکڑتا ہے مگر یہ لوگ خود بھی کسی بڑے کے وسیلے کی تلاش میں رہے اور سب کا وسیلہ پیغمبر ہے جس نے نبی کا وسیلہ پکڑ لیا وہ منزل تک بیشک پہنچ گیا۔

منزل ۴

کہیں ایسے نیک لوگوں کو گھر سے بے گھر کر دیتے ہیں بلکہ قتل بھی کرواتے ہیں تب اللہ نے ایسے لوگوں کے اور حق کے درمیان پردہ ڈال کر انھیں اندھا دھند بھٹکنے دیا تاکہ جتنا کفر و شرک میں آگے بڑھنا ہو بڑھتے رہیں اور نتیجہ میں جہنم کے ایندھن بن جائیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

ہم خوب جانتے ہیں کہ قرآن کے سنتے وقت ان کے کان کس طرف ہوتے ہیں اور یہ لوگ کیا سننے کو آتے ہیں جب آپ کی طرف ان کے کان ہوتے ہیں تب آپس

نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

میں یہ لوگ کانا پھوسی میں لگے رہتے ہیں بڑا غضب ڈھایا ان ظالموں نے جب یہ کہا کہ کس کے پیچھے چل رہے ہو اجی یہ تو ایسا آدمی ہے جو جادو کا شکار ہو گیا ہے ﴿۴۷﴾

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دیکھو کہ آپ کے بارے میں یہ لوگ کیسی غلط مثال بتلاتے ہیں سیدھی راہ کو چھوڑ کر بھاگے ہیں اب کہاں ان کو راستہ

سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

ملے گا۔ ﴿۴۸﴾ اور یہ بھی انھوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا بھرکس بن جائیں گے تب کیا اس کے بعد ہم کو نیا بنا کر اٹھایا

جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

جائے گا ؟ ﴿۴۹﴾ آپ فرما دو کہ پتھر یا لوہا بن جاؤ ﴿۵۰﴾ یا کچھ ایسا بن کر دکھا دو جو تمہارے جی

فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

کے خیال میں بڑی مشکل مخلوق ہو تب تو جواب میں بولیں گے کون ہم کو دوسری بار اس حالت میں لائے گا آپ کہہ دو بس وہی اللہ جس نے تم

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ

کو پہلی بار پیدا فرمایا تھا تب منڈی ٹیڑھی کریں گے اور تمہاری طرف سر ہلا کر کہیں گے کہ یہ کب ہو گا ؟ آپ کہہ دو

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

کہ بہت جلد قریب میں ہی ہو جائے گا ﴿۵۱﴾ کہ خوب ہو گا جب وہ تم کو آواز دے گا اور اس کی آواز کے جواب میں تم سب کے سب اس کی تعریف بیان کرتے

۵ ع ۱۲ ۵

وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ

ہوئے اٹھ کھڑے ہو جاؤ گے اور تم کو تب خیال آوے گا کہ دنیا میں بہت کم مدت تک تم ٹھہرے تھے ﴿۵۲﴾ اور میرے بندوں سے فرما دو کہ وہی بات کہا کریں جو

هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ

بہتر ہو۔ یقیناً شیطان ان کے آپس میں کھینچا و تناؤ پیدا کر دیتا ہے بے شک شیطان انسان کا

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ

کھلا ہوا دشمن ہے۔ ﴿۵۳﴾ تمہارا رب تم کو جانتا ہے کہ تم میں کون کیسا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ

اور چاہے تو عذاب میں ڈالے اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ان پر نگرانی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے ﴿۵۴﴾ اور آسمانوں

اَوْحٰٓی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

حکمت اور دانائی کی ہیں جو تمہارے رب نے تم پر وحی کے ذریعہ نازل فرمائی ہیں اور دیکھو اللہ کے ساتھ کبھی کسی اور کو معبود نہ بنا لینا

اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

ورنہ ہر طرف سے دھتکارے ٹھکرائے جاؤ گے اور دھکے کھا کر جہنم میں داخل ہونا پڑیگا ﴿٣٩﴾ کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں سے

بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

نوازا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیں؟ تم لوگ اپنی بکواس میں بڑی بے تکی باتیں

عَظِیْمًا ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ

بکتے ہو ف٤٠ اور ہم نے اس قرآن میں ہر پہلو پر نصیحت کا بیان جاری فرمایا تاکہ ان کو اچھی طرح یاد رہے مگر ان کا یہ حال ہیکہ نفرت میں اور

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

زیادہ بدکتے ہیں ﴿٤١﴾ آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ کے ساتھ دوسرے بھی عبادت کے لائق ہوتے جیسا کہ یہ مشرک اپنی بکواس میں کہتے ہیں تب تو مالک

اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

عرش تک سب مل کر چڑھائی کر دیتے ف٤٢ ہر عیب اور نقص سے اللہ تعالیٰ پاک ہے اور ان لوگوں کی بکواس سے بہت بلند اور

كَبِیْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ

اعلیٰ ہے۔ ﴿٤٣﴾ ساتوں آسمان اور زمین میں ہر جگہ جو کوئی بھی ہے اللہ کی تعریف اور خوبیاں مسلسل بیان کرنے میں لگا ہوا ہے اور کوئی چیز بھی

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ

ایسی نہیں ہے جو اللہ کی پاکی بیان کرنے میں اس کی حمد کے ساتھ مشغول نہ ہو لیکن تم لوگ ان کا اندازِ بیان سمجھ نہیں پاتے یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کی

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ

بے دھیانی کو برداشت کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے ﴿٤٤﴾ اور جب آپ قرآن پڑھ کر سناتے ہو تب آپ کے اور ان لوگوں کے بیچ جو

بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾ لا وَّجَعَلْنَا

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نظر نہ آنے والا ایک پردہ ڈال دیتے ہیں۔ ﴿٤٥﴾ ہم ان کے دلوں پر

عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا

چھپا ہوا بند لگا دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ پائیں گے اور ان کے کانوں میں ڈاٹ بھر دی ہے اور یہ سب اس لیے کیا گیا کہ جب جب تم اس

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿٤٦﴾

قرآن میں صرف اپنے اکیلے ایک ہی رب کی تعریف بیان کرتے ہو تو یہ لوگ مارے نفرت کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ف٤٦

منزل ٤

ف٤٠ مشرک لوگ ہر زمانے میں بے کتاب اور بغیر نبی کے بات کرتے ہیں پھر آگے چل کر عقل بھی کھو دیتے ہیں اور بے تکی بکواس کو اپنا عقیدہ بنا لیتے ہیں جیسے مکہ کے مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے اور خود جب ان کے یہاں بیٹی پیدا ہو تو انھیں بہت ہی برا لگتا تھا۔

ف٤٢ کسی مخلوق میں دو چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں ایک تو مخلوق ہونا پھر خدا کا شریک بن جانا اب جو لوگ یہاں پر جن کو بھی اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہیں وہ سب مخلوق ہی ٹھہرے ان میں کوئی بھی خالق نہیں اور نہ کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ خالق ہیں تب دوسری حالت میں جن لوگوں کو خدا کا شریک یا ساجھی دار ہونے کی طاقت ملتی تو ایسے تمام لوگ ماتحت رہنا کیوں پسند کرتے بلکہ کسی نہ کسی وقت سب مل جل کر تخت کے مالک تک چڑھائی کر کے اسے حکومت سے بے دخل کر ڈالتے یا پھر اپنی اپنی خدائی میں اپنی اپنی مخلوق کو لے کر چلتے بنتے لیکن اس طرح کی کوئی بات اس کائنات کے نظام میں ممکن نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے (٢٣ سورہ مومنون) آیت نمبر ٩١ بھی دیکھ لیں۔

ع ٤ ١٠

ف٤٦ یہ جو اکثر جگہ ارشاد فرمایا کہ مشرک منافق اور منکر کو ہم راہ سے پھینک دیتے ہیں اس کی اصل یہی ہے کہ جب اکیلے ایک اللہ کا ذکر ہو تو ان کو اچھا نہیں لگتا منہ بگاڑتے ہیں نفرت کرتے ہیں بدکتے بھاگتے ہیں اور تو اللہ کا کلام پڑھنے والوں پر حملہ کر دیتے ہیں جیسا کہ سورہ حج آیت نمبر ٧٢ میں بیان آئے گا۔

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ

ہرطرح یہ سب لوگ اس کی نگاہ میں ہیں ۔ ﴿٣٠﴾ روزی کی تنگی اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا ہم ان کو بھی کھانا دیں گے اور تم کو

نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

بھی رزق ہم ہی دیتے رہے ہیں، بے شک اولاد کا قتل کرنا بڑا بھیانک گناہ ہے و ﴿٣١﴾ زناکاری بدکاری کے قریب بھی

الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

مت پھٹکنا وہ اصل یہ بڑی بے شرمی اور بے حیائی کا فعل ہے ۔ جس کے ذریعے بدی کے راستے کھلتے ہیں ﴿٣٢﴾ اللہ نے انسانی جان کا ادب برقرار رکھا ہے اس

الَّتِى حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

لئے کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو مگر حق کی بنیاد پر اور جس کسی شخص کو ظلم سے ناحق مار دیا گیا تو ہم نے مقتول کے وارثوں کو بدلہ لینے کا اختیار دے رکھا ہے

لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّى الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾

تو اب ہر ایک کو خیال رکھنا چاہیے کہ انسانی جان کو مارنے میں ہاتھ نہ ڈالے اور مقتول کا بدلہ دلانے میں مدد کی جائے و ﴿٣٣﴾

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے کھا جانے کی نیت ہو تو اس کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکنا، مگر یہ نیت ہو کہ اس کے بالغ ہونے تک اس کے مال کی بھلے طریقہ

أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا

سے حفاظت کرنا ہے تو اس کی اجازت ہے اور قول و قرار کی پابندی کرتے رہنا یقیناً اس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا ﴿٣٤﴾ اور جب بھی ناپ کرو

الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

تو پورا کرو اور تول وزن میں ترازو سیدھی صحیح رکھو اسی میں خیر ہے اور اس کا انجام

وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ

بھی اچھا ہوگا ۔ ﴿٣٥﴾ بے علمی وجہالت کی باتوں کو زندگی کی بنیاد مت بناؤ یقیناً کان آنکھ اور دل کی قوت جو

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ

اللہ نے تم کو عطا فرمائی ہے اس کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ کی جائے گی ﴿٣٦﴾ اور زمین پر اترا کر

فِى الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اکڑ کر مت چلو تم نہ تو زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتے ۔

طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُۥ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّآ

ہو ۔ ﴿٣٧﴾ ان تمام کاموں کا برا پہلو تیرے رب کے یہاں بہت ہی ناپسند ہے ﴿٣٨﴾ یہ تمام باتیں اُن

منزل ٤

٣ ع ٨ ٣

و ٣١ جاہل عوام اور ظالم حکومتیں بچوں کی پیدائش سے بڑی فکرمند ہوتی ہیں کہ ان کے کھانے کا انتظام انھیں کرنا پڑے گا۔ آبادی کے بڑھنے پر روک لگاتے ہیں اور طرح طرح کی تدبیریں کر کے آنے والے انسانوں کو روکتے ہیں یا قتل کر ڈالتے ہیں نہیں جانتے کہ خود اُن کے کھانے کا جس مالک نے انتظام کیا تھا اور انھیں روزی دیئے جا رہا ہے وہ نئے آنے والوں کو کیوں مار ڈالیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ٦۔ سورہ انعام آیت ١٥٢ دختر کشی اور نسل کشی اور قتلِ اولاد سے نسلِ انسانی کو گھٹانے والے نہیں جانتے کہ دنیا میں کیسے کیسے اہم انسانوں کو اپنا اپنا کردار ادا کرنے کے پہلے ہی ان ظالموں نے مار ڈالا۔

و ٣٢ زناکاری سے بدی کے راستے کھلتے ہیں شراب جوا قتل ناچ گانے بھی اس کے ساتھ لگے ہیں غنڈہ گردی آوارگی نکما پن بے شرمی بے حیائی اور ننگے پن یہ سب زناکاری کے ساتھ چلتے ہیں۔ سماج کی بہو بیٹیوں کی عزت اور عصمت خطرے میں پڑتی ہے اور نسلِ انسانی کے مشکوک ہونے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ زنا کا رواج پڑنے پر کون کس کا باپ ہے اور کون کس کا بیٹا ہے اس کا پتہ چلنا مشکل ہوتا ہے اور آدمیت کی روحانی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف وحشی درندوں جیسا سماج میں ماحول پیدا ہو جاتا ہے اس لئے بڑی سختی سے اسے منع بھی کیا اور اس پر سخت سزا بھی جاری فرمائی جیسا سورۂ نور میں آئے گا۔

و ٣٣ اس آیت میں انسانی جان کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ملتا ہے اللہ نے ہر جان کا احترام قائم رکھا ہے مگر کسی نے اس حق کی خود ہی بے ادبی کی تو اس کی جان کا ادب اٹھ جائیگا

...پر ظلم کر کے اسے قتل کیا گیا تو اس کے وارثوں کو اللہ نے حق دیا کہ چاہیں تو قاتل کو قصاص میں حکومت کے ذریعہ خون کے بدلے میں قتل کرادیں اور چاہیں تو خون کی قیمت میں خون بہا کی رقم لے کر قاتل کو معاف کر دیں ۔

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝٢٢ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ

ہو کر بیٹھ رہے گا۔ (۲۲) اپنے رب کا فیصلہ سن لو کہ بندگی اس کے سوا کسی کی نہ کی جائے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

سلوک کیا جائے، تمہاری موجودگی میں اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو ان کو اُف بھی نہ کہو اور ان کو جھڑکنا

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

مت اور بات چیت میں ماں باپ کی عزت اور اکرام کا بہت خیال

كَرِيْمًا ۝٢٣ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

رکھنا۔ (۲۳) محبت میں مہربان ہو کر اپنے دونوں بازو ان کی خدمت کے لیے بچھا دو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝٢٤ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

نے میرے بچپن کی بے بسی میں مجھے پال پوس کر مہربانی کی تھی۔ (۲۴) تم کیسے ہو کیا ہو اور تمہارے جی میں کیا کچھ ہے تمہارا رب سب کچھ خوب

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝٢٥ وَاٰتِ

خوب جانتا ہے۔ اگر نیکی پر چلنے والے بنو گے تو ایسے دردمند لوگوں کے حق میں اللہ بڑا مغفرت فرمانے والا ہے و(۲۵) قریبی رشتے

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝٢٦

ناطے والوں کا حق ادا کرو اور محتاج مسکین اور راستہ چلتے مسافروں کی بھی مالی امداد کرتے رہو اور فضول خرچی کر کے مال کی افراتفری نہ کر ڈالو۔ و(۲۶)

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

مال کو بے جا اڑانے والے شیطان کی برادری کے لوگ ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝٢٧ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

ناشکرا ہے۔ (۲۷) اپنے رب کے فضل اور مہربانی کے حاصل ہونے تک انتظار میں تم کسی سوالی کی مالی ضرورت کو پورا نہ کر سکو

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝٢٨ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

تو فراغت کا وقت آنے تک کے لیے نرم اور میٹھے بول کا استعمال کرو۔ (۲۸) اور بخیلی پر آمادہ ہو کر اپنا ہاتھ گردن سے باندھ

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝٢٩

نہ لینا اور ہر طرح سے ہاتھ کھول کر خرچ پر خرچ مت کرنا ورنہ ملامت سننی پڑے گی اور تھک ہار کر پڑے پچھتاؤ گے و(۲۹)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بے شک آپ کا رب جسے چاہتا ہے فراغت کی روزی عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے ناپ تول کر روزی دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کے حال سے پوری خبر رکھتا ہے۔ اور

۲ ع ۱۲ ۲

و۲۵ آدمی جیسا کچھ ہے خود تو اپنے آپ کو جانتا ہے لیکن اللہ اس سے بھی زیادہ باخبر ہے۔ کسی انسان کو اپنی نیکی یا بھلائی پر گھمنڈ یا دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ ہر ایک سے واقف ہے کوئی نیک ہے تو اس کی نیکی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔

و۲۶ مال اللہ کی بڑی نعمت ہے بہت سی ضروریات سے بے فکری ہو جاتی ہے اور بعض لوگوں کو تو مال ہو تو عبادت میں خوب جی لگتا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے اس میں دوسرے نادار محتاج اور ضرورت مندوں کا خیال کیا جانا بہت آسان ہوتا ہے قریبی رشتہ والے کا پہلا حق پھر جیسے جیسے ضرورت مند ملتے جائیں اپنی طاقت کے مطابق فی سبیل اللہ ان کی امداد کی جائے اور مال کو بے جا بے موقع اور غیر شرعی طریقہ پر اڑانا منع ہے۔ جیسے شادی بیاہ کی شاہ خرچیاں اور بے مطلب اور بلا ضرورت تعمیرات اور زرق برق ملکی سامان اور دوسروں پر اپنا مالی رعب اور دھونس جمانے کے لئے یا برادری میں ناک اونچی ہو یا پھر اپنی بڑائی ہانکنے یا باجے گاجے ناچ رنگ میں خرچ کرنا ایسے تمام شیطانی کاموں سے ایمان والے کو بچنا ضروری ہے۔

و۲۹ کنجوسی بخیلی کو خدا نے ناپسند فرمایا۔ اسی طرح حد سے زیادہ خرچ کرنا اور اپنی حیثیت سے زیادہ اخراجات بھی منع ہیں۔ سماج میں ایسے لوگ طعنوں اور لعنت ملامت کے شکار رہتے ہیں پھر معاشی لحاظ سے تھک ہار کر شرمندگی کا وقت گزارنا پڑتا ہے اس لئے اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۗ وَلَا تَزِرُ
اپنا بھلا ہو گا اور جو سیدھا راستہ چھوڑ بھاگا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا، اور سُن رکھو کہ کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵
اٹھا سکے گا۔ اور ہم کسی پر عذاب نہیں ڈالتے جب تک اپنا پیغام پہنچانے والا نہ بھیج دیں۔ ۱۵
وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
اور جب ہم کسی آبادی کے برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں، تو پہلے اس کے خوش حال لوگوں کے پاس اپنا حکم بھیج دیتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ ہمارے حکم میں
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
اڑنگے ڈالتے ہیں تب ان پر عذاب کی حجت پوری ہو جانے پر ہم اس آبادی کو اکھاڑ کر ٹپک ٹپک کر برباد کر ڈالتے ہیں۔ ف۱۶ اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت سے زمانے کے
الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ
لوگوں کو مار مار کر کھپا دیا اور آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے کے لیے اکیلا کافی ہے۔ اور وہی انہیں
بَصِيْرًا ۝۱۷ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ
دیکھ لے گا۔ ۱۷ جو کوئی چاہے کہ دنیا کو جلدی جلدی سمیٹ لے تو ہم جس کے لیے جتنا ارادہ کریں گے اور جتنا چاہیں گے اتنا ہی
لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا
وہ لے سکے گا۔ پھر ایسے شخص کے لیے ہم نے جہنم تجویز کر رکھی ہے، جس میں بدحال اور دھتکارا ہوا بنا کر دھکے دے کر اسے
مَّدْحُوْرًا ۝۱۸ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ
داخل کیا جائے گا۔ ۱۸ اور جس کسی کا ارادہ ہو کہ وہ آخرت حاصل کرے وہ اس کے لیے کوشش اور دوڑ دھوپ ایسی کرے جیسا کہ اس کا حق ہے
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
اور ایمان پر قائم رہے تو ایسے لوگوں کی محنت کو ہم شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔ ۱۹ امداد تو ہم ہر ایک کی کرتے ہیں ان کی بھی اور
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰
ان کی بھی یہ سب آپ کے رب کی عطا ہے اور آپ کے رب کی عطا اور بخشش پر کوئی بھی روک نہیں لگا سکتا۔ ف۲۰
اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ
تم نگاہ ڈال کر دیکھ لو کہ ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر کیسی کیسی فضیلت دی ہے اور اس دنیا کے مقابلے میں آخرت کی زندگی تو درجے
دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
اور فضیلت میں بہت ہی بڑھی ہوئی ہو گی۔ ۲۱ اللہ کا ساجھی دار بنا کر دوسرا معبود تجویز نہ کیجیو ورنہ بدحال اور بے کس

ف۱۶ عیش میں بے لگام سیٹھ ساہوکار عشرت کدہ کی محفلوں میں گھرے ہوئے بدمست چودھری اور آبادی کے بادشاہ، حاکم یہ سب اپنی خوشحالی میں اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے بلکہ الٹا ایسا ادھم مچاتے ہیں کہ حق کے پیغام کو ناکام بنا دیں اور سیدھی راہ میں اڑنگے ڈالنے لگتے ہیں تب خدائی قہر و عذاب سے آبادیاں ہلاک ہوتی ہیں۔

ف۲۰ دنیا میں ایمان والے اور بے ایمان سب کو ہی روزی روٹی اور آرام عیش اللہ کے دینے پر ملتے رہتا ہے اس پر کسی کے ہدایت یافتہ یا گمراہ ہونے کی دلیل نہیں پکڑنی چاہیے۔

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
بھی گھس جائیں گے جیسے پہلی بار گھس پڑے تھے اور تباہی مچائیں گے جہاں بھی ان کا زور چلے گا خوب توڑ پھوڑ
تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
کریں گے ۔ ﴿۷﴾ اس کے بعد بھی ممکن ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم نے پھر وہی حرکت کی جو پہلے کر چکے تھے تو ہم بھی جو پہلے تم کو سزا دے چکے ہیں پھر ویسی ہی سزائیں
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
تم پر جاری کریں گے اور انکاری لوگوں کے لئے ہم نے جہنم کو جیل خانہ بنا رکھا ہے ﴿۸﴾ بے شک یہ قرآن ہی وہ راہ دکھاتا ہے جو سب راہوں سے سیدھی راہ ہے اور
هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
خوب مضبوط ہے اور ایمان والوں کو بشارت سناتا ہے کہ نیک عمل کیے جاؤ تب خوب بڑا اجر تم کو مل
لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
کر رہے گا ۔ ﴿۹﴾ اور یہ بھی سن لو کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے لیے بہت ہی دردناک
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ
عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۰﴾ اور انسان کا حال یہ ہے کہ کبھی وہ ایسی دعائیں مانگتا ہے جو خیر کے بجائے شر مانگنے کی
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
دعا ہوتی ہے اور انسان ہے بڑا ہی جلد باز ﴿۱۱﴾ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنا رکھا ہے رات والے نشان کو ہم
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا
نے ڈھانک کر دھندلا بنا دیا اور دن کے نشان کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کی عطا کی ہوئی روزی کی تلاش کر سکو
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ
اور برسوں کی گنتی اور حساب بھی معلوم کر سکو اور ہر چیز کی ہم نے کھول کھول کر تفصیل
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ
بیان فرما دی ۔ ﴿۱۲﴾ اور ہر ایک انسان کا نامۂ عمل ہم نے لازمی طور پر اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے اور قیامت
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ
کے دن یہ دفترِ عمل کتاب کی شکل میں ہم لے آئیں گے اس طرح کہ ہر آدمی اپنے کیے دھرے کو کھلا ہوا پائے گا ﴿۱۳﴾ فرمایا جائے گا کہ اپنا کیا
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ ۭ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
کرایا تو خود ہی پڑھ لے اور آج اپنے لیے تو حساب کرنے کو خود ہی کافی ہے ﴿۱۴﴾ جو کوئی ہدایت کی راہ پر چل پڑا تو اس کا

دائی الی اللہ بنے اور اللہ کی زمین کو امن سے مالا مال کرے اس کے بجائے بنی اسرائیل کو کتاب ملنے کے بعد جب سلطنت بادشاہت اور حکومت ملنے لگی تو پھر یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اپنی بڑائی میں لگے جیسا کہ ہم ہندوستان میں مسلم بادشاہوں کو دیکھ چکے ہیں کہ طاقت پا کر اللہ کا دین پھیلانے کے بجائے یہ مغل بادشاہ آپسی مار کوٹ اور کرسی تاج کی کھینچ تان میں ایسے گھمنڈی ہوئے کہ بادشاہت دینے والے مالک کا نام چھوڑ کر اپنی ساکھ چلانے لگے ظاہر ہے کہ یہاں اللہ کے سوا کسی کی بڑائی چلتی نہیں۔ غیر اللہ تمام کے تمام فانی ہیں ان کی کبریائی کا یہاں چلنا ممکن نہیں۔

ع ۱۰ / ۱

ف اسرائیلی مسلمانوں نے دورِ موسیٰؑ میں خوب عروج پایا اور بعد میں ان کی ساکھ اور عزت بھی بڑھی جب تک توراۃ اور شریعتِ موسویؑ کے مطابق چلتے رہے ان کا دبدبہ اور رعب قائم رہا اور خدا کے انعام سے بہت ہی مالا مال ہوتے رہے لیکن جب بگڑنے لگے اور شرک و بدعات و جاہلی قوموں کی لاگ لپیٹ سے بت پرستی قبر پرستی اور دین میں حیلے بہانے میں لگے اور اپنے اندر اصلاح کرنے والے نیک لوگوں کو جیتے جی خوب ستایا حتیٰ کہ بعض اصلاح کرنے والوں کو قتل بھی کر ڈالا اور قتل کرنے کے بعد انھیں کی قبروں پر سجدے بھی کیے اور خوب ناچ کو دے دین کو مشکوک بنا لیا اور اصل توریت کو طاق میں رکھ دی اس کی تلاوت اور فہم بھی ان میں اٹھ گیا۔ بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ اور اللہ کی زمین میں توحید کے داعی ہونے کے بجائے شرک کے بیوپاری بنے، پیٹ پوجنے والے بے دین عالم ناجاہلوں کی خوب بن آئی، تب اللہ نے دوسری قوم کے اپنے لٹھ کو بند دلوں کو ان پر ٹوٹ پڑنے کا موقع دیا۔

منزل ٤

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ بنی اسرائیل مکہ معظمہ میں نازل فرمائی گئی، اللہ بے انتہا رحمت کرنے والے مہربان کے نام سے — اس میں ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیات ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اللہ ہر عیب سے پاک ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات ادب والی مسجد سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرادی جس کے آس پاس برکت ہی برکت

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ

ہم نے پھیلادی ہے تاکہ ہم اپنی آیتوں میں سے کچھ عجیب نشانیاں اسے دکھادیں۔ بے شک وہ اللہ سب کچھ سنتا اور

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (١) وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ ف (١) موسیٰ علیہ السلام کو کتاب بھی ہم نے عطا فرمائی تھی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے راہِ ہدایت بنا کر یہ

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا (٢) ۭ ذُرِّيَّةَ مَنْ

ارشاد فرمادیا تھا کہ میرے سوا کسی کو بھی اپنا کام بنانے والا ہرگز نہ سمجھنا۔ ف (٢) نوحؑ کے ساتھ کشتی میں جنکو ہم نے

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (٣) وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ

سوار کی تھی ان کی اولاد کو بھی یہی حکم دیا تھا کہ میرے سوا کسی کو بھی اپنا کارساز مت بنانا واقعی نوحؑ بھی ہمارے بہت شکرگزار بندے تھے۔ ف (٣) کتاب اللہ میں بنی اسرائیل کو ہمارا یہ فیصلہ

اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ

سنا دیا گیا تھا کہ تمہاری وجہ سے زمین میں دو بار فساد ہوگا اور تم اودھم مچا کر اپنی بڑائی ہانکنے میں لگ

عُلُوًّا كَبِيْرًا (٤) فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

جاؤ گے۔ ف (٤) پس جب ہمارے پہلے وعدے کا وقت آگیا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے لڑاکو سخت اور بے رحم بندوں کو

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا (٥)

چڑھادیا کہ تمہارے گھروں میں گھس پڑے اور یہ وعدہ اپنے وقت پر پورا ہو کر رہا۔ ف (٥)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَ

پھر ہم نے دوسری بار ان پر تم کو غالب کردیا اور تمہاری امداد فرما کر مال اور بیٹوں سے تم کو ریل پیل کردی اور تم کو فوجی قوت بھی ہم

جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا (٦) اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وقف

نے خوب عطا فرمائی۔ ف (٦) اگر نیکی پر قائم رہو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے اور بری حرکت سے باز نہ آؤ گے تو اس کا

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ

وبال بھی تم پر پڑے گا۔ پس جب ہمارا دوسرا وعدہ آپہنچے گا تو پھر ہمارے دشمن تم کو مار کر تمہارے منہ بگاڑ دیں گے اور تمہاری مسجدوں میں

المنزل الرابع ٤ — الخامس عشر ١٥ — النصف ١٣

ف ١ سفرِ معراج کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا ہے ایک شب کا سفرِ نبوی ہے جس کی ابتدا رجبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مسجدِ حرام یعنی کعبہ مکرمہ کی ادب والی مسجد سے ہوتی ہے اور پہلا پڑاؤ مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد میں ہوتا ہے، پھر ۵۳ نمبر کی سورہ نجم میں پہلے رکوع کی ابتدائی ۱۸ آیات میں بیان کے مطابق آگے کے سفر کا ذکر آیا ہے اور حدیث شریف میں اس سفر کی بہت ہی مفصل معلومات ہیں۔ رات کی ایک گھڑی میں ساتوں آسمان کی سیر جنت دوزخ کا مشاہدہ فرشتوں سے اور انبیاء سے ملاقاتیں دربارِ خداوندی میں بندۂ خاص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری سدرۃ المنتہیٰ یعنی اس کائنات کا وہ آخری سرحدی مقام جہاں کوئی انسان تو کیا فرشتے بھی پہنچ نہیں پاتے وہاں تک حضرت محمدﷺ کو طلب فرمایا گیا۔ یہ معراج کا قصہ نبیﷺ کی انسانی زندگی کا ایک بڑا عظیم معجزہ ہے اور سب سے زیادہ قرآن مجید نازل ہونے کے بعد ربِّ کائنات نے اپنی بارگاہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب فرمایا اور ایسا اعزاز پھر کسی بندے کو نہ مل سکا۔

ف ٢ کوئی بھی آسمانی کتاب جب کسی نبی پر اتاری گئی تو اس کا پہلا مقصد انسانوں کو راہِ ہدایت دکھانا تھا۔ اور ایک اللہ کی توحید خالص کی تعلیم دینا تھا۔

ف ٣ خالص توحید کے لئے ضروری ہے کہ صرف اللہ ہی کو اپنا حاجت روا مشکل کشا اور رب مانا جائے ہمارے تمام کام اسی کے سپرد ہوں وہی ہمارا وکیل ہے۔

ف ٤ کتاب اللہ کو پاکر کوئی قوم

حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَ

کٹ کر صرف ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور شرک والوں سے ہمیشہ وہ الگ تھلگ رہے ف۱۲۰ اللہ کی نعمتوں کے بڑے شکر گذار تھے اللہ نے ان کو

هَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ

پسند فرمایا اور انہیں سیدھے راستہ پر چلا دیا ۔ ﴿۱۲۱﴾ ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی بڑی خوبی سے گذران عطا کی اور

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں بھی ان کا شمار بہت ہی نیک لوگوں میں ہو گا ۔ ﴿۱۲۲﴾ پھر ہم نے آپؐ پر بھی وحی کے ذریعہ یہ حکم بھیج دیا کہ چلو تو بس ابراہیمؑ کے طریقہ

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِنَّمَا جُعِلَ

پر ہی چل پڑو جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور شرک والوں کا ساتھ ابراہیمؑ نے کبھی نہیں دیا ۔ ﴿۱۲۳﴾ سنیچر کے دن کو مذہبی پابندیوں

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

کا حکم صرف ان لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس حکم کے متعلق اختلاف میں پڑ گئے تھے اور ان کے اختلاف

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ

کا فیصلہ آپ کا رب قیامت کے دن فرما دے گا ۔ ف۱۲۴ اے نبیؐ آپ اپنے پروردگار کے

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ

راستہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہیے حکمت دانائی اور دانش مندی کے ساتھ اچھی نصیحت کرتے رہیے ضرورت پڑنے پر ان سے بحث کرنی

أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ

پڑے تو نہایت ہی حسن وخوبی کے ساتھ بات سمجھیئے بے شک آپ کا رب خوب اچھی طرح جانتا ہے ہر اس شخص کو جو اس کے راستہ سے دور بھاگ گیا ہے اور ان لوگوں کو بھی خوب

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ

جانتا ہے جو اس کی راہ پر چل رہے ہیں ۔ ﴿۱۲۵﴾ اور تم کو اجازت دی جاتی ہے کہ تمہیں جتنا ستایا گیا ہو اس تکلیف پر اتنا بدلہ لے سکتے ہو اور اگر صبر

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا

کرو تو یہ بہت بہتر بات ہو گی صبر کرنے والوں کے لیے ۔ ف۱۲۶ صبر کرو اور جی کو تھام رکھو اور تمہارا صبر کرنا اللہ کی

بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۷﴾

توفیق ہی سے ہو سکے گا اور ان کے حال پر غم کرنا چھوڑ دو اور ان کی تمام چالبازیوں پر اپنے دل کو تنگ نہ ہونے دو ﴿۱۲۷﴾

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿۱۲۸﴾ ع

جو لوگ پرہیزگار رہیں اور نیکی پر قائم رہتے ہیں بے شک بات ہے کہ اللہ ان کے ساتھ ہے ۔ ﴿۱۲۸﴾

ف۱۲۰ اللہ نے یہاں حضرت ابراہیمؑ کی تعریف فرمائی۔
۱۔ امت تھے یعنی تنہا ایک آدمی ہونے کے باوجود بھی کام ایک پوری جماعت اور ایک اُمت کا کر کے اللہ کو راضی کر لیا۔
۲۔ تابع فرمان ایسے کہ اللہ کے ہر حکم پر جان کی بازی لگانے کو ہر وقت تیار حتیٰ کہ آگ میں ڈالے گئے پھر بھی توحید نہیں چھوڑی اور اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کو بھی تیار ہو گئے۔
۳۔ حنیف تھے یعنی یکسوئی کے ساتھ سب سے کٹ کر ایک اللہ کے خالص بندے بن گئے۔
۴۔ یہودیوں عیسائیوں کے مشرک لوگ بھی ان کو اپنا پیشوا مانتے ہیں لیکن ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ مشرکوں کے دشمن بنے رہے۔ دیکھیے سورۃ ۶۰ ممتحنۃ آیت ۴ سے ۶ تک

ف۱۲۴ یہودی علماء سنیچر کے دن کے بارے میں باہمی اختلاف میں پڑ گئے اور قرآن مجید کے ماننے والوں سے بھی سنیچر کے دن کی مذہبی پابندیوں کا مطالبہ کرتے اور جو لوگ اس دن کی یہودی پابندیوں کو نہ مانتے اس غیر یہودی کو یہ لوگ بددین یا بدعتی کہتے قرآن نے فیصلہ کر دیا کہ ہفتہ کے دن کاروبار بند رکھنے شکار نہ کرنے کی بندش وقتی طور پر موسیٰؑ کی کتاب تورات کے زمانہ میں سمندر کنارے آباد ایک بستی پر لگائی گئی تھی یہ ان کی بغاوت اور آپسی پھوٹ کے سبب لگائی ہوئی بندش تھی کوئی عام شرعی حکم نہ تھا کہ ہر زمانے کے لوگوں پر سنیچر کے دن کی یہودی رواج کی پابندی ہر ایک پر لگائی جائے مزید تفصیل کیلئے دیکھیے سورۃ اعراف آیت ۱۶۳

ع ۱۶ ۹ ۲۲

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ

پاس ایک رسول ان ہی میں سے آیا پھر بھی ان لوگوں نے اسے جھٹلایا تب اللہ کے عذاب نے ان کو اس حال میں آپکڑا کہ وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ

ظالم تھے۔ ﴿۱۱۳﴾ اللہ نے تم کو حلال اور صاف ستھرا پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے اسے کھاؤ اور اگر تم صرف ایک اللہ کی بندگی کرنے والے ہو تو

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ

اس کی دی ہوئی نعمت پر اس کا شکر ادا کرو۔ ف ﴿۱۱۴﴾ بلاشبہ اللہ نے تم پر حرام کر دیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور کھانے کی چیزوں کو

الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اگر کسی غیر اللہ کے نام پر چڑھاوے کے لئے بنایا گیا ہو وہ بھی حرام ہیں پھر اگر کوئی شخص بھوک میں بیقرار ہو کر نڈھال ہو گیا ہو اور بار بار کھانے کا عادی نہ بنے تو وہ اپنی ضرورت بھر کھا

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ

سکتا ہے بس اللہ ایسے مجبور بے بس لوگوں کے حال پر مغفرت فرمائیگا اور اپنی مہربانی سے اس نے یہ سہولت دی ہے۔ ف ﴿۱۱۵﴾ اپنی زبان سے جھوٹی بڑ بڑ نہ کرو کہ یہ

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ

حلال اور یہ حرام ہے ایسا کرو گے تو اللہ کے نام پر تمہاری من مانی ایجاد کی ہوئی باتیں چل پڑیں گی یقیناً

الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ ط

جو لوگ اللہ پر من گھڑت باتیں بنا لیتے ہیں وہ نامراد مریں گے۔ ﴿۱۱۶﴾

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

تھوڑا سا مزہ لوٹ لیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کو بہت ہی دردناک عذاب کا سامنا ہوگا ﴿۱۱۷﴾ اور ان یہودی بن جانے والوں پر ہم نے جو چیزیں

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

حرام کر دی تھیں اس کا بیان پہلے ہم آپ کو بتا چکے ہم نے ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ یہ ظالم خود اپنا ہی نقصان

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

کرنے پر اڑے ہوئے تھے۔ ﴿۱۱۸﴾ جو لوگ نادانی سے برے کام کر بیٹھتے ہیں پھر توبہ کر لیتے ہیں

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ

اور اس کے بعد سنبھل کر سنور جاتے ہیں تو آپ کا رب ایسے لوگوں کو بخشنے کے لیے اور ان پر مہربانی

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ

کرنے کے لئے تیار رہے۔ ﴿۱۱۹﴾ بے شک ابراہیمؑ خود ہی ایک اُمت تھے اور اللہ کے بہت ہی تابع فرمان تھے ہر طرف سے

ف ۱۱۴ آدمی اگر ایک اللہ کی بندگی کرنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اللہ کی دی ہوئی روزی اور رزق پر اس کا شکر ادا کرے اس کا حق مانے اور جو کوئی غیر کی بندگی والا ہو تو بھلا وہ کیا اپنے ایک واحد مالک کا حق مانے گا؟

ف ۱۱۵ حرام وہ چیز جو اللہ نے صاف صاف بتا دی ہو ایسی چیز سے اس طرح دور بھاگنا چاہیئے جیسے آگ سے دور بھاگا جاتا ہے، اس آیت میں مردار، خون اور سور کو حرام کیا مسلمان اس سے دور رہتے ہیں شاید ہی کوئی بدنصیب یہ حرام چیزیں کھاتا ہو مگر چوتھی چیز یعنی غیر اللہ کے نام کے چڑھاوے کے کھانے یہ بھی حرام کئے گئے، مگر مسلمان ایسے بہت سے کھانے بناتا ہے اور کھاتا کھلاتا ہے مثلاً شیخ صدو کے نام کا بکرا امام جعفر کے کونڈے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں وغیرہ ان کھانوں کو اگر اللہ کے نام سے پکایا جائے اور ثواب شیخ صدو کو یا امام جعفرؒ کو یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو پہنچایا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن یہ کھانا غریبوں کو کھلانا چاہیئے پیٹ بھرے لوگ اور مالدار لوگ خوب دعوتیں اڑاتے رہے تو ثواب کیا ملے گا الٹے غریب کا حق مار کھایا اس پر ایسے لوگ خدا کے یہاں پکڑے جائیں تو تعجب نہیں، مالدار اور خوشحال لوگ نہ کھاویں اور غریب کھاویں تو یہ ایصال ثواب کا کھانا ہوگا مگر کسی نے صاف صاف غیر اللہ کی نیاز کی تو مسلمانوں کے لئے یہ حرام ہے۔

۱۵ ع ۹ ۲۱

قرآن میں اور جگہ بھی اللہ کے سوا دوسروں کے نام کی نذر و نیاز منت صاف صاف حرام کر دی گئی۔ دیکھئے (۲) البقرہ ۱۷۳ (۵) المائدہ ۳ (۶) الانعام ۱۴۵ (۱۶) النحل ۵۶

أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ

کرکے اسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو اسے معافی مل جائے گی لیکن اگر کسی کا سینہ کفر کے لیے

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾

کھل جاوے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے گا اور ان کے لیے بڑا زبردست عذاب ہو گا ﴿ف ١٠٦﴾

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ

اور یہ غضب ان پر اس لیے بھی اترے گا کہ انھوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی سے زیادہ محبت کی اور یہ کہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ

اللہ منکروں کو ہدایت نہیں دے گا ﴿١٠٧﴾ ایسے لوگوں کے دل کان اور آنکھوں پر اللہ

قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾

نے بند لگا دیئے ہیں اور یہ لوگ اپنے انجام سے غافل ہیں ۔ ﴿١٠٨﴾

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ

آخرت میں ایسے لوگوں کو نقصان اٹھانا لازمی ہو گا ۔ ﴿١٠٩﴾ بڑی بڑی سخت سزائیں بھگتنے کے بعد جن لوگوں کو آخر میں

هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

وطن چھوڑنا پڑا اور انہیں بڑی آزمائش میں ڈالا گیا تب بھی حق کے لیے محنت برابر کرتے رہے اور ہر مصیبت پر صبر کیا بے شک ایسے امتحان کے بعد

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ

آپ کا پروردگار ہر طرح ان کے حق میں مغفرت فرمانے والا اور مہربان ہے ﴿١١٠﴾ آخرت کا ایک دن ایسا آئے گا کہ ہر آدمی کو اپنی جان کی پڑی

عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾

ہو گی اور ہر شخص کو اپنے کیے کا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہ ہو گی ۔ ﴿ف ١١١﴾

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا

اللہ ایک آبادی کی مثال بیان فرماتا ہے وہاں کے باشندے بہت امن چین سے رہتے تھے سب کو بڑا اطمینان تھا بستی کے لیے

رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا

چاروں طرف سے بڑی فراغت کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں خوب آتی تھیں لیکن آبادی کے لوگوں نے اللہ کے اس

اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ

انعام کی ناقدری کی تب اللہ نے ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنادیا ان کے لیے یہ سزا ان کے کرتوتوں کی تھی ۔ ﴿ف ١١٢﴾ بے شک ان کے

ف ١٠٦ ایمان کا تعلق دل کے ساتھ ہے اس کا اظہار زبان اور عمل سے ہوتا ہے اس لیے مومن ظاہر اور باطن میں ہر طرح ایمان اور اسلام کا ادب رکھے مگر کسی کو ظلم و جبر سے اور مار پیٹ سے یا قتل کی دھمکی سے کوئی ظالم بادشاہ یا بے رحم سماج کفر کی بات زبردستی کہلوائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو تو اسے اللہ کے یہاں سزا نہیں، لیکن مرنا قبول رکھے اور زبان سے بھی کلمۂ ایمان کہے اور مارا جائے تو شہید ہے صحابۂ کرامؓ میں سے بہت سے لوگ جیسے حبیبؓ بن زیدؓ بن عاصمؓ، خبابؓ بن ارتؓ، عمارؓ بن یاسرؓ اور بلالؓ حبشی جیسے لوگ اس طرح کی آزمائش میں ڈالے گئے اور امتحان میں کامیاب رہے،

ف ١١١ قیامت کے دن کی تین باتیں ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیے ۔

١ ۔ ہر آدمی کو اپنی ہی فکر پڑی ہو گی کوئی کسی کے کام نہ آئیگا،

٢ ۔ ہر آدمی کو اس کے اپنے کیے ہوئے عمل کی ہی سزا یا جزا ملے گی

٣ ۔ ناانصافی ظلم و زیادتی نہ ہو گی ۔

ع ١٤ ١٠ ٢٠

ف ١١٢ یہ مثال ہر اس آبادی پر صادق آتی ہے جو اللہ کی عطا و بخشش پر اس کا حق نہ مانے اور مال و دولت رزق اور امن کی نعمت کو شرک و نافرمانی میں بے قیمت کرے تب اللہ بھی ایسی آبادیوں کو بھوک اور خوف یعنی رزق کی تنگی اور دشمنوں کے دنگے فساد کا ڈر ایسا پیچھے لگا دیتا ہے گویا یہ مصیبتیں تن کے کپڑے ہیں جو مرتے دم تک جسم سے لگے رہیں گے ۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

دیں گے ۔ ﴿٩٧﴾ آپ جب جب قرآن پڑھنے لگو تب تب شیطان مردود کے وسوسوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ اور سہارا

الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

حاصل کرو ۔ ف ﴿٩٨﴾ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان کا کوئی دار

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ

نہیں چل سکتا ۔ ف ﴿٩٩﴾ شیطان کا قابو تو صرف ایسے لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں اور شیطان کے ساتھی بن کر اللہ کے

هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں ۔ ﴿١٠٠﴾ اور جب ایک آیت کی جگہ ہم دوسری آیت بھیج دیتے ہیں اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ اسے کیا حکم کب نازل فرمانا ہے

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

تب یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم خود بات بنا کر لے آتے ہو بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کی اکثریت بے علم ہے ورنہ ایسا الزام یہ لوگ آپ پر نہ لگاتے ف ﴿١٠١﴾

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

آپ فرما دو کہ اس قرآن کو روح القدس یعنی پاک روح کے ساتھ میرے رب نے حق کی بنیاد پر بھیجا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایمان والوں کا دل مضبوط ہو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

اور ہدایت اور خوش خبری ملتی رہے ان سب لوگوں کو جو اللہ کے سامنے سر جھکا دیں ۔ ف ﴿١٠٢﴾ ہم کو معلوم ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

کہ ان کو ایک آدمی سکھاتا ہے جس آدمی کی طرف ان کا اشارہ ہے وہ تو غیر عربی ہے اور یہ قرآن کھلی ہوئی

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

صاف صاف عربی زبان میں ہے ﴿١٠٣﴾ یقیناً جو لوگ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا

کر بھی ایمان میں نہیں آتے اللہ ایسے لوگوں کو راہ نہ دکھائے گا اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ ﴿١٠٤﴾ من گھڑت

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

اور کھوٹی باتیں وہی لوگ بناتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور پکے جھوٹے

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ

لوگ یہی ہیں ۔ ﴿١٠٥﴾ ایمان لانے کے بعد اگر کوئی کفر کی بات کہے تو وہ برباد ہوا مگر کسی پر زبردستی

منزل ٣

ف ٩٨ معلوم ہوا کہ جب قرآن مجید پڑھنا شروع کیا جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا جائے آدمی جب قرآن کی طرف رجوع ہوتا ہے تو شیطان کے پھندے سے پورے طور پر نکل جانے کا اسے موقعہ ہاتھ آتا ہے ایسے وقت پر شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ آدمی کسی طرح بھی قرآن سے ہٹ جائے ۔

ع ١٣ ١١ ١٩

ف ٩٩ جو لوگ ایمان اور توکل علی اللہ سے قرآن مجید کی طرف رجوع ہوں گے شیطان کا داؤ گھات کسی طرح بھی ان پر نہیں چل سکتا ۔

ف ١٠١ انسان کا حال بدلتا رہتا ہے کبھی تندرست ہے کبھی بیمار ہے کوئی امیر تھا اب غریب ہو گیا ایک وقت طاقتور بادشاہ بن گیا پھر وہی شخص بے بس قیدی بن گیا اب ہر شخص کے حال کے مطابق الگ الگ حکم ہوتے ہیں وضو کا حکم ہے تندرست کو پانی میسر ہو تب باقی بیمار مریض ہو کہ پانی سے مرض بڑھ جائے گا یا پانی نہ ملے تو تیمم کا حکم ہوگا یہ معاملہ ہر ایک کے حالات کے تحت ہوتا ہے ، مالدار ہے زکوٰۃ فرض ہو گی اور حج بھی فرض ہوا اگر شرط پوری نہ ہو تو فرض بھی ساقط ہوا نزول قرآن کے وقت اس طرح کی آیتیں اترتی تھیں کہ کسی میں حکم ہے اور کسی میں رخصت اور چھوٹ اس موقعہ پر مخالف کہتے کہ تم خود بات بنا کر لے آتے ہو۔

ف ١٠٢ مقرب اور اعلیٰ درجہ کے فرشتۂ اعظم حضرت جبرئیل علیہ السلام اس قرآن کو لے کر آتے رہے تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر اس کتاب کی وحی کر دی جائے ان کا ایک لقب روح القدس ہے ۔

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ

سے کاتے ہوئے سوت کو خود ہی نوچ کر تار تار کر ڈالا اس طرح تم اپنی قسموں کو چھل کپٹ کا ذریعہ مت بنانا اور

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

اور تم میں سے ایک ٹولی دوسرے طبقے پر چڑھائی کر کے فساد کا ذریعہ بھی نہ بنائے ایسے موقعہ پر اللہ تم کو امتحان

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

میں ڈالے گا اور قیامت کے دن تمہارے تمام اختلافات کا فیصلہ فرمائے گا و۹۲ اگر اللہ چاہتا تو تم

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ

سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس نے جسے چاہا راستے سے دور پھینک دیا اور جسے چاہا راستہ پر ڈال دیا اور

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

تمہارے تمام اعمال کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ ضرور ہونی ہے و۹۳ اپنی قسموں کا سہارا لے کر کسی

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

کے معاملات میں مداخلت نہ کرو ایسا کرو گے تو تمہارے جمے ہوئے قدم پھسل جائیں گے اور اللہ کی

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

راہ سے رکاوٹ کا سبب بنو گے تو اس کی بری سزا تم کو بھگتنی پڑے گی۔ ۹۴

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اللہ کے نام کا قول و قرار ہوا سے توڑنے بیچنے پر جو قیمت بھی وصول کرو گے وہ حقیر ہو گی اللہ کے پاس سے جو ملے وہی بہتر ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

اور اسی میں خیر ہے اگر تم جانو تو یہ بات بہت دھیان میں رکھنے کی ہے ۹۵ جو کچھ تم کو دیا گیا ہے اسے ختم ہو جانا ہے اور جو اللہ

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

کے پاس ہے اسے باقی رہنا ہے جو لوگ صبر اور دھیرج سے کام لیں گے ان کے تمام اعمال کا نیک بدلہ ہم بھرپور

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

عطا کریں گے ۹۶ چاہے کوئی مرد ہو یا عورت نیک عمل کر کے آوے اور صاحب ایمان ہو تو

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

ہم ایسوں کو پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے کاموں کا اجر بھی بہت اچھا

و۸۹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ سے وہی نفع اٹھا سکیں گے جو ایمان میں آویں اسلام لاویں فرمانبرداری کریں اور اللہ کی بات مانیں اگر ایسا نہیں کرتے تو جس طرح کسی نابینا اندھے کو آفتاب کی روشنی نفع نہیں دیتی اسی طرح قرآن مجید کی ہدایت سے وہ لوگ محروم رہیں گے جو ایمان میں نہ آویں گے۔

و۹۰ اللہ نے بہت ہی صاف انداز میں یہاں نصیحت فرمائی جو کوئی اسے یاد رکھے وہ نجات پاوے تین کام کرنے کے عدل، احسان اور قرابت کے لوگوں کو مال دینے کا اور تین کاموں سے منع فرمایا بے شرمی اور منکر یعنی جسے ہر کوئی برا سمجھے جیسے چوری، زنا لوٹ مار، جھوٹ، پرایا مال ہڑپ لینا، کم تولنا فضول خرچی کرنا گالی گلوج پڑوسی کو ستانا ایسی تمام ناحق باتیں جس سے کسی انسان کو تکلیف پہنچے اور اس کا حق مارا جائے سب منع ہیں اسی طرح بغاوت سرکشی فساد بدامنی سے بھی منع کر دیا۔

و۹۲ قول و قرار میں ضامن اللہ کو بنایا یا مومن زبان سے کہے اس کی پابندی بھی کرے کسی کو گرانے یا جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اور طبقاتی جتھہ بندی میں قول و قرار کو نہ توڑنا چاہیے اس سے بد قولی کا رواج پڑتا ہے اور بھروسہ اٹھ جاتا ہے۔

و۹۳ اللہ کے چاہنے کا مطلب ہم اس سے پہلے کی آیات میں واضح کر چکے ہیں یہاں بھی مشیت یعنی چاہنے کا مطلب یہی ہے کہ آدمی کو نیک و بد اعمال کی کھلی آزادی ہے اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کو یہ حق نہ دیتا تو کام کرنے میں بندش ہو جاتی اسی لیے اس نے یہ چاہا کہ آدمی اس امتحان کی دنیا میں کھل کر کام کر سکے

لہٰذا اگر انسان کو انکار اور گناہ کی قوت چھین کر بھیجتا تو خود انسان [illegible]

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
چھوڑ کر پکارتے تھے تب یہ شریک لوگ ان کی بات ان کے منہ پر مار کر کہیں گے کہ تم
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
جھوٹے ہو۔ ف۸۶ اس دن یہ مشرک لوگ اللہ کے حضور اپنی گردنیں ڈال چکے ہوں گے اور اس سے پہلے جو جھوٹی باتیں بناتے
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
تھے وہ سب گم ہو جاویں گی۔ ﴿۸۷﴾ جن لوگوں نے حق کا انکار کیا اور اللہ کے راستے میں رکاوٹ بنے ان کو تو ہم
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾
عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے اس لئے کہ اصل فسادی لوگ یہی تھے۔ ﴿۸۸﴾
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور وہ دن بھی کیا خوب ہوگا جب ہر امت پر ہم ان ہی کے اندر کا گواہ کھڑا کر کے خود ان کے اوپر گواہی قائم کریں گے اور
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
آپ کو ان سب پر شہادت دینے کے لئے ہم لے آویں گے اور یہ کتاب ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کو صاف
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ ع
صاف بیان کرتی ہے اور ہدایت رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ ﴿۸۹﴾ ف
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
اللہ تم کو حکم فرماتا ہے انصاف کا اور احسان کرنے کا اور رشتہ ناطے والوں کو مال سے سہارا دینے کا اور تم کو منع فرماتا
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
ہے بے حیائی اور ناپسند کاموں سے اور ظلم و زیادتی سے بھی منع فرماتا ہے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے امید ہے کہ تم یاد
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
رکھو گے۔ ف۹۰ اللہ سے کئے ہوئے اپنے قول و قرار کو پورا کرو اور اپنی قسموں میں ہیرا پھیری نہ کرنا مضبوط
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ
قول و قرار کی قسم کو نہ توڑنا جب کہ تم اس پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو بے شک اللہ تمہارے ہر فعل کو خوب
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
خوب جانتا ہے۔ ﴿۹۱﴾ اور اس دیوانی عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنی محنت

ف۸۵ جہنم کا عذاب مسلسل اور دائم قائم ہوگا کسی دن ہلکا نہیں ہوگا جیسے دنیا کی جیلوں میں ملزم کو مارنے والے تھکتے ہیں یا سوجاتے ہیں اتنی دیر تو ملزم کو عذاب سے بچنے کا موقع مل جاتا ہے ویسا آخرت میں نہ ہوگا اور نہ کسی دن چھٹی ہوگی کہ آج دوزخ کے کارکن ڈیوٹی پر نہیں ہیں اس لئے اہل جہنم کو عذاب میں تخفیف ہوگی بلکہ عذاب جہنم تو روز بروز تیز سے تیز تر ہوتا رہے گا۔

النصف

ف۸۶ میدان حشر کا بھرا پڑا ہے خدا کے حضور تمام اگلے پچھلے حساب کے لئے کھڑے ہیں دنیا میں جو لوگ اللہ کے ساتھ اس کے بندوں کو شریک بناتے تھے جیسے نبی، رسول، اولیاء وغیرہ وہ بندے بھی وہاں انہیں مل جائیں گے تب یہ چیخ پڑیں گے کہ یا اللہ یہ تو وہی لوگ ہیں جن کو ہم تجھے چھوڑ کر دعا کے لئے بلاتے تھے ان میں یہ صاحب ہمارے حاجت روا تھے اور وہ ہمارے مشکل کشا تھے۔ ایسا ہم مانتے تھے تب ان کے سامنے خدا کے وہ نیک بندے (جن کی دنیا میں اطاعت نہیں کی گئی اور ان کی بات نہیں مانی گئی لیکن مرنے کے بعد کسی نے ان کی قبر کی پوجا کی کسی نے ان کی تصویر بنائی کسی نے پتھر میں ان کی صورت اتار کر ان کو سجدہ کیا دعا مانگی تھی) مشرکوں پر پھٹکار برسائیں گے اور بگڑ کر کہیں گے کہ بے ایمانو تم جھوٹے مکار ہو ہم نے کب کہا تھا کہ تم اللہ کے سوا ہم سے دعا کرنا اس وقت مشرکوں کی ذلت دیکھ کر شیطان بھی کانپ اٹھے گا۔

۱۲
ع
۶
۱۸

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

موجود ہے ﴿٧٩﴾ اللہ نے تم کو رہنے بسنے کے لئے گھر بنانا سکھایا جہاں سکون سے رہتے ہو اور جانوروں کی

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

کھالوں سے ڈیرے خیمے بھی بناتے ہو جب کوچ کرنا ہو یا کہیں ٹھہرنا ہو یہ چلتے پھرتے مکان اٹھانے کو وزن میں ہلکے پھلکے

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ

پاتے ہو اور جانوروں کے اون اور ان کے روئیں اور بالوں سے بھی خوب سامان بنا لیتے ہو ہم یہ سامان تھوڑی مدت تک

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

ہی تم کو استعمال کرنے دیں گے ﴿٨٠﴾ اللہ نے اپنی مخلوق کے سایوں میں تم کو چھاؤں عطا کی اور پہاڑوں

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

میں تم کو پناہ گاہ اور چھپنے کی جگہ دی اور پوشاک کے لئے کرتے قمیض جس کے ذریعہ تم گرمی کا بچاؤ کر لیتے ہو اور جنگی

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

وردی کے کرتے والے لباس جس کے ذریعہ اپنی آپس کی لڑائی میں ایک دوسرے کے وار سے بچاؤ کر لیتے ہو اسی طرح ہم نے اپنی نعمت

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

تم کو بھرپور عطا کی تاکہ تم ہمارے سامنے سر جھکا دو ﴿٨١﴾ اتنی نشانیاں ہوتے ہوئے بھی اگر یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں تو آپ کے ذمہ صرف ہماری بات کو ان تک صاف

الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

صاف پہنچا دینا ہے۔ ﴿٨٢﴾ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر بھی بے دھیان ہیں اور ان کی اکثریت انکاری

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا

ہے۔ ﴿٨٣﴾ وہ دن بھی خوب ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کر دیں گے تب اس دن انکاری لوگوں سے آج کی

يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

دی ہوئی تمام اجازت چھین لی گئی ہوگی اور ان کی توبہ بھی قبول نہ رکھی جائے گی ﴿٨٤﴾ اور یہ ظالم لوگ جب عذاب کی مار کو

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اب کبھی بھی ان پر عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور ان کو کسی طرح کی بھی ڈھیل نہ دی جائے گی۔ ﴿٨٥﴾ و

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

اور جب یہ مشرک لوگ اپنے شریکوں کو وہاں دیکھ لیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی وہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تجھے

ف ٨٠ چونا، مٹی، اینٹ گارا، لکڑی، پتھر لوہے سے بنے ہوئے یہ گاؤں شہر کے مکان اور سفر میں ریگستانوں میں چلتے وقت فوجوں کے لئے اور شکاری لوگوں کے لئے ڈیرے خیمے جانوروں کی کھال سے بنائے، جہاں ٹھہرے آسانی سے مکان کھڑا کر لیا جب کوچ کیا کھونٹی اکھاڑی اور ڈیرا ڈنڈا اسمیٹا چلتے بنے پھر جانوروں کے بال اون اور روئیں سے لاکھوں لاکھ چیزیں آدمی بناتا ہے، شال دوشالے کمبل جھولے پٹیاں پیٹی موزے مشکیزے چھاگل جوتے چپل ہزاروں چیزیں مگر یہ سب کچھ تھوڑی مدت کے لئے اللہ نے دیا ہے، سب چھوڑ چھاڑ کر ایک دن آدمی اپنے رب کے حضور حاضری کو چل دے گا اور یہاں کی چیز سب یہاں رہ جائے گی۔

ف ٨١ درخت پہاڑ اور مکانوں کی چھاؤں میں دھوپ سے بچاؤ سے چلتا آدمی بھی آرام پا لیتا ہے پہاڑوں میں درے کھوہ غار جس میں آدمی پناہ لیتے ہیں اور دشمن اور جنگلی جانوروں سے بچنے کے لئے چھپ جاتے ہیں، گرم ملکوں میں جب لو کی لپٹ چلتی ہے تب گردن اور کنپٹی کو کپڑے سے اچھی طرح ڈھانک کر ہی آدمی باہر نکلتا ہے، جانوروں کو اپنی لڑائی کے بچاؤ میں صرف ان کا اپنا جسم کام دیتا ہے جبکہ آدمی کو اللہ نے عقل عطا کی اور اس نے ہتھیار تو بنائے ہی ساتھ ساتھ جنگی سامان میں کڑیوں کے کرتے قمیض، جوشن، جھلے بنائے تاکہ دشمن کی تلوار پڑے تو جسم گھائل نہ ہو اللہ نے انسان کو ایسی ہزاروں نعمتیں دیں تاکہ آدم کا بیٹا مسلم بنے اور اپنے مالک کے سامنے سر جھکا دے،

ع ١١ / ٧ / ١٧

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى
جانتے ﴿۷۴﴾ صحیح مثال اللہ نے بیان فرمائی ایک ایسے غلام کی جو پرائے بس کا ہو کسی چیز پہ بھی اس کا خود کا اختیار
شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
نہ ہو اور ایک بندہ ایسا جسے ہم نے اپنے فضل سے بھرپور صاف ستھری روزی عطا فرمائی ہو اور اس میں سے ظاہر میں اور چھپا کر اپنے اختیار
وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
سے خرچ کر سکتا ہو کیا یہ دونوں شخص مرتبے میں برابر ہیں سب تعریف تو بس ایک اکیلے اللہ کے لئے ہے بلکہ ان لوگوں کی اکثریت بے علم ہے ﴿۷۵﴾ و
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
اللہ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے دو آدمی ہیں کہ ان میں کا ایک گونگا ہے اور نکما ہے بے عقل ایسا کہ کسی بات کی اس کو سمجھ نہیں اور اپنے
شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے جب بھی کسی کام کے لئے اسے بھیجا جائے تو کبھی کوئی کام ٹھیک سے کر کے نہ آوے گا اب بھلا بتاؤ کہ ایسا نکما
هَلْ يَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
شخص اور وہ شخص جو سیدھے راستہ پر کھڑا ہو کر انصاف کی تعلیم دیتا ہو کیا دونوں برابر
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ
ہو سکتے ہیں ﴿۷۶﴾ و آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی تمام کی تمام چیزیں صرف اللہ کے لئے ہیں اور
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
قیامت قائم ہونے کا حکم ایسا ہوگا جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب یقیناً اللہ
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
ہر چیز پر قادر ہے ﴿۷۷﴾ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حال میں باہر
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ
نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تم کو کان آنکھیں اور دل عطا فرمائے تاکہ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ
تم شکر گزار بن جاؤ ﴿۷۸﴾ کیا انھوں نے آسمان کی کھلی فضا کے گھیرے میں اڑتے پرندوں پر کبھی
السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
نظر نہیں ڈالی کہ اللہ کے سوا ان کو کسی نے تھام رکھا ہے ایمان لانے والوں کے لئے اس میں ایک نشان

ف۷۵ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال سے توحید کا درس بڑے دل نشین انداز میں فرمایا کہ دو آدمی ہیں ایک پرائے بس کا غلام بے اختیار اپنی مرضی سے کچھ نہ کر سکے کسی کو کچھ بھی دے نہ سکے اور ایک بندہ ایسا کہ اللہ نے اپنے فضل اور رزق سے اسے بے حد و حساب نواز دیا اب یہ بندہ بغیر کسی کے پوچھے اپنی مرضی سے کھلے چھپے جیسا موقع ہو ایسا خرچ کر ڈالے کہ کوئی اسے پوچھنے والا نہ ہو، ظاہر میں ہو یا باطن میں کسے دیا اور کسے نہ دیا جب یہ دونوں بندے ہو کر بھی برابر نہیں ہو سکے تو اللہ تو اپنے ہر بندے کا اصل مالک خالق اور رزاق ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسرے سے مانگنا اور اس پر غلط مثالیں کہاوتیں بٹھانا بے وقوفی ہے مشرک، اناڑی اور جاہل لوگوں کے کرتوت ہیں، علم سے ایسی دلیل یا مثال کا کوئی واسطہ نہیں بلکہ علم و حکمت کی مثال چاہو تو اس آیت والی مثال ہے جس سے اللہ کی قدرت اور اختیارات کے بارے میں صحیح عقیدہ بنتا ہے۔

۱۰
ع ۶
۱۶

ف۷۶ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مثال دو نوکروں کی بیان فرمائی کہ ایک ناکارہ بے دماغ اور عقل کا کورا گونگا بہرا بھی کہ نہ کسی کی سنے نہ کسی سے کچھ بول بتا سکے اور اپنے آقا کے لئے وبالِ جان اور دوسرا خادم ایسا اچھا کہ ہر کام سیدھا سیدھا وقت پر کر کے آوے آقا کی پوری بات اور مقصد سمجھ لے اور مالک کی مرضی کے مطابق سارا کام انجام دیوے اور حق انصاف کی تعلیم کا بھی حکم دیوے

...الٰی کی طرف سے تمام انسانوں سے اس مثال اور سوال کا جواب طلب کیا گیا ہے کہ بتاؤ تم کو ان دونوں میں سے کون سا خادم پسند آئے گا

رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ

آسانی کے ساتھ ۔ شہد کی مکھی کے پیٹ سے تمہارے لئے پینے کو شہد نکلتا ہے جس کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں اور اس شہد

شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ

میں بیماریوں کی شفا بھی ہے سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں کے لئے اس میں بھی نشانی ہے ﴿۶۹﴾ اللہ نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

تم کو پیدا کیا پھر تم کو وفات بھی وہی دیتا ہے اور تم میں سے بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو خراب عمر کو پہنچتے ہیں تب ان کا

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ

یہ حال بنتاہے کہ بہت کچھ جاننے کے باوجود بھی کچھ نہیں جانتے یقیناً اللہ علم والا اور قدرت والا ہے ﴿۷۰﴾ اللہ نے

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا

تم کو رزق میں ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اب جن کو رزق میں زیادہ حصہ ملا وہ اپنے نوکر چاکر کو تو دینے

بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۗ

والے نہیں کہ مرتبہ میں مالک نوکر سب برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کی

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

ناقدری کریں گے ۔ ﴿۷۱﴾ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری اپنی جنس سے جوڑے

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ

بنا دیئے اور اللہ نے تمہاری بیویوں میں سے تم کو بیٹے اور پوتے بھی عطا فرمائے اور کھانے کو پاکیزہ اور صاف

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۗ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

ستھرا رزق عطا فرمایا اللہ کی اتنی بے شمار نعمت پا کر بھی باطل پر ایمان رکھتے ہو اور اللہ کی نافرمانی

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

برتتے ہو ۔ ﴿۷۲﴾ اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں کہیں بھی ان

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

کے لئے روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور کسی کو کچھ بھی قدرت حاصل نہیں ۔ ﴿۷۳﴾

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

بس اللہ کے لئے الٹی پلٹی مثالیں مت بیان کرو اللہ خوب جانتا ہے جو تم نہیں

ف ۶۹ شہد کے کئی کئی رنگ ہوتے ہیں اور لذت و ذائقہ بھی الگ الگ ہوتے ہیں مکھیاں بہت سی قسم کی کچھ چھوٹی اور کچھ بڑی کچھ ڈنک مارنے والی، بعض مکھیوں کا ڈنک اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ آدمی کو ڈنک مار دے تو آدمی مر بھی سکتا ہے ان کے گھروں کے چھتے خانے دار ہوتے ہیں اور نظم و ضبط ایسا کہ تمام مکھیاں اطاعت کی پابند

۹ ع ۵ ۱۵

شہد کے علاوہ موم وغیرہ بھی ان کے چھتوں میں پایا جاتا ہے، ہمارے ملک میں بھی کئی طرح کی شہد کی مکھیاں ہیں ان میں آگیا (AGYA) اور کوٹیا (KOTYA) نام کی مکھیاں مشہور ہیں جنگل میں رہنے والے بن باسی ان کے بہت سے نام بتاتے ہیں کہ اہل لغت بھی حیران ہیں، حدیث شریف کے مطابق شہد میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے آج بھی دوا سازی اور معجون میں اس کا استعمال خوب خوب ہوتا ہے ۔

ف ۷۰ ضعیفی میں عمر زیادہ ہوئی آدمی کبڑا لنگڑا اندھا ہوا، بیماریاں لگیں، محتاج پیشاب پاخانے سے اور دماغی کمزوری سے، علم جو تھا وہ بھی رخصت ہوا۔

ف ۷۱ اللہ نے دنیا میں انسانی آبادی کو ایک کا کام دوسرے سے ہو اس ڈھب پر ڈالا ہے کوئی عالم ہے کوئی طالب علم کوئی مالدار ہے تو کوئی غریب کسی کو عقل زیادہ دی کسی کو کم، کسی کو مرد بنایا کسی کو عورت، کوئی جسمانی لحاظ سے مضبوط اور کوئی قوت فیصلہ اور عقل میں دوسروں سے آگے اس طرح ہر ایک کا دوسرے سے کام بنتا ہے، ایک کو دوسرے پر فضیلت

لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ٦٢ تَاللّٰهِ

ے جھوٹ کو خوبصورت بناتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگ جہنم کی آگ میں داخلے کے وقت سب سے آگے چلائے جائیں گے ٦٢ اللہ کی قسم

لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

آپ سے پہلے ہم نے جس امت کی طرف بھی رسول بھیجا تو شیطان نے اس امت کے برُے اعمال کو خوشنما بنا کر دکھایا اور آج قیامت کے

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٦٣ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

ن شیطان ہی اب ان کا ہم جولی رہے گا اور خوب درد ناک عذاب ان سب کو بھگتنا ہو گا ٦٣ اور ہم نے یہ کتاب آپ پر نازل کی ہے

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

اس کے ذریعہ آپ ان کے اختلاف کو صاف صاف بیان کر دیں اور یہی کتاب ان کو راہ پر لائے گی اور اسی کتاب سے ایمان والوں کو ہدایت

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٦٤ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ

اور رحمت نصیب ہو گی۔ ٦٣ اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو جو بغیر بارش کے مردہ ہو چکی تھی

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ٦٥ ع

زندگی عطا فرمادی جو لوگ حق بات کو دھیان سے سنتے ہیں ان کے لئے یہ نشان کافی ہے ٦٥

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ

اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بڑی عبرت کا نشان ہے ان کے پیٹ میں گوبر اور خون کے درمیان سے جاری کر کے ہم صاف

بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ٦٦ وَمِنْ

ستھرا خالص دودھ تم کو پلاتے ہیں جو پینے والوں کے گلے سے بہت آسانی سے اتر جاتا ہے ٦٦ کھجور اور انگور

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا

کے پھل سے اللہ نے تم کو بہترین رزق عطا فرمایا لیکن جب نشہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہو اس میں سے نشہ آور چیزیں بھی

حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ٦٧ وَاَوْحٰى رَبُّكَ

نا لیتے ہو عقل رکھنے والوں کے لئے اس میں بھی نشان موجود ہے ٦٧ اور تمہارے رب نے حکم بھیج کر

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ

شہد کی مکھی کے جی میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں اور درختوں میں چھتے لگا کر گھر بنا اور لوگ جو اونچی عمارتیں بناتے ہیں

مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ٦٨ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ

وہاں بھی اپنے چھتے لگا دے ٦٨ پھر ہر قسم کے پھلوں پھولوں کا رس چوس کر اپنے رب کے راستوں پر چلتی جا نرمی اور

مرد بنا دیا، مشرک لوگ لڑکیوں کی پیدائش پر بہت ناخوش ہوتے اور کوئی کوئی تو لڑکی جب چھ سات سال کی ہوتی تو کپڑے پہنا کر بنا سنوار کر جنگل لے جاتے اور گڑھا کھود کر لڑکی کو زندہ گاڑ دیتے جیسا کہ ٨١ سورۃ تکویر ٨-٩ میں بتایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ایمان والوں کو لڑکی کی پرورش پر بڑی بشارت ہے دو تین یا صرف ایک ہی لڑکی ہو تب بھی باپ کے لئے جنت کی خوشخبری ہے،

٦٢ زبانی ورزش سے جھوٹ کو نیکی کا جامہ پہنا دیا اور ایسی رسومات اللہ کے نام سے چلا دیں جن کا وجود دین میں کہیں نہیں تھا ایسے لوگ دوزخ کی آگ میں عام جنتا سے آگے آگے ہوں گے کہ انہیں رسماً دین کے گورکھ دھندا دنیا میں چلا رکھا تھا اب سزا بھگتنے کے وقت بھی ان کی لیڈری برقرار رکھی گئی کہ مجمع میں ان کو سب سے آگے آگے چلایا جائے گا۔

ع ٨ ٥ ١٤

٦٧ کھجور، انگور کی خوش ذائقہ روزی کو بہترین رزق فرمایا لیکن اسی کو آدمی سڑا گلا کر شراب نکالے تو یہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کا غلط استعمال ہے شراب کے حرام ہونے کا اشارہ بھی اسی آیت میں ملتا ہے۔

٦٨ ڈنک مارنے والی شہد کی مکھی کو جب اللہ نے اپنا حکم اس کے جی میں ڈالا تو اس ننھی جان نے ہنر اور فراست میں ایسی شہرت پائی کہ حیوانی دنیا میں اس کا خوب اونچا مقام ہوا انجینئرنگ کے ماہر ترین انجینئروں کی بھی زیادہ حسن تدبیر اور حسن انتظام میں شہد کی مکھی کا ہنر قابل رشک ہو پہاڑوں، درختوں اور اونچے مکانوں میں لٹکتے پہلو دار اور سائز وار چھتوں سے عقل انسانی بھی حیران ہے۔

عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ (٥٤) لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

دور کردیتا ہے تو تم میں سے ایک ٹولی بجائے اللہ کا شکر ماننے کے اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو شریک بتلاتی ہے۔ (٥٤) اللہ نے جب ان کی مصیبت دور کر دی تھی پھر

اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (٥٥) وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ

بھی دوسروں کو اللہ کا شریک بنایا درصل ایسے لوگوں نے ہماری دی ہوئی نعمت کا انکار کیا ان سے کہہ دیا جائے کہ کچھ دن عیش کرو بہت جلد تم کو پتہ چل جائے گا (٥٥) ان کو رزق تو ہم نے دیا تھا مگر جاہل بن کر اللہ کے سوا دوسروں

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ (٥٦)

کے نام نذر ونیاز کا حصہ نکالنے لگے اللہ کی قسم تم سے بڑی سختی سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ یہ کیا جھوٹی باتیں چلا رکھی تھیں (٥٦) ف

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ (٥٧) وَاِذَا

کچھ مشرک تو ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے لئے بیٹیاں تبلاتے ہیں اور اپنے لئے اپنی پسند کی چیز چاہیں گے یعنی بیٹے جبکہ اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے (٥٧) ف جب ان میں

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ (٥٨) ۚ

سے کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور غم کے مارے اندر ہی اندر گھلتا رہتا ہے۔ (٥٨) ف

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى

اس خبر کو منحوس سمجھ کر مارے شرم کے قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے کہ آج تو اسے بہت ہی بری خبر ملی ہے بڑی الجھن میں پڑ جاتا ہے کہ کیا

هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (٥٩)

کرے کیا نہ کرے یا تو اس بیٹی کو ذلت اٹھا کر پالے یا پھر مٹی میں زندہ گاڑ دے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ بڑا برا فیصلہ کرتے ہیں (٥٩) ف

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کی بڑی بری حالت بنے گی اور اللہ کی شان تو بہت ہی اعلیٰ ہے اور وہ بڑا ہی

الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (٦٠) ۧ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

غالب اور حکمت والا ہے (٦٠) ایسی ظالمانہ حرکتوں پر اگر اللہ لوگوں کی دھر پکڑ شروع

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

کر دے تو زمین میں کوئی جاندار نہ بچ سکے گا لیکن اس نے ایک مقرر وقت کے لئے لوگوں کو ڈھیل دے رکھی ہے

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (٦١)

پھر جب یہ وقت آگیا تو اب کسی کو پل بھر آگے پیچھے کی مہلت نہ دی جائے گی۔ (٦١)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

جس چیز کو اپنے لئے بری سمجھتے ہیں اور ناپسند کرتے ہیں اللہ کے نام سے ایسی باتیں چلا دیتے ہیں اور اپنی زبان کے کرتب

منزل ٣

ف ٥٦ اناج کھانا پھل دوسری ہزار قسم کی نعمتیں سب اللہ نے اپنے بندوں کو رزق دے رکھا ہے اس میں نذر و نیاز صرف اللہ کے نام کی نکالنی چاہیئے یہ بہت ہی خالص عبادت اور بندگی کا فعل ہے کسی غیر اللہ کے لیے چاہے پھر وہ نبی ولی، قطب، ابدال، امام یا کوئی اور مذہبی پیشوا ہو کسی کے نام کھانے یا کسی چیز کی نذر منت یا نیاز حرام ہے مسلمان کو اس مشرکانہ رسم سے بچنا چاہیئے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ٢ سورۃ بقرہ آیت ٢٧٠ ٧٦ سورہ دھر آیت ٧۔

ف ٥٧ مکہ میں مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے جیسے ہمارے ملک ہندوستان میں دیوی وغیرہ کے جھوٹے عقیدے چلتے ہیں یہ بے وقوف اپنے لئے بیٹا پسند کریں گے اور جو چیز ان کو ناپسند ہو وہ اللہ کے لئے تجویز کریں گے۔

ف ٥٨، ٥٩ اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں مگر جب خود ان کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے کہ آج تو منحوس خبر ملی اب اس کی پرورش کر کے بڑی کریں گے تو کوئی آکر بیاہ کرے جلے گا کسی کو داماد بنانا پڑیگا اور سسر بننا پڑیگا، علاوہ ازیں لڑکی سے کوئی معاشی فائدہ بھی ان کو نظر نہیں آتا تھا اور لکھے پڑھے لکھے جاہل بھی لڑکی کی پرورش کو بڑی ذلت سمجھتے ہیں، لڑکا پیدا ہو خوب مٹھائی بٹے گی، ڈھول بجیں گے، ناچنا کودنا ہو گا، لڑکی پیدا ہو تو سب مزہ کرکرا ہو گیا نہ مٹھائی ہے نہ بدھائی ہے، بے وقوف نہیں جانتے کہ وہ خود بھی کسی عورت ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اور عورت کے بغیر آدمی کا جوڑا نہیں بنتا، اللہ نے اپنے غیبی فیصلہ سے جسے چاہا عورت بنا دیا جسے چاہا

ع ٧ / ١٠ / ١٤

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

جو لوگ ٹیڑھی چال چل کر برائی پھیلاتے ہیں ان کو ڈر نہیں لگتا کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر بے خبری

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

کی حالت میں اچانک عذاب لوٹ پڑے تو ان کی کیسی درگت بنے گی۔ ﴿۴۵﴾ یا ان کو چلتے پھرتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

پکڑ لے کہ بچ نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ ﴿۴۶﴾ یا خوف دلا کر پکڑ لیوے بے شک تمہارا پروردگار

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن

بڑا ہی سہولت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ف ﴿۴۷﴾ کیا انھوں نے اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور نہیں

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ

کیا جن کے سائے کبھی دائیں اور کبھی بائیں ڈھلتے رہتے ہیں اور یہ سب اللہ کے آگے

دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

بے بس ہیں ف ﴿۴۸﴾ اور کوئی بھی آسمان کا یا زمین کا رہنے والا جاندار یا فرشتے سب کے سب

مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ

اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور کسی کا بھی تکبر اور گھمنڈ چل نہیں سکتا ف ﴿۴۹﴾ یہ سب اپنے رب سے جو ان

رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ ع وَقَالَ

پر ہر وقت موجود ہے تھر تھر کانپتے ہیں اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں ف ﴿۵۰﴾ اللہ کا فرمان

اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

ہے کہ دو معبود نہ ٹھیراؤ معبود تو صرف ایک ہی ہے اور صرف مجھ ہی سے

فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ

ڈرو۔ ﴿۵۱﴾ اور اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اسی کا دین اختیار

وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ

کرنا سب پر لازم ہے تو تم خدا کے سوا اوروں سے کیوں ڈرتے ہو ﴿۵۲﴾ جو کچھ بھی نعمتیں تم کو دی گئی ہیں سب کی سب اللہ کے عطا کرنے سے ملی ہیں پھر جب

ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

اچانک کبھی تم کو تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اپنا دکھڑا رونے کے لئے اللہ ہی کے سامنے بلبلاتے ہو ﴿۵۳﴾ پھر جب تمہارے حال پر رحم فرما کر اس تکلیف کو اللہ

ف ۴۷ بہت سے ڈھیٹ اور ظالم لوگوں کی کبھی اچانک دھر پکڑ ہو جاتی ہے اور سنبھلنے کا موقع نہیں نہیں دیا جاتا کچھ لوگ برائی اور گناہ میں ان سے کم درجے کے ہوں تو پہلے انہیں تنبیہ اور خوف یا کسی تکلیف کے ذریعہ سیدھی راہ پر آنے کا نوٹس دیا جاتا ہے کہ گناہ سے بچ جائیں تو ان کا بھلا ہے ورنہ پھر خیریت نہیں، آدمی کو چاہیے ہی قسمت کی طرف سے تھوڑی سی آزمائش اور تکلیف میں ڈالا جائے تو فوراً سنبھل جائے جہالت اور ظلم میں آگے نہ بڑھے، ف ۴۸، ۴۹، ۵۰ بلند کھڑے والی ہر مادی چیز چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان ٹھیک دوپہر میں کسی کا سایہ نہیں ہوتا مگر سورج کے طلوع سے غروب تک سائے ایک طرف اور پھر دوسری طرف بلا کسی ارادے کے خود بخود بڑھتے رہتے ہیں، ایمان والے لوگ خوشی خوشی اس طرح اپنے اختیار اور ارادے سے نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے سامنے رکوع و سجود میں جھکتے ہیں زیادہ تفصیل کے لئے ۱۳ الرعد آیت ۱۵ اور ۲۵ الفرقان آیت ۴۵، ۴۶ دیکھیں۔

ع ۶ ۱۰ ۱۲

فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ
دیکھ لو کہ حق بات کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (۳۶) اگر آپ کی تمنا ہو کہ یہ لوگ ہدایت
هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ
کو قبول کر لیں تو یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جن لوگوں نے حق کے مقابلے میں ضد اختیار کی ہے اللہ ان کو ہدایت نہیں دے گا اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ
نَاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ
بن سکے گا۔ (۳۷) یہ لوگ بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص بھی مر گیا ہے اسے اللہ زندہ نہیں کرے گا
يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
کیوں نہیں جب کہ مردوں کو زندہ کرنے کا اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ف (۳۸)
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مردوں کو زندہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسانوں کے آپسی اختلاف کا کھلا ہوا بیان سامنے آجائے اور حق کے انکاری
أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ
بھی جان لیں کہ وہ خود ہی جھوٹے تھے۔ ف (۳۹) ہمارے حکم کی یہ شان ہے کہ کسی چیز کے بارے میں جب ہمارا ارادہ ہو تو ہم صرف یہ کہہ دیں کہ ہو جا تو وہ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا
کام ہو جاتا ہے۔ ف (۴۰) جن لوگوں پر ظلم ڈھائے گئے اور اللہ کے راستے میں انہیں وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑا
ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ
ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے کاش لوگ یہ بات
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾
جان لیتے۔ (۴۱) جو لوگ صبر سے جمے رہتے ہیں ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ اپنے رب پر ان کا بھروسہ ہوتا ہے (۴۲)
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ
آپ سے پہلے بھی ہم نے جو رسول بھیجے تھے وہ سب انسان تھے جن کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی بس تم اے لوگو اگر تم نہیں جانتے ہو
الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
تو اہل نصیحت سے پوچھ لو۔ (۴۳) اور ان سے پوچھو جنہیں دلیلیں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے آپ پر یہ نصیحت نامہ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾
اس لئے اتارا ہے کہ آپ انسانوں کو صاف صاف کھول کر بتا دو کہ ان کے لئے کیا کچھ اتارا گیا ہے تاکہ وہ اپنی حالت سدھارنے کا دھیان کریں (۴۴)

ع ۵/۶ ۱۱ — وقف لازم — النصف

ف ۳۸ بڑے بے وقوف ہیں وہ لوگ جو زور دار قسمیں کھاتے ہیں اور یکا اس کہتے ہیں کہ کیا حشر و حساب اور کیسی قیامت جبکہ مردوں کو زندہ ہی نہیں کیا جائے گا کوئی بھی کمزور ایمان و یقین کا شخص زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مردے زندہ کئے جائیں گے یا نہیں یہ مجھے معلوم نہیں لیکن دعوے سے یہ کہنا کہ مردے زندہ کئے ہی نہ جائیں گے، اس کے معنی تو یہ ہیں کہ ایسا آدمی مر کر دیکھ چکا ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا اللہ کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

ف ۳۹ قیامت کے انصاف کے لازمی ہونے کے بہت سے عقلی وجوہ ہیں اس میں ایک یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں بہت سی باتوں کے اختلاف کا فیصلہ یا تو انسانوں کے ہاتھوں غلط ہوا یا جو حقیقتاً مجرم تھے وہ پکڑے ہی نہیں گئے چوروں نے کوتوالوں کو آنکھیں دکھائیں کوتوالوں نے ظالموں کو ظلم کی شہ دی اور مظلوموں کو سزائیں دیں، اللہ کے دشمن مزے سے دندناتے پھرے اور اہل ایمان تختۂ دار پر کھینچے گئے، ان بے پناہ ناانصافیوں اور مظالم کا کبھی نہ کبھی سچا فیصلہ اور انصاف تو ہونا ہی ہے۔

ف ۴۰ تمام انسانوں کو پیدا کرنا مارنا اور پھر زندہ کرنا ایسے اور بڑے بڑے کام جیسے آسمان زمین سورج چاند کو وجود میں لانے کے لئے اللہ کا صرف ارادہ کرنا ہی کافی ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا

اللہ کا فرمان ہے کہ میں تو مخفی خزانہ تھا کہ میرے سوا مجھ کو کوئی نہیں جان سکتا تھا پھر جب میں نے ارادہ کیا کہ مجھ پہچانا جائے [illegible]

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

ان کے لئے سب چیزیں تیار ہوں گی یہ بدلہ اور جزا ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کا خوف اور لحاظ رکھتے ہیں (۳۱) وفات کے

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا

وقت جب فرشتوں نے ان کی روح قبض کی تھی تب یہ بہت ہی پاکیزہ زندگی گزارتے تھے اور فرشتوں نے ان کی روح کو ہدیہ سلام کے ساتھ قبض کیا تھا اور موت کے وقت ان کو

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ

یہ بشارت بھی دے دی گئی تھی کہ تمہارے نیک کاموں کے بدلے میں تم کو جنت میں داخل دیا جائے گا۔ (۳۲) کیا یہ لوگ اب اس کے انتظار میں ہیں کہ ابھی سے ان کے پاس فرشتے

الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

آجائیں یا آپ کے رب کا فیصلہ ان پر ابھی سے لاگو ہو جائے اسی طرح کی حرکتیں ان سے پہلے کے لوگ بھی کرتے تھے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾

اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ لوگ اپنے آپ پر ہی ظلم ڈھا رہے تھے۔ (۳۳)

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

ایسے لوگوں کے کالے کرتوت کے سبب ان پر عذاب کی مصیبت ٹوٹ پڑی اور جس بات کو ہنسی میں اڑاتے تھے اسی نے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا

ان کو گھیر لیا۔ (۳۴) اور مشرک یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے سوا کسی کی بندگی

مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ

نہ کرتے اور نہ اس کے بتائے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے اسی طرح ان سے اگلے لوگوں نے بھی کہا تھا

مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

بس ہمارے رسولوں کے ذمہ تو صرف ہماری بات کو کھول کر صاف

الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

صاف پہنچا دینا ہے (۳۵) اور ہر امت میں ہم نے پیغام پہنچانے والا بھیجا اس نے

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

یہ بات صاف صاف سنادی تھی کہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرو اور جھوٹے خداؤں کی بندگی مت کرو لوگوں

اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

میں سے کچھ تو اللہ کی ہدایت پر چل پڑے اور کچھ پر گمراہی ثابت ہو کر رہی اب تم زمین پر چل پھر کر

ف ۳۱ ہر آدمی کے اپنے اپنے عمل کے لحاظ سے موت کے فرشتے اسی محکمہ سے آتے ہیں جہاں پر مرنے کو آخرت میں رہنا ہے آخری وقت جس کا جیسا ہوگا اسی کے مطابق اس کا مقام آخرت میں بنے گا جو لوگ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کی موت پر جنت کی بشارت ہے اور جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے ان کی موت پر جہنم کی بری خبر ان کو موت کے بستر پر ہی مل جائے گی۔

ف ۳۳ یہ شاید ان لوگوں کے حق میں فرمایا جو موت سے پہلے فرشتوں، جنت، جہنم، یوم حساب اور محشر کو دیکھنے کی مانگ کرتے تھے کہ جب ان کو یہ سب چیزیں دکھادی جائیں تو ابھی یہ لوگ ایمان لانے کو تیار ہیں اللہ نے فرمایا کہ انتظار کرو بہت جلد یہ سب تم کو دیکھنا ہے لیکن دیکھنے کے بعد ایمان لانے سے کچھ بھی حاصل نہیں، تم سے پہلے بھی بہت سے لوگ ایسی الٹی عقل چلاتے تھے مگر مر کر جب دربار خداوندی میں پہنچ گئے تو سب کچھ دیکھ لیا مگر ان کا بھلا اسی وقت ہوتا جب کہ دنیا میں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر ایمان لاتے، جب دنیا کی زندگی میں امتحان کا وقت گزر گیا تو اب یوم الحساب ہی کو حساب ہونا ہے۔

ع ۴ ۹ ۱۰

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

پورے خود ہی اٹھائے ہوں گے اور ساتھ ساتھ ان کے گناہوں کے بوجھ بھی اٹھا کر آئیں گے جن کو اپنی بے علمی کے سبب راہ سے بے راہ کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ بہت ہی برے بوجھ ہیں جن کو لاد کر یہ لوگ قیامت کے

يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

دن حاضر ہوں گے ۔ ﴿۲۵﴾ ان سے پہلے کے لوگ بھی بری طرح چال چلتے رہے تب اللہ نے ان کی عمارتوں کی جڑ بنیاد کو اکھاڑ کر پھینک دیا اور

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ

ان کی چھتیں ان کے اوپر گرا دیں اور ایسی ایسی جگہ سے ان پر عذاب آ پڑا کہ ان کو

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

گمان بھی نہ تھا ۔ ﴿۲۶﴾ پھر قیامت کے دن اللہ انھیں بہت ہی ذلیل کرے گا اور فرمائیگا

اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم دنیا میں لڑائی جھگڑا مچاتے تھے جاننے والے اس دن

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْىَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

بول پڑیں گے کہ حق کے انکار کرنے والوں پر آج کا دن بہت ہی رسوائی کا دن ہے ﴿۲۷﴾ فرشتوں نے جن کی روح اس

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

حال میں قبض کی تھی کہ یہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے میں مصروف تھے تو یہ لوگ فرشتوں کے سامنے خوشامد کرتے ہوئے اپنی صفائی

سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

پیش کرنے لگتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا انہیں جواب اسی وقت مل گیا تھا کہ کیوں نہیں اللہ کو تمہارے تمام کاموں کی پوری پوری خبر ہے ﴿۲۸﴾ داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ

میں جہاں تم کو ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے گھمنڈی لوگوں کے لئے یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔ ﴿۲۹﴾ جو لوگ اللہ کا

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

خوف رکھتے ہیں ان سے جب کہا گیا کہ تمہارے رب نے تم پر کیسا کچھ کلام نازل فرمایا ہے تو جواب میں یہ لوگ بولے کہ بہت ہی خیر اور خوبی کی بات نازل

فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ

فرمائی گئی ہے ایسے نیک سیرت لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت میں ان کا گھر بہت ہی بہتر ہوگا اور جو لوگ خدا کا لحاظ کرتے ہیں ان کا گھر تو واقعی نعمت

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سے بھرپور ہوگا ﴿۳۰﴾ سدا بہار ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں جو چاہیں گے

ع ۴/۹ ۳

ف۲۷ دنیا میں مشرک لوگ مخلوقِ خدا کو خدا کے ساتھ ملا کر دعا کرتے تھے کہیں کسی کو حاجت روا مشکل کشا مانتے تھے کہیں کسی کو حاضر ناظر اور ساری خدائی میں دخیل مانتے تھے اور خدا کے سوا اس کے نیک بندوں کو غیب کے جاننے والے، نفع اور نقصان پہنچانے والے بھی مانتے رہے، اگر کسی نے اس شرک پر ان کو ٹوکا تو اس پر ٹوٹ پڑے اور ہزار ہنگامے اور فتنے برپا کر دیئے مگر مرنے کے بعد انہیں پتہ چلے گا کہ سب بے علمی اور جہالت کی باتیں تھیں، آج کے بہت سے مسلمان بھی کچھ اسی طرح کی حرکتیں کرتے ہیں اللہ انہیں توبہ کرنے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

کشتی اور جہاز کس طرح دریا کا سینہ چیرتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل یعنی اس کی دی ہوئی روزی تلاش کر سکو اور یہ سب چیزیں پا کر

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

شکر بھی کیا کرو۔ ف۱۴ اور زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ بھی اسی لئے ڈال دیے کہ تم کو لے کر کہیں ایک طرف جھک نہ پڑے اور زمین میں

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۙ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اسی نے ندیاں جاری کر دیں اور قدرتی راستے بھی بنا دیے تاکہ تم چل کر اپنی منزل تک پہنچ سکو ف۱۵ اور بہت سی نشانیاں اس نے بنا دیں اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ

يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

معلوم کر لیتے ہیں ف۱۶ بھلا بتاؤ جو یہ سب کچھ پیدا کرتا ہے کیا وہ ویسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا، پھر تم لوگ دھیان کیوں نہیں کرتے ف۱۷

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اگر تم اللہ کی نعمتوں کی گنتی کرنا چاہو تو ہر گز نہیں کر سکتے بے شک اللہ بڑا ہی بخشش فرمانے والا اور بڑا مہربان ہے ۱۸

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

تم جو کچھ بھی چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو اللہ کو سب کا سب معلوم ہے۔ ۱۹ اور اللہ کے سوا جس کسی کو بھی یہ پکارتے

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

ہیں وہ کسی چیز کے پیدا کرنے والے نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں جنہیں پیدا کیا گیا ہے ۲۰ مردے ہیں زندہ نہیں

اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ زندہ کر کے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف۲۱ تمہارا معبود تو صرف ایک ہی واحد معبود

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

ہے بس جو لوگ آخرت کے آنے کا یقین نہیں رکھتے ان کے دل اس معقول بات سے منکر ہیں اور اپنا گھمنڈی بن

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ

بتا رہے ہیں۔ ۲۲ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے چھپے اور کھلے ہر حال سے اللہ واقف ہے اور وہ گھمنڈ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ

کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ ۲۳ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا کچھ نازل فرمایا

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۙ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب اگلے وقت کی قصہ کہانیاں ہیں۔ ۲۴ قیامت کے دن ان کی بات کا بہت برا نتیجہ نکلے گا کہ اپنے بوجھ تو پورے

منزل ۳

ف۱۴ دریا سے مچھلی جھینگا وغیرہ لاکھوں ٹن تازہ گوشت کھانے کو اور اسی سمندر سے موتی، مونگا، قیمتی ہیرے پتھر دریائی زیورات کے انبار کے انبار انسان کے ہاتھ آتے ہیں غوطہ خوروں اور جہاز والوں کو اللہ نے سمندری رزق سے مالا مال کر دیا۔

ف۱۵ پہاڑوں کو اس زمین میں کھونٹے کی طرح گاڑ دیا کہ اس کا توازن (BALANCE) برقرار رہے اور سمندروں جنگلوں اور انسانوں سمیت ایک یا دوسری طرف ڈھلک نہ جائے اور پہاڑوں کو اس ڈھب پر رکھا کہ قدرتی راستے بن گئے تاکہ لوگ آسانی سے ایک ملک سے دوسرے ملک آ جا سکیں۔

ف۱۶ ندیوں، پہاڑوں، دروں، اور سمندروں سے علاقوں کی سرحدیں بن جاتی ہیں، اندھیاری راتوں میں دریائی اور جنگلوں کے سفر میں ستاروں سے مدد ملتی ہے، آج کے سمندری سفر میں مشینی آلات SEXTANT جو سمت بتلاتے ہیں وہ بھی ستاروں کی کشش کی بنا پر کام کرتے ہیں۔

ع ۲/۱۲/۸

ف۱۷ دنیا میں مشرک لوگ دوسروں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں جب کہ یہ دوسرے کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ پیدا کیے جاتے ہیں۔

ف۲۱ اس آیت کی مزید تشریح کے لئے سورہ ۲۵۔ الفرقان کی پہلی تین آیتیں دیکھ لی جاویں، جو لوگ وفات پائے ہوئے بزرگوں کی قبروں کو پوجتے ہیں وہ اس آیت پر غور کریں تو اپنی غلطی اور ضد کا انہیں صحیح علم ہو جائے گا۔

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ

ان کو شام کے وقت چرا کر واپس لاتے ہو اور صبح کے وقت چرانے کو لیجاتے ہو ﴿٦﴾ اور یہ جانور تمہارے بوجھل سامان اٹھا کر چلتے ہیں ان شہروں کی طرف

تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾

جہاں تم محنت اور تکلیف کے بغیر نہ پہنچ سکتے تھے بے شک تمہارا پروردگار تمہارے حال کا بڑا دھیان رکھنے والا مہربان ہے ﴿٧﴾

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا

اور گھوڑے خچر اور گدھے بھی تمہارے کام میں لگا دیئے کہ ان پر جب سواری کرتے ہو تو زینت اور بناؤ میں تمہاری شان جھلکتی ہے اور آگے وہ کچھ اور سواریاں بھی تمہارے لئے پیدا کرے گا جسے

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ

تم ابھی نہیں جانتے ف۸ ﴿٨﴾ اور جان لو کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ پکا اور طے شدہ ہے اور دوسرے راستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر اللہ چاہتا

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ

تو تم سب کو اکٹھے ایک ہی راستہ پر چلا دیتا ﴿٩﴾ وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی نازل کیا جس کو تم پیتے ہو اور اسی پانی سے وہ

شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ

درخت بھی اگتے ہیں جن میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو ف۱۰ ﴿١٠﴾ اسی پانی کے ذریعہ سے تمہارے لئے کھیتیاں اگا دیتا ہے

وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي

اور زیتون کھجور اور انگور کے علاوہ ہر طرح کے پھل بھی وہی اگاتا ہے یقیناً ان تمام باتوں میں ایک ایک نشان موجود ہے ان لوگوں

ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

کے لئے جو سوچنے اور غور و فکر کرنے والے ہیں۔ ﴿١١﴾ اور اسی نے اپنے حکم سے رات اور دن اور سورج اور چاند کو

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

تمہارے لئے کام میں لگا دیئے اور سارے سیارے سب کے سب اسی اللہ نے اپنے قابو میں رکھ کر تمہارے کام میں لگا دیئے بیشک اس میں بھی عقل مند

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا

لوگوں کے لئے دلیل موجود ہے۔ ﴿١٢﴾ اور زمین میں اگنے والی پیداوار میں تمام رنگ برنگی چیزیں تمہارے لئے اسی نے پیدا

أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِي

کر دیں دھیان کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں بھی دلیل موجود ہے۔ ﴿١٣﴾ اور وہی ہے جس نے سمندر کو

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

تمہارے کام میں لگا دیا اس میں سے تازہ گوشت یعنی مچھلیاں نکال نکال کر کھاتے ہو اور دریا میں سے زیورات بھی نکال کر پہنتے ہو اور غور سے دیکھو کہ

منزل ۳

ف۸ اس آیت میں آنے والے زمانے کی خبر دی گئی ہے کہ آج گھوڑے خچر اور گدھے کی سواری کرتے ہو اور آگے سواریوں کی زیادہ ضرورت پڑنے پر اور بھی سامانِ سفر کا انتظام ہم کر دیں گے اسی لئے فرمایا وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور بھی پیدا کرے گا جو تم ابھی نہیں جانتے جیسے آج کے زمانہ کی ریل گاڑی موٹر، سمندری مشینی جہاز، ہوائی جہاز وغیرہ نزول قرآن کے وقت آدمی کو میسر نہیں تھے اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قرآن کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی اور آئندہ انسان کو ضرورت پڑنے پر اور بھی اس سے زیادہ تیز اور زیادہ سہولت والی سواریاں ملنے کے امکانات ہیں،

ع ۹ / ۱ / ۷

ف۱۰ جانوروں کی چارہ گھاس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آدمی خود کاشت نہیں کرتا بلکہ اللہ نے جنگل میں اس کا ایسا انتظام کیا کہ بارش کے پانی سے چوپایوں کی غذا بڑی مقدار میں تیار ہو جاتی ہے ورنہ آدمی اپنے حصہ کی روزی میں سے جانوروں کو کیسے کھلاتا، قدرت کا ایک کھلا نشان اور بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ پھلوں میں جو غلاف اور چھلکا چڑھا ہوتا ہے وہ پھل کے اصل کار آمد حصہ کو محفوظ کرتا ہے اور اسی چھلکے کو آدمی پھل کھانے کے بعد پھینک دیتا ہے، اور اناج وغیرہ میں بھی جو چیز آدمی کے کام کی نہیں دوسرے جانور بہت شوق سے اسے کھا لیتے ہیں یہ قدرت کا وہ نشان ہے کہ اندھا بھی اس سے ہدایت پا جاوے اور اپنے مالک کے حضور سر جھکا دیوے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنٰكَ

آپ کو جو کچھ حکم دیا گیا ہے اُسے آپ صاف صاف کھول کر سنا دیجئے اور شرک کرنے والوں کی پروا نہ کریں ﴿٩٤﴾ جو لوگ آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں

الْمُسْتَهْزِءِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ

ان کے مقابلے میں ہم آپ کو کافی ہیں۔ ﴿٩٥﴾ یہ لوگ دوسروں کو بھی اللہ کے ساتھ ملا کر معبود مانتے ہیں ان کا انجام ان کو بہت جلد معلوم

يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾

ہو جائے گا۔ ﴿٩٦﴾ ہم کو معلوم ہے کہ جو کچھ یہ لوگ بکواس کرتے ہیں اس سے آپ کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ ﴿٩٧﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

تو آپ ایسے موقع پر اللہ کی تسبیح اور خوبیاں بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہیئے ﴿٩٨﴾ اور اس آخری وقت تک اپنے رب کی

حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

عبادت میں لگے رہو جس کا آنا یقینی ہے ﴿٩٩﴾

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ النحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھائیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١﴾

آ گیا اللہ کا حکم اب تم جلدی نہ کرو اللہ ہر طرح کے نقص سے بری ہے اور یہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اللہ اس عیب سے پاک ہے اور بہت ہی اعلیٰ ہے ﴿١﴾

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہا اسی نے فرشتوں کو اپنے حکم سے روح کے ساتھ بھیجا ہے یہ پیغام دے کر کہ لوگوں کو صاف صاف سنا دو کہ میرے سوا کوئی عبادت

أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کے لائق نہیں اور میرا لحاظ رکھو اور مجھ سے ہی ڈرو۔ ﴿٢﴾ آسمانوں اور زمین کو حق اور سچائی کی بنیاد پر اسی نے

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

پیدا کیا ہے یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ اس سے بہت ہی بلند اور برتر ہے ﴿٣﴾ اللہ نے انسان کو پانی کی ٹپکی بوند سے پیدا

نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤﴾ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ

کیا اور انسان کا یہ حال ہے کہ کھل کر بحث و تکرار میں سامنے آ گیا۔ ف ﴿٤﴾ اور چارپائے جانور بھی تمہارے لئے اسی نے پیدا فرمائے کہ ان کی

فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ

کھال اور بالوں میں تمہارے لئے جاڑے کی ٹھنڈی سے بچنے کا سامان ہے اور بہت سے اور بھی فائدے ہیں اور ان میں کچھ جانوروں کو کھاتے بھی ہو ﴿٥﴾ اور تمہارے لئے ان پالتو جانوروں سے بڑی رونق اور خوبصورتی ہوتی ہے جب تم

منزل ٣

ہر جگہ اس کا وظیفہ رات دن جاری ہے اس کی سات آیتیں ہیں، زمین پر یہ ساتوں آیات کثرت سے پڑھی جاتی ہیں۔

ف ٨٨ مالک نے یہاں اس دنیا میں جس کو جو کچھ بھی دیا ہے صرف تھوڑے دن کام چلانے کے لئے دیا ہے۔

ف ٩٠ جو لوگ زندگی کی تقسیم کرتے ہیں بندگی کو تقسیم کرتے ہیں بلکہ انسانیت کو بھی تقسیم کر کے تفریق پیدا کرتے ہیں انہیں مقتسمین کہا گیا ہے، جنہیں صرف اپنی پسند ناپسند کا ہی خیال رہا اور خدا کی بات پر دھیان نہیں دیا ان پر عذاب آ پڑا۔

ع ٦ ٢٠ ٦

ف ٩١ ہم آج کے مسلمان اس آیت میں اپنی تصویر دیکھ لیں کہ ہم نے بھی قرآن سے اپنے اپنے پسندیدہ حصوں کو الگ الگ کر کے بانٹ لیا ہے۔

ف ٤ انسان کی پیدائش منی کی حقیر بوند پر رکھ دی تاکہ انسان اپنی اصل کو جان کر اپنے مالک کے سامنے سر جھکا دیوے لیکن بہت سے لوگ اس حقیقت کو جان کر بھی اپنے رب کے متعلق حجت کرتے ہیں۔

ف ٦ بھیڑ بکری گائے بھینس کو گاؤں سے باہر میدانوں میں چرنے لے جاتے ہیں تو آتے جاتے صبح شام دل لبھانے والا عجیب منظر ہوتا ہے انسان کے لئے اس میں ایک طرح کی ترنگ لطف اور خوشی ہوتی ہے۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ
اور بن باسی لوگ بھی بڑے ظالم ثابت ہوئے۔ ﴿٧٨﴾ سو ہم نے ان دونوں آبادیوں سے انتقام لیا اور ان بستیوں کے اجڑنے
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾
کے بھیانک آثار آج بھی کھلی ہوئی سڑک سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ﴿٧٩﴾ حجر کے علاقہ میں رہنے والے لوگوں نے بھی رسولوں کو جھوٹا بتایا۔ ﴿٨٠﴾
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھاتے رہے مگر انہوں نے کچھ بھی دھیان نہیں دیا۔ ﴿٨١﴾ اور یہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾
گھر بناتے اور اپنے آپ کو بہت ہی محفوظ سمجھتے تھے۔ ﴿٨٢﴾ بس ایک صبح کو سخت دھماکے والی ہولناک آواز نے انہیں آپکڑا ﴿٨٣﴾
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
عذاب آنے پر ان کی ہنرمندی اور کاریگری ان کے کچھ بھی کام نہ آسکی ﴿٨٤﴾ آسمان اور زمین کی پیدائش کی بنیاد ہم نے حق پر
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
رکھی ہے اور قیامت آکر رہے گی تو آپ اپنی دعوت پیش کرنے کے بعد بڑی خوبی کے ساتھ ان سے کنارہ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ
کش ہو جایئے۔ ﴿٨٥﴾ بے شک آپ کا رب خالق اعظم اور بڑا ہی علم والا ہے ﴿٨٦﴾ اور ہم نے آپ کو
اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
سات آیتیں عطا فرمادیں جو بار بار دہرائی جائیں گی اور بڑی عظمت والا قرآن بھی عطا کیا۔ ﴿٨٧﴾ آپ آنکھ اٹھا کر بھی
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
نہ دیکھیں اُن مختلف چیزوں کی طرف جو ہم نے ان کو کچھ دنوں کے لیے برتنے کو دی ہیں اور ان کے حال پر کڑھنا اور غم کرنا
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ
بھی چھوڑ دو اور ایمان والوں کے لیے اپنے بازو بچھا دو ﴿٨٨﴾ اور آپ فرمادیں میں تم کو صاف صاف ڈر سنانے
الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
آیا ہوں۔ ﴿٨٩﴾ ایسا عذاب ہم نے ان لوگوں پر بھی بھیجا ہے جو توڑنے بانٹنے میں لگے رہتے ہیں ﴿٩٠﴾ جنھوں نے اپنے قرآن کے حصے بنا کر
عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع
بانٹ لیے ﴿٩١﴾ بس آپ کے رب کی قسم ان سب کو جمع کر کے ہم اکٹھا پوچھنے والے ہیں کہ وہ کیا کر کے آئے ہیں ﴿٩٢﴾ اور ان کے اعمال کی بھی اچھی طرح جانچ پڑتال کریں گے ﴿٩٣﴾

منزل ٣

وقف لازم

ع ٥ ١٩ ٥

ف ۷۸ ایکہ بہت گھنے جنگل کو کہا جاتا ہے یہاں اصحاب الایکہ ایک بن باسی قوم کو کہا گیا ہے ان کے علاقہ میں جنگل بہت تھے، دور دور تک طویل جنگل میں ان کی چھوٹی چھوٹی بستیاں تھیں ان کی ہدایت کے لئے اللہ نے حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا تھا۔

ف ۸۲ پہاڑوں کو کھود کر اس میں یہ لوگ عمارتیں بناتے اپنی چھینی ہتھوڑی سے بوجھل چٹانوں کو کاٹ کر مکان بنا لینے کے اپنے ہنر اور کاریگری پر انہیں بڑا ناز تھا اسی گھمنڈ میں انہوں نے کسی نبی کی دعوت پر دھیان ہی نہیں دیا آخر برباد ہوئے۔

ف ۸۴ پہاڑیوں میں تراش کر گھر بنا کر ان میں بے فکری اور اطمینان سے رہ رہے تھے ان پہاڑی مکانوں کو وہ اپنے لئے محفوظ قلعے سمجھتے تھے لیکن ان کے وہ سنگین مکانات ایک ہولناک دھماکے کے ساتھ مٹی کے گھروندے کی طرح تہس نہس ہو گئے، دیکھتے دیکھتے تمام مکان و مکین بے نام و نشان ہو گئے۔

ف ۸۵ کائنات کے حیرت انگیز نظام کی بنیاد حق پر قائم ہے اس لئے قیامت آنا نہایت ضروری ہے اور وہ اپنے وقت پر آ کر رہے گی داعی کو چاہیے کہ اپنی بات خوبی کے ساتھ پیش کرنے کے بعد مخالفین سے حجت اور تکرار نہ کرے بلکہ خوب صورتی کے ساتھ اپنا دامن بچا کر الگ ہو رہے،

ف ۸۷ سورۂ فاتحہ الحمد ہر نماز میں مسلسل پڑھی جاتی ہے

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ

ہے کہ وہ عذاب میں گرفتار لوگوں کے ساتھ ہو گی ﴿٦٠﴾ اور جب لوطؑ کے علاقہ میں یہ فرشتے آ پہنچے۔ ﴿٦١﴾ تو لوطؑ نے

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾

کہا کہ تم لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہو ﴿٦٢﴾ جواب میں یہ فرشتے بولے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ اس کا جھگڑا ہی ختم کر دیں گے ﴿٦٣﴾

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

اور ہم آپ کے پاس سچی بات لائے ہیں اور ہم بے شک سچ کہتے ہیں ﴿٦٤﴾ بس اب آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے پچھلے حصہ میں نکل

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ

جاتا ہے اور آپ ان سب کے پیچھے چلتے رہنا اور تم میں سے کوئی بھی پلٹ کر نہ دیکھے اور جیسا تم کو حکم دیا جا رہا ہے اسی کے مطابق تم کو یہاں

تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

سے چلے جانا ہے ﴿٦٥﴾ اور ہم نے لوطؑ کو اپنے اس فیصلے سے واقف کر دیا تھا کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑ کٹ چکی

مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ

ہو گی ﴿٦٦﴾ اور شہر کے لوگوں نے خوشیاں مناتے ہوئے لوطؑ کے گھر پر دھاوا بول دیا ﴿٦٧﴾ لوطؑ بولے کہ یہ

هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾

تو میرے مہمان ہیں تم مجھے رسوا نہ کرو ﴿٦٨﴾ اللہ سے کچھ تو ڈرو لحاظ کرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو ﴿٦٩﴾

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ

قوم کے لوگ بولے کہ ہم تم کو کئی بار بتا چکے ہیں کہ دنیا بھر کے ٹھیکیدار مت بنو ﴿٧٠﴾ لوطؑ نے کہا کہ تم کو یہ کام کرنا ہی تھا تو کیا میری بہو بیٹیاں

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

تمہارے گھر میں موجود نہ تھیں ﴿٧١﴾ آپ کی جان کی قسم کہ وہ لوگ اپنی بدمستی میں آپے سے باہر ہو کر اندھے بن گئے تھے ﴿٧٢﴾ بس پھر دن نکلنے کے ساتھ

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

ہی سخت دھماکے کی چنگھاڑ نے انکو دھر لیا۔ ﴿٧٣﴾ ان پر کنکر پتھر کی لگاتار بارش برسا کر بستی کے اوپر کے حصہ کو

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾

ہم نے نیچے کر دیا۔ ﴿٧٤﴾ بے شک سمجھداروں کے لیے ان واقعات میں نشانیاں موجود ہیں ﴿٧٥﴾

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

اور وہ بستی اس علاقہ میں تھی جہاں اب عام کھلی ہوئی سڑک پر لوگ آتے جاتے ہیں ﴿٧٦﴾ ایمان والوں کے لئے یہ بڑا ہی نشانِ عبرت ہے ﴿٧٧﴾

ع ١٦ ٤ ٤

ف ٦٦ اجنبی نوجوان جب حضرت لوطؑ کے یہاں پہنچے تو حضرت لوطؑ نے ان کو پہچانا نہیں اور فرمایا تم لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہو، لیکن وہ فرشتے جو قوم لوطؑ پر عذاب لے کر آئے تھے اب اصلی روپ میں ظاہر ہو کر بولے ہم آپ کی قوم کا قضیہ ختم کرنے آئے ہیں۔

ف ٦٧ شہر میں جب یہ بات چل پڑی کہ حضرت لوطؑ کے گھر کوئی نوجوان مہمانوں کا ایک پورا قافلہ آیا ہے تو لفنگے بدمعاش بہت خوش ہوئے اور ہنسی اڑانے کی غرض سے ناچتے کودتے خوشیاں مناتے جلوس کی شکل میں لوٹ پڑے نادانوں کو نہیں معلوم تھا کہ اب عذاب میں بہت جلد پکڑے جانے والے ہیں

ف ٦٩ یعنی مجھے تم لوگوں نے اتنا بے بس کر دیا کہ اپنے مہمانوں کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا، خدا کے لئے شرم کرو، ایسی بے حیائی بدسلوکی سے باز رہو میری آبرو کو اپنی آبرو سمجھو کہ پوری قوم کی یہ بڑی بدنامی ہو گی۔ اس سے ہر ایک پر یہ بات کھل جائے گی کہ جب حضرت لوطؑ جیسے اعلیٰ مقام کے گھر پر اس طرح لوٹ پڑے تو عام آدمیوں کا یہ لوگ کیا حال کرتے ہوں گے۔

ف ٧١ بڑی مجبوری، بے بسی اور پوری قوم کے گھیرے میں حضرت لوطؑ ہیں دوسری طرف بدمعاشوں کا ریلا ہے انہیں سمجھانے کے لئے بڑی ہی پُرحکمت بات حضرت لوطؑ نے فرمائی، دلوں میں تھوڑی سی بھی ملائمت اور نرمی ہوتی تو دل پگھل جاتے کہ حملہ آوروں اور دشمنوں کی بیویوں کو اپنی بہو بیٹیاں بتا کر انہیں شرمندہ کرنے کی آخری

... سے بدکاری کے جرم سے اپنا منہ کالا کیوں کرتے ہو۔

أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

ہوں گے اور ان کیلئے ہر ٹولی کے جرم کے لحاظ سے داخلہ کی جگہ ہر دروازے میں الگ الگ تقسیم کردی جائے گی۔ (۴۴) بیشک پرہیزگار لوگ جنت کے ایسے باغوں میں ہوں گے

جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

جہاں پانی کے بھرپور جھرنے ہوں گے۔ (۴۵) ان سے کہا جائے گا کہ سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (۴۶) اور ان کے سینوں میں جو کچھ رنجش ہوگی وہ

صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

بھی ہم دور کردیں گے بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے والے ہوں گے (۴۷) اہل جنت کو کبھی تھکان

فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ

یا دقت پیش نہیں آئے گی اور وہاں سے کبھی نکالے نہ جائیں گے (۴۸) اے نبی میرے بندوں کو خبر کردو کہ بیشک میں اور

اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيمُ ﴿٥٠﴾

صرف میں ہی گنہگاروں کی بخشش کرنیوالا مہربان ہوں (۴۹) اور ان کو یہ بھی بتادو کہ میرا عذاب بہت دردناک عذاب ہے (۵۰)

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا ۖ

اور ان کو ابراہیمؑ سے مہمانوں کا حال سنادو (۵۱) جب یہ مہمان ابراہیمؑ کے علاقہ میں داخل ہوئے تو سلام

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ

کیا تب ابراہیمؑ بولے کہ ہمیں تم سے کچھ ڈر معلوم ہوتا ہے (۵۲) وہ بولے ڈرو مت ہم آپ کو ایک بڑے ہوشیار عالم لڑکے کی بشارت دینے

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُونِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

آئے ہیں۔ (۵۳) ابراہیمؑ بولے کیا تم مجھ کو اس بڑھاپے میں خوشخبری سناتے ہو تو اس بشارت کی بنیاد کیا

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِينَ ﴿٥٥﴾

ہو سکتی ہے (۵۴) فرشتے بولے ہم نے ایک سچی بشارت سنائی ہے آپ ناامید نہ ہوں۔ (۵۵)

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

ابراہیمؑ جواب میں بولے کہ اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہوا کرتے ہیں (۵۶) پھر ابراہیمؑ نے کہا کہ اے

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾

فرشتو اس بشارت کے علاوہ تمہارا اس زمین پر آنے کا اور کیا مقصد ہے (۵۷) تب فرشتے جواب میں بولے کہ ہم کو ایک مجرم قوم کو برباد کرنے کیلئے بھی بھیجا گیا ہے (۵۸)

اِلَّآ اٰلَ لُوطٍ ۖ اِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ اَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

مگر اس مجرم قوم میں سے ہم ان سب لوگوں کو بچالیں گے جو لوطؑ کے فرمان پر عمل کرنے والے ہوں گے (۵۹) مگر لوطؑ کی بیوی کی تقدیر میں ہم نے لکھا پایا

---

۳ ع ۱۹ ۳

ف ۴۷ دو ایمان والوں میں دنیا کی زندگی میں اگر آپس میں کچھ ان بن یا رنجش ہوگی تو جنت میں جا کر وہ بھی دور ہو جائے گی سب کے سینے اور دل صاف ہوں گے کوئی جنتی دوسرے جنتی کا مخالف نہ ہوگا بلکہ سب بھائی بھائی بنے رہیں گے۔

ف ۴۸ دنیا کی زندگی میں چاہے کوئی مالدار وزیر یا بادشاہ یا حاکم ہو کر اسے ہزار دقتیں پریشانیاں پیش آتی رہتی ہیں اور یہاں سے اسے نکال باہر کر کے بے دخل کیا جاتا ہے یا پھر مرنے کے بعد قبر میں ڈال دیا جاتا ہے آخرت میں جنت والے جنت سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے۔

ف ۵۲ یہ مہمان جوان لڑکوں کی شکل میں فرشتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ سے لئے اجنبی تھے اچانک خاصی تعداد میں کسی گاؤں میں اونچے پورے جوان آ پڑیں تو یوں بھی ڈر اور حیرت کی بات ہے حضرت ابراہیمؑ کو معلوم نہ تھا کہ آنے والے یہ مہمان انسان کی شکل میں فرشتے ہیں جب انھوں نے لڑکے کی بشارت دی تب معلوم ہوا کہ یہ تو فرشتے ہیں

ف ۵۶ یعنی میں اس بشارت اور رحمت سے ناامید نہیں ہوں اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا گمراہ لوگوں کا کام ہے مجھے تو صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا صورت پیش آئے گی اور اس بڑی عمر میں مجھے لڑکا کس طرح ہوگا

ف ۵۷ حضرت ابراہیمؑ نے سوچا بشارت کے لئے صرف ایک فرشتے کا آنا ہی کافی تھا یہاں دیکھا کہ نوجوانوں کا ایک پورا جتھے کا جتھا آیا ہے اس لئے فرشتوں سے دریافت کیا کہ اس کے علاوہ دوسری اور کونسی مہم درپیش ہے۔

ف ۵۸ فرشتے خدائی فوج کے ارکان ہیں اللہ کے حکم پر عمل کرنا ان کا مقصود ہے ایک تو بشارت دی دوسرے علاوہ میں ایک قوم کو جو حضرت لوطؑ کی قوم تھی اسے اس کے بد اعمال کے بدلہ میں تباہ کرنے بھی جانا تھا حضرت ابراہیمؑ کو خیال ہوا کہ [illegible]

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
والی مٹی سے جو بنی ہوگی سڑے ہوئے کیچڑ سے ﴿٢٨﴾ پھر جب اس کا ناک نقشہ بنا کر ٹھیک ٹھاک بنا دوں
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾
اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تب تم اس کے آگے سجدے میں گر جانا ف ﴿٢٩﴾ حکم ملتے ہی تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ ﴿٣٠﴾
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ
مگر اس حکم کی تعمیل ابلیس نے نہیں کی اور فرشتوں کے ساتھ سجدہ میں وہ شامل نہ ہوا ف ﴿٣١﴾ اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھے کیا
مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہ ہوا۔ ﴿٣٢﴾ اس نے عرض کیا کہ میں ایسا گیا گزرا نہیں ہو سکتا کہ ایک بشر
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
کو سجدہ سلامی کروں جس کو آپ نے کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے بنایا ہے ﴿٣٣﴾ اللہ نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ
جا اب تو مردود ہو گیا ف ﴿٣٤﴾ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انصاف کے دن تک تجھ پر برابر لعنت کی پھٹکار برستی رہے گی ﴿٣٥﴾ ابلیس نے عرض
رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾
کیا کہ اے میرے رب مجھے اس دن تک ڈھیل دے جب آدم کی اولاد کے مردے زندہ کئے جائیں گے ﴿٣٦﴾ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جا۔ تجھے اس کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ ﴿٣٧﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ
اس دن تک جس کا وقت ہم کو معلوم ہے ﴿٣٨﴾ ابلیس بولا کہ اے رب تو نے مجھے آدم کے معاملہ میں آزمائش میں ڈال کر ڈگمگا دیا کہ میرا
لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
قدم پھسل گیا اب میں بھی زمین کی چیزوں کے بناؤ سنگھار سے آدم کی اولاد کو بھلاوے میں ڈال کر بہت ساروں کو بہکا دوں گا۔ ﴿٣٩﴾ مگر آپ کے خالص بندے ہی میرے داؤ گھات
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ اِنَّ
سے بچ جائیں گے ﴿٤٠﴾ رب نے فرمایا کہ ہاں میرا خالص بندہ بن کر میری سیدھی راہ پر چلے وہی مجھ تک پہنچ سکتا ہے ﴿٤١﴾ میرے ایسے خالص
عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
بندوں پر تیرا کوئی وار نہیں چل سکے گا مگر جو تیری تابعداری کرے گا وہی گمراہوں میں شامل
الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ
ہوگا۔ ﴿٤٢﴾ اور ایسے تمام بہکے ہوئے لوگوں سے جہنم کو بھر دینے کا ہمارا وعدہ ہے ﴿٤٣﴾ جس کے سات دروازے

ف ٢٩ روح بدن میں پڑی سوچنے سمجھنے کی اہلیت پیدا ہوئی اور مٹی کے اس پتلے میں چلت پھرت شروع ہوئی، انسان کے پہلے کی مخلوق فرشتوں کی تھی جن کا بدن نوری ہونے کی وجہ سے انہیں نہ دیکھ سکیں نہ چھو سکیں جنات جو آگ کی لپٹ سے بنائے گئے ہیں ان کا جسم بھی چھو کر دیکھا نہیں جا سکتا مگر آدمی کو اللہ نے ایسا بنایا کہ دونوں کے مقابل خوب سے خوب تر کہ بدن بھی ظاہر اور ایسا کہ حاجتیں اور آرزوئیں بے شمار پھر کھانا، پینا، سونا، کمانا، مکان، شادی بیاہ، بیوی، اولاد مختلف رشتے ناطے پھر عقل ہوش ایمان عقیدہ اللہ کے ساتھ لگاؤ ذکر فکر بھی ساتھ، ارادہ قوت اختیار اور رنگا رنگ صفات کا مجموعہ انسان میں ایسا کچھ جمع ہوا کہ تمام مخلوقات میں افضل ہو گیا۔

ف ۳۱ تا ۳۴ ابلیس شیطان کا نام ہے نسل کے لحاظ سے یہ جن تھا عبادت ریاضت میں کامل ہو کر فرشتوں کے ساتھ رہنے میں کامیاب ہوا آدم کا پتلا تیار ہوا تب اللہ نے تمام مخلوقات کا اجتماع طلب فرمایا اور فرشتوں اور جنات سمیت ہر نوری اور ناری مخلوق کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرے یعنی سلامی دے اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ اب زمین میں قیامت تک آدم خدا کا نائب اور خلیفہ ہوگا، یہ بات ابلیس کو بری لگی کہ مٹی سے بنے انسان کو یہ فضیلت کیوں ملی میں آگ سے بنایا گیا ہوں، یہ فضیلت تو مجھے ملنی چاہیے، اسی حسد، غرور، تکبر اور گھمنڈ کا شکار ہو کر ابلیس مردود ہوا۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا
اور ہم نے آسمان میں تاروں کی مقرر منزلیں بنادیں اور دیکھنے والوں کے لئے آسمان کو زینت اور آرائش عطا کی ﴿۱۶﴾ اور آسمان کی حفاظت کے
مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهٗ
لئے ہم نے ہر شیطان پر انگاروں کا بھراؤ جاری کر دیا۔ ﴿۱۷﴾ اگر کوئی شیطان چوری چھپے کچھ سن کر بھاگنے لگے تو بھڑکتی ہوئی آگ
شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
کا تیز بھراؤ اس کا پیچھا کرتا ہے ﴿۱۸﴾ اور زمین کو ہم نے کھینچ کر بچھا دیا اور اس میں وزنی پہاڑ ڈال دیئے اور زمین
وَأَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا
میں ہر طرح کی بارونق چیز کو ایک خاص اندازہ پر وزن دے کر اُگا دیا۔ ﴿۱۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے زمین سے روزی
مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا
کا سامان نکال دیا، اور ان کے لئے بھی جن کو تم کھانا نہیں دیا کرتے ﴿۲۰﴾ اور ہر ایک چیز کے خزانوں کے بھنڈار
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
ہمارے پاس موجود ہوتے ہیں اور ہم ہر چیز کو اپنے علم سے ایک خاص مقدار میں نازل فرماتے ہیں ﴿۲۱﴾ بوجھل اور رس بھری ہوا کے جھونکے
لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَا أَنْتُمْ لَهٗ
بھیج کر ہم نے آسمان سے پانی برسادیا اور تم کو خوب سیراب کیا اور تمہاری پیاس بجھانے کا پورا انتظام کر دیا جب کہ تم اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا خزانہ جمع نہ
بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ
رکھ سکتے تھے۔ ﴿۲۲﴾ زندگی دینے والے ہم ہیں اور موت کا حکم بھی ہم جاری کرتے ہیں اور سب کے مرنے کے بعد صرف ہم ہی باقی رہیں گے ﴿۲۳﴾ جو لوگ تم میں
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ
سے مرکر ہمارے پاس آچکے ہیں وہ سب ہمارے علم میں ہیں اور بعد میں جن سب کو ابھی مرنا باقی ہے وہ بھی مرکر ہمارے پاس ہی آئیں گے ان کو بھی ہم جانتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور کوئی شک
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
کی بات نہیں کہ آپ کا رب ان سب کو اکٹھا جمع کرلے گا کہ بے شک وہ بڑا ہی دانشمند اور علم والا ہے ﴿۲۵﴾ یہ بہت سچی بات ہے کہ سوکھ کر کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جو
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
سڑے ہوئے گارے سے تیار ہوئی تھی ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ ﴿۲۶﴾ اور اس سے پہلے ہم جنات کو بغیر دھوئیں کی آگ
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا
سے پیدا کر چکے تھے ﴿۲۷﴾ اور جب فرمایا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بناؤں گا ایک بشر کو بجنے

ف ۲۰ انسان اپنی غذا کو زمین سے اپنی ضرورت بھر حاصل کرلیتا ہے اور اپنے پالتو جانوروں کو بھی کھلاتا ہے، لیکن بے شمار مخلوق ایسی ہے جنکے کھلانے کی ذمہ داری انسان پر نہیں ہوتی ان کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے جیسے جنگلی کے جانور، حشرات الارض اور پرندے وغیرہ۔

ف ۲۱ کوئی یہ نہ سمجھے کہ انسانوں اور دوسرے جانداروں کی ضروریات پر رزق کا اللہ نے جو انتظام فرمایا تو بس اس کے پاس اتنا ہی تھا بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک چیز کے بے انتہا خزانے اس کے پاس موجود ہیں اور کتنا ہی خرچ ہونے پر بھی اس کی ملکیت میں کسی چیز کی ذرہ برابر کمی نہیں ہوتی۔ "علم سے خاص مقدار" کا مطلب یہ ہے کہ ہر جاندار کو اس کا حصہ خود اس کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق ملتا ہے، رب کریم کی جانب سے ہر ایک کے ساتھ انصاف ہی کیا جاتا ہے۔

ف ۲۴، ۲۵ جو مر گئے وہ سب دربار خداوندی میں قیامت کے دن تک عالم برزخ میں ہیں نیک لوگ علیین میں اللہ کے مہمان ہیں اور بدکار لوگ سجین کے کارکنوں کے تحت حراست میں ہیں اور جو ابھی مرے نہیں یا آگے پیدا ہو کر مریں گے وہ سب اپنے اپنے وقت پر اس دنیا سے کوچ کر کے آخرت میں پہونچ جائیں گے یہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔

ف ۲۶ شاید مٹی پانی سے گوندھی گئی ہو اور خمیر اٹھ کر سڑ گئی ہو اور پھر سوکھ کر کھن کھن بجنے لگی ہو، اسی لئے آدمی کے بدن میں زمین کی خاصیت آگئی۔

ع ۲ / ۱۰ / ۲

ف ۲۷ جنات کی پیدائش بے دھوئیں کی آگ لو کی لپٹ کی مانند ہے ایسی لطیف شے سے بنا ہوا بدن پکڑ میں نہیں آتا، لیکن انسان کا بدن پکڑ میں آسکتا ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا
ایک وقت آئے گا تب کافر لوگ بہت بہت آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ۝٢ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو جتنا
وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَمَآ اَهْلَكْنَا
کھا سکیں کھا لیتے دو اور مزے اڑالیں آرزو اور تمنا کے چکر میں الجھے پڑے رہیں ابھی انہیں فوراً معلوم ہو جاتا ہے ۝٣ اور جب کبھی کسی آبادی کو ہم نے
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ
ہلاک کیا تو اس کی بربادی کی مدت ہم کو معلوم تھی جو ہم نے پہلے سے لکھ کر بھی رکھ دی تھی ۔ ۝٤ کوئی امت بھی اس مقرر وقت سے پہلے ہلاک نہیں کی گئی
اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ
اور تباہی کا وقت آنے پر کسی کو بھی ذرا ڈھیل نہیں دی گئی ۔ ۝٥ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر یہ نصیحت نامہ اتار اگیا ہے
الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
یقینی بات ہے کہ تو دیوانہ ہے ۝٦ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس آنے پر فرشتوں کو ساتھ کیوں
الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا
نہیں لایا ۔ ۝٧ ضرورت کے وقت ٹھیک موقعہ پر ہم فرشتوں کو اتارتے ہیں اور پھر اس کے بعد لوگوں کو
مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَ
ڈھیل نہیں دی جاتی ۝٨ بے شک اس نصیحت نامہ کو ہم نے نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کریں گے ۝٩ اور
لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ
اے نبی آپ سے پہلے گزری قوموں پر بھی ہم پیغمبروں کو برابر بھیجتے رہے ہیں ۝١٠ اور جب بھی کوئی رسول ان
مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ
کے پاس آیا بس انہوں نے رسول کی بات کو ہنسی میں اڑا دیا ۔ ۝١١ مجرم لوگوں کے دلوں میں ہم اپنی بات کو
قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣
برابر چلا دیتے ہیں ۔ ۝١٢ لیکن یہ لوگ ایمان کو قبول نہیں رکھتے اور یہی حالت پہلے گزرے ہوئے انکاری لوگوں کی بھی رہی ۝١٣
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٤
اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اس میں چڑھ بھی جائیں ۔ ۝١٤
لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٥ ع
تب بھی یہی کہیں گے کہ ہماری نظریں چکرا گئی ہیں بلکہ یہ تو ہم پر جادو کر دیا گیا ہے ۔ ۝١٥

ف ٢ آج اسلام اور مسلمانی سے کافروں کو بیر ہے مخالفت اور دشمنی ہے کل حشر کے دن بلکہ اس سے اول ہی موت کی پہلی ہچکی پر ہی منکر تمنا کرے گا کہ کاش وہ مسلم ہوتا آخرت میں پہلا قدم رکھتے ہی معلوم ہو جائیگا کہ یہاں اللہ کا دین اسلام ہی مقبول ہے اور کوئی دین اسلام کے سوا خدا نے بھیجا نہیں تھا

ف ٣ اللہ نے اپنے نبی کی تسلی کر دی کہ اگر اتنے خلاصہ والی محبت، دلسوزی اور پیار کی بات بھی یہ لوگ قبول نہ رکھیں تو پھر ان کو چھوڑ دو جتنا کچھ کرنا ہو کر لیں فوری اور وقتی چیزوں میں مشغول رہنے والی خدا کو بھولنے والی قومیں وقت آنے پر فوراً دھر لی گئی ہیں ۔

ف ٥ کوئی ایک فرد ہو یا کوئی امت ہر ایک کی فنا کا وقت اللہ نے طے کر دیا ہے یہ وقت اس کے علم میں ہے فرشتے جو قضا اور تقدیر کے کارکن ہیں انہیں یہ سب کچھ لکھوا دیا جاتا ہے تاکہ تمام کام انتظام اور ضابطہ سے اپنے اپنے لگے بندھے وقت پر برابر انجام پائیں

ف ٦ مشرکوں کو کسی ایک اعتراض پر قرار اور ٹھہراؤ نہیں کبھی کہتے دیوانہ ہے کبھی کہتے ساتھ میں فرشتے لاتا تب مانتے کبھی کچھ کبھی کچھ جو منہ میں آیا بکتے چلے گئے ۔

ف ٨ مشرک لوگ مطالبہ کرتے تھے کہ فرشتوں کو ساتھ لاؤ تو ایمان لائیں گے رب نے فرمایا کسی کے مطالبہ پر فرشتے اتارنے کے ہم پابند نہیں جب موقعہ ہوگا فرشتے برابر آئیں گے یا پھر موت کے وقت تو ہر ایک کی فرشتوں سے ملاقات ہوتی ہے لیکن یہ بات سب سمجھ لیں کہ فرشتوں کے دکھائی دینے کے بعد دنیا کی زندگی کی تمام مہلت ختم ہو جاتی ہے اور پھر کسی کو ڈھیل نہیں دی جا سکتی ۔

ف ١٢ معلوم ہو کہ حق بات سب کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے مگر جو قبول نہیں کرتے ان کے دل سے بات نکل جاتی ہے اسی لئے فرمایا کہ مجرم لوگوں کے دلوں میں بھی ہم حق بات کو چلا دیتے ہیں تاکہ حشر و حساب کے دن یہ کہہ نہ سکیں کہ حق بات جی میں کبھی آئی نہ تھی ۔

ع ١٥ ١

أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَٰكِنِ

دعویٰ نہیں کرتے تھے کہ تم کو کہیں اور جانا ہی نہیں ہے ﴿۴۴﴾ جبکہ تم سے پہلے زمین میں ظلم ڈھاکر خود اپنا ہی نقصان

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

کرکے جو لوگ مرگئے تھے اور انہیں کے مکانوں میں تم کو رہنے بسنے کا موقعہ ملا، اور تم پر بھی کھل چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ معاملہ کیا اور ہم نے ایسے لوگوں کی مثالیں

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن

بیان کرکے تم کو آگاہ بھی کر دیا تھا۔ ﴿۴۵﴾ اور یہ لوگ داؤگھات میں اپنے کرتب تبا چکے تھے اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ کے مقابلہ میں کیا تھا جبکہ ان کی

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ

تدبیر اور چال ایسی تھی کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دیتے ف ﴿۴۶﴾ اللہ نے اپنے رسولوں سے جو وعدے کئے تھے اس کے خلاف ہوگا ایسا کبھی خیال بھی

رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

مت کرنا بیشک رسولوں کے مخالف لوگوں سے اللہ تعالیٰ انتقام لیکر رہیگا، کہ وہ ہر طرح کا غلبہ رکھتا ہے ﴿۴۷﴾ جس دن اس زمین کا تمام ڈھانچہ دوسری زمین کی طرح بدل دیا جائے گا اور

وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

آسمان بھی اپنی جگہ چھوڑ چکے ہوں گے اور یہ تمام لوگ اللہ واحد قہار کے حضور کھڑے ہو جائیں گے۔ ﴿۴۸﴾ اور اس دن تم مجرم لوگوں کو دیکھو گے کہ

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ

زنجیروں میں ایک ساتھ کئی کئی جکڑے ہوئے بندھے ہوں گے ف ﴿۴۹﴾ ان کے کرتے کپڑے ڈامر کے ہوں گے اور چہروں پر انگارے

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

لپٹے ہوں گے۔ ف ﴿۵۰﴾ کافروں کو اتنی بھیانک سزا اس لئے ہوگی کہ ہر نفس کو اس کے کئے کی سزا ملتی رہے اور بہت جلد اللہ

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا

حساب لینے والا ہے ﴿۵۱﴾ یہ اطلاع اس قرآن کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا دو تاکہ وہ چوکس رہیں اور بے خبر نہ رہیں اور جان لیں کہ بندگی کے

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع

لائق صرف ایک واحد اللہ ہے، اور اس بات کو عقل مند اور سمجھدار لوگ خوب اچھی طرح دھیان میں رکھیں ﴿۵۲﴾

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ حجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۹۹ آیات ہیں اور چھ رکوع ہیں — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

الف-لام-را- یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور صاف صاف بیان کرنے والے قرآن کی۔ ﴿۱﴾

ف ۴۶ اللہ کی طرف بلانے والوں کو خوب ستانا انہیں قتل کرنا ذلیل کرنا گھر سے بے گھر کرنا گالی گلوچ جھوٹے الزام لگا کر عوام کو بھڑکا دینا اور لڑائی اور خانہ جنگی کی ایسی آگ سلگا دینا کہ اہل ایمان اللہ کی طرف دعوت دینا بھول جاویں یہ حرکتیں مشرک لوگ بڑی ہی چالاکی اور تدبیر سے کرتے رہے آدمی تو کیا پہاڑ کھسک جاوے ایسی ہولناک اور بھیانک سازش تھی مگر یہ سب کچھ اللہ کے مقابلہ میں تھا اسلئے اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور ہر زمانے میں حق کا بول بالا ہی رہا حضرت صاحب قرآن محمد ﷺ کے مقابل بھی ایسی ہی چال مشرکوں نے چلی مگر وہ خود نیست و نابود ہوئے اور اللہ کی بات برابر دنیا میں چل رہی ہے۔

ف ۴۹ ایک ایک بیڑی سنگل میں کئی مجرم اکٹھے باندھے جائیں گے۔ ایک جگہ فرمایا زنجیر کی لمبائی ستر گز کی ہوگی یعنی دو سو دس فٹ لمبی دیکھئے (۶۹) سورہ الحاقة آیت نمبر (۳۲-۳۱-۳۰) اور (۲۵) الفرقان آیت ۱۳ میں بھی زنجیر کا ذکر آیا ہے۔

ف ۵۰ قطران یعنی گندھک تارکول پگھلا ہوا تانبا زفت، اور قیر اور رال، ڈامر یا دوسرا کوئی ایسا آتش گیر مادہ جو بھڑک اٹھے آگ کو پکڑ لے اور پگھل کر ایسا گرم ہو کر لاوے کی طرح بہنے لگے کسی چیز پر لگے تو چپک جائے اور دیر تک تیز گرم بنا رہے، ایسی بھیانک چیز سے جہنم والوں کے کپڑے بنائے گئے ہیں ایک جگہ یہ بھی آیا ہے کہ ہر دوزخی کے ناپ سے کپڑے کاٹ کر تیار کر لئے گئے ہیں۔ دیکھو (۲۲) سورۂ الحج آیت ۱۹ اور پر سے آگ کی مار چہروں پر مسلسل اثر بجائے ہر مومن کو۔

ع ۱۱ / ۷ / ۱۹

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ

یں جہاں کھیتی باڑی نہیں فقط تیرے محترم گھر کے پاس اے ہمارے رب تاکہ یہ لوگ نماز کو

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ

قائم کریں اب تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے اور ان کو پھلوں کی روزی عطا فرما تاکہ

الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ

یہ شکر بجا لاویں ۔ ف ﴿٣٧﴾ اے ہمارے رب بلاشبہ تو جانتا ہے ان سب باتوں کو جو ہم

وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾

چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور زمین اور آسمان میں کوئی چیز بھی اللہ سے چھپ کر نہیں رہ سکتی۔ ﴿٣٨﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ

شکر اور تعریف ہے اللہ کے لئے جس نے اتنی بڑی عمر میں بھی مجھے اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ عطا فرمائے بے شک میرا

رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ

رب دعا کی پکار کا سننے والا ہے۔ ﴿٣٩﴾ اے میرے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم رکھنے والا بنا دے ، اے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ

میرے رب میری دعا قبول فرما ف ﴿٤٠﴾ اے ہمارے پالنہار جس دن حساب قائم ہو میری مغفرت فرما اور میرے ماں باپ کی اور ایمان والوں کی

الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا

مغفرت فرما۔ ﴿٤١﴾ اور ان ظالموں کے کرتوت سے اللہ کو بے خبر مت سمجھنا اس نے تو صرف ان کو ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے آنے تک

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي

جبکہ آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی اور نگاہیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی ۔ ف ﴿٤٢﴾ اس دن ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوں گے مارے

رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنذِرِ

ہیبت کے پلک جھپکے گی نہیں اور ان کے دل سینوں سے باہر اڑ کر ہوا میں ادھر کو لٹک رہے ہوں گے ﴿٤٣﴾ اور اے نبیؐ آپ

النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا

لوگوں کو خبردار کر دیجئے اس دن کے پہلے کہ ان پر عذاب ٹوٹ پڑیگا، اور ظالم چیخ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں قریب میں تھوڑی مدت

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا

کی مہلت دے تاکہ تیری دعوت کو قبول کر لیں اور رسولوں کی اتباع کر کے دکھا دیں اللہ کا جواب ہوگا کہ اس سے پہلے کیا تم زور دے کر قسم کھا کر یہ

کام کرایا کہ دنیا میں بت پرستی کی جڑیں ہل گئیں بدقسمتی سے مکہ والے بھی بتوں کی پرستش میں مبتلا ہو گئے تھے، اس سورت کے نزول پر انہیں شرم دلائی گئی کہ اس شہر کے بسانے والے اور کعبہ کی تعمیر کرنے والے ابراہیمؑ تھے ان کی مقدس جگہ پر تم نے بت پرستی کو کیسے پسند کیا؟

ف ٣٧ مکہ کی زمین کاشت کاری کے قابل نہیں تھی حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ مکرمہ کے پاس حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو آباد کیا اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تاکہ اہل حق توحید کے اس مرکز میں آکر سچے دین کی تعلیم تربیت اور لذت حاصل کریں، طواف، اعتکاف، رکوع، سجدہ صرف ایک اکیلے اللہ کے لئے کریں اور غیر کی بندگی سے چھوٹ جائیں، اول اول حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو لا بسایا بعد میں اللہ نے زم زم کا پانی جاری کر دیا جو آج بھی لاکھوں لاکھ انسان پیتے ہیں پھر بھی ختم نہیں ہوتا اور حج کے ایام میں سب لوگوں کے لئے میوہ اور پھل آس پاس سے اتنی برکت کے ساتھ آتا ہے کہ کوئی کمی نہیں پڑتی۔

ع ٦ / ٧ / ١٨

ف ٤٠ دعا سب کی سنتے ہیں قبول جس کی چاہیں کریں نہ کریں، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آیت نمبر ٣٩ میں یہ قول ہے کہ میرا رب دعا کا سننے والا ہے اس آیت میں عرض کرتے ہیں کہ اے میرے رب میری دعا قبول فرما۔

ف ٤٢ قیامت کے ہولناک دہشت کے دن انسانوں کی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی کہیں دیدے پتھرا جائیں گے کہیں آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔

سورۂ نور آیت ٣٧ اور (٢٠) سورۂ طٰہٰ آیت ١٠٢ میں بھی یہ مضمون آیا ہے۔

الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا

جگہ ہے ۔ ف۲۹ اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو برابر اور مدمقابل ٹھہرایا تاکہ اللہ کے راستہ میں الجھن اور گمراہی کو شامل کر دیں، آپ ایسے لوگوں سے

فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا

کہدو کہ تھوڑے دن مزہ کر لو تمہاری آخری جگہ آگ ہے ف۳۰ اے نبی میرے ایمان والے بندوں سے فرما دو کہ وہ نماز قائم رکھیں اور ہم نے جو

الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن

کچھ رزق ان کو عنایت فرمایا ہے اس میں سے چھپا کر اور علانیہ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس دن کے آنے سے پہلے یہ کام کر کے رکھیں جس دن اعمال

يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

کی سوداگری نہ ہوگی، اور دوستی بھی کچھ کام نہ دے گی ۔ ۳۱ اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ

پانی اتارا پھر تمہیں رزق دینے کے لئے اس سے پھل فروٹ نکالے اور سمندر میں کشتیاں تمہارے تابع کر دیں جو اس کے حکم سے چلتی

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَ

ہیں اور بہتی ہوئیں ندیوں اور نہروں کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا ۔ ۳۲ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾

سورج اور چاند کو تمہاری ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگا دیا جو ایک دستور پر مسلسل چلتے رہتے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام میں لگا دیا ۔ ۳۳

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ

اور تمہاری ضرورتوں کے ہر ہر سوال کو اس نے پورا کر دیا اور اللہ کی نعمتوں کو اگر گننا چاہو تو گنتی کا شمار پورا نہ کر سکو گے بیشک انسان کا حال بھی عجیب ہے

إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا

کہ پھر بھی بے انصافی اور ناشکری پر اتر جاتا ہے ۔ ف۳۴ اور جب ابراہیمؑ نے یہ دعا کی اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا

الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ

بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی بندگی سے بچا لے ۔ ۳۵ اے میرے رب ان بتوں

أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ

نے بہت سے انسانوں کو الجھن میں ڈال دیا اب جو میرا کہا مانے وہ تو میرا ہوا اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک

عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي

تو غفور اور مہربان ہے ۔ ف۳۶ اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو لا بسایا اس پتھریلی گھاٹی

منزل ۳

ف ۲۸، ۲۹، ۳۰ اللہ نے اپنی خالص توحید اور مغفرت کی طرف ان کو دعوت دی، قوم کے چودھریوں نے اسے رد کر دیا اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک بنانے میں اپنی قوم کو لگا دیا تاکہ اللہ کا راستہ بحث، تکرار، پھوٹ اور مارا ماری میں کسی کو سجھائی نہ دے ایک طرف اللہ کی بندگی کی دعوت چل رہی تھی اسے قبول کرنے کے بجائے اس کے مقابلے میں لگ گئے، پھر اپنی برتری اور چودھراہٹ کو قائم کرنے میں غیر اللہ کو اللہ کا شریک بنانے میں ان کو بہت اصرار تھا اس طرح اللہ کی نعمت کو ٹھکرا کر عذاب مول لیا خود بھی ڈوبے اور اپنی قوم کو بھی ڈبایا۔

ف ۳۴ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کی گنتی اور شمار انسان کے بس سے باہر کی چیز ہے یہ مضمون سورۃ النحل ۱۶ آیت نمبر ۱۸ میں بھی آگے آئیگا۔

ف ۳۶ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں آج سے ساڑھے چار ہزار سال پہلے بت پرستی ایسی بھیانک شکل میں پھیلی تھی کہ اچھے اچھے انسان الجھن میں پڑ جاتے کہ اب آدمیت کیسے سدھرے، بتوں کی بندگی میں ننگا پن، میلے ٹھیلے، کھیل تماشے، مسخرہ پن، ناچ گانے، زنا، جوا، شراب، بھنگ حتیٰ کہ جن خیالی معبودوں کے بت بنا کر پوجتے انہیں بھی سنگ تراشی میں ننگا بدمعاش اور زانی بتاتے، بزرگوں کے بتوں کو بغیر لباس کے بناتے پھر انہیں کو پوجتے بھی تھے، ڈھولک، منجیرا، باجے گاجے، سیٹی، تالی، بانسری، جل ترنگ سے مجمع کو سرور و مستی میں لاتے قوم کے چودھری، بادشاہ اور بڑے لوگ بھی اس میں آگے ہوتے اب ایسی قوم کی اصلاح ہو تو کیسے ہو، اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے اصلاح کا ایسا

ع ۵ / ۱۷

أَنفُسَكُمْ ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ

نہیں کر سکتا اور میری فریاد رس تم بھی میرے مددگار نہیں ہو، تو اب ہائے واویلا مچانے سے کیا فائدہ اس کے پہلے مجھے

بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

تم نے جو شریک بنا لیا تھا میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں اور ظالموں کے لئے بڑا دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي

ہے۔ (۲۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے تھے وہ ایسی سدا بہار جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

وہ ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے، یہ سب ان کے رب کے حکم سے ہوگا، اور آپس میں ملاقات کی دعا میں یہ لوگ سلام، سلام کہہ کر ایک دوسرے کا استقبال کرتے

سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

ہوں گے (۲۳) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کلمۂ طیبہ کی کیسی شاندار مثال بیان فرمائی، جیسے کوئی پاکیزہ درخت ہو

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ

جس کی جڑیں بہت مضبوط ہوں اور اس کی ڈالیاں آسمانوں تک پھیلی ہوں ف۲۴ (۲۴) کلمۂ طیبہ اپنے رب کے حکم سے

حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہر موسم میں پھل دیتا ہے لوگوں کے لئے اللہ یہ مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ

کریں۔ ف۲۵ (۲۵) اور ناپاک بات یعنی خبیث قول کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بدذات درخت جس کی

مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

جڑ زمین میں اکھڑی رہتی ہو اور اسے کہیں قرار نہ ہو۔ (۲۶) ایمان والوں کو اللہ ثابت رکھتا ہے پکے

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ

اور مضبوط قول پر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ظالموں کو وہ الجھن میں پڑے رہنے دیگا اور

الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ

اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (۲۷) کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کا حال جو اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے رہے اور کفر کیا

اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ

اور اپنی قوم کو لیکر ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں اتر گئے، خود بھی برباد ہوئے اور اپنی قوم کو بھی تباہ کرکے چھوڑا (۲۸) جہنم کے گڑھے میں جا گرے یہ بہت ہی بری

ف۲۴ پاکیزہ بات کلمہ طیبہ کو فرمایا بہت ثابت قدم رکھنے والا اعلانِ حق جس کی جڑیں زمین میں ہر جگہ گہری ہوں اور ڈالیاں شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہوں اگر اس درخت کو کوئی اکھاڑنا چاہے تو زمین آسمان کو توڑ پھوڑ کرنے کے برابر طاقت لگے اور یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔

ف۲۵ کلمۂ طیبہ کلمۂ حق ہر موسم میں فصل بہار ہے رضائے الٰہی کے لئے لگایا گیا یہ درخت پھلتے پھولتے رہتا ہے، کبھی اس کو پت جھڑ نہیں، موسم کا اثر نہیں ہر موسم میں فصل ہی فصل، موجودہ زمانے کے ہم مسلمان لوگ سوچیں کہ اس موسم میں بھی کلمۂ طیبہ کا پھل کیوں نہیں مل پا رہا ہے، جب کہ ہر زمانے کے نبی اسی بات کو بتاتے رہے۔

حضرت داؤدؑ پر اتاری گئی زبور میں آج بھی اس کی تمثیل دیکھی جا سکتی ہے۔

"مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا بلکہ خداوند کی شریعت میں اس کی خوشنودی ہے اور اسی کی شریعت پر دن رات ان کا دھیان رہتا ہے، وہ اس درخت کے مانند ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہے جو اپنے وقت پر پھلتا ہے اور جس کا پتہ بھی نہیں مرجھاتا، سو جو کچھ وہ کرے بار آور ہوگا۔ (زبور، باب ۱، آیت ۱ سے ۳ تک)

ع ۴ ۶ ۱۶

منزل ۳

وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ

یہ بنیا اس کے گلے سے نہیں اُترے گا اور ہر طرف سے موت اس پر آرہی ہوگی مگر مر یگا نہیں اور سلسلہ وار اس کے پیچھے بہت ہی گاڑھے

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝۱۷ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

اور غلیظ عذاب لگے ہوں گے ف۱۷ جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا انکی مثال ایسی ہے کہ ان کے اعمال راکھ کا ڈھیر بن گئے اور ایک

اِۨشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

سخت دن کی تیز آندھی نے اس راکھ کو اڑا دیا جو کچھ انھوں نے کمایا تھا وہ کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں لگا یہ بڑی

عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

دور کی الجھن ہے جس میں ان کو بھٹکتے پھرنا ہے۔ ف۱۸ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

اور زمین کو کیسے ٹھیک ٹھاک طور پر بنایا ہے، اگر وہ چاہے تو تم سب کو یہاں سے نکال دے اور یہاں رہنے بسنے کے لئے نئی مخلوق

جَدِيْدٍ ۝۱۹ۙ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۲۰ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

کو لے آوے ف۱۹ اور ایسا کر دینا اللہ کے لئے کچھ مشکل کام نہیں۔ ف۲۰ اور یہ لوگ اللہ کے سامنے ایک دن اکٹھا جمع کئے

فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

جائیں گے اس حال میں کہ سب بے نقاب ہونگے اور سب کی قلعی کھل جائیگی تب کمزور اور دبا کر رکھے ہوئے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا آج تم اللہ کے عذاب سے ہمارا کچھ بھی بچاؤ کر سکتے ہو، تب جواب میں وہ بولیں گے کہ اللہ ہم کو ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

دیتا تو ہم تم کو سیدھی راہ بتا سکتے۔ مگر آج تو ہم تم سب برابر ہیں چاہیں صبر کریں یا چیخیں چلائیں اب یہاں سے بھاگنے کی کوئی

مَّحِيْصٍ ۝۲۱ۧ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

جگہ نہیں ۲۱ اور جب فیصلہ چکا دیا جائیگا، تو شیطان بولے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

اس کے خلاف کیا، میرا تم پر کوئی زور تو چلتا نہیں تھا، اور تم پر میری کچھ حکومت تو نہیں تھی بس اتنی بات رہی کہ میں نے تم کو بلایا، دعوت

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

دی اور تم نے اسے قبول کر لیا اب مجھ پر لعنت ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ پر لعنت برساتے رہو تمہاری فریاد رسی اب تمہاری کچھ مدد

ف۱۷ موت آنے سے دنیا کی مصیبت دنیا میں رہ جاتی ہے، آدمی آخرت میں پہنچ جاتا ہے مگر جہنم میں موت پر موت کی تکلیف مسلسل ہونے کے بعد بھی آدمی مرے گا نہیں کہ عذاب سے چھوٹے

ف۱۸ بہت سے کافر کچھ نہ کچھ نیک کام کرتے ہیں جس کا بدلہ ان کو دنیا میں رہنے بسنے کی مہلت اور کھانے پینے کے سبب مل گیا لیکن کسی نے ڈھیر ساں نیک کام کئے تب بھی توحید کے بغیر ان کا عمل مقبول نہیں اس کی مثال بیان فرمائی کہ نافرمانوں کا نیک عمل راکھ کا ڈھیر ہے جس کو تیز آندھی کا دن اڑا لے جاوے اور ہاتھ کچھ نہ لگا یہ کہ آخرت میں دیکھ لیں گے کہ، توحید خالص پر تھوڑا عمل بھی مقبول ہے مشرک اور منکر کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں چاہے تعداد میں کتنا ہی زیادہ ہو، اس مضمون کی ایک آیت اور بھی دیکھ لیں سورہ نور (۲۴) آیت ۳۹

ف۱۹، ۲۰ آسمان اور زمین کی بناوٹ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر بسی ہوئی انسانی آبادی کو پلک جھپکتے ہی اللہ تعالیٰ جیسے جب چاہے فنا کر سکتا ہے، اور کسی دوسری مخلوق کو ہماری جگہ بسانے کی وہ قدرت رکھتا ہے، یوں فطری طور پر ہر سو سال کے اندر زمین پر آباد شدہ انسانی آبادی مر کھپ کر زیر زمین ہو جاتی ہے اور اس آبادی کی جگہ نئے لوگ رہتے بستے ہیں۔

ع ۳
۹
۱۵

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

بولے کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو تمہارا یہ ارادہ معلوم ہوگیا کہ ہم کو اپنے باپ دادا کے طریقہ، بندگی سے روک دینا چاہتے ہو بس اب طاقت

اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑩ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ

میں مقابلہ کے لیے، کھل کر ہمارے سامنے آجاؤ، ⑩ جواب میں ان کے رسولوں نے کہا کہ جیسے تم آدمی ہو بے شک

نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

ہم بھی ویسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں جسے چاہے احسان فرما کر اپنا پیغمبر بنا کر بھیجے اب یہ بات ہمارے بس کی

عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

نہیں کہ طاقت سے ہم تمہارا مقابلہ کریں مگر اللہ کا حکم ہو جاوے تو اور بات ہے اور ایمان والوں کو

وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي

تو بس اللہ پر بھروسہ ہے ۔ ⑪ اور ہم اللہ پر بھروسہ کیوں نہ کریں جب کہ

اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَ

اس راستہ پر ہم کو اسی نے چلایا ہے، اور تم جو کچھ بھی ہم کو ستاؤ گے اس پر ہم صبر ہی کریں گے اور جسے بھروسہ

عَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ⑫ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کرنا ہو اللہ پر ہی اپنا بھروسہ رکھے ۔ ⑫ جواب میں انکاری لوگوں نے اپنے رسولوں کو یہ دھمکی

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ

دی کہ ہم تم کو اپنے ملک سے نکال باہر کریں گے یا تم کو ہماری ملت میں پھر واپس آنا ہوگا تب رسولوں کو ان کے رب نے

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ⑬ۙ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو اب ضرور ہلاک کر دیں گے ۔ و۱۳ ⑬ اور ان کے بعد ہم اس علاقہ میں تم کو

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

آباد کریں گے، یہ وعدہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور میرے عذاب سے

وَعِيْدِ ⑭ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ⑮ۙ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ

ڈر گیا ⑭ اپنی اپنی کامیابی اور فتح سب نے چاہی مگر آخر میں نامراد و ناکام ہو گیا ہر وہ شخص جو جبر کرنیوالا اور ضدی تھا ⑮ ایسے لوگوں کی گھات میں ان

جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ⑯ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ

کے پیچھے جہنم لگی ہوئی ہے، اور ان کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ و۱۶ ⑯ جیسے وہ ایک ایک گھونٹ گھونٹ کر کے پیے گا جب کہ

و۱۳ مشرک لوگ ہمیشہ دھاندلی اور طاقت کے استعمال میں، مارپیٹ پر آجاتے ہیں، اہل حق ہمیشہ لڑائی جھگڑے کا موقع ٹال دیتے ہیں تاکہ امن کی فضا میں بات چیت اور وعظ و نصیحت سے لوگوں تک اللہ کی بات پہنچا دیں، اس آیت میں انکاری لوگوں کا رویہ کھل کر معلوم ہوا کہ اپنے رسولوں کو انھوں نے بستی سے نکال دینے کی دھمکی دی یا پھر زور زبردستی اپنی ملت اور عقیدہ میں لانے پر تل گئے۔

ع ۲ ۶ ۱۴

و۱۶ جہنم والوں کو پیاس بجھانے کے لئے زخموں کا دھوون پیپ اور لہو پلایا جائے گا۔ پیاس بجھنے کی بجائے اور بھڑکے گی، اللہ پناہ میں رکھے، (آمین)

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ

اپنی قوم سے تم پر اللہ نے جو احسان کئے اسے یاد کرو جب فرعون والے تم کو بری طرح مارتے تھے اور کاٹ ڈالتے

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑ دیتے تمہاری لڑکیوں کو اور اس بلا کے دور

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۶﴾ ع

کرنے میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بڑی مدد آئی۔ ⑥

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور جب صاف سنا دیا تھا تمہارے رب نے کہ اگر شکر کرو گے تو میں اور بھی زیادہ عنایت کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھنا کہ

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

میرا عذاب بہت ہی سخت ہے ف ⑦ اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور دھرتی کے تمام لوگ منکر ہو جاؤ تو بھی اللہ کا کچھ بھی نہیں بگڑیگا

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

اللہ کسی کا محتاج نہیں اور غنی ہے اور ہر طرح اسی کی تعریف ثابت ہے۔ ف ⑧ کیا تم کو ان لوگوں کے احوال نہیں پہنچے جو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ

تم سے پہلے ہو گذرے ہیں، نوح کی قوم اور عاد والے اور ثمود کے لوگ اور وہ بہت سی جماعتیں اور جتھے جو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ایسے مرکھپ کر گم نام ہو

بَعْدِهِمْ ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

گئے کہ اب اللہ کے سوا ان کو کوئی جانتا بھی نہیں، ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے مگر ان لوگوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں ڈال

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

دئے اور کہا کہ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے اور جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور جس بات کی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو، ہم

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

کو اس میں ایسا شک پڑ گیا کہ اب ہم تمہاری مخالفت میں کبھی چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ ⑨ رسولوں نے ان کو بہت کچھ سمجھایا

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کہ تم کو اللہ کی بات پر کیسے شک پڑ گیا جو تمام آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تم کو دعوت دے رہا ہے اور تم کو تمہارے گناہوں سے معافی دیکر بخشش

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ

دینا چاہتا ہے اور اس نے تم کو ایک مقرر مدت کے لئے ڈھیل دے رکھی ہے، جو وقت آنے پر ختم ہو جائے گی، جواب میں یہ لوگ اپنے رسولوں کو

زبان میں نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھے یا نماز اپنی زبان میں پڑھے (یعنی غیر عربی میں) تو ادا نہیں ہوگی بلکہ ساری امت سے کٹ کر دور جا پڑے گا عربی زبان میں تمام دنیا کے اسلام والے نماز ادا کرتے ہیں یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ جہاں جس ملک میں ہم جائیں نماز صرف ایک ہی زبان میں ملے گی۔

ع ۶ ۱۳

ف۵ یعنی وہ خاص خاص دن یاد دلاؤ جب کہ ان کے لئے دینی، دنیوی، تاریخی، قومی، ملکی لحاظ سے بڑی اہمیت کے دن رہے ہوں، ایسے ایام کی یاد سے اپنی قومی بلندی اور پستی فتح و شکست کا خیال آتا رہتا ہے، اسی میں آخری دن آخرت کا بھی ہے اس کی یاد بھی آدمی کو صحیح راستہ سے بھٹکنے نہیں دیتی، یہ تمام دن ایام اللہ ہیں۔

ف۷ کسی بلا اور مصیبت سے چھٹکارا ملنے پر آدمی اللہ کو نہ بھولے اور اس کے احسان کو یاد رکھے اور حق مانتا رہے اور شکر گذار بنا رہے تو اور بھی اللہ کی نعمت بھرپور حاصل ہو اور بلاؤں سے بچا رہے گا لیکن اگر اللہ کا احسان بھول کر منکر گیا تو پھر عذاب آنے پر اس سے بھی زیادہ بڑی بڑی سزا ٹوٹ پڑے گی۔

مع ۶ عند المتقدمین ۱۲

المعانقۃ

ف۸ مشرک قوموں نے جب اپنے معبودوں کی جے پکاری اور انہیں خوب اچھالا، خوب ناچے کودے تب کچھ ان کی آؤ بھگت ہوئی ورنہ کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا اللہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے کوئی اس کی تعریف کرے یا نہ کرے، کوئی اسے مانے یا نہ مانے کوئی اس کا حق اور ادب سمجھے یا نہ سمجھے اللہ کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ وہ غنی ہے

منزل ٣

ع ٦ ٦ ١٢

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

گواہی کافی ہے اور جس کے پاس کتاب کا علم ہو گا وہ بھی گواہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۴۳)

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اس میں ۵۲ آیات ہیں اور ۷ رکوع

الٓر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

الف۔لام۔را۔ یہ کتاب ہے ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے تاکہ آپ انسانوں کو اندھیاریوں سے نکال کر روشنی میں لے آویں ایک ایسے راستے

النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي

کی طرف جو بڑی کامیابی والا اور قابل تعریف راستہ ہے اور یہ سب کام انسانوں کے پروردگار کے حکم سے ہو گا۔ ف (۱) سب کی سب چیزیں

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ

چاہے وہ آسمانوں کی ہوں یا زمین کی صرف اللہ کی ہیں اور نہ ماننے والوں پر ہلاکت بربادی اور

عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ

سخت عذاب ہو گا (۲) جو لوگ اس دنیا کی زندگی سے آخرت کے مقابلہ میں بڑی محبت کرتے ہیں اور اللہ کے

وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي

راستے سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور اس راستہ میں الجھن ڈالنا چاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ

دور جا پڑے ہیں (۳) اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی بولی میں اپنا پیغام دے کر بھیجا تاکہ لوگوں کے سامنے

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ

بات کھل کر آجاوے تو پھر اللہ نے جسے چاہا راہ سے دور پھینکا اور جسے چاہا راستہ پر چلا دیا اور وہ

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ

بڑا غالب اور دانا ہے ف (۴) اور موسیٰ کو بھی ہم نے اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیاریوں

أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ

سے روشنی کی طرف نکال لاؤ اور ان کو اللہ کے اہم فیصلے کے دن دھیان میں لانے کو کہتے رہو بے شک اس میں ہر صبر کرنے

اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ

والے اور شکر ادا کرنے والے کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔ ف (۵) اور جب موسیٰ بولے

ف ۱ قرآن مجید آسمان سے زمین پر اتار گیا اس کا مقصد انسانوں کو اندھیرے سے نکال کر اجالے کی طرف لانا ہے اب جو لوگ مشرک ہیں اور اپنے شرک پر اڑتے ہیں وہ اندھیرے سے نکلنا نہیں چاہیں گے تو خود عذاب بھگتنے کو تیار رہیں جیسے گندگی کے بہت سے کیڑے روشنی سے گھبراتے ہیں اور اندھیارے کو پسند کرتے ہیں انسانوں میں جو لوگ اپنی انسانیت کو مٹا کر کیڑے مکوڑے کی طرح جینا چاہتے ہیں اس کتاب سے وہ دور بھاگیں گے۔

ف ۴ معلوم ہوا کہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں اللہ کا کلام سناتا رہا تاکہ لوگ اپنے مالک کے حکموں سے واقف ہوں ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے کلام پاک کو جو عربی زبان میں ہے اس امت کے علمائے کرام نے دنیا کی قریب قریب تمام زبانوں میں ترجمہ کر دیا تاکہ سب زبان والے جان لیں ترجمے سے مطلب سمجھ میں آتا ہے اور عربی متن کی حفاظت اصل ہے تاکہ اصل کلام الٰہی میں کہیں فرق نہ آوے اصل عربی میں قرآن کا نماز میں پڑھنا اور ناظرہ قرآن مجید عربی میں پڑھنا بہت ضروری ہے اس امت میں حفظ قرآن بھی بڑا معجزہ ہے فضیلت تو اس میں ہے کہ ہم تھوڑی بہت عربی زبان ضرور سیکھیں تاکہ مطلب پر نگاہ رہے باقی ترجمہ پڑھنے کی عادت بنی رہنے سے ہر وقت قرآن مجید کی آیات پر دھیان لگا رہے گا اور مالک کے حکموں کی غفلت سے محفوظ رہے گا، آیت کا دل پر اثر ہو گا اور نماز میں جی لگے گا یہ یاد رہے کہ نماز صرف عربی زبان ہی میں پڑھنی چاہیے ترجمہ کے شوق اور جوش میں کوئی آدمی اپنی

بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

دعوت دے کر بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر واپس بھی جانا ہے ﴿۳۶﴾ اور بڑی شان سے اتارا ہم نے اپنا یہ حکم عربی زبان میں اور

عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

اس قرآن کا علم تمہارے پاس آجانے کے بعد اگر تم نے ان کی بات مانی تو تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی ولی

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

حمایتی اور بچانے والا ہرگز نہیں مل سکتا۔ ﴿۳۷﴾ اور اے نبی ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

رسول اپنا پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لیے بھیجے تھے اور ان کو بیوی بچے بھی عطا کئے تھے اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لا کر دکھا

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ

دینا کسی رسول کے بس کی بات نہیں ہر زمانے اور وقت کا لحاظ کر کے ہم نے کتاب میں مناسب حکم بھیج دیا تھا۔ ﴿۳۸﴾ اللہ نے جسے چاہا مٹا

مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

دیا اور جسے چاہا باقی رکھا جڑ بنیاد کے لحاظ سے اصل کتاب اُسی کے پاس ہے۔ ﴿۳۹﴾ ہم نے جو وعدہ ان سے کیا ہے اسکا

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

کچھ حصہ آپ کو دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں زندگی بھر آپ کا کام ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے اور ان سے

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

حساب لینا ہمارا کام ہے ﴿۴۰﴾ کیا انھوں نے غور نہیں کیا کہ زمین کو ان پر ہم برابر اس کے کناروں سے تنگ

مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ

کرتے گھٹاتے آرہے ہیں حکم صرف اللہ کا رہے گا کوئی اسکے حکم کو ٹال نہیں سکتا اور حساب لینے میں اسے کچھ بھی دیر

الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ

نہیں لگے گی۔ ف ﴿۴۱﴾ ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ اپنی اپنی ہانکتے رہے اور ان کے تمام چکر اللہ کے مقابلہ میں تھے لیکن ان کی تمام تدبیر کا توڑ اللہ کی تدبیر

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

نے کر دیا ہر جاندار جو کچھ حرکت کرتا ہے سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور منکروں کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ آخرت میں کس کو اچھا گھر

الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

ملتا ہے ﴿۴۲﴾ اور منکر لوگ بکواس کرتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو آپ کہہ دو میں سچا رسول ہوں تمہارے اور میرے بیچ میرے حق میں اللہ کی

ف ۴۱ آبادیاں بڑھ رہی ہیں اور زمین تنگ ہوتی جارہی ہے زمین تو بڑھنے گھٹنے سے رہی لیکن انسانوں کی تعداد خوب بڑھنے سے جگہ کم ہو گی۔ آبادی کا ریلہ دن بہ دن بڑھتا جائیگا اس کا اشارہ سورۃ کہف کی آیت نمبر ۹۹ میں دیکھا جا سکتا ہے یہ آثار ہیں قیامت کے جب اس دنیا کو فنا کرنے کا حکم قدرت کی طرف سے ظاہر ہوگا تو آبادی کا بڑھنا خوب شروع ہوگا جو کسی سے روکے رُکنے والا نہیں۔

وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۳۱ۧ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
لوٹے گی اور اللہ کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوگا۔ ف۳۱ اے نبیؐ آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی بات ہنسی
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ
میں اُڑانے کی کافروں نے بہت کوشش کی تھی تو ہم نے ایسے انکاری لوگوں کو پہلے تو ڈھیل دی پھر پکڑ لیا تب انہیں معلوم ہوا کہ ہمارا عذاب
كَانَ عِقَابِ ۳۲ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ
کیسا رہا۔ ۳۲ اللہ تو ایسا ہے کہ ہر کسی کے سر پر اس کے نامۂ عمل کی نگرانی کے لئے ہر وقت قائم ہے
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّــــُٔـوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
اور یہ لوگ اللہ کے شریک بتاتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ذرا ان شریکوں کا نام پتہ تو بتلا دو؟ تو کیا اللہ کو ایسی کوئی
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
خبر دو گے جو اسے زمین بھر میں کہیں معلوم نہ تھی یا بے سمجھے یوں ہی سرسری بات بکتے ہو بلکہ ان کافروں کو ان کا مکر و فریب اچھا معلوم
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
ہوتا ہے اسی لئے حق بات کو مان لینے سے رُکے ہوئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ جس کو راستہ سے ہٹا دے اسے پھر کوئی راہ بتا ہی
مِنْ هَادٍ ۳۳ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
نہیں سکتا ف۳۳ ایسے لوگوں کو دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بھیانک ہے اور اللہ کے
اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۳۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
مقابلہ میں ان کو وہاں کوئی بچا نہیں سکے گا۔ ف۳۴ اللہ کا ادب رکھنے والوں سے جس جنت کا وعدہ
الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ
کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں جاری ہیں اس کا پھل میوہ اور سایہ سب کچھ ہمیشہ رہے گا یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو اللہ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۳۵ وَالَّذِيْنَ
کا لحاظ رکھتے رہ گئے منکر لوگ تو ان کا انجام آگ ہی آگ ہے۔ ۳۵ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
دی ہے وہ بہت خوش ہوتے ہیں اس کتاب کو سن کر جو آپ کی طرف اتاری گئی اور بہت سے فرقے اس کی بہت سی خوبیوں سے انجان ہیں اور انکاری
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ
ہیں آپ ان سے کہہ دو کہ مجھے تو بس یہی حکم ملا ہے کہ میں صرف ایک اللہ واحد کی عبادت کرتا رہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ مانوں اسی کی طرف میں

ف۳۳ اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنی مخلوق میں ایک ایک کے کام کو خود ہی دیکھ رہا ہے اور قائم ہے یہ نہیں کہ کبھی تخت سلطنت پر آتا ہو اور کبھی چھپتا مٹتا ہو، سوتا ہو بلکہ ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کے سر پر خود موجود ہے اب ایسے اللہ کے شریک کوئی بنانے لگے تو اس سے پوچھا گیا کہ بھلے آدمی اللہ کو ان کے نام پتے بتا دو اسلئے کہ زمین میں کسی کو اس نے اپنا شریک تو بنایا ہی نہیں تو پھر تم کو کیسے معلوم ہوا، اب اپنا علم خدا کے سامنے رکھو کہ فلاں آپ کے شریک ہیں اور یہ ان کے نام ہیں اور یہ ان کے پتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی ملاقات کر کے معلوم کرے کہ وہ اللہ کے شریک کب اور کیسے بن بیٹھے، یہ مضمون مشرکوں کو بہت غیرت دلاتا ہے مگر کسی کی غیرت ہی مر چکی ہو اس کا کیا علاج۔

ف۳۴ زمین اور آسمانوں میں کہیں بھی اللہ کا کوئی شریک نہیں اگر ہوتا تو وہ بھی مخلوق ہوتا اور اللہ کو اپنی مخلوق کا پورا علم ہے اب ایسے اللہ کا جو شریک بتا دے اس نے اللہ کو عیب لگایا اور بے ادبی کی کہ اپنی مخلوق کا اسے علم نہیں ایسے لوگوں کو یہ خبر دی کہ دنیا میں تو انہیں سزا ہوگی ہی لیکن آخرت میں بڑا سخت عذاب کہ کسی طرح بھی چھوٹ نہیں پائیں گے۔

٣
٤
٨
٩

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جب کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کا سامان تھوڑی دیر کے استعمال کیلئے ہے ﴿٢٦﴾ اور انکاری لوگ کہتے ہیں اس کے رب کی

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

طرف سے اس پر کوئی نشان کیوں نہیں اتار اگیا۔ نبیؐ آپ فرما دو کہ اللہ جس کو چاہے بے راہ کر دے اور اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

سجھائے گا جو اللہ کی طرف رجوع ہو گا۔ ﴿٢٧﴾ ایمان میں پکے وہ لوگ ہوا کرتے ہیں جن کے دل اللہ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ

کے ذکر سے چین اور تسلی پاتے ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے ﴿٢٨﴾ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ

ایمان میں آئے اور نیک عمل کرنے میں لگے ان کو بہت بہت خوشی ہو گی اور ان کو بہت اچھا ٹھکانہ ملے گا ﴿٢٩﴾ اسی طرح ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ

آپ کو اس امت میں رسول بنا کر بھیجا ہے اس کے پہلے بھی بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنا دیں جو ہم نے آپ کی طرف

الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ

وحی کے ذریعہ یہ قرآن بھیجا ہے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ مہربان مالک کے انکاری بنے ہوئے ہیں ان سے کہدو کہ وہ اللہ تو میرا پالنہار ہے اسکے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

سوا عبادت کے لائق اور کون ہو سکتا ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا پڑیگا ﴿٣٠﴾ اور اگر اس قرآن میں یہ تاثیر اللہ

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ

چاہتا تو اپنے حکم سے رکھ سکتا تھا کہ اس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا جاتا یا زمین کے ٹکڑے بھی کیے جا سکتے یعنی دھرتی پھٹ پڑتی اور

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

مردوں سے بات بھی کرا دی جاتی یہ سب کام اللہ کے حکم سے ہو سکتے ہیں تو اب ایمان والوں کو خاطر جمع رکھنی چاہیے کہ اگر اللہ چاہتا تو

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

تمام انسانوں کو راہ ہدایت پر چلا کر بتا دیتا یہ منکر اپنی بات پر اڑے رہیں گے ان پر ان کے کرتوت کے سبب آفت لوٹتی

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

رہے گی اور کڑکڑاتے رہیں گے یا ان کے گھروں کے آس پاس عذاب منڈلاتا رہیگا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے گا تب کہیں جا کر ان کی ضد

ف ٣١ کافروں کے اعتراض پر ایمان والے امید کرتے کہ اللہ کی طرف سے کوئی غیبی معجزہ آئے تو ان منکروں کا کفر ٹوٹے اور ہماری ایمانی دعوت آگے بڑھ سکے اس پر اللہ نے فرمایا کہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ قرآن کو کوئی مسلم جیسے ہی پڑھنے لگتا پہاڑ اپنی جگہ چھوڑنا شروع کرتے یا زمین کٹنے پھٹنے لگتی یا قبر سے مردے اٹھ کر بات کرنے لگتے اللہ کے بس کی بات تھی چاہتا تو یہ بھی کرا سکتا تھا مگر یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے گناہ پر دلیر منکر لوگوں پر جھٹ پٹ عذاب آ کر ان کے دروازے کھٹکھٹا دیگا کہ اب اپنی ضد چھوڑ دو اور ایمان میں آ جاؤ لیکن یہ بھی ضد کے پکے ہیں جب آخری دن آوے گا تب ان کی عقل ٹھکانے آوے گی اللہ کا یہ وعدہ پورا ہو تب تک ایمان والے صبر سے انتظار کریں اپنا کام کرتے رہیں آخرت میں سب بات کھل جاوے گی۔

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

طرف سے جو سراسر حق ہے، اس آدمی کی طرح ہو جائے گا جو اندھا ہے اس حق کو سمجھتے وہی ہیں جن کو عقل ہے ⑲ سمجھدار لوگ وہی

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

ہیں جو اللہ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدے کو پورا کرتے ہیں اور اللہ سے کیے ہوئے اپنے اقرار کو نہیں توڑتے ⑳ اور وہ لوگ جوڑے رکھتے ہیں اس

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

تعلق کو جو اللہ نے ملا کر رکھنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور بری طرح حساب لیے جانے کا خوف

الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

رکھتے ہیں۔ ㉑ اور جو اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے صبر سے جمے رہے اور نماز کو برابر قائم رکھا اور ہم نے

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

جو کچھ بھی ان کو عطا فرمایا تھا اسمیں سے کھلے اور چھپے ہم کو راضی کرنے کے لئے خرچ بھی کیا اور کسی نے اُن سے بُرا سلوک کیا تو اسے بھلائی

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

سے ٹال دیا آخرت کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہو گا۔ ㉒ آخرت کے گھر میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

جن میں یہ داخل ہوں گے ساتھ میں ان کے باپ دادا میں سے اور ان کے جوڑوں کو اور ان کی اولاد کو بھی جو نیک رہے ہوں اور جنّت

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

کے ہر دروازے پر فرشتے ان کے استقبال کو آویں گے۔ ف ㉓ فرشتے ان کو کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو تم نے اپنے جی کو تھام لیا اور بہت اچھا صبر کیا

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ

اسکے بدلہ میں آج تمکو آخرت میں بڑی نعمتوں سے بھرپور گھر مل گیا۔ ㉔ اور جو لوگ اللہ کے ساتھ پکا قول و قرار کرنے کے بعد بھی توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

نے جس کو جوڑنے کا حکم دیا اسے یہ لوگ توڑ ڈالتے ہیں اور زمین میں ان کی وجہ سے فساد ہوتا ہے ایسے لوگوں

يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے اور ان کا آخرت میں بہت ہی برا گھر ہو گا۔ ㉕

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اللہ جسے چاہتا ہے کھول کر رزق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے ناپ تول کر دیتا ہے اور یہ لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں۔

ف ۲۳ جوڑوں کو یعنی بیویوں کو ہم نے اس کا ترجمہ جوڑے اس لیے کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی جنّت میں جانے کا حق دار ہو گیا تو اس کی بیوی بھی اگر نیک ہو تو اسی کے ساتھ رہے گی جوڑا ٹوٹے گا نہیں لیکن اگر میاں یا بیوی میں سے کوئی بدبخت ہو گا تو دنیا کے بندھے ہوئے جوڑے وہاں ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، اہل ایمان تمام مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ ایمان اور نیکی کو لازم پکڑیں ورنہ جوڑے ٹوٹ کر ایک کی بیوی وہاں دوسرے کے نکاح میں چلی جائیگی اور نیک نیک کے ساتھ اور بد بد کے ساتھی ہوں گے، کسی عورت کا خاوند دوزخی ہے تو اسے وہاں مؤمن شوہر کے نکاح میں جوڑ دیا جائے گا اسی طرح کوئی عورت جہنّم میں گئی تو دنیا کے اسکے مؤمن خاوند کو وہاں دوسری مؤمن بیوی ملے گی۔

منزل ۳

دُونِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ

جو دوسروں کو اولیا بنایا جبکہ وہ خود اپنے نفع نقصان کے مالک نہیں آپ یہ کہدو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا اندھیاریاں اور روشنی برابر

يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ

ہو سکتے ہیں یا پھر ایسا تو نہیں کہ انہوں نے جس جس کو اللہ کے لئے ساجھی دار شریک بنایا ہوا انہوں نے بھی کچھ مخلوق پیدا کی ہو جیسے اللہ نے اپنی

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ

مخلوق پیدا کر دی ہے اس طرح دونوں کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو دیکھ کر ان کو شبہ پڑ گیا ہو؟ آپ کہہ دو ہر ہر چیز کا

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ

خالق تو صرف اور فقط اللہ تعالیٰ ہے اور وہی اکیلا اور بڑا ہی زور آور ہے ف۱۶ آسمان سے پانی اسی نے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

برسایا پھر ندی نالے اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلے اور پانی کے ریلے نے ابھرے ہوئے جھاگ کو اوپر اٹھا

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

لیا اور آگ میں تپا کر زیور بناتے وقت یا کام کی دوسری کوئی دھات کو بھٹی میں پگھلایا جاتا ہے۔

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ

اس میں بھی ایسا ہی جھاگ اٹھ کر اوپر آجاتا ہے اس طرح اللہ مثال بیان فرماتا ہے حق اور باطل کی

فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ

تو جو کوڑا کرکٹ ہوتا ہے وہ سوکھ کر ضائع ہو جاتا ہے اور لوگوں کے نفع کی چیز زمین میں رہ جاتی ہے یہ ہے

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ ؕ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ

سچی مثال جو اللہ نے بیان فرمائی۔ ف۱۷ جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کو مان لیا ان کا

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ

بڑا بھلا ہوا اور جن لوگوں نے نہیں مانا ان کی درگت ایسی بری بنے گی کہ زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب

مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ

اور اتنا ہی اور بھی فدیہ میں دے کر عذاب سے چھوٹنا چاہیں تو نہیں چھوٹ سکتے بلکہ انکا بری طرح حساب لیا جائے گا

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور یہ بہت ہی بری جگہ ہے ف۱۸ بھلا ایک آدمی جو جانتا ہے اس کتاب کو جو آپ پر نازل فرمائی گئی آپ کے رب کی

ف۱۶ مخلوق سب کی سب جو کچھ دکھائی دیتی ہے یا نظروں سے اوجھل ہے سب کو اللہ نے بنایا ہے اسی کے بندے ہے سب بن گئے اب جو کوئی غیر اللہ کو پوجتے ہیں تو وہ بتاسکے کہ اس کے غیر نے کیا کچھ پیدا کیا، اگر ایسا ہوا تو اللہ کی مخلوق اور غیر کی مخلوق دونو گڈمڈ ہونے سے شک میں پڑ گئے ہوں، تو مشرک خود بتائیں کہ واقعہ کیا ہے ظاہر ہے کہ مشرک جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں وہ بھی اللہ کے بنانے سے بنے ہیں، اپنے آپ نہیں بن گئے ہیں۔

ف۱۷ موسلادھار بارش سے زمین میں سیلاب آتے ہی کوڑا کچرا لاد کر پانی کا ریلا بہنے لگتا ہے، پانی کے بہاؤ پر اوپر سب میل کچیل پھولا اور پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن یہ سب ناکارہ ہو کر ضائع ہو جاتا ہے، زمین کو کام کی بنانے کے لئے ایسا نظام قدرت نے تیار کیا ہے، اسی طرح حق و باطل کی جنگ میں بھی تیزی ہونے پر باطل ابھر کر سامنے آتا ہے مگر پھولی ہوئی لاش کی طرح سڑ گل کر سوکھ جائیگا اور حق ہی باقی رہے گا سنار کی بھٹی میں بھی یہی قانون قدرت ہے کہ زیورات کو بناتے وقت دھات پر جھاگ میں آجاتا ہے لیکن اصل زیورات باقی رہتے ہیں، اسی طرح کافر لوگ جب حق کے مقابلہ میں لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں تب ان دہکتے انگاروں میں اہل ایمان تپائے جاتے ہیں اس آزمائش میں جو کھرا نکلا اس کے ایمان کا کیا کہنا۔

ف۱۸ آخرت میں فدیہ دے کر یا کسی کے کہنے پر کوئی چھوٹنے والا نہیں اسکے مقابلہ کوئی دنیا کا مال لا کر بھی نہیں بچ سکتا آپ کے بس میں نہیں لیکن ایسا بھی ہو جائے تب بھی گنہگار کو چھوڑا نہیں جائے گا۔

بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

ہے۔ ف١٠ اللہ نے ہر شخص کے آگے پیچھے لگے ہوئے چوکیدار مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے حکم سے آدمی کی

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

نگہبانی کرتے ہیں بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل ڈالیں اور جب اللہ کسی قوم

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۤءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ

کو برے دن دکھانے کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر اسے کوئی ٹال نہیں سکتا اور اللہ کے سوا ایسوں کا کوئی

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔ ﴿١١﴾ وہی ہے جو تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے تم ڈر بھی جاتے ہو اور تم

طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

کو امید بھی بندھتی ہے اور بھاری بادلوں کو بھی وہی چلاتا ہے۔ ﴿١٢﴾ اور بادل کی گھن گرج اللہ کی خوبیاں اس کی حمد کے ساتھ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا

بیان کرتی ہے اور فرشتے تھر تھر کانپ جاتے ہیں اسکی ہیبت سے، بجلی کے کڑاکے بھی وہی بھیجتا ہے اور جس پر چاہتا ہے ڈال بھی دیتا ہے یہ لوگ اللہ

مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ ؕ لَهٗ

کے بارے میں بحث اور جھگڑے کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ بڑی زبردست قوت اور عظمت والا ہے۔ ف١٣ اسی

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

کو پکارنا سچا ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں یہ کسی طرح بھی کسی چیز میں ان کی دعا قبول ہی نہیں کر سکتے مگر اتنی جیسے کوئی پیاسا آدمی

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلا کر پانی سے کہے کہ وہ اس کے منہ میں آجاوے جبکہ اس کی دعا سے پانی کبھی اس کے منہ میں نہیں پہنچ سکتا اس طرح منکروں

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

کی دعا اور درخواست کا کچھ بھی اثر نہیں۔ ف١٤ آسمان اور زمین میں جو بھی مخلوق ہے، کوئی چاہتے ہوئے

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾ ۩ قُلْ

کوئی لاچاری سے، تمام اس کے آگے سجدہ میں ہیں اور ان کی پرچھائیاں صبح اور شام اللہ کو سجدہ کرتی رہتی ہیں۔ ف١٥ آپ خود

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

ذرا ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے تب یہ خود بول پڑیں گے کہ اللہ، پھر آپ ان سے یہ بھی پوچھو کہ بتاؤ کہ اللہ کے سوا تم نے

منزل ٣

ف١٣ سخت بارش کے موقع پر بادلوں کی گڑگڑاہٹ اور بجلی کے کڑاکے سے زمین پھٹ جاتی ہے درخت جل اٹھتے ہیں اور آدمی ہیبت کے مارے چھپنے لگتے ہیں، تب بھی نہیں جانتے کہ اوپر کوئی طاقت والا موجود ہے، اسے چھوڑ کر دوسروں کی عبادت! کیا معنی؟

ف١٤ سچی پکار اللہ کو پکارنا سچی دعا اللہ سے دعا کرنا، کوئی اگر کسی غیر سے دعا کرے تو اول تو وہ سنتا ہی نہیں، سن لے تو قبول نہ کر سکے اور اس کے اختیار میں کچھ بھی نہیں، جیسے کوئی پیاسا آدمی پانی سے دعا کرے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہے اے پانی تو میرے منہ میں آجا، اے پانی تو میرے منہ میں آجا، تو پانی اس دعا پر کبھی اس کے منہ میں نہیں آوے گا، ٹھیک اسی طرح مشرکوں کی دعا بھی محض ڈھونگ ہے، اب جو کہیں کہ مشرکوں کی دعا کے بھی بہت سے نتائج آتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے نصیب میں جو لکھا ہے وہ اسے ملتا ہے کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو اس فلانے کی عبادت سے یہ ملا تو یہ بات غلط ہے آخرت میں سب کچھ کھل جائے گا، پانی کی مثال میں ایک اور بھی دلیل ہے کہ پانی کے بہت سے نفع اور نقصان ہیں پانی کے بغیر زندگی نہیں اور پانی کے سیلاب سے آدمی برباد بھی ہوتے ہیں مگر پانی کو خود شعور نہیں، پانی سے جو کچھ نفع نقصان ہے اللہ کے حکم سے ہے پانی کو آدمی کی دعا کا علم نہیں اسی طرح تمام غیر اللہ دعا سے بے خبر ہیں۔

السجدة ٣

ف١٥ مومن چاہ کر محبت سے اللہ کے سامنے پیشانی ڈالتا ہے مشرک اور منکر مصیبت کے وقت لاچار اور مجبور ہو کر سر ڈال دیتا ہے اور ویسے بھی صبح اور شام ہر ایک کے سائے سجدہ میں زمین پر پڑتے ہیں۔

وَّاحِدٍ ۙ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

ہیں، پانی سب کو ایک جیسا ملے تب بھی لذت اور ذائقہ میں ہم ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرماتے ہیں عقل والے لوگوں کے لیے ف۵ اس

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٤ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ ۴ اور قدرت الٰہی دیکھ کر اگر آپ کو تعجب ہو تو ان کی بات پر

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

بھی تعجب ہے جب انھوں نے یہ کہا کہ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تب کیا پھر نئی پیدائش میں لائے جائیں گے بس ایسے

وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

ہی لوگ اپنے رب کے انکاری ہیں اور ان کی گردنوں میں لعنت کے طوق ڈالے جائیں گے ان کو آگ میں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

ہمیشہ رہنا ہے۔ ف۵ ابھی جو اچھی حالت ہے اس کے مقابلے میں ان پر بری طرح عذاب ٹوٹ پڑے اس کے لئے جلدی مچاتے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

ہیں جب کہ ان کے پہلے بہت سی ٹولیوں پر عذاب کے واقعات گذر چکے ہیں اور یقینی بات ہے کہ آپ کا رب انسانوں کے حال پر مغفرت کرنا چاہتا

عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ہے مگر انسانوں کے کرتوت یہ ہیں کہ گنہگاری پر تُلے ہوئے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے رب کی مار بھی بہت سخت ہے ف۶ اور منکر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اس

كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا گیا اے نبی آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کو راہ

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

بتانے والے ہیں۔ ف۷ اللہ کو معلوم ہے کہ کس مادہ نے کیا حمل اٹھایا ہے اور پیٹ میں جو کچھ گھٹ بڑھ ہوتی

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨ عٰلِمُ

ہے وہ بھی اللہ کو معلوم ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس ایک مقدار اور اندازہ مقرر ہے۔ ف۸ چھپی ہوئی اور

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

ظاہر تمام کا خوب جاننے والا اور بڑائی میں بہت ہی عالی شان ہے۔ ۹ تم میں سے کوئی چھپا کر بات کہے یا پکار کر

الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ ۢ

اور رات میں کوئی چھپ چھپ کر رہے یا دن میں کوئی چلے پھرے اللہ کے لیے سب برابر

منزل ۳

ف۵ زمین کی پیداوار باغ باغیچے کھیت کھلیان، غلہ، پھل، سبزی، زمین کا پھٹنا بیج کا زمین میں سڑ گل کر پھر نئی زندگی میں آنا اور خوب آنا یہ دیکھ کر آدمی اللہ کی قدرت کی نیرنگیوں پر تعجب کرے گا، اس پر فرمایا کہ تم کو تعجب آوے تو ذرا ان کی بات پر بھی تعجب آنا چاہیے جو اپنی نظروں سے روز یہ منظر دیکھا کرتے ہیں کہ دانہ زمین میں سڑ گل کر پھوٹ نکلتا ہے، جب کہ قبروں میں سڑ گل کر یہ ہڈی، مٹی ہوں گے، تو کیا ہم ان کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہیں؟ پھر انہیں مرنے پیچھے زندہ ہونے کا انکار کیوں ہے۔

ف۶ ایمان قبول کر کے خوبیاں حاصل کریں، اس کے بدلے میں انکاری ہو کر عذاب مانگتے ہیں، نہیں جانتے کہ اللہ تو گنہگاروں کو بخشنے کو تیار ہے مگر کسی کو عذاب کی جلدی پڑی ہو تو پھر اللہ کو کیا ضرورت ہے کہ جو عذاب مانگے اسے نجات دیوے۔

ف۷ زمین و آسمان میں دن رات نشانیاں دیکھتے ہیں نبی کی پوری زندگی ان کے سامنے ہے پھر بھی یہ لاؤ وہ لاؤ کی فرمائش کرتے ہیں، اس پر فرمایا کہ آپ کا کام تو انہیں عذاب آنے سے پہلے چوکس کر دینے کا ہے اور ان کے نام نوٹس جاری کر دو باقی ہر قوم کو آپ سے ہدایت ملتی رہے گی اس آیت کا ترجمہ بعض علماء کرام نے یہ بھی کیا ہے کہ ہر قوم کو ایک ہدایت کی راہ بتلانے والا آتا رہا ہے۔

ع ۱ ۷ ۷

ف۸ دنیا میں آنے والا ہر آدمی ایک وقت تک ماں کے پیٹ میں قرار پاتا ہے پھر بن کر باہر آتا ہے اللہ ان میں سے ایک ایک کو خوب جانتا ہے کوئی شخص بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔

ف۱۰ یعنی ہر کسی کے حال پر اللہ باخبر ہے چاہے کوئی کسی حال میں ہو۔

منزل ٣

ف ١١١ قصہ کہانیوں میں بہت سے واقعات بناوٹی اور من گھڑت بھی ہوتے ہیں اللہ نے فرمایا کہ یہ قصہ بناوٹی
١٢ نہیں اور پورا قرآن مجید ہر
ع بناوٹ سے پاک ہے اور
٦ پہلے جو آسمانی کتابیں جن پیغمبروں پر نازل ہوئیں ان کی توثیق اور تصدیق کرتا ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ ہر چیز کا بیان کرتا ہے تاکہ جن کو ایمان میں آنا ہو ان کیلئے سہل اور آسان راستہ کھل جائے۔

تفسیری حاشیہ

سورہ رعد

ف ٢ آسمان، زمین، چاند، سورج ہر ایک ضابطہ میں بکڑا ہوا ہے عرش عظیم سے احکامات جاری ہوتے ہیں اسی کے مطابق ساری کائنات میں کام ہو رہا ہے عرش عظیم پر جلوہ فرمائی اسی کی ہے، اور ہمیشہ رہیگی، یہ نہیں کہ آج ایک کی حکومت ہے کل دوسرا کوئی حاکم ہوگا،

ف ٣ چکر لگاتی گھومتی پھرتی زمین کو بچھونے کی طرح بچھا دیا ہلنے جلنے میں وزن میں فرق نہ ہو، اس کیلئے پہاڑ ڈال دیئے اور بھی بہت سی انسانی ضروریات کا تعلق پہاڑوں سے ہے جیسے سونا چاندی دھات آگ کا لاوا گیس MANGANESE: مینگنیز وغیرہ ہر طرح کی پیداوار میں نر، مادہ کے کئی قسم کے جوڑے بنا دیئے زمین دن میں روشن ہو کر اپنا نورانی چہرہ ظاہر کرتی ہے اور رات میں سیاہ نقاب اپنے منہ پر ڈال لیتی ہے یہ سب کام ایک ہی خالق اور مالک کے حکم سے ہو رہا ہے نہیں سکتے دوسرا اگر بیچ میں ہوتا تو ٹکراؤ کی صورت ہوتی اور اس ہنگامے کے سبب مخلوق پریشان ہوتی۔

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

جو کتابیں انسانوں کی ہدایت کے لئے آچکی ہیں ان سب کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل کھول کر بیان کرتا ہے

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾

اور اس قرآن سے ایمان والے لوگوں کو صحیح راستہ ملتا ہے اور ان پر اللہ کی مہربانی ہو کر رہیگی ﴿١١١﴾

سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّأَرْبَعُونَ آيَةً وَّسِتُّ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ رعد مدنی ہے اس میں ۴۳ آیات اور چھ رکوع ہیں — شروع ہے اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ آيٰتُ الْكِتٰبِ ط وَالَّذِيٓ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

الف۔ لام میم۔ را۔ یہ آیات ہیں کتاب کی جو اتاری گئیں آپ کی طرف یہ آپ کے رب کی طرف سے حق اور سچ سچ بات

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ﴿١﴾ اللہ تو بس وہی ہے جس نے آسمانوں کو کسی بھی

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

ستون اور کھمبے کے بغیر اونچا کر دیا اور اس کو تم بھی دیکھتے ہو پھر عرش پر جلوہ فرمائی بھی صرف اسی کی ہے اور سورج اور چاند کو اس نے

وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ

کام میں لگا دیا ہے ایک مقرر کی ہوئی مدت تک ہر ایک چلتا ہی رہے گا اللہ تعالیٰ ہر کام کی تدبیر جاری فرماتا ہے تفصیل سے اپنا نشان بیان کرتا ہے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ

تاکہ تم کو اپنے رب کی ملاقات کا یقین آجائے۔ ﴿٢﴾ ف ٣ اور صرف وہی ہے جس نے زمین کو کھینچ کر

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهٰرًا ط وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

پھیلایا ہے اور زمین میں جگہ جگہ بوجھل پہاڑ ڈال دیئے اور نہریں جاری فرما دیں اور ہر طرح کے پھل فروٹ میں دوہرے جوڑے

فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ط إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کئی قسم کے چلا دیئے اور رات کو دن پر ڈھانک دیا بیشک ان تمام باتوں میں بہت سے نشان موجود ہیں ان لوگوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ

جو دھیان کرتے ہیں۔ ﴿٣﴾ اور زمین میں طرح طرح کے علاقے ہیں جو ایک دوسرے سے ملے جلے ہیں پھر بھی خاصیت میں الگ

أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ

الگ ہیں باغ باغیچے انگور اور کھیتیاں ہر طرح کی اور کھجور کے درخت کوئی ایک جڑ پر ہوتا ہے اور کبھی ایک جڑ میں بہت سے تنے پھوٹ نکلتے

لِلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ

نصیحت ہے۔ (۱۰۴) آسمانوں اور زمین میں ان گنت نشانیاں ہیں جنہیں سرسری طور پر دیکھتے ہوئے یہ اکثر لوگ گزر

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

جاتے ہیں لیکن حقیقت کی طرف دھیان نہیں کرتے (۱۰۵) اور لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

اور ساتھ میں شرک بھی کرتے ہیں۔ (۱۰۶) کیا ان کو اللہ کے عذاب سے ڈر نہیں لگتا کہ وہ اچانک ان پر آکر گھیرا

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٠٧

ڈال دے یا اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے اس حال میں کہ وہ بالکل بے خبر ہوں۔ (۱۰۷)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے میں تو صرف اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور سمجھ بوجھ کی بنیاد پر کھلی آنکھوں سے لوگوں کو اس راستے پر چلنے کیلئے آواز دیتا

اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨ وَمَآ

ہوں میرا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ بھی میری اتباع کریں گے ان کا بھی یہی طریقہ ہوگا اللہ تو ہر نقص اور عیب سے پاک ہے اور میں ان لوگوں کا ساتھی ہرگز نہیں بن سکتا جو شرک کرتے ہیں (۱۰۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

سے پہلے جتنے بھی پیغمبر ہم نے بھیجے سب کے سب مرد تھے یعنی آدمی، جن کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی اور یہ سب رسول بستیوں کے رہنے

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

والے تھے کیا ان لوگوں نے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا اور ان لوگوں کے انجام پر نگاہ نہیں ڈالی جو ان سے پہلے ہو گذرے تھے اور

مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠٩

سچی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کا ادب کریں گے اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے آخرت میں انہیں کا بہتر اور اچھا گھر ہوگا کیا اب بھی تم بات کو نہ سمجھو گے؟ (۱۰۹)

حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

رسولوں کی دعوت پر لوگوں کی مخالفت اس حد تک چل پڑی کہ کافروں کی ہدایت کے ظاہری اسباب کی پیغمبروں کو امید نہ رہی اور رسولوں نے یہ خیال

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

کیا کہ ان کی بات کو لوگوں نے سچ نہیں مانا، بس ایک دم پھر ہماری مدد آپہنچی ہم نے جسے چاہا اسی کو نجات دی گئی اور مجرم قوم کو تباہ کرنے کے لئے ہمارے عذاب

الْمُجْرِمِيْنَ ۝١١٠ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ

کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ (۱۱۰) ان سب واقعات میں عقلمند لوگوں کیلئے عبرت اور بھرپور نصیحت ہے یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے

ع ۱۱ / ۱۱ / ۵

قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ترجمے کے حاشیہ میں مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں۔ "یعنی والدین اور گیارہ بھائی یہاں سجدہ سے وہی عرفی سجدہ مراد ہے یعنی پیشانی زمین پر رکھنا بلا دلیل قرآن کی آیت میں تاویل نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ جو مشائخ ذلہ اس آیت سے سجدہ تعظیمی کا جواز ثابت کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے مریدوں کو سجدہ کیا کریں مریدوں سے اپنا سجدہ نہ کرایا کریں کیونکہ یہاں یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا ہے یعنی باپ نے فرزند کو یا پیر نے مرید کو بہر حال یہ سجدہ اضطراری تھا نہ کہ سجدہ عبادت نہ تعظیمی۔ الخ"

ف ۱۰۱ اس دنیا میں اللہ نے جس کسی کو سلطنت، حکومت اور بادشاہی عطا کی وہ کامل نہیں ہے بلکہ بادشاہی میں سے کچھ تھوڑی سی طاقت ہے اور وہ بھی ایک وقت تک ہی دیتا ہے اور وقت ختم ہوا کہ دنیا کے بادشاہ تخت سے بے دخل کر دیئے گئے اس حقیقت کو جو لوگ جانتے ہیں وہ طاقت کے گھمنڈ میں نہیں بھولتے کہ یہ تو اللہ کی دی ہوئی ہے اس پر شکر کرنا چاہیئے اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بنانا چاہیئے نہ کہ اپنی حکومت کے بل پر اترا کر لوگوں پر ظلم کرنے لگیں جیسا کہ عام بادشاہوں کی عادت رہی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا سے بادشاہی کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔

ف ۱۰۸ قرآن مجید میں بہت سی جگہ پر جہاں شرک کی مذمت کی گئی ہے اور مشرکین کو آگاہ کیا گیا ہے وہاں اکثر سبحان اللہ کا استعمال ہوا ہے سبحان اللہ کے اصل معنی یہ ہیں کہ ہر طرح کے عیوب مثلاً بھول چوک، سونا، اونگھنا، کسی کا محتاج، پکارنے والے کی بات کو نہ سننا دینے اور چھیننے پر قدرت نہ رکھنا وغیرہ عیبوں سے اللہ پاک ہے، کوئی شخص جب شرک کرتا ہے تو آپ سے آپ یہ گناہ اس کے سر آجاتا ہے [illegible]

الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ

رحیم ہے۔ (۹۸) پھر جب پورا خاندان یوسف کے دربار میں آپہنچا تو انھوں نے اپنے ماں باپ کو دربار میں خاص جگہ پر بٹھایا اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی

کہ اب انشاءاللہ مصر میں آپ سب لوگ امن چین سے رہو بسو۔ ف۹۹ (۹۹) اور یوسفؑ نے اپنے والدین کو شاہی تخت پر بٹھایا اور

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ

بھائی سب کے سب یوسفؑ کے سامنے بے بس ہو کر سجدہ میں گر گئے، تب یوسفؑ نے کہا کہ ابّا جان یہ خلاصہ اور تعبیر ہے میرے اس خواب کی

مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ

جو میں نے بہت پہلے بچپن میں دیکھا تھا میرے رب نے اس خواب کو آج سچ کر دکھایا اور مجھ پر بڑا احسان فرمایا جب اس نے مجھے جیل خانے سے نجات

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ

دلائی اور آپ سب کو دیہات سے یہاں مصر میں لا کر آباد کیا اور یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے بیچ تناؤ پیدا کر دیا

بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ

تھا بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے بڑی باریک اور بھلائی کی تدبیر فرماتا ہے بے شک وہی اور صرف وہی خوب خوب جاننے والا اور حکمت

الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ

والا ہے۔ ف۱۰۰ (۱۰۰) یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار آپ نے مجھے سلطنت میں سے کچھ عطا کیا اور خواب

الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا

کی تعبیر کا علم دیا تاکہ بات کا خلاصہ جان سکوں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ

ولی ہے۔ مجھے اسلام کی حالت پر وفات دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔ (۱۰۱) اے نبیؐ، یہ سب غیب

اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا

کی خبریں ہیں جو وحی کے ذریعے ہم آپ کو بتا رہے ہیں تم اس وقت موجود نہیں تھے جب یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو ختم کرنے کا

اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

فیصلہ کر لیا تھا اور اپنے اس فیصلہ کو کامیاب بنانے میں لگے تھے (۱۰۲) آپ کتنا ہی چاہیں اکثر لوگ ایمان میں نہیں

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

آئیں گے۔ (۱۰۳) آپ نے اس قرآن کے سنانے پر ان لوگوں سے کسی اجر کا سوال تو کیا ہی نہیں، یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لئے ایک عام

منزل ۳

ف۹۹ سوال کرنے والوں کو جواب مل گیا کہ یعقوبی نسل کے لوگ مصر میں کیسے آئے، جبکہ یہ لوگ تو شام میں رہتے تھے۔

ف۱۰۰ حضرت یوسف علیہ السلام کے اخلاق کا یہ اعلیٰ نمونہ ہے کہ اللہ کے احسان جو اپنے اوپر تھے وہ گنوائے اپنی کسی خوبی کا بیان نہیں کیا کہ میں ایسا تھا، پھر کنوئیں میں ڈالا گیا پھر قافلہ والوں نے وہاں سے پانی کی ڈول سے نکال کر چلتے تھے اس احسان کا ذکر اس لیے نہیں فرمایا کہ سامنے وہی بھائی کھڑے تھے جنھوں نے خود ہی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا تھا وہ کہیں شرمندہ نہ ہوں اور ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

رہی یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی سجدہ کی بات تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ سجدہ اضطراری تھا یعنی بے اختیار ہو کر جھک گئے بھائیوں نے اس بھائی کو دیکھا جسے کنوئیں میں ڈالا بچپن میں ستایا، بھائیوں کے دیس نکالے ہی کی وجہ سے جیل جانا پڑا ایسا بھائی جب مصر کا بادشاہ بنا تو منہ در منہ جو کہا، اسی کے حضور اناج مانگنے آئے، حتیٰ کہ بھوک اور تنگی کی وجہ سے خیرات بھی مانگی اور جب یہ بھید کھلا کہ بادشاہ مصر تو وہی اپنا بھائی یوسف (علیہ السلام) ہے جو برسوں تک اپنی ایذارسانی کا شکار رہا تو اپنے کئے کرتوت پر اسقدر شرمندہ ہوئے کہ لجاجت کے مارے بے ساختہ سجدے میں گر پڑے جو بھائیوں کا ایک بے ارادہ عمل تھا یہ کسی غیر اللہ کو سجدہ جائز کرنے کا حکم بتانے والی آیت نہیں بلکہ ماضی کا ایک تاریخی واقعہ ہے قرآن نے اس کا صرف ذکر کیا ہے، اس آیت کی تفسیر میں بریلوی علمار کی رائے بھی دیکھ لی جائے۔ مولوی احمد رضا خان

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾

یوسفؑ بولے جب تم نادان تھے اس وقت یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا تھا کیا وہ تم کو اب بھی یاد ہے ﴿٨٩﴾

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ

بھائی حیرت سے کہنے لگے کیا تم؟ سچ مچ تم یوسفؑ ہو؟ یوسفؑ نے کہا ہاں میں یوسفؑ ہی ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بے شک اللہ

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

نے ہم پر بڑا احسان کیا اصل بات یہ ہے کہ جو شخص پرہیزگاری سے رہے اور صبر کرے تو یقیناً نیکی کرنے والوں کے اجر کو اللہ کبھی اکارت

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا

نہیں ہونے دیتا ﴿٩٠﴾ سب بھائی بولے اللہ کی قسم اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم سے بڑی

لَخٰطِئِيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ

بھول ہوئی۔ ﴿٩١﴾ یوسف نے کہا کہ آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تم کو معاف فرمائے اور وہ سب سے

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ

زیادہ مہربان ہے ﴿٩٢﴾ یوسفؑ نے حکم دیا کہ اب یہ میرا قمیص لے کر جاؤ اور ابا جان کے چہرے پر یہ قمیص

اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ

ڈال دو وہ دیکھتے ہوئے آجائیں گے اور ساتھ میں اپنے تمام گھر بار والوں کو لے کر میرے پاس آجاؤ ﴿٩٣﴾ ادھر قافلے والے یوسفؑ کا کرتہ

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿٩٤﴾

لے کر چلنے لگے ادھر یوسفؑ کے والد نے گھر میں کہا کہ اگر یہ نہ سمجھو کہ میں بہکی بہکی باتیں کرتا ہوں تو کہتا ہوں کہ مجھ کو تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے ﴿٩٤﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

گھر پر خاندان کے لوگ بولے، اللہ کی قسم تم تو اپنے پرانے بھولے ہوئے خیال کو پھر دہرانے لگے۔ ﴿٩٥﴾ پھر جب بشارت سنانے والا قمیص لے کر آپہنچا اور

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ

یعقوبؑ کے چہرے پر اس نے یہ قمیص ڈال دی تو بینائی لوٹ کر آگئی اور ان کی آنکھیں کھل گئیں تب یعقوبؑ نے کہا کہ کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

کہ اللہ کے طرف کی وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ﴿٩٦﴾ تب خاندان کے سب لوگ بولے کہ ابا جان ہمارے لئے اللہ سے مغفرت کی درخواست کیجئے کہ

اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

بے شک ہم سے بڑی بھول چوک ہوئی۔ ﴿٩٧﴾ یعقوبؑ نے کہا ہاں ضرور میں تمہارے لئے اللہ سے بخشش کی درخواست کروں گا بے شک وہی غفور اور

٩٣ جس کے غم میں روتے ہوئے آنکھیں سفید ہوگئی تھیں اسی کے بدن سے لگا ہوا کرتہ چہرے پر آیا اور آنکھوں میں روشنی آگئی یہ معجزہ تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا۔

ع ١٠ / ١٤ / ٤

٩٤ معجزہ اور کرامت کسی کے اختیار کی چیز نہیں صرف اللہ کی قدرت کا مظہر ہے ورنہ اب تک بھائیوں نے مصر کے کئی سفر کئے تھے تب یوسف علیہ السلام کے کرتہ کی نہ تو خوشبو آئی اور نہ ہی یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے کا کوئی یقینی پتہ چل سکا لیکن اب یہ حال ہے ادھر قافلہ چلا اور ادھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے گھر میں سینکڑوں میل دور یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کی۔

٩٧ معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خود بھی بیٹوں کو اور خاندان کے دوسرے لوگوں کو معاف کر دیا اور مظلوم جب ظالموں کا قصور خود معاف کر دیتا ہے تب اللہ سے ان کیلئے مغفرت کی دعا کرے گا ورنہ جو خود معاف نہ کرے بھلا معافی کی دعا کیوں کرنے لگا

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

اور یہ تو ایک غیب کی بات تھی جو سامنے آگئی جس کی حفاظت کرنا ہمارے بس کی چیز نہیں تھی ﴿۸۱﴾ ہماری بات کی سچائی جاننے کیلئے آپ ان بستی والوں سے پوچھ لیجیے، جہاں ہم تھے اور ان قافلہ والوں

الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

سے بھی پوچھ لیجیے جن کے ساتھ ہی ساتھ ہم آئے ہیں اور ہم اپنی بات میں سچے ہیں ﴿۸۲﴾ بیٹوں سے یہ سارا بیان سن کر یعقوبؑ بولے کہ یہ بات تم نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

اپنے دل سے بنا کر اپنا کام بنایا ہے بس اب میں تو صبر ہی کروں گا اور صبر کا انجام ہی اچھا ہے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے

جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى

پاس اکٹھے جمع فرما دیگا یقیناً وہی بڑا علم والا اور حکمت والا ہے ف ﴿۸۳﴾ اور یعقوبؑ نے شدت غم سے ان کی طرف سے رخ پھیر کر کہا کہ

عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

ہائے افسوس یوسفؑ پر کیا کچھ بیتی ہو گی اور روتے روتے غم میں ان کی آنکھیں سفید پڑ چکی تھیں اور غم میں گھل کر بگھل گئے تھے ﴿۸۴﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ

گھر کے لوگ بولے اللہ کی قسم تم تو یوسفؑ کا تذکرہ کرتے کرتے معلوم ہوتا ہے کہ گل جاؤ گے یا پھر اس حال

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

میں تمہارا دم ہی نکل جائے گا ﴿۸۵﴾ یعقوبؑ بولے میں تو اپنی بے قراری اور غم کا دکھڑا اللہ کے

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا

سامنے روتا ہوں اور میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔ ﴿۸۶﴾ اے میرے بیٹو جاؤ اور کھوج لگا کر

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ

یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہونا یقیناً کافر قوم کے سوا دوسرے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

لوگ اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوا کرتے۔ ﴿۸۷﴾ پھر جب یہ لوگ مصر میں داخل ہوئے تو یوسفؑ کے دربار

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ

میں عرضی پیش کی کہ اے عزیز مصر ہم سے اور ہمارے گھر والوں سے بھوک کی مصیبت کسی طرح نہیں ٹلتی اور بہت تھوڑی سی پونجی جو کسی کام کی نہیں ہم

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

اپنے ساتھ لائے ہیں آپ مہربانی فرما کر ہمیں پورا اناج دیجیے اور ہم پر خیرات کیجیے بے شک اللہ تعالیٰ خیرات دینے والوں کو بہت اچھی جزا عطا فرماتا ہے ﴿۸۸﴾

ف ۸۳ یعقوب علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ شاہی پیالے کی چوری کا یہ واقعہ بناوٹی ہے اور تم نے دل سے یہ واقعہ بنا کر اپنا کوئی کام نکالا ہے یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کی یہ بات اس قدر پر زور الفاظ میں اسلئے رد کر دی کہ انہیں یقین تھا کہ ان کا بیٹا کبھی چوری نہیں کر سکتا اور یہ بات غلط بھی نہیں تھی کیونکہ یوسف علیہ السلام نے شاہی پیالے کی چوری کا معاملہ بنا کر حکمت سے اپنے سگے بھائی کو مصر میں رکھ لیا تھا اور اس ترکیب سے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا کام بنالیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کی اس میں یہ مصلحت بھی رہی ہو کہ بھائیوں کے ہاتھوں جو حادثہ خود ان کے ساتھ پیش آیا تھا بنیامین اس سے محفوظ ہو جائیں دوسرے یہ کہ یعقوبؑ کو کسی حد تک یہ تسلی بھی رہے کہ کم از کم بنیامین کی جان تو سلامت ہے۔

ف ۸۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا یہ تیسرا سفر ہے پہلا جب اناج لینے گئے تھے اور گھر پر چھوٹے ہوئے ایک اور بھائی کا نام بتا کر ایک حصہ زیادہ لے آئے تھے دوسرا جب ایک بھائی شاہی پیمانہ کی چوری کے الزام میں پکڑا گیا تیسرا اب جبکہ بھوک سے نڈھال اور بیحد پریشان حال ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں خیرات مانگ رہے ہیں۔ بھائیوں کی بے بسی کی یہ حالت حضرت یوسف علیہ السلام سے دیکھی نہ گئی اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ میں یوسف ہوں جیسا کہ آگے کی آیت میں بیان ہے۔

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ

سامان سے یوسفؑ نے حاصل کر لیا اس طرح ہم نے یوسفؑ کو یہ تدبیر سمجھائی۔ جبکہ مصر کے شاہی قانون میں اس بات کی گنجائش نہ تھی کہ یوسفؑ اپنے

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ

بھائی کو بلا وجہ روک سکتے مگر اللہ نے جو چاہا راستہ نکال دیا ہم جس کو چاہتے ہیں فہم اور تدبیر دیکر درجات بلند فرماتے ہیں اور مخلوق میں ہر علم

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ

والے کے اوپر ایک علم والا موجود ہوتا ہے۔ (۷۶) قافلے کے سامان سے شاہی پیالہ مل جانے پر بھائی غصہ میں چڑھ کر بولے کہ اگر اس

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ

نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اسکے سگے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی یوسفؑ نے یہ بہتان سن کر جی تھام لیا اور دل میں چھپا کر کہا کہ ابھی تم بدتر مقام سے اونچے

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

نہیں اٹھ سکے اور جو کچھ تم بہتان باندھ رہے ہو اللہ کو اس کی حقیقت خوب معلوم ہے (۷۷) یوسفؑ کے بھائیوں نے عزیز مصر سے درخواست کی کہ حضور

لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

اس لڑکے کا باپ بہت بوڑھا ضعیف ہے آپ اس کی جگہ ہم میں سے جسے چاہیں گرفتار کر لیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ آپ نے ہم پر بہت احسان کیا ہے اور آپ بڑے نیک مزاج ہیں (۷۸)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ

یوسف نے کہا کہ اللہ پناہ میں رکھے ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو گرفتار نہیں کریں گے اگر ہم بھی ایسا کرنے لگے تو ہماری گنتی بھی

اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

ظالموں میں ہو گی۔ (۷۹) پھر جب یہ لوگ عزیز مصر سے رحم کی درخواست میں ناکام ہو کر مایوس ہو گئے تو الگ جمع ہو کر سب بھائی آپس میں مشورت کرنے بیٹھے تب

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمکو یاد نہیں رہا کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے نام کی گواہی لیکر اقرار لیا تھا کہ تم اپنے چھوٹے بھائی کو حفاظت سے صحیح سلامت واپس لے آؤ گے

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ

اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں ہم تم جو حرکت کر چکے ہیں وہ بھی ہم سب کو یاد ہے لیس میں تو اب اس ملک سے ہٹوں گا نہیں جب تک اباجان کی ناراضگی دور نہ ہو اور انکی طرف آنیکی اجازت

اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ

نہ مل جائے یا پھر اللہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہ فرما دے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اور سب سے بہتر فیصلہ فرمانیوالا صرف وہی ہے۔ (۸۰) بڑے نے یہ بھی کہا کہ میرا تو یہ مشورہ ہے کہ تم لوگ اباجان کے پاس واپس

فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ اباحضور آپکے بیٹے نے چوری کی تو ہم کیا کر سکتے تھے اور ہم نے تو صرف اسی کی گواہی دی تھی جو بات ہماری نگاہ کے سامنے تھی اور ہم نے بھائی کی حفاظت کا قول و قرار آپ سے کیا تھا حالات اسکے خلاف پڑ گئے

منزل ۳

سرکاری خیمے بھی لگتے ہوں گے اور شاہی شان و دبدبہ بھی خوب رہتا ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا شاہی پیمانہ جو مرصع اور بڑا قیمتی تھا اپنے سگے بھائی بنیامین کے تھیلے میں ڈلوا دیا تاکہ مصری قانون کے مطابق انہیں روکا جا سکے۔

ف ۷۴ خلاصہ یہ ہے کہ ہم تو مصر میں اناج لینے آئے، اور شاہِ مصر کی مہربانی کہ کم قیمت پر ہم کو اناج دیا کیا ہم اس ملک میں چوری کریں گے؟ اور ہم کبھی چوری کرنے والے نہیں یہ حضرت یوسف علیہ السلام سے وہی بھائی کہہ رہے ہیں جنہوں نے باپ کی بے خبری میں یوسف علیہ السلام کو چند درہم میں چوری چھپے بیچ ڈالا تھا جیسا کہ آیت نمبر ۲۰ میں آچکا ہے۔

ف ۷۶ مصر کے شاہی قانون کے خلاف خود عزیز مصر کسی کنعانی کو بلا وجہ روک لے یہ بات حضرت یوسفؑ کے مرتبہ کے خلاف تھی نیز بات کو کھول کر ظاہر کرنا کہ میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے کبھی خلاف بھی پڑ سکتا تھا کیونکہ اس وقت تک مصر کے سیاسی حالات ایسے نہ تھے کہ کسی پردیسی کنعانی کو مصر کے تختِ سلطنت پر براجمان دیکھ کر مصری عوام اور امراء میں ہلچل پیدا نہ ہو جاتی۔ آگے جب معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام تو اللہ کے نبی ہیں، تب مصری عوام کو حضرت سے بے پناہ عقیدت ہو گئی اور اب آگے یہ سوال نہ رہا کہ شام کے کسی دیہات کے ایک نوجوان کو جو برسوں قید میں رہا ہو بادشاہ کیسے قبول کر لیں بلکہ وہ تو فخر کرتے ہونگے کہ اب مصر کے شاہی تخت پر نورِ نبوت جگمگا رہا ہے۔

ع ۹ ۱۱ ۳

تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ

کو چاہیئے کہ صرف اللہ پر ہی بھروسہ کریں۔ ؎۶۷ جس طرح ان کے باپ نے حکم دیا تھا بیٹے اسطرح مصر

أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۖ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً

میں داخل ہوئے یعقوبؑ کے بس کی بات نہ تھی کہ اللہ کے کسی فیصلے سے اپنے بیٹوں کو بچا سکتے۔ بلکہ ان کے جی میں ایک آرزو تھی اپنے بچوں کو کسی ممکنہ

فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ

مصیبت سے بچانیکی، سو انہوں نے پوری کی، یقیناً یعقوبؑ ان لوگوں میں سے تھے جو ہمارے عطا کیے ہوئے خاص علم کے جاننے والے تھے مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ

بہت سے لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں، ؎۶۸ اور جب یعقوبؑ کے بیٹے قافلہ بنکر یوسفؑ کے سامنے حاضر ہوئے تو یوسفؑ نے بڑی خاطر کی اور چپکے

أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

سے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس تنہائی میں بلالیا اور کہا کہ میں تمہارا سگا بھائی یوسف ہوں یہ لوگ جو تم سے اچھا سلوک نہیں کرتے تو انکی ان حرکتوں سے رنج نہ کرنا ؎۶۹ یوسفؑ

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

نے جب ان کا سامان اسباب اناج بھر کر تیار کرا لیا تو پانی پینے کا شاہی پیمانہ اپنے سگے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا پھر ایک سرکاری

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا

افسر نے اعلان کیا کہ اے قافلہ والو تم چور معلوم ہوتے ہو۔ ؎۷۰ قافلہ والے یعنی برادرانِ یوسفؑ چونکتے ہو کر ان کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ تمہاری

تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ

کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ ؎۷۱ سپاہی بولے کہ ہم کو بادشاہ کا شاہی پیمانہ نہیں مل رہا اور ایک سرکاری افسر بولا کہ جو بھی ہمکو یہ پیمانہ لاکر دیگا اسکو ایک بھرتی اناج انعام میں دلاؤنگا اور

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ

اس انعام کو دینے کا ذمہ دار میں ہوں۔ ؎۷۲ قافلے والے بولے اللہ کی قسم یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے اور ہم لوگ چوری

وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا

کرنا جانتے ہی نہیں۔ ؎۷۳ سرکاری افسر بولے کہ اگر تم لوگ جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا تم کو کیا دینی چاہیئے۔ ؎۷۴ یوسفؑ کے

جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

بھائی جواب میں بولے کہ جس کے سامان میں آپ کا گمشدہ شاہی برتن مل جاوے وہی شخص اس کے بدلے میں گرفتار کرکے رکھ لیا جائے کہ وہی اس کا بدلہ ہے ہم تو ناانصاف

الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں، ؎۷۵ پھر تلاشی لینی شروع کی اور اپنے سگے بھائی کے سامان سے پہلے سب کی تلاشی لے لی پھر آخر میں یہ شاہی پیمانہ اپنے سگے بھائی کے

ف ۶۷۔ نبی زادے تھے روشن چہرے ڈیل ڈول کے بھی مضبوط اور پھر جتھے میں ایک ساتھ چلے اس لئے مصری فوج کہیں غلط فہمی سے انہیں چھاپہ مار سمجھ کر الجھ نہ پڑے یا کسی اور خطرے کے اندیشے سے حضرت یعقوبؑ نے تدبیر بتائی کہ سب کے سب ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا تاکہ کسی کی نگاہ میں نہ آجاؤ تقدیر میں جو لکھا ہے اسے تو ہونا ہے لیکن تدبیر کرنا منع نہیں اور اسباب کا بچاؤ بھی کر لینا چاہیئے مگر یہاں تقدیر سے ہی ایک واقعہ پیش آیا کہ بنیامین مصر میں روک لئے گئے جیسا کہ آگے آئیگا۔

ع ۸ / ۱۱ / ۲

ف ۶۹۔ مصر میں پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے سگے بھائی بنیامین کو خاص جگہ دی اور بہت اچھے سلوک سے پیش آئے تو دوسرے بھائیوں کو حسد ہوا کہ سفر میں ساتھ لاتے وقت باپ کی اجازت نہ تھی اور کسی طرح سمجھا بجھا کر لانے پر چلے تھے تو تھے ہی پھر بادشاہ کے دربار میں بنیامین کی یہ عزت دیکھی تو اور بھی بھڑک اٹھے ہوں گے۔

ف ۷۰۔ اناج کی تقسیم ہزاروں لوگوں کو قطار میں رکھکر ہوئی شاہی سواری سے حضرت یوسف علیہ السلام اپنی دیکھ ریکھ میں ہر ایک کو پورا اناج دیتے اور واجبی رقم بھی جو بہت تھوڑی ہوتی وصول فرماتے اس موقع پر اناج کی تقسیم کے وقت عزیز مصر کا سرکاری عملہ اور دفتر، اس محکمہ کے افسران سب حضرت یوسف علیہ السلام کے ماتحت ہوتے

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

رکھدو یہ اس لئے کیا کہ اپنی رقم کو وہ پہچان لیں اور جب یہ بھائی اپنے گھر بار میں جا پہنچیں تو پھر واپس یہاں آنے کو ان کا جی

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

چاہے گا۔ (٦٢) جب یوسفؑ کے بھائی غلّہ لیکر اپنے باپ کے پاس پہنچ گئے تو بولے کہ ابّا جان ہم پر اناج ملنے کی پابندی لگ گئی ہے اس لئے آپ

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

ہمارے بھائی کو اگلے سفر میں ہمارے ساتھ ضرور بھیجے، تب ہم اناج لاسکیں گے اور ضرور اپنے بھائی کی خوب اچھی طرح حفاظت کریں گے (٦٣) تب یعقوبؑ نے اپنے

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ

بیٹوں سے کہا کہ بس رہنے دو جیسے پہلے میں نے اس کے بھائی کے بارے میں تمہاری بات پر بھروسہ کیا تھا کیا اب پھر ویسے ہی تمہاری بات کا یقین کر لوں؟ بہتر

خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

حفاظت کرنیوالا تو بس صرف اللہ ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ف (٦٤) پھر جب یوسف کے بھائیوں نے اپنے اسباب سامان کھولے تو کیا

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ

دیکھتے ہیں کہ انکی تمام پونجی بھی اناج کے ساتھ واپس کر دی گئی ہے تب خوش ہو کر باپ سے بول پڑے کہ ابّا جان اب ہمیں اور کیا چاہیئے؟ یہ دیکھئے اناج کیلئے مصر میں ہم نے جو رقم

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

جمع کرائی تھی وہ بھی ہمیں واپس کر دی گئی اب تو ہمیں اپنے گھر بار والوں کیلئے اناج لینے اور بھی جانا تو پڑیگا ہی ہم اپنے بھائی کی خوب اچھی طرح حفاظت اور دیکھ بھال کریں گے یہ اناج تو

بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

تھوڑی مدت ہی چلیگا اپنے بھائی کو بھیجکر ہم ایک بھرتی اناج اور بھی زیادہ لاسکیں گے (٦٥) یعقوبؑ نے کہا کہ میں تو ہرگز اس کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم اللہ کو گواہ

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ

بنا کر پکا وعدہ کرو کہ اسے تم ضرور واپس لاؤ گے ہاں اگر کہیں تم کو گھیر لیا جائے تو اور بات ہے پھر جب سب بیٹوں نے قول و قرار کیا

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ

تو بولے کہ ہم نے جو بات کہی ہے اس پر اللہ کو وکیل بناتے ہیں۔ ف (٦٦) اور کہا کہ اے میرے بیٹو!

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ

سب کے سب ایک ہی دروازے سے شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا، میری طاقت نہیں کہ تم کو کسی چیز

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ

میں بھی اللہ کے کسی فیصلے سے بچا سکوں حکم تو بس اسی ایک اللہ کا چلتا ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور تمام بھروسہ کرنے والوں

ف ٦٤ حضرت یعقوبؑ کو پھر کھٹکا ہوا کہ اب کی بار یوسفؑ سے بھائی کو لیجانے کی کچھ چال بیٹوں نے چلی ہے ادھر بھائیوں کا دل صاف تھا کوئی چال نہیں تھی البتہ ایک بھائی کا نام لکھا کر سرکاری خزانے سے اناج لے آئے تھے اب اس بھائی کو عزیز مصر کے پاس حاضر کرنا ضروری تھا لیکن نبی کی بات اور اس کے دل کا کھٹکا وزن دار ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو یوسفؑ کی تدبیر ضرور تھی کہ کسی طرح اپنے بھائی بنیامین کو مصر طلب کریں۔

ف ٦٥ بھائیوں نے جلد بازی میں ...پنے باپ سے کہدیا کہ یوسفؑ کے بھائی ...یامین کو اب کی بار آپ بھیجیں گے ...غلّہ ملے گا ورنہ نہیں لیکن حضرت ...قوبؑ نے قبول نہیں کیا آخر بھائی لوگ ...ال کھول کر گھر میں اناج رکھنے ...ھانے میں لگ گئے کیا دیکھتے ہیں ... اناج کی جو تھوڑی سی رقم عزیز ...صر نے برائے نام لوگوں پر لازم ...تھی وہ بھی ان کے سامان میں ...ں رکھوادی گئی یہ تدبیر حضرت ...فؑ کی تھی لیکن اس سے بھائیوں ...مت بڑھی کہ اب اپنے باپ کو ...راضی کرنے کی کوشش کریں،

ف ٦٦ جب ہر جگہ قحط پڑا اس کا ...نعان میں آلِ یعقوب پر بھی خوب ...ناج کی تنگی ادھر حضرت یعقوبؑ ...ر بھی کافی ہو گئی تھی تمام جوان بیٹے ...ر کر رہے ہیں کہ بنیامین کو بھیجو ...حضرت کا جی نہیں چاہتا تھا مگر ...کے ساتھ پونجی واپس دیکھی اور ...الے حالات کی مجبوری اور اناج کی ...رت کے تحت بنیامین کو اس دوسرے ...ساتھ کر دینا پڑا مگر تمام فرزندوں ...ں پکا قول و قرار لیا تب بنیامین ...نے کی اجازت دی۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

میں نے اپنے جی کو بَری نہیں بتلایا بیشک نفس تو بُرائی کیلئے اکساتا ہے مگر وہی برائی سے بچ سکے جس پر میرا رب رحم فرمادے، یقیناً میرا

رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ

پروردگار بڑا مغفرت فرمانیوالا اور بڑا مہربان ہے ف ﴿۵۳﴾ اور بادشاہ نے کہا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ میں اپنے کاموں کو انجام دینے کیلئے اُسے ایک خاص درجے پر

لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

مقرر کرنا چاہتا ہوں، پھر جب یوسفؑ دربار میں آئے، بادشاہ سے بات چیت کی تو یوسفؑ کی قابلیت دیکھکر بادشاہ نے کہا آج سے دربار میں تمکو بڑا عزت والا اور اختیار والا مقام ہے اور تمہاری امانتداری پر ہمیں پورا بھروسہ ہے ﴿۵۴﴾ یوسفؑ

اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

نے بادشاہ سے کہا کہ آپ اس ملک کے خزانے کی ذمہ داری مجھے سونپ دیجئے میں اسکی حفاظت کرنے کا طریقہ خوب جانتا ہوں۔ ف ﴿۵۵﴾ اس طرح ہم نے تدبیر

مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيۡبُ

فرماکر یوسفؑ کو اس ملک میں بااختیار بناکر ان کے قدم جما دیئے، انکی مرضی کے مطابق پورے ملک میں تمام جگہ ان کا اقتدار قائم ہوگیا، ہم جس پر

بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ

چاہتے ہیں اپنی رحمت کا پورا سایہ ڈالدیتے ہیں اور نیکی اور احسان کرنیوالوں کے اجروثواب کو ہم کبھی اکارت نہیں ہونے دیتے ﴿۵۶﴾ اور آگے آخرت کا اجروثواب

الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخۡوَةُ

تو دنیا کے اجروثواب سے بہت ہی بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان پر جمے رہے اور اللہ کی ناپسند باتوں سے بچتے رہے۔ ﴿۵۷﴾ اور یوسفؑ کے بھائی مصر میں آئے جب

يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا

اناج لینے کو یوسفؑ کے دربار میں قطار میں داخل ہوئے یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا اور یہ لوگ انجان تھے ﴿۵۸﴾ اور جب

جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِيۡكُمۡ ۚ اَلَا

یوسفؑ نے ان کا سامان اسباب اناج سے بھر کر تیار کرادیا تو ان سے کہا کہ اپنے سوتیلے بھائی کو جو تمہارے باپ کے پاس ہے لیے بھی اب کی بار

تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡكَيۡلَ وَاَنَا خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ

آؤ گے تو ساتھ لیتے آنا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے بھرپور غلہ دیا اور اچھی طرح مہمان نوازی بھی کی ہے، ﴿۵۹﴾ پھر اگر اس بھائی کو میرے پاس لاکر

بِهٖ فَلَا كَيۡلَ لَكُمۡ عِنۡدِیۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ

نہیں دکھاؤ گے تو میری حکومت میں تمکو اناج بھی نہ ملے گا اور میرے پاس بھی تم نہ آنا۔ ﴿۶۰﴾ بھائی بولے ہم ابا جان کو سمجھا بجھاکر اس بھائی کو

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتۡيٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ

لے آئیں گے اور یہ کام ہم کرکے رہیں گے۔ ﴿۶۱﴾ اور یوسفؑ نے اپنے کارکنوں کو حکم دیا کہ ان کی جمع کی ہوئی پونجی انکے سامان میں واپس

ف ۵۳ بعض مفسرین کے نزدیک یہ قول حضرت یوسفؑ کا ہے لیکن دوسرے مفسرین کچھ ایسے بھی ہیں جن کا یہ کہنا ہے کہ یہ قول بیگم عزیز کا ہے، ہمارے خیال میں یہ دوسری بات زیادہ مناسب ہے کہ بیگم عزیز نے اپنے نفس کو بَری نہیں بتایا کہ نفس تو برائی کا حکم دیتا ہے۔

ف ۵۵ شاہی دربار میں بات چیت کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے جوہر کھلے اور بادشاہ کو یہ احساس ہوا کہ ملک میں قانون، انصاف، مالیات اور محصول کی افراتفری بچانے کے لئے کسی باوقار اور امانتدار وزیر کے فرائض صرف یہی شخص ادا کرسکتا ہے اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مکین اور امین کا خطاب دیا۔

ع ۷ / ۸ / ۱

مکین عربی میں اس بااختیار شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس قانون کو نافذ کرنے کا اختیار ہو انگریزی میں اسے SOVEREIGNTY کہتے ہیں۔ امین کے معنی ہیں امانت دار۔ قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رسولؐ امین کا لفظ استعمال ہوا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے جب دیکھا کہ بادشاہ اس قدر متاثر ہے تو بادشاہ سے فرمایا کہ ان عہدوں کے ساتھ مجھے تمام خزانوں پر بھی مکمل اختیار دیا جائے تاکہ قانونی قوت کے ساتھ مالی طاقت کا استعمال کرکے ملک کے معاملات کی اصلاح کرنے میں مجھے آسانی ہو "خزائن الارض" کے تحت موجودہ اصطلاح کے مطابق وزارت مالیات وزارتِ قانون، وزارتِ خزانہ اور اس قسم کے تمام شعبے آجاتے ہیں۔

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا

لوگوں کو معلوم ہو جاوے۔ (۴۶) یوسفؑ نے اسکی بات سنکر خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ تمہیں سات سال تک مسلسل خوب محنت کے ساتھ کھیتی

حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

باڑی کرنا ضروری ہوگا پھر تم جو اناج کاٹو اسکا بالیوں ہی میں ذخیرہ جمع رکھنا مگر کھانے کیلئے جو لگے وہ تھوڑا تھوڑا ہی استعمال کرنا (۴۷) پھر اسکے

يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ

بعد سات سال سخت آدیں گے جن میں بہت بڑا قحط اور آکال پڑیگا اور ایسا ہو سکتا ہیکہ پہلے سات سال میں جو ذخیرہ تم نے جمع کر رکھا ہوگا آنیوالے دوسرے سات سال

لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

جو اناج کی بھاری تنگی کے ہونگے وہ سارا ذخیرہ کھا کر برابر کر دیں گے ہاں مگر بیج کیلئے تھوڑا بچا کر رکھا ہوگا تو اور بات ہے (۴۸) پھر اسکے بعد ایک سال ایسا آویگا جس میں لوگوں کی فریاد قبول کرلی

عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

جاویگی اور بہت اچھی بارش ہوگی جس کی پیداوار سے لوگ خوب رس نچوڑیں گے، (۴۹) اپنے خواب کی یہ تعبیر سنکر بادشاہ

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ

نے فوراً حکم جاری کیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ پس جیسے ہی بادشاہ کا قاصد یوسفؑ کو دربار میں لانے کیلئے جیل خانے پہنچا یوسفؑ

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ

نے اس سے کہا اپنے بادشاہ کے پاس واپس چلے جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال بنا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے، بیشک

رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ

میرا پروردگار انکے فریب کو خوب جانتا ہے۔ (۵۰) جب بادشاہ نے ان عورتوں کو بلا کر پوچھا کہ اس وقت کیا واقعات پیش آئے جب تم نے

عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ

ایسی حرکتیں کر کے یوسف کو پھسلانا چاہا تھا کہ اسکا جی ڈگمگا جائے تب ان عورتوں نے کہا بزرگی تو بس اللہ کیلئے ہے یوسف میں ہم نے برائی کی طرف کوئی

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ

جھکاؤ نہیں دیکھا تب بیگم عزیز بھی بھرے مجمع میں بول اٹھیں کہ جب سچی بات ظاہر ہو ہی گئی ہے تو میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ یوسف پاکدامنی میں سچے ثابت رہے یوسف کا

عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

دل بے قابو ہو جاوے اسکے لیے میں نے ہی انہیں پھسلانے کی کوشش کی تھی مگر وہ ہر وقت بچتے رہے۔ (۵۱) اس بات کا خلاصہ اسلیے کیا گیا کہ عزیز مصر کو معلوم

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

ہو جاوے کہ میں نے اسکی پیٹھ کے پیچھے کوئی خیانت نہیں کی اور یہ بات بھی سب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا، (۵۲)

ف ۴۷-۴۸ خواب کی ایسی بھاری انتظامی تدبیر کی تفصیلات سن کر پوچھنے والے کیلئے ممکن نہیں رہا کہ اس تعبیر کو وہ اپنی شخصیت کو نمایاں کرنے کیلئے استعمال کر سکے، مجبوراً اسے بادشاہ کے حضور بھرے دربار میں خواب کی تعبیر بتا کر حضرت یوسف علیہ السلام کا تعارف کرانا ضروری ہو گیا،

ف ۴۹ سات سال پورے انتظام کے ساتھ بامشقت کھیتی کی اور اسکے بعد میں سات سال خشک سالی کے اور بھیانک تنگی کے بعد پندرہویں سال عوام کو راحت ہوگی اور ان کی فریاد کو اللہ قبول فرمائے گا اور اس پندرہویں سال میں ایسی بابرکت بارش ہوگی جس میں اناج کی بھرپور پیداوار ہوگی ساتھ ہی گنا پھل فروٹ کا لوگ اچھی طرح رس نچوڑیں گے اور تیل کے بیج نچوڑ کر روغن دار غذا بھی بڑی تعداد میں حاصل کر سکیں گے اور کسی چیز کی کمی نہ رہے گی۔

۶ ع ۷ ۱۶

ف ۵۰ شاہی دربار کا افسر رہائی کا پروانہ لیکر یوسف علیہ السلام کو دربار میں لانے کیلئے جیل خانے میں گیا، لیکن حضرت یوسفؑ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا اور کہا کہ جب تک مجھ پر لگائے گئے الزام کی تحقیق ہو کر مجھے بے گناہ تسلیم نہ کیا جائیگا، میں شاہی دربار میں آنے کیلئے تیار نہیں یہاں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ حضرت یوسفؑ پر جھوٹا الزام لگانے میں پہل تو بیگم عزیز نے کی تھی اور پورا طوفان تو انہی نے کھڑا کیا تھا جب شہر کے بڑے بڑے لوگوں کی بہو بیٹیوں میں بیگم عزیز کی اخلاقی پستی کا چرچا ہوا تو اس نے ایک بڑی زبردست دعوت کی جیسا کہ آیت ۳۱ میں آچکا ہے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
بات کو نہیں جانتے، (۴۰) اے بندی خانہ کے ساتھیو تم دونوں میں سے ایک جو ہوگا وہ اپنے آقا کو شراب پلانے کی ملازمت پر

خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ
رہیگا اور دوسرا جو ہوگا اس کو سولی دیجائیگی پھر پرندے اسکے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے تم نے جو بات مجھ سے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
پوچھی تھی اس کا انجام اس طرح سامنے آئے گا۔ ف (۴۱) ان دونوں میں سے اس شخص سے جس کے بارے میں

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
یوسف ؑ کا گمان تھا کہ یہ نجات پا جائیگا، یوسف ؑ نے فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کیجیو مگر اس نجات پانیوالے آدمی کو شیطان نے یہ بات بھلادی

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ
کہ وہ بادشاہ کے پاس یوسف ؑ کا تذکرہ کرے بس پھر کیا تھا کئی برس یوسف اور بھی جیل میں رہے (۴۲) اور بادشاہ نے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
موٹی تگڑی گائیں ہیں اور انہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا جاتی ہیں اور اناج کی سات بالیاں ہری ہیں اور دوسری سات

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
بالیاں سوکھی ہیں اے اہل دربار اگر تم خواب کی تعبیر کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو تو میرے اس

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
خواب کا خلاصہ بتلاؤ۔ (۴۳) دربار کے لوگ بولے پریشان خیالات آنے سے ایسا ہوا ہوگا اور ہم خیالی پریشانی

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ (۴۴) تب اچانک وہ شخص بول پڑا جو یوسف ؑ کے ساتھ جیل خانہ کے دو قیدیوں میں سے ایک تھا اب اسے بڑی مدت کے

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
بعد یوسف کا خیال آیا اس نے دربار میں کہا کہ میں تمہیں اس خواب کی تعبیر کی خبر دے سکتا ہوں مجھے فوراً انکی اجازت دی جائے (۴۵) جیل خانے میں پہنچکر اس نے حضرت یوسف ؑ کو آواز

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
دی کہ اے میرے سچے دوست ہمیں ایک خواب کا خلاصہ بتایئے کہ سات گائیں ہیں خوب موٹی تگڑی اور انکو سات دبلی ادھ مری گائیں

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
کھا گئیں اور سات بالیاں ہیں سبز ہری بھری اور دوسری سات سوکھی ساکھی، آپ اس خواب کی تعبیر بتلادیں تاکہ لوگوں کے پاس جلد جاکر بیان کروں کہ

ف ۳۸ کنوئیں میں ڈالے جانے سے لیکر جیل خانے کی زندگی تک حضرت یوسف علیہ السلام نے پہلی بار اپنا تعارف کرایا کہ میں ملت ابراہیم ؑ کا داعی ہوں اور اس دعوت کو میرے دادا اسحاق ؑ و باپ یعقوب ؑ بھی برابر جاری فرماتے رہے کسی انسان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بتلائے اور لوگوں کو یہ کیا ہوگیا ہے کہ اللہ نے تو انہیں اپنے سوا کسی کا بندہ نہیں بنایا، اور شرک سے منع کر کے اللہ کے سوا تمام کی بندگی سے چھٹکارا دلایا اتنے بڑے فضل پر بھی انسان شکر نہ کرے تو یہ اس کی بڑی بدنصیبی کہی جائیگی آج بھی جو لوگ اللہ کی وحدانیت اور تنہا اسکی بندگی سے کتراتے ہیں وہ ہزاروں ہزار خیالی معبودوں کے چکر میں شرک کی گندگی میں لت پت ہیں ان کے جیسا ناشکرا کوئی نہیں۔

ع ۵ / ۷ / ۱۵

ف ۴۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے پہلے تو قیدخانے کے اپنے رفیقوں کو خالص توحید کی دعوت دی اور بعد میں انکے خوابوں کی تعبیر بھی بتادی لیکن یہ نہ کہا کہ تو بادشاہ کی ملازمت پر برقرار رہیگا اور تجھ کو پھانسی دی جائیگی اشارے سے فرمایا کہ صاحبو! ایک کا حال یہ ہوگا اور دوسرے کا یہ حال ہوگا حضرت یوسف ؑ کی اخلاقی تعلیم کا ایک موثر طریقہ سامنے آیا دوسری بات یہ سمجھنے کی ہے کہ شاید اہل مصر مجرموں کو پھانسی دینے کے بعد انکی لاشوں کو وارثوں کے حوالے نہ کرتے ہونگے بلکہ کسی میدان یا جنگل میں پھینک دیتے ہونگے کہ مجرموں کی لاشوں کو چیل، کوّے اور گدھ وغیرہ نوچ نوچ کر کھا جائیں۔

أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا

نے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرا بولا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا کہ اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور اڑتے

تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾

پرندے اس میں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں یوسف ہم تم کو بہت نیک اور بھلے لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں ہمکو اسکا خلاصہ اور تعبیر بتا دو، ۳۶

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

یوسف نے فرمایا کہ یہاں جو قید میں تمہیں کھانا ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا

يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

میرے پروردگار نے مجھے جو سکھایا ہے اسی علم کا ایک حصہ ہے بھائیو سن لو میں نے اس قوم کی ملت کو چھوڑ دیا ہے جو

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

اللہ پر ایمان سے ہٹ گئی ہے اور آخرت کے انکاری ہو گئے ہیں۔ ف ۳۷ میں نے تو ملتِ ابراہیم کی

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ

اتباع کر لی ہے جس کی دعوت میرے باپ دادا ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ نے جاری فرمائی ہماری شان کے خلاف ہے

بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک بتلائیں یہ اللہ کا ہم پر اور لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے لیکن اکثر لوگ اللہ

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ

کی اتنی بڑی نعمت کا شکر بھی ادا نہیں کرتے۔ ف ۳۸ قیدخانے کے لیے میرے ساتھیو! بہت سے الگ

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ

الگ رب کو ماننا اچھا یا ایک اکیلے اللہ کو ماننا اچھا جو ہر طرح سے زبردست معبود ہے؟ ۳۹ یہ جو اللہ کے سوا تم دوسروں کی

دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ

عبادت کرتے ہو یہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے گھڑ لیے ہیں اور تمہارے باپ دادوں نے بھی یہی کچھ کیا تھا جس پر اللہ

اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا

نے کوئی دلیل نہیں اتاری خبردار ہو جاؤ کہ حکم تو صرف اکیلے اللہ کا ہے اور اسی نے یہ حکم دیا ہے کہ ایک اللہ

إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

کے سوا کسی کی بھی بندگی نہ کرو، یہی دین ہے جس سے مضبوط بندوبست قائم ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ اس سیدھی

ہی نہیں ڈالے جاتے بلکہ قانون کی کمزوری انسانی علم کی کمی اور منصف کی نادانی یا حاکم کے ظلم سے بہت سے بے گناہ بھی جیل میں ڈال دیے جاتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام جب قید میں گئے تو دو ملزم اور بھی داخل ہوئے ان میں سے ایک بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا نانبائی یعنی باورچی خانہ کا ذمہ دار تھا ان دونوں پر بادشاہ کو زہر دیکر مار ڈالنے کا الزام تھا۔

ف ۳۷ معلوم ہوا کہ مصری حکومت نے جیل خانہ میں قیدیوں کو کھانا دینے کا انتظام بھی رکھا تھا اور آج تک یہ سلسلہ چلا آرہا ہے کہ جیل خانے میں قیدیوں کو کھانا دینے کا وقت مقرر ہوتا ہے، پھر یوسف علیہ السلام سے جب قیدیوں نے اپنے خواب بیان کئے اور تعبیر پوچھی تو اول حضرت یوسفؑ نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ کھانے کے وقت جب جیل کے کارکن تمہارے لیے کھانا لائیں گے اس سے پہلے میں تمہارے خواب کی تعبیر بتلا دوں گا تعبیر اسی وقت اسلئے نہیں بتائی کہ حضرت یوسف علیہ السلام انکو پہلے پہل اللہ کی توحید کا درس دینا چاہتے تھے تاکہ ایمان لانے کے لیے ان قیدیوں کو ذہنی طور پر تیار کیا جاسکے اور بعد میں خواب کی تعبیر بتا دی اس طرح بڑی حکمت سے حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ کی توحید کی انہیں معرفت کرادی اور شرک کی گندگیاں اور غیر اللہ کی بندگی سے انسانیت کا جو نقصان ہے اس سے واقف کرادیا آگے کی آیتیں ہر زمانے کے داعیٔ حق کے لئے اللہ کی طرف بلانے کے لئے ایک پر حکمت نمونہ ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے پیش فرمایا۔

فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

ھرانوں کی بیگمات میں بات پھیل گئی کہ بیگم عزیز تو اپنے غلام پر جی جان سے فدا ہو کر اسکے پیچھے پڑ گئی ہے اب اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ غلام کی

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

ت اسکے دل میں گھر کر گئی ہے ہم تو اسے کھلی ہوئی غلطی میں دیکھ رہی ہیں۔ ﴿۳۰﴾ بیگم عزیز نے جب ان کے چرچے سنے تو غصہ سے بپھر گئی اور

اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا

ڑی بڑی بیگمات کو ایک دعوت پر بلایا اور مسند تکیوں سے محفل سجائی اور ہر ایک کے ہاتھ میں چاقو چھری دیدی اور یوسفؑ سے بولی

وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ

ہ ذرا ان کے سامنے بھی آجا بس کیا تھا۔ جیسے ہی دعوت میں آئی ہوئی عورتوں نے یوسف کو دیکھا بہت حیران رہ گئیں اور اپنے ہاتھ

وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ

خمی کرلئے اور بول اٹھیں کہ بزرگ تو بس صرف اللہ ہے مگر یہ کوئی آدمی نہیں بلکہ یہ تو کوئی نورانی فرشتہ ہے ﴿۳۱﴾ تب عزیز

فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

کی بیوی بولی کہ یہی وہ جوان ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے طعنہ دیا تھا ہاں یہ بات سچ ہے کہ میں نے اس کے سامنے

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ

پنا مطلب ظاہر کیا تھا مگر اس نے اپنے آپکو بچائے رکھا اور اگر اب بھی یہ میری بات نہیں مانیگا تو پھر ضرور اسے جیل خانہ میں ڈال کر

الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ

بے عزت کیا جائیگا۔ ﴿۳۲﴾ تب یوسف نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے بچنے کیلئے مجھے جیل خانہ

وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

ہی زیادہ اچھا رہیگا اور اگر تو نے مجھے انکے فریب سے نہیں بچایا تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔ ﴿۳۳﴾

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

ب اس کے ربنے یوسفؑ کی دعا قبول فرمالی اور ان عورتوں کے فریب سے یوسف کو بچالیا بے شک وہ دعا کا سننے والا اور حالات کا جاننے

الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى

والا ہے۔ ﴿۳۴﴾ پھر بہ کچھ نشانیاں دیکھنے کے بعد حاکم لوگوں کو یہ سوجھا کہ ایک مدت تک یوسف کو قید میں ڈالنا ہی ٹھیک

حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ

ہے گا۔ ﴿۳۵﴾ اور یوسف جب قیدخانہ میں تھے تو اسی زمانہ میں دو نوجوان ان کے ساتھ جیل میں داخل ہوئے ان میں سے ایک

منزل ۳

ف ۳۱ ایسی باتیں چھپتی نہیں، بیگم عزیز کی بدنامی کے چرچے خوب پھیلے کہ یہ تو اپنے غلام پر عاشق ہے یہ سن کر اس نے مصر کی بڑی بڑی بیگمات کے لیے دعوت کا انتظام کیا عین کھانے کے موقعہ پر بھری مجلس میں جبکہ گدی تکیوں پر بیٹھی عورتیں چھری کانٹوں سے کھانے میں مصروف تھیں حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ذرا ان کے سامنے سے گذر جاؤ۔ جیسے ہی یوسف علیہ السلام ان کے سامنے سے نظریں نیچے کئے ہوئے گذرے ان بیگمات نے مارے حیرت کے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے، معلوم ہوا کہ مصری تمدن میں آج سے ہزاروں سال پہلے کھانے میں چھری کانٹوں کا رواج ہو گا۔

ف ۳۳ اب تک صرف بیگم عزیز ہی عاشق تھی لیکن اب تو بڑے گھر کی بیگمات بھی حضرت یوسفؑ کے پیچھے پڑ گئیں اسلئے یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ کہیں انکے فریب میں آگیا تو نادانی کا کام کر بیٹھوں گا یہاں سے چھٹکارا ملے تو جیل خانہ میں ہی زیادہ عافیت ہو گی کہ گناہ سے تو بچ جاؤں گا۔

ف ۳۵ معلوم ہوتا ہے کہ بیگم عزیز اور مصر کے پایہ تخت کی بڑے گھرانے کی عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہو کر شاید دیوانگی کی حرکتیں کرنے لگی ہوں جیسے آہیں بھرنا اور عشقیہ گیت گانا وغیرہ، تب حاکم لوگوں کو یہ سوجھا کہ بڑی بڑی بیگمات کو بدنامی سے بچانے اور یوسف علیہ السلام کو انکی نگاہ سے ہٹا کر قید میں ڈال دینا ہی اس مصیبت کا علاج ہے کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے۔

نرالی ہے عدالت مدعی خود جسکے قاضی ہیں
یہاں جرم خطا نکلے چھوڑا نہیں جاتا

ع ۴ ۱۴ ۶

ف ۳۶ جیل خانہ میں سب چور، بدمعاش، ڈاکو اور مجرم

بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ

پھسلانے لگی اور ڈورے ڈالنے لگی کہ یوسف کا جی ڈھلک جائے اور دروازے بند کر کے بولی کہ یوسف آجا جو کچھ ہے سب تیرے

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

لئے ہے یوسف بولے اللہ کی پناہ وہ میرا رب ہے مجھے اس نے اب تک اچھی طرح رکھا ہے اور ظالم لوگوں کو وہ کامیاب نہیں ہونے دیتا ﴿٢٣﴾

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ

اس عورت نے یوسف کے ساتھ ارادہ کر لیا تھا اور یوسف اگر اپنے رب کی دلیل اور حجت سے واقف نہ ہوتے تو ان کا

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿٢٤﴾

بھی ارادہ ہو جاتا اسطرح ہم نے یوسف کو برائی اور بے حیائی کے کام سے بچالیا بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔ ﴿٢٤﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا

دروازے کی طرف یوسف آگے اور عورت پیچھے دوڑی اور یوسف کی قمیص عورت نے پیچھے سے کھینچ کر پھاڑ دی اس بھاگ دوڑ میں جیسے ہی دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو عورت کے شوہر کو موجود پایا

الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

بیگم عزیز بولی اسکے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے اس آدمی کیلئے جو تیری گھر والی کے ساتھ برا ارادہ کرے کہ بس اسے جیل خانہ میں بند کیا جائے یا پھر کوئی سخت سے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

سخت سزا دی جائے۔ ﴿٢٥﴾ یوسف نے کہا کہ اسی نے مجھے پھسلانا چاہا اور کوشش کی کہ میرا جی اس کی طرف لگ جائے اور اسی وقت

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ

عورت کے رشتہ والوں میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہو تو یہ عورت سچی ہے

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

اور وہ جھوٹا ہے۔ ﴿٢٦﴾ اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو عورت جھوٹی ہے اور

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

یوسف سچا ہے۔ ﴿٢٧﴾ جب عزیز مصر نے دیکھا کہ یوسف کی قمیص تو پیچھے سے پھٹی ہے تب بولا کہ تم عورتوں

مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ﴿٢٨﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ

کا یہ فریب ہے اور تمہاری چالاکی بڑی غضب کی ہے۔ ﴿٢٨﴾ ف پھر کہا گیا کہ یوسف اب اس بات کو نظر انداز کر دو اور

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿٢٩﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ

اے بیگم عزیز تم اپنے قصور کی معافی مانگ لو یقیناً بھول اور خطا تو تمہاری ہے۔ ف ﴿٢٩﴾ راجدھانی میں شہر کے بڑے

ف ٢٨ دروازہ جو کھلا تو بیگم عزیز نے شوہر کو دروازے پر کھڑا پایا بس کیا تھا عشق کا سارا نشہ اتر گیا، بات بڑی خطرناک اور گمبھیر ہو گئی تھی اور بیگم عزیز نے خود کو اپنے شوہر کے سامنے سرخرو اور بے خطا ثابت کرنے کے لئے بوکھلاہٹ میں کہا تمہاری بیوی کے ساتھ جو برائی کا ارادہ کرے اسے جیل بھیجنا چاہیے یا کوئی اور سخت سزا دینی چاہیے۔ جمع کی ضمیر سے مرد کے غصہ کی شدت کا اظہار ہوتا ہے، گویا اس کی بیوی کی اس کجروی نے صرف اسکو ہی نہیں بلکہ پوری جنس عورت کو اس کی نگاہوں میں فریب کار اور مکار بنا دیا تھا عزیز مصر کی یہ بات کہ تم عورتوں کا فریب بڑا زبردست ہوتا ہے یہ عزیز مصر کا قول ہے، قرآن کا اپنا بیان یا اصول نہیں بلکہ قرآن نے تو شاہ مصر کے نائب کا قول جو قصہ کا اہم جز ہے، نقل کیا ہے۔

ف ٢٩ بڑے گھرانے کی بیوی کا معاملہ تھا گھر کے گھر میں رفع دفع کرنے کے لئے راج محل میں ہی بڑے بوڑھوں نے بیچ بچاؤ میں یوسف ؑ کو سمجھایا کہ اب جانے دو جو کچھ تہمت تم پر لگی اس میں تم بے قصور ہو اور عورت سے کہا گیا کہ معافی مانگ کر بات ختم کر دی جائے۔

ع ٣
٩
١٣

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

بولے اباجان ہم جب گئے تو ایک دوسرے سے آگے نکل جاتے کی دوڑ میں لگے اور اپنے سامان کے پاس یوسف کو چھوڑ گئے

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور اب تو آپ ہماری بات پر بھروسہ نہیں کریں گے اگرچہ ہم کتنے ہی سچے ہوں۔ (۱۷)

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور یوسف کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے یعقوب نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ تم نے ایک من گھڑت بات بنالی ہے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

بس اب تو صرف ایسا صبر چاہیئے جسمیں شکایت کا نام نہ ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس پر تو اللہ کی مدد کے بغیر دھیرج حاصل نہیں ہو سکتی (۱۸)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ کا گذر وہاں سے ہوا تو انہوں نے اپنے پنہارے کو بھیجا کہ وہ پانی لائے جیسے ہی اس نے اپنا ڈول کنوئیں میں ڈالا پکار اٹھا کہ بشارت

هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

ہو بشارت ہو یہ تو بڑا اچھا لڑکا ہاتھ آگیا اور قافلے والے یوسف کو مال کمانے کی غرض سے پونجی کی طرح چھپا کر چلتے بنے اور انکے کام سے اللہ واقف تھا (۱۹) اور

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع

انھوں نے یوسف کو بہت کم قیمت پر یعنی گنتی کے چند درہم میں قافلہ والوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ان کے دل میں یوسف کی کچھ زیادہ قدر نہ تھی۔ ف (۲۰)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

اس کے بعد جب مصر میں یوسف کو بیچا گیا تو ان کو خریدنے والے نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو خوب عزت اکرام کے ساتھ اپنی دیکھ

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫

بھال میں رکھنا بہت ممکن ہے کہ آگے یہ لڑکا ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہو یا ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں گے اور اس طرح ہم نے ملک مصر میں

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

یوسف کے قدم جما دیئے اور ہم نے یوسف کو اپنی تربیت میں خواب کی تعبیر کے ذریعہ حقیقت کی گہرائی کا علم عطا فرمایا اللہ اپنے حکم کو جاری

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

کرنے میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ اس بات سے ناواقف ہیں، ف (۲۱) اور جب یوسف اپنی بھری جوانی کو پہنچ گئے تو ہم نے انکو دانشمندی اور علم

وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ

عطا فرمایا اور ہمارا تو یہ دستور ہے کہ نیکی کرنے والوں کو ہم خوب اچھی طرح جزا دیا کرتے ہیں (۲۲) اور جس عورت کے گھر میں یوسف کو رکھا گیا تھا وہی انکو

منزل ۳

ف ۲۰ شاید یوسفؑ کی خبر لینے صبح پھر آئے ہوں گے اور قافلہ والوں کا پیچھا کرکے یوسف پر اپنا حق بتا رہے ہونگے اس اختلاف میں آخر یہ طے ہوا کہ ۱۸ درہم یعنی آج کے حساب سے چار روپے پچاس پیسے میں بیچ ڈالا اب قافلہ والوں کو یوسف پر حق ملکیت حاصل ہو گیا اور بھائی لوگ ساڑھے چار روپے لیکر چلتے بنے اور نو بھائیوں نے دو دو پاؤلیاں تقسیم کرلیں ایک بھائی نے کچھ نہ لیا ان کو زیادہ قیمت لینے کی فکر بھی نہیں تھی صرف کسی طرح یوسف کو اپنے باپ سے جدا کر دینا مقصود تھا جس بھائی نے کچھ بھی نہیں لیا وہ شاید مشورت پر قتل کی مناہی کرنے والا ہوگا جس نے کہا تھا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی کنوئیں میں ڈال دو۔

النصف

ع ۲ ۱۴ ۱۲

ف ۲۱ معلوم ہوا کہ قافلہ والوں نے مصر کے بازار میں یوسف کو بیچا اس زمانے میں آدمی کو خرید کر، یا پکڑ کر یا جنگ میں ہاتھ آنے پر اسے غلام بنالیتے اور پھر غلاموں کی بکری اور نیلامی کے بازار لگتے یوسف کو مصر کے بازار میں حکومت مصر کے اعلیٰ افسر نے خرید لیا جو بادشاہ کا مختار تھا اور اسکو اولاد نہیں تھی اس طرح حضرت یوسف کنوئیں میں سے نکلے جاتے پر حکمت الہیٰ کے تحت مصری حاکم کے دربار میں پہنچا دیے گئے اور حکومت اور سلطنت کے ماحول میں ایک بڑے راج محل میں خاندان کے ایک ممبر کی حیثیت سے ان کے پلنے اور رہنے کا بندوبست ہوگیا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧ اِذْ قَالُوْا

دراصل یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانی موجود ہے ۔ ف٧ (٧) جب یوسفؑ کے برادر

لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا

آپس میں کہنے لگے کہ ہمارے والد کو یوسف اور اسکے سگے بھائی سے ہم سے بھی زیادہ محبت ہے جبکہ ہم تو ایک جتھہ ہیں اور جماعتی طاقت رکھتے ہیں ہمارے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝٨ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ

والد واقعی کھلی ہوئی غلطی کر رہے ہیں ، ف٨ (٨) اب ایسا کرو کہ یوسفؑ کو مار ہی ڈالو یا کسی ویران جگہ یا پردیس میں چھوڑ آؤ تب کہیں تمہارے باپ کا

وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩ قَالَ قَاۗىِٕلٌ

دل اسکی محبت سے خالی ہوکر تمہاری طرف مائل ہوگا اور تمہارا کام بن جائے گا اور اس کے بعد پھر نیک بن جانا ۔ ف٩ (٩) تب ان میں سے ایک کہنے

مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

والے نے کہا کہ یوسف کو قتل مت کرو اور اسکو کسی اندھیرے گمنام کنوئیں میں ڈال دو کہ راہ چلتے کوئی قافلے والوں کے ہاتھ پڑ جاویگا تو وہ لے لیکر

السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰي

چلتے بنیں گے اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو ایسا کرو ۔ ف١٠ (١٠) جب یہ بھائی آپس میں سازش طے کر چکے تو باپ سے جاکر کہا کہ اے اباجان یہ آپکو کیسے شک ہوگیا کہ آپ یوسف

يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ

کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے جبکہ ہم تو یوسف کے بہت ہی بھلا چاہنے والے خیر خواہ ہیں ، (١١) اباجان صرف کل کے دن یوسف کو صبح سویرے ہمارے ساتھ بھیج ہی دیجئے تاکہ کھائے پیئے اور کھیل کود میں لگا دل

وَّاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢ قَالَ اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ

بھی بہلے گا اور ہم انکی حفاظت بہت اچھی طرح کریں گے (١٢) تب یعقوبؑ بولے کہ مجھے اس کی بڑی فکر لگی رہتی ہے اور تم کہیں اسے لے گئے تو مجھے ڈر

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ

پڑ گیا ہے کہ تم سیر سپاٹے میں بے دھیان رہو اور اسے بھیڑیا کھا جائے ۔ (١٣) جواب میں بھائی بولے کہ ہماری اتنی بڑی ٹولی

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اور جماعت کے ہوتے ہوئے بھی اسے بھیڑیا کھا جاوے تو ہم بڑے نکمے ثابت ہوں گے ، (١٤) بس جب یوسف کو یہ لوگ لے کر چلے اور اس بات

اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

پر متفق ہوگئے کہ اسے اندھیرے کنوئیں میں ڈال دیں تو ہم نے وحی سے یوسف کو تسلی کردی کہ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ تم ان کو

بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٥ وَجَاۗءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَاۗءً يَّبْكُوْنَ ۝١٦ ط

ان کی اس حرکت کی خبر دوگے جبکہ وہ تمکو پہچانتے بھی نہ ہوں گے ، (١٥) اور یوسف کے بھائی لوگ رات کو روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے (١٦)

ف٧ منکر لوگ وحی، کتاب اور نبوت کی حقیقت سے ناواقف رہتے ہیں اس لئے مکہ کے منکروں نے یہودی عالموں سے مدد طلب کی کہ ہم کو کچھ ایسے سوال بتاؤ جو ہم محمدؐ سے پوچھیں جس کا جواب وہ نہ دے سکیں، تب یہود نے ایک سوال بتایا کہ ابراہیمؑ کا وطن تو شام تھا پھر ان کی اولاد جو حضرت یعقوبؑ سے چلی اور بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی مصر میں کیسے آگئی کہ موسٰیؑ اور فرعون کا مقابلہ ہوا، یہود نے یہ سمجھ کر سوال بتایا کہ محمدؐ نے کہیں سے کچھ پڑھا نہیں ہے ان سے جواب نہیں بن پڑیگا۔ تب اللہ نے سورہ یوسف نازل فرمائی اور پورے جواب کے ساتھ ایک بہترین قصہ بھی عام لوگوں کی معلومات میں آیا۔

ف٨ حضرت یوسف علیہ السلام عمر میں چھوٹے تھے اور ان کے سگے بھائی بھی چھوٹی عمر کے تھے یہ دونوں ایک ماں سے تھے باقی نو بھائی دوسری ماں سے تھے وہ سب عمر میں بڑے تھے اور تعداد سے لمبی طرح ایک جتھہ تھے، قبائلی زندگی میں جتھہ اور ٹولی زیادہ اہم تھی لیکن حضرت یعقوبؑ کا پیار یوسفؑ اور ان کے سگے بھائی بنیامین کی طرف کچھ زیادہ تھا، محبت کا یہ جھکاؤ بڑے بھائیوں کو اکھر گیا۔

ف٩ یعنی ہمت کرکے یہ کام کر ڈالو پھر توبہ کرکے نیکی میں لگ جانا گناہ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

ف١٠ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے یا جلاوطن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور اس پر عمل کرنے کی ترکیب

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

اور زمین میں جو بھی غیب ہے یعنی لوگوں کی نگاہ سے چھپا ہے، وہ سب اللہ کا ہے اور سب کاموں کا انجام اسی کی طرف جا کر سامنے آجائیگا، بس آپ صرف

ع ١٤ ١٠ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اسی ایک اللہ کی بندگی کرتے رہیئے، اور اسی کی مدد پر بھروسہ رکھیئے، اور لوگو، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿١٢٣﴾

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ یوسف کہ مکرمہ میں نازل ہوئی، شروع ہے اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسمیں ایکسو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

الف لام را۔ یہ آیتیں ہیں اس کتاب کی جو صاف صاف بیان کرتی ہیں۔ ﴿١﴾ بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل فرمایا ہے عربی زبان میں تا کہ تم بات کو سمجھ سکو

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

اور عقل سے کام لو۔ ﴿٢﴾ ہم نے آپؐ پر یہ قرآن نازل فرمایا ہے اس میں ہم ایک قصہ بیان کرتے ہیں جو بہت ہی عمدہ

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾

اور بہتر قصہ ہے اس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے آپؐ کو بھی اس واقعہ کی خبر نہ تھی۔ ﴿٣﴾ ف

ف ٣ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ پڑھا نہیں لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے سبب ایک بڑی قوم یعنی بنی اسرائیل کا دنیا میں پھیلاؤ کس طرح ہوا اس واقعہ سے حضرتؐ بے خبر تھے جب قرآن میں اسکا بیان آیا تب واقف ہوئے اللہ نے اس قصہ کو احسن القصص فرمایا کہ نہایت ہی حیرت انگیز اور درد ناک داستان ہے، لیکن نتیجہ کے لحاظ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ کے لئے کامیابی ہے اور یہ قصہ قرآن میں صرف اسی سورت میں ایک ساتھ بیان ہوا اور کہیں نہیں۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

اور جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے ابا جان مجھے ایک خواب آیا دیکھتا ہوں کہ گیارہ تارے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ ﴿٤﴾ جواب میں یعقوبؑ بولے کہ بیٹا اس خواب کا بیان

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

اپنے بھائیوں سے مت کرنا ورنہ وہ تمہارے لیے دھوکے کی کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان انسان کا کھلا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

ہوا دشمن ہے، ﴿٥﴾ اور اسی طرح ہوگا کہ تمہارا رب تم کو پسند فرمالیگا اور تمکو خواب اور واقعات اور معاملات کا خلاصہ اور

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

ان کی ترکیب بٹھانے کی تعلیم فرمائیگا اور تم پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنی نعمتیں بھرپور کر دیگا جیسے کہ اس نے پہلے بھی

ع ١ ٦ ١١ عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾

اپنا انعام فرمایا ہے تمہارے باپ دادوں پر، ابراہیم اور اسحاق پر، یقیناً تمہارا رب بہت علم والا اور بڑا دانشمند ہے، ﴿٦﴾

الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

نیکیوں میں یہ اثر ہے کہ برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ بات ان سب کو یاد رکھنے کی ہے جو نصیحت کی بات کو دھیان میں رکھنے والے ہیں، ﴿۱۱۴﴾

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ

صبر کرکے اپنا جی تھامے رہو، بس یہ بات سچ ہے کہ اللہ کے پاس نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی اکارت نہیں جائیگا ﴿۱۱۵﴾ جب زمین میں فساد پھیلایا

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

گیا، تو تم سے پہلے زمانہ کے لوگوں میں سمجھ دار آدمیوں نے فسادیوں کو اودھم مچانے سے منع کیوں نہیں کیا، مگر

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

بہت تھوڑے لوگوں نے منع کیا، تو ہم نے ان کو بچا لیا، مگر بڑی تعداد کے خوشحال لوگ اپنی عیش پرستی کو قائم

مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

رکھنے کے لئے الٹے مجرموں کے ساتھی بن گئے۔ ف ﴿۱۱۶﴾ اور آپکے رب کا یہ دستور نہیں کہ بستی والوں کو زبردستی

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

ہلاک کرڈالے، جبکہ وہاں کے لوگ اصلاح میں لگے ہوں ف ﴿۱۱۷﴾ اگر آپ کا رب چاہتا کہ تمام لوگ ایک ہی طرح کے ہو جائیں تو وہ

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ

ایسا بھی کرسکتا تھا، مگر یہاں ان لوگوں کو الگ الگ راستوں پر چلتے رہنے کی چھوٹ دی گئی ہے، ف ﴿۱۱۸﴾ مگر جو بھی حق بات سے اختلاف کرنے سے بچ

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

گیا، تو اس نے آپ کے رب کی رحمت حاصل کرلی اور اسی لئے اس نے انکو پیدا کیا تھا، اور آپکے رب کی یہ بات بھی پوری ہو کر رہیگی کہ میں دوزخ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

کو جناتوں اور انسانوں کو اکٹھا کرکے بھرونگا ﴿۱۱۹﴾ پہلے بھیجے گئے رسولوں کے بہت سے قصے اور واقعات ہم نے آپ پر بیان

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ

کئے، تاکہ ان کے حالات بتاکر ہم آپ کا دل مضبوط کردیں، اور ان کے واقعات میں آپ کے پاس حق اور نصیحت کی باتیں بھیج دی گئیں، اور

مَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

ایمان والوں کے لئے یہ باتیں بہت دھیان کرنے کی ہیں۔ ﴿۱۲۰﴾ اب بھی جو لوگ ایمان نہیں قبول رکھتے، ان سے کہدو کہ تم اپنی

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

جگہ کام کئے جاؤ اور ہم بھی اپنا کام کئے جائیں گے۔ ﴿۱۲۱﴾ اور نتیجہ کا تم بھی انتظار کرو، اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں، ﴿۱۲۲﴾ آسمانوں

منزل ۳

ف ۱۱۶ جب بھی زمین میں بگاڑ ہو، فساد، مارکاٹ، شرک، بدعات، زنا جھوٹ، کم تولنا، بہتان، غیبت وغیرہ پھیلتی ہے، تو سمجھدار لوگ گھر سے باہر آکر فسادیوں کا ہاتھ روکنے کی کوشش کریں، تو عذاب آنے پر منع کرنیوالے بچ سکتے ہیں، لیکن پچھلے زمانے سے مالدار اور خوشحال طبقہ کا یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ اپنی چودھراہٹ اور بڑائی کی حفاظت کیلئے مجرم طبقہ کی حمایت کرتے ہیں اور مظلوم طبقہ کا ساتھ نہیں دیتے، کھاتے پیتے لوگ ہمیشہ سماج میں بڑے مانے جاتے ہیں، ان کا کام ہے کہ ایسے وقت میں ظالموں کا ہاتھ روک دیں، ورنہ عذاب آنے پر ان کی بھی خیریت نہیں،

ف ۱۱۷ معلوم ہوا کہ کسی بستی میں برائی پھیلنے پر کچھ لوگ اصلاح اور سدھار کی کوشش میں برابر لگ جائیں تو ان کا یہ اصلاحی کام عذاب کے ٹالنے کا سبب بن جاتا ہے۔

ف ۱۱۸ خدا کو اگر سب کو ایک راستے پر چلانا مقصود ہوتا تو وہ ایسا انتظام کرسکتا تھا، لیکن دنیا کو اس نے امتحان کی جگہ بنائی ہے، اس لئے جسے جو راستہ پسند ہو اس پر اسے چلنے میں آزادی ہے، بہرحال ہر ایک کو اپنے کئے کا اچھا بُرا بدلہ پانا ہے۔

وَّشَهِيْقٌ ۝١٠٦ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

سے چلائیں گے، ﴿١٠٦﴾ وہاں پر ان کو ہمیشہ رہنا ہے۔ جب تک زمین اور آسمان رہیں، ہاں اگر آپ کے رب کو کچھ اور منظور ہوا تو پھر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٠٧ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا

الگ بات ہے، بیشک آپکا رب جو ارادہ فرمالے وہی ہو کر رہتا ہے۔ ف ﴿١٠٧﴾ اور جو لوگ نیکی والے ہوں گے وہ

فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

جنت میں ہمیشہ کو رہا کریں گے، جب تک آسمان و زمین رہیں، ہاں اگر آپکا رب چاہے تو اور بات ہے، یہ عطا اور

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝١٠٨ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

بخشش ایسی ہوگی جس کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ ف ﴿١٠٨﴾ یہ لوگ اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی کرتے ہیں، یہ ان کا

هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا

فعل ایسا ہی خراب ہے جیسا ان کے پہلے ان کے باپ دادوں کا برا طریقہ تھا، تو تم ان کے انجام پر شک میں نہ پڑنا، اور ان کے

لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝١٠٩ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

نصیب میں لکھا ہم انکو پورا دیں گے، جس میں کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔ ﴿١٠٩﴾ اور موسیٰ کو ہم نے کتاب عطا کی تھی، اس میں بھی

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

اختلاف ڈالا گیا، اگر آپ کے رب کی جانب سے پہلے سے ایک فرمان جاری نہ کیا گیا ہوتا تو انکا فیصلہ ابھی کر دیا جاتا، اور یہ لوگ موسیٰ کی کتاب میں اختلاف

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝١١٠ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

ڈالکر خود ہی شک میں پڑکر آپس میں الجھ کر رہ گئے۔ ف ﴿١١٠﴾ اور یہ جتنے بھی ہیں ان میں سے ایک ایک کو تیرا رب انکے اعمال کا پورا پورا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١١ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

بدلہ دیگا بے شک وہی انکے تمام اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے ف ﴿١١١﴾ جو لوگ توبہ کرکے آپ کے ساتھ ہو گئے ہیں، سب کے سب اس حکم پر مضبوطی سے قائم رہو

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٢ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ

جو آپکو دیا گیا ہے اور حد سے آگے نکلنے کی ہمت کوئی نہ کرے بیشک تم لوگ جو کچھ کام کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ﴿١١٢﴾ اور ظالموں کی طرف مت جھکنا، ورنہ تم کو آگ جھلس ڈالے گی

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

تب تو پھر اللہ کے سوا تم کو دوسرے کوئی بھی اولیاء کچھ کام نہ دیں گے، اور تمہاری مدد کو بھی کوئی

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ

نہ آئے گا۔ ﴿١١٣﴾ اور دن کے دونوں سروں پر نماز قائم کرو، اور رات کے ایک حصے میں بھی نماز قائم کرو، بے شک

ف ١٠٧، ١٠٨ ان دو آیات میں اللہ کے ہمیشہ رہنے میں اور بندے کے ہمیشہ رہنے میں فرق معلوم ہوا۔ اللہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا لیکن بندہ کا ہمیشہ رہنا اللہ کے چاہنے پر موقوف ہے، جب چاہے بندے کو فنا کر دے اور جتنا چاہے رہنے دے

ع ٩ ١٤ ٩

ف ١١٠ رب کا فرمان جاری ہو چکا کہ کتاب میں پھوٹ ڈالنے والوں کی سزا کا وقت آخرت کا دن مقرر ہے، اسلئے ابھی اس دنیا میں کسی کو پوری سزا نہیں دیتے ورنہ آج ہی فیصلہ ہو جاتا۔ جو لوگ اپنی کتاب اور اپنے دین میں آپ ہی پھوٹ ڈال کر فرقے بن جاتے ہیں، اور اپنے دین کے بارے میں شک میں پڑجاتے ہیں، اور الجھن بڑھنے لگتی ہے مسلمان اس سے بچنے کی فکر کریں کہ یہ آخری امت ہیں۔ اگر یہ بھی پھوٹ گئے تو پھر کسی کا علاج ممکن نہیں۔

ف ١١١ اپنے اپنے عمل کا چاہے نیک ہو یا بد، سب کو بدلہ پانا ہے کوئی چھوٹ نہیں سکتا کہ رب کو ایک ایک کام کی پوری خبر ہے۔

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

کو فرعون اور اس کے درباری چودھریوں کی طرف ہمنے بھیجا تھا، مگر یہ لوگ موسیٰؑ کی بات نہیں ملتے، اور فرعون کے حکم پر چلے، جبکہ فرعون کے حکم میں کچھ بھی بات

بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ

نہیں تھی۔ ﴿٩٧﴾ فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا، اور اپنی سرداری میں انکو لیکر آگ میں جا پڑیگا، کیا ہی برا گھاٹ ہے

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ

جہاں یہ لوگ جا پہنچے۔ ف﴿٩٨﴾ اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت کی پھٹکار برستی رہی، اور قیامت کے دن بھی کیسا ہی برا

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا

انعام ان کو ملا۔ ف﴿٩٩﴾ یہ اُن آبادیوں کے حالات ہیں جو ہم تم پر بیان کرتے ہیں، انمیں کچھ بستیاں ابھی تک کھڑی ہیں، اور کچھ تو

قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ

جڑ سے کاٹ کر اجاڑ دی گئیں اور ویران پڑی ہیں ﴿١٠٠﴾ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، لیکن یہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم ڈھا رہے تھے، تب آپ کے

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

رب کا عذاب آنے پر انکو وہ معبود کچھ کام نہ آئے، جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا دعا میں پکارتے تھے، اور

شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ

اللہ کے سوا دوسروں کو دعا کر کے پکارنے میں ان کی تباہی و بربادی اور زیادہ بڑھ گئی۔ ف﴿١٠١﴾ اور اسی طرح

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ

ظالم آبادیوں کو آپ کے رب کی پکڑ میں کرنے پر چل دیا جاتا ہے، بیشک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور بہت ہی

شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ

سخت ہے، ﴿١٠٢﴾ اور جو لوگ بھی آخرت کے دن کا خوف رکھتے ہوں ایسی آبادیوں کے حالات میں اُن کے لئے ایک ایک نشان موجود ہے، اور

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا

یہ دن ایسا ہوگا کہ سارے انسانوں کو اکٹھا جمع کر لیا جائیگا، اور یہ دن حاضری اور گواہی کا ہوگا۔ ﴿١٠٣﴾ اور اس دن کے آنے میں ہم کچھ دیر نہیں لگا رہے ہیں بلکہ

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

جو وقت اُس دن کے آنے کا ہے، اسکی گنتی برابر جاری ہے ﴿١٠٤﴾ وقت کی گنتی پورے ہونے پر جب یہ دن آجائیگا، تو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نفس بات بھی نہ کر سکیگا، جبکہ ان میں بدبخت

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

اور نیک لوگ سب موجود ہوں گے۔ ﴿١٠٥﴾ جو لوگ بدبخت ہوں گے وہ تو آگ میں ڈال دیئے جائینگے اور وہاں وہ دھاڑیں مار مار کر بہت ہی بھیانک اور ڈراؤنی آواز

ف٩٨ ایمان لاکر اللہ کی رحمت کا مستحق ہو کر جنت میں جا سکتا تھا مگر کفر کی راہ چل کر خود بھی جہنم میں جا پڑا، اور اپنے ساتھ والوں کو بھی ہلاکت اور ابدی عذاب میں لے ڈوبا۔

ف٩٩ بندہ نیک ہو تو مرنے کے بعد اس دنیا میں اُسے لوگ اچھے نام سے یاد کریں، اور مالک کے حضور پہنچے تو نیکی کا انعام پائے لیکن بدکار لوگوں پر دنیا میں لعنت ملامت ہوئی، اور قیامت کے دن اپنے رب سے انعام پانے کے بجائے عذاب مول لیا۔

ف١٠١ جب اللہ کا عذاب آیا تو جو لوگ عام حالات میں غیر اللہ سے دعائیں مانگ کر اپنا مذہبی رنگ جمائے ہوئے تھے، اُن کا بھلا نہ ہوا، بلکہ اُلٹے اور زیادہ برباد ہوئے۔

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

ایسے مجرم مت بنو، ورنہ کہیں تم پر ویسا ہی عذاب لوٹ پڑیگا، جیساکہ نوحؑ کی قوم پر اور ہودؑ اور صالحؑ کی قوم پر

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

آچکا ہے، اور قوم لوط کی جو درگت بنی تھی، وہ وا قعہ تم سے زیادہ دور کی بات نہیں۔ ﴿٨٩﴾ بھلے آدمیو! اپنے رب سے معافی طلب کرو، اور

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

پھر توبہ کرکے اسی ایک کی طرف کے ہو رہو، بیشک میرا رب بڑا مہربان اور بندوں کو بہت چاہنے والا ہے، ﴿٩٠﴾ جواب میں قوم کے لوگ بولے، اے شعیب تمہاری بہت سی

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، اور ہماری نگاہ میں تمہاری کوئی ہستی اور کوئی حیثیت نہیں، اور اگر تمہاری برادری وکنبہ کا خیال ہمیں نہ ہوتا

لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تو ہم تم کو پتھروں سے مار ڈالتے، اور تم کچھ ہمارے سردار نہیں ہو۔ ﴿٩١﴾ شعیبؑ نے فرمایا کہ اے میری قوم، بھلا کیا اللہ کے مقابلہ میں تم نے میری

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

برادری اور کنبہ کے دباؤ کا خیال رکھا، اور اللہ کے احکام کو پیٹھ پیچھے ڈالدیا، سن لو میرے رب نے تم کو ہر طرح سے گھیر رکھا ہے، ﴿٩٢﴾

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اور اے میری قوم اپنی جگہ تم بھی عمل کیے جاؤ، اور میں بھی اپنے کام میں لگا رہوں گا، بہت جلد تم کو معلوم ہو جائیگا کہ ذلیل کر ڈالنے

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

والا عذاب کس پر آپڑا، اور جھوٹا کون ہے، نتیجہ کا انتظار کرو، میں بھی اس انتظار کی مدت میں تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

ہوں۔ ﴿٩٣﴾ پھر جب وہ گھڑی آگئی تب ہمارا حکم آپہنچا، تو ہم نے شعیبؑ اور اسکے ساتھ ایمان لانیوالوں پر مہربانی کرکے نجات

مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

عطا کی، اور باقی سب ظالموں کو ایک بھیانک ڈراؤنی آواز نے دھر دبوچا، اور صبح کو یہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے منھ

جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

پڑے تھے۔ ﴿٩٤﴾ ان ظالموں کی ایسی درگت بنی کہ گویا یہ لوگ یہاں پر کبھی آباد ہی نہ تھے آگاہ ہو جاؤ کہ مدین والوں کو بھی قوم ثمود کی طرح اللہ کی رحمت

ع ٨ ١٢ ٨ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ ۙ اِلٰى

سے دور پھینک دیا گیا ﴿٩٥﴾ اور موسیٰؑ کو بھی ہم نے رسول بنا کر اپنی آیات اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا تھا۔ ﴿٩٦﴾ موسیٰؑ

عِنْدَ رَبِّكَ ۗ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ

پر تیرے رب کی طرف سے خاص نشان لگا ہوا تھا، اور یہ علاقہ ان ظالموں سے کچھ دور نہیں۔ ﴿٨٣﴾ اور مدین کی طرف ان کے برادر شعیب کو ہم نے

شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ وَلَا تَنْقُصُوا

رسول بنا کر بھیجا، انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے برادرانِ قوم، اللہ کی عبادت کرو، اسکے سوا تمہارے لئے کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ناپ اور تول میں کم دینا چھوڑ دو، میں تمکو اس وقت اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو پھر آگے تمکو ایک بھیانک

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

دن میں عذاب کا گھیرا پڑ جائے گا۔ ﴿٨٤﴾ اے میری قوم! ناپ اور وزن کو انصاف کی بنیاد پر پورا کرو، اور لوگوں کو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

چیزیں تول کر دیتے وقت اُن کا نقصان مت کرو، اور زمین میں فساد پھیلانا بند کرو۔ ﴿٨٥﴾

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

اگر ایمان قبول رکھو تو اللہ کا دیا ہوا جو کچھ باقی رہے، اسی میں تمہارا بھلا ہوگا، اور میں تم پر نگرانی کرنے والا تو

بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

نہیں۔ ﴿٨٦﴾ جواب میں قوم کے لوگ بولے کہ اے شعیب کیا تمہاری نماز تمکو یہ سکھاتی ہے کہ ہمارے باپ دادے جن کو

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۗ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

پوجتے رہے انھیں ہم چھوڑ چھاڑ دیں، اور اپنے مال میں بھی جو چاہیں نہ کر سکیں، بس تم ہی ایک بھلے آدمی رہ

الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

گئے رہو۔ ﴿٨٧﴾ تب شعیب نے فرمایا کہ اے برادرانِ قوم بھلا کچھ تو دیکھو کہ میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر قائم ہوں،

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ

اور اس نے مجھے اچھا رزق بھی عطا فرمایا ہے اور میرا تو کبھی ارادہ بھی نہیں ہوا کہ جس بات سے تم کو منع کرتا ہوں اسے خود

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۗ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۗ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ

کرنے لگوں، میں تو جتنا بن سکے صرف اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور یہ سب توفیق مجھے صرف اللہ کی طرف سے ملی ہے۔

اِلَّا بِاللّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر مجھے بھی جانا ہے۔ ﴿٨٨﴾ اور میری برادری کے لوگو! میری مخالفت میں

منزل ٣

(النصف ع ١٥)

مجمع والوں کے گھروں میں بیاہی تھیں اپنی بیٹیاں کہہ کر مجرموں کو غیرت دلائی اور اس بدمعاش مجمع سے لوگوں کو اپنے اپنے گھر واپس جاکر اپنی ضروریات پوری کرنیکی طرف اشارہ کیا۔ حملہ ور مجمع کے دل پر چوٹ پڑتی کہ ہم نے ان کے گھر دھاوا بول دیا، اور یہ ہماری قوم کی عورتوں کو اپنی بیٹیاں بتا کر کتنی دلسوزی اور نرمی سے پیش آرہے ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی یہ آخری دانشمندانہ کوشش تھی مگر ظالم قوم کے دل اس پر بھی نرم نہ پڑے، بلکہ الٹے حضرت لوط کو ڈانٹا کہ آپ وقت ہمکو اپنے گھر کی عورتوں سے کچھ مطلب نہیں، ہمارے ارادے تمکو معلوم ہیں۔

ف ٨١ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے، ابتک اپنی اصل میں ظاہر نہیں ہوئے تھے، حضرت لوط علیہ السلام کی یہاں تک پریشانی دیکھی تو اپنا حال بے نقاب کیا کہ آپ نہ ڈریں اور فکر نہ کریں، بستی والے آپ تک نہیں پہنچ سکتے، تب حضرت لوط علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ لڑکے مہمان نہیں بلکہ فرشتے ہیں، اس آیت میں ان لوگوں کو اپنا چہرہ دیکھنا چاہیئے، جو نبی اور پیغمبر کو عالم الغیب کہتے ہیں، اور جو صرف اللہ کو عالم الغیب ماننے والے کو گالیاں دیتے ہیں۔

ف ٨٣ عذاب میں پتھروں کی بارش ہوئی، معلوم ہوتا ہے جس پر جو پتھر گرنا طے تھا، شاید ہر پتھر پر اس ظالم کا نام لکھا ہو کہ اسی پر پڑے، یہ پتھر بہت زہریلے مادے کے یا آتش گیر ہوں گے، کہ جس پر یہ پتھر پڑا وہ اسی جگہ جل بھن گیا، اور پوری بستی کا علاقہ الٹ دیا گیا، اور یہ علاقہ مکہ والے مشرکوں سے کچھ زیادہ دور نہیں تھا۔ یعنی حجاز و شام کے راستے میں یہ علاقہ نہایت ہی بھیانک اور اجاڑ ہے، ابھی بھی قافلے والوں کو آتے جاتے راستہ میں دکھائی دیتا ہے۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

بات کو جانے دو، یقیناً یہ تمہارے رب کا حکم ہے جو اب آچکا ہے، اور ان پر اب ایک ایسا عذاب آپڑے گا جسے کوئی ہٹا

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝٧٦ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ

نہیں سکتا۔ (٧٦) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے یہ فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے، تو اس کا دل دھک دھک ہو کر کے

بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝٧٧ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ

لٹکنے لگا، اور بولا کہ آج کا دن بہت ہی سخت مشکل کا دن ہے۔ و(٧٧) اور انکی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے بھاگتے آئے

اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ

اور ان کے گھر پر دھاوا بول دیا اور اس کے پہلے بھی یہ لوگ برُے برُے کاموں میں مشغول تھے۔ اپنے دروازے پر انکا یہ جمگھٹ دیکھکر لوطؑ بولے اے برادران قوم میری

بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ

بہو بیٹیاں تمہارے لیے پاک صاف ہیں، اور تم اپنی ضرورت کا صاف ستھرا ذریعہ چھوڑ کر گندہ ذریعہ حاصل نہ کرو بلکہ اللہ سے ڈرو، اور میرے مہمانوں میں مجھے

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝٧٨ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ

ذلیل نہ کرو، کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔ و(٧٨) مجمع چیخ کر بولا کہ تمکو معلوم ہے ابھی ہمکو تمہاری بیٹیوں سے

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝٧٩ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ

کچھ مطلب نہیں، اور ہم جو کچھ چاہتے ہیں تم کو معلوم ہے۔ و(٧٩) لوطؑ کہنے لگے کاش مجھے تمہارے

قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝٨٠ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

مقابلے کی طاقت ہوتی، یا پھر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لیا ہوتا۔ (٨٠) تب لوطؑ کے مہمان بولے، اے لوط ہم تو آپکے رب کیطرف سے بھیجے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

ہوئے فرشتے ہیں، حملہ آور لوگوں کا ہاتھ آپ تک کبھی نہیں پہنچ سکتا، رات کے ایک حصہ میں اپنے گھر والوں کو لیکر نکل جائیے، اور خوب سمجھ لو

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

کہ تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑکر نہ دیکھے، مگر آپ کی بیوی اس حکم کی پابندی نہ کر سکے گی، اس لئے کہ اس پر بھی وہی بلا آنیوالی ہے، جو ان پر

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝٨١ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

آئیگی ان سب کے وعدہ کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح کا وقت قریب نہیں۔؟ و(٨١) بس جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اس علاقہ کا تختہ الٹ

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ۝٨٢ مُّسَوَّمَةً

کر اوپر کا حصہ نیچے کر دیا، اور ان پر لگاتار پکی مٹی کے کنکر برسائے۔ (٨٢) اور ان کنکریوں

ف٧٧ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کی بستی میں نوجوان، کم سن اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں پہنچے، اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو پہچان نہ سکے کہ یہ فرشتے ہیں، تب بہت غمگین ہوئے کہ اب اللہ خیر کرے، میری قوم کے بدنیت لوگ پتہ نہیں ان مہمانوں کیساتھ کیا سلوک کریں۔ اور میں کمزور ہوں مہمانوں کو بچا بھی نہ سکوں گا۔

ف٧٨، ٧٩ حضرت لوط علیہ السلام خدا کے نبی ہیں۔ اس علاقہ و قوم کی عورتوں کو اپنی بیٹیاں کہہ کر قوم کو غیرت دلائی اور قوم کو سمجھایا کہ بھلے آدمیو، کیا میری بیٹیاں تمہارے گھروں میں نہیں کہ تم آدمی ہو کر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے صحبت کرنا چاہتے ہو۔ جبکہ صاف ستھری حلال عورت اس جنسی فعل کیلئے جائز ہے، نبی قوم کا سردار اور بزرگ ہوتا ہے، اسلئے ہم نے ترجمہ میں ھٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ کیلئے بہو بیٹیاں کا لفظ استعمال کیا ہے۔

ہمارے خیال میں حضرت لوط علیہ السلام پر رات کے وقت اچانک حملہ کیا گیا، انتہائی بے بسی کے عالم میں حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو یہ الفاظ کہے، اسکے یہ معنی نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اپنی بیٹیوں کو بھیڑ کے سامنے پیش کر رہے تھے، بلکہ حضرت لوط کی صرف ٢ دو بیٹیاں تھیں، ایسا بائبل کی کتاب پیدائش باب ١٩ آیت ٨ اور ٩ میں ہے، نیز تفسیر ابن کثیر میں صاحب تفسیر الامام الجلیل الحافظ عماد الدین اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی نے اپنی عربی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام کی صرف ایک لڑکی کا ذکر کیا ہے، ایک یا دو لڑکیاں ایسے بدمعاش مجمع کے سامنے کسی نبی نے پیش کیا ہو یہ ممکن نہیں۔ تاہم لوط علیہ السلام نے ہمارے خیال میں قوم کی بہو بیٹیوں کو جو

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

قوت اور غلبہ والا ہے ۔ ف٦٦ اور ان ظالموں کو ایک زوردار آواز نے آپکڑا، پھر وہ صبح کو اپنے گھروں

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

میں اوندھے منہ گرے ہوئے رہ گئے ۔ ﴿٦٧﴾ اور ان کا حال یہ ہوا کہ جیسے وہ کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے، خوب سن لو کہ یہ قوم ثمود تھے، جنھوں نے اپنے رب کے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

فرمان کا انکار کیا، آگاہ ہو جاؤ کہ قوم ثمود کو اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیا گیا ۔ ﴿٦٨﴾ اور بیشک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لیکر پہونچے،

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

تو ابراہیمؑ کو پہلے سلام کہا، جواب میں ابراہیمؑ نے بھی سلام کیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ابراہیمؑ گھی میں بھنا ہوا ایک بچھڑا لے کر

حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

آئے ۔ ف﴿٦٩﴾ پھر جب دیکھا کہ کھانے کی چیز کی طرف تو ان کے ہاتھ بڑھ نہیں رہے، تو اُن کو پہچان نہ سکا اور اپنے جی میں

مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ

اُن سے ڈرنے لگا، فرشتے بولے خوف نہ کر، بے شک ہم تو لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔ ف﴿٧٠﴾ اور ابراہیمؑ کی

قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

بیوی کھڑی ہوئی تھی، یہ باتیں سن کر ہنس پڑیں، تب ہم نے اُسے اسحاقؑ کی بشارت دی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی ۔ ﴿٧١﴾

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

ابراہیمؑ کی بیوی کہنے لگی ہائے کیا میرا نصیب اب جاگا کہ میں بچہ جنوں گی، جبکہ میں سوکھی بڑھیا ہو چکی ہوں، اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں

لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

بیشک یہ تو بڑی عجیب بات ہوگی ﴿٧٢﴾ فرشتے جواب میں بولے، کیا تم کو اللہ کے حکم میں تعجب ہو رہا ہے، اے ابراہیمؑ کے گھرانے والو تم

بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

پر تو اللہ کی بڑی رحمت و برکت ہے بیشک اللہ بہت ہی تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے ۔ ﴿٧٣﴾ پھر جب ابراہیمؑ

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ

کا ڈر جاتا رہا، اور ان کو لڑکے کی بشارت مل گئی، تو ہم سے لوطؑ کی قوم کے بارے میں بحث کرنے

لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

لگے ۔ ﴿٧٤﴾ بیشک ابراہیمؑ بہت برداشت کرنیوالے، بڑے نرم دل اور اللہ کی طرف جھکنے والے تھے ۔ ﴿٧٥﴾ ہم نے کہا اے ابراہیمؑ اب اس

منزل ٣

آخر کو یہ قوم ایسی تباہ ہوئی کہ نام ونشان بھی دنیا میں نہیں رہا، اس قوم کا مفصل حال سورۂ شعراء آیت ١٤١ سے ١٥٨ تک دیکھ لیں۔

ف٦٦ بستی والوں پر جب عذاب آیا تو اب وہاں سے بچکر نکل جانا سخت ناممکن تھا، اسی لئے یہاں اللہ کی صفت قوی اور عزیز فرمائی گئی کہ سخت مصیبت کے وقت صرف اللہ کی قوت اور بالادستی سے ہی آدمی کو پناہ ملے، ورنہ نہیں۔

ع ٦ ٨ ٦

ف٦٩، ٧٠ اس آیت سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔

١ فرشتے انسانی شکلوں میں آسکتے ہیں،

٢ فرشتے انبیاء کو سلام کہتے ہیں، جواب میں انبیاء بھی ان کو سلام کہتے ہیں

٣ فرشتے جب انسانی شکل میں آتے ہیں تو پیغمبر بھی ان کو پہچان نہیں سکتے۔ اگر پہچانا ہوتا کہ یہ فرشتے ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانے کا انتظام کیوں فرماتے، اور ایک اچھا خاصہ بچھڑا گھی میں تل بھون کر مہمانوں کیلئے دسترخوان پر کیوں لا رکھتے۔

٤ معلوم ہوا کہ فرشتے دسترخوان پر کھانے کیلئے بیٹھ بھی گئے، لیکن کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھائے، بلکہ خاموش بیٹھے رہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو پہچان نہ سکے، اور ابراہیم علیہ السلام کے دل میں مہمانوں کے بارے میں ڈر پیدا ہو گیا، تب فرشتوں کو اپنی حقیقت بیان کرنی پڑی کہ ہم انسان نہیں ملائکہ ہیں، جو انسانی شکل میں آپ کے پاس آئے ہیں۔

٥ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ فرشتے روپ بدل سکتے ہیں، لیکن ان کی فطرت نہیں بدلتی، اگر فطرت میں بھی تبدیلی ممکن ہوتی تو کھانا کھا لیتے لیکن کھانا نہیں کھا سکے، یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کچھ انکو حاجت بشری بھی نہیں

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۟ؑ ﴿٦٠﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

لوگ جو ہودؑ کی قوم والے تھے، ان کو رحمت سے دُور پھینک دیا گیا۔ ﴿٦٠﴾ اور قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

کو ہم نے رسول بناکر بھیجا، صالحؑ نے دعوت پیش کی کہ اے برادرانِ قوم ایک اللہ کی بندگی کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہوسکتا

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

اُس نے زمین سے تم کو نکال کر زمین میں آباد کیا ہے بس اب تم اللہ سے مغفرت مانگو اور اسی کی طرف توجہ کر کے پلٹ چلو بیشک میرا رب قریب

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بھی ہے اور دُعا کو قبول کرنے والا ہے۔ ف٦١ جواب میں قوم کے لوگ بولے کہ اے صالحؑ ہمکو امید تھی کہ تم ہماری برادری میں بڑے قابل

هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

اور ہونہار ہوگے، تو کیا جسکی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اسی سے تم ہمکو منع کرنے لگے بس جس طریقہ کی طرف تم ہمکو دعوت دیتے ہو، اسمیں ہمکو شک معلوم ہوتا ہے

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

اور ہمارا دل نہیں مانتا۔ ف٦٢ جواب میں صالحؑ نے فرمایا اے میری قوم کچھ تو دیکھو بھالو، کہ اگر میں اپنے رب کیطرف سے ایک کھلی دلیل پر دعوت دیتا ہوں،

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف

اور یہ ایک رحمت کی بات ہے، جو اللہ کیطرف سے میری جانب بھیجی گئی ہے پھر بھی میں اگر اپنے رب کے حکم سے تمکو آگاہ نہ کروں تو اللہ کی ناراضی سے مجھے کون بچاسکے گا، ایسی حالت میں

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

تو تم میری برادری کے آدمی ہوکر بھی میرا بہت زیادہ نقصان کرنے پر تلے ہو۔ ﴿٦٣﴾ اے برادرانِ قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے، جو تمہارے لئے ایک نشانی

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

ہے، اسے کھلی رہنے دو، تاکہ چرتی کھاتی پھرے، اور بُرے ارادے سے اسے چھونا بھی مت، ورنہ بہت قریب ہے تم عذاب

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

میں دھر لیے جاؤ گے ﴿٦٤﴾ پھر بھی انھوں نے اونٹنی کے پاؤں پر وار کیا، اور اس کے پیر کاٹ ڈالے، تب صالحؑ نے کہا کہ اب اپنے

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

گھروں میں صرف تین دن مزے کرلو، یہ وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہ ہوگا، ف٦٥ پھر جب عذاب کا ہمارا حکم آگیا، تو ہم نے صالحؑ اور ان

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ

کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت میں جگہ دیکر اس دن کی رسوائی سے نجات دی، بے شک آپ کا رب بڑی

منزل ٣

ع ٥ / ٦ / ١١

ف٦١ شرک کرنیوالے اللہ کو بہت دور سمجھتے ہیں اسی لیے اللہ اور بندے کے بیچ بہت سے واسطے کھڑے کرتے ہیں، پھر بعد میں دھیرے دھیرے یہ واسطے ہی اصل معبود بنالیے جاتے ہیں، اسکے رد میں یہاں فرمایا کہ میرا رب قریب ہے اور مجیب بھی، یعنی نزدیک اتنا کہ جیسے دعا کی، جب کی جس کسی نے کی، فوراً سنا اور قبول کرلیا۔

ف٦٢ یعنی بڑی امید تھی کہ تم جیسا ہوشیار جوان قوم کیلئے فخر کا سبب بنے گا مگر تم نے یہ کیا انوکھی بات شروع کردی کہ اگلے باپ داداؤں کا دین چھوڑ کر نیا طریقہ بتانا شروع کردیا، ہم تو اب شک میں پڑگئے، اور تم نے بڑی الجھن پیدا کرڈالی۔

ف٦٥ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے معجزہ طلب کیا، اللہ نے پتھر میں سے ایک اونٹنی نکال دی، اور پتھر سے باہر آتے ہی فوراً اس اونٹنی نے بچہ جنا، جو اسی وقت اپنے ماں کے قد کے برابر ہوگیا، یہ بات ایک بہت ہی اہم معجزہ کی ہوگی، کہ قوم کو یقین آجائے۔

اس علاقے میں پانی کی بہت تنگی تھی، اور یہ اونٹنی جس جگہ پانی پینے کو جاتی دوسرے جانور بدک کر بھاگ کھڑے ہوتے، آخر حضرت صالحؑ اور انکی قوم کا جھگڑا بہت بڑھ گیا کہ یہ اونٹنی باندھی نہیں جاسکتی تھی، اس لیے کہ اللہ نے اسے کھلی رکھنے کا حکم دیا تھا، تب جیسا کہ سورہ القمر آیت ٢٧ تا ٣١ میں بیان ہوا ہے، کہ پانی پینے کی باری مقرر کردی گئی۔ لیکن قوم نے ایک بدبخت کو اُچکایا اس نے اونٹنی کے پاؤں پر وار کیا یہ بیان" سورۃ شمس، آیت ١١ سے ١٥ تک میں بھی دیکھ لیں۔

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا

اور بڑھا دیگا، اور تم مجرم بنکر میری بات سے منہ پھیرنا چھوڑ دو۔ ف۵۲ قوم کے لوگ جواب میں بولے کہ اے ہودؑ ہمارے سامنے تم کوئی

نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾

دلیل نہیں لائے، اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں، اور ہم تمہاری بات مان کر نہیں دیں گے ف۵۳

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ

اب ہمارا تو یہ کہنا ہیکہ ہمارے کچھ معبود تم پر بگڑ گئے ہیں اور تمکو جھپٹ کر خبطی بنا دیا ہے، تب ہودؑ جواب میں بولے کہ میں تو اپنی دعوت پر اللہ کی گواہی پیش

اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي

کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں تمہاری مشرک برادری سے مخالفت کا اعلان کرتا ہوں۔ ف۵۴ اللہ کے سوا تمہارے پاس جو کوئی بھی ہوں سبکو اکٹھے لاکر مجھے اطلاع

جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ

دیئے بغیر اچانک مجھ پر دھاوا بول دو تب بھی تم میرا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۵۵ میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے، جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہر جاندار

مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾

کی چوٹی، پیشانی اللہ کی پکڑ میں ہے، اور جان لو کہ جو میرے رب کو پانا چاہتا ہے، اسے سیدھے راستے پر چلنا ہوگا۔ ف۵۶

فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

پھر بھی اگر تم نہیں مانتے، تو میں نے وہ سب کچھ پیغام تم تک پہنچا دیا جسے دیکر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا، اور اب تو میرا رب تمہارے

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

سوا کسی غیر قوم کو تمہاری جگہ پر لائیگا، اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے، بے شک میرا رب ہر ہر چیز پر خود ہی نگہبانی اور حفاظت فرمانے

حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

والا ہے۔ ۵۷ اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ہودؑ کو اور اسکے ساتھ ایمان لانیوالوں کو اپنی رحمت کا سہارا دیکر نجات

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا

عطا فرمائی، اور در واقعی ہم نے ان کو ایک بھیانک عذاب سے محفوظ رکھا۔ ۵۸ یہ قوم عاد کے لوگ تھے، جو اپنے پروردگار

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾

کی نشانیوں کے مخالف بن گئے، اور اسکے رسولوں کی بات نہیں مانی اور ہر جبر کرنیوالے ضدی کے اتباع میں چلنا اچھا سمجھا۔ ۵۹

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا

اور اس دنیا میں بھی لعنت کی پھٹکار ان کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی یہ ملعون ہوں گے، خوب سن لو کہ یہ عاد کے

منزل ۳

ف۵۳ مشرک قوم ظالم تو ہوتی ہی ہے، ضدی اور ہٹ دھرم بھی ہوتی ہے، شرک کے توڑ پر اللہ کے نبی نے بہر دلیل پیش کر دی، پھر بھی ہود علیہ السلام کی قوم بولی کہ دلیل تو کچھ لائے نہیں ہو، پھر ہم کیسے تمہاری بات مان لیں، توبہ توبہ!

ف۵۴ مشرک لوگ بولے کہ اے ہودؑ ہمارے مشرکیوں کی تم نے گستاخی کی ہے اور ان کا غیض وغضب تم پر لوٹا ہے، اس لئے انھوں نے تم کو آسیب پہنچا کر باؤلا بنا دیا ہے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے مشرکانہ عقیدوں کو ٹھوکر مار کر اعلان کیا کہ میں بھی اللہ کو گواہ بناتا ہوں، اور تم بھی گواہ رہو کہ میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں، جس کو میرا جو کچھ کرنا ہو، کرلے،

ف۵۵ حضرت ہود علیہ السلام کی یہ جوابی تقریر کسی بھی داعی حق کے لیے سوالات کے لحاظ سے ایک اہم نمونہ ہے، کسی بے سہارا نہتے اور تنہا انسان کا ایسی دلیری، بہادری اور رندانہ بے خوفی کیفیت کا یہ کھلا اعلان اللہ کے نبیوں کی سنت ہے۔

ف۵۶ ہر مخلوق کی پیشانی خدا کی پکڑ میں ہے، تمام غیر اللہ اس کے آگے مجبور و بے بس ہیں، میں نے جب ایسے مالک کا سہارا لیا جو مجھے بھی کھانا دیوے، اور تم بھی اسی کا دیا کھاتے ہو، تو مجھے تم سے ڈرنے اور خوف کھانے کی کیا ضرورت ہے۔

منزل ۳

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج
کرنے والوں میں تو ہی سب سے بڑا حاکم ہے ۔ (۴۵) رب نے فرمایا ۔ اے نوحؑ یہ تیرے گھر والوں میں شامل نہیں
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ق فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط
اس لیے کہ اس کا عمل نیک نہیں، بس مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کرنا، جس کا تم کو علم نہیں، میں تم کو نصیحت
اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ
کرتا ہوں کہ جاہلوں میں کبھی اپنے آپ کو شامل نہ رکھنا ۔ و۴۶ (۴۶) نوحؑ نے عرض کیا اے رب میں تیری پناہ میں آیا، مجھے
اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ
بچا لے اس بات سے کہ میں سوال کر بیٹھا تجھ سے ایک ایسے کام پر جس کا مجھے علم نہ تھا، اور اگر تو مجھکو معاف نہ کریگا اور مجھ پر رحم نہ فرمائیگا تو میں بھی نقصان اٹھانے
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ
والوں میں ہو جاؤنگا (۴۷) ہم نے فرمایا کہ اے نوحؑ اب کشتی سے صحیح سلامت اتر جاؤ، تم پر ہماری سلامتی اور برکتیں ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو تمہارے ساتھ ہیں اور
مِّمَّنْ مَّعَكَ ط وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ
کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ہم تھوڑی مدت کے لیے زندگی کا سامان کام چلانے کو برتنے کے لیے دیں گے پھر ہماری طرف سے ان کو دردناک عذاب آ گھیرے گا (۴۸) اے محمد
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ج مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصے غیب کی خبروں میں سے ہیں، ہم جسکی وحی تمہاری طرف بھیج رہے ہیں، اس سے پہلے نہ تم ان باتوں کو جانتے تھے،
مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط فَاصْبِرْ ط اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ
اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی بس صبر کیے جاؤ، انجام پرہیزگاروں کا اچھا ہو گا ۔ (۴۹) اور عاد کی طرف اس کے بھائی
هُوْدًا ط قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اِنْ اَنْتُمْ
ہودؑ کو بھیجا گیا، ہودؑ نے فرمایا اے میری برادری کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم سیدھا راستہ چھوڑ کر
اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ط اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
من گھڑت راہ پر چل پڑے ہو (۵۰) اے میری قوم کے لوگو! میں اس پیغام پر تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا، میری محنت کا اجر تو اس مالک پر ہے جس نے مجھے
الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
پیدا کیا ہے، کیا تمکو عقل نہیں کہ اتنی صاف بات تم سمجھ نہیں پاتے، و۵۱ (۵۱) اے میری برادری کے لوگو! اپنے رب سے اپنے گناہ بخشوا لو، پھر
تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى
توبہ کر کے اسی کے ہو رہو، تو وہ تم پر آسمان سے خوب اچھی بارش برسائے گا، اور آج جو تمہاری طاقت ہے، اسمیں بہت زیادہ ترقی دیکر تمہاری طاقت

و۴۶ اس آیت سے نصیحت پکڑیں وہ لوگ جو دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ اولیا، پیر، پیغمبر کی ان کو پناہ ہے، ان کا کچھ نہیں بگڑیگا، چاہے جیسا عمل کریں، یہاں کی جھوٹی بکواس ہے، جہاں نبی اپنے بیٹے کو عذاب سے نہیں بچا سکے اور دوں کا کیا ٹھکانہ لگ سکتا ہے۔

ع ۴ الوقف علی فاصبر احسن والیق ۱۲
۴ ع عند المتاخرین ۱۲
ع ۹

و۵۱ یعنی بے عقلو، یہ تو دیکھو کہ حق بات بتانے پر کوئی اجرت تم سے مانگتا نہیں، محض اللہ کی رضا کے لئے، اس کے حکم کے مطابق تم کو اس کا پیغام پہونچاتا ہوں۔

و۵۲ یعنی گذرے ہوئے وقت پر جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا اس پر اللہ سے معافی مانگ لو، اور آگے توبہ کرو، تاکہ مستقبل میں تم پر اللہ کی نعمت ہوتی رہے۔

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

عذاب اتر کر تم پر قائم ہو کر رہے گا۔ (۳۹) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا، اور روٹی پکانے کے چولہے

التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

میں سے پانی ابلنے لگا، تو ہم نے حکم دیا کہ ہر قسم کا جوڑا جوڑا اس کشتی میں سوار کر لو، اور اپنے گھر والوں کو بھی

إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

مگر اسکو نہیں جس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور جو ایمان لایا ہے صرف اسی کو سوار کرلو، اور نوح پر بہت تھوڑے سے لوگ ایمان

إِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

لائے تھے، (۴۰) اور نوح نے کہا کہ اس میں اب سوار ہو جاؤ، اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا بھی، بے شک میرا رب بہت

إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف

مغفرت فرمانے والا اور بڑا رحیم ہے، (۴۱) ف اور یہ کشتی ان سب کو لے کر، پہاڑوں جیسی اونچی موجوں اور لہروں

وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

کے بیچ چلنے لگی، اور نوح نے اپنے بیٹے کو آواز دی جو الگ تھا، کہ اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ اور

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

نافرمانوں کا ساتھی مت بن۔ (۴۲) وہ پلٹ کر بولا میں کسی پہاڑ پر چلا جاؤں گا، وہ مجھے پانی سے

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

بچا لیگا، نوح نے جواب دیا کہ آج اللہ کے حکم سے بچانے والا کوئی نہیں، بس اللہ کسی پر رحم کرے تو اور بات ہے، اتنے میں ایک

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓأَرْضُ

موج دونوں باپ بیٹوں کے بیچ آگئی اور نوح کا بیٹا بھی پانی میں ڈوب مرنے والوں میں شامل ہوا (۴۳) اللہ کا حکم ہوا، اے زمین

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

اپنا پانی نگل جا، اور اے آسمان تھم جا، پانی سوکھ گیا، اور فیصلہ پورا ہو گیا، اور کشتی

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ

جودی پہاڑ پر اٹک گئی، اور اعلان ہو گیا کہ ظالم قوم کو رحمت سے دور کر دیا گیا۔ (۴۴)

نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَإِنَّ وَعْدَكَ

نوح نے اپنے رب کو پکارا، عرض کیا اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے، اور تیرا وعدہ برحق ہے اور فیصلہ

---

۱۲ قرء حفص بفتح المیم وامالۃ الراء

ف۴۱ نہ کوئی منزل ہے کہ کس جگہ جانا ہے، اور نہ پتہ ہے کہ کشتی کہاں جا ٹھہرے گی۔ اس لیے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ کے نام اسکا چلنا اور ٹھہرنا، ہمکو سواری ملی یہی غنیمت ہے، یہ کشتی طوفان میں ہچکولے کھاتی، خدا کے حکم سے تیرتی چلتی تھی، اور خدا کے حکم سے پانی کم ہوتا جب شروع ہوا اور پہاڑوں سے سر پانی سے کھلنے لگے، تو ایک پہاڑ جس کا نام جودی ہے اس کی چوٹی پر یہ کشتی آکر تیرنے سے معذور ہو کر، پہاڑ کے سرے لگ کر ٹھہر گئی۔

الربع

أَنفُسِهِمْ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا

کہدوں تو میرا شمار ان لوگوں میں ہو گا جو ظالم ہیں ۔ ﴿٣١﴾ جواب میں وہ لوگ بولے کہ اے نوحؑ! تم ہم سے بحث

فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٣٢﴾

حجت کر چکے، اور بہت جھگڑا کھڑا کیا، اب تو، وہ عذاب ہی لے آؤ، جسکی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر تم سچے ہو۔ ﴿٣٢﴾

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَ

جواب میں نوحؑ نے فرمایا کہ، اگر اللہ چاہیگا تو تم پر عذاب بھی آپڑیگا، اور پھر تم کہیں بچ کر جا بھی نہ سکو گے۔ ﴿٣٣﴾ اور

لَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ

اگر میں چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں، اور خدا تم کو راہِ ہدایت سے محروم کردے، تو میرا خیر خواہ

يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ

ہونا، تم کو کچھ بھی نفع نہ دیگا، وہی تمہارا رب ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ﴿٣٤﴾ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں

ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَعَلَىَّ إِجْرَامِى وَأَنَا۠ بَرِىٓءٌ مِّمَّا

کہ، اس نبی نے قرآن کو اپنے دل سے بنالیا ہے، آپ ان سے کہدو کہ اگر میں نے اپنے جی سے اس قرآن کو خود ہی بنالیا ہے، تو میرے اس جرم کا وبال مجھ پر ہے، اور تم جو جرم کر رہے ہو، اسکے وبال سے میں

تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِىَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُۥ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ

ع ٣ ٣٧

بھی بری ہوں ۔ ﴿٣٥﴾ اور نوحؑ کی طرف وحی کردی گئی، کہ آپ کی قوم میں سے جو ایمان لایا سو لاچکا، اب کوئی ان

إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَٱصْنَعِ

کے سوا ایمان نہ لائے گا، تو اب تم ان کی چال سے دکھی ہونا چھوڑ دو ، ﴿٣٦﴾ اور تم ہماری

ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَٰطِبْنِى فِى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ ۚ

نگرانی میں، اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ، اور ان ظالموں کے بارے میں اب ہم سے بات بھی نہ کرنا، اسلئے کہ یہ سب لوگ پانی میں ڈبو

إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ ٱلْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن

ڈبو کر مارے جائیں گے۔ ﴿٣٧﴾ تب نوحؑ نے کشتی بنانی شروع کی، اور جب جب ان کی قوم کے چودھری وہاں سے

قَوْمِهِۦ سَخِرُوا۟ مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا۟ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ

گذرتے تو نوحؑ کی کھلی اڑاتے، نوحؑ بولے آج تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو، تو ایک دن ہم بھی تمہاری ہنسی

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

اُڑائیں گے ۔ ﴿٣٨﴾ پھر تم کو بہت جلد یہ معلوم ہو جائیگا کہ رسوا کرنیوالا عذاب کس پر آیا، اور یہ

ف ٣٨ وہ سمجھتے تھے کہ یہ عجیب آدمی ہے، خشکی میں کشتی بنا رہا ہے، کیا کشتی کو اٹھا کر دریا میں لیجائیگا، کشتی بنانا ہو تو کسی دریا کے کنارے بنانا چاہیئے کہ بن جانیکے فوراً بعد اسے دریا میں اُتار دیا جائے، لیکن نہیں جانتے تھے کہ اس کشتی کو لیجانے کے لئے دریا خود اسی گاؤں میں آئے گا، تب معلوم ہوگا کہ نبی کی مخالفت کا کیا انجام ہوتا ہے۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

کھلا ہوا ڈر سنانیوالا ہوں۔ ﴿۲۵﴾ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، میں تمہارے بارے میں ایک دردناک دن کے عذاب کا اندیشہ

يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا

رکھتا ہوں۔ ﴿۲۶﴾ تب ان کی قوم کے منکر سردار بول اٹھے کہ تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، اور سرسری نگاہ سے بھی معلوم ہو

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ

جاتا ہے کہ تمہاری اتباع ہمارے کچھ گرے پڑے اور ذلیل قسم کے لوگ ہی کر رہے ہیں۔ اور اپنے مقابلے

الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾

میں ہماری کوئی فضیلت بھی ہم نہیں دیکھ رہے ہیں، بلکہ ہمارا یہ خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ ﴿۲۷﴾

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي

حضرت نوحؑ جواب میں بولے کہ اے برادران قوم! ذرا دیکھو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہوں اور اسی نے مجھے اپنی طرف سے یہ رحمت

رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا

دیکر نوازدیا، اور تم ایسے اندھے رہے کہ تم کو کچھ سوجھتا ہی نہیں، تو اب کیا میں یہ چیز زبردستی تمہارے سر پہ چپکا دوں؟ جبکہ تم تو اُسے بُرا

كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى

مانتے ہو۔ ﴿۲۸﴾ اور اے میری قوم کے لوگو! میں نے تم سے اس بات پر کسی مال کا سوال تو کیا نہیں، میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔

اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي

اور میں ان ایمان والوں کو، جو تمہاری نگاہ میں حقیر لگتے ہیں، دھتکارنیوالا بھی نہیں، یہ سب اپنے رب سے ملنے والے ہیں، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم

أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ

ایک ایسی قوم ہو جو جہالت پر اُتر آئے ہو۔ ﴿۲۹﴾ اے میری قوم! اگر میں انکو دھتکاردوں، تو اللہ کے عذاب سے بچانے میں، میرا کون

طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ

مددگار ہوسکیگا؟ بھلا اب بھی تم غور کیوں نہیں کرتے۔ ﴿۳۰﴾ اور میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور

اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ

میں تو غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں، اور تمہاری آنکھیں جن کو ذلیل دیکھ رہی ہیں،

تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي

انکے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو اللہ بھلائی سے نہیں نوازیگا، اللہ انکو خوب جانتا ہے کہ وہ کیسے ہیں، اگر میں کوئی ایسی بات

ف ۲۷ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے چودھری اونچ نیچ حسب نسب اور ذات پات کی بڑائی مانتے تھے، شروع میں غریب لوگ ایمان لائے جو پیشے کے لحاظ سے ان کی نگاہ میں ہلکے تھے جیسے کوئی دھوبی، چمار، درزی، تیلی، نان بائی، جولاہ، بھنگی لوہار وغیرہ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی بھی جائز پیشہ میں کوئی برائی نہیں، اور ان کاموں سے آدمی چھوٹا یا اچھوت، ہلکا یا ذلیل نہیں مانا جائیگا بلکہ کوئی شخص اپنے آپ کو شریف اور اونچی ذات کا بتائے اور کام برے کرے تو دراصل وہ ذلیل اور نیچ ہے

ف ۳۱ معلوم ہوا کہ اگر کوئی پیغمبر ہو، تب بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ کے خزانے کا مالک ہے، یا غیب کا علم رکھتا ہے اور فرشتہ ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا ہے اور کام کاج، یا نسل اور رنگ کے سبب کسی کو اونچ نیچ نہیں بتا سکتا، یہ سب باتیں ان لوگوں کی بکواس ہیں، جو ظالم، جاہل اور اول درجہ کے بے حیا لوگ ہیں، جو ایک طرف تو اللہ کے نبیوں کی دعوت کو رد کرتے ہیں، دوسری طرف اللہ کے نبیوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے نام پر حد سے زیادہ باتیں بڑھا چڑھا کر حق بات کو اور الجھا دیتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جو اللہ پر جھوٹ موٹ بات بنا کر پیش کرے، ایسے لوگ جب اپنے رب کے حضور پیشی میں

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

کھڑے کیے جائیں گے، تو گواہ لوگ گواہی دیں گے، کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھوٹی باتیں چلا رہے تھے، آگاہ رہو

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

کہ ایسے ظالموں پر لعنت کی پھٹکار ہے۔ (۱۸) پھر یہ ظالم لوگ اللہ کے راستے سے بھی دوسروں کو

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ

روکتے ہیں، اور اس راہ کو ٹیڑھی کر دینے میں لگے ہیں، اور آخرت کے بارے میں بھی انکار کرتے ہیں (۱۹) یہ لوگ زمین میں

يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کسی کو تھکا نہیں سکے، اور آج اللہ کے مقابلے میں ان کے کوئی ولی نہیں رہے، بلکہ اُن کو عذاب

اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ

دُگنا ہوگا، کان ہوتے ہوئے بھی یہ لوگ حق بات سُن لینے کی طاقت سے محروم رہے

مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

اور دیکھتے بھی نہیں تھے، (۲۰) یہ لوگ انجام کے لحاظ سے اپنے آپکو نقصان میں ڈالنے والے ثابت ہوئے، اور جو کچھ

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئیں، (۲۱) کچھ بھی شک و شبہ نہیں کہ یہ لوگ آخرت میں بہت زیادہ نقصان

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا

اٹھانے والے ہیں۔ (۲۲) بے شک جو لوگ ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ

عاجزی سے جھکے رہے، ایسے تمام لوگ جنت میں ہمیشہ کو رہا کریں گے۔ (۲۳) دونوں

الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

فریق کی حالت ایسی ہے، جیسا کوئی ایک اندھا اور بہرا، اور دوسرا دیکھتا سنتا ہوا، مثال میں کیا دونوں برابر ہیں ؟

مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّىْ لَكُمْ

تو پھر تم نصیحت کیوں نہیں قبول کر لیتے۔ (۲۴) اور بیشک ہم نے نوحؑ کو انکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا، انھوں نے اعلان کیا کہ میں تمہارے لئے

نصف الحزب

ع ۲

يَّقُولُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ

جاتے ہو کہ وہ کہتے ہیں، اس کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہیں اتار گیا، یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آجاتا، بس آپ تو ڈر

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

سنانے والے ہو، اور اللہ ہر ہر چیز کا نگہبان ہے۔ ﴿۱۲﴾ یہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ، یہ کلام تو اس نے اپنے جی سے بنالیا

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

ہے، آپ فرمادو کہ تم بھی ایسی دس سورتیں اپنے جی سے بنا کر پیش کرکے بتادو! اور اللہ کے سوا جن کو اپنی مدد کے لئے

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ

بلاسکو، سب کو بُلالو، اگر تم سچے ہو۔ ﴿۱۳﴾ پھر اگر یہ لوگ تمہاری بات کا جواب نہ لاسکیں، تو جان لو کہ یہ کلام نازل کیا

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

گیا ہے، اللہ کے علم سے، اور اس میں یہ بات بیان کی جارہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو کیا اب بھی مسلمان ہوتے ہو، ﴿۱۴﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

جو شخص دنیا کی زندگی بنانے کی فکر میں رہیگا، اور اسی کی زینت و بناؤ سنگار میں لگا رہے گا، تو ہم اس کے کاموں کا بدلہ یہیں پورا

فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

کردیں گے، اور ایسے لوگوں کو یہاں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ﴿۱۵﴾ ایسے لوگوں کو آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا

الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور جو کچھ اُن کا کیا دھرا ہوگا، سب برباد ہوچکا ہوگا، اور جو کچھ کام کرکے آئے آخرت میں سبکے سب باطل قرار دیئے جائیں گے۔ ﴿۱۶﴾

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ

وہ کتنا بھلا آدمی ہے جو اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی دلیل پر قائم رہے، اور اس کی تلاوت کرکے، اس کا گواہ

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ

بن گیا ہو، اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب امام اور رحمت بن کر آئی تھی، اُس پر ایمان لانے والے لوگ ایسے ہوا

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ

کرتے ہیں، اور ان ٹولیوں اور جتھوں میں جو بھی اس کا انکاری ہوگا اُس کا ٹھکانہ آگ ہے، تم اس میں کچھ

مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

بھی شک نہ کرنا، بس یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۱۷﴾

منزل ۳

الجزء الثانی عشر ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

زمین پر چلنے پھرنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور ہر جاندار کے رہنے کی جگہ، اور سپرد ہونے کی

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

جگہ، سب اس کو معلوم ہے، یہ تمام باتیں پہلے سے کھلی کتاب میں درج ہیں۔ ﴿۶﴾ اور اسی نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کر دیا، اور اس کا عرش یعنی پائے تخت پانی پر تھا، تم کو پیدا اسلئے کیا کہ، تم

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ

کو آزمائش میں ڈالے، کہ تم میں سے کون اچھا عمل کر کے آتا ہے، اور اے نبی! اگر آپ ان کو بتائیں کہ تم کو موت

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾

کے بعد ایک دن اٹھایا جائیگا، تو جو لوگ انکاری ہیں، وہ بولیں گے کہ یہ سب کھلی جادوگری کی بات ہے۔ ف﴿۷﴾

ف۷ یعنی نبی کی دعوت کی یہ بات کہ موت کے بعد زندہ ہو کر خدا کے حضور پیشی ہوگی، اور اپنے اپنے عمل کا بدلہ پانا ہے تو یہ بات کافروں کو ایسی ناممکن اور اچنبھے والی لگی، کہ کہنے لگے یہ باتیں جادو کی ہیں۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا

ور اگر ہم ایک گنی چنی مدت کے وقت تک ان پر عذاب کو ملتوی رکھیں، تو کہیں گے کہ یہ عذاب کس نے روک لیا، آگاہ ہو

يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

جاؤ، اور سن رکھو کہ جس دن عذاب ان پر آپڑیگا، انھیں ذرا فرصت نہیں ملیگی، اور جس بات کا مذاق اڑاتے تھے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

سی نے ان کو آکر گھیر لیا۔ ﴿۸﴾ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں، اور پھر اس رحمت کو

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

نسان سے چھین لیتے ہیں تب وہ بڑا مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ ﴿۹﴾ اور اگر ہم پھر اسکو اپنی نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں اسکے بعد کہ اسکو دکھ درد

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

ے گھیرا تھا، تو خوش ہو کر کہنے لگتا ہے کہ میری سب تکلیف رخصت ہوگئی، اور بے فکر ہو کر اب تو وہ اترانے لگتا ہے اور اپنی ہوشیاری بگھارنے لگتا ہے ﴿۱۰﴾ مگر جو لوگ صبر کرنے

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

لے ہیں، اور نیک عمل کرنیوالے ہیں، وہ ایسی حرکت نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ ﴿۱۱﴾

ع ۱

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

کیا جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے، اس میں سے کچھ کو چھوڑنے والے ہو؟ اور اس بات پر تنگ دل ہوئے

رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
کوئی بھی راہ پر آ گیا تو اس نے اپنے بھلے کیلئے سیدھی راہ پکڑلی اور جو بدراہ ہو گیا تو اس کا وبال صرف اسی پر پڑنے والا ہے اور
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝١٠٨ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى
پھر میں تمہارا کچھ بھی کام بنا نہیں سکوں گا۔ (۱۰۸) اے نبی آپ اتباع کرتے جاؤ اس وحی کا
اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝١٠٩
جو آپکی طرف بھیجی گئی ہے اور صبر سے جمے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لاگو کر دے اور صرف وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، (۱۰۹)

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَ ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورہ ہود مکہ میں نازل ہوئی، اس میں شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، ایکسو تیئس آیات اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝١
الف۔لام۔را۔اس کتاب کی آیات حکم بیان کرنے میں پکی اور مضبوط ہیں، پھر حکیم اور خبیر کی طرف سے فیصلہ بیان کرنیوالی ہیں، (۱)
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝٢ وَّاَنِ
فیصلہ کی پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی بھی بندگی نہ کرو، میں تمہارے لیے اس حکیم اور خبیر اللہ کی طرف سے ڈرسنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں (۲) اور یہ کہ اپنے رب
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
سے گناہوں کی معافی طلب کرتے رہو، اور اسی کی طرف توجہ کر کے پلٹ آؤ، اچھی گذر بسر کیلئے جو کچھ بھی سامان زندگی اس نے تم کو دیا ہے اس کے
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ
برتنے کی مدت، بس گنتی میں تھوڑی سی ہے، اور جو بھی خوبی والے اچھے سے اچھے عمل کرے گا، اسے بڑا فضیلت والا درجہ بھی ملیگا، اور
تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝٣ اِلَى اللّٰهِ
اگر نہ مانوگے، تو میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔ (۳) ف اللہ کی طرف
مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ
تم کو واپس جانا ہے، اور وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴) دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑ کر دوہرا کر لیتے ہیں،
صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ
(یعنی چھاتی سے چھاتی لگا کر ایک دوسرے کو بات کہتے ہیں) تاکہ خدا سے چھپ کر بات کر سکیں، آگاہ رہو کہ جب یہ کپڑے اوڑھ کر چھپی یا کھلی بات کہتے ہیں،
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٥
تب بھی اللہ کو معلوم ہے، بے شک وہ ان کے سینوں کے اندر کے بھید کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ (۵) ف

۱۱ ع ۲ ۱۶

ف۳ معلوم ہوا کہ ایک اللہ کی بندگی کرنا، اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگنا، توبہ کرنا، ان کاموں کے کرنے سے دنیا کی زندگی میں گذران عزت کی ہے، اور مرنے کے بعد ہر ایک کے عمل کے مطابق اس کو فضیلت حاصل ہوگی۔

ف۵ اللہ کے نبی کے مخالف لوگ گھر میں باتیں کرتے اس کا جواب قرآن میں آجاتا، تو یہ لوگ چوکنے ہو گئے کہ کوئی شخص جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیتا ہوگا۔ اس کا انتظام یوں کیا کہ کوئی راز کی یا اعتراض کی بات کرنی ہوتی یا دشمنی، حسد، کینہ سے کوئی کاروائی کرنی ہوتی تو ایک دوسرے کی چھاتی سے لگ کر، یا کپڑے لپیٹ کر، اندھیرے میں ایک دوسرے سے چھپی بات کہتے، مگر ہر طرح ان کی بات کھل جاتی، تب جو سمجھدار تھے وہ نادم ہوئے اور ضدی لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے۔

تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠١ فَهَلْ

موجود ہیں باقی رہے وہ لوگ جو ایمان لانا نہیں چاہتے ان کو کسی نشانی اور ڈر سنانے والوں سے بھی فائدہ نہیں ہوتا ۔ (۱۰۱) کیا ان کو اپنے

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ

انجام بد کے دیکھنے کا انتظار ہے ؟ ہاں ان سے پہلے لوگ بھی برے دن دیکھ کر گزر چکے ہیں آپ کہہ دو کہ اچھا تم بھی انتظار

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝١٠٢ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا

کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔ (۱۰۲) پھر جب وقت آجاتا ہے تو ہم اپنے پیغام کو پہنچانے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

ع ۱۱/ ۱۵ ۱۰

والوں کو اور انکے ساتھی ایمان والوں کو نجات عطا فرماتے ہیں اسی طرح ہم پر حق ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات عطا فرماکر رہیں گے ۔ (۱۰۳) آپ کہہ دو کہ اے انسانو

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ

اگر تم کو میرے دین کے بارے میں شک ہے تو سن لو کہ میں ان کی عبادت کبھی نہیں کر سکتا جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو لیکن میں اسی

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ

ایک اکیلے اللہ کی عبادت کئے جاؤں گا جو تمہاری جانیں قبض کر کے تم کو وفات دیتا ہے اور مجھے یہ حکم دے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٤ۙ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

دیا گیا ہے کہ میں ایمان والوں کے ساتھ رہوں ۔ (۱۰۴) اور مجھے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اپنا چہرہ

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٥ وَلَا تَدْعُ مِنْ

یکسو ہو کر سچے دین کی طرف کر لے اور شرک کرنے والوں میں کبھی نہ ہونا ۔ (۱۰۵) اور اللہ کے سوا کسی سے دعا بھی

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

نہ کرنا جو تجھ کو کبھی نفع نہ پہنچا سکے اور نقصان بھی نہ دے سکے اگر تو نے ایسا کیا تو تیری گنتی بھی ظالم لوگوں کے ساتھ

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٦ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ

ہو گی ۔ (۱۰۶) اور اگر اللہ تجھ کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کو اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر اللہ یہ

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ

ارادہ کرلے کہ تجھ کو نفع پہنچائے تو پھر اس کے فضل کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا اپنے بندوں میں سے جسے چاہے جو کچھ دینا چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٧ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

وہی ایک بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے ۔ (۱۰۷) آپ کہہ دو کہ اے انسانو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات آچکی ہے اب جو

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ

کر دے گا ۔ (٩٣) بس اگر یہ بات ہو کہ تمکو بھی یہ لوگ شک میں ڈالنے کی کوشش کریں اس چیز کے بارے میں جو ہم نے تم پر

الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِن

نازل کی ہے تو پوچھ لو ان کو جو تم سے پہلے آسمانی کتاب پڑھتے آرہے ہیں یہ حق بات ہے جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آچکی بس اب تم بھی انکا پیچھا چھوڑ دو جو

رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ

حق بات کو ماننے کے بجائے ہیرا پھیری کرکے شک وشبہ کا ماحول بناتے ہیں ، (٩٤) جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں ان

كَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ

کے ساتھ مت رہو ورنہ تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے ۔ (٩٥) جن لوگوں پر تمہارے رب کے عذاب

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ ءَايَةٍ

کا قول ثابت ہو چکا ہے وہ ایمان میں نہیں آئیں گے ۔ (٩٦) اگر تمام کی تمام نشانیاں بھی یہ دیکھ لیں تب بھی ایمان

حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ ءَامَنَتْ

نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب ان پر ٹوٹ پڑے گا ف٩٧ عذاب کو دیکھ کر ایمان لانے سے کسی بھی بستی کو اس

فَنَفَعَهَآ إِيمَٰنُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

کا ایمان نفع نہ دے سکا سوائے یونسؑ کی قوم کے یہ لوگ جب ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ذلت کا

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾

عذاب کچھ وقت کے لئے ٹال دیا اور ایک وقت تک ان کو کام چلانے کا موقعہ دیا ۔ ف٩٨

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَءَامَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ

اگر آپ کا رب چاہے تو زمین میں جتنے ہیں سب کو ایمان لانا پڑے تو کیا تم اب لوگوں کو مجبور

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن

کرو گے کہ وہ ایمان لے ہی آئیں ۔ (٩٩) کسی جان کے بس میں نہیں کہ اللہ

تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ

کے حکم کے بغیر اس کو ایمان آجاوے جب لوگ عقل سے کام نہیں لیتے تو اللہ ان کو گندگی میں

لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا

ڈال دیتا ہے (١٠٠) ان سے کہدو کہ آسمانوں اور زمین کو آنکھیں کھول کر دیکھو ہر جگہ کیسی کیسی نشانیاں

یعنی جس صورت میں چاہا تجھکو سوار کر دیا اور قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الی ربکم ترجعون یعنی کہدو کہ موت کا فرشتہ آکر تم کو بھر لیتا ہے جو تم پر مقرر کر دیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کے حضور لوٹائے جاتے ہو ۔

ف٩٧ جیسے کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے بہت سی نشانیاں دیکھ لیں لیکن ایمان نہیں لایا اور جب پانی میں ڈوب کر ذلت کی موت مرنے لگا اور عذاب نے اسے آگھیرا تب ایمان لایا مگر یہ ایمان قبول نہیں ہوا۔

ف٩٨ حضرت یونسؑ کو ذی النون اور صاحب الحوت بھی کہا گیا ہے یعنی مچھلی والا قرآن مجید کی سورت الانبیاء آیت ٨٧ اور سورت القلم آیات ٤٨ ۔ الصّٰفّٰت آیات ١٣٩ - ١٤٨ دیکھ لیں حضرت یونسؑ حزقیل نبی کے ہم عصر تھے انہیں اپنے علاقہ میں دعوت توحید کا کام کرنے میں کامیابی ہوئی علاقہ ایمان سے بھر گیا اطمینان سے زندگی گزر رہی تھی، حضرتؑ خوب عبادت گذار تھے تنہائی کا شوق ہوا دنیا سے جی اچاٹ گیا تھا ادھر اللہ نے حکم دیا کہ شہر نینوا جاؤ اس شہر کی آبادی ایک لاکھ سے اوپر تھی، نینوا کے لوگ بت پرستی اور قبر پرستی میں خوب لت پت تھے حضرت یونسؑ اپنی اہلیہ صاحبہ اور دو بچوں کو لیکر حکم الٰہی کے تحت چل پڑے راستہ میں ندی ملی، ندی میں بہاؤ زور کا تھا ندی پار کرتے وقت پہلے ایک لڑکے کو کنارے پر چھوڑ آئے واپس آکر اہلیہ صاحبہ کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لڑکے کو کاندھے پر بٹھایا، پانی نے خوب زور کیا اہلیہ صاحبہ کا ہاتھ چھوٹ گیا گھبراہٹ میں کاندھے سے لڑکا بھی پھسل گیا، دونوں بہہ گئے، اُدھر کنارے پہنچے تو پہلے لڑکے کو بھی بھیڑیا اٹھا لے گیا

مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ

زندگی کی زینت عطا کی اور مال بھی خوب عطا فرمایا اور لیے ہمارے پروردگار یہ لوگ تیری راہ سے روکنے میں ان

سَبِیْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

چیزوں کا استعمال کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اب تو ان کے مالوں کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو بھی سخت کردے

فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ

کہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان ہی نہیں لائیں گے۔ ف۸۸ اللہ نے فرمایا کہ تمہاری دعا قبول

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

کرلی گئی تم خود سیدھی طرح مضبوطی سے حق پر قائم رہو اور بے علم لوگوں کے راستے پر مت چلنا۔ ﴿۸۹﴾

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا ادھر فرعون اور اسکا لشکر دشمنی سے چڑھائی کو ان پر دوڑ پڑا

بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ

یہاں تک کہ فرعون ڈوب مرنے کے وقت پر پہنچ گیا تو بولا کہ میں ایمان لاتا ہوں سچی بات بس یہی ہے کہ بنی

اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾

اسرائیل جس اللہ پر ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں بھی اب اسلام لانے والوں میں ہوں۔ ف۹۰

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْیَوْمَ

اللہ نے فرمایا کیا اب ایمان لایا جبکہ اس سے پہلے ہمارا حکم تو نے مانا ہی نہیں اور فسادی لوگوں میں ہی شامل رہا۔ ﴿۹۱﴾ بس آج تجھکو

نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ

تیرے بدن سے نکال لیں گے اور تیرے بدن کو دریا سے باہر پھینک دیں گے تاکہ تیرے بعد آنے والوں کیلئے تو عبرت کا ایک نشان بنا رہے پھر بھی

النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ

بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں۔ ف۹۲ اور بنی اسرائیل کو ہم نے رہنے کو بہت اچھی جگہ کردی کہ سچے

صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ

مالک بن گئے اور کھانے پینے کو خوب صاف ستھری چیزیں عطا کردیں لیکن یہ لوگ بھی علم آنے کے بعد پھوٹ میں

الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا

پڑ کر برباد ہوئے بے شک تیرا رب قیامت کے دن ان کے اختلاف کا فیصلہ

منزل ۳

ف۸۸ عذاب دیکھ کر ایمان لانا قبول نہیں اس لئے مزید رسوائی ہوگی کہ عذاب دیکھ کر ایمان لائے تو بھی بھلا نہ ہوا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرعون اور اس کے چودھریوں کے لئے بددعا کی۔

ف۹۰ معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کی بددعا قبول ہوئی فرعون اور اس کے سردار ڈوبنے لگے اور فرعون نے مرتے مرتے ایمان کا اعلان کیا لیکن یہ ایمان قبول نہیں ہوا شاید دوسرے چودھری بھی ڈوبتے ڈوبتے ایمان لانیکی بات کہنے لگے ہوں؟

ف۹۲ معلوم ہوا کہ فرعون کو بدن سے نکال لیا اور لاش کو اللہ نے سمندر کو حکم دے کر باہر کنارے پر پھنکوا دیا، کہتے ہیں کہ اس کی لاش اب بھی مصر میں محفوظ ہے، تاکہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو مگر لوگوں کا یہ حال ہے کہ زمین و آسمان میں بے شمار نشانیوں کو رات دن دیکھتے ہیں وہاں سے ان کا گزر بھی ہوتا ہے لیکن کچھ بھی سبق نہیں لیتے بدن سے آدمی کی روح نکلنے کے بعد اللہ کے دربار میں پیشی کے لئے عالم برزخ میں رہتی ہے یہ عالم دنیا کی زندگی اور قیامت کے بیچ

۹ کے وقفہ کا نام ہے،

ع ۱۰ قیامت میں جی کے جوڑ ملائے

۱۴ جائیں گے

اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ، سے معلوم ہوا کہ آدمی روح اور جسم کے جوڑ کے ساتھ اس دنیا میں رہ سکتا ہے عالم آخرت میں دونوں کو الگ الگ رکھ کر بھی اللہ جب چاہے زندہ کردے، فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا

کو لا حاضر کرو۔ ﴿٧٩﴾ پھر جب جادوگر لائے گئے، تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ ڈالو

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

جو کچھ تم کو ڈالنا ہو۔ ﴿٨٠﴾ پھر جب جادوگروں نے اپنا جادو ڈالا، تو موسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ ہے جادو جو تم

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

لائے ہو، بے شک اللہ اسکو بگاڑ کر باطل کر ڈالے گا، اور ملیامیٹ کر ڈالے گا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کے کام کو صلاح کے مقابلہ میں چلنے نہیں دیتا۔ ﴿٨١﴾

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى

اور اللہ اپنے فرمان سے سچ کو سچ کر دکھاتا ہے، چاہے مجرم لوگ کتنا ہی برا مانیں۔ ﴿٨٢﴾ موسیٰؑ پر کوئی ایمان نہ لایا

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

مگر ان کی قوم کے تھوڑے سے جوان لڑکے وہ بھی فرعون اور اس کے چودھریوں کے خوف سے اور ڈر سے چھپ چھپ کر کہ کہیں

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

ان پر فرعون کا ہاتھ نہ پڑ جائے، بے شک فرعون ملک میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا، اور لوگوں پر بہت ہی زیادتی

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

کرتا تھا۔ ﴿٨٣﴾ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو بھروسہ بھی

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

اسی پر کرو، اگر تم مسلم بنے ہو تو یہی تمہیں کرنا ہے۔ ﴿٨٤﴾ جواب میں وہ بولے کہ ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

کر لیا ہے، اے ہمارے پروردگار ظالم قوم کو ہم پر زور آزمانے کا موقعہ نہ دے۔ ف٨٥ ﴿٨٥﴾ اور ہم کو مہربانی فرماکر ان کافروں

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

سے نجات عطا فرما۔ ﴿٨٦﴾ اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی سے یہ فرمان جاری کیا کہ اپنی قوم کے

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ

لئے، مصر کے گھروں کو برقرار رکھو اور اپنے انھیں گھروں کو قبلہ رخ کرلو، اور نماز قائم رکھو، اور ایمان والوں کو کامیابی کی

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ

بشارت سناتے رہو۔ ف٨٧ ﴿٨٧﴾ اور موسیٰؑ نے یہ دعا کی کہ اے ہمارے رب بیشک تونے فرعون اور اسکے سرداروں کو دنیا کی

ف٨١ جادوگروں نے اپنا کرتب ڈالکر رسیوں اور لاٹھیوں کو نظر بندی میں جب سانپ دکھائے، تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ جادو ہے، اسے جادو کہا جاتا ہے، دراصل یہی جادو ہے باقی میں تو اللہ کا کلام، اسکی نصیحت پیش کرتا ہوں، اور تم جب اسے نہیں مانتے تو نشانی اپنے رب کے حکم سے دکھاتا ہوں میرا کام آیت اللہ کو پیش کرنا ہے، اسے تم جادو کہتے ہو، لیکن اب جانو کہ جادو کسے کہنا چاہیئے۔

ع ٨ ١٢ ١٣

ف٨٥ ظالم اپنے ظلم کا تختۂ مشق بے گناہ کو بناتا ہے، ایسی حالت میں جو کوئی ہو اُسے یہ دعا کرنی چاہیئے تاکہ ظالم کی زور آزمائی سے محفوظ رہے اللہ کے خاص بندوں نے ایسی دعا کی ہے اس دعا میں بہت اثر ہے

ف٨٧ فرعون کو دریا میں ڈبا کر مارنے کے پہلے مصر میں بنی اسرائیل کے جو مکانات تھے انھیں چھوڑ چھاڑ کر بھاگنے سے منع کر دیا گیا اور حکم دیا کہ ابھی انھیں گھروں میں رہائش قائم رکھیں، اور گھروں میں قبلہ رخ ہو کر نماز قائم کریں، معلوم ہوا کہ دشمن کے خوف سے آدمی عبادت گاہ نہ بنا سکے یا عبادت گاہوں میں نہ جا سکے تو گھر میں ہی قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان والو اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بلکہ گھروں میں نوافل سنت و تہجد وغیرہ نمازیں پڑھتے رہو تاکہ بچوں، عورتوں میں بھی نماز کی تعلیم ہوتی رہے مسجد میں فرض نماز با جماعت پڑھنا بہت ضروری ہے اور افضل ہے، لیکن کبھی دشمنوں کا خوف ہو تو گھر میں نماز ادا کرنے سے بھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ

میں نے تم سے کسی اجر کا سوال تو کیا ہی نہیں تھا میرے اس کام کی مزدوری اور اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے، اور مجھے تو حکم دیکر بھیجا گیا ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی

اسلام لانے والوں میں شامل رہوں ﴿٧٢﴾ جب نوحؑ کی قوم کے لوگوں نے نوحؑ کی بات کو جھوٹ بتایا، تب ہم نے نوحؑ کو اور

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

ان کے ساتھ والوں کو کشتی میں سوار کر کے نجات دی، اور ہم نے انھیں آبادی کا جانشین بنادیا، اور جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ان کو پانی میں ڈبو ڈبو کر مار ڈالا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ

ذرا غور کرو کہ ان لوگوں کا بد انجام کیا بنا، جن کو اس انجام کی خبر پہلے سے دی جا چکی تھی۔ ﴿٧٣﴾ پھر حضرت نوحؑ کے بعد آنے والی قوموں کے پاس

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

بھی ہم برابر رسول بھیجتے رہے اور یہ رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے، بس قوم کے لوگوں نے جس بات کو پہلے

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾

جھٹلادیا، بعد میں اسے کبھی مان کر نہیں دیا، اسی طرح ہم نے بھی حد سے گزر جانے والوں کے دل پر مہر لگادی۔ ﴿٧٤﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

پھر ان کے بعد فرعون اور اس کے چودھریوں کی باری آئی، تو ہم نے ان کی ہدایت کیلئے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنی نشانیاں دیکر

بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

سامنے کھڑا کر دیا، تب بھی یہ لوگ گھمنڈ میں آگئے، اور قومی لحاظ سے مجرم ثابت ہوئے ﴿٧٥﴾ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ

سے حق بات آگئی، تو کہنے لگے، یہ تو کھلم کھلا جادوگری کی بات ہے، ﴿٧٦﴾ موسیٰؑ نے فرمایا جب کہ تمہارے پاس حق آیا، اس

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْۤا

کے مقابلے میں کیا ایسی باتیں کرتے ہو، کیا جادو ایسا ہوتا ہے؟ جبکہ یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، ﴿٧٧﴾ جواب میں فرعونی

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ

بولے، کیا تم ہم کو بچکانے بہکانے آئے ہو کہ ہمارے باپ دادوں کو جس راستہ پر ہم نے پایا ہے اسے چھوڑ چھاڑ دیں، اور ملک میں تم دونوں کی

فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ

سرداری قائم ہو جائے، ہم تو اب تم کو مان کر نہیں دیں گے۔ ﴿٧٨﴾ فرعون بل کھا کر، لاؤ کہ میرے حضور ہر ایک ماہر جادوگر

ہوں تو بھی اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا، اور سب کے سب کئی گنا بنا دیے جائیں تب بھی اسکی بڑائی میں کچھ بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

ف۷۴ دشمنی یا مخالفت کے جوش میں کسی کی بات پہلی فرصت میں رد کر دینا پھر ہزار دلیل سے یہ سچ ثابت ہو تب بھی نہ ماننا، اور اپنی ضد پر اڑے رہنا یہ نشان ہے دلوں پر تالے پڑ جانے کا

ف۷۷ بنی کی بات اور اللہ کے کلام کو انصاف پسند اور دل کے صاف لوگ بہت جلدی قبول کرتے ہیں اس اثر کو دیکھ کر بولے کہ یہ تو جادو ہے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ جادو ایسا نہیں ہوتا، اور جادوگروں نے آج تک اپنے جادو کے زور سے کسی حکومت کا تختہ نہیں الٹا، جھوچھا جنتر منتر والے بے چارے یوں بھی پیٹ کے مارے ذلیل پھرتے ہیں، انکی کیا مجال ہے کہ فرعون اور اس کی حکومت کو لال آنکھیں دکھا سکیں، ہوش میں آؤ یہ جادو نہیں جادو کا توڑ ہے، اور ظالموں کے ظلم، مجرموں کے جرم اور مشرکوں کے شرک اور کافروں کے کفر کا اب خاتمہ ہو کر رہے گا، ایسی کامیابی جادوگروں نے کب دیکھی ہے، یہ تو بے چارے پنگی پٹاری، مرلی ڈمرو، ڈگڈگی، سانپ، رسی، بندر، نیولی اور میلی تھیلی میں اپنی پوری دنیا لادے ہوئے عمر بھر ذلیل پھرتے ہیں۔

مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ

جو کوئی بھی آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب کا سب صرف اللہ کا ہے، اور یہ جو پیچھے پڑے ہیں اللہ کے سوا دوسروں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

کو شریک بنا کر پکارتے میں یہ سب خیالی گمان کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں مگر اٹکل

یَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ

بازی ہے۔ ف ﴿۶۶﴾ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنادی، تاکہ تم اس میں سکون پاسکو، اور دن بنادیا دکھانے والا اور روشنی

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

پھیلانے والا، ان سب میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے، جو بات کو دھیان سے سنتے ہوں۔ ﴿۶۷﴾ جھوٹی بکواس کرتے ہیں کہ اللہ نے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ

اولاد اختیار کی ہے۔ اللہ اس عیب سے پاک ہے، اور وہ تو غنی ہے، اس کو کسی کی کچھ بھی حاجت نہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

سب کا سب اسی ایک اکیلے کا ہے، کیا دلیل ہے تمہارے پاس ایسی نامعقول بات کی یا پھر یوں ہی بے عقلی سے اللہ پر کچھ بھی باتیں کہتے جاتے ہو ﴿۶۸﴾

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ

آپ کہہ دو کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹی باتیں بناتے ہیں، وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے ﴿۶۹﴾

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ

اس پار کی زندگی میں دنیا کا سامان استعمال کر لیں، پھر ان سب کو ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے تب ہم ان کو ان کے کفر کے سبب

الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ

سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ﴿۷۰﴾ ان کو نوحؑ کا قصہ سنادو، جب نوحؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری

لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ

قوم کے لوگو اگر تمہارے درمیان میں میرا رہنا بسنا، اور اللہ کی آیات بتا سنا کر نصیحت کرنا تم کو اکھر گیا ہے، اور تمہیں برا لگتا ہے تو جان لو کہ میں

اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ

نے تو صرف اللہ کے بھروسے پر یہ دعوت شروع کی ہے، اب تم بھی اپنے تمام ہتھکنڈے اکٹھے جمع کر لو، اور اپنے سنگی ساتھی اور تمام شریکوں کو بھی بلا لو اور اپنی اس تدبیر میں کچھ

اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ

بھی کسر نہ رکھو کہ آگے کبھی پچھتانا پڑے، پھر ایک ہی بار میں سب کے سب اچانک مجھ پر دھاوا بول کر ٹوٹ پڑو اور مجھے سنبھلنے کا موقع اور مہلت بھی نہ دینا۔ ﴿۷۱﴾ پھر اگر تم سے یہ نہ ہوسکے تو

ف ۶۶ وہم پر تلاش کی بنیاد رکھی اس لئے شرک میں جا گرے، اب اپنے گمان اور باطل خیالات سے الجھن میں ایسے پڑے کہ حق کا راستہ اچھا نہیں لگتا۔

ف ۶۸ ان ظالموں نے اللہ کو اپنی حیوانی زندگی پر قیاس کیا اور غلطی میں پڑے پہلی غلطی یہ کہ جو فانی ہو اسے اولاد کی ضرورت ہو گی اللہ تعالیٰ تو غیر فانی ہے پھر اسے اولاد کی کیا حاجت، دوسرے یہ کہ آدمی اپنے کاموں میں پیش کار و مددگار کا حاجت مند ہوتا ہے یہ بھی عیب کی بات ہے، پھر خدا پر ایسا عیب لگا کر توحید کھو بیٹھے، اور بے ادبی کے گناہ میں جا گرے،

تیسری بات یہ کہ جو اولاد رکھے اسے بیوی بھی ضروری ہے، خدا اس عیب سے پاک ہے کہ کسی کو اپنی عورت بنائے، توبہ، توبہ۔

جسکو یہ خطرہ ہو کہ میرے بعد میرے کاموں کا کیا بنے گا، اسے اولاد کی ضرورت محسوس ہو گی، عقل اور علم سے بھی یہ بات خدا کیلئے ماننا بہت ہی بڑی حماقت ہے کہ اس کائنات کے مالک کو صاحبِ اولاد مانا جائے، ایسا عقیدہ رکھنے والے کے مقابلہ میں کائنات کا پورا انتظام انکار کرتا ہے،

ہم جس دنیا میں بستے ہیں اس کا ایک ایک ذرّہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میرا مالک و خالق صرف ایک ہے، اگر اللہ صاحبِ اولاد ہو تو بیوی بچے خاندان سسرال رشتے ناطے اور نسل چلے گی، یہ تمام اوصاف مخلوق کے ہیں، خالق کے لئے عیب اور نقص ہے، اسلئے فرمایا کہ سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ۔ اللہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور غنی ہے یعنی اسے کسی کی کوئی حاجت نہیں، کسی کا محتاج نہیں، کسی کی اسے کچھ بھی پرواہ نہیں، سب کے سب فنا

ع ۱۰ / ۱۲ وقف لازم

منزل ۳

يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

ہاتھ آ گیا۔ ۵۸ آپ کہو کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے جو تمہارے لیے رزق نازل فرمایا تھا اس میں سے تم نے اپنی من مانی سے کچھ کو

مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

حرام اور کچھ کو حلال بنا لیا آپ ان سے پوچھو کہ کیا ایسا کرنے کا اللہ نے تم کو حکم دیا تھا، یا جھوٹ موٹ اللہ پر کچھ بھی باندھ لیتے ہو، ۵۹

مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ

پھر بھی جو لوگ اللہ پر جھوٹی باتیں بنا لیتے ہیں قیامت کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ بے شک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا

تو انسانوں پر فضل فرمانا چاہتا ہے، لیکن اکثر لوگ اس احسان پر بھی اللہ کا شکر نہیں مانتے۔ ۶۰ تم جس

تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

حال میں بھی رہو، اور قرآن میں کہیں سے بھی تلاوت کرو اور چاہے کسی دوسرے کاموں میں سے کوئی کام شروع

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ

کرتے ہو، ہر حال میں ہم تم پر موجود ہوتے ہیں، اور تمہارا مشاہدہ کرتے ہیں، اور تمہارے رب سے ذرہ برابر وزن کی

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ

بھی کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، چاہے وہ زمین میں کی ہو، یا آسمان میں کی، بلکہ ذرہ سے بھی چھوٹی ہو یا

اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ

بڑی، مگر سب کو کھلی ہوئی کتاب میں اس نے درج بھی کر دیا ہے۔ ۶۱ اچھی طرح سن لو کہ

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

اللہ کے دوستوں پر کوئی خوف نہیں، اور وہ کبھی غمگین نہیں ہوں گے ۶۲ اللہ کے دوست وہ ہیں جو ایمان لائے، اور خدا کی نافرمانی

يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا

سے بچتے رہے ۶۳ ان کے لئے دنیا و آخرت کی زندگی میں بشارت ہی بشارت ہے یہ اللہ کے فرمان

تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ ۭ وَلَا يَحْزُنْكَ

سے ہے جو بدلا نہیں جا سکتا، اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ ۶۴ ان کی باتوں سے تم غم میں نہ

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ

پڑو، اصل عزت اور زور سب اللہ کا ہے، وہی خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ ۶۵ آگاہ ہو جاؤ کہ

ف۵۹ ایمان والے کو چاہیئے کہ حرام و حلال میں اللہ اور رسول کے حکم کا پابند ہے، من مانی کر کے کسی کو حلال اور کسی کو حرام، ایسی باتوں سے بچے۔

ف۶۰ جو اس دنیا میں من مانی باتیں چلاتے ہیں، اس آیت میں ان سے سوال کیا گیا ہے کہ قیامت کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ قیامت اگر نہیں آئی تو ان کا کچھ نہیں بگڑیگا، لیکن آئی، اور ضرور آئیگی، تو ان کا بہت برا حال ہوگا، بس عقل کی بات ہے کہ آدمی قیامت سے وقت اللہ کے حضور کھڑا ہونیکا خوف رکھے تب وہ جھوٹی باتوں سے بچ سکے گا، ورنہ نہیں۔

ع ۶ / ۱۱

ف۶۲ یہ بیان آخرت کا ہے کہ اللہ کے دوستوں کے ڈر، خوف، غم اور دکھ درد سب جلتے رہیں گے، آگے سب امن چین، راحت و آرام اور خوشی ہی خوشی ہے۔

معانقہ

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
بھلا دیکھو تو، اگر اللہ کا عذاب تم پر راتوں رات ٹوٹ پڑے، یا دن دہاڑے گھیر لے، تو مجرم لوگ جلدی مچا کر کیا
ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ۚ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ
کر لیں گے ۔ ﴿۵۰﴾ کیا جب عذاب ٹوٹ پڑیگا تب ایمان لاؤ گے، اب جا کر ایمان لائے جب کہ اس کے پہلے تو عذاب کی بہت
تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ
جلدی مچاتے تھے ۔ ف۵۱ عذاب کے وقت ان ظالموں کو کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کا عذاب بھگتو ۔
هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ
تمہارے کالے کرتوت کا کیا خوب بدلہ تم کو ملا جارہا ہے ۔ ﴿۵۲﴾ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ سچ مچ ہوگا؟
قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ
آپ کہہ دو ہاں یہی ہوگا، میرے رب کی قسم یہ سچ بات ہے، اور تم بھاگ کر بھی اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے ۔ ف۵۳ ﴿۵۳﴾ اگر ہر ایک ظالم کے
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟
پاس اتنا کچھ مال ہو جتنا کہ زمین میں ہے تب بھی وہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے دینے کو تیار ہوگا، عذاب دیکھ کر اپنی ندامت اور
ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ
رسوائی چھپانے کی کوشش کریں گے، اور انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، اور ظلم کسی
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ
پر نہ ہوگا ۔ ف۵۴ ﴿۵۴﴾ آگاہ ہو جاؤ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب صرف ایک اللہ کا ہے، اور بھولو
وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ
مت کہ اللہ کا وعدہ حق ہے، لیکن بہت لوگ اس حق سے ناواقف ہیں ۔ ﴿۵۵﴾ وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اسکے اختیار میں
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن
ہے اور تم سکو لوٹ کر واپس اسی کی طرف جانا ہے ﴿۵۶﴾ اے انسانو تمہارے پاس ایک نصیحت تمہارے رب کی طرف سے آچکی ہے، اور سینوں کی تمام
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾
بیماریوں کا علاج بھی اسی میں ہے جو ایمان لائیں گے ہدایت کا راستہ ان کو مل جائے گا، ساتھ ہی ساتھ اللہ کی رحمت بھی پالیں گے ﴿۵۷﴾
قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
آپ فرما دو کہ بس یہ تو اللہ کا بڑا فضل ہے اور اسکی رحمت ہے یہ جسے مل جائے اسے خوش ہونا چاہیے کہ لوگ جو کچھ جمع کر رہے ہیں، اس کے مقابلہ میں بہت بڑا خیر اس کے

ف۵۱ عذاب آنے پر ایمان لانا بول ہی نہیں، پھر عذاب کی جلدی میں کیا نفع ہوا۔

وقف النبی علیہ السلام

ف۵۳ دنیا میں کوئی حکومت یا بادشاہ کتنا ہی طاقتور ہو مجرم اگر چھپ کر بھاگ گیا، اور اس کے ہاتھ سے نکل گیا، تو حکومت تھک کر بیٹھ جاتی ہے اور مجرم بچ جاتا ہے، لیکن اللہ سے کوئی بھاگ کر جائیگا بھی کہاں جہاں بھی جائیگا خدا کو پائیگا، بھاگ کر فرار ہو جانیوالے بھی اسکی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔

ع ۵
۱۳
۱۰

وقف النبی علیہ السلام

ف۵۴ میدان حشر میں ایمان اور عمل صالح کے سوا کچھ بھی کام نہ آئیگا، سب لوگ برہنہ اور بے بس کھڑے ہونگے، مجرم کے پاس لنگوٹی بھی نہ ہوگی، لیکن اگر زمین کے تمام خزانے بھی اسکو ملیں تو وہ اسے عذاب سے چھوٹنے کیلئے دینے کو تیار ہوگا مگر خزانہ کسی کے پاس کیا ہوگا، معلوم ہوا کہ اللہ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہیکہ آدمی حشر کے دن اسکے عذاب سے نجات پالے،

ف۵۸ جس کو قرآن مجید مل گیا اسے سارے انسانوں کی جمع پونجی سے زیادہ خیر و برکت ہاتھ آئی، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ جس کو قرآن مجید عطا فرمائے، پھر وہ کسی کے پاس مال و دھن دولت دیکھ کر حسرت کرے اس نے قرآن مجید کی ناقدری کی ۔

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

ان کاموں پر میری کوئی جواب داری نہیں ۔ ف۴۱ اور ان میں کچھ ایسے ہیں کہ جاسوسی کے لئے آپ کی طرف کان لٹکائے پھرتے ہیں،

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

تو کیا تم سنا سکو گے ان بہروں کو جو عقل سے بھی محروم ہیں ۔ ۴۲ اور ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ آپکی طرف گھورتے رہتے ہیں،

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

تو کیا آپ اندھوں کو ہدایت دے سکیں گے، جبکہ کچھ بھی اُن کو دکھائی نہیں دے رہا ہے ۔ ف۴۳ بے شک بات ہے کہ اللہ کبھی

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

انسانوں پر ظلم نہیں کرتا، بلکہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ ۴۴ وہ دن بھی کیا خوب ہوگا جب

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

اللہ ان سب کو گھیر گھار کر جمع کریگا، تو ایسا معلوم ہوگا جیسے یہ لوگ دنیا میں صرف ایک دن میں گھڑی بھر ہی رہے تھے آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا

بہت بھاری نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جو اللہ کی ملاقات کو جھوٹ ثابت کرنے میں لگے تھے، ان کو صحیح راستہ نہیں مل سکا۔ ۴۵ اگر ہم

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

دکھادیں آپ کو اس عذاب کا کچھ حصہ جس کی ہم نے ان کو دھمکی دے رکھی ہے، یا آپ کو وفات دیدیں، تب بھی ہر حال میں ان سب کو ہمارے دربار میں واپس

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا

آنا ہی ہے، پھر اللہ شاہد یعنی گواہ ہے ان کے سب کاموں پر ۔ ف۴۶ اور ہر وقت کے لئے کسی بھی امت کی ہدایت پر ایک رسول ہے،

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ

پس جب وقت کا رسول آچکا، تو ان کے درمیان حق و انصاف کا فیصلہ چکا دیا گیا، اور کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا ۔ ۴۷ اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو، ۴۸ کہدو کہ میں تو اپنی جان

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

پر بھی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، ہاں مگر جتنا اللہ نے چاہا، دیا اور بات ہے، ہر امت کے لئے ایک مہلت اور ڈھیل کا یہ وقت جب

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ

ختم ہوجاتا ہے تو فیصلہ چکانے میں گھڑی بھر کی دیر بھی نہیں لگتی، اور ایک پل کی جلدی بھی نہیں کی جاتی ۔ ۴۹ آپ کہدو کہ

ف۴۳ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بہت سے لوگ آپ کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے، ان کو فرمایا کہ نبی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں، مگر حقیقت سے ناواقف ایسے اندھوں کو ہدایت دینا نبی کا کام نہیں، یہ اندھاپن آنکھ کا نہیں بلکہ دل کا ہے، آنکھ اندھی ہو تب بھی آدمی عقل سے، احساس سے دوسروں کے بتانے سے راہ پر لگ جاتا ہے لیکن جن کے دل اندھے ہوئے، ان کا کام بگڑ گیا، اب ان کو باوجود آنکھ ہونے کے بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

ف۴۶ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ ہم نے جس عذاب کی ان کو دھمکی دی ہے اس کا پورا منظر تو دیکھ لینا کسی کے بس کی بات نہیں، مگر کچھ حصہ آپ کو دکھادیں، یا وفات دیکر آپ کو اپنے پاس بلالیں، پھر ان کے کام اور عمل جو ہوں گے، ان پر ہم خود شاہد ہیں، یہ کہیں بھاگ نہیں سکتے، چھپ نہیں سکتے معلوم ہوا کہ کافروں کو جو عذاب ہونے والا ہے، اسے صرف دیکھ لینے کی بھی تاب کسی میں نہیں، پھر جو خود اس عذاب میں ڈالا جائیگا، اس کی کیا حالت بنے گی، اس لئے حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کو پوری نعمتوں سے مالا مال کر کے صرف دوزخ کی طرف منہ کر کے دور سے دوزخ کا فقط منظر دکھایا جائے تو وہ تمام نعمتوں کو بھول چکا ہوگا، پھر اس کا منھ دوزخ سے پھیر کر اس سے پوچھا جائے کہ تو کبھی

اچھی نعمت سے واقف ہوا تھا، وہ کہیگا میں نے کبھی سکھ اور مزہ نہیں پایا۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

یہ بھی کہہ دو کہ صرف اللہ ہی سچے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اب بھلا تم ہی بتاؤ جو حق کی راہ دکھاوے اس کی بات مانی جائے یا

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۳۵

اس کی جو خود دیکھ بھی راہ نہ پائے، جب تک اسے راہ نہ دکھائی جائے۔ تم کو کیا ہوگیا تم کیسا انصاف کرتے ہو، ۳۵

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْـــًٔـا ۭ

ان کی بڑی تعداد اٹکل پر چلتی ہے، بے شک بات یہ ہے کہ حق میں اٹکل کا کیا کام، اور کیا فائدہ؟ یقیناً ان کے سب

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۳۶ وَمَا كَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

کاموں کو اللہ خوب جانتا ہے۔ ۳۶ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی اسے اپنی

يُّفْتَرٰي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

طرف سے بنا کر دکھا سکے، لیکن یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے، یعنی انکو سچی بتاتا ہے، اور اس کتاب میں یہ ساری

وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۷ ۣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تفصیل موجود ہے، اس میں کچھ بھی شک شبہ کی بات نہیں کہ یہ قرآن تمام جہانوں کے پالن ہار کی طرف سے ہے۔ ۳۷ یہ لوگ کیا بکواس کرتے

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ

ہیں کہ اس نے یہ قرآن خود ہی بنا لیا ہے، آپ جواب میں فرما دو کہ تم بھی اس قرآن جیسی صرف ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور اللہ کے سوا جن جن کو جمع کر سکو، سب کو

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۳۸ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

پکار کر لے آؤ، اگر سچے ہو تو یہ کر کے دکھلا دو۔ ۳۸ بلکہ یہ تو اس کتاب کو جھوٹا ثابت کرنے میں لگے ہیں، جبکہ اس کے

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

علم پر اُن کو قابو نہیں، اور ابھی اس کا بتایا ہوا انجام ان کے سامنے نہیں آیا، ان کے پہلے لوگ بھی اس طرح کی جھوٹی حرکت کرتے رہے ہیں۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۳۹ وَمِنْھُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

اور تم بھی دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔ ۳۹ اور ان میں سے کچھ لوگ اس قرآن پر ایمان لے

وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۴۰ وَاِنْ

آئیں گے، اور کچھ نہیں لائیں گے، اور آپ کا رب فساد کرنے والوں سے خوف واقف ہے۔ ۴۰ اور اگر یہ

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

لوگ اب بھی تم کو جھٹلاتے ہیں، تو ان سے کہہ دو کہ مجھے میرا کام کرنے سے کام ہے تم بھی اپنا کام کرو میں جو بھی عمل کرتا ہوں، اسکی ذمہ داری تم پر تو کچھ بھی نہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو

منزل ۳

تمہاری ہم کو کچھ بھی خبر نہ تھی کہ تم نے ہمارے پیچھے کیا کچھ کیا، اور ہمارے نام سے ایسے کام کیے، جو خدا کی بندگی کے تھے، اور مفت میں ہم کو بدنام کیا، کہ آج حشر کے دن تمہارے مقدمے میں ہم کو طلب کیا گیا جبکہ ہم جانتے ہی نہ تھے کہ تم کون تھے اور کیا تھے۔

ف ۳۵ مشرک لوگ اپنے ان معبودوں سے جنکو اللہ کے ساتھ ملا کر اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں ان سے کبھی ہدایت کا راستہ نہیں مانگتے، کوئی مشرک اپنے بت سے یا کوئی قبر پرست صاحبِ قبر سے یہ دعا نہیں کرتا کہ مجھے سیدھی راہ دکھائی جائے، گویا انھیں معلوم ہے کہ حق کی طرف رہنمائی مانگنا ان سے ٹھیک نہیں بلکہ یہ لوگ تو ان سے صحت، دشمن پر غلبہ، رزق میں کشادگی حتیٰ کہ جوئے سٹے میں ہار جیت اور بے حیائی کے کام، جیسے کسی عورت کے عشق میں مبتلا ہوئے، تو اس عورت کو اپنی طرف مائل کرنیکی دعا مانگتے ہیں، جبکہ اصل اور حقیقی چیز جو مانگنی چاہیئے وہ سیدھا راستہ ہے، کہ اگر صراط مستقیم مل جائے تو ہر اچھی چیز ہاتھ آجائے۔

ف ۴۱ مشرک عوام کا یہ بڑا ظلم ہے کہ ان کے طریقہ پر جو نہ چلے اسکو خوب تکلیف دیتے ہیں، جبکہ عمل کی آزادی کا حق سب کے لئے ہے، اس آزادی کا خود تو استعمال کرتے ہیں، مگر دوسروں کو حق نہیں دیتے، اس لئے فرمایا گیا کہ تم اپنا کام کرو، ہم اپنا کام کرتے ہیں، لیکن مشرک لوگ اس پر اڑے رہتے ہیں کہ جو عمل ہم کرتے ہیں وہی تم کو کرنا چاہیئے اور حق پرست آدمی یہ کبھی نہیں کر سکتا۔

ع ۴ / ۱۰ / ۹

نَقُولُ لِلَّذِينَ اَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
سے ہم کہیں گے کہ تم اور تمہارے بنائے ہوئے شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو، پھر ہم ان کو ایکدوسرے کے آمنے سامنے کردیں گے، تب ان میں پھوٹ پڑجائیگی، اور ان کے بنائے
وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
ہوئے شریک بول اٹھیں گے، کیا ایسا تو نہیں کہ تم ہماری عبادت میں لگے تھے ہے ف ٢٨ اگر تم نے ہمارے پیچھے ایسا کیا ہے
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
تو ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے کہ ہم تمہاری عبادت سے غافل بے خبر پڑے تھے، ف ٢٩ وہاں ہر آدمی نے جو کچھ اپنا
كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ
عمل پہلے کرکے بھیجا ہوگا، اسکی جانچ پڑتال ہو گی، اور سب کو ان کے سچے مالک اللہ کی طرف لوٹایا جائیگا اور جو کچھ وہ من گھڑت باتیں بنایا کرتے تھے وہ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ
سب غلط ثابت ہوں گی، ٣٠ اے نبیؐ آپ ان سے سوال کرو کہ آسمانوں اور دھرتی میں سے تم کو کون رزق عطا کرتا ہے اور وہ کون ہے جو مالک ہے کانوں کا اور
يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
آنکھوں کا، اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکال دکھاتا ہے، اور بے جان کو زندوں میں سے نکال کر باہر کرتا ہے، اور وہ کون ہے جو تدبیر سے اپنے حکم کو خود ہی جاری فرماتا ہے، تب یہ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ
لوگ جواب میں صرف ایک ہی بات کہہ سکیں گے کہ یہ سب کام تو صرف اللہ کرسکتا ہے، تو آپ ان سے کہہ دو کہ پھر تم کو اللہ کا لحاظ اور خوف
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
کیوں نہیں آتا۔ ٣١ یہی تو تمہارا اللہ ہے، جو تمہارا سچا پالنہار ہے بس اب حق آنے کے بعد بھٹکنے سے کیا فائدہ پھر تم
الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
کہاں الٹے پھرے جارہے ہو، ٣٢ اسیطرح آپ کے رب کی بات سچ ہو کر رہی کہ جو حکم نہیں
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
مانیں گے، وہ ایمان میں نہیں آئیں گے، ٣٣ ان سے پوچھو کہ تمہارے شریکوں میں کوئی بھی ایسا ہے جو پہلے کسی چیز کو پیدا کر
مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
دکھلائے اور وہ چیز جب فنا ہو، تو پھر اسے دوسری بار بھی پیدا کرکے دکھادے، آپ کہدو کہ صرف اللہ ہی ہے جو ہر چیز کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر دوبارہ اگر دوسری بار بھی وہی پیدا کرسکتا ہے، پھر تم
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
خبطی ہوکر الٹی باتوں پر کیوں چلائے جاتے ہو ٣٤ آپ ان سے کہو کہ تمہارے بنائے ہوئے مشرکوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے جو حق کی راہ کی طرف ہدایت کرسکے، اور

منزل ٣

خوب ذلت اٹھانی پڑیگی، یہاں فرمایا کہ نیکی پر چلنے والے اپنے نیک کاموں کا بدلہ پائیں گے، اور سب سے بڑی بات یہ کہ قیامت کے دن انکے چہرے نورانی ہونگے اور بہت عزت و نیک نامی پائیں گے،

ف ٢٧ کالی رات کے ٹکڑے چہروں پر ڈھکے ہوں گے، ایسے بدنما اور ڈراؤنے چہرے جہنمی لوگوں کے ہونگے آگ، دھواں، پیپ، لہو، جلتا ہوا گوشت، بدبودار زخموں کا لاوا، ان سب عذابوں سے واسطے نے یہ حال کیا یہ جس گناہ کی سزا ملی اس کا ذکر آگے کی آیت میں دیکھیے۔

ع ٣ ١٠ ٨ منزل

ف ٢٨ جتنے مشرک ہیں اپنی جہالت اور ضد سے اللہ کے شریک وساجھی بناتے ہیں، دراصل اللہ رب العزت کا کوئی شریک نہیں، کوئی ساجھی نہیں، حشر کے دن مشرک لوگ جن کو اللہ کا شریک بتاتے تھے وہ لوگ مشرکین کے سامنے کر دیئے جائیں گے، تب ان میں آپس میں خوب حجت، بحث اور تکرار ہوگی کہ تم ہماری بندگی کیسے کرتے تھے، ہمکو تو معلوم ہی نہیں کہ تم ہمارے پیچھے ہمارے نام سے کیا کچھ کرتے تھے، ہم تو ان سب باتوں سے بے خبر تھے، معلوم ہوا جو لوگ کسی بت کو یا صاحب قبر کو اپنی مدد کیلئے پکارتے تھے، قیامت کے دن یہ لوگ پکارنے والوں کے دشمن ہوجائیں گے۔

ف ٢٩ معلوم ہوتا ہے یہ نیک لوگ ہوں گے، جنکی قبروں کو لوگوں نے دنیا میں عبادت گاہ بنایا ہے، اور ان کو حاجت روا، مشکل کشا بنایا، اور اپنے خیال میں انکو مدد کیلئے پکارتے ہیں جبکہ یہ صاحب قبر نیک لوگ قیامت کے دن یہ کہیں گے کہ اللہ گواہ ہے، ہم تو محض بے خبر اپنی قبروں میں پڑے تھے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

پڑیگا، دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان برت لو، پھر تم کو ہماری طرف لوٹ کر واپس آنا ہے، تب ہم تمہاری سب حرکتیں بتائیں گے ﴿٢٣﴾

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے پانی، کہ ہم نے اسے آسمان سے نازل فرمایا، پھر یہ پانی زمین سے ہونے والی پیداوار کی جگہ میں گھل مل گیا۔

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ

اب جو چیزیں زمین سے نکلنے لگیں تو انسان اور دوسرے جاندار اچھی طرح کھانے پینے لگے یہاں تک کہ آبادی میں رونق آ گئی،

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ

اور علاقہ خوب بن سنور گیا، اور لوگ بہت بے فکر ہو گئے اور سمجھنے لگے کہ وہ بھی کچھ ہیں، کہ یہ سب چیزیں ان کے قابو میں آ گئیں

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

بس اچانک ہمارا کوئی حکم راتوں رات یا دن میں آ گیا، اور پورے علاقہ کو ہم نے کاٹ کر رکھ دیا، اور بستی ایسی اجڑ کر ویران ہوئی کہ گویا

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

کل کو یہاں کچھ تھا ہی نہیں، اسطرح ہم اپنی نشانیاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں اس قوم کے لئے جو دھیان کرے۔ ﴿٢٤﴾ اور اللہ تم کو سلامتی کے

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

گھر کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ﴿٢٥﴾ جو لوگ

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

نیک راہ پر چلے ان کے لئے بھلائی ہے، اور بہت زیادہ اجر ان کو ملے گا اور قیامت میں ان کا منھ کالا نہ ہوگا، اور ذلت سے بھی بچ گئے، یہ لوگ جنت میں جانے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

والے ہوں گے، اور وہاں ہمیشہ کو رہا کریں گے۔ ف ﴿٢٦﴾ اور جو لوگ جیسے برے کام میں لگے تھے۔

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

ان کو ان کی بدی کی سزا ویسی ہی برائی کے مطابق ملے گی، اور ان پر ذلت چھا جائے گی کہ اللہ کے مقابلے میں بچانے والا

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

کہیں بھی ان کو نہ ملے گا، ان کے چہرے ایسے بھیانک ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے ان پر لپیٹ دیئے گئے ہوں، یہی لوگ آگ میں جانے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

والے ہیں، جہاں ان کو ہمیشہ پڑے رہنا ہے۔ ف ﴿٢٧﴾ اور حشر کے دن ہم ان سب کو جمع کریں گے، پھر مشرکین

ف۲۲ ہر طرح کے سفر میں آدمی کی حفاظت صرف اللہ کرتا ہے، جب یہ حفاظت اٹھ جاتی ہے تمام اسباب مخالف ہوتے ہیں، دریا کا سفر ہو یا آج کے ہوائی سفر ہوں یا ریل موٹر کا سفر ہو، ہر وقت خطرہ بنا رہتا ہے جیسے دریائی سفر میں طوفان کا کہ جہاز ہچکولے کھانے لگا اور موجوں نے آگھیرا، تب مسافر اللہ کی طرف رجوع ہوئے کہ اب صرف تو ہی بچا سکتا ہے، اور کوئی نہیں اس حال میں ان کی دعا کا اخلاص اگر قبول ہوا، اور مصیبت ٹل گئی، تو بعد میں اللہ کا حق نہیں مانتے، اور کنارے آکر شرک میں مبتلا رہتے ہیں، جیسا کہ آگے فرمایا گیا،

ف۲۳ پر امن حالات میں آدمی کا دل نیکی پر نہیں جمتا، لیکن جب مصیبت نے گھیر ڈالا تو عقل ٹھکانے آئی اور صرف اللہ کی طرف دل کے خلوص سے رجوع ہوا، لیکن جب مصیبت ٹل گئی تو نیکی سے طبیعت ہٹ گئی، اور پھر ویسی ہی شرارت و بغاوت کرنے لگا، جیسا مصیبت سے پہلے کر رہا تھا، لیکن نہیں جانتا کہ یہ حالت عارضی ہے، آگے پھر مصیبت کے دن بہت سے ہیں، اور اس میں بڑا دن، اللہ کے دربار میں حاضری کا آرہا ہے، تب دنیا کا سامان جو کچھ دن کیلئے استعمال کو دیا گیا تھا یہیں چھوٹ گیا، اور بندہ اکیلا اپنے رب کے حضور پلٹایا گیا، معلوم ہوا کہ آیا وہیں سے تھا اور واپس بھی وہیں پہنچایا گیا۔

ف۲۶ قیامت میں جھوٹے کام کرنے والوں کے منھ کالے ہوں گے، جیسا کہ سورۂ زمر کی آیت ۶۰ میں بتایا گیا ہے، اور دوسری آیات میں بھی یہ بات فرمائی گئی، ایسی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بدی کرنیوالوں کا منھ قیامت کے دن کالا ہوگا، اور

الْأَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

جو نہیں، کہیں پتہ نہیں، اللہ انکے شرک سے پاک ہے، اور بہت بلند و اعلیٰ ہے۔ (۱۸) پہلے سے لوگ ایک ہی امت رہے ہیں

إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

پھر آپس میں جدائی پڑ گئی (ان کیلئے فیصلہ کے مقرر دن کا) آپ کے رب کا فرمان پہلے سے جاری ہو چکا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے تمام

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ

جھگڑوں کا فیصلہ بہت پہلے سے ہو جاتا۔ ف (۱۹) کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ إِنِّيْ مَعَكُمْ

کوئی نشان کیوں نہیں اتار دیا گیا، آپ جواب میں کہہ دو کہ غیب تو صرف اللہ جانے، اب تم بھی راہ دیکھو، میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ

انتظار کرتا ہوں۔ ف (۲۰) اور لوگوں کو نقصان کے بعد جب ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں، تو وہ ہماری ایسی نشانیوں میں بھی

مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ

بہانے کرتے ہیں، کہہ دو کہ اللہ بہت جلد پھر کوئی حیلہ کھڑا کر سکتا ہے، بے شک ہمارے مقرر کیے ہوئے کارکن

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ

تمہاری تمام کاروائی لکھتے جاتے ہیں ف (۲۱) زمین، جنگل اور دریا میں سفر کے تمام اسباب اسی نے جاری کیے، یہاں

حَتّٰىٓ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

تک کہ جب تم کشتی میں سوار ہوتے ہو، اور موافق ہوا میں سواری اچھی طرح چلتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہو، کہ اسی حال میں اچانک تیز

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا

آندھی طوفان کی لہر آگئی کہ سواری اب ٹوٹ کر ڈوبنے لگی اور پانی کی موجیں ہر طرف سے جوش مارتی آنے لگتی ہیں اور مسافر

أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا

یہ سمجھ گئے کہ اب مصیبت نے ان پر گھیرا ڈال دیا، تب ایک ہی اللہ کے ہو کر صرف اسی سے دعا مانگتے رہے کہ اگر اس بلا سے تو

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰىهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ

نے نجات دی تو ہم تیرا حق مان کر شکر ادا کرتے رہیں گے۔ ف (۲۲) جب ان کی دعا قبول کر کے اللہ انھیں نجات

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

دیتا ہے، تو پھر ملک میں پہلے کی طرح ان کی ناحق شرارت جاری رہتی ہے، اے انسانو! تمہاری اس بغاوت کا وبال تم پر ہی لوٹ

ف۱۹ اولاد آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اول میں ایک ہی جماعت رہی، بعد میں جیسے جیسے زمین میں پھیلتے گئے اختلاف و پھوٹ میں مبتلا ہوئے، اور جھگڑنے لگے، اللہ نے پہلے سے فیصلہ فرما دیا تھا کہ قیامت کے دن سب کیساتھ پورا انصاف ہوگا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک معاملہ نپٹا دیا جاتا، مگر سب کو انتظار کرنا ہے، آخری فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں ہے۔

ف۲۰ مخالفین کہتے تھے کہ نبی پر کوئی ایسا نشان اتار دیا جاتا کہ اسکی بات کو رد کرنیوالے پر فوراً کوئی بلا ٹوٹ پڑتی، اسکے جواب میں فرمایا کہ یہ سب دنیا میں ہو جاتا تو قیامت کی ضرورت کیوں ہوتی، اور قیامت کا دن کب آئیگا اسکو غیب میں رکھ دیا، اب وقت آنے تک ہم تم سب انتظار کریں، فیصلہ ہو جائیگا، تب سب کو معلوم ہو جائیگا، آج اگر ایسا ہو جائے تو دنیا امتحان کی جگہ نہیں رہے گی، بلکہ سزا و جزا، سب یہیں ہو جائے لیکن جب تک انسان کی پیدائش ہوتی رہیگی اس دنیا میں یوم الحساب کی گنجائش نہیں، اس لیے یہ کام آخر میں رکھا کہ جتنے لوگ پیدا ہونے ہیں سب کو بھیج کر آخر میں عدالت قائم کی جائے۔

ع ۲ / ۱۰ / ۷

ف۲۱ مصیبت اور ناکامی کیوقت اسباب سے ہٹ کر آدمی کی نگاہ صرف اللہ کی طرف ہوتی ہے، لیکن جب کام بن جاتا ہے تو آدمی اسباب کا ذکر کرتا ہے کہ میں نے یہ تدبیر کی تو یہ ہوا، نہیں جانتا کہ اللہ پھر کوئی نئی مصیبت کیلئے نیا سبب کھڑا کر دے تمام اسباب تیار کھڑے ہیں جب حکم ہو سب کام کرنے لگتا ہے اگلی آیت میں اسکی ایک مثال بھی بیان کر دی۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

میں ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں، اور جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے، تب بھی یہ لوگ ماننے

لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

نہیں، پھر ہم بھی ایسے مجرموں کو اچھی طرح سزا دیتے ہیں۔ ⑬ پھر ان کے بعد ہم نے

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا

تم کو زمین میں نائب بنایا، تاکہ اب دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔ ف۱۴ اور

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

جب ان پر ہماری صاف صاف آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو جو لوگ ہماری ملاقات کے امیدوار نہیں، انھوں نے کہا کہ اس کے

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ، یا اس میں کچھ تبدیلی کردو، آپ کہدو کہ یہ میرے بس کی بات نہیں کہ اس قرآن میں اپنے جی سے کچھ ادل بدل

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ

کرسکوں، میں تو چل پڑا ہوں اس حکم پر، جو میری طرف اس قرآن میں وحی سے بھیجا گیا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی

عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

کروں تو مجھے خوف ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا۔ ف۱۵ آپ کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا کہ میں یہ قرآن تم

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

پر نہ پڑھوں تو میں نہیں پڑھ سکتا تھا، اور نہ وہ تم کو اسکی خبر دیتا، کیونکہ میں تو اس کے پہلے بھی عمر کا ایک حصہ تم میں رہ چکا ہوں کیا پھر بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

تم کو عقل نہیں ⑯ پھر اس سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے، جو اللہ پر جھوٹ موٹ کوئی بات بنا کر چلانے لگے یا اللہ کی آیات کی

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

تکذیب کرے اور اسے جھوٹ بتائے، اس بات کو بیشک جانلو کہ مجرمین کا کبھی بھلا نہ ہوگا۔ ⑰ اور عبادت میں لگے ایسوں کی، جو نہ تو کسی

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

کو نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں، اور نفع بھی نہیں دلا سکتے، پھر بھی دعویٰ میں بولتے ہیں کہ یہ سب اللہ کے یہاں ہماری شفاعت

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

کیلئے ہیں، آپ ان سے کہہ دو کہ، اچھا کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دینے لگے ؟ جو اسے معلوم نہیں۔ اور اس بات کا آسمانوں اور زمین میں کہیں

ف۱۴ کون آدمی کیسا، اور کب کون سا عمل کرنے والا ہے، اللہ کو معلوم ہے، اور اگر چاہتا تو اپنے علم کے بنیاد پر انسانوں کو اس دنیا میں بھیجنے سے پہلے ہی بعض کو جہنم میں ڈال دیتا، لیکن ایسا کرنے سے اس کے علام الغیوب ہونے کا تقاضا تو پورا ہوجاتا، لیکن اس کے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے، اس لئے اچھے برے سب لوگوں کو وجود کا جامہ پہنا کر دنیا میں کام کرنیکا موقعہ دیا، تاکہ کل قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو عمل کا موقعہ نہیں دیا گیا، فقط اپنے علم کی بنیاد پر سزا دے دی گئی، اسی لئے فرمایا کہ ہم دیکھیں تم کیسا کام کرتے ہو، یعنی ہم سب کو دکھانے کے لئے ظاہر کردیں کہ تم نے کیسے کام کیئے، ورنہ اللہ کو یہ دیکھنے کی حاجت نہیں کہ آگے کوئی کیا کام کریگا، اسے تو پہلے ہی سے سب کچھ معلوم ہے۔

ف۱۵ مخالف لوگ اس قرآن کی اخلاقی تعلیمات اور عام نصیحت کی بات تو پسند کرتے لیکن ہر جگہ شرک کی مذمت، غیراللہ سے دعا کی ممانعت، نذرونیاز، سجدہ، رکوع، قربانی اللہ کے سوا سب کے لئے منع کرنا، اور حرام وحلال کی قید لگانا، آخرت میں حشر و حساب کے وقت انصاف میں غیر اللہ کی مداخلت کو ناممکن بتانا۔ یہ سب باتیں انھیں اچھی نہیں لگتی تھیں، اس لیے کہنے لگے کہ اس قرآن کے سوا کچھ اور لاؤ، یا پھر اس میں اتنی ترمیم کردو کہ ہم کو بھی بات ماننے میں سہولت رہے اور جھگڑا ختم ہو۔

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ

اور آسمانوں اور زمین میں جو چیز اللہ نے پیدا کر دی ہے ان سب میں نشانیاں موجود ہیں ان لوگوں کے لئے جو اپنے بچاؤ کی فکر کریں گے ⑥ جو

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا

لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے، اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے، اور جو لوگ

بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

ہماری آیات سے غافل ہیں ان کی خیریت نہیں۔ ⑦ ایسے تمام لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ سزا

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ان کی کمائی کے مطابق ہے۔ ⑧ بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کر کے لائے، ان کے

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ

ایمان کے سبب ان کا رب ان کے قدموں تلے بہنے والی نہروں کی نعمت سے بھرپور جنتوں کی طرف جانے

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

کا راستہ دکھا دیگا ⑨ جنت میں داخلے پر یہ لوگ پکار اٹھیں گے، سبحان اللہ، یعنی اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، آپس میں انکی ملاقات

فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع

پر مبارکباد میں سلام کہیں گے، اور آخر میں ان کی پکار ہو گی، الحمد للہ رب العالمین، یعنی سب تعریف اور شکر اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ⑩

ع ۱۰ ۱ ۶ ف ۱۱ مال کی طلب نیکی کا بدلہ، دعا کی قبولیت، بیماری میں شفا وغیرہ میں آدمی بہت جلدی جلدی چاہتا ہے کہ یہ کام فوراً ہو۔ مگر نہیں جانتا کہ بدی اور گناہ کا وبال بھی اتنی ہی جلدی آپڑے تو زندگی بگڑ جائیگی، اللہ کے یہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے تاکہ نیک لوگوں کی تربیت ہوتی رہے، اور بدکار ٹھیک اپنے وقت پر پکڑ لیئے جائیں۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

جیسا کہ انسان مال کی طلب میں جلدی کرتا ہے اگر اللہ انھیں سزا دینے میں ویسی ہی جلدی سے کام لیتا، تو انسانوں کا فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا، بس

اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١

جو لوگ ہماری ملاقات کے امیدوار نہیں، ان کی شرارت میں انھیں ڈھیل دیکر کچھ مدت کے لئے ہم انکو چھوڑے رکھتے ہیں تاکہ اندھادھند جتنا بھٹکنا ہو بھٹکتے پھریں ⑪ و

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صرف ہمکو پکارنے لگتا ہے، لیٹا ہوا اپنی کروٹ پر پڑا، یا بیٹھے بیٹھے بھی اور کھڑے بھی، لیکن جب ہم

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

اس کی پریشانی دور کر دیتے ہیں، پھر وہ ایسا چل پڑتا ہے، گویا جو تکلیف اُسے پڑی تھی، اسکو ہٹانے کو کبھی ہمکو پکارا ہی نہ تھا، اسی طرح حد سے

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

گذرنے والے لوگوں کے کرتوت ان کی نگاہ میں بھلے دکھائے جاتے ہیں۔ ⑫ اور تم سے پہلے بھی جن لوگوں نے ظلم کیا، ہم ہر زمانے

اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
ایک مرد پر وحی بھیجی کہ ان لوگوں کو خبردار کردو، اور جو ایمان لائیں ان کو بشارت سنا دو کہ ان کے

اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ
رب کے دربار میں جانے کا یہ سچا قدم پڑا، تب بھی کافروں نے کہہ ڈالا کہ یہ کھلا

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
جادو ہے۔ ف۲ (۲) بیشک تمہارا رب تو وہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو بنایا

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ
پھر عرش پر بادشاہی بھی صرف اسی کی چھائی ہوئی ہے، سب کاموں کا انتظام و بندوبست اپنے حکم سے خود کرتا ہے، اسکی اجازت

الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
کے بغیر اس کے حضور کوئی شخص بھی شفاعت نہیں کر سکتا، ایسی شان والا ہے تمہارا پروردگار، تو بس اسی کی بندگی کرو، کیا اب بھی

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
نصیحت کو قبول نہ رکھو گے۔ (۳) اسی کی طرف لوٹ کر تم سب کو جمع ہونا ہے، اللہ کا سچا

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
وعدہ سچا ہے، اسی نے پہلی بار پیدا کیا ہے، پھر دوسری بار بھی وہی پیدا کرے گا، اسلئے کہ جو ایمان پر قائم رہے، انصاف کرکے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
انھیں اچھا بدلہ دیا جائے، اور جو کافر مرے، ان کو نہایت گرم کھولتا، ابلتا پانی اور دردناک عذاب

حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
دیا جائے، تاکہ اپنے کفر کی وہ سزا پاتے رہیں، (۴) وہی تو ہے جس نے سورج

الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
کو روشن بنایا اور چاند کو نور دالا، اور اس کی گردش کی منزلیں صحیح انداز سے مقرر کردیں، تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
کرسکو، اللہ نے ہی یہ سب پیدا کیا، تاکہ حق اور سچ ظاہر کر ڈالے، اس طرح اپنی نشانیاں تفصیل سے بیان کرتا ہے، اس قوم

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
کے لئے جو علم سے کام لیتی ہو۔ (۵) بیشک بات یہ ہے کہ رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں،

وقف النبی ﷺ

ف۲ جو چاہے کہ اللہ کے حضور حاضری میں اس کا قدم ٹھیک پڑے، اس پر لازم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی وحی کے مطابق ایمان میں چلنا شروع کرے، پہلا قدم جہاں صدق کے مطابق اٹھا وہاں سے صحیح راہ پر چلنا آسان ہوا۔ کافروں کے دماغ کی خرابی ہے کہ ایسی صاف اور سیدھی بات کو جادو کہتے ہیں، ان کے بڑے بڑے لوگ اگر قرآن تھوڑا سا بھی دھیان سے سن لیتے تو ایمان میں آجاتے، اسی پر یہ لوگ قرآن کو جادو کہتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی پر وحی بھیجی، اس پر لوگوں کو تعجب کیوں ہوا، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرک لوگ ہمیشہ انسان کو گرا ہوا سمجھتے ہیں، کہ انسان خدا کا نبی کیسے ہوسکتا ہے اس طرح وہ اللہ کے نبیوں کو کبھی خدا، کبھی خدا کا بیٹا اور کبھی اوتار بنا کر نبی کی اطاعت سے چھٹی کر لیتے ہیں، اس طرح معبودوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے، اور نبی و رسول ان کے یہاں آنے کے بعد بھی بھلا دیے جاتے ہیں خدا نے انسانوں میں سے اپنے نبی اور رسول منتخب فرمائے۔ اس سے انسانیت کا درجہ بلند ہوا، اور اس کی قدر ہوئی اب بھی جو مشرک خود اپنی قدر گھٹا کر نبیوں کو غیر انسان بتا بتا کر انسانیت کی توہین کرتے ہیں، ان کا حال ٹھیک نہیں۔

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

کا ایمان بڑھنے لگتا ہے، اور اس ایمانی ترقی سے وہ بہت بہت خوش ہوتے ہیں، ف ١٢٤ اور جن کے دل میں روگ ہے اور

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

جن کے دل پلید ہو چکے ہیں، تو اُن کی گندگی اور بڑھ جاتی ہے، اور یہ لوگ مرے بھی اس حال میں کہ کفر کی حالت میں ہی موت

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

سے واسطہ پڑا۔ ﴿١٢٥﴾ کیا انھوں نے غور نہیں کیا، اور دیکھا نہیں کہ ہر سال اُن کو ایک بار یا دو بار آفت میں ڈال کر اُن کی

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

جانچ پڑتال ہوتی ہے، پھر بھی توبہ کرکے سنبھل نہیں جاتے اور نصیحت قبول نہیں رکھتے۔ ف ١٢٦ اور جب بھی کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

نازل کی جاتی ہے، ان کا منھ بگڑتا ہے، اور ایک دوسرے کے طرف تکنے لگتے ہیں، کہ اس حال میں تمکو کوئی دیکھ نہ لے، پھر چالاکی سے

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

وہاں سے کھسک جاتے ہیں، اللہ بھی اُن کے دلوں کو چکر میں پھیر دیتا ہے، کہ اب وہ ایسی قوم ہیں کہ سمجھ سے محروم ہیں۔ ﴿١٢٧﴾

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

بیشک تمہارے پاس جو رسول آئے ہیں، وہ تمہارے اپنے ہیں، ذرا تکلیف تم کو پہنچے تو انھیں بہت بھاری دکھ لگتا ہے، تمہاری آسانی کی

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اُن کو بڑی تمنا ہے، اور ایمان والوں سے بڑی نرمی اور مہربانی کا معاملہ چاہتے ہیں۔ ﴿١٢٨﴾ اب بھی اگر یہ منھ

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

موڑتے ہیں، تو آپ فرما دو کہ، مجھے اللہ کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور عظمت والے عرش کا

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

مالک بھی وہی ہے۔ ﴿١٢٩﴾

ع ٧ ١٦ ٥

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ یونس مکہ میں نازل ہوئی، اس میں ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ ۔ ایک سو نو آیات ہیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

الف۔ لام۔ را۔ یہ آیتیں ہیں ایسی کتاب کی جو حکمت و دانائی سے بھرپور ہے ﴿١﴾ تو کیا لوگوں کو یہ بات عجیب لگی کہ ہم نے انھی میں سے

ف ١٢٤ معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے سننے سے ایمان والے کا ایمان اور بڑھتا ہے۔

ف ١٢٦ گنہگار کو سال میں ایک دو بار جھٹکے لگتے ہیں، آفت آتی ہے، اس سے عبرت پکڑ کر توبہ کرے، تو بچ گیا، ورنہ نصیحت قبول نہ کرنے پر آخر میں بُری طرح ہلاکت میں پڑے گا۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
پیچھے رک جائیں، اور انھیں زیبا نہیں کہ اللہ کے رسول کی جان سے بے پرواہ ہو کر اپنی جان کی فکر میں لگ جائیں، سوچنے کی بات
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
یہ ہے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو بھی مصیبت جھیلنی پڑی ہو، پیاس کی اور تھکان کی، اور بھوک کی، اور اُن کے جب جب قدم
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
اٹھانے سے دشمن غصہ میں آ کر آگ بگولہ ہوئے ہوں، اور دشمن پر لوٹ کر انھوں نے جو کچھ چھینا جھپٹی کی، اور ان
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
کی پٹائی کر دی ہو، ان سب کاموں پر اُن کے نامۂ عمل میں نیکی لکھ لی گئی، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
نہیں ہونے دیتا۔ ﴿۱۲۰﴾ اور اس مہم میں جو کچھ بھی چھوٹا بڑا خرچ انھیں کرنا پڑا، اور جس میدان اور گھاٹی میں
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
انھیں قدم رکھنے پڑے، ان سب کاموں کو لکھ لیا گیا ہے، تاکہ ان کے ہر اچھے عمل کا بدلہ انھیں
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
دیا جائے۔ ﴿۱۲۱﴾ ایمان والوں کیلئے مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں، بلکہ ایسا کیوں نہ کریں کہ ہر آبادی
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
سے ایک ایک ٹکڑی دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو نکلیں، اور جب اپنی بستی کے لوگوں کی طرف واپس لوٹ آویں تو اپنی برادری کو چوکنا کر دیں
لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
اور اللہ کی ناراضی سے بچنے کا طریقہ اپنے علاقے کے لوگوں کو تعلیم کریں، تاکہ یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ کی فکر کریں۔ ف۱۲۲ ﴿۱۲۲﴾ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
ایمان والو لڑو۔ اُن کافروں سے، جو تمہارے آس پاس گھیرا کیے ہوئے ہیں، اور یہ لوگ تم کو مضبوط اور سخت پائیں۔
غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ف۱۲۳ ﴿۱۲۳﴾ اور جب جب کوئی سورت نازل کی
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
جاتی ہے، تو ان میں بعض شخص کہتا ہے کہ اس سورت کے اترنے سے تم میں کس کا ایمان زیادہ ہوا، بس جو ایمان والے ہیں، اُن

ف۱۲۲ معلوم ہو کہ ہر علاقے برادری، جماعت اور گروہ میں سے چند آدمی برابر نکل کر اسلامی تعلیم کے مرکز میں جائیں، اور دین کا علم حاصل کر کے واپس آئیں، اور اپنے علاقے کے لوگوں میں دین کا تعارف کرائیں، تاکہ علمِ دین پھیلے، اور بھلائی برائی کی تمیز بستی کے ہر آدمی کو ہوتی رہے

ف۱۲۳ اسلامی آبادی کے آس پاس ایمان والوں کے مقابلہ میں گھیرا ڈالنے والی بستی کے لوگوں کو طاقت و قوت کا اچھی طرح اندازہ کرا دینا ضروری ہے، تاکہ یہ لوگ مسلمانوں کو نرم نوالہ سمجھ کر نگلنے کی بات سوچ بھی نہ سکیں۔ ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے، اور ہر طرح کیل کانٹے سے لیس ہونا چاہیئے، کہ مشرکوں میں برابر گھبراہٹ بنی رہے تاکہ یہ لوگ حملہ وری کا ارادہ ترک کر دیں، پاس پڑوس میں اور سرحدی علاقوں سے لگے ہوئے آباد مشرک قبائل سے چوکس رہنے کی تعلیم اس آیت میں دی گئی۔

ع ۱۵ ۴

أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ

باپ کیلئے بخشش کی دعا ترک کردی، بے شک ابراہیمؑ تھے بھی بڑے نرم دل، اور بہت برداشت کرنے والے۔ (۱۱۴) اور اللہ ایسا نہیں

اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ

کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد بلا کسی وجہ کے گمراہی میں دھکیل دے، یہاں تک کہ وہ صاف صاف انھیں پہلے ہی بتادیتا ہے کہ انھیں کن کن باتوں سے بچنا ہے، کچھ شک

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

نہیں کہ اللہ تمام چیزوں کے بارے میں علم رکھتا ہے۔ ف (۱۱۵) سچ جانو کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ کے لئے ہے، وہی زندگی

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾

دیتا ہے، اور وہی موت دیتا ہے۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی نہیں، اور کوئی مددگار نہیں۔ (۱۱۶)

لَقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ

بے شک اللہ نے توجہ فرمائی نبی پر اور مہاجرین و انصار پر، جنھوں نے بہت سخت گھڑی میں، اور تنگی کے موقعہ پر نبی کا ساتھ دیا۔ جبکہ

اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ

ایک موقعہ ایسا بھی آگیا تھا کہ ان میں سے چند لوگوں کے دل مصیبت کے سبب ڈگمگانے لگے تھے، پھر اللہ نے ان کو اپنی مہربانی کا سہارا دے کر

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

سنبھال لیا، بے شک اللہ نے ان کے ساتھ بھی سہولت اور مہربانی کا معاملہ فرمایا۔ (۱۱۷) اور اُن تینوں اصحاب کی

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

بھی توبہ قبول فرمائی، جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا، کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود بھی اُن پر تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جانوں سے بھی

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

تنگ آگئے تھے، اور انھوں نے خوب سمجھ لیا کہ، اللہ سے بچ کر پناہ کی جگہ کہیں نہیں مگر صرف اللہ کے پاس، پھر اللہ نے اُن کی طرف توجہ فرمائی کہ

إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ ع

اُن کی توبہ قبول رکھی جائے بے شک اللہ تو بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے ف (۱۱۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو، اللہ کی نافرمانی سے ہر طرح بچتے رہو، اور سچوں کے ساتھ مل کر رہو (۱۱۹) مدینہ طیبہ

لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا

کے رہنے والوں کی، اور اس کے آس پاس کے دیہات کے رہنے والوں کی یہ حالت تو کبھی نہ ہونی چاہیئے، کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر، گھر بیٹھ کر

ف ۱۱۵ ایک قوم کو جب اللہ نے صحیح راہ دکھا دی، اور اس پر یہ لوگ چل پڑے، تو پھر گمراہی کا خطرہ نہیں رہا، لیکن راستہ میں اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنا ضروری ہے، ورنہ راستہ بھول کر بھٹک جانے میں دیر نہیں لگتی، اسی لئے جن کاموں سے بچنا ضروری ہے ہدایت پر چلنے والوں کے لئے اُن کو صاف صاف بیان فرما دیا، خدا کو معلوم ہے کہ کب کون سی بات کسی قوم کی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے، اسی لئے اپنے کلام میں ہر بات کو کھول کر بیان کر دیا۔

ف ۱۱۸ یہ تین اصحاب کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ اور مرارہ بن ربیعؓ تھے، جن کو پچاس دن بعد توبہ قبول ہونے کی بشارت ملی، یہ تینوں حضور اکرم صلعم کیساتھ جنگ تبوک میں نہ جاسکے، مشغولیت اور گھریلو کاموں سے "اب فرصت ملے، تب ملے"، ایسا کرتے کرتے وقت گذر گیا، اور تبوک کی جنگ سے واپسی پر سب لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، اللہ کے نبی کے پاس اپنا اپنا عذر بیان کرنے آئے، اِن تینوں نے کوئی بہانا نہیں بتایا بلکہ سچی بات کہہ دی تھی، اس پر اللہ مہربان ہوا، اور یہ آیت اُن کے حق میں اُتری۔

۱۴ ع ۴ ۳

الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ

دکھاتا۔ (۱۰۹) ایسی عمارت جو لوگ بھی بنالیں، ہر گھڑی اُن کی عمارت ان کے دل میں کھٹکتی رہے گی۔

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿١١٠﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی ١٣ ع ١١ ٢

یہاں تک اُن کے دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوں، اور اللہ بڑا جاننے والا اور دانش مند ہے۔ (۱۱۰) بے شک اللہ نے خرید

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

لیا ہے، ایمان والوں سے اُن کی جان اور مال جنت کے بدلے میں، یہ لوگ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، قتل کرتے بھی

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْهِ

ہیں، اور قتل کیئے بھی جاتے ہیں، اللہ کے ذِمّہ یہ وعدہ سچا ہے، توریت اور انجیل اور قرآن میں،

حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ

اور اللہ سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے، بس اب تم

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

خوش ہوجاؤ اپنی اِس سوداگری پر، جو سودا بیچ دیا تم نے اللہ کو، اور یاد رکھو کہ یہ بڑی کامیابی

الْعَظِیْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

ہے۔ (۱۱۱) جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنیوالے، اور اللہ کی تعریف اور حمد بیان کرنے والے، اور اللہ کے راستے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

میں چلنے پھرنے والے، رکوع کرنیوالے، سجدہ کرنے والے، بھلی باتوں کا حکم کرنے والے، اور بُری باتوں سے منع کرنیوالے، اور اللہ کی حد

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ

بندی کی حفاظت کرنیوالے ہیں، تو بس یہی لوگ ایمان والے ہیں، انھیں بشارت سنادو، (۱۱۲) شرک کرنے والے اگر قریبی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰی

رشتے ناطے والے ہوں، تب بھی نبی کی یہ شان نہیں اور ایمان والوں کا بھی یہ کام نہیں کہ ان کیلئے مغفرت کی

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

دعا کریں، جبکہ یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ، یہ لوگ جہنم میں جانے والے ہیں، (۱۱۳) اور ابراہیمؑ کا استغفار کرنا

اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ

اپنے باپ کے لئے اس وعدے کے سبب ہوا تھا، جو اُنھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا، پھر جب ظاہر ہوگیا کہ یہ تو اللہ کا دشمن ہے، تو ابراہیمؑ نے اپنے

۱۱۳، ۱۱۴ مدینہ طیبہ میں کچھ مسلمان اپنے مشرک ماں باپ کیلئے بخشش کی دعا کرتے تھے کسی نے سُن لیا تو منع کیا، وہ بولے کہ ابراہیمؑ نے اپنے والد کے لیے جب دعا کی تو ہم کو کیا حرج ہے اور دلیل سورۂ مریم کی آیت ۴۷ پیش کی کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، آگے منع ہونے پر پھر سب ایمان والوں نے اپنے رشتہ ناطے کے مشرک والوں کے حق میں مغفرت کی دعا ترک کردی۔

عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

صدقات کو منظور فرماتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تو واقعی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے (١٠٤)

وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ

اے نبی آپ ان سے کہہ دیکہ، عمل کیے جاؤ، اللہ تمہارے عمل کو دیکھ ہی رہا ہے اُسکے رسول اور ایمان والے لوگوں کو بھی دکھ جائیگا، کہ تم کیا کچھ کرتے

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ ع

ہو، پھر تم بہت جلد اس اللہ کیطرف پلٹائے جاؤ گے، جو غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے تب وہی تمکو اچھی طرح بتادیگا، کہ کیا کچھ عمل کر کے آئے ہو۔ (١٠٥)

وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ

اور کچھ ایسے بھی ہیں، کہ اللہ کا حکم آنے تک، انکا فیصلہ ملتوی رکھا گیا ہے، اللہ آگے چاہے گا تو اُن کو سزا دیگا یا اُن کی توبہ قبول رکھیگا، اور اللہ ہی جاننے

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا

والا اور حکمت والا ہے۔ (١٠٦) اور جن لوگوں نے ضد پر ایک مسجد بنائی، نقصان پہنچانے کو، ایمان والوں کے بیچ کفر اور تفرقہ

وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

پھیلانے کو، اور جو بھی اسکے پہلے اللہ اور اُسکے رسول کیخلاف لڑنے کو اٹھا ہو، اُسکو پناہ دیکر، داؤ گھات کی جگہ دینے کو نقصان پہنچانے والی

مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

اس مسجد کے بنانے پر، قسم کھا جائیں گے کہ ہمارا ارادہ صرف نیکی کا ہے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ یقینًا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

جھوٹے ہیں۔ (١٠٧) اے نبی آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں، آپ تو صرف اسی مسجد میں نماز کیلئے کھڑے ہوں، جس کی بنیاد اوّل روز سے خدا پرستی پر رکھی گئی ہو، واقعی

اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ

اس مسجد کا حق بہت زیادہ ہیکہ آپ اس میں نماز کو کھڑے ہوں، اسی مسجد کی یہ شان ہے کہ اسکو ایسے آدمی آباد رکھتے ہوں جو طہارت اور پاکیزگی کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں، اور اللہ

وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى

ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو صاف ستھرے ہوں۔ (١٠٨) بھلا وہ آدمی جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے نام کا ادب رکھکر، اور اسکی رضامندی

مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا

چاہنے پر رکھی، وہ بہتر ہے یا پھر وہ اچھا ہے، جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی ڈھلوان کھائی کے کنارے پر رکھی کہ جہاں عمارت لڑھک جانے کو ہو، اور یہ

جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

آدمی اس عمارت سمیت ایسا گر پڑے، کہ سیدھا جہنم کی آگ میں جا گرے، ایسی ظالم قوم کو اللہ راہ نہیں

اس لئے انھوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا، بندہ بے عیب کوئی نہیں، اچھے بُرے عمل ہو جائیں اور توبہ کا خیال رکھے، اور اپنے کئے پر نادم ہوتا رہے، اور آگے اچھے عمل کی تعداد زیادہ کرے تو امید ہے کہ بخشا جائے گا۔

ف ١٠٣ صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات سے گناہوں کے داغ دھبے صاف ہوتے ہیں، اور نبی کی دعا کا آدمی حقدار ہوتا ہے، نبی کو حکم ہے کہ صدقہ کرنے والوں کے لئے دعا کریں، حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم صدقہ کرنے والوں کے لئے دعا کو ہاتھ اٹھاتے، اور نبی کی دعا امّتی کے حق میں بڑی تسلّی بخش ہے۔

ف ١٠٦ یہ تذکرہ ان تین مخلص اور وفادار اصحاب کا ہے جن کا ذکر آیت ۱۱۸ میں آگے آئیگا، اِن کو ادب دینے کے لئے پچاس دن تک انکی توبہ قبول نہ رکھی، بعد میں معافی نازل فرمائی۔

ف ١٠٧ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم جب ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ تشریف لائے، تو مدینہ طیبہ سے قریب ہی پڑاؤ کیا، اور وہاں نماز ادا فرمائی، پھر شہر میں داخل ہوئے، اور بعد میں مسجدِ نبوی کی تعمیر ہوئی، اہل ایمان کے لئے صرف یہ دو مسجدیں کافی تھیں، لیکن دوغلے، منافق لوگ جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کھلی لڑائی نہ لڑ سکتے تھے، اور اسلام کو قبول رکھنے کا ڈھونگ بھی رچائے ہوئے تھے، ایسے منافقوں نے قبا کے ایک محلّہ میں ایک اور مسجد بنائی اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے

ا کہ، آپ ایک مرتبہ اس میں نماز پڑھ کر افتتاح فرمادیں، حضور اقدس صلعم اس وقت جنگ تبوک کی تیاری میں مشغول تھے، ارشاد فرمایا کہ، جنگ سے واپسی پر دیکھا جائے گا۔

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ

قریب پہنچنے کا ذریعہ مانتے ہیں، اور رسول کی دعا حاصل کرتے ہیں، آگاہ رہو! کہ یہ اُن کے لئے اللہ کے نزدیک ہونے کا سبب ہے، بہت جلد اللہ اُن

سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، اور سچی بات بس یہ ہے کہ اللہ بہت بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے۔ (۹۹) ایمان کی پکار پر

الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

سب سے اوّل آگے بڑھنے والے، مہاجرین وانصار میں سے، جو لوگ بھی ہوں، اور جنھوں نے نیکی حاصل کرنے میں بڑی خوبی کے ساتھ ان کا اتباع

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

کیا، اللہ ان سب سے راضی ہو گیا، اور یہ سب اللہ سے راضی ہو گئے، ان کے لئے اللہ نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں، جن کے

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ

نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں پر یہ لوگ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے، یہ سب سے بڑی کامیابی ہے (۱۰۰)

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ

تمہارے آس پاس کے دیہاتی لوگوں میں، اور مدینہ کی آبادی میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو نفاق پر اڑے ہوئے

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

ہیں، اے نبی تم ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو خوب جانتے ہیں، ان کو ہم دوہری سزا دیں گے، پھر ایک

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

بڑے عذاب کی طرف ان کو دھکیلا جائے گا۔ (۱۰۱) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں،

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

جنھوں نے اپنے گناہوں کا صاف صاف اقرار کر لیا ہے، یہ لوگ کچھ نیک اور کچھ برے کام ملے جلے کرتے تھے، ممکن ہے کہ اللہ

يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

انکی طرف اپنی رحمت سے توجہ فرمائیگا، بلاشبہ اللہ غفور اور رحیم ہے۔ ف (۱۰۲) اے نبی آپ انکے لائے ہوئے مال میں سے صدقات

تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

کو قبول فرمائیں، تب انھیں آپ صاف ستھرے کر سکو گے، اور اُنکے لئے دعا کرو، بیشک آپ کی دعا اُن کے حق میں بڑی تسلی کی بات ہے، اللہ تو

لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ ف (۱۰۳) کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اُن کے

صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف ہوتے ہیں، تو انھیں چاہیے کہ دین جاننے والوں کو اپنے یہاں بلائیں، یا خود انکے پاس حاضر ہوں، ورنہ بڑا اندیشہ ہے کہ اللہ کے قاعدے اور قانون نہ جاننے کے سبب، سخت مزاجی اور کفر ونفاق ان میں جڑ پکڑ لیں گے،

ع ۱۲ / ۱۰ / ۱

ف ۹۸، ۹۹ اسلام کی دعوت میں کئی طرح کے اخراجات ہوتے ہیں، سب لوگ مل جل کر، اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس خرچ میں حصہ لیں، زکوٰۃ، عشر، اور جہاد فی سبیل اللہ کیلئے مالی قربانی کا بوجھ ہر مسلمان پر اسکی حیثیت کیمطابق پڑتا ہے، گاؤں دیہات کے لوگوں پر بھی یہ خرچ لازم آتا ہے، دیہات کے کچھ لوگ وہ ہیں جو فی سبیل اللہ خرچ کو جرمانہ سمجھ کر بے دلی سے شرماشرمی اور نمائش میں ادا کرنے پر مجبور ہو کر دیتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی حادثہ ٹوٹے اور ہماری جان چھوٹے، لیکن گاؤں دیہات کے سب لوگ برابر نہیں، بعضے ایسے بھی ہیں کہ دل کھول کر راہِ خدا میں مال کی قربانی پیش کرتے ہیں اور اس عمل سے اللہ کی رضا حاصل کرکے اللہ کا قرب حاصل کرنا اور رسول کی دعا لینا ان کا مقصود ہوتا ہے، رسول اللہ کا دستور تھا کہ جو لوگ راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے تھے حضور اقدس صلعم اُنکیلئے دعا فرماتے، یہ دعا ایک مؤمن کیلئے بڑی سعادت ہے، آج بھی جو یہ عمل کرے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مستحق ہو گا۔

عند المتقدمین ۱۲ / وقف منزل ۵ مع

ف ۱۰۲ جنگ تبوک میں بعض اہلِ ایمان کاہلی اور سستی، یا کام کاج کی مشغولیت سے شامل نہ ہو سکے، اس غیر حاضری پر اُنھیں بہت ندامت تھی

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

بہانہ لیکر آئیں گے، جب تم جنگ سے واپس لوٹ کر اُن کے پاس آ گئے، تم کہہ دو کہ، بہانہ بنانے اور عذر پیش کرنے کی ضرورت نہیں، ہم

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

تمہاری بات کا بھروسہ نہیں کریں گے، اللہ نے ہم کو تمہارے حالات کی خبریں دیدی ہیں، اور آگے تمہارا کیا رویہ اور کیسا عمل رہتا ہے، اللہ اور

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اس کا رسول دیکھ لیں گے، پھر تم کو لوٹ کر اس عالم الغیب اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف واپس جانا ہے، تب وہی تمکو اچھی طرح

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

بتا دے گا، کہ تم کیا کچھ عمل کرکے آئے ہو۔ ف٩٤ جب تم لوٹ کر اُنکے پاس پہنچو گے، تو اللہ کی قسم کھا کھا کر

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

تم کو یقین دلانے کی کوشش کریں گے تاکہ تم ان کا معاملہ نظر انداز کر دو، تم بھی انکو اُن کے حال پر چھوڑ دو، یہ گندے لوگ ہیں، انکا ٹھکانہ

رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ

جہنم ہے، یہی سزا ہے اُن کے اُس کام کی جو انھوں نے کیا تھا۔ ف٩٥ یہ تمہارے سامنے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

قسمیں کھا کر حلف اٹھاتے ہیں، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پھر اگر تم اُن سے راضی ہو بھی گئے، تو سن لو کہ اللہ ایسے نافرمان لوگوں

عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ

سے راضی نہیں ہوگا۔ ف٩٦ گاؤں کے لوگ جو گاؤں کھیڑے میں رہتے ہیں، کفر اور نفاق میں کچھ زیادہ سخت ہوتے ہیں

اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے جو احکام اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں، اس سے یہ لوگ انجان ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا اور

حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ

حکیم ہے۔ ف٩٧ اور دیہاتی لوگ کچھ تو ایسے بھی ہیں کہ خیر کے کام میں جو کچھ انھیں خرچ کرنا پڑتا ہے اسے جرمانہ سمجھتے ہیں، اور دیکھ رہے کہ تم پر کوئی

بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾

گردش یا چکر آئے، اُس کے انتظار میں لگے رہتے ہیں، جبکہ بڑی بری طرح کی گردش خود اُن پر آپڑنے والی ہے، اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ف٩٨

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

اور گاؤں، دیہات کے ایسے لوگ بھی ہیں کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، اور آخرت کے دن پر بھی، اور جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا پڑے، اُسے اللہ کے

منزل ٢

ف٩٤ تبوک کے سفر سے واپسی کے بعد ایسے لوگ جو اس جنگ میں نہیں گئے تھے، اپنا عذر مجبوری اور بہانے لیکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کو تھے، اس کے پہلے یہ آیت نازل ہوئی اور جنکے دل میں کھوٹ تھا، اُن کے بارے میں اشارہ، اس آیت میں دیا گیا کہ آگے اپنا رویہ ٹھیک کرلیں، کہ یہاں موقع ہے ورنہ مرنے کے بعد عالم الغیب کے دربار میں حاضری پر اپنی حالت سدھارنے کا موقعہ باقی نہیں رہے گا۔

ف٩٥ جنگ میں اہل ایمان کیساتھ جو لوگ تبوک کے سفر میں نہیں گئے، انھوں نے اپنی مجبوری عذر، بہانے اور وجوہات لشکرِ اسلام کی واپسی پر بیان کیں تاکہ صفائی ہو جائے کہ کون کس وجہ سے رک گیا، لیکن بعض لوگ بڑی چالاکی سے قسمیں کھا کھا کر، زبردستی یقین دلانے کا ڈھونگ کرنے لگے، ان کے دل کا کھوٹ اس آیت میں ظاہر فرمایا۔

ف٩٦ منافق کا ایک اور نشان ظاہر ہوا، کہ اللہ کو چھوڑ کر، بندوں کو راضی کرنیکی بڑی فکر ہوتی ہے بندے اگر راضی ہو گئے، اور اصل مالک راضی نہ ہوا، تو کیا کام بنے گا، غرض دنیا کیلئے بندوں کو الٹی سیدھی بات بنا کر حلف اٹھا لیا، قسم کھائی تاکہ بات بن جائے، مگر اللہ کے یہاں یہ سب بات چلنے کی نہیں، وہاں تو دلوں کی حالت کی پوری خبر ہے۔

ف٩٧ اللہ کے علم و حکمت کا یہ نمونہ ہے کہ دیہاتیوں کے بگاڑ کے علاج کا اشارہ فرما دیا، گاؤں کھیڑے والے علماء کی صحبت اور نیک لوگوں کیساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ کم پاتے ہیں، اس لئے کلام پاک اور سنتِ رسول

وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمُ الۡخَيۡرٰتُ‌ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۸۸﴾

کی بازی لگادی، ان سب کے لئے بڑی بڑی خوبیاں ہیں، اور یہی لوگ کامیاب رہے، (۸۸)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ

انکے لئے اللہ نے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی جارہی ہیں۔ یہاں پر یہ لوگ ہمیشہ کو رہا

فِيۡهَا‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ

کریں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۸۹) عرب کے دیہاتی بھی عذر، بہانے لیکر آپہنچے، کہ اُن کو بھی جنگ میں جانے

لِيُؤۡذَنَ لَهُمۡ وَقَعَدَ الَّذِيۡنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ؕ سَيُصِيۡبُ

سے رخصت کی اجازت مل جائے، جبکہ ایسے خطرناک موقع پر گھر میں صرف وہی لوگ بیٹھے رہیں گے جو اللہ اور اسکے رسول کی بات کو جھوٹ

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۹۰﴾ لَـيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

جانتے ہیں، اُن میں جو انکاری ہیں اُن پر دردناک عذاب کی مصیبت پڑ کر رہے گی۔ ف (۹۰) کسی ضعیف بوڑھے آدمی پر، یا بیمار پر تو کوئی گناہ

وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ

نہیں، کہ جنگ کے خطرناک موقع پر گھر بیٹھ رہے، اور ان لوگوں کو بھی رخصت دینے میں کوئی حرج نہیں، جو سفر کے خرچ کا انتظام نہیں کر سکتے

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ ؕ مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ

جب کہ ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ، وفادار ہوں۔ ایسے نیک چلن لوگوں پر کوئی کاروائی نہ کی

سَبِيۡلٍ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۙ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ

جائے۔ اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے۔ ف (۹۱) اور ان لوگوں پر بھی کوئی کاروائی نہ کیجائیگی کہ جب وہ جنگ میں آپ کے

لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ تَوَلَّوْا وَّاَعۡيُنُهُمۡ

ساتھ جانے کو خلوص کا جذبہ لئے حاضر ہوئے کہ ان کو صرف سواری دیدی جائے، آپنے مجبوری سے انکو فرمایا کہ میرے پاس تو اب کوئی سواری کا انتظام نہیں، کہ میں تمکو

تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا

سفر کیلئے دے سکوں، تب وہ افسوس کرتے ہوئے اس حال میں واپس ہوئے کہ ہائے انکے پاس خرچ کرنیکو مال نہیں اور مارے غم کے انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے (۹۲) ہاں اُن

السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ‌ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ

لوگوں پر سخت کاروائی کیجائے، جو مالدار ہونیکے باوجود بھی آپ سے بہانہ کر کے، اجازت لیکر گھر بیٹھ گئے، اور گھر گرہستی میں مشغول، عورتوں کیساتھ

يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۳﴾

بیٹھے پر راضی ہو گئے، ان کے دل پر اللہ نے ٹھپہ لگا دیا، اب یہ کچھ سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ (۹۳)

ع ١١ ٩ ١٧

ف ۹۰ جنگ کے ایسے خطرناک موقع پر اسلامی فوج کیساتھ جو لوگ تندرست اور مالدار، طاقتور ہو کر بھی نہیں گئے، اور گھر بیٹھ رہے ان کا ایمان صحیح نہیں مانا گیا، پھر اُن کی دیکھا دیکھی راجدھانی کے آس پاس کے گاؤں، دیہات والے بھی عذر بہانے لیکر چھٹی مانگنے چلے آئے، اللہ نے ان سب کو ناپسند فرمایا۔

ف ۹۱ بوڑھا، بیمار اور ایسے غریب لوگ جن کے پاس سامان سفر، سواری اور خرچ کے لئے کوئی انتظام نہیں، بڑے اہم موقع پر بھی ان کو رخصت دی جائیگی، اور جنگ میں شریک نہ ہونے پر اُن پر کوئی کاروائی نہیں کی جائیگی۔

كَثِيرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ

اور اپنے کرتوتوں کا بدلہ پا کر رہیں گے۔ ﴿٨٢﴾ سو اگر اللہ آپ کو اُن کی کسی ٹولی کیطرف

طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا

لیجاوے پھر یہ چاہیں کہ جنگ میں نکلنے پر آپ سے رخصت طلب کریں تو کہہ دو کہ، تم میرے ساتھ کبھی بھی نکل

مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم

کر چلنے والے ہرگز نہیں ہو، اور میرا ساتھ دیکر کسی دشمن سے لڑنے بھی نہ چلو گے، تم تو پہلی بار بھی بیٹھ جانے پر

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ

راضی تھے، تو بس اب پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ تم بھی پڑے رہو۔ ﴿٨٣﴾ اور کوئی اُن میں سے مر جاوے

أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

تو ان کی نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرو، اور انکی قبر پر کھڑے بھی مت رہو، بے شک یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے انکاری تھے۔

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ

اور اللہ کا حکم نہ ماننے کی حالت میں انکو موت نے آ گھیرا ہے۔ ﴿٨٤﴾ اُن کے مال اور اولاد پر آپکو تعجب نہ

وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا

ہونا چاہیئے اللہ نے ارادہ کر لیا ہے کہ مال اور اولاد میں مشغولیت کو اُن کے لیے دنیا کا عذاب بناتا رہے گا، اور انکاری

وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ

ہونے کی حالت میں ہی اُن کی جان نکلے گی۔ ﴿٨٥﴾ اور جب کوئی سورت اُتاری جاتی ہے کہ، ایمان لاؤ

ءَامِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ

اللہ پر، اور اللہ کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو، تو اُن میں کے خوشحال لوگ بھی آپ سے رخصت کی اجازت مانگنے چلے آتے ہیں، اور

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا

کہتے ہیں کہ ہمکو چھوڑ دیجئے گھر بیٹھنے والوں کیساتھ ہم بھی پڑے رہیں گے۔ ﴿٨٦﴾ گھر بیٹھنے والیوں کے ساتھ

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

رہنا اُن کو بہت اچھا لگا اور ان کے دلوں پر مہر بھی لگ گئی کہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ ﴿٨٧﴾

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا مَعَهُۥ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

لیکن رسول اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والے لوگ جہاد میں شامل ہوئے، اور اپنے مال اور جان

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ

کترانے لگے۔ (٧٦) اللہ نے اپنی ملاقات کے دن تک نفاق اُن کے دلوں میں جڑسے جمادیا، اِس

بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ

لئے کہ اُنھوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کرلی، اور جھوٹ بولتے رہے۔ (٧٧) کیا یہ لوگ

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ

اتنا بھی جان نہیں سکے، کہ اللہ اُن کے بھید کی اور خفیہ مشورت کی سب باتوں کا علم رکھتا ہے، اوراللہ تو بہت بہت علم رکھتا ہے عیب کی سب

الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

باتوں کا۔ (٧٨) یہ لوگ طعنہ کستے ہیں، اُن مؤمن لوگوں پر، جودِل کھول کر خوشی سے خیرات

فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

کرتے ہیں، اور جن کے پاس محنت مزدوری کے سوا کچھ مال نہیں اُن کی خیرات پر بھی ہنسی اُڑاتے ہیں

مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ

اللہ تعالیٰ انکو اِس ہنسی اُڑانے کی جوابی سزادیگا، اوران کیلئے دُکھ کی مار ہے۔ (٧٩) اے نبی ان کیلئے بخشش

اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ

مانگنے کی دعا کرو یا نہ کرو، اگر آپ اُن کیلئے ستر بار بھی مغفرت کی دعا کریں تب بھی ہرگز ہرگز، اللہ ان کو نہیں

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

بخشے گا، اِس لیے کہ یہ تو نافرمان رہے، اللہ اور اُس کے رسول کے، اور ایسے فاسق، بے ڈھنگے لوگوں کو اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ

راہ سوجھنے نہیں دیتا۔ (٨٠) جو لوگ پیچھے رہ گئے اور رسول اللہ کی مرضی کے خلاف

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

اپنی جگہ بیٹھ رہنے سے خوش ہوگئے، اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مال اور جان کو اللہ کی راہ میں لگادیں، اور

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

یہ بھی کہا کہ، گرمی میں مت نکلو، آپ کہہ دو کہ دوزخ کی آگ بہت زیادہ گرم ہے۔ کاش ان

اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

کو اس بات کی سمجھ ہوتی۔ (٨١) بس تھوڑا سا ہنس لیں، آگے بہت رونا پڑیگا

ف٧٩ دعوت قرآنی پر جب مال کی ضرورت ہوئی، تو کوئی مالدار ہزاروں درہم لایا، کوئی اپنا آدھا مال، اور کوئی تو پورا مال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، اور کوئی محنت مزدوری سے آٹھ سیر جو کمالایا تھا اس میں چار سیر خیرات کیلئے پیش کردیئے، اس پر منافق ہر ایک کے بارے میں طعنہ کرتے، بڑی رقم والوں کیلئے کہتے کہ نام ونمود چاہتے ہیں، محنت مزدوری والوں کے صدقہ پر ہنسی اڑاتے، کہ اس چار سیر اناج سے کونسی جنگ جیت لی جائیگی اور مزدور ہوکر مالداروں کا مقابلہ کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ، ایسے طعنہ دینے والوں کی مذمت اس آیت میں بیان ہوئی۔

ف٨٠ قرآن مجید کی ٦٣ نمبر کی سورۃ المنافقون میں انکا پورا بیان دیکھ لیا جاوے، ایک آیت وہاں یہ بھی ملیگی سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (سورۃ المنافقون آیت ٦) برابر ہے انکو کہ آپ اُن کیلئے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں، اللہ اُن کو ہرگز معاف نہ کریگا، یاد رکھنا چاہیئے، ایسا کونسا گناہ ہے جو نبی کی دعا پر بھی معاف نہ ہو، معلوم ہوا کہ اللہ رسول کی نافرمانی سے آدمی کا کام بگڑ جاتا ہے، اس سے بچنا چاہیئے، فرماں بردار کے گناہ معاف ہوں گے باغی، غدار، دوغلے، مشرک ومنافق یہاں خوش ہولیتے ہیں کہ ہماری بخشش ہو جائیگی، بلکہ اس پر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، مگر مرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ان کو دھوکہ ہوگیا تھا۔

١٠ ع ٨ ١٦

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ

ایسی جنتوں کا جو سدا بہار ہونگی، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ تازہ رہنے والے باغیچوں میں، بے بنائے پاکیزہ مکانوں

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ

میں رہیں گے، اور ان کیلئے اللہ کی رضامندی سب سے بڑی نعمت ہوگی، اور یہ مراد جس کو مل گئی، بڑی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

ع ۹/۲ ۱۵

کامیابی کی بات ہے۔ (۷۲) اے نبی آپ کافروں سے اور منافقوں سے جنگ کرو

وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اور ان پر سختی کیجیے، اُن کا ٹھکانہ آگ ہے۔ اور جو بھی وہاں پہنچا، بہت بری جگہ

الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

پہنچ گیا۔ (۷۳) اللہ کی قسم کھاکر کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی، جب کہ انھوں نے اپنے منھ سے کفر کی

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ

بات کہی ہے، اور اسلام لانے کے بعد کافر بنے، اور ان کے ارادے بہت خطرناک تھے، مگر یہ لوگ اپنے مقصد میں

وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کامیاب نہ ہوسکے، اور یہ سب بدلہ انھوں نے اس احسان کا دیا کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے مالدار کردیا۔ اور

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

رسول نے بھی اُن کو بہت کچھ دیا تھا، اب یہ توبہ کرلیتے ہیں، تب تو ان کا بھلا ہے۔ اور نہ مانیں گے تو پھر اللہ نے دنیا

عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

و آخرت دونوں جگہ اُن کو بہت دردناک عذاب دینا ہے، اور تمام زمین بھر میں ڈھونڈھنے پر بھی اُن کو کوئی

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

ولی اور کوئی مددگار نہ مل سکے گا۔ (۷۴) انمیں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اللہ سے عہد کرچکے تھے کہ اگر اللہ انھیں اپنے

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

فضل سے نوازدیگا، تو وہ بھی خیرات کے کاموں میں حصہ لیں گے اور نیک بن جانے اور نیکی پھیلانے کے کام میں لگ جائیں گے۔ (۷۵)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

پھر جب اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دولت عطا کی، تو یہ لوگ بخیلی اور کنجوسی کرنے لگے، اور نیک کاموں سے لاپرواہ ہوکر

ف۷۴ اس آیت میں منافقوں کا حال بیان ہوا ہے، فتنہ برپا کرنے کو کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے تھے، اور پکڑ دھکڑ کے وقت مکر جاتے، جھوٹی قسمیں کھاکر بچاؤ کرلیتے، جبکہ اُن کے ارادے تو یہاں تک تھے کہ اللہ کے رسول کو ہی شہید کرڈالیں، مگر اپنے اس ناپاک ارادے میں ناکام رہے۔

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا

تھے زور اور قوت میں، اور مال و اولاد بھی بہت رکھتے تھے، اپنا حصہ بٹور کر وہ تو چل دیے، ویسا ہی تم اب

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

اپنا حصہ بٹور رہے ہو، جیسا انھوں نے برت لیا، تم بھی مزے لوٹ لو، اور تم بھی ایسی ہی حرکتیں کرتے ہو

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ

جیسی انھوں نے کی۔ اگلے پچھلے ایسے جو لوگ بھی ہوں، ان سب کے اعمال دنیا اور آخرت

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کے لحاظ سے غارت ہوئے، اور اس طرح کے لوگ بہت نقصان میں

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

رہے۔ ﴿۶۹﴾ کیا ان کو پہلے لوگوں کے حالات کا علم نہیں ہوا، نوح کی قوم، عاد اور

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

ثمود، ابراہیم کی قوم، اور مدین والے، اور الٹی ہوئی بستیوں والے۔ اُن کے پاس

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

اُن کے رسول بڑی صاف صاف اور کھلی نشانیاں لیکر آئے، پس اللہ نے ان پر کچھ بھی ظلم

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

نہیں کیا، لیکن ان ظالموں نے خود اپنا ہی نقصان کر لیا۔ ﴿۷۰﴾ ایمان والے مرد اور

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وقف لازم

ایمان والی عورتیں نیکی کو رواج دینے اور بدی کو روکنے کے کام میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نماز قائم

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

کرتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور کہا مانتے ہیں اللہ کا، اور اس کے رسول کا، یہ

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ

لوگ بہت جلد اللہ کی رحمت میں جگہ پائیں گے، بے شک اللہ بہت ہی غالب اور

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

دانش مند ہے۔ ﴿۷۱﴾ وعدہ کر لیا ہے اللہ نے ایمان والوں سے، اور ایمان والیوں سے

لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ

کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو جلتا رہے گا، اور یہ سب سے بڑی رسوائی اور ذلت ہے ۔ (۶۳) منافق لوگ

الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي

اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں کوئی سورت انکے بارے میں نازل کر دی گئی، تو انکے دل کے بھید اور اندر کی حالت کی اطلاع سب کو معلوم ہو جائیگی، آپ

قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

ان سے کہدو کہ ہنسی میں بات اڑائے جاؤ، مگر یہ شک جانو، کہ جس بات کا تمکو کھٹکا لگا ہے، اللہ اس کو ظاہر کر دے گا ۔ (۶۴)

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ

اگر تم ان سے اس معاملہ میں پوچھ تاچھ کرو، تو جواب دیں گے، کہ ہم نے تو یوں ہی گپ شپ اور دل لگی میں بول چال کر لی تھی، آپ فرما دو کہ

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ

کیا اللہ تعالی اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے بارے میں تم کو یہ حرکت سوجھی ؟ (۶۵) اب بہانے مت بناؤ، ایمان

كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ

لانے کے بعد تمہارا کفر ثابت ہو چکا، اگر ہم رعایت میں کم جرم کرنے والی، تم میں کی ایک ٹولی کو معاف کر دیں،

نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَ

تو دوسری ٹولی کو جو بچی مجرم ہے، عذاب بھی دے کر رہیں گے ۔ (۶۶) منافق مرد اور منافق عورتیں

الْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ

سب کی ایک چال ہے ۔ لوگوں کو بری بات سکھاتے ہیں، اور بھلے کام سے الگ نکالتے ہیں، اور راہ خدا میں

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ

خرچ کرنے میں اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں، اللہ کو بھول گئے، اللہ نے بھی ان کو ان کے بھلاوے میں ڈال دیا ۔

فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ

بے شک منافق بہت ہی بے ڈھنگے لوگ ہوتے ہیں ۔ (۶۷) اللہ کا وعدہ ہے کہ منافق مرد اور منافق

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

عورتیں اور منکروں کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ پڑے رہنا ہے ۔ بس یہی ان کا حساب ہے، اور اللہ نے ان پر لعنت

وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کی پھٹکار برسادی، اور ان کے اوپر ہمیشہ عذاب رہے گا ۔ (۶۸) جس طرح تم سے اگلے لوگ زیادہ

ف۶۵ مؤمن کو لازم ہے کہ اللہ، رسول، آخرت، قرآن و سنت اور تمام اہل ایمان کے بارے میں ادب و احترام، ظاہر و باطن میں ہر طرح ملحوظ رکھے۔

ع ۸/۱۶ منزل۲

يَّلۡمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ‌ۚ فَاِنۡ اُعۡطُوۡا مِنۡهَا رَضُوۡا وَاِنۡ لَّمۡ

ہیں، کہ صدقات کی تقسیم میں تم پر عیب لگاتے ہیں، اگر ان کو مل گیا تو بہت خوش، اور اگر اُن کو اس میں سے

يُعۡطَوۡا مِنۡهَاۤ اِذَا هُمۡ يَسۡخَطُوۡنَ ۝۵۸ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰٮهُمُ

نہیں ملا، تو بہت ہی ناراض ہوتے ہیں۔ ف۵۸ اور کیا خوب ہوتا اگر یہ لوگ اس پر راضی ہوتے، جو اللہ نے

اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ ۙ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ

انھیں دیا، اور رسول کی تقسیم پر خوش رہتے، اور یوں کہتے کہ اللہ ہمکو کافی ہے، بہت جلد اللہ اپنے فضل سے ہمکو اور بھی دیگا۔ اور اس کا رسول بھی۔ بیشک

وَرَسُوۡلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوۡنَ ۝۵۹ ع اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ

ہم تو بس اللہ کیطرف راغب ہیں کہ وہی سب کچھ دے گا۔ ۝۵۹ صدقات یعنی تقسیم زکوٰۃ میں اُنکو ملنا چاہیئے جو حاجت مند، مفلس اور

وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡعٰمِلِيۡنَ عَلَيۡهَا وَالۡمُؤَلَّـفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَفِى الرِّقَابِ

محتاج ہیں، اور جو لوگ زکوٰۃ کی تقسیم میں لگنے والے کارکن ہوں، یعنی اس کام میں اپنا وقت لگاتے ہوں، اور جن لوگوں کے دل میں اُلفت ڈالنا ضروری ہو، اور گردن

وَالۡغٰرِمِيۡنَ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ‌ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ

چھڑانے میں، اور قرض داروں کو قرض سے خلاصی دلانے میں، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کو بھی دینا چاہیئے، یہ فریضہ ہے، یعنی اللہ کیطرف سے یہ حق مقرر

اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ۝۶۰ وَمِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَ

ہے اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ۝۶۰ اور ان لوگوں میں بہت سے ایسے ہیں، جو کہتے ہیں کہ یہ تو سب کی سن لیتے ہیں، ایسا

يَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ‌ ؕ قُلۡ اُذُنُ خَيۡرٍ لَّـكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤۡمِنُ

الزام دے کر نبیؐ کو تکلیف پہنچاتے ہیں، آپ کہدو کہ تم سب کی بھلائی کی بات ہی سنی جاتی ہے۔ اور نبی تو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور ایمان والوں کی

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ

بات پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور جو تم میں ایمان پر قائم رہیں، ان کے حق میں رحمت ہی رحمت ہے۔ پھر بھی جو لوگ اللہ کے رسول کو

رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ۝۶۱ يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ

ایذا دیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ف۶۱ خوب قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے پاس آکر، کہ تم اُن پر

لِيُرۡضُوۡكُمۡ‌ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا

خوش ہو جاؤ، جبکہ بہت ضروری بات تو یہ تھی کہ یہ لوگ راضی کر لیتے اللہ کو اور اُس کے رسول کو، اگر مومن ہوتے، تو یہ کام انھیں پہلے کرنا

مُؤۡمِنِيۡنَ‏ ۝۶۲ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ

چاہیئے تھا۔ ف۶۲ کیا انھوں نے اس بات کو نہیں جانا کہ جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا، بس اُس کیلئے جہنم

منزل ۲

میں زندگی کا وقت گذر گیا۔
ف۵۶ ایمان والوں کو طاقت ور دیکھا لگے چاپلوسی کرنے اور کبھی کافروں کو دیکھا کہ ان کا پلہ بھاری ہے، اُنکی ہاں میں ہاں ملا دی، ایسے ڈرپوک لوگ ہر زمانے میں ہوتے ہیں اصل میں وَلٰكِنَّهُمۡ قَوۡمٌ يَّفۡرَقُوۡنَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، شاید یہ معنیٰ بھی ہوں کہ تفرقہ ڈالنے کو ایسا کرتے ہوں۔
ف۵۸ لڑائی میں بہادر ایسے کہ بھاگنے چھپنے کی جگہ ملے تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں، اور کامیابی کے وقت جنگ میں مال ہاتھ آئے، یا زکوٰۃ کی تقسیم ہو رہی ہو، تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طعنہ کسی دیا کہ، ان کو دیا اور ان کو نہیں دیا ہاں جب خود ان کو ملے تو بہت خوش، ورنہ اُن کے غصے کا کیا کہنا! جو لوگ آج بھی جماعتی زندگی میں اپنے سردار کے ساتھ ایسا کریں، وہ آدمی خود اپنا حال اس آیت میں دیکھ لے۔

ع ۷
۱۷
۱۳

ف۶۱ ایمان والوں کی زندگی کا بندوبست قائم رکھنے کو سب کی بات سُننا ضروری ہوتا ہے، اللہ کے نبی کے پاس ہر کوئی آتا اور اپنی بات کہہ جاتا، سنتے سب کی مگر کرتے وہی جو خیر و بھلائی اور ایمان والوں کے لئے آسانی اور نفع کی ہو، منافق جب دیکھتے کہ ہماری بات پر عمل نہیں ہوا تو لگے طعنہ کرنے، کہ یہ تو سب کی سُنتے ہیں۔
ف۶۲ عام لوگوں کو اپنی طرف کر لینے کو ہر ایک سے مل کر قسم کھا کھا کر، اپنی بات کا یقین دلانا، تا کہ لوگوں میں اپنی عزت بنی رہے، اور لوگ خوش ہوں، یہ خصلت ہے منافق کی، جبکہ مومن کو چاہیئے کہ ہر طرح پہلے اللہ کو، اور اپنے نبی کو راضی کر لیوے، پھر دوسرے خوش ناخوش ہوں تب بھی کچھ نہیں بنتا بگڑتا۔

النصف

لنا هو مولىٰنا وعلى الله فليتوكل المؤمنون ﴿٥١﴾ قل هل
جو اللہ نے ہمارے لئے لکھدی ہے، وہی ہمارا کام بنانیوالا ہے، اور ایمان والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا ہے۔ ﴿٥١﴾ آپ کہہ دو کہ تم ہمارے
تربصون بنا الا احدى الحسنيين ونحن نتربص بكم
لئے راہ تکتے ہو کہ ہمکو کوئی نقصان پہنچے، مگر جان رکھو کہ ہمکو دو کامیابیوں میں کوئی ایک مل کر رہیگی (یا شہادت یا فتح) اور تمہارے لئے
ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدينا فتربصوا
ہم بھی انتظار میں ہیں کہ کوئی عذاب تم پر ٹوٹ پڑے، یا ہمارے ہاتھوں تمہاری پٹائی ہو، بس تم بھی راہ دیکھو، ہم بھی تمہارے
انا معكم متربصون ﴿٥٢﴾ قل انفقوا طوعا او كرها لن يتقبل
ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ف﴿٥٢﴾ آپ فرمادو کہ خوش دلی سے مال خرچ کیلئے لاؤ یا ناخوشی سے۔ تم سے ہرگز
منكم انكم كنتم قوما فسقين ﴿٥٣﴾ وما منعهم ان تقبل
قبول نہ کیا جائے گا۔ کہ تم لوگ دوغلے ہو۔ ﴿٥٣﴾ اور ان کے مال خرچ کرنے کو قبول
منهم نفقتهم الا انهم كفروا بالله وبرسوله ولا ياتون
کرنا اس لئے منع کر دیا گیا کہ انھوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی، اور نماز کو نہیں آتے مگر
الصلوة الا وهم كسالى ولا ينفقون الا وهم كرهون ﴿٥٤﴾
ہارے جی سے اور راہ خدا میں خرچ کرنا اچھا نہیں جانتے، مگر ناخوشی سے کرتے ہیں ف﴿٥٤﴾
فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم انما يريد الله
تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب میں نہ پڑنا، اللہ نے ارادہ کر لیا ہے کہ ان چیزوں سے، دنیا کی زندگی میں
ليعذبهم بها في الحيوة الدنيا وتزهق انفسهم وهم
ان پر عذاب بنائے رکھے گا، اور جب ان کی جان نکلے گی تو کفر کی حالت میں
كفرون ﴿٥٥﴾ ويحلفون بالله انهم لمنكم وما هم منكم
نکلیں گے۔ ف﴿٥٥﴾ یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کر بار بار حلف لیتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں جبکہ یہ لوگ تم میں سے نہیں، لیکن اصل بات یہ ہیکہ یہ لوگ ڈرپوک
ولكنهم قوم يفرقون ﴿٥٦﴾ لو يجدون ملجا او مغرت
اور تفرقہ ڈالنے کو ایسی حرکت کرتے ہیں۔ ف﴿٥٦﴾ اگر انکو جان بچا کر چھپنے کیلئے کہیں غار یا گھس بیٹھ کی کوئی
او مدخلا لولوا اليه وهم يجمحون ﴿٥٧﴾ ومنهم من
بھی جائے پناہ مل جائے، تو بس ادھر کو بھاگ نکلیں گے۔ ﴿٥٧﴾ اور ان میں سے بعض ایسے بھی

منزل ٢

ف٥٢ منافق لوگ بہانہ بازی سے گھر بیٹھ کر انتظار کرتے کہ دیکھیں جنگ میں مسلمانوں کا کیا حال ہوتا ہے، اللہ نے فرمایا کہ یہ بات دو حال سے خالی نہیں، ایک شہادت تو وہ بھی کامیابی ہے، دوسری فتح تو وہ بھی کامیابی، مسلمانوں کو چاہیئے کہ جنگ میں شہید ہوں یا فتح پائیں، ہر طرح نیکی ہی نیکی ہے، البتہ منافقوں کے لئے فرمایا کہ تم کو یا عذاب آپڑے، یا اہلِ ایمان کی نظر میں گر کر ذلیل ہونا ہے

ف٥٤ منافق کا دوغلا پن یہ ہے کہ نماز پڑھے دکھاوے کی، جی نہ چاہے اسی طرح راہِ خدا میں مال لوگوں کی شرماشرمی اور کراہیت سے خرچ کرے آج کے زمانے میں تو مسلمان اس سے بھی گئے گذرے ہوگئے، کہ نماز کو چھوڑ بیٹھے اور راہِ خدا میں خرچ کرنا خوشی ناخوشی سب برابر بلکہ رسومات شادی بیاہ میں باجے گاجے، پٹاخے اور قبروں پر میلے ٹھیلے میں لاکھوں کروڑوں کا خرچ کرتے ہیں، کیا ایسے آج کے مسلمانوں سے وہ منافق کچھ زیادہ برے ہوں گے جو چاہے ہارے جی سے یا دکھانے کیلئے مگر پڑھتے ضرور تھے کہ نماز کے بغیر کوئی آدمی مسلمانوں کی جماعت میں رہ نہیں سکتا تھا اور راہ خدا میں مال خرچ کرنا بھی ضروری تھا، یہ اور بات ہوئی کہ ان کے نفاق کے سبب اللہ نے ان کی اس دنیاوی نیکی کو قبول نہیں رکھا۔

ف٥٥ بد دین کے حق میں مال اور اولاد وبالِ جان ہیں، کہ دل ہر گھڑی ان میں اٹکا اور پریشان رہے ان کی فکر سے چھوٹنے نہیں پاتے، مرتے دم تک مصروف ہیں، اور جان نکلی تو اس حال میں کہ کفر سے توبہ کر کے اپنے آپ کو سنوار نہ سکے، صرف مال اور اولاد کے بنانے، بدلنے اور سنوارنے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کو اللہ خوب جانتا ہے۔ ﴿۴۴﴾ بار بار چھٹی مانگنے اور رخصت کی اجازت لینے کو آپ کے پاس چکر وہی

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

لگاتے ہیں، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل شک میں پڑے ہیں، اور شک و شبہ کرتے کرتے

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

مردود ہو گئے۔ ﴿۴۵﴾ اگر انکا ارادہ آپکے ساتھ چلنے کا ہوتا، تو کچھ نہ کچھ سامان سفر کی تیاری تو کرتے، لیکن اللہ نے ان کا نکلنا پسند نہیں

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

فرمایا، اسلئے انھیں اپنی جگہ سے ہلنا نصیب نہ ہوا، اور کہدیا گیا کہ جہاں اور معذور لوگ گھر بیٹھے ہیں تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ﴿۴۶﴾

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر یہ لوگ سفر میں تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو تمہارا نقصان ہی زیادہ کرتے اور تم میں پھوٹ ڈالنے کو بیچ بیچ میں فتنہ کھڑا کرتے رہتے، اور

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ابھی بھی انکے لئے بات سن کر جاسوسی کرنیوالے، ان کے ساتھی تم میں موجود ہیں۔ اور اللہ ایسے ظالموں کو خوب

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

جانتا ہے۔ ﴿۴۷﴾ اسکے پہلے بھی یہ فتنہ کرتے آئے ہیں۔ اور تمہارے لئے ضروری معاملات میں الٹ پھیر کرنے میں لگے تھے،

حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ

یہاں تک کہ حق بات آگئی، اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا، اور غالب ہو کر چھا گیا، اور یہ لوگ برا مانتے ہی رہ گئے۔ ﴿۴۸﴾ اور ان میں کوئی ایسا بھی

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَ

ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو رخصت کی اجازت دیجئے، اور آفت میں نہ ڈالیے، یاد رکھو کہ یہ آفت میں پڑ چکے ہیں، اور جہنم نے تمام

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ

انکاریوں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ﴿۴۹﴾ اگر تم کو کامیابی حاصل ہو، تو انکو بہت برا لگتا ہے

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

اور اگر تم پر مصیبت آئے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی دیکھ بھال کا انتظام پہلے سے ٹھیک کر لیا تھا، اور بات کہہ کر اتراتے

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

ہوئے واپس ہو جاتے ہیں۔ ﴿۵۰﴾ آپ کہدو کہ کوئی مصیبت ہم پر کیا پڑیگی، مگر وہ مصیبت تو پڑ کر رہیگی

منزل ۲

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، اسی لئے فرمایا کہ دو تھے، ان دونوں میں دوسرا ہمارا رسول تھا یعنی ایک رسول اور ایک ان کے صحابی، ادھر تمام مشرکین مکہ نے دوڑ بھاگ کر کے اُن کا پیچھا کیا، لیکن اللہ نے اسوقت مدد فرمائی تھی جب صرف دو تھے، اب تیس ہزار ایمان والے ہیں، تب بھی اللہ کی مدد ہی سب سے بڑی بات ہے۔

ف۵۰ جو منافق جھوٹے بہانے بنا کر رخصت لیکر گھر بیٹھ گئے تھے، اُن کو جب معلوم ہوا کہ مسلمان کامیاب ہو کر جنگ سے واپس آرہے ہیں تو انھیں بہت برا لگا اور کبھی کسی موقعہ پر ایمان والوں کو نقصان پہونچتا تو بہت اتراتے اور کہتے کہ ہم نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ ایسا ہوگا، اس لئے ہم نے جنگ میں شریک ہونا پسند نہیں کیا اور اپنی اس تدبیر پر بہت خوش ہوتے کہ جان بچی۔

اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ
س کا کچھ بھی بگڑنے والا نہیں، اللہ تو اس کی مدد اس وقت کر چکا ہے، جب کافروں نے اسے بے بس کر کے وطن سے نکال
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
دیا تھا، دو آدمی تھے جو ایک غار میں پناہ لئے ہوئے تھے، ان دونوں میں کا دوسرا ہمارا نبی تھا، جو اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر،
سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی، اور اسکی تائید و نصرت کیلئے ایسے لشکر بھیجے، جو تم کو
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
نظر نہیں آئے، اور کافروں کی بات نیچے کر دی، اور اللہ کی بات ہی اونچی رہی، اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا
حَكِيْمٌ ۝٤٠ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
ہے۔ ۝٤٠ ف اللہ کی راہ میں کوچ کرو، اور نکل پڑو ہلکے بھاری جیسے بھی تیار ہو سکو، اور محنت اٹھاؤ اللہ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤١ لَوْ كَانَ
کے راستے میں مال اور جان لگا کر، اسی میں خیر و بھلائی ہے تمہارے حق میں اگر تم جانو۔ ۝٤١ اگر نزدیک
عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ
میں کچھ مل جائے، اور سفر درمیانی درجے کا ہوتا تو یہ لوگ تمہارے ساتھ چل پڑتے، لیکن دور کا سفر ان کو
عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
بہت کٹھن لگا، اب اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں ہمارا بس چلتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے، ایسی
مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٤٢ ع
قسمیں کھا کر اب اپنے آپ کو اور نقصان میں ڈال رہے ہیں، اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ۝٤٢
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
نبی آپکو اللہ نے معاف کر دیا، آپ نے انکو کیوں رخصت کی اجازت دی، اور انتظار کیا ہوتا جب تک سچے لوگوں کا حال تم پر ظاہر
صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
ہو جاتا، اور جھوٹ بولنے والوں کو بھی تم معلوم کر لیتے۔ ۝٤٣ راہِ خدا میں اپنے مال اور جان کھپا دینے کے موقع پر، اللہ اور
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے، تم سے کبھی چھٹی اور رخصت کی اجازت لینے نہیں آتے، ایسے پرہیزگار لوگوں

لونکری میں دو ماہ اور زیادہ کر لیا ہمارے ملک ہندوستان میں اسکا رواج ساہوکاروں، زمینداروں میں بہت رہا، اور آج بھی ہر تین سال کے بعد ایک سال تیرہ ماہ کا بنا کر دیوالی کے حساب کتاب کے دنوں کو اکثر ایک ہی موسم میں لاتے ہیں، خدا نے ان سب باتوں کو مشرک سماج کی خرابی بتا کر اس رسم بد سے منع کر دیا۔ اس بدی میں ساہوکار کو نفع ہوتا ہے، اور غریب ہر طرح سے نقصان میں رہتے ہیں، اگر قرآن میں یہ حکم نازل نہ ہوتا تو ملکوں میں امن غارت ہو جاتا، اور ادب کے مہینوں سے عام لوگوں کا بھروسہ ختم ہو جاتا

ف ۳۸، ۳۹ ہجری ۹ سنہ میں جنگ تبوک میں جانے کیلئے اعلانِ عام ہوا، کہ سب قابلِ جنگ مرد تیار ہو جائیں، اس لڑائی میں جانے کیلئے اللہ کے نبی کیساتھ تیس ہزار کا لشکر چل پڑا، تو جو لوگ قابلِ جنگ ہونیکے باوجود بھی نہیں گئے، انکی حرکت کو ناپسند کیا گیا، کہ جب شرک اور ایمان کی جنگ آخری فیصلے پر چل رہی ہو اسوقت کسی اہلِ ایمان کا بلا عذر گھر میں بیٹھ رہنا، اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے، مال و دولت، کھیتی اور تجارت کی محبت ایمان پر غالب ہو، تو پھر تمہاری جگہ دوسری قوم کو ایمان کی توفیق دیدینا اللہ کو کچھ مشکل نہیں۔

٦
ع ٥
١٢

ف ۴۰ اس وقت تو تیس ہزار کا لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا لیکن اس آیت کے نازل ہونیکے نو سال پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وطن سے نکلنا پڑا، کافروں نے ایسا ستایا کہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے، راستہ میں مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک غار، جس کا نام غارِ ثور ہے آپ نے پناہ لی، ساتھ میں حضرت

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ

کا یہ قانون ہے۔ اور جس دن سے اس نے زمین آسمان پیدا فرمائے، تب سے اللہ کا یہ حکم جاری ہے، اور ان بارہ مہینوں میں چار ماہ ادب کے ہیں

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ

کہ ان مہینوں میں خون خرابہ اور جنگ نہ کیجائے، انسانی زندگی کے بندوبست میں سیدھا سچا دین صرف یہی ہے، ادب کے ان مہینوں میں ظلم نہ ہونے

اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ

دو کہ اسمیں خود تمہارا نقصان ہے، اور اگر پھر بھی یہ مشرک لوگ لڑائی بند نہیں کرتے، تو پھر تم بھی ان سے اکٹھے ملکر لڑو، جیسے یہ تم سے اکٹھے لڑتے ہیں، اور اس بات

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي

کو مت بھولو کہ اللہ انکا ساتھ دیگا جو اللہ کے قانون کیخلاف نہیں کریں گے، (۳۶) کفر والے سماج کے دستور کی ایک بڑی دھاندلی یہ

الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ

بھی ہے کہ وہ مہینوں کو ہٹا کر گھٹاتے بڑھاتے ہیں۔ کافر خود ہی دھوکہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ ایک سال کسی ماہ کو حلال بنا لیا

عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ

اور ایک سال کسی دوسرے مہینہ کو حرام بنا کر، اللہ کے منع کو گنتی میں برابری سے بٹھا کر حرام کو حلال کر کے جوڑ ملا لیا، ان

لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع

کے برے کرتوت ان کی نظر میں بہت اچھے بتائے گئے، مگر اللہ کا دستور نہیں کہ ایسے منکروں کو سیدھی راہ کی توفیق دے۔ (۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کو کیا ہوا کہ جب تمہیں یہ حکم دیا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکل چلو، تو تم زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو،

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے، جبکہ دنیا کا سامانِ زندگی آخرت کے

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا

مقابلے میں، بہت تھوڑی مدت کا ہے۔ (۳۸) اگر تم اللہ کے

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ

راستے میں آگے کوچ نہ کرو گے، تو تم کو سخت تکلیف دیگا اور تمہارے سوا دوسری قوم کو بدل کر لے آئیگا، اور تم

شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

اسکا کچھ بگاڑ نہ سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۳۹) اگر تم اللہ کے رسول کی نصرت نہ کرو گے تو

منزل ۲

مگر کسی کے کام نہ آئیں گے، ان دونوں طبقوں کو جہنم کی وعید سنادی، ہر زمانہ میں ساری دنیا میں ان دونوں ٹولیوں سے فساد ہے ایک مذہب کے نام پر کاروبار میں مصروف تو دوسرا کاروبار کے نام پر مذہب کا خریدار، دونوں کی ملی بھگت سے تمام دنیا کا ستیاناس، آج بھی نظر کے سامنے ہے۔

ف ۳۶ تا ۳۷ ایک برس کے ماہ بارہ یہی کوئی جانتا ہے اور ان بارہ مہینوں میں چار ماہ ادب کے ہیں۔ (۱) ذی قعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب کعبہ شریف کی زیارت میں حج کے ایام ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم میں لڑائی مار کاٹ جنگ وغیرہ منع کر دی گئی کہ حاجیوں کو امن سے سفر کی سہولت ملے، ماہ رجب عمرہ کیلئے محترم ٹھہرایا گیا، یہ چار ماہ ادب کے قرار دئے، اسلام میں ان چاروں مہینوں کا ادب لازم ہے، جب تک کافر و مشرک خود لڑنے نہ آئیں تب تک ہم بھی جنگ نہ کریں، مشرک لوگ اپنے مخالف سے لڑنے کو اگر موقعہ پاتے کہ بے خبری میں ادب والے مہینے میں حملہ کر دیں، تو حیلہ بنا لیتے، اور محترم مہینہ کو بدل دیتے، جیسے اب کی سال ذی قعدہ کے ماہ میں کسی سے لڑنے کا اچھا موقعہ ہے تو اس مہینہ کا نام بدل کر اگلے سال میں کوئی مہینہ کا نام یہ رکھ لیا، اور جنگ کا نفع اٹھا لیا دوسرے کو بے خبری میں مار دیا اس پر انھیں ملامت کی گئی، دوسری عام اور اہم بات یہ ہیکہ سال کی گنتی بارہ ماہ کی ہے، پھر کافر لوگ اس میں بھی من مانی کرتے رہیں۔ کسی کو سال بھر کیلئے بیاج سے رقم دی، تو سال دس مہینے کا مان لیا۔ اور کسی کو نوکر رکھا تو چودہ مہینے کا سال بنا کر

ع ۵ ۸ ۱۱

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

اور درویش لوگوں کو، اور مریمؑ کے بیٹے مسیح علیہ السلام کو، خدا کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے جبکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ

مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

عبادت صرف ایک اللہ واحد معبود کی کریں، جس کے سوا کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں۔ انھوں نے شرک کر کے اللہ کو عیب

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

لگایا، جبکہ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے، ف (٣١) بہت کچھ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

پھونک مار مار کر بجھا دیں گے مگر اللہ اپنے نور کو تمام رخ سے ظاہر فرما دیگا، چاہے یہ کافر لوگ کتنا ہی برا مانتے رہیں۔ (٣٢)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

بڑی شان والا ہے وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ دین کے نام پر بنائی ہوئی اسکے دین کی تمام

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

غلط شکلوں پر اس سچے دین کو غالب کر دے، چاہے مشرک لوگ کتنا ہی برا مانیں ف (٣٣) اے ایمان والو، بہت سے مذہبی عالم

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

اور تارکِ دنیا درویش ایسے بھی ہیں، جو لوگوں کا مال ناحق ڈکار جاتے ہیں، اور اللہ کی راہ

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

سے روکتے بھی ہیں، اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ جمع رکھتے ہیں، پھر بھی

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ایسے سب لوگوں کو دکھ کی مار کی خبر

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى

سنا دو۔ ف (٣٤) ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جہنم کی آگ ان پر بھڑکائی جائیگی، پھر ان

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

کی پیشانی، پہلو اور پیٹھوں پر داغ دبئے جائیں گے، یہ وہی کچھ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا

اب مزہ چکھو اس کا جو تم نے خود اکٹھا کیا تھا۔ (٣٥) اللہ کے یہاں ایک سال بارہ مہینوں کا گنا جاتا ہے، اللہ کی کتاب

ف ٣٣ قرآن مجید کے آنے سے پہلے مذہب، دھرم، دین ان کی صرف صورتِ شکل تھی، اور ایک دینِ حق کئی کئی شکلوں صورتوں میں، فرقہ پرستی، ٹولی بازی اور مسلک میں بٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوا، اب جس کے پاس مذہب کی جیسی کچھ شکل ہے اسی پر مرمٹا ہے، اللہ نے انسانیت پر بڑا اکرم کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیج کر دین کی تمام بگڑی ہوئی شکلوں پر اس دینِ حق کو غالب فرمایا۔

ف ٣٤ اہل کتاب ہو کہ عام انسانوں کو اللہ کا صاف صاف پیغام پہنچا کر انھیں جینے کا سلیقہ سکھانے اور آخرت میں اللہ کے سامنے حاضری کے وقت کام آنے والے ایمان اور نیک عمل کی دعوت دینی چاہیے تھی، اس کے بجائے مذہب میں ڈھونگ اور رسومات کے ڈھیر لگا دیے، خود بھی لنگر لنگوٹ کس کر دنیا چھوڑنے کا ناٹک رچایا پھر بھی پیٹ نے کسی کو چھوڑا نہیں، تو بغیر کمائے جی کیسے سکتے تھے، اور ترکِ دنیا کے سبب معاش اور روزی کے وسیلے بھی چھوڑ چکے تھے، اب ایک راستہ نیا نکالا، کہ عوام سے ٹکے وصول کیے، سرمایہ داروں کیساتھ سانٹھ گانٹھ کر لی، اور بھولے عوام کو اپنے پنجے میں کس لیا، دین کو بیچا مذہبی گدیاں قائم کیں، جو ایمان کے نیلام گھر ثابت ہوئے، اور یہاں سے نجات کے پروانے جاری کرنے لگے، یہ طبقہ پورے سماج کو مذہب سے بدظن کرتا رہا اور مذہب کا مبلغ اور محافظ بھی مشہور رہا، اور مذہب کے نام پر ڈاکہ گیری بھی کرتا رہا، دوسرا طبقہ ان سرمایہ داروں کا، جو اپنا دھن زمین میں گاڑ کر رکھیں گے

انصف

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ

والوں پر تسکین نازل فرمائی، اور ایسے لشکر اتار دیئے۔ جو تم نہیں دیکھ پائے، اور کافروں کو خوب اچھی

كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

طرح مارا، اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ (٢٦) پھر بھی اُس کے بعد اللہ جسے چاہے گا

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا، اللہ بڑا مغفرت فرمانیوالا اور مہربان ہے۔ (٢٧) اے ایمان والو سن لو، یہ مشرک

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

لوگ پلید ہیں، ناپاک ہیں، اب اس برس کے بعد، آگے یہ لوگ ادب والی مسجد، یعنی کعبۃ اللہ کے

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ

قریب نہ آنے پاویں، اگر تم کو لین دین اور سوداگری کے اجڑنے کا اندیشہ ہو تو اللہ چاہے گا تو تم کو اپنا فضل عطا فرما کر

فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

غنی کر دے گا، اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (٢٨) جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

تھی اور اب ان کا حال یہ ہے کہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ان کا ایمان نہیں رہا۔ اور اللہ نے اور اس کے

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

رسول نے جس چیز کو حرام کیا۔ اسے حرام نہیں جانتے، اور سچے دین کو قبول نہیں رکھتے، ان سے بھی جنگ کرو،

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع

یہاں تک کہ اپنے جان مال کی حفاظت کیلئے تم کو اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں، اور اپنی بڑائی چھوڑ دیں۔ (٢٩)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

اور یہودی لوگ بکواس کرتے ہیں، عزیر اللہ کے بیٹے ہیں، اور عیسائی لوگ بکنے لگے کہ مسیح اللہ کے

ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

بیٹے ہیں، یہ ان کے منہ کی خرافاتی باتیں ہیں، پہلے کے کافروں کی نقل میں اُن کے سُر میں، اپنی آواز ملا رہے ہیں

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْۤا

اللہ کی مار پڑے گی ان پر، یہ کیسے خبطی بنائے جا رہے ہیں۔ (٣٠) انھوں نے اپنے عالموں

ف ٢٨ کعبہ شریف کی مسجد جسے مسجد حرام کہتے ہیں، مرکز ہے توحید کا، اور اہلِ ایمان کا صدر مقام ہے اس لیے ہجری ۹ھ میں اعلان کر دیا گیا کہ اب اس برس کے بعد کوئی مشرک یہاں نہ آنے پائے، جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک بتلاویں وہ نجس و ناپاک ہیں، اور یہ پلیدی ان کے عقیدہ کے سبب ہے جب تک توبہ کر کے خالص توحید قبول نہ رکھیں، کعبہ کے پاس نہ آئیں، مسلمانوں کو خوف ہوا کہ کاروبار کیسے چلیں گے، اور تجارت و سوداگری کا کیا بنے گا، اللہ نے فرمایا کہ اپنے فضل سے میں تمکو مالدار کروں گا، آج تک مکہ والوں کو ہر طرح سے خوشحالی ہے، جس کی مثال دوسرے علاقوں میں نہیں، آگے اللہ نے سارا ملک ہی مسلمان کر دیا، پھر یہ خوف بھی جاتا رہا، آج بھی مشرک کو اس مرکز توحید والے علاقہ میں جانا منع ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ حدود حرم میں کسی مشرک کو قدم نہ رکھنے دیں، آج بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کو مکہ جانے کی اجازت کیوں نہیں؟ کسی مذہبی زیارت گاہ (SACRED PLACE) میں جانے سے غیر مسلم کو منع کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مکۃ المکرمہ میں جو بھی داخل ہو، اس پر لازم ہے کہ مکہ کی حد شروع ہونے کی جگہ سے پہلے ہی احرام باندھے، دو چادر سفید، ایک لنگی کی طرح باندھ لیوے اور دوسری کاندھے پر ڈال لیوے، سر کھلا، پاؤں کھلے اور صرف ایک اللہ کی تکبیر بیان کرتے ہوئے مکۃ المکرمہ میں داخل ہو کعبہ شریف کا طواف کرے، شرک کی مذمت کرے، توحید کا اقرار کرے، پھر صفا و مروہ دونوں پہاڑوں کے بیچ دوڑ لگا کر اللہ کی بڑائی بولے، پھر اللہ کے نام پر سر منڈا دے، تب اس شہر میں قیام کر سکے گا، اب جو مشرک ہو وہ یہ سب کام کیوں کرے گا۔

ع ٥ ١٠

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ

اور رضامندی کے ساتھ ایسی جنتوں کی جس میں نعمت اور آرام ہمیشہ قائم رہے گا ﴿٢١﴾ اس میں ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہمیشہ کو رہا کریں گے اور اللہ کے یہاں اجر بھرپور اور بہت ہی بڑا ہے ۔ ﴿٢٢﴾ اے ایمان والو! اگر تمہارے

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند رکھتے ہوں تو پھر ان سے دوستی نہ رکھو

الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا تو بس ایسے لوگ خود اپنا ہی نقصان کرنے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

والے ہیں ۔ ﴿٢٣﴾ اے نبیؐ آپ کہہ دو، اگر تمہارے باپ اور بیٹے، بھائی اور بیویاں، تمہاری برادری

اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

اور وہ مال جو تم نے محنت سے کمایا، اور تجارت و کاروبار جس کی مندی کا تم کو ڈر لگا رہتا ہے

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اور تمہارے رہنے کے مکان جو تمکو پسند ہیں ۔ اگر یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جان مال

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

گادینے سے زیادہ محبوب ہیں پھر تو راستہ دیکھو کہ اللہ کا کوئی اور حکم تمہارے بارے میں آجائے، اور اللہ کے فرمان کا جو

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ

وگ لحاظ نہیں رکھیں گے اللہ ان کو ہدایت نہیں دے گا ۔ ﴿٢٤﴾ اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد

وَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

رما چکا ہے ۔ اور حنین کے دن بھی جب کہ تم اپنی بڑھی ہوئی تعداد سے بھول کر عجیب طرح سے اترانے

غْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

گے، اور تم کو یہ خیال کچھ کام نہ آیا۔ اور زمین میں کشادگی ہونے کے باوجود بھی تم پر علاقہ تنگ ہوگیا۔ اور پیٹھ پھیر

لَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَ

ر تم کو ہٹنا پڑا ۔ ﴿٢٥﴾ تمہارے قدم اکھڑنے کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور سب ایمان

منزل ٢

ف ٢٤ ایمان والوں کی جماعت بندی اسی لئے وجود میں لائی گئی کہ اللہ، رسول اور آخرت پر، ایمان کی بنیاد پر، دنیا کی جو چیز بھی آڑے آئے اسے چھوڑ دیں، اور اپنے راستے سے ہٹا کر اللہ تک پہنچنے کو اپنا سفر جاری رکھیں چاہے وہ ماں باپ، اولاد، بھائی، بہن، بیوی، برادری مال، سوداگری، حویلی، کھیت کھلیان جو بھی ہو، اسکی راہ میں قربان کردیں، اس کے بغیر ایمان کا دعویٰ اللہ کے یہاں قابل قبول نہیں، اب جو کوئی ایمان کا زبانی دعویٰ خوب کرتا ہے مگر کام نہ کرے تو پھر ایسے لوگوں کو انتظار کرنا چاہیئے کہ خدا ان کے بارے میں ایمان والی جماعت کے جو انعام دینے کے فیصلے تھے اُسے واپس لیکر کچھ اور قسم کا معاملہ ان کے ساتھ کرے، جیسا کہ منافق کیساتھ معاملہ کیا جاتا ہے،

ف ٢٥ آداب جنگ میں ایمان والوں کو یہ تعلیم بھی دی گئی کہ اپنی تعداد اور اسباب کا غم نہ کریں، اللہ کی نصرت کا دم بھریں، فتح مکہ کے بعد مکہ اور طائف کے بیچ حنین کی جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ١٢ ہزار تھی لشکر میں کسی نے کہا اب تو ہم بہت ہیں یہ بات اللہ نے پسند نہیں فرمائی، ایمان والوں کی فوج پہاڑیوں کے بیچ سے گذر رہی تھی کہ مخالف تیر اندازوں کی بوچھاڑ سے ایک بار لشکر اسلام بکھر گیا پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو آواز دیکر دوسری بار جمع کیا، تب اللہ کی خاص مدد سے کامیابی ہوئی، ورنہ بات بگڑ گئی تھی معلوم ہوا کہ طاقت و قوت چاہے جس طرح کی بھی ہمکو حاصل ہو، ہم اللہ کی مدد کا حوالہ دے کر بات کریں، اپنے بل بوتے کا فخر نہ کریں۔

٣ ع ٨ ٩

وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

لڑنے والے ہیں اور اللہ رسول اور ایمان والوں کے سوا کسی کو اپنا جگری دوست نہیں مانتے

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

تمہارے سب کاموں کی خبر اللہ کو ہے ۔ ﴿١٦﴾ اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

یہ مشرکوں کے بس کی بات نہیں۔ جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی خود دیتے ہیں، ان کے

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

سب اعمال غارت ہوئے اور یہ لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ﴿١٧﴾ اللہ

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ

کی مسجدیں تو ان لوگوں سے آباد ہیں، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں، اور نماز قائم رکھیں، اور

الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ

زکوٰۃ ادا کریں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں، یہ لوگ امید رکھیں کہ ہدایت

اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ

پانے والوں میں ہوں گے ۔ ﴿١٨﴾ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا، اور ادب والی مسجد کا

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ

انتظام رکھنا، اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کے راستے میں جان لڑا دی

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

جب کہ اللہ کے یہاں درجہ میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اور ظالم قوم کو اللہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ

ہدایت نہیں دیا کرتا ۔ ﴿١٩﴾ جو لوگ ایمان لائے اور اپنا گھر بار چھوڑا، اور اللہ کے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ

راستے میں خوب محنت اٹھائی، راہ خدا میں خرچ کیا اور اپنا مال اور جان بھی قربان کر دی، اللہ کے یہاں ان

اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

کو بڑے بڑے درجے ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہوگئے ۔ ﴿٢٠﴾ ان کو ان کا رب بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے رحمت

منزل ۲

ف ۱۹ مکہ والے جب آخر میں مسلمان ہوئے تو کبھی کبھی پرانی بات چرچے میں آتی، اوّل کے مسلمان کہتے کہ بہت دیر میں ایمان لائے، پہلے لے آتے تو بڑے درجے پاتے، بعد میں ایمان لانے والے بولتے کہ ہم مکہ میں نیک کام میں لگے تھے، حاجیوں کو پانی پلانا مسجد میں صاف صفائی اور انتظام رکھنا، یہ سب کام ہم کرتے رہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ دونوں کام اپنی جگہ ہیں لیکن درجہ اور ثواب میں ہرگز برابر نہیں کہ ایمان لاکر اللہ کے راستے میں محنت کرنا، بہت ہی بڑا کام ہے، یہ نہ ہو تو زمین میں ایمان کا بندوبست ہی بگڑ جائے، پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ مشرک جب تک شرک نہ چھوڑے اس کا کوئی عمل چاہے کتنا ہی بڑا ہو، خدا کے دربار میں کچھ بھی وزن نہیں رکھتا۔

ع ۲ / ۱۰ / ۸

ف ۲۱ جنت کی نعمت قائم اور دائم ہے ہمیشہ ہمیشہ، اسلئے کہ اسکا تعلق اللہ کی رحمت اور رضا سے ہے جبکہ دنیا کی نعمت عارضی اور فانی ہے کہ دنیا کا تعلق امتحان سے ہے امتحان کی مدت پوری ہوئی اور آدمی کو موت نے دھر دبوچا، اور آخرت میں پہنچا دیا گیا، یہاں سے آرام و راحت کے سب سامان ہٹ گئے، اور اس کا حساب دینے کا موقعہ آگیا۔ تب آدمی کو معلوم ہوگا، بات الٹ گئی! اصل نعمت و راحت اور ہمیشگی دنیا کو نہیں بلکہ آخرت کو حاصل تھی،

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ

روک لیا، اور بڑے ہی برُے برُے کرتوت کے مجرم ثابت ہوئے۔ ⑨ پھر یہاں تک زیادتی پر

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ

اتر آئے کہ ایمان والے کا لحاظ تو نہیں کیا مگر رشتہ ناطہ کا بھی خیال نہ رکھا اور کسی صلح و قول و قرار کی بھی پرواہ نہیں کی۔ ⑩ پھر بھی

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ

اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی بناکر انھیں رکھنا، ہم تو سمجھ دار لوگوں کے

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١١ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

لئے اپنے احکامات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ ⑪ مگر قول دیکر وہ دغا کرنا چاہیں اور

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

قسم توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ دے کر عیب نکالیں تو پھر کافروں کے سرداروں کو

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝١٢ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

قتل کرو، تب وہ اس حرکت سے باز آئیں گے۔ ⑫ کیا تم ایسے لوگوں سے نہ لڑوگے جنھوں نے

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ

قسمیں کھا کر توڑ دیں، اور قول سے مکر گئے، اور اللہ کے رسول کو نکالنے کی بھی ہمت کر چکے تھے، اور تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں پہل کی، کیا

مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣

ایسے لوگوں سے لڑنے میں تم کو ڈر لگتا ہے، بس اگر تم ایمان والے ہو، تو اللہ کو یہ حق حاصل ہے کہ تم صرف اسی سے ڈرو۔ ⑬

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ

اور لڑو ان سے اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو عذاب دیگا، اور ان کو ذلیل کر کے رکھیگا، اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کریگا

يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٤ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

اور ایمان والی قوم کے کلیجے ٹھنڈے ہوں گے۔ ⑭ اور ان کے دلوں کی جلن اور غصہ مٹا دیگا، اور جسکو

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٥ اَمْ

چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اللہ تو بڑا ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ⑮ کیا تم

حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

اس حساب میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے، جبکہ ابھی تو اللہ نے ظاہر نہیں کیا کہ تم میں وہ کون لوگ ہیں جو جان

ف۱۱ پہلے جن لوگوں نے ایمان والوں پر ظلم کیا، ایسے بے بھروسہ لوگ بھی اگر توبہ کر کے ایمان قبول رکھیں، اور نماز قائم رکھیں زکوٰۃ دیں تو اسلامی بھائی چارہ میں ان کو بھی سب کے برابر جگہ ہے۔

ف۱۲ مگر عوام کے کچھ سردار لوگ قسم کھا کر، وقت نکالنے کو اسلام قبول کر کے، دھوکہ دینا چاہیں، اور وقت آنے پر بدل جائیں، تو عوام میں خون خرابے سے بچنے کی ایک تدبیر یہ بتادی کہ ایسے سازش کرنے والے گروہ کے سردار کو قتل کر دو، تاکہ فتنہ دب جائے کہ اصل فسادی وہ لیڈر ہوتے ہیں جو عوام کو بھڑکاتے رہتے ہیں۔

ف۱۴ برسہا برس سے ایمان والوں کے سینوں میں بھٹی سلگ رہی تھی، ہر طرح کا دکھ درد جلاوطنی، بھوک و پیاس اور جنگ کے خطرے مول لیکر ایمان کو سینوں میں محفوظ رکھا اللہ نے اب فتح دیکر کلیجہ ٹھنڈا کیا، اور سب غم جاتے رہے۔

ف۱۵ بعد میں ابوسفیان اور عکرمہ (جو ابوجہل کے بیٹے تھے) اور بہت سے بڑے بڑے سرداروں نے توبہ کی اور اسلام میں ان کو بڑا مرتبہ حاصل ہوا۔

إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

پوری کرو۔ بے شک اللہ تو انھیں لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اپنے اقرار کا لحاظ کرتے ہیں۔ ف۴

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ

بس جب ادب والے مہینے، جن میں لڑائی منع ہوئی، وہ مہینے جب گزر جائیں تو جہاں پاؤ مشرک لوگوں کو قتل کرو

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن

اور گرفتار کرو، اور ان کو گھیر لو، اور ہر داؤ، گھات کی جگہ میں تاک لگا کر بیٹھو، پھر اگر توبہ کریں اور

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ

نماز قائم کرنے کو تیار ہوں۔ اور زکوٰۃ دینے لگیں تب ان کا راستہ چھوڑ دو، کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ

غفور اور رحیم ہے۔ ف۵ اور مشرک لوگوں میں جو کوئی بھی تم سے پناہ طلب کرے، تو اسے پناہ

فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

دو، اور موقعہ دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اُس کی امن کی جگہ حفاظت سے اُسے پہنچا دو، اس لیے کہ

قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ

یہ بے خبر لوگ ہیں۔ ﴿٦﴾ ادب والی مسجد کے پاس مسلمانو! تم نے جو صلح نامہ کیا تھا، اس کے سوا اب

اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ

مشرک لوگوں کے قول و قرار پر اللہ اور اس کے رسول کو بھلا کیا اعتبار ہو سکتا ہے، اس صلح نامہ پر بھی وہ

الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

سیدھی طرح قائم رہیں، تو تم بھی ان کیلئے صلح پر قائم رہو، اللہ رب العزت تو واقعی ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو وعدہ خلافی سے

الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ

ڈرتے ہیں۔ ﴿٧﴾ کیسے ان کے ساتھ صلح اور قول و قرار باقی رہیگا جبکہ انکا حال تو یہ ہے کہ تم پر اگر یہ قابو پالیں تو تمہارے

إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَ

رشتے ناطے کا بھی خیال نہ کریں اور صلح و قرار نامے کا بھی کچھ لحاظ نہ رکھیں گے، تمکو اپنی منہ کی باتوں سے راضی رکھنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں، اور انکے دل

أَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا

انکاری ہیں اور انکی بڑی تعداد وعدہ خلاف لوگوں کی ہے ﴿٨﴾ انھوں نے اللہ کی آیات کی بہت تھوڑی قیمت پر سودے بازی کی، اور اللہ کا راستہ

ف۳۔ یہ سورہ فتح مکہ کے بعد نازل فرمائی گئی، صلح حدیبیہ میں دس برس تک صلح قائم رکھنے کا قرارنامہ ہجری سن ۶ میں ہوا تھا، لیکن مشرکوں نے دو برس کے اندر ہی صلح توڑ ڈالی۔ اس وجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجری ۸ھ میں اللہ کے حکم سے پُرامن طور پر مکۃ المکرمۃ فتح کر لیا، اب جن سے قول و قرار تھا ان کو نوٹس جاری کیا گیا کہ چار ماہ غور کریں، یا تو لڑائی کا سر انجام کریں اور لڑ کر ارمان نکال لیں، یا حرم شریف کا علاقہ چھوڑ کر چلتے بنیں یا اسلام قبول کر لیں، فتح کے بعد دنیا کے کسی فاتح نے اپنے دشمن کو چار ماہ ملک میں رہنے کا موقعہ دیا ہو، دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں، یہ فضیلت صرف صاحب قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

ع ١ ٦

ف۴۔ پچھلا قول و قرار اگر مخالف نبھاتا ہے، اور شرارت نہیں کرتا، تو ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی صلح کی مدت پوری کریں، اور اس سے پہلے دشمن پر ہاتھ نہ ڈالیں۔

ف۵ معلوم ہوا کہ اپنے پچھلے شرک اور گناہوں سے توبہ کرنا، نماز قائم کرنا، مال کی زکوٰۃ ادا کرنا اصل ایمان ہے، لیکن اگر کوئی ان کاموں سے پھر گیا تو امن میں نہیں رہا، توبہ کرنے سے شرک و کفر ختم ہوئے اور عقیدے کی پلیدی جاتی رہی، نماز قائم کرنے سے اسلام کی جماعتی زندگی کی برکات کا ظہور ہوگا اور پانچ وقت بندہ کو یاد رہے گا کہ اپنے مالک کی عبادت مرتے دم تک کیے جانا ہے، اور زکوٰۃ دینے سے غریب، محتاج، مسکین، قرض دار اور دکھی انسانوں کو مالداروں کے مال کا اڑھائی فیصد (۲½ فیصد) سالانہ پہنچ جائیگا، تاکہ معاشی برابری میں کمی واقع ہو

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا

والی روزی ہے۔ ﴿۷۴﴾ اور اس کے بعد بھی جو لوگ ایمان لاتے رہے اور ہجرت کریں اور تمہارے ساتھ ملکر جہاد کی محنت

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

میں ساتھی بنے رہیں، یہ بھی تمہارے اپنے ہو چکے اور ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ رشتہ دار آپس میں اللہ کی کتاب کے قانون سے ایکدوسرے

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾

کے زیادہ حق دار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۷۵﴾

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۃ التوبہ مدنی ہے۔ اس میں ۱۲۹ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿١﴾

اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے صاف صاف جواب دیکر برأت کا اعلان پہنچا دیا جائے اُن مشرک لوگوں تک جن سے تمہارا قول و قرار تھا۔ ﴿۱﴾

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ

علانیہ کہدو کہ اس علاقہ میں چار ماہ تک چل پھر لو، اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے، اور یہ

مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

بھی جان لو کہ اللہ حق کے انکاریوں کو ذلیل کر دے گا۔ ﴿۲﴾ اللہ اور اس کے رسول کیطرف

وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

سے حج کے بڑے دن کے موقع پر لوگوں کے لئے عام اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کیطرف سے مشرک

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

لوگوں کی حفاظت کی کوئی جواب داری باقی نہیں رہے گی، اگر تم توبہ کر لوگے تو اس میں تمہارا بھلا ہے۔ اور اگر نہیں

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

مانوگے تو تمہارے اس انکار سے اللہ کا کچھ بگڑنے والا نہیں، منکروں کے کان پر ذرا یہ خبر بھی ڈال دو کہ آگے

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

دردناک عذاب اور دکھ کی مار بھی تیار ہے ﴿۳﴾ مگر ایسے مشرک جنھوں نے اب تک تم سے قول و قرار نبھایا، اور کسی بات

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا

میں وعدہ خلافی نہیں کی، اور تمہارے کسی مخالف کی مدد کو نہیں گئے، تو پھر تم ان سے قول و قرار کی مدت

منزل ۲

ف۷۵ مسلمانوں کے آپس اتحاد کا ایسا مضبوط رشتہ بندھ گیا کہ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ اب ان کے یہاں صرف اللہ، قرآن، اور پیغمبر مسلک اور عقیدہ کے سوا کوئی رشتہ ناطہ نہ رہیگا، اس پر اللہ نے فرمایا کہ بعد میں جو لوگ ایمان قبول کرینگے ان کی رشتہ داری کا لحاظ رہیگا لیکن ایمان قبول کرنا شرط ہے، وراثت میں رشتے ناطے کو ہی اہمیت ہے خدمت دین میں سب ایکدوسرے کے مددگار ہیں، یہ نصرت دینی عام ہے حق وراثت اس سے متاثر نہ ہوگا، لیکن یہ یاد رہے کہ مؤمن کا رشتہ دار اگر مشرک ہو، اور اپنا شرک نہ چھوڑے تو بے شک وہ مؤمن کی وراثت سے محروم ہوگا۔

الربع ۱۰ ع ۶/۶

ف۱ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ میں اوّل بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھوائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اسی پر عمل کیا، اور آج تک اس سورہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی، اور نہ لکھی جائیگی، یہ حفاظت قرآن کی ایک اور روشن دلیل ہے کہ اللہ نے جو کچھ اور جتنا کلام نازل فرمایا اُسے جوں کا توں دنیا کیلئے محفوظ رکھا گیا۔

ف۲ مشرک لوگ اکثر سر اٹھا کر پھرتے رہے، قرآن مجید کے نزول کے بعد فتح مکہ کے موقع پر ان کا سر نیچا کرایا گیا۔ اور یوں بھی دلیل کی بنیاد پر مشرک ہر جگہ ذلیل اور نکما ہے، کہیں طاقت پکڑ لیتا ہے تب دھونس اور دھمکی سے ایمان والوں کو دبالے تو اور بات ہے۔

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
اس سے بہتر تم کو عطا کیا جائے گا، اور معافی بھی مل جائے گی، اور اللہ تو واقعی بہت بہت
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
بخشنے والا مہربان ہے۔ ف۷۰ اور اگر انکا ارادہ دغابازی کا ہوگا تو اس سے پہلے بھی یہ لوگ اللہ کے ساتھ خیانت
مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
کرچکے ہیں۔ بس اسی لئے ان لوگوں کو قیدی بنادیا، اور اللہ تو بڑا جاننے والا، اور دانا ہے۔ (۷۱) بے شک جو لوگ ایمان لائے
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
اور اللہ کے لیے وطن چھوڑا یعنی ہجرت کی اور جہاد کیا، مال اور جان لگا کر اللہ کی راہ میں، اور جن لوگوں نے ایسوں کو جگہ دی
اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ
اور ان کی ہر طرح سے مددگاری کی، بس یہ لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں، اب رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ
نہیں کی، یعنی ایمان کی خاطر اپنا وطن نہیں چھوڑ پائے، تم پر انکی دیکھ بھال کی ذمہ داری کسی چیز میں نہیں یہاں
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ
تک کہ یہ لوگ بھی ہجرت کرکے آجائیں، ہاں اگر ایسے لوگ دین میں تمہاری مددگاری طلب کریں تو تم پر لازم ہے کہ ان کی
النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
نصرت کرو، مگر یہ نصرت ان لوگوں کے مقابلے میں نہیں دی جاسکے گی جنکے درمیان تمہاری صلح قائم ہو۔ اور اللہ تو تمہارے
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ
ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ (۷۲) اور یہ منکر لوگ تو ایک دوسرے کے خوب مددگار بنے ہوئے ہیں، اگر تم آپس
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَ
میں ایک دوسرے کے رفیق بنکر نہ رہوگے تو زمین میں فتنہ پھیلتا رہے گا، اور بڑا فساد کھڑا ہوگا (۷۳) اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
جو لوگ بھی ایمان میں آجائیں، اور ہجرت کریں اور اللہ کے راستہ میں محنت اٹھائیں، اور ایسوں کو جو لوگ رہنے کی جگہ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
دیں اور ان کی مدد کریں، یہ سب سچے اور پکے ایمان والے ہیں، ان کے لئے گناہوں کی بخشش اور عزت

اور اللہ نے انہیں فتح دی یہ دلیری اور بہادری جسم و جان، اور ساز و سامان کی نہیں، بلکہ ایمان اور یقین کی تھی۔

ف۶۷ جنگ بدر میں جو مشرک قیدی بنا لیے گئے انہیں مسلمانوں کی مشورت سے مال لے کر چھوڑ دیا گیا، اس پر اللہ نے فرمایا کہ اصل کام کفر و شرک کی قوت کو کچل ڈالنا ہے تاکہ پھر ملک میں سر نہ اٹھا سکیں اور کسی کو شرک پر جبر نہ کر سکیں۔

ف۶۸ سورۂ محمد آیت نمبر۴ میں حکم دیا گیا تھا اس میں قیدی لوگوں سے فدیہ لیکر چھوڑنے کی اجازت دی گئی تھی، لیکن پہلے اچھی طرح انہیں قتل کیا جائے پھر ان کا زور ٹوٹنے پر زندہ آدمی پکڑ لے سجائیں پھر جیسے حالات، اور حکمت کا تقاضہ ہو احسان کرکے چھوڑ دیا، یا فدیہ لیکر رہائی دی جائے مگر یہ سب کچھ اس وقت ہو کہ پہلے تو مشرکین کی گردن مار مار کر لڑائی کا تمام تر زور توڑ دیا جائے تاکہ دوسری بار جنگ کر نیکی یہ لوگ ہمت بٹور نہ سکیں اور عام انسانوں کو امن میسر ہو اور دعوت اسلام کا کام جاری رہے، ورنہ چھوٹے ہوئے قیدی اگر خطرناک ہوں تو آگے پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، اور حالات بگڑنے کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

ف۷۰ بدر کے شاید بہت سے قیدی کہنے لگے ہوں کہ ہمکو اکسا کر اور پھسلا کر یہاں تک لایا گیا تھا، ہمارا ارادہ لڑنے کا نہیں تھا، اللہ نے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ دلوں کی حالت اپنے قول کے مطابق کرلوگے تو اللہ ہمکو اس تبدیلی کی خبر دیگا پھر تمکو اسلام میں داخلہ پر بہت کچھ ملیگا جو کھو بیٹھے اس کی کئی گنا پاؤگے۔

يَآيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ

اے نبی! آپ اہل ایمان کو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لئے اُبھارو، اگر تم میں بیس آدمی بھی صبر

عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ

ے جم کر لڑنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر تمہارے ایک سو آدمی ہوں

مِّائَةٌ يَّغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

تو غالب آجائیں گے ایک ہزار منکروں پر اس لیے کہ یہ لوگ نا سمجھی سے لڑتے ہیں۔ ف٦٥

الْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَّكُنْ

اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا، اور جانا کہ تم میں کمزوری ہے تو اب تم میں ایک سو آدمی ثابت

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

قدم رہنے والے ہوں تو غالب آجائیں گے دو سو پر اور ایک ہزار ہوئے تو اللہ کے

أَلْفٌ يَّغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿٦٦﴾

حکم سے غالب آئیں گے دو ہزار پر، اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ ف٦٦

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّكُونَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ

جب تک ملک میں بدامنی پھیلانے والوں کو اچھی طرح کچل نہ دیا جائے نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ قیدیوں کو فقط قیدی

تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ

نالینے پر بس کرے، لوگو تم دنیا کے لینے کا ارادہ کرتے ہو، اور اللہ کا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری آخرت بن جائے اور اللہ تو

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

طرح غالب حکمت والا ہے۔ ف٦٧ اگر اللہ کا لکھا پہلے سے نہ ہوتا تو گرفتار کئے گئے مشرک قیدیوں کو چھوڑ کر کے جو مال تم نے لیا تھا وہ

خَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ

ہارے لیے بڑی سخت اور زبردست تکلیف کا سبب بن جاتا۔ ف٦٨ بس اب پاکیزہ اور حلال سمجھ کر کھاؤ جو مال تم نے غنیمت کا حاصل کیا

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

ور اللہ کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ تو بہت ہی غفور اور رحیم ہے۔ ف٦٩ اے نبی! اپنے ان قیدیوں میں سے جو تمہارے

لِّمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِّنَ الْأَسْرٰى ۙ إِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ

قبضہ میں ہیں فرمادو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں کے اندر نیکی اور خیر معلوم کیا تو پھر جو کچھ تم سے لیا گیا ہے

منزل ٢

جو بھی زمانہ ترقی کرے اس سے بھی مسلمان دس قدم آگے رہیں پھر سب کچھ کرنیکے بعد فقط اللہ کی نصرت کا سہارا چاہیں یہ اسلامی اصول جنگ وقتال ہیں، یہاں رہبانیت اور ترک دنیا نہیں۔

ف٦٥ دورِ اوّل کے مسلمان ایمان اور صبر میں کامل تھے اس لئے انھیں دس گنا طاقت سے ٹکرانے کی ہمت تھی، بیس ہوں تو دو سو پر اگر ایک سو ہوں تو ہزار پر بھاری ہوں، ان کے مقابلے میں جو لوگ کفر کی راہ میں لڑنے والے تھے ان کو ناسمجھ فرمایا اس لئے کہ جس کام پر آدمی جان دینے کو تیار ہو اُسے یہ تو سوچنا چاہیئے کہ مر کر مالک کے حضور حاضر ہونا ہے وہاں کیا منہ دکھائیں گے کہ اللہ کے ماننے والوں سے لڑائی کی، اور بے موت مرے، پھر اللہ کے دربار میں رسوائی اور ذلّت کے حاصل کرنے کو جو شخص جان کی بازی لگا کر بددینی اور شرک، نافرمانی اور کفر کی راہ میں جان دے وہ ناسمجھ اور بے وقوف نہیں تو کیا ہوا؟

ف٦٦ اللہ کے رسول کے اصحاب میں صف اوّل کے لوگ بڑے بہادر تھے اس لئے ان پر اپنے سے دس گنی طاقت سے بھڑ جانے کا حکم لازم تھا، بعد میں مسلمانوں کی تعداد بڑھی گئی تو کچھ لوگ ضعیف بھی ساتھ تھے ان کمزوریوں کا لحاظ فرماکر اب یہ حکم ہوا کر اپنے سے دوگنی طاقت سے ٹکرائیں اللہ کے حکم سے ضرور کامیاب ہوں گے، لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ایک ہزار افراد اسّی ہزار کے لشکر سے بھی لڑے ہیں

ع ٩ ٥ ٥

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى

اور اگر کسی قوم سے تمکو خیانت اور دغابازی کا اندیشہ ہو تو کھلے طور پر صلح کا قول وقرار انکی طرف پھینک دو تاکہ قول وقرار میں مساوات

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور برابری قائم رہے بیشک اللہ ایسی قوم کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کرتی ہو۔ ف۵۸ ﴿۵۸﴾ اور انکاری لوگ اس حساب میں نہ رہیں کہ وہ

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

بھاگ نکلے اور بچ جائیں گے وہ کہیں بھی بھاگ کر، اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے۔ ف۵۹ ﴿۵۹﴾ ہر طرح کی طاقت یعنی جنگی سامان پلے ہوئے گھوڑے

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

اور جو کچھ تم سے بن سکے سب کچھ تیار رکھو ان چیزوں سے دھاک میں رکھو اللہ کے اور تمہارے دشمنوں کو اور

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا

ان کے علاوہ دوسروں پر بھی ہیبت جمائے رکھو جنہیں تم ابھی نہیں جانتے اللہ ان کو خوب جانتا ہے

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کر دوگے اس کا بھرپور اجر تم کو مل کر رہے گا اور تم کبھی نقصان

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

میں نہ رہو گے ف۶۰ ﴿۶۰﴾ اور اگر وہ لوگ امن اور صلح کی طرف جھک جائیں تو تم بھی اسی طرح کا برتاؤ کرو۔ اور بھروسہ

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

کرو اللہ پر کہ وہی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ﴿۶۱﴾ اور اگر صلح کے نام پر ان کا ارادہ تم کو دھوکہ دینے کا ہوگا

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

تب بھی اللہ تم کو کافی اور بس ہے، اس نے تمکو اپنی مدد کا سہارا دیا اور ایمان والے ساتھی دیکر تمہاری نصرت فرمائی۔ ﴿۶۲﴾

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور ان کے دل میں اللہ نے آپس کی محبت ڈالی، ان میں الفت ڈالنے کو زمین کا تمام خزانہ بھی تم خرچ کر ڈالتے تب بھی

مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

ان کے دل آپس میں نہیں جوڑ سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کو آپس میں جوڑ دیا، بے شک وہ تو بڑا ہی زبردست حکمت

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

والا ہے ﴿۶۳﴾ اے نبی آپکو اور آپکے تابع رہنے والے جتنے ایمان دار لوگ ہیں سب کو اللہ اکیلا کافی ہے۔ ﴿۶۴﴾

ف۵۸ لڑائی و صلح میں کسی مخالف سے کوئی قول و قرار ہو گیا ہو پھر آگے اس قوم سے کبھی اندیشہ ہو کہ یہ خلاف کریں گے تو قول و قرار ان کو کھلے طور پر واپس کر دیا جائے تاکہ اہلِ اسلام پر خیانت و دغابازی کا الزام ہی نہ رہے، جنگ میں جس کتاب نے اخلاق کا یہ معیار رکھا ہو وہ زندگی کے عام معاملات میں اپنے ماننے والوں کو کتنا بلند معیاری انسان بناتی ہوگی یہ بات سب کو جان لینا ضروری ہے۔

ع ۱۰ / ۳

ف۵۹ دنیا میں کوئی شخص کبھی کبھی بادشاہ یا حکومت کے ملک سے بھاگ کر بچ نکلتا ہے اور پکڑ میں نہیں آتا، اسی لئے دنیا کے بادشاہ اور حاکم اپنے مخالف کی فوراً دھر پکڑ کرتے ہیں تاکہ ہاتھ سے سرک نہ جائے اور بعد میں حاکم وقت بے بس ہو کر تاکتا رہ جائے اسلئے پوری طاقت اس پر لگتی ہے کہ دشمن فرار نہ ہو سکے، اللہ کا معاملہ اپنے دشمنوں سے ایسا نہیں اس لئے کہ اسے کچھ خوف نہیں کہ کوئی شخص بھی اللہ کا انکاری ہو کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگا ظاہر ہے کہ کوئی بھی کافر کہیں بھی بھاگ نکلے آخر اللہ کی زمین اور آسمان کے باہر تو نہیں بھاگ سکتا اور اگر زمین آسمان سے بھی بھاگ نکلا تب بھی ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جگہ چاہے مقام ہو یا لامقام موجود ہے۔ اسی لئے اللہ اپنے دشمنوں کو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا، بلکہ ڈھیل دیتا ہے تاکہ سنبھل جائیں۔

ف۶۰ اللہ پر دل کا توکل اور ظاہر اسباب میں ہر طرح کا سرانجام، تیر اندازی، ہاتھ کا کسب، لڑائی کے کرتب، ہتھیار سازی میں

ع ۸ / ۴

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا

کی جان نکالنے کو فرشتے آتے ہیں تب مارتے ہیں ان کے چہروں پر اور بیٹھوں پر اور کہتے ہیں کہ

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

اب چکھو تیز جلن کا عذاب ﴿٥٠﴾ تمہارے ہاتھوں نے جو کمائی کر کے آگے بھیجا ہے اسی کا نتیجہ ہے اور یہ کہ اللہ

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔ ﴿٥١﴾ ایسا ہی حال فرعون والوں کے ساتھ اور ان کے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا کہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

ان کے گناہوں کے سبب اللہ نے ان سب کو پکڑ لیا، بے شک جانو کہ اللہ بڑا قوت والا اور اس کی

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

پکڑ بھی بہت سخت ہے ۔ ﴿٥٢﴾ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہرگز اس نعمت کو نہیں بدلتا جو اس نے

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ خود اپنے آپ کو بدل نہ ڈالیں اور بے شک اللہ تو سب کی سننے والا اور سب کی حالت کا

عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا

علم رکھتا ہے ﴿٥٣﴾ جیسے فرعون والے ہلاک ہوئے اور ان کے پہلے کے لوگ جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھوٹا جانا پھر تو ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

نے ان کے گناہوں کے سبب ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔ اور فرعون والوں کو تو پانی میں ڈبو کر مار ڈالا، اور یہ سب کے سب

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

ظالم لوگ تھے ۔ ﴿٥٤﴾ اللہ کے یہاں تمام جانداروں میں بدتر اور شریر لوگ وہ ہیں جو کفر پر اڑے

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

رہتے ہیں اور ایمان کو قبول ہی نہیں رکھتے۔ ﴿٥٥﴾ جن لوگوں نے آپ سے صلح کا قول و قرار کر لیا پھر ہر موقعہ پر

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

اپنے قرار سے مکرتے رہے اور اپنی اس وعدہ خلافی سے نہیں ڈرتے ۔ ﴿٥٦﴾ تو کبھی لڑائی میں ایسے لوگ تمہاری

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

جھپٹ میں آجائیں تو ایسی بری طرح انہیں مار مار کر ان کے پیچھے چھپے ہوئے بھی بھاگ کھڑے ہوں اور یہ عبرت ناک سزا انہیں اچھی طرح یاد رہے ۔ ﴿٥٧﴾

ف۵۱ معلوم ہوا کہ موت کے وقت فرشتوں کا سلوک مرنے والے کیساتھ اس کے اعمال کی نسبت سے ہوگا۔

ف۵۳ یہ آیت ایک اہم اصول بتا رہی ہے کہ اللہ کی کوئی بھی نعمت ہو اسے باقی رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس نعمت کا حق دار اپنے آپ کو ثابت کر کے اس نعمت کے مستحق بنے رہیں اور اس نعمت کو تھام رکھیں نعمت کا صحیح استعمال اور اس پر اللہ کا شکر بھی ادا کرتے رہیں اور کسی طرح بھی اپنی اس حالت (POSITION) کو بدلنے نہ دیں لیکن جیسے ہی کوئی فرد یا قوم اپنی اس حالت کو بدل ڈالے تو پھر اللہ کی طرف سے بھی نعمت کو اس جگہ رکھنے کا فیصلہ بدل دیا جاتا ہے اور یہ نعمت کسی اور کو دی جاتی ہے یا ختم کر دی جاتی ہے، جیسے حکومت، مال، تندرستی، علم و ہنر، امن، خیر، اولاد، وغیرہ وغیرہ۔

إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً

اللہ تک پہنچ کر رہتا ہے۔ (۴۴) اے ایمان والو جب کسی فوج سے مقابلہ پیش آئے تو ثابت قدم رہو۔

فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ

اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۴۵) ف۴۵ اور حکم مانتے رہو اللہ

وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ

کا اور اس کے رسول کا اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ایسا کروگے تو قدم پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی اور صبر سے ڈٹے رہو، اللہ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ

تو صبر سے جمے رہنے والوں کے ساتھ ہے (۴۶) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نکل پڑے تھے اور ان کا مقصد اللہ کی راہ سے روکنا تھا۔ اور اللہ

وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ

نے ان کے سارے کاموں پر گھیرا ڈال دیا۔ (۴۷) اور جب شیطان نے ان کے کرتوت ان کی نگاہ میں

أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

بھلے کرکے دکھلائے اور کہا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور میں تمہارے ساتھ ہوں پھر جب دونوں

جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ

فوجیں آمنے سامنے آکر بھڑ گئیں تب وہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹا بھاگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے

إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ

بری ہوں میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نے نہیں دیکھا۔ میں تو اللہ کا خوف رکھتا ہوں

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ

اور اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ (۴۸) ف۴۸ اس وقت منافق لوگ اور ایسے لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا مسلمانوں کو

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

طعنہ دیکر کہتے تھے کہ ان کے دین نے انھیں فریب میں ڈال کر دلیر کر دیا ہے ایسے دوغلے لوگوں کو کیا معلوم کہ جو بھی اللہ پر توکل کرے

عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ

تو بس پھر جان لیں کہ بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (۴۹) ف۴۹ اور اگر کاش تم دیکھو تو اس منظر کو جب کافروں

ع ۵ / ۱

ف۴۵ معلوم ہوا کہ ایمان والے دل کی استقامت اور ذکر اللہ سے غالب آتے ہیں۔ اسباب ظاہر کا اتنا زیادہ بھروسہ نہیں، جتنا اللہ کو یاد کرتے ہوئے جم کر لڑتے جانا اور سردار کی اطاعت کرنا جیسا کہ آگے کی آیت میں فرمایا۔

ف۴۸ سورہ حشر کی آیت نمبر ۱۶ میں بھی شیطان کی اس حالت کا تذکرہ ہے کہ کسی طرح بھی انسان کو کفر پر وہ لگا دیتا ہے لیکن جب آدمی کفر میں آگے بڑھے تو الگ ہو کر ساتھ چھوڑ دیتا ہے معلوم ہوا کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی ہمت افزائی کیلئے فرشتوں کو بھیجا گیا تھا، ساتھ ہی شیطان کو بھی موقع دیا گیا کہ وہ بھی کافروں کو دل کھول کر اکسا کر دیکھ لے تاکہ کافر اور شیطان دونوں اپنا انجام سگی آنکھوں دنیا میں دیکھ لیں اور آخرت کا ابھی باقی ہے۔

ف۴۹ سخت حالات میں تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود بھی مسلمان بڑی بے جگری سے اپنے سے کئی کئی گنا منکروں سے جم کر لڑتے ہیں ایسی دلیری پر داد دینے کے بجائے دوغلے لوگ مارے حسد و جلن کے کہتے کہ ان کو دین کی محبت اور عظمت نے غرور میں ڈال دیا ہے گویا ان کے نزدیک اہل ایمان کی کامیابی ناممکن تھی لیکن اللہ پر توکل اور ایمان کی قوت سے مسلمان ہر وقت غالب رہتا ہے اس حقیقت کو وہ بھول چکے تھے۔

ع ۶ / ۲

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اس بات کو جان لو کہ مال غنیمت میں تم کو جو کچھ بھی ہاتھ آئے اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ

جو رسول اللہ کو ان کے قرابت والوں کو یتیموں اور مسکینوں کو اور مسافروں کو دیا جائے، اسی

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

پر عمل کرو اگر تم ایمان لاچکے ہو اللہ پر اور اس حکم پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ

نازل فرمایا جب دو جماعتیں مقابلہ میں بھڑ گئیں تھیں اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿٤١﴾ اور وہ وقت

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

بھی یاد رکھنے کے قابل ہے، جب تم میدان کے اِس پار کے ناکے پر پہنچ چکے تھے، اور وہ لوگ

مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

اُس پار کے کنارے پر تھے، اور قافلہ تمہارے نیچے کی طرف اُتر گیا، اور اگر لڑائی کا وقت طے

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ

کر کے ایک دوسرے کے مقابل ہوتے تو ایسے موقعہ پر نہ پہنچ سکتے تھے، لیکن اللہ کو ایک کام کر ڈالنا تھا اور وہ کام

يَّحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ

ہو کر رہا، تاکہ مرجائے جسے مرنا ہو دلیل پر اور زندگی پائے جسے زندہ رہنا ہو دلیل پر اور اللہ بہت ہی سننے والا اور بہت ہی جاننے والا ہے ﴿٤٢﴾ اور

يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

جب نبی کے خواب میں اللہ نے کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا اگر بہت تعداد میں دکھاتا تو مسلمانو تم حوصلہ میں کمی کرجاتے

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور حکم پر عمل کرنے میں آپس میں اختلاف پڑ جاتا، لیکن اللہ نے سلامت رکھا، یقیناً وہ سینہ کے اندر کی باتوں

الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

کو جانتا ہے ﴿٤٣﴾ اور جب مٹھ بھیڑ ہوئی تو اللہ نے دشمنوں کو تمہاری آنکھوں میں کم دکھایا اور مقابلہ کے وقت

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ

ان کی نگاہ میں تم کو کم تعداد دکھایا، تاکہ اللہ کو جو فیصلہ منظور تھا، اسے حکم کی شکل میں جاری فرمادے اور سب کاموں کا انجام

ف ٤١ معلوم ہوا کہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ یعنی ٢٠ فیصد اللہ کا ہے یہ پانچواں حصہ اللہ کے نائب یعنی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیگا، اسکو خمس کہتے ہیں اس پانچویں حصہ میں بھی پانچ حصہ کئے جائیں گے، ایک حصہ میں رسول اللہ کے گھر کا خرچ چلایا جائے، دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان رشتہ داروں کو دیا جائے گا جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور حضور کے قرابتی رشتہ والے ہونیکی وجہ سے اب زکوٰۃ نہیں لے سکتے، تیسرا یتیموں کیلئے، چوتھا محتاجوں اور مساکین کیلئے پانچواں مسافروں کیلئے، یہ سب پورے مال غنیمت کے پانچویں میں پانچ حصے گئے، یہ بیان ہوا مالِ غنیمت کے پانچویں حصہ کا، بقیہ چار حصے یعنی اسّی فیصد لشکر میں تقسیم ہوگا، پیدل والوں سے سواروں کو دُگنا حصہ ملیگا۔ مالِ غنیمت وہ ہے جو مخالفینِ اسلام سے جنگ پر ہاتھ لگے۔

ف ٤٢ بدر کے مقام پر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں پہنچے، قریش کا تجارتی قافلہ سمندر کے کنارے بچتے بچاتے چل رہا تھا اور قریش کا لشکر بڑی بھاری تعداد میں مکّہ سے دوڑے آرہا تھا کہ قافلہ پر مسلمانوں کا ہاتھ پڑ جائے اس کے پہلے قافلہ کی حفاظت کو پہنچ جائے، مسلمان ایسے وقت پہنچے کہ کافروں سے مقابلہ ہوگیا۔ بدر کا علاقہ مدینہ سے اسّی میل کے فاصلہ پر ہے، انسانی تاریخ میں یہ عجیب و غریب جنگ ہے کہ مسلمان ٣١٣ اور کفار بڑی بھاری تعداد میں ہر طرح مسلح پھر بھی الحمد للہ مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّ

کو نہیں جانتے۔ (٣٤) اللہ کے گھر میں ان کی نماز کیا تھی بس سیٹیاں بجانا اور

تَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ

تالیاں بجانا اب چکھو اپنے اس کفر کا عذاب۔ (٣٥) یقین

الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

جانو کہ یہ منکر لوگ اللہ کی راہ سے روکنے میں اپنا مال خرچ کیے جا رہے ہیں وہ کتنا ہی مال لگا دیں

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

آخر میں پچھتائیں گے اور ان کو بڑی حسرت ہوگی پھر مغلوب کر دیئے جائیں گے اور کافروں کو آخر میں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ

جہنم کی طرف گھیر گھار کر جمع کر لیا جائے گا۔ (٣٦) یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

اللہ تو یقیناً ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا اور ناپاک خبیث کو ایک پر ایک دھر کر

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ

ڈھیر بنا کر اکٹھا کر کے جہنم میں جھونک دے گا ایسے لوگ واقعی بڑے نقصان میں پڑ گئے۔ (٣٧) نہیں

لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ

ماننے والوں کو اعلانیہ کہدو کہ اگر اپنی حرکت سے باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا اسے معاف کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ

وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

لوگ پھر وہی حرکت پر اڑے رہے تو اگلوں کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہی ان کے ساتھ ہوگا (٣٨) اور تم لوگ ان سے برابر

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

لڑتے جاؤ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کا کل حصہ اللہ کیلئے ہی قائم ہو جائے پھر اگر یہ لوگ اپنی حرکت سے

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

رک جائیں تو جو کچھ یہ آگے کریں گے اس کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ ہے۔ (٣٩) اگر اب بھی یہ لوگ مقابلہ نہ چھوڑیں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

تو جان لو کہ اللہ تمہارے کام کو بنا دے گا وہی تمہارا اچھا حمایتی ہے اور خوب اچھا مددگار ہے۔ (٤٠)

منزل ٢

ف ٣٤ معلوم ہوا کہ مسجد کے متولی نیک اور پرہیزگار لوگ ہی ہو سکتے ہیں اچکے، مشرک، چور، بدمعاش جھگڑالو، کم ظرف اور جعل ساز لوگوں کو مسجد کا متولی ہرگز نہیں بنانا چاہیئے۔

ف ٣٥ کعبہ کی ادب والی مسجد میں مشرک لوگ سیٹی یعنی بانسری کی طرح کی چیزیں بجاتے، گاتے اور اس پر تالیاں پیٹتے یہ ان کی عبادت تھی آج بھی مشرک سماج کا یہی حال ہے۔ ڈھولک، گانا ناچنا، تھرکنا، قوالی، باجے گاجے پکھراج گھنگرو، گھنٹہ، سارنگی طبلہ ساتھ میں عورت کا ناچ اور وہ بھی طوائف، مخنث، ہیجڑے (نہ مرد نہ عورت) یہ بھی ان کی عقل کا کمال دیکھو کہ ان سب حرکتوں سے ان کے عبادت کے ذوق کو تسکین ہوتی ہے اسکے مقابلے میں مومن اللہ کے سامنے سادگی سے سر جھکا کر بندگی کر کے مطمئن ہو جاتا ہے شرک اور توحید کے اس فرق کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے تب توحید کی نعمت کی آدمی کو قدر ہوگی۔

ع ٤ ٩ ١٨

ف ٣٩ مشرک لوگ اپنا دین کچھ اللہ کے لئے کچھ غیروں کے لئے تقسیم کرتے ہیں ان سے لڑنے کا حکم دیا گیا کہ ہر صورت میں انہیں کچل کر اللہ کے لئے دین تمام کا تمام ہو جائے اس کی پوری کوشش کرنا مسلمانوں کے ذمہ ہے۔

أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰۤأَيُّهَا

لئے آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے نزدیک بڑا اجر ہے۔ ﴿۲۸﴾ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر اللہ کی نافرمانی سے بچ کر چلوگے تو اللہ تمہارے حق میں فیصلہ دے گا اور تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

گناہ معاف فرماکر بخش بھی دے گا اور اللہ بڑا ہی زبردست فضل والا ہے ﴿۲۹﴾ اور

إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ

وہ وقت بھی یاد کرو جب کافروں نے فریب رچا یا کہ دبا ڈال کر تمکو بٹھادیں یا قید کردیں یا قتل کر ڈالیں یا نکالدیں

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَإِذَا تُتْلٰى

انھوں نے اپنے کام کی بڑی ترکیب نکالی، لیکن اللہ نے انکی ساری تدابیر الٹ دی اور سب کے مقابلے میں اللہ کی تدبیر ہی غالب آتی ہے ﴿۳۰﴾ اور جب ان پر ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ

آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ایسی بات ہم بھی کہہ کر بتا سکتے ہیں یہ کیا

إِنْ هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ

ہے صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ﴿۳۱﴾ اور جب انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ یا اللہ

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو آسمان سے ہم پر پتھر برسا ڈال یا ہم پر دکھ دینے

أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ

والا عذاب ڈال دے۔ ﴿۳۲﴾ اللہ ان کو عذاب دینے والا نہ تھا جب تک تم ان میں موجود تھے

فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ

اور جب تک گناہوں کی معافی مانگنے والے لوگ ان میں رہیں گے تو اللہ انہیں عذاب نہیں کریگا ﴿۳۳﴾ جبکہ انھوں

أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

نے مسجد حرام سے یعنی کعبہ کی ادب والی مسجد سے لوگوں کو روکا پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کا عذاب ان پر نہ آوے اور یہ لوگ

وَمَا كَانُوْۤا أَوْلِيَآءَهٗ ؕ إِنْ أَوْلِيَآؤُهٗۤ إِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

اس مسجد کے متولی نہیں ہوسکتے اس مسجد کے متولی تو پرہیزگار لوگ ہی ہوسکتے ہیں لیکن ان کے بہت سے لوگ اس بات

ع ۳ ۹ ۱۴

ف۲۹ مومن اگر ڈر کر چلے اور اللہ کے حکم کا خوب خیال رکھے تو حق و باطل کی لڑائی میں جھگڑے کا فیصلہ مومن کے حق میں ہوگا۔

ف۳۲ جنگ بدر کے موقع پر ابوجہل جب مکّہ سے لشکر لیکر روانہ ہوا تو یہ دعا کرکے چلا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن حق ہے اور ہم نہیں مانتے تو اب تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کر یا کوئی اور عذاب ڈالدے یہ دعا قبول ہوئی اور جنگ بدر میں اللہ کا حکم ہوا تو مٹھی بھر کنکر سے مشرک لشکر ہلاک ہوگیا اور باقی جو بچے سب بھاگ گئے اور کچھ پکڑ لئے گئے کفار و مشرکین کا لشکر چاہے جتنا بھی بڑا ہو اللہ کے آگے حقیر ہے اللہ کو ایسے کھٹمل، پسّو اور مچھر جیسے لشکروں کو مارنے کیلئے بڑے بڑے پتھر آسمان سے برسانے کی ضرورت ہی نہیں تھی ان کو ایک مٹھی کنکر سے ذلیل کرکے ہلاک کر دیا۔

ف۳۳ جب تک حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مکّہ میں تھے مخالفین پر عذاب عام رکا ہوا تھا یہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود کی برکت سے تھا پھر سماج میں مشرک سوسائٹی کی طرف سے ایمان والوں پر ظلم و ستم توڑا جا رہا تھا اسکو برا سمجھتے تھے اور خود کسی کا ہاتھ پکڑ کر ظلم سے روکنے کی طاقت نہ رکھتے تھے لیکن یہ ظلم انہیں ناپسند تھا اس لئے اللہ سے استغفار کیا کرتے حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ گنہگاروں کے لئے دو دو چوبان ہیں مغفرت کی ایک میرا وجود دوسرا توبہ و استغفار۔

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ

مت ہونا جو کہتے رہے کہ ہم نے سن لیا جبکہ انھوں نے ٹھیک سے اللہ کا حکم سنا ہی نہیں۔ (۲۱) ایسے ہی لوگ اللہ کے

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ

نزدیک سب جانداروں میں بد سے بدتر ہیں کہ حق بات سن لینے کا دعویٰ کرنیکے بعد بھی بہرے گونگے اور بےعقل ہی رہے (۲۲) اور

لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اگر اللہ کے علم میں یہ بات ہوتی کہ کچھ بھی خیر و بھلائی کے یہ لوگ طالب ہیں تو انہیں ضرور حق بات سنا دیتا اور اگر سنا دیتا تب بھی الٹے بھاگتے اور کترا کر چلنے

وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

سے یہ لوگ رکنے والے نہیں۔ (۲۳) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے سب حکموں کو قبول رکھو جب بھی کسی کام پر اللہ اور

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

رسول کا تم کو بلاوا ہو تو فوراً حاضری دو۔ اسی میں تمہاری زندگی بن جائیگی اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تو آدمی اور اسکے دل کے

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

ٹھیک بیچ میں ہی موجود ہے اور یہ بات یقینی ہیکہ تم سب اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ (۲۴) اور اس آفت سے بچتے

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

رہنا وہ جب ٹوٹ پڑیگی تو صرف تم میں سے قصور والوں پر ہی نہیں برسے گی اور خوب سمجھ لو کہ اللہ کی پکڑ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

بہت سخت ہے۔ (۲۵) اور یاد رکھو اللہ کے احسان کو جب کہ تم بہت ہی تھوڑی تعداد میں تھے اور بے بس تھے

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

ملک میں تم کو بہت دبا دیا گیا تھا تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمکو نوچ ڈالیں گے تب اللہ نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمکو نواز دیا اور

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

پاک ستھری روزی بھی عطا فرما دی اب تم پر لازم ہے کہ اللہ کا حق مانو یعنی اس کا شکر ادا کرتے رہو۔ (۲۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرنا اور اپنی آپسی امانتوں میں خیانت نہ کرنا اس کا

اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ

وبال تم کو معلوم ہے۔ (۲۷) اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد تمہارے

منزل ۲

آدمیوں کو اندھا دھند قتل کیا ادھر بڑی دلیری اور کھلی آنکھ سے مسلمان بھی بے جگری سے ٹوٹ کر برسے اور کافروں کا ستیاناس ہوا اللہ نے یہ احسان یاد دلایا کہ تم میں سے کوئی بھی اس فتح کو اپنی بہادری نہ سمجھے یہ صرف اللہ کی مدد سے ہوا۔

ف ۲۱،۲۲ اللہ کا حکم سننا فرض ہے اور دھیان سے سننا چاہیئے بے دھیانی اور بے فکری سے سن کر دعویٰ کر دیا کہ ہم نے سن لیا یہ بھی ٹھیک نہیں پھر ایسے لوگ تو جانوروں سے بھی بدترین ہیں کہ دعویٰ سننے کا کرتے ہیں جبکہ بہرے، گونگے ہی رہے اور عقل سے کام نہ لیا تو انسان ہو کر بھی جانوروں سے برا ہے جانور کو اللہ نے عقل نہیں دی انسان کو عقل سے فضیلت دی جو اس فضیلت کو نہ جانے اور اس کی قدر نہ کرے وہ حیوان ہے۔

ف ۲۳ حق بات سن کر بھی جس کا دل نہ پگھلے اور گناہ پر نادم نہ ہو تو ایسے کو فقط سن لینے سے کچھ نفع نہیں آدمی کو چاہیئے کہ حق بات سن کر اپنا سدھار کرنے میں مطلق دیر نہ کرے ضد کرنے سے آدمی کے دل سے حق پرستی نکل جاتی ہے پھر اطاعت میں بہت مشکل پڑتی ہے

ف ۲۵ جماعتی زندگی میں نیک لوگ چاق و چوبند اور چوکنے رہیں بری رسمیں، بدعات اور شرک کو پنپنے نہ دیں فتنہ اٹھتے ہی کچل ڈالیں اگر ایسا نہیں ہوا اور سمجھدار لوگ غفلت میں پڑے رہے تو آفت فقط ظالموں پر ہی آئیگی ایسا نہیں، بلکہ سب اسکی لپیٹ میں آجائیں گے پھر نیک لوگ حالات کو قابو میں لانے کیلئے آویں تب بھی معاملہ سنبھل نہیں سکے گا۔

رَسُولَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ

میں اٹھے گا تو بیشک اللہ کی سخت پکڑ سے اسے واسطہ پڑنا ہے۔ (۱۳) یہ ابھی نقد سزا ہے باقی کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ

آگ کا عذاب تو آگے موجود ہے۔ (۱۴) اے ایمان والو جب تم کافروں کے مقابلہ میں جنگ کے لئے

الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ

بھڑ دو تو پھر ان کو پیٹھ ہرگز نہ دکھانا۔ (۱۵) جنگ کے موقعہ پر لڑائی کے

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ

ہنر کا پینترا بدلنے داؤ گھات کیلئے یا اپنی فوج سے طاقت لاکر حملہ کرنیکے سوا، کسی نے لڑائی چھوڑ کر دشمن کو

بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶﴾

پیٹھ دکھائی تو اس نے اللہ کا غضب کما لیا اور جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا اور یہ پلٹنا بہت ہی برا ہوا۔ (۱۶)

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ

تم نے انکو قتل نہیں کیا لیکن اللہ نے ان کو قتل کر ڈالا اور (اے نبی) آپ نے ریتی نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے یہ کنکر ان پر ڈال

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ

دیئے اور یہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو احسان فرماکر بڑی خوبی سے آزمایا تھا واقعی اللہ تو ہر حال میں خوب

اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۸﴾

سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ (۱۷) یہ واقعہ تو ہو چکا مگر سن رکھو کہ اللہ کافروں کی ہر تدبیر کو ذلیل کر ڈالے گا (۱۸)

إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

اگر فیصلہ چاہتے ہو تو تمہارے مقابلہ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہو چکی اور اگر اب بھی باز آجاؤ تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر پھر ایسی

وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ

حرکت کی تو ہم بھی جواب میں اپنا داؤ چلا کریں گے اور تمہاری جتھہ بندی کتنی ہی زیادہ ہو تمکو نفع نہ دیگی اس لئے

وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ

کہ اللہ تو ایمان والوں کے ساتھ ہے۔ (۱۹) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے

وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُونُوا

مطابق چلو اور حکم سن لینے کے بعد اطاعت سے پھرنا مت۔ (۲۰) اور ان لوگوں کی طرح

منزل ۲

کُنْ سے سارا کام درست فرمادے لیکن ظاہر میں ایک ہزار فرشتوں کی مدد بھیجدی تاکہ ایمان والے نصرت کے اسباب بھی اپنی نظر سے دیکھ لیں۔

ف۱۱ بدر میں مشرکین کا لشکر پانی پر قابض تھا مسلمان سفر کی تھکان اور مخالف فوج کی کثرت سے پریشان تھے۔ پھر جہاں پڑاؤ تھا وہاں ریت بہت تھی اللہ نے پانی برسایا ریت جم گئی دھسن ختم ہوئی غسل کیا وضو کیا طبیعت بہار ہوئی بے چینی گئی اور راحت آئی اور ہلکی ہلکی نیند یعنی غنودگی اونگھ کی طرح آئی اور لشکر اسلام تازہ دم ہو گیا معلوم ہوا کہ غسل اور وضو سے طبیعت میں بشاشت اور راحت پیدا ہوتی ہے۔

ف۱۲ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر وقت اللہ کے دربار میں ارشاد الٰہی کی تکمیل میں مصروف ہوتے ہیں انھیں حکم ہوا کہ جنگ بدر میں زمین پر جا کر جنگ میں حصہ لیں ایک طرف مومنوں کے دل میں ہمت پیدا کریں دوسری طرف کافروں کی گردن اور جسم کا ہر ایک جوڑ توڑ کر لڑائی کا مزہ چکھادیں۔

ف۱۷ بدر کے میدان میں جب جنگ شروع ہوئی اور لڑائی نے خوب زور پکڑا تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے لشکر پر ایک مٹھی ریت کے کنکر پھینک دیئے اللہ نے اپنے حکم سے یہ کنکر کافروں کے لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں جھونک دیئے پھر کیا تھا کہ اندھوں کی طرح ایک دوسرے پر گر پڑے کسی کو کچھ سوجھا نہیں گڑبڑ میں بہتوں نے خود اپنے ہی لشکر کے

ع ۲ ۹ ۱۶

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ

دونوں میں سے بے شوکت جتھا تمہارے قابو میں آئے جبکہ اللہ نے ارادہ فرمایا تھا کہ اپنے کلام سے حق کو حق ثابت کر

بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

دکھائے اور کافروں کی جڑ ہی کاٹ کر رکھ دے گا ۔ ⑦ تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دکھائے

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

چاہے مجرم لوگ کتنا ہی برا ماننتے رہیں ۔ ⑧ جب تم اپنے رب سے فریاد کئے جارہے تھے اور اللہ

لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ

نے تمہاری دعا قبول فرماکر بشارت دی کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے جو سلسلہ وار آئیں گے تمہاری مدد کرنیوالا ہوں ⑨ یہ بشارت تم کو

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

دی کہ تمہارے دلوں کو اطمینان آجائے باقی نصرت اور مدد تمام کی تمام صرف اللہ کی طرف سے ہے

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً

اور یقیناً اللہ غالب حکمت والا ہے ۔ ⑩ جب اللہ نے تم پر اونگھ ڈھانک دی جس کے

مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ

سبب تم کو امن ملا یعنی خوف دور ہو اور آسمان سے پانی بھی برسا دیا تاکہ تم کو پاک صاف کر دے اور شیطان

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

کی گندگی سے تم کو بچالے اور تمہارے دل آپس میں بندھے اور جڑے رہیں اور قدم بھی خوب

بِهِ الْاَقْدَامَ ۝١١ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

جم جائیں ۔ ⑪ جب آپ کے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تو ہر وقت ساتھ ہوں بس تم ایمان والوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

کے دلوں کو جمائے رکھو میں کافروں کے دل میں دہشت ڈال دوں گا بھر تم ان کی گردنیں مارو اور ان کے

فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢

بدن کے ایک ایک جوڑ کو چوٹ لگا کر ان کے جسم کو توڑ پھوڑ کر ڈالو ۔ ⑫

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

اللہ اور اسکے رسول کے خلاف اٹھنے والوں کا یہی انجام ہونا تھا اور ہر کوئی جان لے کہ جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت

ف٧ مکہ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام سے واپس آرہا تھا اسکے ساتھ مال واسباب بہت تھا، مسلمان اس ارادے میں تھے کہ قافلہ کا تعاقب کریں جب یہ خبر مکہ پہنچی تو ابوجہل نے ایک بڑا لشکر تیار کیا اور قافلے کی مدد کو روانہ ہوا قافلہ سمندر کے کنارے چل رہا تھا ابوجہل اپنی فوج لئے مقام بدر پہنچ گیا اب ایک طرف قافلہ جس کے پاس مال واسباب بھرپور تھا دوسری طرف مکہ کے بڑے بڑے مشرک فوجی قوت والے جنرل اور ہتھیار بند فوج ابوجہل کی سرداری میں تیار ہو کر مقابلہ میں آگئی ۔ مسلمان تعداد میں بہت کم تھے چاہتے تھے کہ قافلہ والوں سے مقابلہ ہو تو فتح آسانی سے ملے اور مال غنیمت بھی خوب ہاتھ آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے قافلہ کو بے شان وشوکت کا بتایا اور اصل فوجی قوت بدر میں ابوجہل کے لشکر کی تھی اسے کچل دینا اللہ نے چاہا تب اسی لشکر سے مسلمانوں کو اللہ نے بھڑا دیا اور ستر بڑے بڑے مشرک قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے اسی طرح مکہ سے آئے مشرک کی تمام قوت ٹوٹ گئی اور مشرک سوسائٹی کی شان وشوکت مٹی میں ملادی گئی مسلمان اس جنگ میں اللہ کے حکم سے کامیاب رہے جبکہ اوّل اوّل مسلمان اپنے آپکو اس لشکر کے مقابلہ میں بہت کمزور پاتے تھے ۔

ف٩ آدمی کا دل ظاہر اسباب سے قرار پکڑتا ہے اور دل کو تسلی اور تسکین ہو جاتی ہے ورنہ اللہ کا معاملہ تو ایسا ہے کہ خود اپنے ایک حکم

١
ع ١٠
١٥

منزل ٢

ع ٢٤ / ١٨ / ١٤ الثلثة
السجدة ١

ف ٢٠٦ اپنی بڑائی ہانکنے والے اور گھمنڈی لوگ اللہ کا تقرب نہیں پاسکیں گے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ سجدہ میں بندہ اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے، سجدہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں کیاجاسکتا، اس آیت کو پڑھنے یا سننے پر سجدہ کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں چودہ ١٤ مقامات پر سجدۂ تلاوت حنفی فقہ کے لحاظ سے واجب ہے اور امام شافعی کے یہاں سنّت ہے اور سجدۂ تلاوت کی تعداد ١٥ ہے سورہ حج میں حنفیہ کے نزدیک ایک سجدہ واجب ہے اور شافعی مسلک میں سورہ حج میں دو سجدے مانے گئے ہیں اس لحاظ سے پورے قرآن شریف میں حنفی مسلک سے ١٤ سجدے واجب ہیں اور شافعی مسلک میں ١٥ سجدے سنّت مانے گئے ہیں۔

ف ١ انفال نفل کی جمع ہے نفل ایسی چیز کو کہتے ہیں جو اصل پر زائد ہو، مال غنیمت لڑائی میں فتح کے بعد ہاتھ آتا ہے فتح اصل ہے اور دشمنوں کا مال واسباب ہاتھ آئے وہ مزید نفل ہے اسی لئے ایسے مال کو جو مجاہدین کے ہاتھ جنگ میں لگے اسے انفال فرمایا گیا انگریزی میں اسے
STATE PROPERTY
کہنا معنی کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہوگا۔ اسلامی قانون میں حاکم اور بادشاہ صرف اللہ ہے اور رسول اس کے نائب ہیں اس لئے یہ مال اللہ اور نبی کا ہے باقی تقسیم میں حقداروں کو ہی پہنچے گا اور اس کا فائدہ ہر ایک کو اس جنگ کے تعلق کی نسبت سے ملتا رہیگا۔

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢٠٦﴾
ہوئے صرف اُسی کو سجدہ کرتے ہیں ﴿٢٠٦﴾

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ انفال مدنی ہے اس میں) اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بخشش کرنے والا مہربان ہے (٧٥ آیات اور ١٠ رکوع ہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا
مجاہد لوگ تم سے سوال کرتے ہیں لڑائی میں ہاتھ آئے مال کے بارے میں کہ اسے کسطرح تقسیم کیا جائے تم کہدو کہ یہ مال غنیمت اللہ کیلئے اور
اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ
رسول کیلئے ہے بس اللہ کا لحاظ رکھ کر کام کرتے رہو اور آپس میں معاملات صلح صفائی کیساتھ درست رکھو اور کہنا مانتے رہو اللہ کا اور اسکے رسول
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
کا اگر تم ایمان والے ہو ﴿١﴾ ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ
کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھنے لگتا ہے اور یہ لوگ اللہ پر خوب توکل
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾
رکھتے ہیں۔ ﴿٢﴾ ایسے لوگ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ ان کو رزق دیا ہے اس میں سے ہمارے نام پر خرچ بھی کرتے ہیں ﴿٣﴾
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
یہی لوگ ایمان لانے میں سچے اور حق پر ہیں انکے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے دربار میں اور گناہوں پر ان کی
مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ
مغفرت ہے اور روزی ہے عزت والی۔ ﴿٤﴾ بڑا اہم موقعہ تھا جب ایک حق کام پر تمہارے رب نے تم کو تمہارے گھر سے دور بڑی خوبی
وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ
کیساتھ روانہ فرمایا جبکہ ایمان والوں کی ایک جماعت اسے ناپسند کرتی تھی۔ ﴿٥﴾ وہ تم سے بحث کرنے لگے تھے ایک ٹھیک بات پر
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾
جبکہ اسکا درست ہونا ثابت تھا تب انھوں نے اپنا حال ایسا بنا لیا جیسے کہ وہ آنکھوں دیکھے موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ﴿٦﴾
وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اور جب تم کو اللہ نے وعدے دیکر فرمادیا کہ دو جھتوں میں سے ایک تمہارے ہاتھ ضرور لگے گا اور تم چاہتے تھے کہ ان

لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۱۹۸

اس لئے کہ آواز کو یہ سن نہیں سکتے اور تم دیکھتے ہو کہ گویا تمہاری طرف تاک رہے ہیں جب کہ وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے۔ ۱۹۸

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۱۹۹ وَ اِمَّا

نرمی اور معافی سے کام لو اور نیکی کے کام کا حکم کرو اور جاہلوں سے الجھنے کے بجائے دامن بچا کر نکل جاؤ۔ ۱۹۹ اور اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

جھگڑا لڑانے کے لئے شیطان تم کو اکسانے لگے تو اسکے شر سے بچنے کیلئے اللہ کا سہارا حاصل کرو یقیناً وہی سننے والا اور جاننے

عَلِيْمٌ ۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

والا ہے ۲۰۰ جو پرہیزگار ہیں ان کا حال یہ ہے کہ جب کبھی شیطان کی چھیڑ چھاڑ سے جھگڑا بڑھنے کی نوبت آجائے تو چوکنے ہو کر

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۲۰۱ وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي

اللہ کی یاد میں لگتے ہیں کہ فوراً اصل معاملہ انھیں صاف دکھنے لگتا ہے ۲۰۱ اور ان کی برادری کے لوگ انھیں الجھن میں گھسیٹنے میں

الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۲۰۲ وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا

کوئی کسر باقی نہیں رہنے دیتے۔ ۲۰۲ جب انکے سامنے تم کوئی آیت پیش نہیں کرتے تو فوراً کہتے ہیں کہ کوئی آیت کیوں نہیں بناتے

اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

جواب میں تم کہدو کہ میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو آیات میرے رب نے میری طرف وحی سے بھیجی ہے جو تمام انسانوں کے لئے حق

مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۲۰۳ وَ اِذَا

بات کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لینے کا ذریعہ ہے اور صاف راستہ اور بھرپور رحمت بھی لیکن یہ سب اس قوم کیلئے جو ایمان میں آنے کو تیار ہو ۲۰۳ اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۲۰۴

قرآن پڑھا جائے تو اسے بڑے غور سے سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ۲۰۴

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے رب کو عاجزی سے گڑگڑا کر اپنے جی میں یاد کرتے رہو اور خوف سے چپکے چپکے دھیمی آواز سے

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۲۰۵ اِنَّ

صبح و شام اس کا ذکر کرتے رہو اور کبھی غفلت میں پڑے لوگوں کے ساتھ نہ ہونا۔ ۲۰۵ جو لوگ

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ

تمہارے رب کے قریب ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ گھمنڈ اور بڑائی چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اسکی خوبیاں بیان کرتے

منزل ۲

ف ۲۰۱، ۲۰۲ شیطان کی چھیڑ یہ کہ داعی حق جب اللہ کی طرف بلائے تو عوام میں وسوسے ڈالکر مقابلہ پر دشمنوں کو لا کھڑا کرتا ہے ادھر داعی کو بھی اکساتا ہے کہ حق پر ہوکر خاموش رہنا حق پرستی کی دلیل نہیں بلکہ گناہ ہے اسطرح دونوں کو لڑائی جھگڑے میں پھانس کر حق کی دعوت کا کام روکنے میں شیطان کا فریب چل جاتا ہے اسی لئے ایسے موقعہ پر ذکر اللہ کے سہارے مومن کو اللہ نے مدد کا وعدہ دیا کہ کار رحمان میں کار شیطان کو داخل نہ کرے بلکہ ایسا موقع آنے پر سنبھل جائے جوش میں بہکر اپنے ہاتھوں اپنا کام خراب نہ ہونے دے۔

ف ۲۰۳ اللہ کے نبی کا یہ دستور تھا کہ جتنا اور جب قرآن اترتا اتنا ہی پڑھکر سنا دیتے اور جب کوئی آیت نازل نہ ہوتی خاموشی اختیار فرماتے، مخالف لوگ سچائی کی اس دلیل سے ہدایت پانیکے بجائے الٹا اعتراض کرتے کہ اب کیوں نہیں کوئی آیت بناتے؟ جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا، تھوڑا اُتارا گیا کبھی ایک آیت کبھی چند آیتیں کبھی کوئی چھوٹی یا بڑی سورۃ ایک ہی بار میں بھیج دی جاتی اور کبھی کبھی وحی کا سلسلہ بہت دنوں تک بند بھی رہتا جیسا کہ سورۃ مریم آیت نمبر ۶۴ میں آیا ہے کہ جبرئیلؑ بہت دنوں تک وحی لیکر نہیں آئے۔

ف ۲۰۴ یہ حکم معلوم ہوا کہ جب کوئی قرآن پڑھے تو بہت دھیان لگا کر اور ادب سے خاموش ہوکر سننا چاہیئے اسطرح آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہونے میں کامیاب ہوگا۔

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ
رہیں گے۔ ﴿۱۸۹﴾ پھر جب اللہ نے ان کی دعا قبول رکھی اور انھیں جیتا جاگتا بیٹا عطا کیا تو اسکی دی ہوئی چیز میں دوسروں کو شریک بنانے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ
لگے بس اللہ تو بہت ہی بلند و اعلیٰ ہے ان کے شرک سے ﴿۱۹۰﴾ کیا ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ خود ہی پیدا
يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۚ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
کیے جاتے ہیں۔ ﴿۱۹۱﴾ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور بے چارے خود اپنی بھی مدد نہیں
يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ
کر سکے۔ ﴿۱۹۲﴾ اگر تم ان کو راستہ پر بلاؤ تو ساتھ نہیں آسکتے۔ پھر
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اُن سے دعا کرو یا نہ کرو، بولو یا چپ رہو دونوں برابر ہیں ﴿۱۹۳﴾ اللہ کے سوا جسے بھی تم
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
پکارو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں پھر بھی انکو دعا کر کے پکارو گے تو ہونا یہ چاہیے کہ وہ تمہاری دعا سن کر فریاد کو
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ
پہنچ جائیں اگر تم سچے ہو تو ایسا کر کے دکھلادو ﴿۱۹۴﴾ کیا ان کے پاؤں ہیں جو چل کر آئیں گے یا ہاتھ ہیں کہ کسی کو پکڑ سکیں یا آنکھیں
لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫
ہیں دیکھ سکیں یا کان ہیں کہ سن لیویں آپ کہدو کہ یہ سب کچھ ہے تو پھر تم اپنے شریکوں کو دعا کر کے بلا لو اور مجھے اس
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ
اچانک حملے سے سنبھلنے کی مہلت اور اطلاع بھی مت دینا اور مجھ پر لوٹ پڑو اور تم اور تمہارے شریک مل کر بغیر انتظار کے
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ ﺻﻠﮯ وَهُوَ
مجھ پر دھاوا بول ڈالو۔ ﴿۱۹۵﴾ بیشک میرا ولی تو صرف اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ اصلاح کرنے والوں
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کی حمایت فرماتا ہے۔ ﴿۱۹۶﴾ اور اللہ کے سوا جس کسی کو بھی دعا کر کے پکارتے ہو اُن میں تمہاری مدد کو پہنچنے کی
نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
طاقت نہیں بلکہ خود یہ لوگ اپنی مدد آپ بھی نہیں کر سکتے ﴿۱۹۷﴾ اگر اُن سے دعا کر کے راستہ پوچھو تو بتا نہ سکیں

کوئی نبی بھی عالم الغیب ہونیکا دعویدار ھی نہیں۔ پھر ہم ایسی بات کیوں کہیں جو اللہ اور اُس کے نبی نے نہیں فرمائی۔ (اس آیت کا ہم نے ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ترجمہ کیمطابق نقل کیا ہے) کہ اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہیں پہنچی صرف لفظ بھلائی، بُرائی کی جگہ اصل متن عربی کا خیال رکھکر ہم نے نفع نقصان ترجمہ کیا ہے۔

ف ۱۹۳ غیر اللہ کو دعا کر کے پکارا تو غریب سنتے نہیں یعنی کسی کی پکار کو پہنچ نہیں سکتے اب ان سے دعا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ پھر آدمی صرف اللہ کو ہی کیوں نہ پکارے جو زندگی کے ہر موڑ پر ہر رستہ پر انکی دعا پکار کیلئے سدا سدا کیلئے موجود ہے

ف ۱۹۶ یعنی میرا دوست حامی اور سرپرست اور میرے سب کام بنانیوالا ایک اللہ مجھ کو کافی ہے اور اسی نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے میرا کام اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرنا ہے اور اصلاحی کام میں خدا کی مدد یقینی ہے مجھے کسی اور کو مدد کے لئے پکارنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔

ف ۱۹۷ یعنی جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے تو تم کو کیا نفع ہوگا اُن کو پکارنے سے۔

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

اس بات پر نہیں گیا کہ ان کا آخری وقت قریب آگیا ہو۔ سواب یہ لوگ اس کلام کے بعد پھر کس بات پر مان کر دیں گے (۱۸۵)

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جس کو اللہ نے راستہ سے دور پھینک دیا اسکو ہدایت پر لانا کسی کے بس کی بات نہیں اور ایسے لوگوں کو اس نے انکی شرارتوں میں بہکنے بھٹکنے کو ڈھیل دے کر

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

چھوڑا ہے۔ (۱۸۶) تم سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت کی وہ خاص گھڑی کب آنے والی ہے۔ تم کہدو کہ اس کا علم تو صرف

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

میرے رب کو ہے۔ قیامت کا جلال اور اس کے وقت کو ظاہر کرنا اللہ کے سوا کسی کے بس کی بات نہیں آسمانوں اور زمین میں

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ

بڑا بھاری حادثہ ہوگا۔ اور تم پر یہ اچانک ٹوٹ پڑے گی آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا آپ اس کا

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

وقت تلاش کرنے میں لگے ہو۔ آپ کہدو کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں (۱۸۷) آپ

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ

فرمادو کہ اللہ جو چاہے وہی ہو کر رہتا ہے میں تو اپنے نفع نقصان کا مختار بھی نہیں۔ اگر میں

أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ

غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں سب نفع سمیٹ لیتا اور کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہ پاتی

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي

میں تو ایمان والوں کو ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں۔ (۱۸۸) وہی ہے جس نے تم

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بھی بنادیا تاکہ ان کو تسکین اور راحت ملے پھر جب مرد نے عورت

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

کو اپنے پہلو میں لیا تو اسے ہلکا سا حمل رہ گیا جسے لیکر وہ چلتی پھرتی رہی پھر جب بوجھل ہوئی تو دونوں اپنے رب

أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ

سے دعا کرنے لگے کہ اگر ہم کو بھلا چنگا بچہ عطا کرے گا تو ہم تیرا شکر ادا کرتے

سمجھانے سے سمجھے بھی نہیں۔ گویا پیدا ہوئے جہنم بھرنے ہی کو اور دوزخ کا ایندھن بن کر رہے اور اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت سے کچھ بھی نفع نہ اٹھایا جانور سے بھی گئے گذرے کہ کسی کے ہانکے پکارے کچھ تو اپنی راہ ٹھیک کر لیتا ہے ان سے یہ بھی نہ ہو سکا۔

ف ۱۸۳ دنیا کے بادشاہ اپنے مخالف کو پکڑنے میں جلدی کرتے ہیں کہ کہیں سرک نہ جائے یا میری بادشاہی سے چھپکے سے نکل کر بھاگ نہ جائے اللہ نے اسکے برخلاف اپنے دشمنوں کو ڈھیل دیکر ایسی مخفی تدبیر سے انھیں پکڑا کہ خبر بھی نہ رکھتے تھے کہ اسطرح بھی پکڑے جائیں گے بے خبری میں پکڑا جانے والا سنبھل کر بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی نہیں کر سکتا اور اچانک دھر لیا جاتا ہے

وقف لازم
وقف منزل

ف ۱۸۸ معلوم ہوا کہ جو لوگ نبی کو مختار، عالم الغیب جانتے ہیں وہ جاہل ہی نہیں بلکہ ضدی بھی ہیں۔ عالم الغیب کو تو سب کچھ پہلے سے معلوم ہے، پھر اسے کوئی تکلیف کیوں پہنچے اور ہر طرح مال واسباب کو جمع کر لیگا کہ پاؤں تلے کیا ہے۔ زمین اور سمندروں میں کس جگہ کیا کچھ خزانہ ہے سب کچھ اسے جب معلوم ہو تو ہر وقت زمین اور آسمان کے خزانے اس کے ہاتھ ہوں گے لیکن اللہ کے نبی اور رسول کی زندگی راحت وتکلیف کا مجموعہ ہے تب ہی وہ تمام انسانوں کیلئے نمونہ بنائے گئے ہیں پس جاننا چاہیے کہ عالم الغیب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کے نبی میں سے

عند المتاخرین ۱۲
ع ۸
۲۳ ع ۷ ۱۳

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ يَّهْدِ

مثال ہے ایسے لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ایسا کرکے خود اپنے آپ ہی پر انھوں نے ظلم کیا ﴿١٧٧﴾ جسکو اللہ ہدایت

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾

عطا فرمائے وہی سیدھا راستہ چل پڑا اور جو اللہ کی ہدایت سے محروم ہوا وہ بہت ہی نقصان اٹھانے والوں میں ہوا ﴿١٧٨﴾

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور ہم نے جنّات اور انسانوں کو پیدا کیا ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں گویا دوزخ میں جانے کیلئے ہی ہم نے ان کو پیدا کیا ہو

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

ان کے پاس دل ہیں مگر سمجھنے کا کام نہیں لیتے اور آنکھیں ہوتے ہوئے بھی دیکھ نہیں پاتے اور انکے پاس کان ہوکر بھی سنتے نہیں۔گویا کہ

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ

یہ لوگ جانور ہیں بلکہ راستہ بھول کر بھٹکتے پھرتے ہیں۔جانوروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں ایسے لوگ غفلت میں اپنی زندگی کاٹے

الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا

جارہے ہیں۔ ﴿١٧٩﴾ اور اللہ کے نام سب اچھے اچھے ہیں انہیں ناموں سے اُسے پکارو، اور ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دو۔ جو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾

اُس کے ناموں میں جھگڑا ڈالتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے کرتوت کی سزا مل کر رہے گی۔ ﴿١٨٠﴾

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِيْنَ

اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی موجود ہوتی ہے جو حق کی طرف راہ بتاتی ہے اور اُسی کیمطابق انصاف کی بات کہتے رہتے ہیں ﴿١٨١﴾ اور جن لوگوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ

نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جان بھی نہ پائیں گے ایسی جگہ سے ہم ان کو دھیرے، دھیرے اپنی پکڑ میں لے لیں گے۔ ﴿١٨٢﴾ اور انکو ڈھیل

لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ

دیکر پکڑوں گا بے شک میرا داؤ بہت پکا ہے۔ ﴿١٨٣﴾ کیا دھیان نہیں کیا انھوں نے کہ انکے صاحب کو دیوانگی نہیں بلکہ وہ تو ان کو

مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ

آگے آنے والی مصیبت سے صاف صاف ڈرسانے والے ہیں۔ ﴿١٨٤﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس کا انتظام

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

اور اللہ نے جو چیزیں پیدا کر رکھی ہیں اس کی طرف اِن کی نگاہ اب تک نہیں گئی؟ اور کیا اُن کا دھیان

منزل ٢

لیکن انسانی فطرت انسان کا ضمیر اور اسکی عقل اور تجربہ ہر وقت شرک کا ابطال یعنی جھوٹا ہونا ثابت کرتا ہے اور توحید کا اقرار ہر دل میں سمایا ہوا ہے وقت پڑنے پر دل کا اقرار جو کسی وقت عالم وجود میں آنے سے پہلے آدمی اپنے رب کے حضور کر چکا ہے اسی دنیا میں کھل کر رہتا ہے لاعلاج بیماری طوفان، آگ، سیلاب وبا اور خون خرابے زلزلے اور بجلیاں ان سب موقعوں پر شرک کا بھرم کھل جاتا ہے ایسے وقت میں کوئی بھی غیر اللہ کو اپنی مدد کیلئے نہیں پکارتا بلکہ صرف اللہ کی طرف ہر شخص متوجہ ہو جاتا ہے یہی دین فطرت ہے۔

ف ١٧٥ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسکو اللہ نے اپنی کتاب یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا پھر وہ دوسرے علوم کو قرآن پر ترجیح دے اس نے اللہ کی اس عظیم نعمت کی بڑی ناقدری کی۔

ف ١٧٦ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی آیات اور احکامات اور اس کی حد پر رُکے اور قائم رہے اور کبھی طرح بھی اس دائرے سے نکلنے کی ہمت نہ کرے اسلئے کہ باہر کنارہ پر شیطان گھات میں بیٹھا ہے کہ کوئی اللہ کی دی ہوئی بصیرت اور علم کا حلقہ چھوڑ کر جوں ہی باہر نکلے تو اُسے اُچک لے جائے اسی طرح اس دنیا کی طمع اور لالچ میں اتنا نیچے نہ گرنا چاہیئے کہ کتوں کی خصلت آدمی میں آنے لگے کہ ہر وقت زبان لٹکائے ہر چیز میں منہ لگانے سونگھنے کے سوا کچھ مشغلہ ہی نہ رہے۔

ع ٢٢ / ١٠ / ١٢

ف ١٧٧ یعنی ایسے ستم گر نکلے کہ خود اپنی جان پر بھی انھیں ترس نہ آیا۔

ف ١٧٩ دل سمجھنے کو، آنکھ دیکھنے کو کان صحیح بات سننے کو یہ سب نعمت ملنے کے بعد بھی بے خبر رہے اور کسی کے

أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ ۚ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

گھبرائے کہ اب اِن پر پہاڑ ٹوٹ پڑیگا ۔ ہم نے فرمایا کہ جو کتاب ہم نے تمکو دی ہے اُسے پوری طاقت اور قوت سے تھامے رہو اور جو کچھ اسمیں حکم لکھا ہے اُسے یاد رکھو تا کہ تم

تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

پرہیزگار بن سکو ﴿١٧١﴾ اور جب تیرے پروردگار نے آدم کے بیٹوں کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو نکال کر ان کو خود ان کی جانوں پر

وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ

گواہ بنا کر اقرار لیکر پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں جواب میں وہ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہی دیکر اقرار کرتے ہیں کہ صرف تو ہی ہمارا

أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾

رب ہے لوگو یہ بات تم کو اس لیے یاد دلادی کہ قیامت کے دن اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو اس بات کی خبر نہیں تھی ۔ ﴿١٧٢﴾

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن

یا کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے اگلے باپ دادا ؤں نے کیا اور ہم ان کی اولاد بن کر ان کے بعد آئے تو کیا تو ان

بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ

جھوٹوں کے فعل پر ہم کو ہلاکت میں ڈالے گا ۔ ﴿١٧٣﴾ اسی طرح کھول کر صاف صاف آیتیں

الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ

ہم بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ غلط راستے سے پلٹ آئیں ۔ ﴿١٧٤﴾ اور ان کو اس آدمی کا قصہ بھی سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم دیا

آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾

تھا پھر بھی وہ ان آیتوں سے نکل بھاگا تب تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑ لیا اور یہ شخص بھٹکنے والوں میں جا ملا ۔ ﴿١٧٥﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور اگر ہم چاہتے تو اُسے ان آیات کے ذریعہ بہت اونچا مرتبہ عطا فرماتے لیکن وہ تو زمین کی طرف منہ ڈالنے لگا اور

هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ

اپنی من مانی کرنے لگا پھر تو اس کی حالت کتے کی ہو کر رہ گئی اگر تم کتے پر حملہ کرو تو بھی زبان لٹکائے ہانپے گا

تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

ہانپے گا اور چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے گا یہی مثال ان سب لوگوں پر لاگو ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ

ہیں اس قصہ کے احوال تم بیان کردو تاکہ یہ لوگ کچھ تو دھیان کریں ۔ ﴿١٧٦﴾ کتنی خراب کہاوت اور بڑی بری

آخرت کا گھر بھول گئے اور عوام کی ایک بھیڑ اپنی جہالت سے اُن مذہبی بھردیوں کو نذرانے چڑھاکر مطمئن ہوگئی کہ نجات کا پروانہ جن کے قبضہ میں تھا ہم نے خرید لیا۔ بیچنے خریدنے والے دونوں مغالطے میں رہے اور آخرت کا دروازہ کھلتے ہی سبکو معلوم ہوگیا کہ اصل حقیقت کیا تھی۔

ع ٩ ٢١ ١١

مع ٦ اعتقاد النبی

ف ١٧٠ معلوم ہوا کہ جو لوگ انسانوں کی اصلاح کا کام کرنا چاہیں اُن پر لازم ہے کہ اللہ کی کتاب کو اپنے ایمان، عمل اور دعوت و اصلاح کا مرکزی لنگر بنالیں تاکہ اُن کا جہاز کبھی ڈانوا ڈول نہ ہو اور نماز کو قائم رکھیں یہ دو کام کرنیوالوں کو اجر بھرپور ملیگا

ف ١٧٢ معلوم ہوا کہ ہر انسان سے اس دنیا میں آنے سے پہلے یہ عہد لیا گیا ہے کہ انکا رب صرف اللہ ہے اور دین توحید ہی انسانیت کا دین ہے شرک بعد میں باطل پرست اور جاہل لوگوں نے شیطان کے جھانسے میں آکر ایجاد کیا ورنہ انسانی فطرت توحید پر ہی قائم ہے اسی لئے مصیبت کے وقت بات کھل جاتی ہے کہ کوئی غیر اللہ وقت پڑے کام نہیں آتا اور کٹر سے کٹر مشرک بھی صرف اللہ کو ہی پکارنے لگتا ہے ۔

ف ١٧٣ حشر میں اپنے مشرک باپ دادوں کو جھوٹے اور باطل پرست کہیں گے۔ اور آج دنیا میں اپنے باپ دادوں کے بگڑے طریقے پر چلنا دین سمجھتے ہیں اور اس پر فخر کرکے اتراتے بھی ہیں۔

يفسقون ﴿١٦٥﴾ فلما عتوا عن ما نهوا عنه قلنا لهم كونوا قردة
لگے تھے۔ ﴿١٦٥﴾ جب جب انہیں برُے کام کرنے سے منع کیا گیا اور اس پر بھی نہ مانے تب ہم نے کہدیا کہ ذلیل بندر
خاسئين ﴿١٦٦﴾ وإذ تأذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القيمة
ہوجاؤ۔ ﴿١٦٦﴾ اور جب تیرے رب نے اعلان کردیا کہ ایسے لوگوں پر قیامت کے دن تک کسی نہ کسی کو ضرور مسلط کرتا ہی
من يسومهم سوء العذاب ۖ إن ربك لسريع العقاب ۖ و
ہوں گا جو انہیں سخت سزا دیتا رہے گا۔ تیرے رب کی طرف سے پکڑ بھی بہت ہی تیزی سے آتی ہے اور بے شک وہ بخش
إنه لغفور رحيم ﴿١٦٧﴾ وقطعنهم في الأرض أمما ۚ منهم
دینے والا اور مہربان بھی بڑا ہے ﴿١٦٧﴾ اور ان کے جتھے، جماعت کو کاٹ کر زمین میں ہم نے بکھیر دیا بعض تو انمیں
الصلحون ومنهم دون ذلك وبلونهم بالحسنت والسيات
نیک بھی ہیں اور دوسرے کچھ اچھے نہیں بھلائی، برائی راحت، تکلیف کی آزمائش بھی ہم ان پر ڈالتے
لعلهم يرجعون ﴿١٦٨﴾ فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتب
رہے تاکہ ڈھیلے پڑیں ﴿١٦٨﴾ پھر انکے بعد ایسے ناخلف لوگ آئے جو کتاب کے وارث بن بیٹھے اور اس دنیا کا حقیر اسباب
يأخذون عرض هذا الأدنى ويقولون سيغفر لنا ۚ وإن
بھی لینے لگے اور کہتے ہیں کہ معافی ہم کو ملے گی اور اگر دنیا کا مال اسباب آتا رہے تو بے دھڑک لیتے ہی رہتے ہیں۔ کیا
يأتهم عرض مثله يأخذوه ۚ ألم يؤخذ عليهم ميثاق
ان سے کتاب اللہ میں یہ اقرار نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ پر حق بات کے سوا اور کچھ نہیں بولیں گے جب کہ اللہ کی کتاب
الكتب أن لا يقولوا على الله إلا الحق ودرسوا ما فيه ۗ و
میں جو کچھ لکھا تھا وہ ان کے سبق میں آچکا تھا۔ اور اُسے انھوں نے پڑھ بھی لیا تھا اور سن لو کہ آخرت کا
الدار الأخرة خير للذين يتقون ۗ أفلا تعقلون ﴿١٦٩﴾ والذين
گھر انہیں لوگوں کے لئے اچھا ہوگا جو اللہ کی نافرمانی سے دور رہتے ہیں کیا اب بھی انکو عقل نہ آئے گی ﴿١٦٩﴾ اور جو لوگ اللہ
يمسكون بالكتب وأقاموا الصلوة ۗ إنا لا نضيع أجر
کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں ایسے اصلاح پسند لوگوں کا اجر ہم کبھی ضائع
المصلحين ﴿١٧٠﴾ وإذ نتقنا الجبل فوقهم كأنه ظلة وظنوا
نہ کریں گے۔ ﴿١٧٠﴾ اور جب ہم نے ان پر (یعنی موسیٰ کی قوم پر) پہاڑ ادھر لٹکا دیا جیسے کہ وہ چھتری کی طرح سائبان ہو اور یہ

ف ۱۶۷ گنہ گار کو چاہیے کہ منع کرنے پر سنبھل جائے اور نادم ہو بار بار کی تنبیہہ کے بعد بھی آدمی ضد نہ چھوڑے تو ایسے لوگوں پر قیامت تک پھٹکار ہے کہ کوئی نہ کوئی اُن کو مار مار کر کبھی دنگے فساد، اور کبھی ترک وطن اور کبھی قتل عام سے تختۂ مشق بناتا ہی رہے گا چین کی سانس نہ لے سکیں گے۔ پھر اپنے دکھ درد کی تدبیر کرتے رہیں گے تو وہ بھی الٹی پڑیگی کہ اصل مرض تو خدا کی نافرمانی سے بچنا تھا اور علاج ہزاروں قسم کے ڈھونڈھے لیکن نجات نہ مل سکی۔

ف ۱۶۹ اللہ کے نبی دنیا کے انسانوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے انکے ساتھ آسمانی کتابیں حسب ضرورت اللہ نے نازل فرمائیں بعد میں زمانہ دراز ہونے پر بگڑے ہوئے لوگ مذہبی گدّی نشینی قائم کرکے بیٹھ گئے اللہ، نبی، دین، آخرت، نجات کے بارے میں دوکانداری شروع کی بڑے بڑے عہدے اور منصب قائم ہوئے۔ عام لوگ بیچارے نادان ہونیکے سبب اور دنیا کے بکھیڑوں میں پھنس کر کتاب اللہ سے انجان ہونیکی وجہ سے کچھ سمجھ نہ پاتے حق بات کیلیے مذہبی دوکاندار لوگوں نے انکو خوب ٹھگنا، لوٹنا شروع کیا۔ اللہ اور نبی، اولیاء اور مصلحین کے نام سے بہت سی من گھڑت اور جعلی کہانیاں اور رسومات کا الجھا ہوا مذہب جس کا کوئی سرا نہیں ملتا تھا خدائی مذہب کے نام پر چل پڑا۔ اس آیت میں ایسے ہی لوگوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ کتاب اللہ، اسکی تعلیم سب معلوم ہوتے کے بعد بھی دنیا کے مال و اسباب کے حاصل کرنے میں

السَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

تو کچھ بگاڑ نہ سکے لیکن خود اپنے آپ کا بہت ہی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

نقصان کر بیٹھے (۱۶۰) اور جب انکو یہ حکم دیا گیا کہ تم اس بستی میں جا کر رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

اور یہ کہتے ہوئے جانا کہ گناہوں سے توبہ ہے، توبہ ہے اور شہر کے دروازہ میں داخل ہونے پر ہمکو سجدہ ضرور کرنا تب ہم تمہاری

لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

غلطیاں معاف کر دیں گے اور جو لوگ نیکی پر قائم رہیں گے ہم انکو اور بھی زیادہ دیں گے (۱۶۱) سو ان ظالموں نے جو ان سے کہا گیا تھا

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

اس کی جگہ دوسرا لفظ بدل ڈالا تب تو ہم نے ان کے ظلم کے سبب آسمان سے ان

بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ

پر عذاب بھیج دیا (۱۶۲) اے نبی آپ ان سے اس بستی کا حال تو پوچھئے جو دریا کے کنارے کنارے آباد تھی جب یہ

الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

لوگ سنیچر کے بارے میں ہمارا دیا ہوا حکم توڑنے لگے تب سنیچر کے دن ان کے پاس پانی کے اوپر مچھلیاں آنے لگیں اور جب سنیچر کا

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ڔ كَذٰلِكَ ڔ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا

دن نہ ہوتا تو مچھلیاں دکھائی نہ پڑتی تھیں یہ آزمائش اور بلا ہم نے ان پر اسلئے ڈالی کہ یہ لوگ ہمارا حکم توڑنے کا حوصلہ

يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ

جتانے لگے۔ (۱۶۳) اور جب انہیں کی ایک جماعت یہ بولی کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنکو اللہ ہلاک و برباد کرنیوالا ہے یا

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے تو گناہ سے منع کرنیوالے جواب میں بولے کہ اسلئے ہم انکو منع کرتے ہیں کہ اپنے رب کے دربار میں ہم عذر بیان کر کے بری ہو سکیں گے اور پھر یہ

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

لوگ گناہ کرنا چھوڑ دیں۔ (۱۶۴) پھر جب یہ لوگ بھول گئے اس نصیحت کو جو انہیں یاد دلائی جاتی رہی تب ہم نے نجات صرف ان لوگوں کو دی جو برے

عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ ۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

کاموں سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو انکے کرتوت کے سبب سخت عذاب میں دھر دبوچا کہ ہمارا حکم توڑنے کی ہمت بتانے

ع ۲۰ ۵ ۱۰ — وقف لازم — مع — عند المتاخرین — النصف

ف ۱۶۴ ایک جماعت کھلے طور پر اللہ کا حکم توڑنے لگی یعنی سنیچر کو مچھلی کا شکار منع تھا اس میں حیلہ نکالا اور مچھلی پکڑنے لگی، دوسری جماعت منع کرنے لگی کہ یہ حرکت نہ کرو۔ تیسری جماعت بولی تم کیوں ان کو وعظ و نصیحت کرتے ہو جو خود ہی اپنے گناہوں کے سبب مر کھپ جائیں گے یا عذاب میں پڑیں گے منع کرنیوالے بولے کہ ہم نے انھیں سمجھا دیا اس سبب سے ایک تو یہ ہم کو اللہ کے حضور پکڑ نہ ہو کہ برائی کرنے والوں کو منع کیوں نہیں کیا۔ دوسرا یہ کہ ہو سکتا ہے منع کرنے پر کچھ لوگ تو اللہ کے حکم توڑنے سے رک ہی جائیں گے جب عذاب آیا تو صرف منع کرنیوالے بچ گئے۔ معلوم ہوا کہ اہل ایمان کو اپنی آنکھ کے سامنے کوئی گناہ کرے تو منع کرنا چاہیئے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے۔ "بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو" جب اچھے لوگ بھی گناہ سے منع نہیں کرتے اور خاموشی اختیار کرتے ہیں تو عذاب آنے پر یہ بھی گنہگاروں کے ساتھ مرکھپ جاتے ہیں بچا صرف انہیں کو ہے جو برائی سے منع کرتے ہیں۔

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

کرتے ہیں اور برُے کام سے منع کرتے ہیں اور سب پاک ستھری چیزیں ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

گندی چیزیں اُن پر حرام کرتے ہیں اور ان کے بوجھ اتار دیتے ہیں، اور ان کے گلے میں پڑے ہوئے پھندے

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

بھی توڑ دیتے ہیں بس جو لوگ بھی اس نبی پر ایمان لائیں گے اور ان کی حمایت کریں گے اور ان کا ساتھ دیں گے

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور اس نور کی اتباع کریں گے جو اس نبی پر اتارا گیا ہے بس یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ ﴿۱۵۷﴾

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ

اعلان کردو کہ اے انسانو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جسکی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا

ہر جگہ ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے بس لوگو تم ایمان لاؤ اللہ پر

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اور اس کے ایسے رسول پر جسے اللہ کے سوا کسی نے پڑھایا نہیں اللہ پر اور اس کے کلاموں پر ایمان کی تعلیم دیتا

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓي اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

ہے بس اُس کی اتباع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۵۸﴾ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں بھی ایک جماعت ایسی ہے جو

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَ

حق کا راستہ بتاتی ہے اور اسی کے مطابق انصاف کرتی ہے ﴿۱۵۹﴾ اور یہ لوگ بارہ باپ، دادا وٗں کی اولاد کے قبیلے بن گئے ہم نے انکو بڑی

اَوْحَيْنَآ اِلٰي مُوْسٰٓي اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

بڑی جماعت میں بانٹ دیا اور موسیٰؑ کی طرف ہم نے وحی بھیجی جب انکی قوم نے ان سے پانی طلب کیا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارد تو

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

اس سے پانی کے بارہ جھرنے پھوٹ کر بہنے لگے ہر قبیلہ نے اپنے پانی کا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بدلی کا سایہ بھی

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

کر دیا اور ان پر "من اور سلوٰی" اتارا جو ستھری چیزیں ہم تم کو دے رہے ہیں کھاؤ یہ لوگ ہمارا

منزل ۲

تاکہ تمام انسان سکھ، چین کی زندگی گذار سکیں اور اللہ کی عطا کی ہوئی سہولتوں سے محروم نہ رہیں کسی نے عورت اپنے اوپر حرام کی، کسی نے لباس حرام کر کے ننگا ہو گیا کسی نے غسل چھوڑ کر گندگی کو دین سمجھ لیا، تو کوئی گھر بار چھوڑ کر جنگل میں جا رہا، کسی نے نفس کشی اور ریاضت میں جسم کو گلا دیا،

19
ع
2
9

اللہ کے نبی نے یہ سب غلط باتیں مٹا کر انسانی دنیا پہ کتنا بڑا احسان فرمایا کہ حلال چیزیں کھاؤ، پیو اور مالک کی نافرمانی سے بچو تو مرنے کے بعد بھی جنت میں مزے ہی مزے لے لو۔

ف ۱۵۸ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام انسانو کے لئے ہے اور یہ کلام قرآن مجید اور اسکے پہلے جو کلام بھی اللہ نے اتارے ہیں ان سب پر ایمان کی دعوت دی گئی اگلے کلام اب محفوظ نہیں رہے لیکن اگلے کلاموں کا نچوڑ اور خلاصہ اللہ نے قرآن شریف میں نازل فرما دیا ہے اس لئے اب صرف قرآن مجید کو پکڑ لینے سے اللہ کا ہر فرمان ہاتھ آ گیا اور اس آخری نبی کا اتباع کر لینے سے سب نبیوں کا اتباع حاصل ہو گیا بس کامل مسلمانی اسکو حاصل ہو گی جو قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے، ہمارے زمانے کے علماء کرام کتاب و سنت پر ایمان اور عمل کرنے کے الفاظ کا استعمال بھی اس معنی میں کرتے ہیں۔

بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا

رہے تو تمہارا رب اس کے بعد بھی مغفرت کرنے اور مہربانی فرمانے کے لئے تیار ہے ﴿۱۵۳﴾ اور جب

سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو تختیوں کو اٹھا لیا ان کی لکھاوٹ میں ہدایت اور رحمت تھی

هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ﴿۱۵۴﴾ اور موسیٰ نے ہمارے دیئے

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

ہوئے وقت پر اپنے ساتھ لانے کے لئے ستر آدمی چن لئے بس جب ان کو سخت بھونچال نے آپکڑا تو موسیٰ عرض کرنے لگے کہ اے

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

میرے رب اگر تو چاہتا تو اس موقع کے پہلے ان کو اور مجھے ہلاک کر سکتا تھا اے میرے رب کیا ہم میں کے کچھ بے وقوف لوگوں کی

السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

حرکت کے سبب تو ہم کو ہلاک کر ڈالے گا؟ یہ تو تیری طرف سے بڑی آزمائش ہوگئی اس امتحان میں اب جسے تو چاہے ہلاک

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

کر ڈالے اور جسے تو چاہے گا وہی راہ پر چل سکے گا تو ہی ہمارا ولی ہے پس مغفرت فرمادے ہماری، اور ہم پر رحم فرما تو سب سے بڑھ کر معاف

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

کرنے والا ہے ﴿۱۵۵﴾ موسیٰ نے دعا کی اے اللہ اس دنیا میں بھی ہمارے لئے نیکیاں لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم کو بھلائی سے

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

نوازدے ہم نے تیری طرف چلنے کیلئے راہ پکڑلی ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا عذاب میں جس پر چاہوں ڈال کر رہتا ہوں اور میری

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

رحمت نے ہر ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے، میں اپنی رحمت کو ان لوگوں کے نصیب میں لکھ کر رہونگا جو میری نافرمانی سے دور

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

رہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور میری آیات پر ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ ایسے ہی لوگ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو امی

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

ف۱۵۷ نبی ہیں کہ اللہ کے سوا کسی نے انکو پڑھایا نہیں جنکو لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے یہاں تورات اور انجیل میں، وہ انکو نیکی کا حکم

ف ۱۵۰ یعنی بنی اسرائیل بچھڑا پرستی میں ایسے لگے کہ منع کرنے پر بھی مجھے دبا دیا اور قتل بھی کر ڈالتے پھر تم آئے تو مجھے ہمت بندھی لیکن تم بھی مجھ پر ناراض ہوگئے تو یہ دشمن قوم میرا مذاق اڑائے گی کہ دونوں طرف سے میں بُری طرح ناکام رہا۔

ف ۱۵۷ اللہ کے آخری نبی نے کسی مخلوق سے علم حاصل نہیں کیا تھا اس لئے انھیں بے پڑھا یعنی امی کہا گیا امی کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ام القریٰ یعنی مکہ میں پیدا ہوئے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ ماں کے پیٹ سے ہی عالم پیدا ہوئے اور لوگوں کے لئے بے پڑھا لکھا ہونا نقص ہے لیکن نبی کے لئے معجزہ ہے کہ بن پڑھے وہ سب باتیں بتاتے ہیں جو بڑے سے بڑے عالم بھی نہیں جان سکتے علم کا سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے جب اللہ نے اپنے نبی کو خود ہی تعلیم دی اور پڑھا دیا تو پھر کسی مخلوق سے بظاہر میں علم حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ امی اس لئے بھی فرمایا سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ہم تمہیں پڑھائیں گے پھر تم نہیں بھولوگے اللہ کے اس نبی نے قرآن لاکر سب اہل کتاب کی بدعات، خرافات اور رسومات اور پاؤں کی تمام بیڑیاں توڑ دیں گلے میں پڑے طوق کھول دیئے اور حلال و حرام کی بنیاد پاک اور ناپاک پر رکھی،

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

کے بچے کا جسم بنایا اس میں سے ایک آواز نکال لی ان کو اتنا بھی نہ سوجھا کہ وہ تو ان سے بات بھی نہ کر سکتا

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا

تھا اور نہ ہی ان کو ہدایت کر سکتا تھا لیکن پھر بھی اس پر فدا ہو گئے اور بڑے ظالم ثابت ہوئے ﴿١٤٨﴾ اور جب یہ

سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ

بچھڑا ان کے ہاتھوں سے چھینا گیا اور انھیں دکھائی پڑا کہ وہ گمراہ ہو گئے تو نادم ہو کر پچھتائے

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

اور کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہماری مغفرت نہ فرمائے تو ہم بہت ہی نقصان میں رہے ﴿١٤٩﴾ اور جب موسیٰ اپنی

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

قوم کی طرف آئے تو بہت ہی غضب اور غصہ کا اظہار کیا اور افسوس کر کے فرمایا کہ میرے پیچھے تم نے بڑی نامعقول

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

حرکت کی کیا اپنے رب کا حکم آنے کے پہلے جلد بازی سے من مانی کر ڈالی اور تختیاں ایک طرف ڈال کر اپنے بھائی

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا۔ ہارون بولے اے میری ماں کے بیٹے! قوم نے مجھے کمزور جانا اور

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

سمجھ رکھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں۔ اب دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع ملے ایسا سلوک مجھ سے نہ کیجئے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

ظالم قوم کیساتھ مجھے شامل نہ کیجئے ﴿١٥٠﴾ موسیٰ بولے اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرمادے اور اپنی رحمت

رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

میں ہم کو داخل فرما لو بڑا اور بہت ہی بڑا رحم کرنے والا ہے ﴿١٥١﴾ جو لوگ گائے کا بچہ پوجنے میں لگے تھے ان پر بڑا

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ

غضب ٹوٹے گا ان کے رب کی طرف سے اور دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل ہوں گے جھوٹے بہتان باندھ کر ایسی حرکت کرنے

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ﴿١٥٢﴾ اور جو لوگ گناہ کے چکر میں پھنس گئے پھر توبہ کر لی اور اس کے بعد ایمان پر قائم

ربر کی نلکیاں لگا کر انہیں رقت آمیز آواز نکالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بے وقوف عوام ایسی باتوں پر خوب مرتے ہیں (منفعت وزمیل) اللہ نے اتنا بڑا آسمان ادھر لٹکا دیا اور کروڑوں تارے ادھر لٹکے چلتے ہیں اس پر انھیں کچھ بھی تعجب اور ہیبت نہیں ہوتی لیکن بہت ہی ہلکے قسم کی ایک آواز جو ایک بے جان جسم سے نکلی ان کیلئے عقیدہ توحید میں بگاڑ کا سبب بن گئی۔

ف ١٤٩ حضرت موسیٰؑ کوہِ طور سے توریت کی تختیاں لیکر تشریف لائے اور قوم کو اس حال میں دیکھا کہ سونے چاندی کی دھات کا ایک بے جان جسم گائے کے بچے کی شکل کا بنا کر قوم کے نادان لوگ اس میں سے ایک آواز نکلنے پر بچھڑے پر ایسے فدا ہوئے کہ ڈھولک، منجیرا اور ناچ، گانا بھی شروع کر دیا اور بچھڑے کو سجدہ بھی کیا اور طواف بھی کرنے لگے حضرت ہارونؑ نے منع کیا مگر مانے نہیں اب حضرت موسیٰ نے قوم کے ہاتھ سے بچھڑا چھین کر ضبط کیا اور جلا کر پگھلا کر ٹکیہ بنا کر سمندر میں پھینک دیا تب بنی اسرائیل کے بدعتی اور مشرک عوام کی عقل کچھ ٹھکانے آئی کہ واقعی یہ بڑی حماقت اور جہالت کی بات ہو گئی۔ اب لگے معافی مانگنے یہ بھی غنیمت ہوا ہمارے زمانے کے لوگ ہوتے تو ضد اور ہٹ دھرمی اختیار کرتے بچھڑے کے جلانے کو ٹنے پیٹنے اور سمندر میں پھینک دینے کے بعد شاید اسکی نقلی قبر یا چلّہ بنا کر اپنی بدعت کی دوکان پھر چلا لو کر لیتے توبہ توبہ کیسی ذہنیت ہے شرک کرنے والوں کی۔

ع ١٨ / ٨

وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا کہ اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
اور میں سب سے پہلے ایمان لایا۔ (۱۴۳) رب نے فرمایا کہ موسیٰ میں نے تم کو لوگوں تک اپنا پیغام اور کلام
النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
پہنچانے کے لئے پسند فرمالیا ہے بس اب میں تم کو جو کچھ عطا کرتا ہوں اسے قبول رکھو اور شکر گزار
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً
بنے رہنا۔ (۱۴۴) اور ہم نے تختیوں پر ہر بات کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے تو اب پوری طاقت اور
وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
قوت سے پکڑے رہو اور اپنی قوم کو یہ حکم دینا کہ اس کی سب باتوں پر اچھی طرح عمل کرکے نیکیاں حاصل کریں۔ میں تم کو ان لوگوں
بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ
کا ٹھکانہ بھی بتادوں گا جو میرا حکم نہیں مانتے۔ (۱۴۵) تو میں بھی دور پھینک دوں گا اپنی آیات
الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
سے ان لوگوں کو جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی ہانکتے ہیں ان کا حال تو اب یہ ہے اگر یہ لوگ ساری نشانیاں
اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ
دیکھ لیں تب بھی اُن پر یقین نہ کریں گے اور بھلائی کی راہ دیکھیں تو اُسے اپنی راہ نہیں بنائیں گے
سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ
اور اگر برائی اور بغاوت کا راستہ ان کو ملے تو فوراً اس پر چل پڑیں گے۔ یہ اس لئے ہوا کہ انھوں نے ہماری
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ
آیات کو جھٹلایا اور ان سے بے خبر اور غافل رہے۔ (۱۴۶) اور جن لوگوں نے بھی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ
ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کی ملاقات کے انکاری ہوئے اُن کے سب اعمال برباد ہوئے ان کے کرتوت
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
کا بدلہ ان کو مل کر رہے گا۔ (۱۴۷) اور موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد اُن کی قوم نے اپنے زیوروں سے گائے

خدا کی صورت ہو مگر ہو فرور تو ہیں بھی اچھل گئے۔ توبہ، توبہ

ف ۱۴۰ بنی اسرائیل توحید کی نعمت پا کر دنیا جہان میں فضیلت پائے اور مشرک قوم کا شرک دیکھ کر پھر بدنیت ہوئے تو اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ اب بھی جو کوئی توحید کی نعمت کی ناقدری کر کے شرک کا خریدار بنے تو عذابِ الٰہی سے بچ نہیں سکتا۔

ف ۱۴۱ فرعونی حکومت نے بیٹوں کا قتل کر کے بنی اسرائیل قوم کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی اور ان کی لڑکیوں کو قتل نہیں کیا تاکہ فرعونی قوم کی خدمت گاری کیلئے کنیزوں اور خادماؤں کی کمی نہ رہے اس طرح ایک طرف اجتماعی قوت کو خوب کچل دیا جائے اور دوسری طرف قوم کی بیٹیوں کو گھر کی نوکرانیاں بنا کر پوری قوم کو بے عزت بنا دیا جائے کسی داعی قوم کو اس سے بڑھ کر ذلت کی سزا اور کیا ہو سکتی ہے اور یہ سزا بنی اسرائیل کو ان کے مشرکانہ عقائد کے سبب دی گئی۔

ف ۱۴۸ زیوروں کے ڈھیر بنا کر پگھلایا اور اس کا جسم بنا لیا پھر جیسے مٹی کے کھلونے اور بانسری یا سیٹیوں میں آواز نکلتی ہے ایسی کاریگری سے ترکیب نکال لی یہ ایک چمتکار کیا ہوا پوری قوم گائے کے بچے کو معبود بنا کر سجدہ کرنے لگی۔ جیسے ہمارے زمانے میں بعض مجاور قبروں کے اندر خفیہ جگہ بنا کر وہاں سے آوازیں نکالتے ہیں، یا کہیں بتوں کی آنکھوں تک

ع ۱۷ ۶ ۷

لْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

گے ان کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جو بتوں کے سامنے دھیان لگا کر بیٹھے تھے ۔ تب انھیں دیکھکر بولنے لگے کہ اے

مُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ

وسیٰؑ ان کے بہت سے معبود ہیں تو ہم کو بھی ایک ایسا معبود بنادے ۔ موسیٰ نے انھیں ڈانٹ کر کہا کہ تم کیسی قوم ہو کہ اب بھی جہالت

تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

کی باتیں کرتے ہو (۱۳۸) یقیناً یہ لوگ ایک ایسے بُرے کام میں لگے ہیں کہ سب کے سب اکھٹے برباد ہو کر رہیں گے اور جو عمل یہ کر رہے ہیں وہ نرا جھوٹ ہے (۱۳۹)

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

وسیٰؑ نے یہ بھی کہا کہ کیا اللہ کے سوا تمکو اور کوئی معبود تلاش کر دوں ۔ جبکہ اللہ نے دنیا جہان پر تم کو فضیلت عطا کی ہے (۱۴۰)

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ

ور کیا وہ وقت بھول گئے جب ہم نے فرعون والوں سے تم کو چھٹکارا دلایا جب کہ وہ لوگ تم کو بُری سے بُری اور

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ

ردناک سزا دیتے رہتے تھے یہاں تک کہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور یقیناً تمہارے

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰي ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

ب کی طرف سے یہ بڑی بھیانک بلا تھی ۔ (۱۴۱) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کے وعدے پر طلب فرمایا ۔ اور دس ملا کر اسکی تکمیل کر دی

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰي لِاَخِيْهِ

کہ اُن کے رب کی میقات کی مدت چالیس راتوں کی پوری ہو جائے ۔ اور موسیٰؑ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو بول کر چلے تھے کہ

رُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

رے پیچھے میری قوم میں میرا نائب بن کر کام سنبھالے رکھنا اور اصلاح قائم رکھنا اور فسادیوں کے کہنے پر مت چلنا ۔ (۱۴۲)

لَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰي لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

ر جب موسیٰ ہمارے بتلائے وقت پر آ گئے اور انکے رب نے ان سے کلام فرمایا تو موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے رب مجھ کو دکھادے کہ

لَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

ں تجھ کو دیکھ لوں رب نے فرمایا کہ تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ اگر وہ میری تجلّی سے اپنی جگہ برقرار رہا

كَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

پھر تو دیکھ سکے گا جب موسیٰؑ کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلّی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے

اور مصریوں کے کپڑوں میں اور جسموں میں چپک گئیں مینڈک اتنے بڑھے کہ ہر برتن میں مینڈک، ہر ٹوپی، لباس، کپڑے میں مینڈک کہ لبس کھانا پینا حرام ہوا، خون کا عذاب اسطرح آیا کہ فرعونی جب پانی کو ہاتھ لگاتے وہ خون بن جاتا حتیٰ کہ دریائے نیل فرعونی لوگوں کے لیے خون، خون ہو گیا تب بھی فرعون اور اسکی قوم نے ضد میں آکر ان تمام معجزات کو جادو بتا کر اپنی قوم کو ایمان میں آنے سے روکے رکھا۔

ف ۱۳۵ اس میں عبرت ہے ان لوگوں کو جو گناہ پر عذاب آپڑے تو خوب توبہ کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اب یہ حرکت نہیں کریں گے لیکن جب اللہ ایک مقرر مدت تک عذاب ہٹا دیتا ہے تو اپنے وعدے بھول بھال کر پھر جرم کرنے لگ جاتے ہیں ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ عذاب تو عارضی طور پر اور مقرر مدت کیلئے ہی ہٹایا گیا تھا اور جیسے ہی وہ مدت پوری ہو گئی کہ عذاب پھر آگیا ایسا ہونے پر مجرم لوگوں کی بڑی فضیحت ہوتی ہے۔

۱۶ ع ۱۲ ۶

ف ۱۳۸ بنی اسرائیل دریا پار ہو کر جزیرہ نمائے سینا میں قدم رکھتے ہی ایک ایسی قوم کو دیکھتے ہیں کہ بتوں کے سامنے آسن لگائے مجاور بنکر بیٹھے ہیں تو موسیٰؑ سے کہا کہ یہ بہت سارے بُت لیکر بیٹھے ہیں ہمکو بھی ایک بنا دیں تا کہ توحید بھی بنی رہے اور شرک کا مزہ بھی ملتا رہے۔ جاہل آدمی بغیر صورت پوجے عبادت میں تسکین نہیں پاتا ان کو حضرت موسیٰؑ کی تعلیم و تربیت کے بعد بھی شوق ہوا کہ عبادت کے وقت چاہے ایک ہی

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

جادو چلا کر کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لاؤ تب بھی ہم کسی طرح تم پر ایمان ہی نہیں لائیں گے ﴿۱۳۲﴾

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

تب ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دل اور کیڑے دیمک اور مینڈک اور خون یہ سب بڑی صاف صاف

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

نشانیاں تھیں پھر بھی انھوں نے اپنی بڑائی اور سیکڑی نہیں چھوڑی اور یہ قوم مجرم ہی بنی رہی ﴿۱۳۳﴾

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب جب ایسے عذاب ان پر آتے تو کہتے کہ اے موسیٰ اپنے رب سے دعا کر دو جیسا کہ اس نے تمکو وعدہ

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

دے رکھا ہے اگر تو نے یہ عذاب ہم سے ہٹا لیا تو بے شک ہم تیری بات مان لیں گے اور بنی اسرائیل

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

کو بھی تیرے ساتھ رخصت کر دیں گے۔ ﴿۱۳۴﴾ ایک مدت کے لیے، جہاں تک انھیں پہنچنا تھا عذاب کو جب

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

بھی ہم نے ہٹا دیا تو وہ لوگ اپنا وعدہ توڑ ڈالتے ﴿۱۳۵﴾ پھر تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور دریا میں ان کو

فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

غرق کر دیا۔ اس لیے کہ یہ لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ہماری آیات دیکھ کر بھی ان کی غفلت دور نہیں ہوئی ﴿۱۳۶﴾

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

اور ہم نے ایک ایسی قوم کو جو کچل کر کمزور کر دی گئی تھی۔ اس زمین میں پورب اور پچھم کا وارث بنا دیا۔

وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

جس میں ہم نے برکت رکھی تھی تیرے رب کا وعدہ بڑی حسن و خوبی کے ساتھ بنی اسرائیل کے صبر کے سبب

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

ان کے حق میں پورا ہو کر رہا اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو ان کے منصوبے اور ان کی بلند اور خوب

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اونچی عمارتوں سمیت تباہ و برباد کر ڈالا۔ ﴿۱۳۷﴾ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتار دیا

کی توحید ثابت ہو گئی اور شرک ذلیل ہوا جادوگر سجدہ میں پڑے تب درباری افسروں نے فرعون کو چاپلوسی سے کہا کہ اگر موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کو چھوڑ دیا گیا تو تم اور تمہاری تصویر اور بت کی پوجا کوئی بھی آ نہ کریگا اور بات بگڑ جائیگی۔

ف ۱۲۸ یعنی زمین میں چند روز کسی کا دبدبہ رہے تو وہ عارضی وارث ہے وہ بھی اللہ کے دیئے سے بنا ہے جب چاہے گا اللہ ملک چھین لیگا لیکن غلط کاروں کا انجام اچھا نہیں ہوگا اسکے مقابلہ میں پرہیزگاروں کا انجام خیر و خوبی کے ساتھ ہوگا تب معلوم ہوگا کہ چند روزہ زندگی اللہ کی مدد کا سہارا لیکر صبر سے جوں توں کاٹ دی اسی میں بھلا ہوگا۔

ف ۱۳۱ قحط اور بدحالی کے علاج میں طرح طرح کی کوششیں آج بھی لوگ خوب کرتے ہیں جب کامیابی ہو گئی تو اسے اپنی تدبیر اور محنت، عقل اور ہنر کا کرشمہ بتاتے ہیں لیکن جب نتیجہ الٹا نکلے تو نیک بخت لوگوں کے سر تھوپ دیتے ہیں کہ ملک میں ان لوگوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے نہیں جانتے کہ اللہ کا حکم آنے پر انکی بدبختی نے نتیجہ دکھانا شروع کیا۔

ف ۱۳۳ حضرت موسیٰ اور فرعون کا چالیس برس مقابلہ رہا جب کسیطرح بھی یہ جابر بادشاہ نہیں مانا تو اللہ نے ایسا طوفان جسمیں تیز آندھی اور اولوں کی بارش تھی فرعون کے ملک پر بھیجدی، ٹڈی دل نے مصر کی کھیتی، باڑی اور باغبانی کو تباہ کر دیا قمّل یعنی گھن یا دیمک اور باریک باریک جوئیں یہ بھی خوب بڑھ گئیں۔

ترجمہ

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ

برائی دیکھی جو ہمکو ایسی دھمکی دیتا ہے اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور ہمکو مسلمانی کی موت عطا فرما۔ (۱۲۶) فرعون کی قوم کے سردار بولے کیا تم

قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ

موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑ دے رہے ہو تاکہ ملک میں ان کا فساد چلتا رہے اور تجھ کو اور تیرے بتوں کو یہ لوگ

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ

ٹھکرا دیں۔ فرعون بولا ہم قتل کریں گے ان کے بیٹوں کو اور جیتی چھوڑیں گے ان کی لڑکیوں کو اور ہمکو ان پر ہر طرح

وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَ

کی طاقت اور زور حاصل ہے۔ (۱۲۷) حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَ

زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں جس کو چاہے زمین کا وارث بنا دے اور اچھا انجام تو صرف

الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوۡۤا اُوۡذِيۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِيَنَا وَمِنۡۢ

پرہیزگاروں کا ہو گا۔ (۱۲۸) لوگوں نے کہا کہ موسیٰ آپ کے آنے کے پہلے بھی ہم بہت ستائے گئے اور آپ کے

بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ

آنے کے بعد بھی ہمیں دکھ اٹھانے پڑتے ہیں موسیٰ نے کہا کہ اب بہت جلد، تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر ڈالے گا

وَيَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدۡ

اور ملک میں تمکو خلافت عطا کرے گا۔ پھر تمکو بھی آزما کر دیکھے گا کہ تم کیا کچھ عمل کرتے ہو (۱۲۹) اور تب ہم نے

اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ

پکڑنا شروع کیا فرعون والوں کو سالہا قحط میں اور باغات کے پھلوں میں بھی اُن کو نقصان میں ڈال دیا تاکہ اُن کا ہوش

يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ

ٹھکانے آئے (۱۳۰) جب کبھی اُن پر خوشحالی آتی تو کہتے کہ ہمارے لئے ایسا ہونا ہی چاہیئے اور جب

تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمۡ

بدحالی پیش آجاتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کی نحوست بتلاتے جب کہ خدا کے یہاں سے یہ آگاہی تھی کہ نحوست

عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا

نے اب تمہارا پیچھا پکڑ لیا ہے لیکن ان کی بڑی تعداد بے خبر تھی۔ (۱۳۱) اور یہ بھی کہنے لگے کہ موسیٰ تم اپنا

ف ۱۲۳، ۱۲۴ کھلے میدان میں لاکھوں لوگوں کی موجودگی میں خود لے کے لائے ہوئے جادوگروں کی ہار کی ذلت اور مزید یہ کہ خود یہ جادوگر جو گھڑی بھر پہلے کافر تھے اور اب اولیاء اللہ اور اصحاب رسول ہو گئے یہ دیکھ کر فرعون لال پیلا ہو گیا اور اپنا سیاسی ہتھیار استعمال کیا کہ یہ جادوگر خود موسیٰ کے شاگرد ہیں اور موسیٰ نے بڑی تدبیر سے لاٹھی کا سانپ بنا کر پہلے ہمکو مرعوب کیا اور مقابلہ پر آمادہ کیا تاکہ ہم ملک بھر سے اُس کے شاگردوں کو جمع کر کے مقابلہ پر لائیں اور ایسا ہونے پر شاگرد اُستاد سے ہار مان کر ہمکو بیوقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے لیکن ہم بھی اُن کا ہاتھ پیر کاٹ کر پھانسی پر چڑھا کر انکی تمام تدبیر کا نتیجہ سامنے لا کر بتاتے ہیں یہ سیاسی ہتھیار تھا جو فرعون نے عوام اور اپنے درباریوں کے سامنے خود اپنا بھانڈا پھوٹ جانے کے بعد استعمال کیا تاکہ کچھ نہ کچھ اسکی بات بن جائے۔

ف ۱۲۶ کہاں تو جادوگر فرعون سے اپنا انعام طے کر رہے تھے کہ غالب آنے پر کیا کچھ ملے گا اور کہاں ایمان لا کر فرعون کے منہ پر تھوک کر کہدیا کہ ہم نے ایمان قبول کر لیا اب تجھے جو کچھ کرنا ہے کر ڈال۔

ف ۱۲۷ فرعون نے اپنی تصاویر اور بت بنا کر جگہ جگہ لگا دیئے تھے تاکہ لوگ اُنکے پوجتے رہیں میدان میں حضرت موسیٰ اور جادوگروں کے مقابلہ میں اللہ

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ

پھر بولے کہ اگر ہم موسیٰ کے مقابلہ میں غالب آجائیں تو ہم کو کیا کچھ انعام دیا جائے گا؟ ﴿١١٣﴾ فرعون بولا ہاں کیوں

وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

نہیں اور تمکو تو ہم اپنے دربار میں قریب بیٹھنے کا موقعہ دیں گے۔ ﴿١١٤﴾ جادوگر بولے کہ اے موسیٰ پہلے تم ڈالو

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

یا پھر ہم ڈالتے ہیں۔ ﴿١١٥﴾ موسیٰؑ بولے تم ہی ڈالو بس جب جادوگروں نے اپنا کرتب ڈالا تو لوگوں کی نظر

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

بندی کردی اور انکو خوب ڈرا کر دہشت میں ڈالدیا اور جادو کا ایک بڑا بھاری کرتب دکھایا۔ ﴿١١٦﴾ اور ہم نے موسیٰؑ کے طرف وحی بھیجی کہ

مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ ۚ فَوَقَعَ

اب تم اپنی لاٹھی ڈالدو بس کیا تھا وہ لاٹھی ایک بڑا اجگر بن گئی اور وہ سب کچھ جو جھوٹ موٹ جادوگری کا بنا بنایا کھیل تھا یہ اجگر ان سبکو نگل گیا۔ ﴿١١٧﴾ بس پھر تو حق

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

ظاہر ہوگیا اور جادوگروں اور فرعون کے لوگوں کا سارا کام جھوٹا ثابت ہوگیا۔ ﴿١١٨﴾ تب وہیں مقابلہ کے بعد سب دب کر رہ گئے اور ذلیل ہو کر میدان سے

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۖ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ ۙ

واپس ہوئے۔ ﴿١١٩﴾ اور جادوگر سجدے میں ڈال دیئے گئے۔ ﴿١٢٠﴾ جادوگر بول اٹھے کہ ہم ربّ العلمین پر ایمان لائے ﴿١٢١﴾

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے اس پر ایمان کا ہم اعلان کرتے ہیں ﴿١٢٢﴾ فرعون چیخ اٹھا کہ تم اس پر میری اجازت لینے کے پہلے کیوں ایمان لائے

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

یہ تو تمہاری بڑی چالاکی معلوم ہوتی ہے کہ تم نے سازش تیار کی ہے تاکہ یہاں کے باشندوں کو نکال دو تو ابھی تم

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

کو اس سازش کا نتیجہ معلوم ہو کر رہے گا ﴿١٢٣﴾ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

پاؤں کٹوا دوں گا پھر اس کے بعد تم سب کو اکٹھا سولی پر لٹکا دوں گا ﴿١٢٤﴾ جادوگر جواب میں بولے کہ ہمکو اپنے رب کے

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ

دربار میں لوٹ کر تو جانا ہی ہے ﴿١٢٥﴾ جب اپنے رب کی نشانیاں ہمارے پاس آگئیں تو ہم نے ایمان قبول کر لیا اس کے سوا تو نے ہم میں کیا عیب اور

منزل ٢

ف ١١٣ یہاں جادوگروں کی اصل حقیقت ثابت ہوگی کہ اپنے کرتب کا بدلہ پہلے ہی مانگ لیا آج بھی دنیا میں جادوگر لوگ روزی روٹی میں بہت تنگ اور سماج میں بہت ہی ذلیل اور نکمے بن کر ہاتھ پھیلانے کی زندگی گذارتے ہیں

ف ١١٤ فرعون حضرت موسیٰؑ سے خوب گھبرایا ہوا تھا کہ کس طرح ان کا مقابلہ کر کے انہیں ہرا دیا جائے اسی لیے جادوگروں کو وزیر بنانے کو تیار ہوگیا ورنہ کسی بادشاہ کا دماغ خراب ہو تبھی وہ یہ حرکت کریگا کہ جادوگروں جیسے ہلکٹ اور گرے پڑے لوگوں کو ملکی معاملات میں فنہر بنانے کو تیار ہو۔

ف ١١٧ معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی صرف ایک بڑا سانپ بن کر ہی مقابلہ میں نہیں آئی بلکہ پورے میدان میں جادوگروں کی تمام لاٹھیاں اور رسیاں نگل کر اس سانپ نے یہ ثابت کیا کہ جادو کے مقابلہ میں یہ ایک معجزہ ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ دکھایا

ف ١٢٠ جادوگر اپنے فن کے ماہر تھے جب معجزہ دیکھا ضد چھوڑ دی اور حق کو پہچان گئے حق کی کامیابی پر حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ نے اللہ کو سجدہ کیا تو جادوگر بھی اُنکے ساتھ بے اختیار خدا کے حضور سجدہ میں گر گئے معلوم ہوا کہ جادوگروں پر ایک حال طاری ہوا تھا کہ وہ یکایک اس معجزہ والے مقابلہ میں ہار جانے پر اللہ کے آگے جھک گئے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کامیابی پر اللہ کو سجدہ کرنا اللہ کے مقبول بندوں کی سنت ہے۔

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

ے سچ پاکر مان لیتے تب اللہ نے بھی ایسے کافروں کے دلوں پر بند لگا دیئے ﴿١٠١﴾ اور ہم نے اُن کی

اَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

کثریت کو قول وقرار کا پابند نہیں پایا بلکہ اُن میں بدکار لوگوں کی تعداد زیادہ تھی ۔ ﴿١٠٢﴾ پھر انکے

عَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

د ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا ان لوگوں نے بھی ہماری آیات کے

هَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

بلہ میں ظلم کا رویہ اختیار کیا تو دیکھ لو کہ ایسے فسادیوں کا انجام کیسا کچھ ہوا ﴿١٠٣﴾ اور موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کر دیا کہ

نِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى

ے فرعون میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں ۔ ﴿١٠٤﴾ حق بات پر جم کر قائم ہوں کہ اللہ کے بارے میں

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

ف حق بات ہی کہوں گا یقیناً میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلا نشان لے کر آیا ہوں بس اب میرے ساتھ بنی

نِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ

سرائیل کو بھیج دو ۔ ﴿١٠٥﴾ فرعون بولا کہ اگر کوئی نشان لائے ہو تو اس کو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ ج صلے

یش کرو اگر تم سچے ہو ۔ ﴿١٠٦﴾ تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا یعنی لاٹھی کو ڈال دیا پھر وہ ایک صاف دکھائی دینے والا بڑا موٹا اجگر بن گیا ﴿١٠٧﴾

نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

ی نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو دیکھنے والوں نے کھلی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھ لیا کہ بہت چمکدار اور خوب روشن تھا ﴿١٠٨﴾ تب فرعونی قوم کے چودھری بکنے لگے کہ

رْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

سیٰؑ بڑا جادو جاننے والا آدمی ہے ﴿١٠٩﴾ اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر

ضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي

ے تو اب تم کیا صلاح مشورہ کرتے ہو کر لو ۔ ﴿١١٠﴾ سب نے طے کر کے کہا کہ فرعون تم اس کو اور اس کے بھائی کو مقابلہ کے لئے

مَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ

دیر روک لو اور تمام شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دو ﴿١١١﴾ تا کہ تمہارے پاس ہر طرح کے ماہر جادوگر سب کے سب جمع کر کے لائے جائیں ﴿١١٢﴾ اور بہت جادوگر فرعون کے پاس آ گئے

منزل ٢

ف ١٠٥ بنی اسرائیل اہل توحید تھے اور اپنے گناہوں کے سبب اب ایک ظالم جابر مشرک بادشاہ کی عمل داری میں آباد تھے اس لئے حضرت موسیٰؑ نے توحید کی دعوت فرعون اور اسکے سرداروں کو دینے کے بعد پہلا کام یہ کرنا چاہا کہ مشرکوں سے الگ تھلگ اہل ایمان کا ایک علاقہ بسائیں تاکہ آزادی کے ساتھ ایک اللہ کی بندگی کر سکیں اور کبھی مشرک کا زور نہ چل سکے اسی لئے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دو تاکہ ہم اپنے رہنے سہنے کا انتظام الگ تھلگ خود ہی کر لیں ۔

ف ١٠٧ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی کبھی تیز دوڑنے والا پتلا سانپ بھی بن جاتی تھی جیسا کہ قرآن میں سورۃ قصص آیت نمبر ٣١ میں كَاَنَّهَا جَآنٌّ فرمایا گیا کہ بہت تیز طرار سانپ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ بہت بڑا زبردست موٹا اژدھا یعنی بہت موٹا اجگر بن جاتی جو آدمی کو پورا کا پورا نگل جائے مصر میں سانپ کو مقدس سمجھا جاتا تھا جیسے ہمارے

ع ١٣ ٩ ٣

ہندوستان میں ناگ دیوتا مانے جاتے ہیں یہاں پر سانپ کی باقاعدہ پوجا ناگ پنچمی کے دن ہوتی ہے مشرک سوسائٹی کے زوال کی انتہائی ذلت اور گراوٹ ہے۔ کہ موذی جانوروں کو بھی پوجے بغیر نہ چھوڑا جائے پھر جاہلیت کا مصر ہو یا ہندوستان اس شرک میں سب جاہل برابر ہوئے ۔

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

تو وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں بھی ڈالا تاکہ ڈھیلے پڑ کر عاجز

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا

ہو جائیں۔ ﴿۹۴﴾ پھر ہم نے بدحالی کی جگہ خوشحالی میں انکو آزمایا یہاں تک کہ وہ خوب آگے بڑھکر بے فکر ہو گئے اور کہنے

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

لگے بدحالی، خوشحالی تو ہمارے باپ دادوں کو بھی آتی رہی تب ہم نے انکو اچانک پکڑ لیا کہ وہ ایسی بھیانک پکڑ کا گمان

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

بھی نہ رکھتے تھے۔ ﴿۹۵﴾ اور اگر بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور بچ کر چلتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین سے

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا

برکت کے دروازے کھول دیتے لیکن وہ تو حق کو جھٹلانے پر تل گئے، تب ہم نے اُن کے کرتوت کے سبب

يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

اُن کو پکڑ لیا۔ ﴿۹۶﴾ کیا بستیوں کے رہنے والے نڈر ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آ پڑے جبکہ وہ سو رہے

نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ

ہوں ف ﴿۹۷﴾ آبادیوں کے رہنے والے کیا اس بات سے بھی بے فکر ہیں کہ ہمارا عذاب اُن پر دن کی کھلی روشنی میں آجائے اور وہ

يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ

کھیل میں مصروف ہوں ﴿۹۸﴾ کیا یہ لوگ اللہ کے اچانک وار سے بے خوف ہیں، تو بس جو لوگ اللہ کے داؤ گھات سے بے فکر رہتے ہیں وہ خراب

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ

ہو کر رہیں گے۔ ف ﴿۹۹﴾ زمین میں پہلے بسنے والے لوگوں کے مر کھپ جانیکے بعد اب جو اس دھرتی کے وارث بنے ہیں

اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کیا ان کو سمجھائی نہیں دیا کہ ہم اگر چاہیں تو ان کو ابھی ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیں اور ان کے دلوں پر

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

بند لگا دیں کہ یہ تو بات کو سنتے ہی نہیں ﴿۱۰۰﴾ یہ وہ بستیاں ہیں جن کے انجام کے قصے ہم تم پر بیان کر رہے ہیں یقیناً ان کے

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا

پاس ان کے پیغمبر کھلے نشان لیکر آئے تھے پھر بھی وہاں کے باشندوں سے یہ نہ ہو سکا کہ جس کو پہلے ایک بار جھٹلا دیا بعد میں

ف ۹۷، ۹۸ شہری یا دیہاتی ہر آبادی کو ہر وقت خطرہ بنا ہوا ہے کہ اللہ کا عذاب اُن پر کبھی بھی ٹوٹ سکتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ نڈر اور بے فکر کبھی نہ رہے بلکہ ہر وقت اللہ کی نافرمانی سے بچتا رہے تاکہ امن میں آجائے۔

ف ۹۹ بندہ کو چاہیئے کہ یہاں کی پکڑ میں ہلکا جھٹکا بھی پائے تو سنبھل جائے قدرت اگر گناہ میں ڈھیل دیوے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی نے زہر کھا لیا اگر اگل دیا تو بچ گیا اور اگر زہر راس آگیا یا پچ گیا تو کام تمام ہوا، اس لئے ڈھیل پر نڈر نہ ہو بلکہ فوراً توبہ کر لے

ع ۱۲ ۶ ۲

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ
شعیب کی قوم کے بڑے سردار بولے اے شعیب! ہم تجھ کو اور تیرے ساتھ جو لوگ ایمان لائے ہیں
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ
سب کو اپنی بستیوں سے نکال باہر کریں گے یا پھر تم ہمارے دین میں واپس لوٹ آؤ، شعیب نے کہا کہ کیا ہم کو
أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي
تمہارا طریقہ ناپسند ہو تب بھی؟ (۸۸) شعیب نے یہ بھی کہا کہ اللہ نے ہم کو تمہارے مذہب سے نجات دی
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ
پھر بھی اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس پلٹ آویں تو ہم نے گویا اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا سن رکھو ہم سے اب یہ کبھی
فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
نہیں ہوگا کہ تمہارے دین میں واپس پلٹ آئیں ہاں اللہ چاہے تو اور بات ہے ہمارے رب کا علم ہر ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لئے
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ
ہوئے ہے ۸۹ اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کر کے یہ اعلان کیا ہے اے ہمارے رب ہم اور ہماری قوم کے بیچ حق کی بنیاد پر فیصلہ فرمادے
أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ
اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانیوالا ہے۔ (۸۹) شعیب کی قوم کے کافر سرداروں نے اعلان کر دیا کہ لوگو اگر تم
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
شعیب کی اتباع کرو گے تو نقصان میں رہو گے۔ (۹۰) بس پھر تو ان کو سخت زلزلے نے
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ
دھر دبوچ لیا اور صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے (۹۱) جن لوگوں نے شعیب کی بات نہ مانی وہ اجڑ گئے، اور
لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۛ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخٰسِرِينَ ﴿٩٢﴾
ان کا یہ حال بنا کہ جیسے وہاں یہ لوگ کبھی رہے بسے ہی نہ تھے اور جنھوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔ (۹۲)
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ
ان کا یہ بھیانک انجام دیکھ کر شعیب منہ پھیر کر بولے اے میری قوم میں تو اپنے رب کے پیغام تم تک پہنچا چکا اور تمہارا بھلا چاہا
لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
ب ایسی انکاری قوم پر افسوس کرنے سے بھی کیا حاصل۔ (۹۳) اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں نبی بھیجا

الجزء التاسع ۹

ف۸۸ مشرکین ہمیشہ اہل حق پر زبردستی اپنا طریقہ لادنے کے لئے دھمکیوں سے کام لیتے ہیں جب کہ توحید کے داعی کبھی کسی پر جبر اور زور سے اپنا دین نہیں لادتے بلکہ صحیح راستہ کی طرف دعوت دیتے رہتے ہیں۔

ف۸۹ اللہ پر بھروسہ کر کے آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ کبھی تمہارے مذہب وملّت میں اب ہماری واپسی ممکن نہیں لیکن کل کیا ہونے والا ہے یہ صرف اللہ کو معلوم ہے وہ جو چاہے وہی ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن اپنے گھمنڈ اور بڑائی سے کوئی دعویٰ نہیں کرتا صرف اللہ پر بھروسہ اور توکل سے بات کہتا ہے۔

۱۲ عند المتقدمین ۱۲ ع

ع ۱۱/۵

قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ‌ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ

جواب تھا کہ یہ لوگ بڑی پاکبازی بگھارتے ہیں ان کو اپنی بستیوں سے

يَّتَطَهَّرُوۡنَ ۝۸۲ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۝۸۳

نکال دو۔ (۸۲) پس ہم نے لوطؑ کو نجات دی اور اسکے گھروالوں کو مگر اسکی بیوی کو نہیں اس لئے کہ وہ تو عذاب میں تباہ ہونے والوں کیسا تھ تھی (۸۳)

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝۸۴ ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

پھر ہم نے ان پر برسادی ایک برسات تو نگاہ کرو کہ مجرم لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔ (۸۴)

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا‌ ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو ہم نے بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم صرف ایک

مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ‌ فَاَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ

اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی دوسرا تمہارا معبود نہیں ہو سکتا تمہارے پاس اس کے کھلے نشانات آچکے

وَالۡمِيۡزَانَ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ

ہیں سو تم ناپ، تول پورا، پورا کیا کرو اور لوگوں کا انکی چیزوں میں نقصان مت کرو اور ملک میں

بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ ۝۸۵ وَ

اصلاح ہو جانے پر فساد کا جرم مت کرو اگر تم ایمان لے آؤ تو اسی میں تمہاری خیریت ہے (۸۵)

لَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ

اور سڑکوں پر ایمان والوں کو دھمکیاں دینے کی غرض سے مت بیٹھو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو

اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا

اور جو ایمان لاتا ہے اس کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہو؟ اور بھولو مت کہ تم بہت تھوڑے سے تھے پھر اللہ

فَكَثَّرَكُمۡ‌ وَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝۸۶ وَاِنۡ كَانَ

نے تمہاری تعداد بڑھادی اور دیکھو کہ فساد مچانے والوں کا انجام کیا ہوا؟ (۸۶) اور جس پیغام کو دیکر

طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا

مجھے بھیجا گیا ہے اگرچہ اس پر تم میں کی ایک جماعت تو ایمان لاچکی ہے اور باقی دوسری جماعت ایمان نہیں لارہی ہے

فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ بَيۡنَنَا‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ۝۸۷

تو صبر کرو جب تک اللہ ہمارے بیچ فیصلہ فرمادے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ (۸۷)

۸۴ حضرت لوطؑ کی قوم کا پورا علاقہ عذاب میں الٹ دیا گیا اور اوپر سے آتش باری نے انھیں بھون ڈالا اس بدنصیب قوم کے انجام پر سورۃ هود آیت نمبر ۷۷ سے ۸۳ پر مزید عبرت کے لئے نگاہ ڈالیے۔

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا

اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، اللہ کے یہ انعام و احسان خوب یاد رکھو اور

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

زمین میں فساد مچانا چھوڑ دو۔ (٧٤) صالح علیہ السلام کی قوم کے گھمنڈی چودھری لوگ اپنی

قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ

برادری کے ایمان لانے والے کمزور لوگوں سے کہنے لگے کیا تم کو معلوم ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا

اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

رسول ہے؟ جواب میں یہ غریب لوگ بول پڑے کہ صالح کو جو پیغام دیکر بھیجا گیا ہے ہم تو اس پر پکا ایمان رکھتے ہیں (٧٥)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾

تب یہ بڑائی ہانکنے والے سردار بولے کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے انکاری ہیں (٧٦)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

پس انھوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم کو نہ مانا اور بولے اے صالح اگر تو رسول ہے

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

تو اب لے آوہ عذاب جس کی تو ہم کو دھمکی دیا کرتا ہے۔ (٧٧) بس ان کو زلزلے نے آپکڑا اور صبح

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

کو اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے۔ (٧٨) تب صالحؑ ان سے منہ موڑ کر چل دئے اور بولے

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

„افسوس“ اے میری قوم میں نے تو اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچایا اور تمہارا بھلا چاہا لیکن تم نے تمہارا بھلا چاہنے

النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

والوں کو بھی پسند نہیں کیا۔ (٧٩) اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے جہان والوں میں

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کسی قوم نے ایسی بے شرمی نہیں کی۔ (٨٠) کیسے بے حیا بن چکے ہو کہ عورتوں کو چھوڑ کر تم مردوں سے

مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ

خواہش پوری کرتے جاتے ہو بلکہ تم لوگ اب حد سے باہر نکل چکے ہو۔ (٨١) تو ان کی قوم کا ایک ہی

ف٧٤ قوم عاد بڑے بڑے محل، عمارتیں اور پہاڑوں کو تراش کر مکان بنانے میں مشہور تھی معلوم ہوا کہ کسی فن میں کمال حاصل کر لینا اور صناعی کاریگری میں ماہر ہونا بھی اللہ کی نعمت ہے بندہ کو لازم ہے کہ ہر خوبی اور کمال کا سبب اپنے رب کی نعمت کو جانے، اپنی بڑائی کا دعویٰ ہرگز نہ کرے۔

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا

احسانات خوب یاد رکھو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۶۹) جواب میں وہ بولے

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ

کہ کیا تو ہمارے پاس اسلئے آیا ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی بندگی کریں اور وہ سب چھوڑ چھاڑ دیں جن کو ہمارے باپ، دادے پوجتے رہے

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

بس اب تو جس عذاب کی ہم کو دھمکی دیتا ہے اُسے لا کر ہی دکھا دے اگر سچا ہے (۷۰) ہود نے فرمایا کہ تمہارے رب

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ

کی طرف سے اب تو تم پر بلا اور غضب ٹوٹ کر رہیں گے، کیوں جھگڑتے ہو مجھ سے ایسے بناوٹی ناموں پر جو تم نے اور تمہارے

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ

باپ دادوں نے گھڑ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کوئی دلیل نہیں اتاری بس اب انتظار کرو

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ (۷۱) پھر ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

اور ان کے ساتھیوں کو نجات بخشی اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُن کی جڑ ہی کاٹ دی کہ یہ لوگ ایمان لانے کو تیار

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِلٰي ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

نہیں تھے۔ (۷۲) اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے برادران قوم صرف اللہ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ

عبادت کرو اس کے سوا کوئی غیر تمہارا معبود ہرگز نہیں ہے اب تو تمہارے پاس کھلی ہوئی دلیل تمہارے رب کی طرف سے آچکی ہے

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے بس اسکو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے کبھی بُرے ارادے سے اسکو ستانے

بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ

کے لئے ہاتھ نہ ڈالنا ورنہ تمکو دردناک عذاب آپکڑے گا۔ (۷۳) اور یاد رکھو اللہ کی نعمت کو جب کہ تم کو قوم عاد کی ہلاکت

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

کے بعد جانشین بنایا اور تم کو اچھی زمین میں ٹھکانہ دیا کہ اس کی سہولت سے محل بنا لیتے ہو،

ف۷۱ مشرک سماج کا یہ پُرانا مزاج رہا ہے کہ بہت سے جعلی اور بناوٹی ناموں سے کہیں بُت کہیں استھان کہیں قبریں بناکر ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں، مشرکوں کو اصلی چڑ خالص توحید سے ہے، یہ لوگ خدا کے انکاری نہیں ہوتے ملحد بھی نہیں ہوتے صرف مشرک ہوتے ہیں، نام خدا کا جتنی بار بھی لیں گے تنہا نہیں بلکہ دوسروں کو ساتھ ملائیں گے مُنہ بولے شریک اور بے ثبوت مددگاروں کی ایک خیالی فوج ہر وقت ان کے ساتھ لگی ہوتی ہے جن کے وجود کا پتہ نہ تو انسانی عقل سے لگ سکتا ہے اور نہ تو کوئی خدائی کتاب اس کی تائید کرتی ہے، حضرت ہود علیہ السلام کو ایسی ہی ایک برادری سے واسطہ پڑا تھا۔ مزید تفصیل کے لئے سورۃ ہود آیات ۵۰ سے ۶۰ تک دیکھیئے۔

ع ۹ ۸ ۱۶

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ

میں تو رب العلمین کا بھیجا ہوا ہوں ۔ (۶۱) تم تک اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۶۲) کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد پر نصیحت آئی تاکہ تم کو وہ ڈرسنا دے اور جب تم اسے قبول کر لو تو پھر تم پر رحم کیا جائے (۶۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پس انہوں نے نوح ؑ کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور انکے ساتھ والوں کو جو کشتی میں تھے نجات دی اور جو ہماری آیتوں کو جھوٹ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

ع ۸ ۶ ۱۵

بتاتے رہے انکو ڈبو دیا بے شک یہ لوگ دل کے اندھے بن گئے تھے ۔ (۶۴) اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

ہودؑ کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم عبادت کرو صرف اللہ کی ، اس کے سوا کسی غیر کی عبادت تمہارے لیے ٹھیک نہیں تو کیا اب

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

بھی تم ڈرتے نہیں (۶۵) اُن کی قوم کے کافر سردار بولے کہ ہم تم کو بے عقل سمجھتے

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

ہیں اور ہمارا یہ خیال ہے تم جھوٹے ہو ۔ (۶۶) تب ہود نے کہا کہ اے میری

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ

قوم کے لوگو مجھ میں تو کچھ بھی بے عقلی نہیں کی لیکن میں تو رب العلمین کا رسول ہوں ۔ (۶۷) پہنچاتا ہوں تم

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

تک پیغام اپنے رب کا اور میں تمہارے لیے سچا خیر خواہ امانت دار ہوں ۔ (۶۸) کیا تم کو اس میں تعجب لگا کہ تمہارے

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

رب کی طرف سے تمہارے لیے نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد پر تاکہ تم کو ڈرسنا دے اور بھولو مت کہ اللہ

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

نے قوم نوح ؑ کے بعد تم کو جانشین بنایا اور بدن میں پھیلاؤ یعنی ڈیل ڈول بھی تم کو خوب عطا کیا اللہ کے

ف ۶۵ ہر نبی نے اپنی قوم سے یہی کہا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور غیر اللہ کی عبادت چھوڑ دو ۔

الْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ

والا اللہ ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا ﴿٥٤﴾ تم اپنے اسی ایک رب سے دعا کرو گڑگڑا کر عاجزی اور چپکے سے

خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

جو لوگ حد سے آگے بڑھتے ہیں اللہ ان کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿٥٥﴾ اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

اور اللہ کو خوف اور آرزو سے پکارتے رہو بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ

قریب ہوتی ہے۔ ﴿٥٦﴾ اور وہی ہے جو اپنی رحمت کی بارش کے پہلے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ

خوش خبری دینے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں

لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ

تو ہم اس بادل کو مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس بادل سے پانی برسا کر ہر طرح کے پھل

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

نکالتے ہیں مُردوں کو بھی ہم اسی طرح نکالیں گے تاکہ تم دھیان کرو ﴿٥٧﴾ ستھری زمین کی پیداوار اسکے رب کے

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ

حکم سے خوب اچھی طرح نکلتی ہے اور جو خراب علاقہ ہو تو اس کی پیداوار ناقص نکلتی ہے یوں پھیر پھیر کر ہم نشانات بتلاتے

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

ہیں اس قوم کے لئے جو شکر مانتی ہو۔ ﴿٥٨﴾ ہم نے بھیجا تھا نوح ؑ کو اس کی قوم کی طرف تو نوح ؑ نے

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ

کہا کہ اے برادرانِ قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں ڈرتا ہوں تم پر ایک

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

بڑے دن کے عذاب سے۔ ﴿٥٩﴾ تو ان کی قوم کے سردار بولے کہ ہم کو صاف دکھائی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

دے رہا ہے کہ تم بہک گئے ہو۔ ﴿٦٠﴾ نوح علیہ السلام نے فرمایا! اے قوم میں کچھ بھی بہکا نہیں ہوں

رہیں گے جب چاہے گا فنا کر دیگا ہماری دنیا میں بادشاہ کو لوگ تخت پر بٹھاتے ہیں مانتے ہیں تب تک بادشاہ، اور نہ مانا گیا تو کچھ درجہ نہ رہا اللہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے خود ہی تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہے کسی کے ماننے نہ ماننے سے نہیں جو مانے اس کا بھی بادشاہ جو نہ مانے اس کا بھی بادشاہ البتہ نہ ماننے والوں کو جہنم اور ماننے والوں کیلئے جنت تیار کر رکھی ہے،

ف ٥٥ بخاری اور مسلم میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں چلا، چلا کر دعا مانگنے والوں کو منع فرمایا گیا ہے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارو وہ خوب سنتا ہے چیخنے، چلانے سے ریا اور نمود معلوم ہوتی ہے۔ پھر وہ رب تو دل کے بھید جانتا ہے آہستہ اور دھیمی آواز میں عاجزی اور قلب کی بے قراری سے توجہ بڑھتی ہے (اسی سورت کے آخری رکوع میں آیت نمبر ٢٠٥ بھی دیکھ لی جائے)

ع ٧ / ٥ / ١٤

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا
یانی انڈیل دو یا اللہ نے تم کو جو رزق عطا کیا ہے اس میں سے کچھ کھانا ہم پر ڈال دو، جواب میں جنت والے بولیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿٥٠﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا
کافروں پر حرام کردی ہیں ۔ ﴿٥٠﴾ یہ ایسے لوگ تھے جو اپنے دین کو کھیل تماشا بنائے
وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ
ہوئے تھے اور ان کو دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال دیا آج ہم بھی انکو اُسی طرح نظرانداز کردیں گے جیسے اس دن کی ملاقات کو یہ خود
يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیتوں میں بڑے جھگڑے نکالا لیتے تھے ۔ ﴿٥١﴾ اب تو ہم نے علم کی بنیاد پر تفصیل
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾
سے بیان کرکے اِن کے پاس ایسی کتاب پہنچادی جو ایمان والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۔ ﴿٥٢﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کیا ان کو اب اس کتاب کے بیان کے ٹھیک پڑنے کا انتظار ہے تو جس دن اس کتاب کا بتایا ہوا نتیجہ کھل کر سامنے آجائے گا
نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
تو یہ لوگ جو اسے بھولے ہوئے تھے چیخ اُٹھیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں لیکر آئے تھے کیا اب ہمکو یہاں کوئی
شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ
شفاعت کرنے والا ملے گا؟ جو ہماری شفاعت کرسکے یا پھر ہم کو دنیا میں واپس بھیجدیا جائے تو ہم جو عمل کرکے آئے ہیں اسکے سوا دوسرے
قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع اِنَّ
اچھے عمل کرکے آئیں گے، ان لوگوں نے خود اپنا نقصان اپنے ہاتھوں کرڈالا اور جو جھوٹے سہارے دنیا میں سمجھے ہوئے تھے وہ سب گم ہوگئے ﴿٥٣﴾ بے شک
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
تمہارا رب تو وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کردیا ۔ پھر عرش پر (یعنی کائنات کی بادشاہی کے تخت پر)
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ
خود ہی جلوہ فرما ہوا وہی ڈھانک دیتا ہے رات سے دن کو جو لگاتار اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے برابر آجاتی ہے، اور سورج اور
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
چاند اور ستاروں کو اس نے اپنے حکم سے کام میں لگا رکھا ہے، آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم چلانا صرف اُسی کا کام ہے، بڑی برکت

منزل ٢

دن پتہ چلا کہ خود بے عمل اور مشرک تھے، انکو چہرے سے پہچان کر "اعراف" والے کہیں گے کہ ذرا دیکھو جو لوگ جنت میں جارہے ہیں کیا تم انھیں کے بارے میں قسمیں کھاتے تھے کہ یہ لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہیں، یہ تو کامیاب ہوگئے اور تمہارا جمگھٹ اور تکبر تم کو لے ڈوبا۔

ف٥٣ جن لوگوں کو شفاعت کرنے والا سمجھ بیٹھے تھے وہ اِن کو مل بھی نہیں سکے، اور دوسری بار دنیا میں آنے کی تمنا کرنے لگے تو یہ بھی پوری نہ ہوئی اپنی جان کو خود ہی ہمیشہ کے لئے نقصان میں ڈال لیا کسی کے سمجھائے سمجھے ہی نہیں تھے حشر میں جاکر عقل آئی تو وہ بھی کس کام کی،

ف٥٤ آسمانوں اور زمین کو بنانے کے بعد اُس پر اپنی بادشاہی کا تختِ سلطنت قائم کیا اور سب کچھ اپنے قبضہ میں رکھا، رات اور دن، سورج، چاند، ستارے سب اسی کے حکم کے تابع ہیں، جب خلق اُسی کی ہے تو حکم بھی اسی کا ہے نہ خلق کسی اور کی نہ حکم کسی اور کا تمام جہانوں میں برکت اور رونق روشنی صرف اُسی ایک اللہ کے وجود سے ہے معلوم ہوا کہ آسمان، زمین، چاند، سورج، ستارے خود کوئی صاحبِ اختیار ہستیاں نہیں ہیں کہ کسی کا برا یا بھلا کرسکیں بلکہ حکم الٰہی کی تابع ہیں اور مشینوں کی طرح بھی نہیں ہیں کہ پرزے خراب ہوں تو مرمت کرنی پڑے بلکہ صرف اللہ کے حکم سے کام میں لگے ہیں جب تک وہ چاہے گا چلتے

٦ ع ٦ ١٣

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ
وارث بنا دیے گئے ہو، (٤٣) اور جنت والے آگ والوں کو آواز دیں گے کہ ہم نے سچا پایا جو وعدہ ہمارے
وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ
رب نے ہم سے کیا تھا کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟ جواب میں وہ کہیں گے ہاں! پھر ایک اذان
حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
دینے والا یہ آخری اعلان پکار دے گا کہ ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ
ہے۔ (٤٤) جو اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے تھے اور اللہ کے راستے کو ٹیڑھا کر دینا چاہتے
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ
تھے اور آخرت کے بھی انکاری تھے۔ (٤٥) ان دونوں کے بیچ آڑ ہوگی اور اعراف کے اوپر ایسے آدمی ہونگے
رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
جو ہر ایک کو اس کے چہرے سے پہچان لیں گے اور جنت والوں کو آواز دے کر کہیں گے کہ تم پر
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ
سلامتی ہو گئی ابھی یہ جنت میں داخل تو نہ ہوئے ہوں گے مگر آرزو مند ہونگے (٤٦) اور جیسے ہی اُن کی
اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
نگاہ جہنم والوں پر پڑے گی تو دیکھتے ہی اُنکی آنکھیں چکرانے لگیں گی اور خوف سے چیخ اٹھیں گے کہ اے ہمارے رب ہمکو اس ظالم قوم
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ
کے ساتھ نہ ملانا۔ (٤٧) اور اعراف پر کھڑے لوگ اپنے جان پہچان کے لوگوں کو اور جن کو وہاں چہروں سے پہچان لیں گے۔ (کہ یہ لوگ آگ میں جانے
قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ
والے ہیں) ان سے کہیں گے کہ تمہاری جماعت کا بڑا ہونا تمکو کچھ کام نہ آیا، اور بڑائی ہانکتے تھے اس سے بھی تمہارا کوئی کام نہیں بنا۔ (٤٨) کیا یہی وہ لوگ
الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ
ہیں جنکے بارے میں تم قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ یہ لوگ اللہ کی رحمت کو کبھی نہیں پا سکیں گے جبکہ ان کو تو آج یہ پروانہ مل گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ
عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ
اب تم پر کوئی خوف اور غم کبھی نہیں آئے گا۔ (٤٩) اور آگ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا

النصف ؛

ف ٤٦ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیچ ایک بلند جگہ ہوگی جس کا نام "اعراف" ہے یہاں سے دوزخ والے اور جنت والے آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں جو حشر و حساب سے فارغ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر قافلوں کی شکل میں جا رہے ہوں گے، "اعراف" کے مقام پر ایسے لوگ کھڑے ہونگے جن کی نیکیاں، بدیاں برابر ہوں گی اور جنت کے اُمید وار اور آرزو مند ہوں گے وہاں سے جنت والوں اور جہنم والوں کو صاف دیکھ رہے ہوں گے، حشر و حساب سے فارغ اہل جنت کے قافلوں کو آواز دیکر سلام و مبارک باد دینگے

وقف لازم

ف ٤٧ دوزخ میں جانیوالوں کے بھیانک اور خوف زدہ چہرے اور آگ کا ان کے چہروں پر ابھی سے اثر دیکھ کر "اعراف" والے گھبرا جائیں گے اور دعا کریں گے کہ خدایا ہم کو ان ظالموں کے ساتھ مت رکھنا، چونکہ ابھی تک "اعراف" والے جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اس لئے دوزخی لوگوں کو دیکھ کر ان پر خوف طاری ہوگا، لیکن الحمد للہ آخر میں "اعراف" والے جنت میں داخل ہوں گے تب خوف جاتا رہے گا۔

ع ٥ / ٨ / ١٢

ف ٤٩ دنیا میں مشرک، بدعتی اور کافر اپنی تعداد پر بڑا گھمنڈ رکھتے تھے اور ہمیشہ اہل حق کو دین سے خارج کرتے رہے اور قسمیں کھا کھا کر دوسروں کو بے دین اور اللہ کی رحمت سے محروم بتاتے تھے لیکن حشر کے

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ
کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی لوگ ہیں جو ہم کو غلط راہ پر ڈال چلے تھے اب تو ان کو آگ کا دُگنا عذاب دے
ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
رب یہ فرمائیگا کہ سب کو دُگنا ہے کسی کو کم نہیں، پر تم نہیں جانتے ﴿٣٨﴾ تب پہلے لوگ بعد والوں کو جواب دیں گے
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع
کہ تم کو اب ہم پر کیا فضیلت ہے اپنے کرتوتوں کا عذاب تم بھی چکھتے رہو۔ ﴿٣٩﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
بے شک جو لوگ جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو اور اُن کے مقابلہ میں تکبّر کرتے ہیں، اُن کے لئے آسمان کے
السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ
دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اور یہ جنّت میں داخل نہیں ہو سکتے، جب تک سوئی کے ناکے میں اونٹ داخل
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ
ہو جائے، اور مجرم لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿٤٠﴾ اُن کے لئے جہنم کا بچھونا ہے اور جہنم ہی اُن کا
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اوڑھنا ہے ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں، ﴿٤١﴾ اور جو ایمان لائے اور
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
نیک عمل کرتے رہے تو ہم کسی کی طاقت سے زیادہ بوجھ تو ڈالتے نہیں ایسے لوگ جنّت والے ہیں
الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿٤٢﴾ اور جو کچھ اُن کے سینے میں آپس من مٹاؤ کا غبار رہ گیا ہوگا
غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اُسے ہم دُور کر دیں گے، ان کے نیچے نہریں بہتی ہونگی، وہ کہیں گے، تعریف اور شکر تو اُس اللہ کو ہے جس نے
هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج لَقَدْ جَآءَتْ
ہم کو یہاں تک پہنچایا۔ اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہیں پا سکتے تھے، بے شک ہمارے رب کے رسول
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا
سچی بات لیکر آئے تھے اور ان کو آواز دی جائے گی کہ یہ جنّت اب تمہاری ہے تم اپنے اعمال کے سبب اس کے

بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں تاکہ آدم کے بیٹے اللہ کی نافرمانی سے بچ کر اپنی اصلاح بھی کر لیں۔

ف ٣٧ معلوم ہوا کہ جو بھی اللہ کے غیر سے یہاں دعا کرتا ہے اسکی موت کے وقت فرشتے سوال کرینگے کہ تمہارے وہ مددگار کہاں ہیں جنکو تم پکارتے تھے؟ جواب میں مرنے والا اپنے کفر کا اقرار کرکے کہے گا سب بھاگ گئے گم ہوگئے، وقت پر کوئی کام نہ آیا ہر عقل مند آدمی کو اس آیت سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے، اب جو لوگ یہاں پر نبیوں ولیوں کو پکارتے ہیں اپنے حال پر خود غور کریں کہ موت کے وقت اُنکی کیا درگت بنے گی اور اس وقت اپنا بچاؤ یہ لوگ کس طرح کر سکیں گے؟

ع ٤ ٨ ١١

ف ٣٨، ٣٩ یہاں کسی کے سمجھانے بتانے پر شرک نہیں چھوڑتے لیکن دوزخ میں گر کر ایک دوسرے پر لعنت ملامت کریں گے اگلے لوگ پچھلوں کو کہ انھوں نے غلط راہ ہمارے لئے بنا دی تھی، جبکہ بعد والے کم قصوروار نہیں اگلوں کی غلطی کو اور ان کے انجام کو دیکھ کر عبرت کیوں نہیں پکڑی اس لئے سب عذاب میں برابر ہیں۔

ف ٤٠ سوئی کے ناکے میں اُونٹ کا سما کر پار نکل جانا ناممکن ہے اسیطرح مجرم مشرک کا جنّت میں داخلہ ناممکن ہے براء بن عازبؓ کی روایت سے حدیث میں آیا ہے کہ مشرک کی موت کے بعد اس کی رُوح میں مُردار کی طرح سخت بدبو پھیلتی ہے اسلئے آسمان کے پہرے والے افسر اُسے اوپر جانیکا راستہ نہیں دینگے اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّت آسمان میں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مومن کی رُوح کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

کوئی سند اور دلیل اُس نے نہیں اُتاری اور اللہ کی نسبت بتا کر ایسی بات مت کہو جو تم کو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

نہیں معلوم (٣٣) ہر اُمّت کا ایک وقت ہم نے مقرر کر دیا ہے، پھر جب اُن کی میعاد ختم ہو گی تو ایک گھڑی بھر

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

بھی نہ پیچھے رہ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (٣٤) اے آدم کی اولاد جب بھی تم میں رسول آئیں وہ تم کو ہماری

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

آیتیں پڑھ کر سنائیں پھر جو سنبھل کر چلا اور اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور کبھی غمگین

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

نہیں ہوں گے ۔ (٣٥) اور جن لوگوں نے ہماری باتوں کو جھوٹ جانا اور اُس کے مقابلہ میں اپنی بڑائی ہانکتے رہے یہ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

لوگ آگ میں جانیوالے ہیں اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہنے والے ہوں گے (٣٦) پھر اس سے بڑا ظالم کون جو جھوٹ باندھے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

اللہ پر، یا اس کے حکموں کو جھوٹ جانے، ایسے لوگوں کی جان لینے کو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آویں گے، تب تک

الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہ لوگ اپنے نصیب میں لکھا ہوا پاچکے ہوں گے تب موت کے وقت آنے والے فرشتے بولیں گے، جن کو تم اللہ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

کے سوا پکارتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جواب میں یہ بولیں گے کہ سب غائب ہو گئے، اور مرنے کے وقت

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

اپنے کافر ہونے پر خود ہی گواہی دیں گے (٣٧) رب کا فرمان جاری ہو گا کہ تم داخل ہو جاؤ آگ میں جناتوں

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۗ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

اور انسانوں کی اُمتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے ہو چکی ہیں، جب بھی داخل ہو گی کوئی جماعت لعنت کرے گی

اُخْتَهَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

اپنے جیسی دوسری جماعت کو یہاں تک کہ سب دوزخ میں گر چکیں گے تو بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کیلئے

منزل ٢

قیامت میں صرف ایمان والے ان چیزوں کا استعمال کریں گے کافر، منکر محروم کر دیئے جائیں گے مگر بعض بدنصیب کافر ایسے بھی ہیں جو اس دنیا میں ننگے رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور حلال چیزوں سے بچتے ہیں جیسے کھانا، پینا، بیوی، بچے وغیرہ قیامت کے عذاب کا ابھی سے تجربہ شروع کر دیا! (شاباش)۔

ف٣٣ مشرک سماج کی بڑی خرابی یہ ہے کہ اللہ نے جو حرام کیا اُس سے باز نہیں آئیں گے جیسے بے حیائی، بے ہودہ کام، گناہ، زیادتی، ناحق باتیں، شرک، بے سند اور جھوٹی من گھڑت رسمیں وغیرہ، لیکن حلال کو حرام کریں گے حرام کو حلال کریں گے اور دین میں بے سند باتیں جو نہ اللہ کی کتاب سے ثابت ہوں نہ اُس کے نبی کی سنت سے ثابت ہوں فقط جھوٹے قصے کہانیوں سے مذہب کی کھوکھلی عمارت اٹھاتے ہیں - آج کے نام کے مسلمان بھی سینکڑوں جعلی تہوار، ہزاروں رسومات، ناچ، گانے، باجے، گاجے، جھنڈی، منڈوا، ڈھولک، منجیرا، صحنک، کونڈے، تعزیہ، سواری، عرس، صندل، بنڈل نہ جانے کیا کیا خرافات کرتے ہیں اور اسی کو دینِ اسلام سمجھ کر مرے جاتے ہیں - حتّٰی کہ ہجڑے اور رنڈیوں کا ناچ بھی بزرگوں کی قبروں پر ثواب کے لئے کرتے ہیں، شاید شیطان بھی شرما جائے کہ شرک و نافرمانی میں یہ میرے بھی چچا نکلے انہیں مزید بہکانے میں شیطان کو اب اپنا وقت خرچ کرنیکی ضرورت نہیں رہی۔

ف٣٥ اللہ نے اولادِ آدم کو زمین پر رہنے کے لئے جگہ دی اور گزران کے لئے سامانِ زندگی عطا فرمایا ساتھ ساتھ انسان کی ہدایت کیلئے رسول

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ
کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ حکم دیا ہے
اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾
آپ کہہ دو کہ بے حیائی کا حکم اللہ تعالیٰ تو ہرگز نہیں دیتا، کیوں جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ پر جبکہ تم کو اس کا کچھ بھی علم نہیں (۲۸)
قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
کہہ دو کہ میرا رب صرف ٹھیک بات کا حکم دیتا ہے اور ہر سجدہ کے وقت اپنے چہرے سیدھے رکھو اور صرف اُسی سے
وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ ﴿۲۹﴾
دُعا کرو خالص دین اسی کا قبول رکھو، جیسے تم کو اس نے پہلی بار بنایا ہے تم پھر دوسری بار بھی بنو گے (۲۹)
فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
ایک گروہ تو راہ پا گیا اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی یقیناً انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾
کو اپنا اولیا ر بنا لیا اور خود اس حساب میں ہیں کہ بڑے ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔ (۳۰)
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
اے آدم کی اولاد! مسجد کی ہر حاضری کیوقت سجدہ کرنے کیلئے زینت اور رونق کا خیال رکھتے ہوئے لباس پہنے رہو اور کھاؤ
وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ
اور پیو لیکن حد سے مت گذرو بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت نہیں کرتا جو حد کے اندر نہیں رہتے (۳۱) تم کہدو کہ اللہ کی بنائی زینت کو اور کھانے کی
الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا جو اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کہہ دو کہ یہ سب چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
کے لئے دی گئی ہیں اور قیامت میں تو خاص اور صرف اِن ہی کے لئے ہوں گی۔ اس طرح ہم نے نشانیاں صاف صاف بیان
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا
کر دیں اُن لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔ (۳۲) آپ کہدو کہ میرے رب نے تو منع کیا ہے بے حیائی کے کاموں سے چاہے
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا
کھلے ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ سے اور زیادتی اور ناحق باتوں سے منع کیا اور اللہ کے ساتھ جو شریک بتاؤ اُسے حرام کر دیا جس کی

ف۲۸ جوگی، سنیاسی، راہب اور تارک دنیا، ننگ دھڑنگ لوگ، بھنگ، چرس، گانجہ، شراب، ناچ رنگ میں مست، مال حرام ڈکار جانے والے، یہ آج بھی پائے جاتے ہیں، ان میں سے جو بے حیا لوگ ہیں وہ اپنے کالے کرتوتوں کی نسبت اپنے باپ داداؤں کی طرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کا ہمکو یہی حکم ہے، توبہ، توبہ۔

ف۳۰ کسی آدمی کی یہ بڑی ہی بدقسمتی ہے کہ گمراہ ہو کر یہ سمجھے کہ میں بہت صحیح راستہ پر ہوں۔

ف۳۱ جس زمانے میں قرآن نازل ہوا مکہ میں بعض جاہل ایسے بھی تھے کہ یوں تو کپڑے پہنتے لیکن جب کعبہ کا طواف یا عبادت کرتے تو ننگے ہو جاتے، ہم کو اللہ تعالیٰ نے پابند کیا کہ مسجد میں اور ہر سجدہ کے وقت پوشاک لباس کو ٹھیک سے پہن لیں اور کھانے پینے میں بھی فضول کی پابندیاں اور رسومات نہ ڈالیں، یہ اس لئے فرمایا کہ تارک دنیا اور
ع ٣ / ٦ / ١٠
اور لنگر لنگوٹی والے ننگے رہیں اور بھوکے پیاسے رہیں اور نفس کشی کریں، تو یہ بات خدا کو پسند نہیں، آدمی کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں حد کے اندر رہے یہیں سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ نماز میں مرد کو کمر سے گھٹنوں تک، اور عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے، اور نہایت باریک کپڑا کہ بدن یا بال نظر آویں ٹھیک نہیں۔

ف۳۲ دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کیلئے لباس زینت، رزق اور حلال، پاک چیزیں رکھی گئی ہیں، مومن، منکر سب ساتھ ایک زمین پر بستے ہیں اس لئے کافر بھی یہاں اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں، لیکن

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

پھسلا دیا پھر جب ان دونوں نے اس درخت میں سے چکھا ان دونوں کے شرم کی جگہ کھل گئی، اور جنت

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

کے پتے اپنے اوپر ڈھانکنے لگے، اور آواز دی ان کے رب نے کہ کیا میں نے تم کو منع نہ

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا

کیا تھا کہ اس درخت کے پاس ہی مت جانا اور تم سے نہ کہہ دیا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا ہوا دشمن ہے (۲۲) دونوں عرض

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

کرنے لگے اے رب ہم تو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے اور اگر اب تو ہم کو معاف نہ کریگا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم تو نقصان میں پڑے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي

رہ جائیں گے۔ (۲۳) رب نے فرمایا یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمہارے لئے زمین میں عارضی ٹھکانہ

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ

اور تھوڑی مدت کیلئے گذر بسر کا سامان بھی وہاں رکھ دیا گیا ہے۔ (۲۴) رب نے حکم فرما دیا کہ تم کو اسی زمین پر زندگی گذارنا

فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

ہے اور مر کر اسی میں جاؤ گے اور پھر اسی میں سے نکالے جاؤ گے (۲۵) اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر لباس اتارا ہے

لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ

جو تمہاری شرم کی جگہ کو ڈھانکتا ہے اور کپڑوں میں زینت اور رونق بھی ہے اور سب سے بہتر پوشاک پرہیزگاری کا لباس

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ اسے یاد رکھیں (۲۶) اے آدم کی اولاد شیطان کہیں تم کو بہکا نہ

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

دے جیسا تمہارے ماں، باپ کو جنت سے نکلوایا اور ان کا لباس اتروا دیا اور ایک دوسرے کے سامنے

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ

ننگا بھی کرا دیا وہ اور اس کا پورا قبیلہ ایسی جگہ سے تمہاری تاک میں ہے کہ اس کے داؤ گھات کو تم دیکھ نہیں پاتے

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

ہو، جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ہم ان کو شیطان کی دوستی میں پڑا چھوڑ دیتے ہیں (۲۷) اور یہ لوگ جب

ف ۲۲ معلوم ہوا کہ شرم کی جگہ چھپانا انسان کی فطرت ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ درخت میں سے دونوں نے کھایا تھا جو لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ درخت صرف عورت نے کھایا تھا وہ غلط بولتے ہیں اور عورت ذات کے مرتبہ کو گراتے ہیں

ف ۲۴، ۲۵ دنیا کی زندگی میں انسان اور شیطان کی کھلی جنگ ہے شیطان یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اولاد آدم نالائق مخلوق ہے، جنت میں رہنے کے قابل نہیں، انسان اس کے مقابلہ میں اپنے رب کا راستہ اختیار کر کے ایمان اور عمل صالح لے کر اس دنیا کا سفر پورا کر کے اپنے رب کے دربار میں پہنچ جائے تو اس لڑائی میں انسان کی جیت ہے ورنہ جو حال ابلیس کا ہوگا وہی حال اس کی راہ پر چلنے والوں کا ہوگا۔

ف ۲۶ ننگا رہنا انسانی فطرت کے خلاف ہے اسی لئے لباس کو تنزیل فرمایا

ع ۲ ۱۵ ۹

انسان کے سوا جتنے جاندار زمین میں پائے جاتے ہیں کوئی لباس نہیں پہنتا، سب ننگے رہتے ہیں جو لباس سے نفرت کر کے ننگا ہوا، وہ انسان سے جانور ہوگیا، پوشاک اور لباس اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی سنت ہے۔

ف ۲۷ جس نے ہمارے ماں باپ کو ننگا کیا اور دنیا میں بھی وہ اور اس کا قبیلہ ہم پر وار کرنے کے فراق میں ہے ہم اس سے دوستی کیوں کریں دنیا میں جن لوگوں نے مذہب کے نام پر کپڑے اتار دیے اور ننگے رہنے لگے یا آج کے بہت سے فرنگی جو ننگا رہنے کی تبلیغ کرتے ہیں سب شیطان کے دوست ہیں اور انسانیت کے ناقدرے ہو کر اپنے ہی باپ کے دشمن کی فوج میں داخل ہو گئے۔

مِنۡهَا فَمَا يَكُوۡنُ لَكَ اَنۡ تَتَكَبَّرَ فِيۡهَا فَاخۡرُجۡ اِنَّكَ مِنَ

یہاں سے تیری یہ نالائقی ہے کہ یہاں اپنی بڑائی ہانکنے لگا۔ اب تو یہاں سے نکل جا، تو ہلکٹ اور ذلیلوں

الصّٰغِرِيۡنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ

میں شامل ہے۔ ⑬ ابلیس نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن یہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے ⑭ رب نے فرمایا

مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ

جا تجھے یہ مہلت دی گئی۔ ⑮ اس نے عرض کیا کہ جب تو نے مجھے بدراہ کیا میں ضرور بیٹھوں گا ان کی تاک

الۡمُسۡتَقِيۡمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ

میں سیدھی راہ پر ⑯ پھر اُن پر آؤں گا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے بھی

وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ‌ؕ وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ﴿١٧﴾

اور بائیں سے بھی اور ان کی اکثریت کو تو شکرگزار نہ پائے گا ⑰

قَالَ اخۡرُجۡ مِنۡهَا مَذۡءُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا‌ؕ لَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ لَاَمۡلَئَنَّ

رب نے فرمایا نکل جا یہاں سے مردود، کھدیڑا ہوا جو کوئی بھی اُن میں سے تیری راہ

جَهَنَّمَ مِنۡكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿١٨﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ

چلا میں تم سب کو اکٹھا جہنم میں بھردوں گا ⑱ اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا رہو، بسو، اس

فَكُلَا مِنۡ حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا

جنت میں، بس کھاؤ جہاں سے چاہو اور پاس مت جانا اس درخت کے، اگر گئے تو اپنا ہی نقصان کرنے

مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٩﴾ فَوَسۡوَسَ لَهُمَا الشَّيۡطٰنُ لِيُبۡدِىَ لَهُمَا مَا

والے ہو جاؤ گے ⑲ پھر بہکایا ان دونوں کو شیطان نے تاکہ انکی ڈھکی ہوئی شرم کی جگہ جو ایک دوسرے

وٗرِىَ عَنۡهُمَا مِنۡ سَوۡاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰٮكُمَا رَبُّكُمَا عَنۡ هٰذِهِ

سے چھپائی گئی تھی اُن کے سامنے کھول دے اور کہا کہ تم کو کچھ معلوم بھی ہے کہ تمہارے رب نے اس درخت سے

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا مَلَـكَيۡنِ اَوۡ تَكُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ ﴿٢٠﴾ وَ

تم کو کیوں منع کیا ہے مگر صرف اس لئے کہ کہیں تم دونوں فرشتے ہی بن جاؤ گے یا ہمیشہ جینے والے ہو جاؤ گے ⑳ اور

قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّىۡ لَـكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿٢١﴾ۙ فَدَلّٰٮهُمَا بِغُرُوۡرٍ‌ ۚ فَلَمَّا

دونوں کے سامنے ابلیس نے یہ بات قسم کھا کر کہی کہ میں تو تمہارا بھلا چاہتا ہوں۔ ㉑ اس طرح فریب دے کر ان دونوں کو

ف ١٤ مرے پیچھے ایک دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آدم کی نسل زمین پر حشر تک چلے گی یہ بات شیطان کو معلوم ہو چکی تھی اسی لئے آخری دن تک اُس نے ڈھیل اور مہلت مانگ لی۔

ف ١٦ شیطان نے انسان کو دھوکہ، فریب دینے میں اکثر سیدھی راہ پر بیٹھ کر کام کیا ہے۔

ف ١٧ قوت، فہم، خیال، عقیدہ و عقل کا غلط استعمال، مغالطہ، ضد، تکبر، گھمنڈ، سرکشی، غفلت، ناعاقبت اندیشی، بے فکری، حرص، حُبِ دنیا شرک، آبا پرستی، فساد، بداخلاقی چغلی، غیبت، زنا، بے حیائی۔ یہ سب شیطانی فریب آدمی کی درگت بناتے ہیں۔

ف ١٨ یعنی جیسے ذلیل کر کے دھکا دے کر دھتکار، پھٹکار کر کھدیڑ دیا گیا۔

ف ١٩ آدم کی اصل جگہ جنت ہے دُنیا میں صرف امتحان کے لئے بھیجا گیا ہے، مبارک ہے وہ جو ایمان اور عمل صالح سے اپنے رب کو راضی کر کے پھر اپنا مقام اصل حاصل کر لیوے۔

ف ٢١ شیطان کی پہلی شکست یہ تھی کہ رب کا حکم نہ مانا اور راندۂ درگاہ ہوا، دوسری بار یہ تھی کہ آدم اور ان کی بیوی کو جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ اس درخت سے تم کو رب نے اسی لئے منع کیا ہے کہ جیسے ہی اس میں سے تھوڑا سا بھی کھالیا تو فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہو گے جبکہ درخت کی یہ خاصیت تھی کہ لباس اتر جائے آدمی ننگا ہو جائے اور شاید پیشاب پاخانہ بھی لگا ہوگا اسی لئے وہاں سے اتار کر کے زمین پر بھیجے گئے کہ ایسی حالت کا انتظام زمین پر ہے

تَذَكَّرُوْنَ ③ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ
ماننے ہو۔ ③ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی جن پہ ہمارا عذاب راتوں رات ٹوٹ پڑا یا اُسوقت جب کہ بستی والے دوپہر کو بے فکر ہو کر آرام

هُمْ قَآئِلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ
سے سو رہے تھے ④ جب ہمارا عذاب اُن پر آپڑا تو اُن کے سب دعوے دھرے رہ گئے اور چیخ پڑے کہ

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ
بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ ⑤ بس ہم نے ضرور پوچھنا ہے ان لوگوں کو جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے اور

لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ⑥ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا
رسولوں سے بھی ہم ضرور پوچھیں گے ⑥ پھر تمام واقعات ہم اپنے علم کی بنیاد پر خود بھی بیان فرمائیں گے اور ہم کہیں

غَآئِبِيْنَ ⑦ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
غائب تو نہیں ہو گئے تھے ⑦ اور اس دن وزن تول برحق ہو گا بس پھر جس کا پلہ بھاری ہوا وزن میں تو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
ایسے لوگ ہی کامیاب ہوں گے ⑧ اور جس کا پلڑا وزن میں ہلکا ہوا تو بس ایسے لوگوں نے

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨ وَ
اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اس لئے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ ناانصافی برتی تھی۔ ⑨ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا
ہم نے زمین میں تم کو جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے زندگی کے گزران کا سامان بھی رکھ دیا پھر بھی تم نے بہت

مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
ہی کم شکر ادا کیا ⑩ اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنا دیں پھر فرشتوں کو حکم

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ
دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں

السّٰجِدِيْنَ ⑪ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
میں شامل نہ ہوا۔ ⑪ رب نے فرمایا جب میں نے تجھ کو حکم دیا اس کے بعد پھر تجھے کیا رکاوٹ پیش آئی کہ تو نے سجدہ

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫ قَالَ فَاهْبِطْ
نہ کیا؟ ابلیس نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ⑫ رب نے فرمایا اُتر جا

ف ۵ کھاتے پیتے لوگ آرام اور خوش حالی کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور آخرت کو بھول کر بڑی ڈینگ مارنے لگتے ہیں۔ ایسے گھمنڈی لوگوں پر اچانک عذاب ٹوٹ پڑے تو اپنے سب دعوے بھول کر اپنے ظلم کا اقرار کرتے ہیں لیکن عذاب دیکھ کر کوئی گناہ کا اقرار کرے تو فائدہ بھی نہیں،

ف ۶، ۷ یعنی حشر کے دن سوال ہو گا اُمتوں سے کہ رسولوں کی دعوت کا انھوں نے کیا جواب دیا اور رسولوں سے بھی سوال ہو گا کہ حق بات کس کس طرح پہنچائی۔ اور جو اصل واقعہ ہو گا اُس کو اللہ تعالیٰ خود بیان فرما دیگا ہر جگہ، ہر وقت خود ہی آپ موجود تھا دوسروں سے پوچھنے کا مقصد صرف مقدمہ کی گواہی انصاف سے قائم ہو اور تمام مخلوق جان لے کہ واقعی اس دربار میں ہر ایک کے ساتھ انصاف ہوا۔

ف ۸، ۹ قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے نیک عمل میں جس کا پلہ بھاری ہوا وہ کامیاب ہوا اور جس کے عمل وزن میں کم ہوئے وہ نقصان میں پڑا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی آیات پر اگر غور کرتا تو مرنے سے پہلے اپنا نامۂ اعمال سدھار سکتا تھا۔

ع ١ ١٠ ٨

ف ۱۲ ابلیس کے دل کی بات اللہ کو معلوم تھی پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ ملزم پر کاروائی کرنے کے لئے انصاف کے تقاضوں کے تحت ملزم کی زبان سے بات اگلوائی جائے ورنہ اللہ کو تو بغیر پوچھے ہر ایک کے دل کی بات معلوم ہے۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ

جینا اور مرنا سب کچھ صرف اللہ رَبُّ العالمین کے لئے ہے ﴿١٦٢﴾ میں کسی کو بھی اس کا شریک، ساجھی

بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

دار نہیں مانتا، اور مجھے اسی اعلان کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔ ﴿١٦٣﴾ کہہ دو کیا اب بھی میں اللہ کے سوا کسی

١٦٤ جو کسی کو بھی اللہ کا شریک نہ جانے وہی اپنے دعوے میں پکا مسلمان ہے،

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور کو رب تلاش کروں؟ جبکہ ہر ہر چیز کا رب تو صرف وہی مالک ہے، اور سن لو کہ جو کوئی بھی گناہ کریگا تو اس کا

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

وبال اُسی پر پڑے گا۔ اور کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا، پھر تم کو اپنے رب کے حضور

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ

لوٹ کر جانا ہی ہے، سو تم جن باتوں میں جھگڑے کر چکے ہو، اس اختلاف کی اصل حقیقت تم کو وہی بتائیگا ﴿١٦٥﴾ اس نے

الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

تم کو زمین پر نائب بنایا اور ایک دوسرے پر تم کو رتبے اور درجے عطا کیے۔ تاکہ اپنے دیئے ہوئے

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ

حکموں میں تم کو آزمائے۔ بے شک تمہارا رب بہت جلد پکڑنے والا ہے، اور بڑا معفرت کرنے والا مہربان

ع ٢٠ النصف

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

بھی بے شک وہی ہے۔ ﴿١٦٦﴾

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الاعراف مکہ میں نازل ہوئی) شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (اسمیں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ

الف۔لام۔میم۔صاد ﴿١﴾ یہ کتاب آپؐ کی طرف نازل فرمائی گئی ہے۔ بس آپؐ کے سینے میں اب کوئی تنگی نہ رہے گی تاکہ اس

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

کتاب کے ذریعہ خبردار کر دو اور نصیحت ہو جائے ایمان والوں کو ﴿٢﴾ چل پڑو اس پر جو تمہارے رب

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے اور اس کے سوا دوسرے دوستوں کی اتباع نہ کرنا تم لوگ بہت کم نصیحت

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنۡهَا ؕ سَنَجۡزِی الَّذِیۡنَ یَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰیٰتِنَا
جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے، ہم بہت جلد ایسے لوگوں کو بہت بری سزا دیں گے
سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا یَصۡدِفُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ
جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ (۱۵۸) کیا اب یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ
تَاۡتِیَهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ یَاۡتِیَ رَبُّكَ اَوۡ یَاۡتِیَ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوۡمَ
اُن کے پاس فرشتے آجائیں، یا تیرا پروردگار ہی آجائے، یا پھر تیرے رب کی اور کوئی آیت آجائے
یَاۡتِیۡ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنۡفَعُ نَفۡسًا اِیۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ
جس دن تیرے رب کا ایسا کوئی بھی نشان آیا تو پھر کسی ایسے آدمی کا ایمان لانا کچھ بھی نفع نہیں دیگا جو پہلے
اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِیۡۤ اِیۡمَانِهَا خَیۡرًا ؕ قُلِ
ایمان نہیں لاچکا تھا، یا ایمان لاکر اپنے ایمان میں کچھ نیک کام نہ کر چکا ہو کہہ دو کہ ایسا وقت آنے کا تم بھی انتظار
انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ
کرو۔ اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں (۱۵۹) جو لوگ اپنے دین میں تفرقہ مچا کر پھوٹ گئے۔ اور کئی کئی
كَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَی
فرقے بن گئے، اے نبی آپ کا ان سے کسی چیز میں بھی تعلق نہیں رہا۔ ان کا فیصلہ اللہ کیطرف ہوگا۔ پھر
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ
وہی اُن کو بتائے گا کہ کیا کچھ عمل کر کے آئے ہیں۔ (۱۶۰) اور جو کوئی بھی نیکی لیکر آیا۔
فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا
اس کو دس گنا ملے گا، اور جو کوئی برائی لے کر آیا سو وہ اسی کے برابر سزا پائے گا۔ اور ظلم تو کسی
مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّنِیۡ هَدٰىنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی
پر بھی نہیں کیا جائے گا۔ (۱۶۱) آپ کہدو کہ مجھ کو ہدایت دی میرے رب نے سیدھی
صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۚ دِیۡنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ۚ وَ
راہ کی، دین بہت مضبوط اور قائم رہنے والا، ابراہیمؑ کی ملت پر جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کی طرف کا ہو گیا تھا
مَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ وَ
اور شرک کرنے والوں میں نہیں تھا (۱۶۲) آپ کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا

ف ۱۵۹ معلوم ہوا کہ فرشتے کو سگی آنکھ سے دیکھ لینا یا اللہ خود سامنے ظاہر ہو جائے۔ یا ایسا کوئی زبردست نشان آیا تو پھر ایمان لانا کچھ کام کا نہیں اور اگر پہلے ایمان رکھتا تھا، مگر ایمان میں کچھ نیکی بھلائی ساتھ نہیں لایا تھا وہ بھی نفع کا نہیں رہا۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ مرنے کے پہلے اپنا ایمان اور نیک عمل خوب اچھی طرح بنا سنوار کر خدا کے دربار میں حاضر ہونے کو تیار رہے۔ سکرات کے پہلے پہلے اس کا انتظام ہر آدمی کو خود ہی کرنا ہے۔ ورنہ مرنے کے بعد تو ہر کوئی ایمان لاکر رہے گا، اور نیک کام کرنے کی لاکھ تمنا کرے گا، مگر کچھ نفع نہیں پائے گا۔

ف ۱۶۰ اپنے دین میں تفرقہ اور پھوٹ ڈال کر جن لوگوں نے الگ الگ ٹولیاں بنالیں، ان کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں رہا۔ یہ بڑی بھیانک اطلاع ہے۔ ہر مسلمان کو تفرقہ بازی سے بچنا چاہیئے اور دین میں متحدہ کر چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے تاکہ امت کا اجتماعی نظام بکھرنے نہ پائے، اس کا خوب خیال رکھنا چاہیئے، دین میں تفرقہ شرک کرنے سے یا سنت رسول صلعم میں کوئی نئی بات یعنی بدعت کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسا کرتے سے توحید و رسالت کے عقیدے میں فرق ہوتا ہے۔ اور فرقے وجود میں آتے ہیں۔

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول انصاف سے پورا پورا کرو، ہم کسی نفس کو اس کی طاقت

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ

سے زیادہ بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے اور جب بات بولو، تو انصاف سے بولو، چاہے کوئی رشتہ ناطہ والا ہو

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

اور اللہ کو دیا ہوا اپنا قول پورا کرو، ان باتوں کی اللہ نے تاکید کی ہے - تاکہ خوب

تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

یاد رکھو - ﴿١٥٣﴾ اور یہ بھی یاد رکھو کہ، یہی میری سیدھی راہ ہے - بس تم اسی پر چلے چلو، اور دوسرے راستوں

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

پر مت چلو، ورنہ تفرقہ پڑجائیگا تم میں، اسکی راہ سے - یہ فرمان اُس نے تمہارے نام جاری کیا، تاکہ تم اس کی نافرمانی سے بچ

تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

کر چلو - ﴿١٥٤﴾ پھر ہم نے نیک لوگوں پر نعمت پوری کرنے کیلئے موسیٰؑ کو کتاب دی - جس میں ہر چیز کی

وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ

تفصیل اور ہدایت و رحمت کا تمام بیان تھا، تاکہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

لائیں - ﴿١٥٥﴾ اور یہ برکت والی کتاب بھی ہم نے اتاری ہے، بس اب تم اسکی اتباع کرو، اور اللہ کی نافرمانی سے بچو، تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ

رحم کیا جائے - ﴿١٥٦﴾ اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم سے پہلے دو جماعتوں پر کتاب نازل کی گئی تھی

قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ

اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے - ﴿١٥٧﴾ اب تم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اگر ہم

اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ

پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ہدایت میں اُن سے بھی بہتر ثابت ہوتے - سو اب تمہارے پاس تمہارے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ

رب کی طرف سے صاف صاف دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے - اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا

ف ١٥٧ یعنی توریت اور انجیل جو عبرانی اور سریانی زبان میں ہونے سے عرب لوگ اُس کے نہ جاننے کا بہانا اور عذر بنا سکتے تھے مگر اب خالص عربی زبان میں قرآن نازل کیا گیا تب یہ عذر باقی نہ رہا، معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ترجمے دنیا کی زبانوں میں کرکے ہمارے علماء کرام نے بڑی اہم خدمت انجام دی، تاکہ غیر عربی زبان والے کو اللہ کا کلام سمجھنے میں سہولت ہو -

ع ١٩
٤
٦

ف ١٥٨ قرآن مجید کے نازل ہو جانے کے بعد اب کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہا کہ خدائی ہدایت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ہر کسی سے آگے بڑھ کر دکھا دیتے -

مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے، اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

کی تھی، یہاں تک کہ ہمارے عذاب کو چکھ کر ہی دم توڑا، آپ ان سے کہو، کیا تمہارے پاس ایسی باتوں پر علمی دلیل ہے

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

تو ہمارے سامنے اُسے لاؤ، بلکہ تم تو صرف اٹکل اور گمان پر چل نکلے ہو۔ اور بے دلیل باتیں

تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

ہانکتے ہو۔ (۱۴۹) اعلان کردو کہ بس اللہ کی حجت اور دلیل ہی پہنچ کر غالب رہی، اور اللہ چاہتا تو تم سبکو ایک ساتھ ہدایت پر جمع کر دیتا (۱۵۰)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

کہدو کہ ذرا اپنے گواہوں کو تو لے آؤ جو گواہی دے سکیں کہ اللہ نے یہ اور یہ حرام کیا ہے۔ پھر اگر یہ لوگ اپنی بات پر

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

اڑے رہیں تو تم ان کا اعتبار نہ کرو، اور ان کی من چاہی باتوں پر مت چلنا جو ہماری آیتوں کو

بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

جھٹلاتے ہیں، اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں (۱۵۱)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ

آپ فرما دو کہ آؤ میں تم کو پڑھ کر سنادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے وہ یہ کہ اس کے ساتھ تم کسی چیز

بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

کو شریک مت بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اور تنگ دستی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، تم کو بھی ہم

نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

نے رزق دیا۔ اور ان کو بھی ہم دیں گے، اور بے حیائی، ظاہر کی ہو یا چھپی ہو اس کے قریب

بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ حکم اُس نے تم کو

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا

بتائے ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔ (۱۵۲) اچھی نیت کے سوا یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں

منزل ۲

ف ۱۵۰ معلوم ہوا کہ اللہ چاہتا تو یہ بھی کر سکتا تھا کہ سب کو ایک ہی صحیح راستے پر لگا دیتا مگر انسان کی تخلیق میں یہ ارادہ فرمایا کہ اُسے اختیار دیا جائے تاکہ صحیح اور غلط راستے کا انتخاب کر کے جزا و سزا کا مستحق بنے

ف ۱۵۱ حرام اور حلال پر اللہ کے حکم کی سند چاہیئے کتاب اور پیغمبر کی تعلیم چاہیئے۔ جو لوگ خود کسی چیز کو حرام حلال ٹھہراتے ہیں یا کسی کے کہنے ماننے پر چلتے ہیں، وہ دوسروں کو خدا کا درجہ دیتے ہیں ایسے بے ایمان لوگ آج بھی پائے جاتے ہیں۔

ف ۱۵۲، ۱۵۳ ان دونوں آیات میں اللہ کے دس احکام بتلائے گئے ہیں۔

۱ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا۔　۱۸ ع ۶ ۵
۲ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔
۳ اولاد کو قتل نہ کرنا۔
۴ ظاہر و باطن میں بے شرمی سے بچتے رہنا۔
۵ ناحق خون خرابہ نہ کرنا۔
۶ یتیم کے مال کھانے سے بچتے رہنا۔
۷ ناپ تول کی میزان پوری رکھنا۔
۸ بات انصاف کی کہنا چاہے رشتے ناطے والوں کے خلاف پڑتی ہو کوئی پرواہ نہ کرنا۔
۹ اللہ کے قول و قرار کا پابند رہنا۔
۱۰ ان سب باتوں کو خوب یاد رکھنا۔

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

پوچھو کہ کیا اللہ نے دونوں نر حرام کر دیے تھے، یا دونوں مادہ یا وہ بچہ حرام کر دیا تھا جو ان

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

دونوں ماداؤں کے پیٹ میں لدا ہو، کیا تم حاضر اور موجود تھے جب اللہ نے تم کو یہ حکم دیا تھا؟

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

پھر اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بہتان لگا دے، اور لوگوں کو بغیر علم کے بھٹکا دے،

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَىَّ

بے شک اللہ تو ایسی بے انصاف قوم کو ہدایت نہیں کرتا (١٤٥) آپ کہہ دو کہ جو کچھ میری طرف وحی سے حکم آیا ہے۔ میں تو

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا

اس میں کچھ چیز، کسی کھانے والے پر، حرام نہیں پاتا، مگر یہ کہ مردہ ہو یا خون بہتا ہو یا سور کا گوشت کہ یہ تو پلید ہے یا گناہ

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

کی چیز جس پر پکارا جاوے اللہ کے سوا کسی اور کا نام، تب بھی کوئی عاجز اور بھوک سے بے بس ہو جائے، اور

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٦﴾ وَعَلَى

لذت یا بار بار کھانے کا ارادہ نہ رکھے تو بے شک تمہارا رب تو یہ بھی معاف کرنیوالا مہربان ہے (١٤٦) اور ان یہودی

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

بن جانے والوں پر ہر ناخن والا جانور ہم نے حرام کر دیا تھا، اور گائے بکری کی چربی بھی حرام کر دی تھی، مگر جو پیٹھ

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ

پر لگی چربی ہو یا انتڑیوں پر ہڈیوں سے لگی ہوئی چربی ہو، صرف وہی کھانے کی ان کو اجازت

اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٧﴾

تھی۔ اور یہ سب ان کی شرارت اور بغاوت کے سبب ہم نے سزا دی تھی، اور ہم تو سچ سچ کہنے والے ہیں (١٤٧)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ

یہ لوگ اگر اب بھی آپ کو جھٹلاتے ہیں تو کہہ دو کہ تمہارے رب کی رحمت میں بڑی سمائی ہے اور مجرم قوم سے

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

اس کا عذاب پھیرا نہیں جا سکتا۔ (١٤٨) اب تو یہ مشرک لوگ یوں بھی کہیں گے اگر خدا چاہتا تو ہم اور

تو اس وقت تم موجود تھے ظاہر ہے من گھڑت باتیں بنانے والوں کے پاس اسکا کچھ جواب نہیں۔

ف ۱۴۷ مسلمانی چھوڑ کر یہودی بنے تو اللہ نے ان پر جعلی اور ڈھونگی عالم نما جاہلوں کو مسلط کر دیا جو رات دن ان کو غلط سلط مسئلے خدا کے نام پر بتاتے، اور ان کی زندگی کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے، یہ سزا تھی ان کی بغاوت اور شرارت کی کہ سیدھے دین کو الجھن میں ڈال کر خود بددین ہو گئے۔

ع ۱۷ ۴

ف ۱۴۸ یعنی دونوں باتیں ہیں، ایک تو رحمت میں بڑی گنجائش ہے کہ اب تک بچے ہیں اور دوسرے یہ بھی کہ اگر عذاب آگیا تو کسی طرح بھی اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔

ف ۱۴۹ مشرک کہتے تھے اگر ہمارے کام اللہ کو پسند نہ ہوتے تو ہم کو کرنے ہی نہ دیتا۔ اس کا یہاں جواب فرمایا گیا، کہ ایسی باتیں اگلے لوگ بھی کیا کرتے تھے، آخر اللہ کے عذاب میں آکر رہے۔ پھر تم کیوں اپنی بدبختی پر اڑے رہ کر بے ثبوت باتوں پر چل پڑے ہو۔

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

ہیں ۔ اللہ بہت جلد ان ڈھکوسلوں کی سزا ان کو دے گا ۔ وہ تو بڑا ہی دانا اور جاننے والا

عَلِيمٌ ﴿١٤٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

ہے ۔ (١٤٠) اور بہت نقصان میں رہے وہ لوگ جنھوں نے حماقت اور جہالت کے سبب اپنی اولاد کو قتل کیا

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

اور جو کچھ رزق اللہ نے حلال کیا تھا اللہ پر جھوٹی باتیں بنا کر اسے بھی حرام کر ڈالا خوب بہک چلے ہیں ، اب یہ راہ پانے

مُهْتَدِينَ ﴿١٤١﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ

والے نہیں رہے (١٤١) وہی اللہ ہے جس نے باغ پیدا کیے ، جنکی بیل چھتریوں پر چڑھائی جاتی ہے ، اور ایسے باغ بھی

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے جاتے ، اور کھجور اور کھیتیاں جس کے مزے الگ الگ ، اور زیتون اور انار ، یہ سب پیداوار

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

کے پھل ، رنگ اور مزہ میں ایکدوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور جدا جدا بھی ہوتے ہیں ۔ بس پھل آئیں تو کھاؤ اور جب پھلوں کے کاٹنے کا دن آئے

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤٢﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ

تو اللہ کا حق اسی دن ادا کرو ، فضول خرچی مت کرنا ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا ۔ جو فضول خرچی کرتے ہیں (١٤٢) اور جانوروں میں تو کچھ ایسے

حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

ہیں کہ جو بوجھ اٹھاتے ہیں ، اور کچھ تمہارے سامنے بچھے ہوئے ہیں ۔ اللہ نے جو رزق تم کو عطا کیا ہے اُسے کھاؤ ، اور شیطان کے قدموں

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٣﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ

پر مت چلو ، یقیناً وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۔ (١٤٣) آٹھ نر مادہ کے جوڑے ہیں ، بھیڑ میں سے دو ، بکری میں سے دو

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ

ان سے پوچھو کہ کیا اللہ نے ان دونوں کے نر حرام کیے تھے یا دونوں مادہ حرام کردی تھی ؟ یا وہ بچہ حرام

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

کر دیا تھا جو ان دونوں مادہ کے پیٹ میں لدا ہوا تھا ؟ علم کی روشنی میں مجھے بتادو اگر تم

صَادِقِينَ ﴿١٤٤﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

سچے ہو ۔ (١٤٤) اور اسی طرح اونٹ میں بھی نر مادہ کا جوڑا ، اور گائے میں بھی ، آپ ان سے یہ بھی

منزل ٢

ع ١٦ / ١١ / ٣ رکوع

ف ١٤٢ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آسمانی بارش سے اگر زمین خود کی ہو اس میں باغ اور کھیت کی پیداوار جو ہاتھ لگے یعنی جس دن کاٹی جائے اسی دن اس کا دسواں حصہ اللہ کا حق نکال کر محتاجوں ، مسکینوں کو ادا کرے ، اور اگر باغ یا کھیتی میں سینچائی خود کی ہو تو بیسواں حصہ ادا کرے ، یہ بھی معلوم ہوا کہ کسان یا باغبان اپنی پیداوار میں برکت پا کر فضول خرچی نہ کرے بیجا نہ اُڑائے ، اور نہ ایسی باطل رسم اور تہوار منائے جیسے مشرک لوگ فصل پکنے پر ڈھول تماشے کرتے ہیں اور ناچتے کودتے ہیں بلکہ اللہ کی نیاز نکال کر اس کا شکر ادا کرے ۔

ف ١٤٣ اونٹ ، بیل پر سامان لاد کر اُن سے خدمت لیجاتی ہے ۔ اور کھانے کے کام بھی آتے ہیں ۔ اور جو بھیڑ ، بکری ، مرغی وغیرہ ہیں یہ سب پستہ قد ہوتے ہیں اور انسان سے آگے دبے اور بچھے ہوئے ہیں ۔ جب چاہا استعمال کیا ۔

ف ١٤٤ ، ١٤٥ حرام و حلال میں مشرک لوگ بے سند باتیں دین کے نام پر جاری کرتے رہے کبھی نر کو حرام ، کبھی کوئی مادہ حرام کرلی ، یا کبھی ان کے پیٹ میں لدا ہوا بچہ حرام کر دیا کبھی مردار کو حلال ، کبھی حلال طیب کو منع کر دیا ۔ ان سے ان آیات میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ مسئلے تم کو اللہ نے بتائے تھے

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

کیے جاؤ، میں بھی عمل کرتا ہوں، بہت جلد تم کو معلوم ہو جائیگا کہ عاقبت کا گھر کس کا بگڑ گیا، اور کس کا بن گیا، یہ

عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ

بات یقینی جانو کہ وہ ظالموں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دے گا (١٣٦) اور اللہ نے انھیں کھیتیاں اور چار

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ

پائے عطا کیے، اس میں سے ایک حصہ اللہ کا نکالتے ہیں، اور اپنے خیال سے کہتے ہیں، یہ اللہ کا

هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَ

ہے، اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ تو جو حصہ ان کے شریکوں کیلئے نکالتے ہیں، اس کو اللہ کی طرف کبھی نہیں

مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٧﴾

ڈالیں گے، لیکن اللہ کا حصہ اپنے شریکوں کی نیاز میں ڈال دیتے ہیں، کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں (١٣٧)

وَكَذٰلِكَ زَیَّنَ لِكَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اسی طرح بہت سے مشرکوں کو بھلا کر دکھایا، اپنی ہی اولاد کا قتل ان کے شریکوں نے، تاکہ برباد کر ڈالیں ان کو

لِیُرْدُوْهُمْ وَلِیَلْبِسُوْا عَلَیْهِمْ دِیْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

اور ان کا دین بھی ان پر مشکوک کر دیں، اور اللہ چاہتا تو یہ کام نہ کر سکتے تھے، سو تم چھوڑ دو۔

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ

وہ جانیں اور ان کا جھوٹ۔ (١٣٨) اور گھمنڈ اور دعوے سے کہتے ہیں، یہ اور یہ

حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا یَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

چار پائے اور فلاں قسم کی کھیتی منع ہے، اسے کوئی نہ کھائے گا، مگر ہم جس کو کہیں، اور بعض جانور

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ

ایسے ہیں جن کی پیٹھ پر سواری کرنا بھی حرام بتاتے ہیں، اور کچھ جانوروں کے ذبح پر اللہ کا نام بھی نہیں لیتے یہ سب اللہ پر

سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٩﴾ وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

جھوٹ اور بناوٹی باتیں ہیں، اللہ بہت جلد انکے کرتوت کی سزا انکو دیگا (١٣٩) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ فلاں مویشی کے پیٹ

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ یَّكُنْ

میں ہے، خاص ہمارے مرد کھائیں گے اور حرام ہے ہماری عورتوں پر، اور اگر مرا ہوا نکلے تو سب اس کے کھانے میں شریک

ف ١٣٧ مشرکین نذر و نیاز کا بڑا اہتمام کرتے ہیں، چونکہ خدا کو بھی ماننے بغیر چارہ نہیں۔ اس لیے اُس کے نام کی نیاز کھیتی، مویشی میں برائے نام نکال دی۔ خدا کی نیاز ہمیشہ غریبوں، مسکینوں یتیموں اور محتاجوں کے کام آتی ہے، لیکن جو اپنے بزرگوں یا بتوں کے نام کی نذر و نیاز ہو، وہ تو مجاوروں اور پنڈتوں کے پیٹ میں جگہ پاتی ہے۔

اس میں کسی غریب کا کوئی حصہ نہیں، مذہبی چودھری اور دینی دوکانداروں نے اپنے سادہ دل عوام کو نذر و نیاز میں ایسا راسخ کر دیا کہ اب اگر تقسیم کے وقت کبھی اللہ کی نیاز میں کوئی بڑھیا اور اچھی چیز چلی گئی، تو اُسے واپس لے کر غیر اللہ کی نذر میں لگا دیا، اور بدلے میں اللہ کے حصہ میں ناقص چیز ڈال دی۔ یوں کہہ کر کہ اللہ تو غنی ہے بے نیاز ہے اُسے کیا پرواہ، مگر یہ ہمارے بزرگ اگر بگڑ جائیں تو انہیں سمجھانا مشکل ہوگا۔ پھر خبر نہیں۔ اس لئے کبھی ایسا ہو کہ اللہ کے نام کوئی ناقص بکرا، یا خراب اناج ہی رہ گیا، تو پھر غیر اللہ والی نیاز میں سے اچھی چیز اللہ کے حصے میں نہیں ڈالیں گے، اور یہ کر بھی کیسے سکتے ہیں، جبکہ غیر اللہ کی نیاز تمام تر ان کے مذہبی پیشواؤں کے پیٹ میں آگ بھرنے کے کام آتی ہے جبکہ اللہ کے نام کی نیاز تو محتاجوں، بے کسوں اور بیواؤں یتیموں کے کام لگتی ہے، اسی

ڈالا کر کیا برا فیصلہ کرتے ہیں۔ کتنے ظالم اور بے انصاف ہیں۔

مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ

رب! ایک دوسرے سے ہم نے خوب کام نکالا۔ اور اس میعاد کے وقت پر آپ نے جو ہمارے لئے مقرر فرمادیا تھا، ہم سب آپ کے دربار

اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ

میں اکٹھے حاضر ہو چکے ہیں، رب کا ارشاد ہوگا، اب تم کو آگ میں ہمیشہ رہنا ہے۔ اس سے صرف وہی بچ سکیں گے جنھیں اللہ بچانا چاہے گا

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ

بے شک تمہارا رب حکمت والا اور علم والا ہے۔ (۱۲۹) اور اسی طرح ہم ان ظالموں کو اُن کے کرتوت کے سبب

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ ١٥ ع ٨ ٢

ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیں گے۔ (۱۳۰) اے جماعت جنّاتوں اور انسانوں کی، کیا تمہارے پاس تم ہی

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ

میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے بھی تھے، جواب میں

لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

یہ عرض کریں گے، ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے، جب کہ آج ان کو دنیا کی زندگانی نے دھوکے

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ ذٰلِكَ

میں رکھا ہے، اور حشر کے دن یہ اپنے اوپر خود ہی گواہی دیں گے، کہ وہ کافر تھے (۱۳۱) یہ اس لئے

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

ہوا کہ تیرا رب انسانی آبادیوں کے ظلم کے باوجود بھی ان کو بے خبر ہلاک کرنے والا نہیں (۱۳۲)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

اور ہر ایک کے لئے درجہ مقرر ہے ان کے عمل کے لحاظ سے اور جو کام بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان سے بے خبر نہیں۔ (۱۳۳)

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

اور تمہارا رب غنی ہے، یعنی اسے کسی کی پرواہ نہیں، اور بڑی رحمت والا ہے، اگر چاہے تو تم سب کو ہٹا دے

بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِنَّ مَا

اور تمہاری جگہ جسے چاہے لا بٹھائے۔ جیسے ایک پہلی قوم کی اولاد میں تم کو پیدا کر دیا (۱۳۴) تم سے جو

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

وعدہ کیا جا رہا ہے وہ آکر رہے گا، اور تم فرار ہو کر تھکا نہیں سکتے۔ (۱۳۵) کہہ دو کہ اے میری قوم اپنی جگہ تم عمل

ف ۱۳۲ رسولوں کو بھیج کر باخبر کیا پھر جب نہیں مانے تب ہلاک کیا، سورۂ بنی اسرائیل آیت ۵۸ بھی دیکھئے

ف ۱۳۵ دنیا میں بہت سے مجرم فرار ہو جاتے ہیں، حاکم وقت ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک ہار کر بیٹھ جاتا ہے، اور مجرم کو پکڑنے سے عاجز ہو جاتا ہے، اللہ کو اس طرح کوئی عاجز نہیں کرسکتا، بھاگ کر کوئی جائیگا بھی کہاں؟ جہاں بھی پہنچ جائے اللہ کی بادشاہی اور اسی کے ملک میں ہوگا۔

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ

کافروں کی نظر میں صرف ان کے اعمال ہی اچھے دکھتے ہیں ﴿١٢٢﴾ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں، وہاں کے بڑے رئیسوں

قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ

کو جرم کرتے ہوئے پایا، کہ بستی میں یہ لوگ بہت چال چلتے رہے اور ان کی چالیں وقت آنے پر خود ان کے خلاف پڑیں، مگر وہ اپنی حرکتوں میں ایسے الجھ

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

چکے تھے کہ انکا انجام انکی سمجھ سے باہر ہو گیا ﴿١٢٣﴾ اور جب کبھی ان کے پاس نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں جو چیز اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے ہم

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

وقف لازم
وقف منزل

کو بھی دی جائے، ورنہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کو اپنے پیغام کا کام کس سے لینا ہے، اس کی

رِسٰلَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

مصلحت کو وہی خوب جانتا ہے۔ ایسے کٹر مجرموں کو اللہ کے دربار سے بہت جلد ذلت کی سزا ملنے والی ہے، اور ان کی اس

شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

و ١٢٦ جس کی عقل اس پر چلے کہ ہر دلیل کو حیلہ بہانہ بنا کر رد کرنے پر تلا ہو، اور اپنی بات کسی طرح نہ چھوڑے، یہ نشان ہے گمراہی کا۔

چالبازی کا ان کو بہت سخت عذاب بھگتنا پڑیگا۔ ﴿١٢٥﴾ اللہ تو بس کسی شخص کے لیئے ہدایت کا ارادہ فرمالے تو

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا

اس کا سینہ اسلام کے لیئے کھول دیتا ہے، اور جس کے لیئے یہ ارادہ فرمالے کہ اسے بھٹکتے چھوڑ دینا ہے تو اس کے

حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

سینے میں تنگی اور گھٹن ڈال دیتا ہے، پھر اسکی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے گویا آسمان پر اسے زبردستی چڑھایا جا رہا ہو، اسی طرح اللہ

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ

ان لوگوں کو گندگی میں پھینک دیتا ہے جو ایمان کو قبول نہیں کرتے ﴿١٢٦﴾ اور یہی آپکے رب کا سیدھا راستہ ہے جو لوگ نصیحت قبول کرنے والے ہیں

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

انکے لیے ہم نے تفصیل سے اپنی آیتیں بیان فرمادی ہیں۔ ﴿١٢٧﴾ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے،

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

اور وہی ان کا ولی ہے یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔ ﴿١٢٨﴾ اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا اے جماعت

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰۗؤُهُمْ

جناتوں کی تم نے انسانوں کو خوب پھانسا دیا۔ اور جو انسانوں میں ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے اے ہمارے

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ١١٧ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
یہ سب تو گمان اور وہم پر چلتے ہیں، اور اٹکل دوڑاتے ہیں۔ ١١٧ تمہارا رب خوب جانتا ہے
أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ج وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ١١٨ فَكُلُوا
کہ اس کی راہ سے دور کون جا پڑا، اور کون اس کے راستے پر ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے ١١٨ اگر تم
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ١١٩ وَمَا
اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو وہی کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ ١١٩ جس پر
لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ
اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے نہ کھانے کا تمہارے پاس کیا سبب ہے، جب کہ اس نے تم پر جو کچھ حرام کیا وہ تو صاف
مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ط وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ
صاف تم کو بتا چکا ہے، ہاں کبھی لاچار اور بے بس ہو جاؤ، تو اور بات ہے، اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں، جو نادانی
بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ١٢٠
سے اپنی من چاہی باتوں کا سہارا لیکر بہکاتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ حد سے باہر نکل جانیوالے تمہارے رب کے علم میں ہیں ١٢٠
وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ط إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ
ظاہر کا یا چھپا ہوا، ہر طرح کا گناہ چھوڑ دو، جو لوگ گناہ کمانے میں لگے ہیں، وہ اپنے کیے
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ١٢١ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
کی سزا پا کر رہیں گے ١٢١ اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ط وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ
لیا گیا ہو کہ بے شک یہ کھلا گناہ ہے یقیناً جو شیاطین ہیں وہ اپنے دوستوں کی طرف ایسی بات ڈالتے ہیں کہ
أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ج وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ١٢٢ ع
تم سے وہ جھگڑا کریں، اور اگر تم ان کے کہنے میں آگئے تو تم بھی مشرک ہو کر رہ جاؤ گے ١٢٢
أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي
بھلا جو مردہ تھا پھر ہم نے اُس کو زندہ کر دیا، اور اس کے لیے روشنی جاری کر دی، جسے لیکر وہ
النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا ط كَذَٰلِكَ
لوگوں میں چلنے لگا، کیا وہ اس کی طرح ہوگا؟ جو اندھیاریوں میں پڑا ہے اور وہاں سے نکلتا ہی نہیں، اسی طرح

ف ١١٨، ١٢٠ مشرک لوگ کہتے تھے کہ مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور خدا نے مارا اُسے حرام کہتے ہیں۔ اس کا جواب دیا کہ یہ سب فریب کی باتیں ہیں، مارنے والا سب کا اللہ ہے، لیکن اللہ کے نام کو برکت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا وہی حلال ہے اس کے علاوہ جو جانور مرگیا ہو مردار، حرام ہے

ف ١٢٣ کافروں کے لئے یہ ایک بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ ان کا اپنا عمل ہی انہیں بہت اچھا اور زینت و آرائش سے بھرپور دکھتا ہے اور اہل ایمان کا عمل کتنا ہی اچھا ہو، ان کو بُرا لگتا ہے۔

ع ١٤ ١١ ١

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور مردے ان سے بات کر لیتے، اور ہم ہر چیز ان کے سامنے لا کر

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

رکھ دیتے، تب بھی جو ایمان لانے والے نہیں ہیں وہ ایمان لا کر نہیں دیں گے، ہاں اللہ چاہے تو اور

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

بات ہے۔ لیکن ان کی اکثریت بڑی جاہل ہے (١١٢) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے مقابلہ میں شیطان صفت انسانوں

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

کو اور جناتوں کو دشمنی میں بہت آگے بڑھایا، چھپے اشارے کرتے ہیں ایکدوسرے کیطرف، چکنی چپڑی باتوں اور دھوکے

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

بازی میں مصروف ہیں۔ اگر اللہ چاہتا کہ ایسا نہ کر سکیں تو ہرگز نہیں کر سکتے تھے، بس تم چھوڑ دو انکو تاکہ انہیں جتنا کچھ جھوٹ

يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

سمیٹنا ہو سمیٹ لیں، (١١٣) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے دل تو ایسی غلط باتوں کی طرف جھکیں گے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَغَيْرَ

اور وہ ایسے ہی راستے کو پسند کریں گے، تو جو کچھ یہ کمانا چاہیں کما لیں۔ (١١٤) تم یہ اعلان کرو کہ

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ

کیا اب بھی میں اللہ کے غیر کا فیصلہ قبول کروں، جبکہ اُس نے تو کتاب مفصّل تمہاری طرف اتار دی ہے، جن

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے رب کیطرف سے تم پر حق کی بنیاد پر اتارا گیا ہے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

سو تم شک کرنے والوں کے ساتھ مت رہو۔ (١١٥) اور تیرے رب کی باتیں انصاف میں پوری

وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٦﴾ وَاِنْ

ری سچ ثابت ہیں، اُسکی بات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی خوب سنتا اور خوب جانتا ہے، (١١٦) اور زمین کی

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ

بادی میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے کہنے پر چلے تو تم اللہ کا راستہ ہی بھول جاؤ گے۔

ف ١١٢، ١١٣ اللہ چاہتا تو زور اور جبر سے ہر کسی کو ایمان پر قائم کر دیتا، اس کے لیئے کیا مشکل تھا کہ جو ایمان نہ لاتا اسکو اندھا کر دیتا یا کوڑھی بنا دیتا یا حلق میں اناج، پانی اٹک کر رہ جاتا جب تک کہ ایمان قبول نہ کیے مگر اللہ نے اپنی اس قدرت کا استعمال یہاں نہیں کیا، بلکہ انسان کو آزادی عطا کی کہ حق و باطل کے درمیان فرق کو جان کر سچ پر ایمان لائے اور اجر پائے، یا جان بوجھ کر غلط فیصلہ کر کے کفر پر جا مرے اور دوزخ میں جلے، اپنے اپنے عمل کا بدلہ پانے کا یہی طریقہ تھا، اس لئے پیغمبروں کو بھیجا، کتابیں نازل کیں، اور کفر و ایمان کے بیچ مقابلہ رکھا تاکہ آدمی کو سوچنے سمجھنے کا موقع ملے۔ اور جسے جو کچھ حاصل کرنا ہو کر لے۔

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ

کہ تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس صاف صاف دکھائی دینے والی بصیرت کی بات آچکی ہے جو بھی آنکھ کھول کر اُسے دیکھ لیگا، اُسکا خود کا بھلا ہوگا، جو

فَعَلَیْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿١٠٥﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَ

اندھا بنا رہا تو اسکا اندھا پن اُسی پہ پڑیگا، اور میں کچھ تم پر نگہبانی کرنے نہیں آیا۔ ﴿١٠٥﴾ اسی طرح ہم اپنی آیات صاف صاف بیان فرماتے ہیں، کہ یہ لوگ بھی

لِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ

کہہ دیں کہ تم نے پڑھ سنا دیا، اور تا کہ ہم دانشمندوں کے لیے خوب ظاہر کردیں ﴿١٠٦﴾ آپکے رب نے جو وحی آپکی طرف

اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٧﴾ وَ

بھیجی ہے اُسکی اتباع کرتے رہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور شرک کرنیوالوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو۔ ﴿١٠٧﴾

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ

اگر اللہ چاہتا تو ایسا انتظام کر سکتا تھا کہ یہ لوگ شرک کر ہی نہ سکتے اور ہم نے تم کو اُن پر نگہبان نہیں بنایا، اور انکے کاموں کی دیکھ بھال کی

عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ذمہ داری بھی تم پر نہیں ہے۔ ﴿١٠٨﴾ اور اللہ کے سوا جن لوگوں سے یہ دعا کرتے ہیں، پکارتے ہیں، انکو تم بُرا مت کہو، پھر تو یہ بھی

اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص

جہالت کی وجہ سے جواب میں اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے، اسی طرح ہم نے ہر امت کے لیے ان کے اعمال کو زینت دیدی، آخر ان

ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَ

سب کا پلٹ کر آنا ان کے رب کے پاس ہے، پھر وہ ان کو بتا دیگا کہ وہ کیسے کچھ اعمال کرکے آئے ہیں۔ ﴿١٠٩﴾ یہ

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ

لوگ بڑا زور لگا لگا کر اور اللہ کی قسمیں کھا کھا کر یہ کہتے ہیں کہ اُنکے پاس کوئی نشانی یعنی معجزہ لایا جائے، تو ضرور اس پر

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

فوراً ایمان لے آئیں گے، آپ کہدو کہ نشانیاں تو خدا کے اختیار میں ہے، اور تم کیا جانو کہ نشانیاں آجانے پر بھی یہ لوگ ایمان لانے

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

والے نہیں ہیں۔ ﴿١١٠﴾ ہم بھی اُن کے دلوں اور آنکھوں کو الٹا کر دیں گے، جیسے پہلی بار نشانی دیکھنے پر ایمان نہیں

یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿١١١﴾ ع

لائے، اب بھی نہ لائیں گے، تب انھیں چھوڑ دیں گے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔ ﴿١١١﴾

جیسے ہندوستان میں دیوی دیوتاؤں کا ڈھکوسلہ چل پڑا ہے، جسے اللہ نے پیدا فرمایا ہو اُسے شریک بتانا اپنے آپ کو احمق بنانا ہے۔

ف ١٠٧ یعنی آسمان اور زمین کا کسی نے نقشہ بنا کر اُسے نہیں دیا تھا کہ اس طرح بنایا جائے بلکہ اکیلے نے خود ہی بنا دیا، اُسے اولاد، بیوی کی کیوں حاجت ہوگی؟ جو خود ہر ہر چیز کا ذاتی علم رکھتا ہے، اُسے کسی نائب، پیشکار یا وزیر کی ضرورت ہی نہیں، کبھی اُسے فنا نہیں، موت نہیں کہ کسی کو وارث بنانے کی ضرورت پیش آئے، ہر ہر عیب و نقص سے پاک ہے، وہ اللہ، سُبحانَ اللہ، سُبحانَ اللہ۔

ف ١٠٨ اللہ نے اس دنیا کا نظام اس طرح بنایا ہے کہ انسان کو حق بات بتانے کے لئے آسمانی کتابیں اور نبی بھیجے ادھر انسان کو عقل بھی دی تاکہ حق بات کو پہچان سکے، اب جو لوگ اس کا فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے محض جہالت، ضد، اور نادانی سے شرک کرتے ہیں ان کو زبردستی توحید پر لانا کسی نبی کا کام نہیں، اگر زور اور زبردستی سے شرک کو چھڑانا منظور ہوتا تو اللہ خود اس کا انتظام کر سکتا تھا، لیکن اُسے انسان کا امتحان لینا منظور تھا اسی لئے ہر ایک کو موقعہ دیا کہ حق و ناحق میں قبول و ناقبول کی آزادی

١٣
رہے، نبی کا کام
ع
١٠
صرف حق بات ظاہر
١٩
کر دینا ہے۔

منزل ٢

رات کا حساب لگانے میں ہم کو سہولت ہے، یہ سب غالب، زبردست علم والے کی قدرت کا نشان ہے۔

ف ٩٩ معلوم ہوا کہ پیدا ہونے سے پہلے زمین میں تھے، وہ بھی عارضی ٹھکانہ تھا، وہاں سے نکالے گئے ماں کے پیٹ میں رہے یہاں بھی کچھ ماہ رہ کر دنیا میں آئے اور دنیا میں وقت مقررہ گذار کر جب مرے تو قبر میں گاڑ دیئے گئے۔ یہاں سے بھی حشر و حساب کے دن نکالے جائیں گے اور یہ سب ٹھکانے عارضی اور تھوڑے دن کے تھے پھر جب نیکی اور بدی کا تول ہوگا تو قیامت کے بعد ہر ایک اپنے ایمان عمل سے جنت یا شرک و بدی سے دوزخ میں جا پہونچے گا، اور یہی جگہ سپرد ہونے اور سونپے جانے کی ہے، اب کہیں اور جانا نہیں ہے۔

ف ١٠٠ کھیت اور باغات میں جب خوب پھل آتا ہے تو ڈالیاں بوجھل ہو کر جھکی پڑتی ہیں (١٢ ع ٦ ١٨) صورت شکل، مقدار، رنگ و بو اور مزہ کے لحاظ سے پھل ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں، اور ہر ایک کا الگ الگ رنگ و ذائقے بھی، پھر پھل جب درخت کو لگے، اور تیار ہوتے پر پک جائے، تب ہر ہر موڑ پر نگاہ ڈالنے سے بنانے والے قادر مطلق اللہ پر ایمان لانے میں مومن کا دل اچھلنے لگتا ہے۔

ف ١٠١ کوئی کسی کو اللہ کا شریک بتائے تو وہ اللہ کی مخلوق ہوگا، عرب والے بیٹے اور بیٹیاں اللہ کیلئے بتاتے تھے

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

لیے ایک ٹھکانہ، اور ایک سپرد ہونے کی جگہ مقرر کر دی، سمجھ رکھنے والوں کیلئے ہم نے اس میں بڑی صاف بات بیان

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

فرما دی ﴿٩٩﴾ اور وہ اللہ ہی ہے جو آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس نے فرمایا کہ پھر ہم نے اسی پانی سے اگنے والی ہر چیز نکالی اور اس

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَ

سے ہری سبز کھیتی نکالی، جس میں ایسے دانے نکالتے ہیں جو ایک دوسرے پر سوار یعنی چڑھے ہوئے ہوتے ہیں، اور کھجور کے گابھے

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

میں لٹکتے ہوئے پھل کے گچھے، پھلوں سے لدے ہوئے بوجھل ہو کر جھکے پڑتے ہیں، اور باغیچے انگور، زیتون اور انار کے، جن کے پھل (رنگ

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

اور ذائقہ میں) آپس میں ملتے ہیں، اور رنگ الگ بھی، درختوں میں پھل جب آتا ہے تو ایک نظر ڈال کر اسے غور سے دیکھو، اور جب

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَجَعَلُوْا

پھل پکتا ہے تب بھی دھیان کرو، ایمان والی قوم کے لئے اس میں بھر پور نشانیاں ہیں۔ ﴿١٠٠﴾ اسکے باوجود یہ لوگ

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ

جناتوں کو اللہ کا شریک بتاتے ہیں، جبکہ جناتوں کا خالق بھی اللہ ہے، اور انھوں نے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بے جانے بوجھے پھاڑ نکالے

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠١﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى

اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، اور ان کی بکواس سے بلند و اعلیٰ ہے۔ ﴿١٠١﴾ کسی کے نمونہ بتائے بغیر اس اکیلے نے آسمانوں اور زمین کو وجود میں

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ

لا دیا، کوئی اسکا بیٹا کیسے ہو جائیگا جبکہ اس کی بیوی نہیں اس نے ہر ہر چیز کو پیدا فرمایا، اور سب کی سب چیزوں کا

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ

اسے علم ہے۔ ﴿١٠٢﴾ بس یہ ہے اللہ جو تمہارا رب ہے، اسکے سوا بندگی کسی کی نہیں، خالق ہے ہر چیز کا، بس تم

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٣﴾ لَا تُدْرِكُهُ

اسی کی بندگی کرو، اور وہ اکیلا خود ہر ہر چیز کی نگرانی کر رہا ہے۔ ﴿١٠٣﴾ آنکھیں اور نگاہیں اس کو

الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ

نہیں سکیں، وہ سب آنکھوں اور نگاہوں کو پا جاتا ہے وہ بڑا ہی باریک بین، بھید جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے ﴿١٠٤﴾ آپ فرما دو

اِلَيۡهِ شَیۡءٌ وَّمَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ تَرٰۤی اِذِ

بڑا ہی ستم گر ہے، جو یہ کہے کہ، اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے، میں بھی ویسا ہی کلام نازل کر سکتا ہوں، اور کاش تم دیکھتے

الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَالۡمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡهِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا

اس منظر کو، جب یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گھیر لیے گئے ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا کر کہیں گے کہ نکالو

اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡهُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی

اپنی جانوں کو، آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا، اس لیے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں بولا کرتے تھے، اور

اللّٰهِ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَکُنۡتُمۡ عَنۡ اٰیٰتِهٖ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۹۴﴾ وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا

اس کی آیتوں کے مقابلے میں، اپنی بڑائی ہانکتے تھے۔ (۹۴) موت کے بعد انکی پیشی پر رب فرمائیگا،

فُرَادٰی کَمَا خَلَقۡنٰکُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَکۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰکُمۡ وَرَآءَ ظُهُوۡرِکُمۡ ۚ

تم اکیلے اکیلے آگئے، جیسے ہم نے تمکو اوّل بار پیدا کیا تھا، اور جو کچھ تمکو ہم نے دیا تھا، وہ بھی اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ کر آگئے اور تمہارے ساتھ وہ شفاعت کرنے

وَمَا نَرٰی مَعَکُمۡ شُفَعَآءَکُمُ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ اَنَّهُمۡ فِیۡکُمۡ شُرَکٰٓؤُا ؕ

والے بھی، ہم کو نظر نہیں آرہے ہیں، جن کے بارے میں تمکو بڑا گھمنڈ تھا اور دعویٰ تھا، کہ یہ ہمارے دربار میں، تمہاری شفاعت

لَقَدۡ تَّقَطَّعَ بَیۡنَکُمۡ وَضَلَّ عَنۡکُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۹۵﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ

کریں گے، آج تو تمہارے رشتے ناطے بھی سب کٹ گئے اور تم جن پر تکیہ کیے ہوئے تھے وہ سب دعوے دلیل آج غائب ہو چکے۔ (۹۵) دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے

الۡحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَمُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡحَیِّ ؕ

والا تو اللہ ہے، وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے، یہ تمہارا اللہ ہے، پھر

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۹۶﴾ فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیۡلَ سَکَنًا

تم کیسے الٹے بہک کر جا رہے ہو، (۹۶) رات کی اندھیری کے بعد صبح کو پھاڑ کر وہی نکالتا ہے، اسی نے رات کو آرام کا سبب

وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ

بنا دیا، اور سورج و چاند کو حساب سے گردش کرنے پر لگا دیا، یہ اندازہ باندھا ہوا ہے۔ بڑے غالب اور علم والے کا۔ (۹۷) وہی تو ہے

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ

جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ جنگل اور دریا کی اندھیاریوں میں راستہ معلوم کر سکو، یقیناً ہم نے تفصیل سے نشانیاں بیان

قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنۡ

فرما دیں اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔ (۹۸) وہی تو ہے جس نے تمکو ایک جان سے پیدا فرمایا، پھر تمہارے

ف ۹۵ موت کے بعد پہلی پیشی پر ہی، مشرک کو معلوم ہو جائیگا، کہ ایمان اور عمل صالح کے سوا کچھ کام نہ آیا، مال و دولت، حکومت، کنبہ و قبیلہ، اولاد، ملک سبکو چھوڑ چھاڑ کر موت میں آکر بے بس ہو چکے اور اب یہاں اللہ نے ان کو ایک اور پھٹکار برسائی کہ، اکیلے آئے ہو تمہارے سفارشی ہمکو دکھتے ہی نہیں، وہ کہاں گئے؟ بلکہ جن پر شفاعت کا تکیہ تھا، اور ان کے سہارے شرک ہانکتے تھے، وہ نیک ہوں گے تو جنت میں جا چکے ہوں گے، مجرموں، اور مشرکوں کے ساتھ کیوں ہوں گے، اور اگر ڈھونگی اور بدکار و مکّار ہونگے یا بُت وغیرہ ہونگے تو وہ جہنّم کا ایندھن بننے اپنے مقام پر جا پہونچے ہوں گے، اب بیچارے مشرک بے یار و مددگار ہو کر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو چکے ہوں گے، اسی لئے فرمایا کہ شفاعت کرنے والے سب غائب ہو گئے، آج کے زمانے کے نام کے مسلمان جن کو نماز، روزے، زکواۃ، توحید سے کچھ لگاؤ نہیں رہا، جو پیروں فقیروں کی قبروں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ان کی شفاعت کریں گے، حشر کے دن معلوم ہو گا کہ کس دلیل سے اپنے شرک کو اسلام ثابت کرتے ہیں۔

ع ۱۱ ۱۷

ف ۹۷ پو پھٹتی ہے اور صبح نمودار ہوتی ہے، فجر کا وقت بڑا سہانا اور با برکت ہوتا ہے، یہ اللہ کی قدرت کا مظہر ہے۔ اسی طرح سورج چاند برابر چکر لگاتے رہتے ہیں، اور دن

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

عمل غارت اور برباد ہو جاتے۔ (٨٩) اور ہم نے اپنے ان بندوں کو کتاب، دانائی اور

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

نبوت عطا فرمائی۔ پھر اگر یہ منکر لوگ اسے نہ مانیں گے، تو ہم نے، دوسرے لوگ، تیار رکھے ہیں، جو اس نعمت

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

کا انکار نہیں کریں گے۔ (٩٠) یہ سب نبی ہیں، جن کو اللہ نے ہدایت دی، پس تم بھی انہی کی ہدایت کی پیروی

اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ ع

کرو، پھر کہدو کہ، اس پر تم سے کسی اجر کا سوال میں نہیں کرتا، یہ تو تمام جہاں والوں کے لئے نصیحت ہے، (٩١)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

انھوں نے اللہ کی قدر نہ جانی، جیسے قدر کرنیکا حق ہے، جب انھوں نے یہ کہا کہ اللہ نے کسی بشر پہ کوئی چیز نہیں اتاری، آپ کہدو کہ وہ

شَیْءٍ ۗ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

کتاب کس نے اتاری تھی، جو موسیٰؑ لیکر آئے تھے، جو روشنی اور ہدایت تھی، انسانوں کیلئے، جس کو تم نے ورق ورق نقل کر رکھا ہے

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ

کچھ حصہ کو ظاہر کرتے ہو، اور بہت کو چھپائے بیٹھے ہو، اس کتاب سے تم کو وہ باتیں سکھائی گئی تھیں، جو تم اور تمہارے اگلے باپ

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

دادا نہیں جانتے تھے، آپ کہدو کہ اللہ نے ہی یہ کتاب موسیٰؑ پر نازل کی تھی، یہ کہکر انکو، انکی حرکتوں میں، الجھے رہنے کو چھوڑ دو، کہ اپنے کھیل

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

میں مشغول رہیں۔ (٩٢) اور یہ کتاب بھی کیا خوب ہے کہ ہم نے اسکو نازل فرمایا، برکت والی ہے، تصدیق کر کے سچا ثابت کرتی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

ہے اس تعلیم کو، جو اس کے پہلے آئی ہوئی کتابوں میں تھی، تاکہ آپ اس مرکزی بستی کے لوگوں، اور اس کے آس پاس کی تمام انسانی آبادی کو

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَنْ

آگاہ کردو، جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان لے آئیں گے، اور اپنی نمازوں کی حفاظت میں لگ جائیں گے (٩٣) اس سے بڑا

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

ظالم کون، جو اللہ پر جھوٹ باتیں لگا دے، اور اس پر کسی چیز کی وحی نہ کی گئی ہو، پھر بھی کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے، اور وہ بھی

ف ٩٠ کتاب، حکمت، نبوت اور رسالت آدمیوں کو دی جائے، تو اولادِ آدم، یعنی پوری انسانیت کے لئے واقعی عزت اور فضیلت ہے لیکن کافروں نے یہ فضیلت کسی بشر کیلئے تسلیم کرنے سے انکار کر کے خود انسانیت کی توہین کی، اس لئے فرمایا کہ اس نعمت کے یہ انکاری ہیں تو دوسری قوم ہم نے مخصوص رکھی ہے جو اس نعمت کو پاکر باغ باغ ہو جائیگی اور اس کی قدر کریگی کہ اولادِ آدمؑ میں نبیوں اور رسولوں کا انتخاب فرماکر ہمارے رب نے انسانوں کی عزت اور عظمت کو بڑھادیا۔

ع ١٠ ٨ ١٦

اس تقریر سے یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ نبی اور رسول کو بندہ بشر نہیں مانتے، انکی نیت میں یہ خرابی ہے کہ، کسی طرح اطاعت سے چھٹکارا حاصل کریں، یہ کہکر کہ نبی غیر بشر ہے ہم تو آدمی ہیں ہزار ہا حاجات رکھتے ہیں، ہم ان کی اطاعت کیسے کر سکتے ہیں پھر یہ شیطان کا چکر وفریب، قریب قریب ہر نبی کے مقابلہ میں چلایا گیا کہ تم بشر ہو، آدمی ہو، اس لئے نبی یا رسول نہیں ہو سکتے، اور بعد والوں نے جب نبی کو مان لیا، تو ان میں بہت سے لوگ پرانے کافروں کی بولی تھوڑے ہیر پھیر سے بولنے لگے کہ، چونکہ یہ نبی یا رسول تھے، اس لئے بشر آدمی نہیں تھے کچھ اور تھے، ایسا کہکر انھوں نے نبی پر ایمان لاکر بھی اطاعت سے چھٹی کرالی، ظاہر ہے نبی یا رسول کی اطاعت لازمی ہے، لیکن جب وہ غیر آدمی ہو، تو اس کی زندگی کا نمونہ انسانوں کو مشکل پڑے گا۔

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨١﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ

بھی تم نصیحت کو قبول نہ کرو گے ؟ (٨١) اور میں ان سے کیسے اور کیوں ڈر جاؤں گا، جنکو تم خدا کا شریک بناتے ہو، جبکہ تمہارا یہ حال ہے کہ اللہ نے شریک

أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

پر کوئی دلیل نہیں اتاری، تب بھی تم کو اللہ کے ساتھ شریک بنانے میں ڈر نہیں لگتا، اب تم کو کچھ علم ہو تو بتاؤ کہ، ہم دونوں میں نجات

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٢﴾ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوٓا

حاصل کرنے کے امن کا حقدار کون ہے گا۔ (٨٢) جو لوگ ایمان لاکر اپنے ایمان کو، شرک جیسے ظلم کی

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿٨٣﴾ ع وَتِلْكَ

ملاوٹ سے بچائے رکھتے ہیں، نجات اور امن صرف ان کے لیے ہے، اور یہی لوگ ہدایت پا گئے۔ (٨٣) ہماری یہ دلیل

حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ إِنَّ

ابراہیم کو انکی قوم کے مقابلے میں ہم نے عطا کی تھی، ہم چاہتے ہیں اُسی کے درجے بلند کرتے ہیں، بے شک آپ کا رب بڑا ہی

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٤﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

دانا اور علم والا ہے (٨٤) اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب عطا فرمائے ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی، اور اس کے

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوبَ

پہلے نوح علیہ السلام کو بھی ہم نے ہدایت دی تھی، اور اسی کی اولاد میں داؤد اور سلیمان ہوئے، اور ایوب و یوسف بھی، موسیٰ اور ہارون بھی اسی

وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهٰرُونَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَزَكَرِيَّا

کی اولاد میں تھے، اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو، کیا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں (٨٥) اور زکریا

وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ

یحییٰ، عیسیٰ، اور الیاس، یہ سب نیک لوگ بھی اسی کی اولاد میں تھے۔ (٨٦) اور اسمٰعیل اور الیسع اور

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

یونس اور لوط بھی اور ہر ایک کو ہم نے جہاں کے لوگوں پر فضیلت عطا کی تھی۔ (٨٧) اور ان کے باپ، اور اولاد، اور

ذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوٰنِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٨﴾

ان کے بھائیوں میں سے بھی، کچھ لوگوں کو ہم نے پسند بھی فرمایا، اور سیدھے راستے کی ہدایت عطا کر دی۔ (٨٨)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ اللہ کی ہدایت ہے، اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے، اس پر چلا دیتا ہے، اور اگر یہ لوگ بھی شرک کرتے تو، ضرور ان کے کیے کرائے سب

ف٨٧ تمام جہاں میں فضیلت والے اور بڑائی والے، اور مرتبے میں سب سے اعلیٰ وہ لوگ ہیں، جنکو اللہ نے نبی یا رسول بنا کر بھیجا، اسی لیے کسی غیر نبی کو نبی جیسے آداب والقاب نہیں لگانا چاہیے۔

ف٨٨ حضرت نوحؑ کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں بڑے بڑے رسول اور نبی اللہ نے بھیجے، یہ لوگ ایک دوسرے کی اولاد تھے، کوئی کسی کا بھائی تھا تو کوئی باپ تھا، کوئی بیٹا تھا اور معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کو انسانیت، آدمیت، بشریت سے نکال کر کچھ اور بتاتے ہیں، ان کا خیال غلط ہے،

ع ٩ ١٣ ١٥

ف٨٩ اوپر کی آیات سے اٹھارہ نبیوں کا تذکرہ چلا آرہا تھا اور انکی فضیلت بیان کی گئی، اس آیت میں بتا دیا کہ اگر یہ نبی و پیغمبر لوگ بھی ذرا سا شرک کرتے، تو ان کے سب عمل برباد ہو جاتے، تمام انسانوں کو اس آیت میں شرک کے بھیانک جرم ہونے کا خیال دلایا گیا ہے۔ تاکہ ہر کوئی اپنا بچاؤ کرے اور شرک چھوڑ دے، ورنہ کوئی نبی و رسول بھلا شرک کیوں کریگا، جبکہ توحید کے داعی تو نبی اور رسول ہوتے ہیں، تم نادان لوگوں کو اس میں درس نصیحت ہے کہ شرک سے دور رہو، ورنہ کوئی عمل بھی کام نہ آئے گا۔ جب بڑے بڑوں کو یہ کہہ دیا تو حقیر لوگوں کی کیا بساط۔

النصف

يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ﴿٧٣﴾ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ

کا دن قائم ہوجائیگا ﴿٧٣﴾ اسی کا قول برحق ہے، جس دن صور پھونکا جائیگا، تو سچی بادشاہی اس کی ظاہر

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ

ہوجائیگی، وہی جاننے والا ہے چھپے اور ظاہر کا، اور دانا اور خبر رکھنے والا ہے ﴿٧٤﴾ اور جب کہا، ابراہیم نے اپنے باپ

لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ

آزر سے، کیا تم بتوں کو معبود بنا بیٹھے ہو، میں دیکھتا ہوں کہ، تم اور تمہاری قوم کھلی ہوئی گمراہی

مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ

میں ہے۔ ﴿٧٥﴾ اور اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھائی، تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں

مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هٰذَا رَبِّي ۖ

ہوجائیں۔ ﴿٧٦﴾ بس ابراہیمؑ پر رات کا اندھیرا چھایا، تو انھوں نے ایک تارا دیکھا، کہا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ تارہ

فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

ڈوب گیا یعنی غائب ہوگیا تو ابراہیم بولے میں ایک بار بھی ڈوبنے والوں کو رب بنانا پسند نہیں کرتا ﴿٧٧﴾ جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا، کہا یہ میرا رب ہے؟

رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

پس جب وہ بھی ڈوب گیا، تو ابراہیم نے کہا، اگر میرا پروردگار مجھکو ہدایت نہ فرماتا، تو میں بھی بھٹکنے والوں

الضَّالِّينَ ﴿٧٨﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا

ہی میں رہتا۔ ﴿٧٨﴾ جب سورج کو جگمگاتا دیکھا، بولے یہ میرا رب ہے؟ یہ تو خوب بڑا ہے، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا، تو ابراہیم نے آواز

أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٧٩﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

لگادی کہ: اے برادران قوم! تم جو شرک کرتے ہو میں اس سے بیزار ہونیکا اعلان کرتا ہوں۔ ﴿٧٩﴾ میں نے اپنا چہرا اس اللہ کیلئے ڈال دیا، جس

لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٠﴾ وَ

نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، اور اسی ایک کے طرف کا ہوکر اعلان کرتا ہوں کہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ﴿٨٠﴾

حَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَا أَخَافُ

اور ابراہیم کی قوم نے انسے حجت شروع کردی تب ابراہیم بولے کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو جبکہ اس نے تو مجھے سیدھی راہ بتلادی ہے، اور اللہ

مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ

کے سوا تم جنکو شریک کرتے ہو، میں ان سے نہیں ڈرتا، بس! مگر میرا رب جو کچھ چاہے وہی ہوگا، میرے رب نے ہر ہر چیز کو اپنے علم کے گھیرے میں لے رکھا ہے، کیا اب

ف ٧٧ انکی قوم بتوں کو پوجتی تھی، بتوں کو توڑ کر ان پر حجت قائم کردی، اور ستاروں کو بھی پوجتے تھے، ان پر حجت قائم کرنے کو چمکتا تارا دیکھ کر پھر رد کردیا کہ، ایک بار بھی ڈوبے، میں اسے رب بناؤں تو یہ بار بار ڈوبے، اسے کیسے رب بنایا جاسکتا ہے، اسی طرح چاند اور سورج کو دلیل بنا کر حجت قائم کردی کہ یہ سب فانی ہیں، اور کام میں لگے ہیں، کسی کے حکم کے تابع ہیں، انکو کیا رب بنانا جو کسی کے حکم کے محتاج ہیں، اور خود ہماری چاکری کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔

ف ٧٩ مشرک لوگ، خالق ہر چیز کا، اللہ کو مانتے ہیں لیکن اپنی حاجت اور مراد کے لئے بزرگوں کے بت یا قبریں بنا کر ان سے حاجت طلب کرتے ہیں، یا پیغمبروں اور ولیوں کو، شہیدوں اور پیروں کو مدد کیلئے پکارتے ہیں، بعضے انمیں سے ایسے بھی ہیں جو ستاروں کو، چاند کو اور سورج کو، حتیٰ کو جھاڑ، پہاڑ ندی، نالہ، دریا، سمندر سے حاجت مراد مانگتے مانگتے تھک گئے، تو سانپ شیر، بچھڑے، گائے بھی استعمال کرڈالے، توبہ! توبہ!!

ف ٨٠ نماز شروع کرتے وقت اس آیت کو پڑھنا چاہیئے۔

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

قوم کے ساتھ مت بیٹھنا۔ (٦٨) ایسے لوگوں کے حساب کی کوئی ذمہ داری

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ

پرہیزگاروں پر نہیں، لیکن نصیحت کردینا اچھی بات ہے، تاکہ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے بچنے لگیں، (٦٩) اور

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

چھوڑ دو ان لوگوں کو اپنے حال پر جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال

ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دیاہے، اس قرآن کے ذریعے نصیحت تو کرہی دو کہ، کوئی شخص اپنے کرتوت میں پھنس نہ جائے کہ پھر اللہ کے دربار میں کوئی ولی

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور شفاعت کرنیوالا ڈھونڈنے سے بھی اسے نہیں مل پائیگا، اور ایسا شخص چھوٹنے کے لئے جرمانہ میں بدلے کو، ہر طرح کی

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ

چیزیں دے ڈالے تب بھی قبول نہیں کیا جائیگا، یہ لوگ اپنے کرتوتوں میں الٹے پھنس گئے، انکو کھولتا، ابلتا گرم پانی پینے کو دیا جائیگا اور انکے کفر

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

کے سبب انھیں دردناک عذاب ہوگا۔ (٧٠) آپ فرمادو کہ، کیا ہم اللہ کے سوا انکو پکاریں جو ہمکو نفع بھی نہ دے سکیں، اور ہمارا کچھ

لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ

نقصان بھی انکے بس میں نہیں، اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اسکے کہ، اب تو اللہ ہمکو ہدایت عطا فرماچکا ہے، اور کیا ہم اس آدمی کی طرح

الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى

ہوجائیں، جسکو شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا کر حیران کر ڈالا ہو، جبکہ دوسری طرف اسکے کچھ ساتھی اس کو آواز دے رہے ہوں کہ، صحیح راستے کی

الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

طرف ہمارے پاس آجا، کہدو کہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے، اور ہم کو حکم دیدیا گیا ہے کہ، ہم رب العالمین کے لئے

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ لا وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ

مسلم ہوجائیں۔ (٧١) اور ہم کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ، نماز قائم رکھو، صرف اللہ سے ڈرو، اور جان رکھو کہ اسی کی طرف تم

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ

سب کو جمع کرلیا جائیگا (٧٢) اور وہی اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا، اور جس دن کہے گا کہ ہو جا، بس حشر

ع ١٠ ١٤

فـ١ اللہ کے غیر کو جو پکارے اور اس سے دعا کرے، اسکی مثال ایسی ہے کہ شیطان اس کو اچک کر لے بھاگا۔ اور جنگل میں پھینک دیا، اب یہ دیوانہ حیران و پریشان ہے، ادھر جو صرف اللہ کو پکارے، وہ رب العالمین کا مسلم بندہ ہے، ان کی دعوت جاری ہے کہ ہمارے پاس آجاؤ، معلوم ہوا کہ جو شخص بھی اللہ کے سوا کسی کو پکارے وہ مسلمانی کے خلاف ہے۔

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

اور تم پر حفاظت کرنیوالے پہرے دار بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے، تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے، اسکی جان نکال لیتے

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ٦١ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا

ہیں۔ اور کسی طرح کی بھی کوتاہی یا قصور نہیں کرتے، ٦١ پھر تو لوٹائے جاتے ہیں اللہ کی طرف، جو انکا سچا مالک ہے، یاد رکھو کہ،

لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ٦٢ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ

حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے، اور وہ بہت تیزی سے حساب لینے والا ہے ٦٢ تم کہدو کہ، جنگل اور دریا کی اندھیاری سے تم کو نجات

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ

کون دیتا ہے، جب پھنس جاتے ہو۔ تو گڑگڑا کر، اور چپکے چپکے دبی آواز سے کس سے فریاد کرتے ہو، کہ اگر ہمکو تو نے اس مصیبت سے نجات

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ٦٣ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ

دی تو ہم ضرور شکر کرنے والے ہونگے۔ ٦٣ کہدو کہ، ایسی دعا تو صرف اللہ سے کرتے ہو۔ اور صرف اللہ ہی تمکو ہر بلا سے نجات دیتا

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓي اَنْ يَّبْعَثَ

ہے، اور سختی، اور خطرے دبی بچا تا ہے، پھر تم ہو کہ اسی کے ساتھ شرک کرتے ہو ٦٤ کہدو کہ، وہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

عذاب اُتار دے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے، یا ٹولیاں بنا کر آپس میں تم کو بھڑا دے،

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

اور تم کو ایک دوسرے کی مار کا مزہ چکھا دے، دیکھو ہم کس طرح نشانیاں صاف صاف بیان کرتے ہیں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ٦٥ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ

تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ ٦٥ اور اس قرآن کو تمہاری قوم نے جھٹلایا، جبکہ یہ سراسر حق ہے،

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ٦٦ ۭ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٦٧

تم کہدو کہ، میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ ٦٦ ہر خبر کے پورا ہونیکا ایک وقت ہے۔ بس تمکو بہت جلد معلوم ہو جائیگا ٦٧

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰي

اور جب تم دیکھو کہ یہ لوگ ہماری آیتوں میں نکتہ چینی کرکے بحث بازی کرتے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ، یہاں تک کہ کسی دوسری بات

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

میں یہ لوگ مشغول ہوں اور کبھی ایسا ہو کہ شیطان تم کو بھلا دے، تو یاد آ جانے پر ایسی ظالم

ف ٦٢ جھوٹے مالک بنا رکھے تھے وہ سب مر کر دفن تھے، اب خود موت کے شکنجہ میں پھنسا اور لوٹا کر اپنے سچے مالک کے حضور پہنچا دیا گیا، تب عقل ٹھکانے آئی، کہ یہاں تو صرف ایک اللہ کا حکم چلتا ہے۔

ف ٦٣ خُفْيَةً، خاموشی سے دل ہی دل میں دعا صرف اللہ سے کرتے ہیں، اپنے معبودوں کو پکارنے میں ایسی گڑگڑانے کی مشق انھیں نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ یہ فطری دعا ہے جس میں آدمی بے بس ہو کر صرف ایک اکیلے اللہ کو پکارتا ہے۔

ف ٦٤ سخت مصیبت کے وقت ضدی اور کٹر مشرک بھی سب کو چھوڑ چھاڑ کر صرف اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرتا ہے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ ع

اور اسی طرح ہم اپنی آیات کھول کر صاف صاف بیان فرماتے ہیں، تاکہ مجرموں کے راستہ کا بیان بھی کھل کر سامنے آجائے ﴿٥٥﴾

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

آپ کہدو کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان کی بندگی سے مجھے منع کر دیا گیا، کہدو کہ میں تمہاری من چاہی پر نہیں چل سکتا۔

لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿٥٦﴾

ایسا کروں تو میں بھی بہک جاؤں گا، اور صحیح راستہ چلنے والوں میں شامل نہیں رہا۔ ﴿٥٦﴾

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا

آپ فرمادو کہ میں تو اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی صاف دلیل پر قائم ہوں اور تم اسے جھوٹ جانتے ہو، اب جو تم عذاب کی جلدی مچاتے

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ

ہو اسکو لے آنا میرے بس کی بات نہیں اسکا حکم صرف اللہ کے اختیار میں ہے، وہی حق بات صاف صاف بیان فرماتا ہے اور وہی سب سے اچھا

الْفٰصِلِیْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ

فیصلہ فرمانے والا ہے ﴿٥٧﴾ آپ فرمادو کہ جس عذاب کی تم جلدی مچاتے ہو وہ اگر میرے اختیار میں ہوتا، تو میرے اور تمہارے درمیان

بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ

فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا، ظالموں کو تو اللہ ہی سمجھ لے گا۔ ﴿٥٨﴾ غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، جنکو اسکے

لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

سوا کوئی نہیں جانتا، زمین، جنگل اور دریا کی سب چیزوں کا علم اسی کو ہے، کوئی پتہ بھی جھڑتا ہے تو اس کے علم میں ہوتا ہے

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ

اور کوئی دانہ زمین کی اندھیاریوں میں ہو، کوئی گیلی یا سوکھی چیز ہو مگر ہر ایک کو اللہ نے صاف صاف بیان کرنیوالی کتاب

كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

میں درج کر دیا ہے۔ ﴿٥٩﴾ وہی اللہ ہے جو رات میں تمہاری جان اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو،

بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ

اسے بھی جانتا ہے، اور دن میں تمکو وہی اٹھا دیتا ہے تاکہ اسطرح مقرر کی ہوئی مدت پوری ہو جائے، پھر تم سبکو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ

پھر وہ تم کو بتادیگا کہ تم کیا کچھ کرکے آئے ہو۔ ﴿٦٠﴾ اور اپنے بندوں کو اس نے ہر طرح سے جکڑ رکھا ہے،

ف ٥٥ بندہ اگر نادانی سے گناہ کر بیٹھے اور توبہ کرکے اصلاح کرلے تو اس نے اپنے مالک کو خوش کر دیا، پھر جرم کے راستہ پر اڑنا، اور بار بار گناہ کرنا کیا معنی، اسی لیے فرمایا کہ مجرموں کا راستہ صاف ظاہر ہو گیا، کہ مالک اگر توبہ کو قبول ہی نہ رکھتا اور کسی طرح بھی گناہ معاف کرنیکو تیار نہ ہوتا، تو بندہ کو بہانہ مل جاتا کہ توبہ کرنے سے جب کچھ فائدہ نہیں تو گناہ کیے جاؤ، لیکن جب وعدہ فرمالیا کہ توبہ کو قبول کرونگا اور معافی دونگا، تب کوئی اس کا فائدہ نہ اٹھائے گا، اور گناہ پر دلیر ہے وہ مجرم ہے۔

٦ ع ٥ ١٢

ف ٥٦ مشرک لوگ جو من چاہا، اس سے دعا کی، اسے پکارا، اگر ہم ایسا کریں تو یہ پکارنا بندگی میں داخل ہے، ہمکو ایسا کرنا منع ہے اگر کسی کو اللہ کے سوا پکارا تو بہک گئے، اور ہدایت کی راہ والوں کی جماعت سے خارج ہوئے۔

ف ٥٧، ٥٨ منکر کہتے ہیں کہ ہم تمہاری بات جب نہیں مانتے ہیں تو ہم پہ عذاب کیوں نہیں ڈال دیتے جواب آیا کہ عذاب کا بھیجنا نبی کے ہاتھ میں ہوتا تو کب کا فیصلہ ہو جاتا وہ تمکو اتنی ڈھیل ہی کیوں دیتا، لیکن ظالموں کو اچھی طرح نپٹنے والا اللہ، اس عذاب کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہے، وقت پر اسی کا حکم جاری ہو جائیگا، تب حق بات کا فیصلہ ہو جائیگا۔

ف ٦٠ آدمی سوتا ہے یا جاگتا ہے اس سے ہزاروں مزدوریں پوری ہوتی ہیں، اور آخری گھڑی تک جو مدت پوری ہونی ہے اسکا نظام بھی سونے جاگنے اور رات دن کے آنے جانے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

ع ٥ ١٣

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَآئِنُ اللّٰهِ

سبب عذاب انہیں گھیر لیگا۔ (۴۹) اے نبیؐ تم فرمادو کہ میں نے تم سے کبھی یہ نہیں کہا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس

وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ

ہیں، اور میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں، اور میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا کہ میں کوئی فرشتہ ہوں، میں تو

إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ وَ

چل پڑا اس وحی پر جو میری طرف کی گئی، تم فرمادو کیا اندھا اور آنکھ والا دونوں برابر ہوسکتے ہیں؛ کیا پھر بھی تم سوچتے نہیں (۵۰) اور

أَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوٓا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُمْ

آپؐ اس کتاب سے ان لوگوں کو خبردار کردیں جو اپنے رب کے حضور جمع ہونیکا خوف رکھتے ہیں، کہ وہاں اس کے سوا ان کا کوئی ولی نہیں

مِّنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ

ہوگا اور وہاں شفاعت کرنے والا بھی نہیں ملیگا، تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بن جائیں (۵۱) اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ

پکارتے ہیں، اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں، ان کو اپنی مجلس سے دور نہ کرنا، تم پر ان کے حساب کی کچھ بھی ذمہ

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

داری نہیں، اور تمہارے حساب میں کسی چیز کے یہ بھی جواب دار نہیں، اگر تم نے ان کو اپنی مجلس سے دور

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

کیا، تو بے انصاف لوگوں میں ہوجاؤ گے۔ (۵۲) اور ہم نے ان کو ایک دوسرے کے سبب آزمائش میں

لِّيَقُولُوٓا أَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ

ڈال رکھا ہے کہ فتنے میں پڑ کر یہ (مالدار) لوگ (ایسے غریبوں کیلئے) کہتے ہیں کہ کیا اللہ نے ہمارے درمیان صرف ان پر احسان کردیا؟ تو کیا شکر گذار لوگوں

بِالشّٰكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ

کو اللہ اچھی طرح نہیں جانتا؟ (۵۳) اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں، تو آپ فرمادو کہ تم پر سلام

عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

ہو کہ تمہارے رب نے رحمت کی نوازش اپنے ذمے لازم کرلی ہے، یہ بھی سن لو کہ تم میں سے کوئی نادانی سے کچھ برا عمل

سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ ۙ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾

کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو بس اللہ تو یقیناً مغفرت فرمانے والا، مہربان ہے (۵۴)

منزل ۲

ف ۵۰ جو لوگ اللہ کے نبی یا رسول کو تمام خزانوں کا مالک اور عالم الغیب بتاتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی آدمی کی جنس نہیں ہوتا، ایسے لوگ قرآن سے جاہل ہیں نہیں جانتے کہ نبی نے جو دعویٰ خود نہیں کیا وہ ہم کیوں ان کا نام لیکر

ع ۵ ۹ ۱۱

کرنے لگیں، اگلی امتیں بھی اپنے نبیوں اور رسولوں کے لیے ایسی من گھڑت باتیں بنا بنا کر اللہ کے نبی سے ہدایت لینے کے بجائے اسے خدائی صفات میں شریک بنا کر اپنا نبی کھو بیٹھے سورۂ اعراف کی آیت ۱۸۸ اور سورۂ ھود کی آیت ۳۱ دیکھ لی جائیں، پھر بھی کوئی آدمی مسلمان ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب پر ضد کرے، وہ حق بات سے دور جا پڑا۔ ہاں اللہ نے اپنے نبی کو غیب کی اطلاع دی ہے، اور غیب کا اظہار کیا ہے، اطلاع، اظہار، اور علم غیب میں زمین آسمان کا فرق ہے اطلاع غیب کے لیے سورۂ آل عمران آیت ۱۷۹ اور اظہار غیب کے لیے سورۂ الجن آیت ۲۶،۲۷ دیکھ لی جائیں اسی طرح جو لوگ نبی یا رسول کا علم عام انسانوں کی طرح بتاتے ہیں وہ بھی سخت غلطی پر ہیں۔ جس کے پاس فرشتہ آکر وحی کر جائے اور اللہ کا پیغام پہنچا جائے، اور جسے معراج میں اللہ کے حضور حاضری کا شرف ہو، جنت اور دوزخ جسے دکھائی گئی ہو ان کا علم تمام انسانوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اس معنی میں نبی کا علم ہر طرح کامل ہوتا ہے

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

پہلے بھی بہت سی اُمتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے تھے، پھر ان اُمتوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا، تاکہ وہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

ڈھیلے پڑیں، ﴿۴۲﴾ پھر یہ کیوں نہ ہوا کہ ان پر ہمارا عذاب آ گیا، تب ڈھیلے پڑتے، اور گڑگڑاتے، بلکہ ان کا حال یہ بنا کہ انکے دل

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ

سخت ہو گئے، اور شیطان نے انکے عمل ان کی نگاہ میں اچھے کر دکھائے تھے، ﴿۴۳﴾ پس جب وہ نصیحت بھی یہ لوگ بھلا چکے

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا

جو ان کو یاد دلائی گئی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جو کچھ انہیں دیا گیا اس پر خوب اترانے

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

لگے، تب اچانک ہم نے انھیں پکڑ لیا، پھر ہر طرف سے انکی آس ٹوٹ کر رہ گئی۔ ﴿۴۴﴾ پھر تو ایسی ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی، اور

ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ

تعریف، خوبیاں تو صرف اللہ رب العالمین کے لیئے ہے۔ ﴿۴۵﴾ آپ کہدو کہ بھلا تم نے کبھی یہ سوچا کہ اگر اللہ تمہارے کان

سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

اور آنکھیں چھین لے، اور تمہارے دل پر، سیل لگا دے، یعنی بند کر دے، تو پھر کون غیر اللہ ہے، جو یہ سب چیزیں تم کو

يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

واپس لادیگا، دیکھو ہم نے کیسی صاف نشانیاں کھول کر بیان کردیں اور ذرا ان کو بھی دیکھو کہ کیسے پھرے ہوئے ہیں ﴿۴۶﴾

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ

کہدو کہ دیکھا نہیں تم نے، اگر اللہ کا عذاب اچانک یا کھلم کھلا تم پر آپڑے تو ظالم قوم کے سوا

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

اور کون ہلاک ہوگا؟ ﴿۴۷﴾ رسولوں کو بھیجنے کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ وہ خوشی سنائیں

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور ڈر سنادیں، پھر جو ایمان لایا، اور اپنی اصلاح کر لی، تو ایسے لوگوں کو کوئی اندیشہ نہیں

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ

اور کوئی غم نہیں۔ ﴿۴۸﴾ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو، ان کی اس بدی کے

مانگتے ہیں انکو بھول بھال جاتے ہیں، مگر نبی کی تعلیم سے یا اللہ کی کتاب سے سمجھانے پر اس کے پہلے شرک نہیں چھوڑتے بلکہ اپنی ضد پر اڑے رہتے ہیں۔

ف ۴۳، ۴۴ بندے کو کبھی سختی تنگدستی، بیماری اور تکلیف میں تنبیہ کیجاتی ہے کہ اللہ کی طرف گڑگڑا کر جھک پڑے، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اپنا ایمان اور عمل نبی کی تعلیم کے مطابق کرے، لیکن جن کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور شیطان ان کے کرتوت انکی نگاہ میں اچھے کر دکھاتا ہے، اور بار بار کی نصیحت پر اور بگڑتے جاتے ہیں، تب اللہ دوسری طرف سے انھیں عذاب میں ڈالتا ہے، وہ یہ کہ ہر چیز کے دروازے کھول کر مال کی فراوانی کر دیتا ہے، لیکن اس مال میں برکت نہیں ہوتی، عذاب چھپا ہوتا ہے، تب اچانک عذاب میں پھنس گئے کہ اب چھوٹنے سے مایوس ہیں، یہ آزمائش بہت عجیب ہوتی ہے، جسے اللہ بچائے وہی بچتا ہے۔

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں سُرنگ ڈھونڈ لو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا کر انکے

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ

لیئے کوئی معجزہ لادو، اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو خود ہی ہدایت پر جمع کر دیتا

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ

سو تم نادانوں میں شامل نہ ہونا۔ (۳۵) حق بات کو مانیں گے وہ جو سنتے ہیں، رہے مردے تو

وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ

اللہ ہی ان کو اٹھا کر کھڑا کرے گا، پھر اس کی طرف وہ لائے جائیں گے (۳۶) اور کہتے ہیں اس کے رب کی

عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَ

طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی، تم کہدو کہ اللہ تو قادر ہے نشانی بھیجنے پر، لیکن

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ

اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ (۳۷) زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ہو، یا پرندہ ہو جو اڑتا ہے اپنے

يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ

دو پروں سے، یہ سب تمہاری طرح کی ایک ایک جماعت ہیں ہم نے اپنے دفتر میں درج کرنے میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا، پھر

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ

سب اپنے مالک کی طرف اکٹھے کیئے جائیں گے (۳۸) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں بہرے گونگے ہیں۔

فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ

اندھیرے میں پڑے ہیں، اللہ جس کو چاہے گمراہ کردے، اور جس کو چاہے ڈال دے سیدھی

مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

راہ پر۔ (۳۹) آپ کہدو کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک لوٹ پڑے، یا آخری گھڑی آجائے تو کیا کسی غیر اللہ

أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ

کو پکارو گے، بتاؤ، جواب دو، اگر تم سچے ہو (۴۰) بلکہ ایسا وقت آنے پر تو صرف اسی کو پکاروگے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ

پھر اگر چاہے تو تمہاری پکار پر دکھ کو دور کردے، اور جنکو شریک بناتے ہو ایسے وقت میں ان سب کو بھول بھال جاتے ہو (۴۱) اور تم سے

ف ۳۵ مخالفین ہمیشہ فرمائشی معجزہ طلب کرتے تھے کہ اگر یہ دکھا دو تو ایمان لائیں، وہ دکھا دو تو ایمان لائیں، حضرت ص کا بھی جی چاہا کہ کوئی معجزہ دکھایا جائے، تو ان کی ضد ٹوٹے، اور ایمان کو قبول کرلیں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ معجزہ بتادینا یا ہدایت پر کسی کو چلا دینا نبی کے بس کی بات نہیں اگر اللہ کو منظور ہوتا کہ سب ہدایت پر جمع ہو جائیں تو وہ ایسا کرسکتا تھا، آیت میں صاف بیان ہے کہ مخالفین کی حرکت تم سے برداشت نہیں ہوتی، تو کر سکو تو زمین میں کوئی سرنگ لگا لو یا آسمان میں سیڑھی ڈال کر کوئی نشانی لا کر ان کا منھ بند کر دو معلوم ہوا کہ خدا کی مرضی کے بغیر معجزہ یا کرامت یا کسی کو ہدایت دینا، سردار انبیاء ص کے بس کی بات بھی نہیں، اب وہ راہ بھولے مسلمان اس آیت سے عبرت حاصل کریں، جو ایسے معاملات میں خدا کے نیک بندوں کو مشکل کشا، اور حاجت روا مانتے ہیں۔

النصف

نصف منزل

ف ۳۶ حق بات کو جو سننا ہی پسند کرے، وہ کیا ہدایت پائیگا ایسے لوگ تو مردے ہیں اور مردوں کو جب اللہ زندہ کر کے اٹھائیگا تبھی اٹھیں گے۔

ف ۳۷ مخالف لوگ جاہل بے علم ہیں، ورنہ یہ قرآن تو لاکھوں لاکھ نشانیوں کا ایک نشان ہے، جسکو جاننا ماننا ہوا سکو کافی ہے۔

ف ۴۰، ۴۱ نازک وقت میں اور اچانک ٹوٹنے والی مصیبت میں کٹر مشرک بھی صرف اکیلا ایک اللہ کو پکارتے ہیں اور جن کو خدا کا شریک بنا کر دعائیں

ع ۴ ۱۱ ۱۰

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور اگر واپس بھیجے جائیں تب بھی وہی کچھ کر کے آئیں گے جس سے انکو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں ۔ (٢٨)

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ

اور کہتے ہیں کہ ہمکو صرف دنیا کی زندگی ہے ہم کچھ دوسری بار زندہ کر کے نہیں اٹھائے جا سکتے ۔ (٢٩) اور اگر اس

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَ

وقت تم ان کی حالت دیکھو کہ اپنے رب کے پاس یہ لوگ کھڑے کیے جائیں گے تو فرمائیگا کیا ابھی میرے حضور تمہاری حاضری سچ نہیں ہے

رَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

جواب میں بولیں گے ہاں ہاں ہمارے رب کی قسم یہ تو سچ سچ ثابت ہو گئی، تب رب یہ فرمائیگا کہ اپنے انکار کے سبب عذاب چکھو (٣٠) یقیناً بڑے

كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

نقصان میں پڑے وہ لوگ جنھوں نے اللہ سے ملاقات ہونیکی اطلاع کو جھوٹ جانا، جب اچانک وہ گھڑی آجائیگی تب چیخ اٹھیں گے

عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا

کہ ہائے افسوس ہم سے اس معاملے میں بڑا قصور رہا۔ اور اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کے بوجھ لادکر حاضر ہوں گے تو کیا ہی برے

سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ

بوجھ اٹھائے ہوں گے ۔ (٣١) دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے اصل مقام تو آخرت کا گھر ہے، جو نہایت اچھا اور بہتر ہے

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

ان لوگوں کیلئے جو اللہ کی نافرمانی سے بچ کر چلتے ہیں تو کیا تم عقل سے کام نہ لوگے (٣٢) اے نبیؐ ہم جانتے ہیں کہ جو بکواس

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

یہ لوگ کرتے ہیں اس سے آپ کو رنج ہوتا ہے لیکن یہ صرف آپؐ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم لوگ تو اللہ کی آیات کے

يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا

مخالف ہیں ۔ (٣٣) آپؐ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں اس پر انھوں نے صبر کیا اور انھیں بہت ستایا

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ

گیا یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد آپہنچی اور اللہ کے فرمان کو بدلا نہیں جا سکتا ، بہت سے رسولوں کے واقعات

وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

احوال آپؐ تک پہنچ چکے ہیں ۔ (٣٤) پھر بھی ان کا منہ موڑنا تم کو بھاری لگتا ہے

تو کر لیا کہ شرک تو کرتے تھے مگر پھر دنیا میں ایک بار جانا نصیب ہو تو شرک سے دور رہیں گے، اس تدبیر سے اللہ نے انکے دل میں چھپی بات خود انکے منہ سے ظاہر کرا دی، کسی کو یہ شبہ ہو کہ جہنم آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد پھر دنیا میں آکر شرک بھلا کیوں کوئی کریگا ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اول اگر کسی کو بھیجا گیا تو جو کچھ اس نے آخرت میں دیکھا ہے سب کچھ بھلا کر پہلے کی طرح ہی اسے پیدا کریںگے

ع ٣ / ١٠ / ٩

تب ظاہر ہے کہ ابھی جو کر کے آیا ہے وہی سب کچھ پھر کر کے آئیگا اسلئے دوسری بار دنیا میں بھیجنا فضول ہوگا دوسرا جواب یہ ہے کہ کسی ایک دو آدمی یا صرف دوزخی لوگوں کے مطالبے پر فقط ان کو بھیجنے سے کچھ حاصل نہیں، نیک لوگوں کو حتیٰ کہ پیغمبروں اور کتابوں کو بھی پھر سے بھیجنا ضروری ہوگا، اور نیک لوگ جو جنت کا پروانہ حاصل کر چکے ہونگے کسی طرح بھی دنیا میں کافروں اور مشرکوں کی خاطر پھر آکر بسنے اور دوبارہ امتحان میں بیٹھنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے کہ پتہ نہیں دوسری بار ایمان اور عمل صالح ساتھ لاتے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں ہم کیوں یہ خطرہ مول لیں، اب کافر خود اپنے کرتوت کا مزہ چکھیں، دنیا میں ہم ایمان والوں کو کہاں چین سے بیٹھنے دیا تھا کہ اب صرف ان کی خاطر ہم جنت چھوڑ کر دنیا بسانے جائیں ۔

منزل ٢

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اپنا ہی نقصان کرتا ہے وہی نہیں مانتے ۔ (٢٠) جو شخص اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ

آیتوں کو جھٹلائے تو بے شک ظالم لوگوں کو وہ ہرگز نجات نہیں دے گا (٢١) اور جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ

ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنھوں نے شرک کیا تھا کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

بہت دعویٰ اور گھمنڈ تھا ۔ (٢٢) پھر ان کا فتنہ ان ہی پر لوٹ پڑیگا اور یہی بولیں گے کہ اللہ جو ہمارا رب ہے اسکی قسم کھا کر کہتے

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

ہیں کہ ہم شرک کرنے والے نہ تھے ۔ (٢٣) دیکھو اپنے آپ پر انھوں نے کیسا جھوٹ بول دیا، اور جو جھوٹے قصے وہ بنایا

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

کرتے تھے سب غائب ہو گئے ۔ (٢٤) اور ان میں سے تو کچھ ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں جبکہ ہم انکے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

دلوں پر غلاف پاتے ہیں اب وہ اس کو نہیں سمجھ سکتے - اور ان کے کان میں ڈاٹ بھرا ہے ۔ اور اگر یہ لوگ

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

سب کی سب نشانیاں دیکھ لیں تب بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے، جب تمہارے پاس آتے ہیں تو صرف جھگڑا کرنے

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

اور یہ کہتے آتے ہیں کہ یہ سب اگلوں کی کہانیاں ہیں ۔ (٢٥) اور یہ لوگ اس قرآن سے دوسروں کو روکتے

يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ

ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اپنے آپ کو تباہ و برباد کر رہے ہیں (٢٦) اور

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

اگر تم دیکھو ان کی حالت اسوقت جبکہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تب چیخ اٹھیں گے کہ ہائے ہائے کاش ہمکو پھر دنیا میں واپس بھیجا جائے تو

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

ہم اپنے رب کی آیات کبھی نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان والوں میں شامل رہیں گے ۔ (٢٧) نہیں نہیں بلکہ ان کا پہلے کا چھپا یا ہوا بھرم کھل گیا ۔

ع ١٠/٢/٨

ف ٢٢، ٢٤ دنیا میں جو لوگ بھی شرک کرتے ہیں وہ ساتھ میں اللہ کو بھی مانتے ہیں اور اپنے شریکوں یعنی کسی سے شریک خیالی دیوی دیوتا یا جن فرشتے یا اولیا انبیاء ہوتے ہیں، جنکو یہ لوگ خدا کے دربار میں زور آور سمجھتے ہیں اور بڑا گھمنڈ و دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ ہم کچھ بھی کریں ہماری بخشش یہ لوگ کروا کر ہی دم لیں گے، اسی لیے دنیا میں ان کی خوب نذر و نیاز کرتے ہیں مدد کو پکارتے ہیں انکے نام کی دہائی دیتے ہیں، کبھی چوٹیاں رکھتے ہیں یا انکے نام پر بال منڈواتے ہیں اور بالیاں پہنتے ہیں یا ہاتھوں میں کڑے ڈالتے ہیں، ان سے دعائیں مانگتے ہیں منت میں مرغ، بکرے بھی کاٹتے ہیں بعض کی قبروں کا طواف کرتے ہیں اور قبروں کو چومتے چاٹتے بھی ہیں اور ان کے نام کے جھوٹے قصے کہانیاں واقعات گھڑ کر پیٹ بھرو لوگ اپنا دھندا بھی چلاتے ہیں، اور ہر کوئی اس شرک کو دین اور مذہب سمجھتا ہے، شرک کو شرک نہیں مانتے تھے بلکہ وسیلہ دہائی دعا، ذریعہ، واسطہ، تقرب جیسی لفظی جنگ میں مصروف تھے، اس لیے قیامت میں قسم کھا جائیں گے کہ ہم مشرک نہیں تھے، اسی لیے فرمایا کہ دیکھو اپنے آپ خود ہی جھوٹ بول دیا۔

ف ٢٧، ٢٨ جب جہنم کے کنارے کھڑا کر کے اُن کو روکا جائیگا تو انھیں کچھ اُمید بندھے گی کہ شاید پھر دنیا میں واپس جانیکا موقع ملے اس امید پر جی میں چھپی بات ظاہر کردیں گے کہ اگر ہمکو پھر واپس بھیجا جائے تو شرک چھوڑ کر ایمان والوں کے ساتھ رہیں گے ۔

آیت نمبر ٢٣ میں ان کا بیان آیا ہے کہ ہم شرک نہیں کرتے تھے اب اقرار

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ

جو بستا ہے رات میں اور دن میں اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔ ⑬ آپ کہو کہ اللہ کے سوا

اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ

کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں؟ جب کہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تو صرف وہی اللہ ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

خود نہیں کھاتا، کہدو کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام پر رہوں اور تم کبھی بھی شرک کرنے والوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

نہ ہونا۔ ⑭ کہہ دو کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے

عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

ڈرتا ہوں۔ ⑮ جس کسی سے بھی عذاب اس دن ہٹا لیا گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم کیا، اور یہ کھلی ہوئی

الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَ

کامیابی ہے۔ ⑯ اور اللہ اگر دکھ پہنچا دے تو کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر تم کو راحت پہنچا دے

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

تو بھی ہر چیز پر وہ قدرت رکھتا ہے۔ ⑰ اپنے بندوں پر اسی کا زور

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ

چلتا ہے اور وہی ہے حکمت والا، اور خبر رکھنے والا۔ ⑱ تم کہو کہ بڑی سے بڑی کون سی گواہی قبول کروگے؟

قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

اور کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور یہ قرآن جو میری طرف اتارا گیا ہے تاکہ میں اس سے تم کو خبردار

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ

کردوں، اور جس تک یہ پہنچ جائے وہ دوسروں کو خبردار کردے، کیا تم اب بھی یہی کہے جاؤگے کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں، آپ

لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ م

کہدو کہ ایسی جھوٹی گواہی میں تو نہیں دے سکتا، آپ کہدو کہ فقط وہی ایک اکیلا معبود ہے اور میں قبول نہیں رکھتا جو تم شریک کرتے ہو ⑲

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ

جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پہچان جاتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جنھوں نے خود

قرآن اور نبی کی بات کو دھیان سے سن کر فیصلہ کریں۔ مطالبات کا چکر چھوڑ دیں۔

ف ١٤ مشرک لوگ جس کسی کو بھی پوجتے ہوں سب کھاتے پیتے اور پاخانہ پیشاب کرتے ہیں، سوتے اور مرتے بھی ہیں۔ اگر مشرک کو اتنی ہی سمجھ آجاوے کہ جس کو خود بھوک پیاس اور قابل شرم حاجت لگے ایسے محتاج سے دعا کرنا یا اسے نفع و نقصان پہنچانے والا جاننا، ماننا یا اللہ کا شریک بتانا بڑی حماقت ہے تو وہ شرک ہی نہ کریگا مخلوق کی ہر طرح کی حاجت کا انتظام خالق نے کردیا ہے خود اسے کچھ بھی حاجت نہیں، نہ کھانے کا محتاج اور نہ کسی حاجت کا محتاج، سبحان اللہ، سبحان اللہ ایسے پاک معبود کو چھوڑ کر دوسرے کو پوجے وہ پلید ہے۔

ف ١٦ حساب کے دن جس سے عذاب ٹل گیا، اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

ف ٢٠ یعنی جن کو آسمانی کتاب کا کچھ بھی پتہ ہوگا وہ اس نبی کو اور اس قرآن کو اسی طرح پہلی نظر میں فوراً پہچان لے گا جیسے کوئی اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے۔

وقف لازم ۔ باختلاف

وقف لازم

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
دیکھا کہ ان سے پہلے کے زمانے میں کتنی آبادیوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا جبکہ زمین میں ہم نے انکے قدم خوب جما دیئے تھے، اور انکو بہت طاقت

لَكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ
ہم نے دی تھی اتنی طاقت ہم نے تم کو نہیں دی، ہم ان پر آسمان سے خوب بارش کرتے رہے، اور انکے نیچے ہم نے نہریں جاری کر دیں

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
پھر ان ہی کے گناہوں کے سبب ان کو ہلاک و برباد بھی کر دیا، اور ان کے بعد دوسرے زمانے کے لوگوں کو کھڑا

اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
کر دیا۔ ⑥ اور اگر ہم تم پر کسی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب نازل کرتے، اور یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو لیتے

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
تب بھی انکاری لوگ تو یہی کہتے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ⑦ کہتے ہیں کہ اس نبی کے ساتھ کوئی فرشتہ

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَ
کیوں نہیں بھیجا گیا، اور اگر ہم کسی فرشتے کو بھیجتے تو پھر قصہ ہی ختم ہو جاتا، انکو انتظار اور ڈھیل میں پھر وقت ہی نہیں دیتے ⑧ اور

لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩
اگر ہم کسی فرشتے کو بھیجتے تو صورت تو اسکو آدمی کی دیتے اور جو شک ابھی ہم نے ان میں پایا ہے اسی شک میں یہ لوگ تب بھی رہتے۔ ⑨

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ
اے نبی آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، پھر جن لوگوں نے رسولوں کی باتوں کو ہنسی میں ٹال دیا تھا ان کو اسی

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا
عذاب نے آگھیرا جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ⑩ ان سے کہدو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو پھر غور سے نگاہ ڈالو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کہ حق کو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ ⑪ ان سے سوال کرو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے، اور تم

قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
جواب میں کہو کہ صرف اکیلے اللہ کا ہے، اس نے اپنے ذمہ رحمت لکھ رکھی ہے، وہ تم کو ضرور جمع کر کے رہے گا قیامت کے دن جس میں کوئی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَلَهٗ
شک و شبہ نہیں، جنھوں نے اللہ کی رحمت سے محروم ہو کر اپنا نقصان خود ہی کر لیا بس وہی ایمان نہیں لائیں گے ⑫ اسی کا ہے

منزل ٢

علمار نے آیت کا شمار کیا اس لحاظ سے آیتیں ۱۶۶ ہوتی ہیں اور جنکی گنتی کے شمار میں لفظ کُنْ فَیَکُوْنُ کے آگے قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝٧٣ تک کے الفاظ اسی آیت ۷۳ میں شامل ہیں انکے حساب سے اس سورۃ کی آیات کی گنتی ۱۶۵ ہے۔

ف ۷ قرآن مجید وحی کے ذریعے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے صاحب قرآن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل فرمایا گیا اگر کاغذ کے کسی ورق پر لکھا ہوا بھیجا جاتا اور لوگ اسکو ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی جو بدنصیب ضدی ہیں وہ یہی کہتے کہ یہ جادو ہے، قرآن مجید کے مضامین ہدایت کیلئے کافی ہیں جن کو ہدایت سے کچھ کام نہیں، صرف اعتراض کرنا جانتے ہیں کہ ایسی کتاب لاؤ، ویسی کتاب لاؤ، مگر کچھ بھی آئے تب بھی جسے نہیں ماننا ہے وہ پھر کوئی بہانہ بنا کر بات کو ٹال دیگا، جیسے کہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۰ سے ۹۴ تک میں، آگے بیان آئیگا

ف ۹ یعنی فرشتے کو بھیجنے سے مسئلہ تو حل نہیں ہو سکتا، فرشتہ اپنی شکل میں آتا تو یہ دیکھتے ہی اس دنیا میں بیہوش ہو کر سیدھے عالم آخرت پہنچ جاتے اور سوچنے سمجھنے کا کوئی موقع بھی انکو پھر نہیں ملتا، جیسے موت کے وقت فرشتوں کو دیکھ کر انکا حال ہوتا ہے، پھر اگر اسی فرشتہ کو نبی کی ذمہ داری دیتے تب بھی اسے آدمی بنا کر بھیجتے تو آج جو ان کو شک و شبہ ہے اسی کو دہراتے رہتے فائدہ کیا ہوتا بات جہاں ہے وہیں رہتی، اسلئے سیدھا طریقہ یہ ہے کہ

ع ١٠ ٧

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

تو ہی بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ ﴿١١٨﴾ اللہ فرمائیگا کہ اے عیسیٰؑ یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو صرف ان کا سچ نفع

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

دے گا ان ہی کے لئے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ

ان سے اللہ راضی ہو گیا اور یہ لوگ اللہ سے راضی ہو گئے یہ بڑی کامیابی ہے ﴿١١٩﴾ آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع

اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ ہے سب اللہ کی بادشاہی میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿١٢٠﴾

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورت الانعام (مکۃ المکرمہ میں نازل ہوئی) شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان و نہایت رحم والا ہے۔ (اسمیں بیس ۲۰ رکوع ہیں اور آیت کی گنتی ۱۶۵ ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور اندھیاریوں اور روشنی کو بھی اسی نے بنایا

وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

پھر بھی جو کافر ہیں وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو مانتے ہیں ﴿١﴾ وہی اللہ ہے جس نے تم کو مٹی سے

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

پیدا فرمایا، پھر یہاں رہنے کی ایک مدت مقرر کر دی، اور رب کی حاضری کا ایک وقت بھی مقرر فرما دیا، جسکا علم صرف اسی کو ہے، پھر بھی تم شک

تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

میں پڑے ہو۔ ﴿٢﴾ آسمانوں اور زمین میں ہر جگہ وہی ایک اللہ ہے، تمہارے چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے اور جو کچھ

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

بھی تم کرتے ہو سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ ﴿٣﴾ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشان بھی ان کے

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

سامنے لایا جائے بس کترا کر بات کو ٹال جاتے ہیں ﴿٤﴾ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انھوں نے جھٹلا دیا، جس

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

بات کو انھوں نے ہنسی میں ٹال دیا ہے اس کے انجام کی خبر انکو بہت جلد لگنے والی ہے۔ ﴿٥﴾ کیا انھوں نے نہیں

جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو اس کے بعد کا حال مجھے کچھ بھی معلوم نہیں کہ میرے پیچھے میرے بارے میں انہوں نے کیا کیا حرکتیں کیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی عیسیٰؑ جیسے بھی نہیں جانتے کہ ان کے پیچھے ان کی امت نے انکو کیا کچھ بڑھا چڑھا کر شرکیہ حرکتیں کرنی جاری کر دیں، اب جو لوگ خدا کے نیک بندوں کو اپنے حال سے واقف جانتے ہیں انہیں حاجت روا اور مشکل کشا بتاتے ہیں، ان کی قبروں پر دہائی دیتے ہیں انہیں مدد کو پکارتے ہیں، ان سے اولاد طلب کرتے ہیں جان لیں کہ ان کی حالت کی خبر اللہ کے نیک بندوں کو نہیں ہے۔ عقل و انصاف سے سوچو کہ وہ جنت میں اللہ کی نعمت میں رہیں یا قبروں میں قید رہ کر لوگوں کی عرضیاں سنتے رہیں اور ان کے مرغے، بکرے، کھانے، چڑھاوے کا حساب کتاب رکھیں اور لوگوں کو اولاد، نوکری، تندرستی وغیرہ دینے کا کام کرتے رہیں۔

ع ١٦ ۵ ٦

ف ١١٨ حضرت عیسیٰؑ حشر کے دن اپنی امت کے ان لوگوں کے بارے میں اللہ سے عرض کریں گے جنھوں نے اللہ کے ساتھ عیسیٰؑ اور مریمؑ کو بھی حاجت روا مانا تھا کہ اے اللہ اب یہ تیرے ہی بندے ہیں چاہے تو انہیں عذاب میں ڈالدے چاہے معاف فرمادے جواب میں مالک کا یہ حکم ہو گا کہ اے عیسیٰؑ آج تو سچوں کو سچ نفع دیگا یعنی جھوٹے مشرک آج چھوٹ نہیں سکتے کہ خدا کے بندوں کو خدا کیساتھ شریک بتلاتے تھے۔

تفسیر سورہ الانعام

اس سورت کی آیت نمبر ۷۳ میں لفظ کُنْ فَیَکُوْنُ پر جن

صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس بات پر ہم گواہ بھی رہیں گے ۔ (۱۱۳) تب مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے خدا سے دعا

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

ی کہ اے اللہ ہمارے رب! نازل فرما ہم پر آسمان سے کھانا بھرا ایک تھال تاکہ ہمارے ساتھ والے اور بعد والے لوگوں کے لئے وہ

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

عید ہے اور تیری طرف کی ایک نشانی ہو جائے اور ہم کو رزق عطا فرما تو بہت ہی بہتر رزق دینے والا ہے ۔ (۱۱۴)

قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ

اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں کھانے کا تھال تو تم پر اتار دونگا مگر اسکے بعد جو کوئی تم میں سے انکاری ہوگا تو پھر اسے ایسا

عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

اب کرونگا جو سارے جہانوں میں کسی کو نہ کیا ہوگا ۔ (۱۱۵) اور (قیامت کے دن) جب اللہ فرمائیگا کہ اے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

ی مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود اور بنا لینا، عیسیٰ عرض کریں گے

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے میرے لئے یہ کب لائق تھا کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو کچھ بھی حق نہیں، اگر میں نے

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ ؕ

ا کہا ہوگا تو تجھ کو ضرور علم ہے جو میرے جی میں ہے تجھ کو سب کچھ معلوم ہے اور جو تیرے علم میں ہے وہ میں نہیں جانتا سب

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِىْ بِهٖٓ اَنِ

باتوں کا جاننے والا تو اور صرف تو ہی ہے ۔ (۱۱۶) میں نے تو ان سے صرف وہی کہا تھا جو تو نے مجھے حکم دیا کہ بندگی کرو صرف ایک

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

ی کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک میں ان میں رہا مجھے ان کا حال معلوم رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو میں

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

ے حال سے واقف نہ رہا، صرف تو ہی ان کا نگراں تھا اور تو ہر چیز پر بذاتِ خود موجود ہے اور خوب

شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

قف ہے ۔ (۱۱۷) اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو

منزل ۲

میں بھی نہیں تھا لیکن بعد والے مشرک اور بدعتی عیسائی لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں زیادہ بکواس کر کے غلط باتیں منسوب کیں کسی نے انکو اللہ بتایا کسی نے اللہ کا بیٹا بتایا ۔

ف ۱۱۳ پکا پکایا تیار تازے کھانے سے بھرا ہوا تھال یا دسترخوان آسمان سے اترے اور بغیر محنت کے تمکو کھلائے یہ تو ایک معجزہ ہوا ایسی خرقِ عادت طلب پر حضرت مسیحؑ نے ان کو ڈانٹا کہ اللہ سے ڈرو تب جواب میں حواری عرض کرنے لگے کہ آسمانی کھانے کی تمنا کیساتھ ہمکو تسلی ہو جائے کہ آپ کی سب باتیں سچ ہیں اور ہم اس کی گواہی دینگے تب حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی جیسے اگلی آیت میں اشارہ ہے ۔

۱۵ ع ۵

ف ۱۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ نبی سے اگر معجزہ مانگا جائے اور معجزہ ظاہر ہونے پر کوئی انکار کرے تو وہ سارے جہان میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ رسول کے فرمان کو حکم اور دلیل سے مان لے اور خرقِ عادات طلب نہ کرے ۔

ف ۱۱۶ حشر کا میدان ہے مخلوق ساری حساب کیلئے حاضر کر دی گئی ہے مقدمے ہو رہے ہیں حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کو بھی عدالت میں طلبی ہوگی اور اللہ پوچھے گا کہ کیا تم نے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری والدہ کو بھی پوجنا تب حضرت عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ یہ ناحق بات بھلا میں کیسے کہہ سکتا تھا ۔

ف ۱۱۷ یعنی میں جب تک ان میں موجود تھا انکی حالت مجھے معلوم تھی

الْغُيُوبِ ﴿۱۰۹﴾ إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَ

جاننے والا ہے ﴿۱۰۹﴾ جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسٰیؑ مریم کے بیٹے تجھ کو اور تیری والدہ کو میں نے جو نعمت عطا کی ہے

عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ إِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

اسے یاد رکھو جب میں نے روح پاک سے تیری مدد فرمائی تب ماں کی گود میں اور ادھیڑ عمر میں تو نے لوگوں سے

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

کلام کیا جب میں نے تجھ کو کتاب کا علم دیا اور دانشمندی کی تعلیم فرمائی اور توریت اور انجیل سکھائی

وَالْإِنْجِيلَ ۚ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ

اور جب تو نے بنایا میرے حکم سے پرندے کی صورت پھر اس میں پھونک مار دیتا تو وہ ہو جاتا اڑتا پرندہ

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۚ

اور ماں کے پیٹ کے اندھے کو اور سفید داغ والے کوڑھی کو

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِي ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَاءِيلَ عَنْكَ إِذْ

میرے حکم سے تو نے اچھا کیا اور میرے حکم سے تو نے مردوں کو نکال کھڑا کیا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تیرے مقابلہ میں روک دیا

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَا إِلَّا

تو میری اس نعمت کو بھی یاد رکھ اور جب تو انکے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا تو ان میں جو کافر تھے کہنے لگے یہ کھلی ہوئی جادوگری

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۰﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ اٰمِنُوا بِي وَ

کے سوا کچھ نہیں۔ ﴿۱۱۰﴾ اور جب میں نے حواریوں کے جی میں یہ بات ڈال دی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان

بِرَسُولِي ۚ قَالُوا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿۱۱۱﴾ إِذْ قَالَ

لاؤ تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔ ﴿۱۱۱﴾ جب ان حواریوں نے

الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُّنَزِّلَ

(جو عیسٰیؑ کے صحابی تھے) عرض کیا کہ اے عیسٰیؑ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب ہماری یہ درخواست قبول کریگا کہ کھانا بھرا خوان

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾

ہم پر آسمان سے اتار دے۔ عیسٰیؑ بولے کہ اگر ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈر کر بات بولا کرو۔ ﴿۱۱۲﴾

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ

جواب میں وہ بولے ہم چاہتے ہیں کہ اسمیں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو جائے اور ہم جان لیں کہ

منزل ۲

کہ میں نے تم کو جن لوگوں کی طرف پیغام دیکر بھیجا تھا انھوں نے تمہاری دعوت کو قبول کیا یا نہیں، پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہمکو دل کی خبر نہیں یہ سنا دیا انکو جو مغرور ہیں، پیغمبروں کی شفاعت پر تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیگا اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا اس معنی میں سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۶ اور ۷ دیکھ لی جائے۔

ف۱۱۰ اس آیت سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں ۱۔ پیغمبر کے تمام معجزات اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں بغیر اسکے حکم کے کوئی معجزہ دکھانا نبی کے بس کی بات نہیں۔ ۲۔ ماں کی گود میں لوگوں سے بات چیت کرنا، بغیر کسی کے سکھائے صرف اللہ کے حکم سے بغیر پڑھے توریت اور انجیل کا علم حاصل کر لینا، مٹی سے پرندے جیسی شکل بنا کر پھونک مارا تو یہ پرندہ اڑنے لگا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو چنگا کر دینا یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو کھڑا کر دینا، یہ سب حکم خداوندی کے بغیر ممکن نہیں اور دشمنوں کے ہاتھ جب انہیں پکڑنے کیلئے اٹھے تب اللہ ہی نے انکو محفوظ رکھا۔

ف۱۱۱ معلوم ہوا کہ ہر نبی پر ایمان لانیوالے مسلم ہوتے ہیں یعنی اسلام قبول کرتے ہیں بعد میں لوگ پھوٹ کر الگ الگ اپنے نام رکھ لیتے ہیں لیکن جڑ بنیاد میں پہلے تو یہ مسلم ہی تھے

ف۱۱۲ معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰیؑ کے صحابی جنکو حواری کہا جاتا ہے حضرت عیسٰیؑ کو خدا کا بیٹا جانتے مانتے نہیں تھے بلکہ مریم کا بیٹا کہتے تھے خدا کا بیٹا ہونا انکے وہم و گمان

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

تم کرتے تھے ۔ (۱۰۵) اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آپہنچے تو وصیت کے وقت شہادت کے لئے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ

تمہارے درمیان تم میں سے دو انصاف پسند آدمی گواہ ہونے چاہیے یا تمہارے غیر بھی دو گواہ بن سکتے ہیں اگر تم زمین میں

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

کہیں سفر پر ہو اور تم کو موت کی مصیبت آپڑے تو اگر تم کو ان گواہوں پر شک پڑے تو نماز کے بعد ان دونوں کو

الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ

روک کر کھڑا کرو پھر یہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ اگر تم کو شک ہے تو ہم مال کے لئے اپنی قسموں کو

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

بیچنے والے نہیں اگر کوئی ہمارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ہم اللہ کے نام کی گواہی نہیں چھپاتے اگر ہم نے

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا

ایسا کیا تو ہم گنہ گار ہوں گے ۔ (۱۰۶) پھر اگر ایسی اطلاع ملے کہ یہ دونوں تو جھوٹی گواہی کا گناہ

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

کر کے حق دبا چکے ہیں تو میت کے قریب لوگوں میں سے جن کا حق دبایا گیا ہے دوسرے دو آدمی ان کی جگہ پر کھڑے ہوں

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ

اللہ کی قسم کھا کے دونوں بیان دیں کہ ہماری شہادت پہلے دو گواہوں کی شہادت سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ہم

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

نے ایسا کیا تو ہم ظالموں میں شمار ہوں گے ۔ (۱۰۸) ایسا کرنے سے قریب ہیکہ لوگ شہادتوں کے اصلی رُخ پر آجائیں گے یا پھر

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خوف پڑ جائیگا کہ ان کی قسمیں دوسروں کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں گی اور ڈرتے رہو اللہ سے اور دھیان سے

وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

سنتے جاؤ اور اللہ تو فاسق لوگوں کو راستہ ہی نہیں بتایا کرتا ۔ (۱۰۹) جس دن اللہ تمام رسولوں کو

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

جمع کریگا تب ارشاد فرمائیگا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا تب وہ عرض کریں گے کہ ہمکو معلوم نہیں بیشک تو اور صرف تو ہی چھپی ہوئی باتوں کا خوب

ف ۱۰۶،۱۰۷ مرتے وقت مسلمان اگر چاہے کہ اپنے مالی اسباب کی تفصیل بتا کر مرے کہ کونسا مال کتنا اور کہاں ہے، کس کس کے پاس امانت ہے کس کا کیا کچھ لینا دینا ہے کس کا قرض ہے وغیرہ وغیرہ، تو ایسے وقت میں دو عادل مسلمان گواہ کر لئے جائیں اگر حالت سفر کی ہو تو دو غیر گواہ بھی بنائے جاسکتے ہیں لیکن بعد میں وارثوں نے اگر قضیہ کھڑا کیا کہ گواہوں نے کچھ چھپا لیا ہے یا زیادتی کی ہے تو گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد قسم دلا کر پوچھا جائے مگر بعد میں یہ پتہ چلے کہ ان گواہوں نے جھوٹی قسم کھا کر گناہ مول لیا ہے تو جواب میں وارثوں میں سے دو شخص جو میت سے قریبی رشتہ رکھتے ہوں اپنی قسم پیش کریں اس طرح معاملہ کی اصل نوعیت سامنے آئے یہی آسانی ہو گی جیسا کہ اگلی آیت میں بیان فرمایا

ف ۱۰۸ گواہوں کے قسم کھانے کے بعد اگر یہ اطلاع ملے کہ انھوں نے جھوٹی قسم کھا کر میت کا مال خود دبا لیا ہے یا کسی کا مال کسی کو دلا دیا ہو یا میت پر کسی سے جھوٹ موٹ قرض کا حوالہ بتا کر میت کے وارثوں کا نقصان کیا ہے تو ان کے مقابلہ میں میت کے وارثوں میں سے دو آدمی انکی جگہ پر کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھا کر یہ کہیں کہ مرتے وقت میت پر گواہوں کی قسم سے ہماری قسم برحق اور بہت سچی ہے سماج میں اگر ایسا دستور بنا رہے تو گواہی اصلی رخ پر آئے گی اور جھوٹی گواہی دینے میں لوگوں کی ہمت نہیں ہوگی ۔

ع ۱۴ / ۴

ف ۱۰۹ اس آیت میں حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا اپنے نبیوں سے

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

مہربان بھی ہے۔ (٩٨) رسول پر ذمہ ہے صرف پہنچا دینے کا اور جو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے اس کا

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

علم اللہ کو ہے۔ (٩٩) آپؐ فرما دو کہ تم کو ناپاک چیز کی زیادہ تعداد بہت تعجب میں ڈالے تب بھی گندی ناپاک چیزیں پاک

الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

اور ستھری چیز کے برابر نہیں تو اے عقل والو! ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (١٠٠) اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ

ایسی بات مت پوچھو کہ اگر اسکا جواب مل جائے تو تمہارا حال برا ہو جائے اور اگر یہ باتیں ایسے وقت میں پوچھو گے جبکہ قرآن نازل فرمایا جا رہا

تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

ہے تو تم پر اس کا جواب ظاہر کر دیا جائے گا اسکے پہلے جو ہو چکا اللہ نے معاف کر دیا اور اللہ تو بڑا ہی مغفرت فرمانے والا اور سنبھلنے کا

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

موقعہ دینے والا ہے۔ (١٠١) تم سے پہلے کے لوگ بھی ایسے ایسے سوالات کر کے (جواب آنے پر) کافر ہو چکے

كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ

ہیں۔ (١٠٢) بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام جیسی رسمی باتوں پر چلنا اور ماننا اللہ نے تو نہیں بتایا لیکن یہ کافر ہیں

لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

جو اللہ پر جھوٹی باتیں باندھ کر ایسی رسوم چلاتے ہیں اور ان میں بہت زیادہ تو بے عقل

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

ہیں۔ (١٠٣) اور جب ایسے بے عقلوں سے کہا جاتا ہے کہ ان فضول رسموں کو چھوڑ کر چلے آؤ اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

تو جواب میں کہتے ہیں کہ جس طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے وہی ہم کو کافی ہے بھلا اگر ان کے باپ دادے کسی چیز کا علم نہ رکھتے ہوں اور

شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ

ہدایت کا راستہ بھی ان کو معلوم نہ ہو تب بھی؟ (١٠٤) اے ایمان والو! تم پر لازم ہے اپنی فکر کرو اپنی خبر لو جبکہ تم سیدھے راستے پر چلتے

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

رہو گے تو جو بہک گیا وہ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا اللہ کے پاس تم سب کو پلٹ کر جمع ہونا ہے پھر وہی تمکو بتلائے گا کہ کیا کچھ

ف ١٠١، ١٠٢ یعنی سوال در سوال کی عادت نہ ڈالو کہ یہ کیسا وہ کیسا بلکہ اللہ نے جو فرمایا اس پر عمل کرو، اور جو نہ فرمایا اسے معاف جانو اس میں دین آسان رہتا ہے اور جو ہر بات کا جواب آتا ہے تو دین پر چلنا مشکل ہو اور عمل بن نہ پڑے، جیسے اگلے لوگ کہ بہت پوچھ پرچھ اور حجت بحث اور سوال جواب میں تکرار کر کے اپنے دین کو الجھا دیا اور خود بھی بے یقین ہوئے اور ان کے بعد میں آنے والے لوگ ان گتھیوں کو سلجھا نہ سکے اور شک شبہ میں پڑ کر وہ بھی کفر میں جا گرے۔

ع ١٣ / ٧ / ٢

ف ١٠٣ یہ چار رسمیں عربوں میں جاری تھیں اناڑی لوگ کسی جانور کے کان پھاڑ کر بطور نذر و نیاز کسی بت کو بزرگ جان کہ اس کے نام پر اُسے چھوڑ دیتے اُس کو بحیرہ کہا جاتا۔ جیسے ہمارے ملک میں بہت سے جاہل مسلمان اپنی اولاد کے کان چھید کر نذر نیاز میں بزرگوں کے نام کی بالیاں نتھنیاں پہناتے ہیں یا کڑے باندھتے ہیں یا بالوں کی لٹیں چھوڑتے ہیں، دوسری رسم تھی سائبہ کہ کسی جانور کو کوئی مورتی کی نیاز میں بیماری سے شفا پانے کے وہم میں آزاد کر دیتے جیسے ہمارے ملک ہندوستان میں ہندو لوگ بیل، سانڈھ کو چھوڑتے ہیں۔ وصیلہ اس کو کہتے تھے کہ اگر کسی جانور کا پہلا بچہ نر پیدا ہو تو اسے غیر اللہ کے نام ذبح کرتے یا کوئی اونٹنی دو مرتبہ مادہ جنے، حام کی رسم یہ تھی کہ کسی اونٹ کا پوتا سواری کے قابل ہو جاتا تو یہ اونٹ مقدس مان لیا جاتا۔

الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ

آسانی سے شکار تک پہنچ جائیں گے تاکہ اللہ اپنے علم سے ظاہر کر کے بتا دے کہ بن دیکھے اس سے ڈرنے والا کون

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے پھر جس کسی نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کو دُکھ کی مار ہے۔ (٩٤) اے ایمان والو! شکار نہ کرو جس

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

وقت تم احرام کی حالت میں ہو اور کوئی تم میں سے جان بوجھ کر احرام کی حالت میں شکار مار دے تو بدلہ ہے اس مارے

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

ہوئے شکار کے جانور برابر، ہم پلہ مویشی چوپائے کا، فیصلہ کریں اسکا تم میں سے دو انصاف پسند آدمی، یہ نیاز کا

هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

ہدیہ پہنچایا جائے کعبہ تک یا پھر اس گناہ کا اتار یعنی کفارہ محتاجوں کو کھانا کھلانے سے ہوگا یا اسی برابر روزے رکھے جائیں تاکہ

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

احرام کی حالت میں شکار کرنیوالا اپنے کیے کی سزا چکھے جو پہلے ہو چکا اُسے اللہ نے معاف کر دیا اب جو کوئی پھر یہ حرکت کرے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ

تو اللہ اس سے انتقام لیگا اور اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے (٩٥) ہاں احرام کی حالت میں دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تم کو حلال ہے یہ تمہارے اور مسافروں کیلئے فائدے کا سامان ہے اور جب تک احرام میں ہو خشکی یعنی جنگل کی چیزوں کا شکار تم پر

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

حرام ہے اور ڈرو اس اللہ سے جسکے حضور تم کو جمع کیا جائے گا۔ (٩٦) اللہ نے کعبہ کو جو گھر ہے ادب و احترام کے لائق

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

انسانوں کے قیام کا مدار اور ذریعہ بنا دیا ہے اور حرمت والے مہینے اور اللہ کی نذر و نیاز میں قربانی کے جانور اور جنکی گردنوں میں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

اللہ کی نیاز کے نشان کے پٹے پڑے ہوں اللہ کا نام لگی یہ چیزیں ادب کے قابل ہیں اس واسطے تم جان لو کہ اللہ خوب علم رکھتا ہے ان سب چیزوں کا جو آسمان

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ

میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور اللہ تو ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (٩٧) اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے اور بخشنے والا

ف ٩٥ اگر احرام کی حالت میں شکار پکڑ لیا تو فرض ہیکہ چھوڑ دے اور اگر شکار مار دیا تو اسکے برابر یعنی اسی قیمت کا جانور مویشی میں سے بھیڑ بکری گائے یا اونٹ کعبہ تک اللہ کی نذر کر کے بطور نیاز پہنچا دے اور ذبح کر دے، خود نہ کھائے بلکہ محتاجوں، مسکینوں کو کھلا دے یا اس قیمت کا اناج لیکر ہر مسکین کو دو سیر گیہوں یا جتنے مسکینوں کو دینا پڑے اتنے دنوں کے روزے رکھے اور اسکا فیصلہ دو انصاف پسند اور معتبر مسلمان ٹھہرائیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام میں پنچایتی نظام کی بڑی اہمیت ہے عدل و انصاف کی بات، کفارہ کے جانور، مسکینوں کو کھانا دینے اور روزے کے دن طے کرنے میں دو معتبر آدمی فیصلہ کریں وہ ماننا ضروری ہوا اسیطرح دوسرے معاملات میں بھی مسلمانوں کو چاہیے کہ پنچ اور حکم مقرر کر کے فیصلہ قبول کریں۔ آج کے زمانے کی کچہری، عدالتوں میں کافروں سے اپنے لیے فیصلہ نہ مانگیں۔

ف ٩٧ اس کی تفصیل اسی سورت کی آیت ٢ میں گذر چکی وہاں دیکھلی جائے۔

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

مسکینوں کو کپڑا پہنا دو یا ایک گردن آزاد کر دو پھر جو کوئی یہ نہ کر سکے تو تین دن کے روزے رکھے جب ایسی قسم کھا

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا

بیٹھو تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ یعنی اتار ہے اور حفاظت کرتے رہو اور تھامے رہو اپنی قسموں کو،

اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

اللہ نے تمہارے لئے اپنے احکامات یوں صاف صاف بیان فرما دیئے تاکہ تم شکر مانو۔ ﴿٨٩﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے استھان اور فال نکالنے کے پانسے یہ سب

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا

گندے اور پلید شیطانی کام ہیں ان سب سے بچتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿٩٠﴾ شیطان

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ

کے بڑے ارادے ہیں کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی بغض ڈال

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

دے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے تم کو روک دے یہ بات جان کر اب تو تم کو ان کاموں سے رک جانا ہے۔ ﴿٩١﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور نافرمانی سے بچتے رہو پھر اگر تم نے منہ موڑا تو جان لو کہ ہمارے رسول کے

اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ذمہ پیغام کو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ ﴿٩٢﴾ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر گناہ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَ

نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آگے چل کر پرہیز گار ہوگئے اور ایمان میں آگئے اور عمل اچھے کرنے لگے پھر پرہیز گاری پر

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

قائم رہے اور ایمان پر جمے رہے پھر اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے اور نیکی پر چلے اور اللہ تو محبت فرماتا ہے نیکی کرنے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

والوں سے۔ ﴿٩٣﴾ اے ایمان والو! اللہ تم کو آزمائیگا شکار کے کچھ ایسے موقع پر جبکہ تمہارے ہاتھ اور نیزے

ف ٩٠ شراب اور جوئے سے مسلمان کو بچنا ضروری ہے ساتھ ہی بتوں کے آستانے جو شرک کے اڈے ہیں یا ایسے مقامات جہاں غیر اللہ کو مشرک پکارتے ہیں اور ان کی نذر نیاز چڑھاتے ہیں ان کو سجدے کرتے ہیں اور ایسی جگہ پر اکثر ناچ گانے اور مرد عورتوں کے خوب جم گھٹ میلے بھی لگتے ہیں ایسے مقامات پر نہیں جانا چاہیئے اور فال گیری کے گورکھ دھندے جو جاہل عوام میں خوب مقبول ہوتے ہیں کل کیا ہونے والا ہے کس کی قسمت کب چمکے گی جیسے جوتشی بتانے والے اور فال نکالنے والے پیٹ بھرو لوگ نادان عوام کو جھوٹ موٹ بتاتے ہیں، ایسے ہی قسمت معلوم کرنے کے تیر، پرانے سب طریقے منع ہوئے مسلمان کو چاہیئے کہ ایسی گندی شیطانی حرکتوں سے باز رہے۔

ف ٩٣ جاہلیت میں اگر کسی نے حرام چیز کھائی تھی پھر ایمان لایا اسلام قبول کر لیا اور جو چیز منع ہوئی اسے چھوڑ دیا پھر اگر آگے ایمان اور نیکی پر جما رہا تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہوئے۔

ف ٩٤ احرام کی حالت میں ہتھیار سے شکار مارنا منع ہے اور ہاتھ سے صحیح سلامت بھی پکڑنا منع ہے کعبہ والے شہر مکۃ المکرمہ کے ادب میں شکار مارنا بلکہ ڈرانا بھگانا بھی منع ہے مگر موذی جانور سانپ، بچھو، باؤلا کتا یا شیر چیتے کو مار ڈالنا منع نہیں کہ ان سے آدمی کی جان کو خطرہ ہے اور یہ چیزیں کھانے کیلئے شکار نہیں کی جاتیں بلکہ ان سے اپنی حفاظت یا دوسروں کو تکلیف سے بچانا مقصود ہوتا ہے۔

ع ١٢ / ٢

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ
اور جب ایسے لوگ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے ان کی آنکھوں سے
مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
آنسو بہنے لگتے ہیں اس لئے کہ انھوں نے حق کو پہچان لیا کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہمکو سچ کی گواہی
مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
دینے والوں میں لکھ لے۔ (۸۳) اور ہم کیوں نہ ایمان لائیں اللہ پر جبکہ حق ہمارے پاس آچکا اور ہم
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾
تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں میں شامل فرمادے۔ (۸۴)
فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ان کے اس قول کے سبب اللہ نے ثواب میں انکو جنت کے باغ عطا کرنیکا فیصلہ فرمادیا جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں جہاں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۤءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہمیشہ ہمیشہ کو انکا رہنا بسنا ہے نیکی والوں کا یہ خوب اچھا بدلہ ہے۔ (۸۵) اور جو لوگ انکاری ہوئے اور
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ آگ کے ڈھیر میں (یعنی جہنم) میں رہیں گے۔ (۸۶) اے ایمان والو اللہ نے جو ستھری
لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اور پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کردی ہیں انکو حرام نہ کرو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک زیادتی کرنیوالوں کو
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠
اللہ پسند ہی نہیں کرتا۔ (۸۷) اور کھاؤ اللہ کے دیئے رزق میں سے حلال اور پاک چیزیں
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
اور اللہ کی نافرمانی سے بچو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (۸۸) تمہاری بیہودہ اور فضول قسموں
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
پر اللہ تمکو نہیں پکڑتا لیکن جان بوجھ کر پکے ارادے سے تم نے قسم کھائی تو پکڑ ہوگی ایسی قسم توڑنے
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
کاکفارہ یہ ہیکہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ جیسا درمیانی درجہ کا اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا دس

ف ۸۹ قسم کا بیان سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۲۵ میں آیا ہے یہاں پر ناکارہ اور فضول قسم وہ جو منھ سے نکلے اور دل کو خبر نہ ہو تو اس پر پکڑ نہ فرمانے کی رعایت دی جیسے کوئی تکیہ کلام کی طرح یا زبان سے یوں ہی نکل جائے لیکن پکے ارادے سے قصد کر کے جس بات پر قسم کھائی جائے پھر آگے اس کے خلاف کرے تو تین باتوں میں سے ایک کرے یعنی اوّل دس محتاجوں کو کھانا کھلائے پکا کر پیٹ بھر دو وقت روٹی سالن یا اگر کچا اناج دیوے تو ہر ایک کو دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو ایک مسکین کو دس دن، دونوں وقت کھلانے سے بھی کفارہ ادا ہو جائیگا، یا کپڑا پہنائے تاکہ بدن واجبی طور پر دس مسکینوں کا ڈھک جائے یا ایک غلام آزاد کرے اگر یہ تینوں میں سے کوئی بھی کام نہ کر سکے تو پھر تین دن کے مسلسل لگاتار روزے رکھے اور زبان کو پابند بنائے، قسم کھانے کی عادت نہ ڈالے۔

ع ۱۱
۹
۱

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
بڑا سننے والا اور بڑا علم والا ہے ۔ (٧٦) تم کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب اپنے دین میں ناحق زیادتی والی باتیں شامل
غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ
نہ کرو اور ایسی قوم کی من چاہی باتوں پر مت چلو جو اس کے پہلے خود گمراہ ہو چکے تھے اور بہت لوگوں
اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کو گمراہ کر گئے اور برابر کے سیدھے راستے سے دور جا پڑے (٧٧) بنی اسرائیل میں سے جو
مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا
لوگ کافر ہو گئے ان پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبان سے لعنت کی پھٹکار کی گئی اسلئے کہ وہ نافرمان
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ
ہوئے اور حد سے نکل جاتے تھے ۔ (٧٨) خدا کے ناپسند کاموں سے منع نہیں کرتے تھے بلکہ خود ہی اس میں مبتلا
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ
تھے کتنا برا فعل تھا جو یہ لوگ کرتے تھے ۔ (٧٩) تم دیکھو گے کہ ان میں بہت سے لوگ کافروں سے محبت اور دوستی کا
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي
تعلق رکھتے ہیں کیا ہی برا سامان انھوں نے اپنے واسطے آگے بھیج دیا اب تو اللہ ان پر بہت ناراض ہوگیا اور عذاب میں
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ
یہ لوگ ہمیشہ پڑے رہیں گے ۔ (٨٠) اور اگر یہ لوگ اللہ اور نبی پر اور جو کچھ نبی پر اتارا گیا اس پر ایمان رکھنے
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾
والے ہوتے تو ان منکروں کو دوست نہ بناتے لیکن انمیں کے بہت سے لوگ اللہ کا حکم چھوڑ کر بھاگ نکلے ہیں ۔ (٨١)
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
ایمان والوں سے دشمنی اور عداوت میں سب لوگوں سے زیادہ سخت یہودی اور مشرک لوگوں کو تم پاؤ گے اور دوستی میں
وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ
ایمان والوں کے لئے زیادہ قریب تم ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ (یعنی عیسائی) کہتے ہیں اس لئے کہ
ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾
ان میں سمجھدار عالم اور درویش لوگ موجود ہیں اور یہ لوگ اپنی بڑائی نہیں ہانکتے ۔ (٨٢)

قسم کے باطل عقیدہ کی اصل جڑ یہ کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو بشریت یعنی آدمیت اور دائرہ بندگی سے خارج کر کے خدائی صفت ثابت کرنیکا شیطانی جھگڑا عیسائی لوگوں پر خوب چلا اور آج تک انکے بعض فرقے اس گمراہی میں سڑ گل کر مشرک بنے ہوئے ہیں ۔

ع ١٠ ١١ ١٤

ف ٧٤ یعنی اپنے پلید گناہ سے تو انہیں توبہ کر لینی چاہیئے اور ایسے زبردست بہتان اور کھلے شرک پر اللہ سے معافی مانگنی چاہیئے اور آئندہ اس حرکت سے باز آنا چاہیئے

ف ٧٥ جو کسی نیک بخت خاتون مریمؑ صدیقہ کا بیٹا ہو اور ماں بیٹے دونوں کھانا کھاتے ہوں وہ خدا یا خدا کا جز کیسے ہو سکتے ہیں پھر جو کھانا کھائے اسے حاجت بھی جانا ضروری ہے اور آدمی کا یہ بڑا عیب ہے خدا کی ذات ہر طرح کے عیب سے پاک ہے ۔

وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

بگڑے گا اور انجام سے اندھے بہرے بنے رہے تب بھی اللہ انکی توبہ قبول کرنے کو تیار تھا مگر پھر بھی انکی اکثریت اندھی

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

بہری بنی رہی اور انکے کرتوت اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔ (۷۱) یقین جانو کہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ اللہ تو بس وہی مسیحؑ

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا

جو مریم کا بیٹا ہے اور جبکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل عبادت کرو صرف اللہ کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

بھی رب ہے، سچ جانو کہ جس شخص نے بھی اللہ کیساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا تو بس اللہ نے ایسے شخص پر

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

جنت کو حرام کر دیا اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ بنا دیا ایسے ظالموں کا تو کوئی بھی مددگار نہیں۔ (۷۲)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ تین میں کا ایک ہے جبکہ حقیقت یہ ہیکہ ایک واحد معبود کے سوا کوئی

اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ

بھی بندگی کے لائق نہیں جو لوگ اپنی بکواس کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے جس نے بھی یہ کفریہ حرکت کی ہے ایسے

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ

کافروں کو دردناک عذاب گھیر لے گا۔ (۷۳) بھلا یہ لوگ اب بھی اللہ کی طرف رجوع ہو کر توبہ نہیں کریں گے؟ اور اپنے گناہ کی معافی

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ

کیوں نہیں چاہتے؟ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (۷۴) مسیح جو مریم کے بیٹے تھے بس ایک رسول تھے ان سے پہلے بھی بہت سے رسول آ چکے تھے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ

اور ان کی ماں بڑی سچی ولی صفت خاتون تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھاتے تھے دیکھتے جاؤ ہم کس

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ

طرح صاف صاف دلیل سے انکو سمجھاتے ہیں پھر انکو بھی دیکھ لو کہ الٹے ہو کر کیسی خبطی جیسی باتیں کرتے ہیں (۷۵) کہدو

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ

کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت میں لگے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اور اللہ تو

منزل ۲

کے اثرات سے بہت قائل ہوئے ہوں گے اس لئے بعض علماء نے ان کو ستارہ پرست یا دہریئے بھی کہا پتہ نہیں اب یہ فرقہ کس حال میں ہے سورہ بقر آیت ۶۲ میں بھی ان کا ذکر یہود و نصاریٰ کے بعد آیا ہے بہر حال جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کر کے اللہ کے دربار میں پہنچ گیا اس کے پچھلے گناہ معاف ہیں اور اس کو کسی عذاب یا پکڑ کا اندیشہ نہیں رہے گا اور دنیا میں جو چیز اس کے ہاتھ سے نکل گئی اسکا کوئی غم بھی اسے نہ ہوگا۔

ف ۷۱، ۷۲ معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے پیغمبروں کو اللہ کا ساجھی دار بتاتے ہیں یا خود انہیں اللہ بتاتے ہیں وہ سب مشرک اور کافر ہیں آج کے کچھ نام کے مسلمان بھی بہت سے بزرگوں کو اللہ کے اختیارات میں شریک بنا کر شرک کرتے ہیں اللہ انہیں توبہ کی توفیق عطا کرے ورنہ انکی مغفرت نہیں ہوگی مشرک پر جنت حرام ہے۔

وقف لازم

ف ۷۳ حضرت عیسیٰؑ کے بعد عیسائی لوگ کئی کئی فرقے ہو گئے ایک فرقے نے کہا کہ اللہ تھا جو صورتِ مسیح میں دنیا میں آیا دوسرے فرقے نے بکواس کی کہ خدائی کے تین حصے ہو گئے ایک اللہ دوسرا مسیح تیسرا روح القدس اور ایک ظالم بدعتی فرقہ تو حضرت مریم کو خدا کی بیوی مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینے لگا خدا کی لعنت ہو ایسے جھوٹے لوگوں پر اس

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ

نیچے سے بھی ان کو روزی مل جاتی کچھ لوگ تو اب بھی ان میں درمیانی راہ پر قائم ہیں اور اکثر لوگ ان میں سے

مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

بہت ہی خراب کام کرتے ہیں۔ (٦٦) اے رسول! جو کچھ تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

اسے پہنچادو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کے پیغام کا حق ادا نہیں کیا انسانوں کے مقابلہ میں اللہ برابر تمہاری

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ

حفاظت کرتا رہیگا بے شک انکار کرنیوالوں کو اللہ بھی ہدایت دینے والا نہیں۔ (٦٧) آپ کہدو کہ اے اہل

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَ

کتاب کسی چیز میں تمہاری راہ کا اعتبار نہیں جب تک توریت اور انجیل پر قائم نہ ہو جاؤ اور جو چیز تمہارے رب نے تم پر

مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

نازل کی ہے بس اس پر قائم ہو جاؤ تب راستہ پاؤ گے اور اے نبی جو کچھ تم پر کلام اتارا گیا ہے اس کے سبب

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ

ان میں سے بہت سوں کی شرارت اور انکار بڑھیگا مگر تم انکاری لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرنا (٦٨) یقین

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

جانو کہ جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی بن گئے یا صابی یا عیسائی ہوں جو بھی شخص اللہ اور

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوئے نیک عمل لیکر آئے گا ایسے لوگوں کو کچھ بھی خوف اور غم

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ

نہیں ہوگا۔ (٦٩) ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا اور انکے سدھار کیلئے بہت سے رسول ہم بھیجتے رہے

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

جب بھی کوئی رسول انکے پاس آیا تو اس کی تعلیم انکے جی کو اچھی نہیں لگتی تھی پھر بہت سے رسولوں کو ان لوگوں

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

نے جھٹلایا اور کتنوں کا خون بھی کر ڈالا۔ (٧٠) اس حرکت کے بعد بھی یہ لوگ سمجھتے رہے کہ ان کا کچھ بھی نہ

منزل ٢

ع ٩ / ١٠ / ١٣

ف ٦٧ معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنے نبی کو قرآن مجید کا پیغام دوسرے انسانوں تک پہنچانے کا حکم دیا اس لئے امت پر بھی لازم ہے کہ اللہ کا پیغام دوسرے لوگوں تک برابر پہنچا دیں، ورنہ اللہ کے فرمان کا حق ادا نہ ہوگا اب رہا ہدایت کا معاملہ تو جو لوگ انکار کا راستہ نہیں چھوڑینگے ان کو اللہ بھی ہدایت سے محروم رکھے گا۔

ف ٦٨ اللہ کے کلام کو جو لوگ چھوڑ دیں پھر دین میں جھگڑے نکالیں ان کا کچھ بھی اعتبار نہیں یہودی اور نصرانی اس حال پر آگئے تب فرمایا کہ جب تک توریت اور انجیل پر قائم نہیں ہوتے تب تک تمہارا ٹھیک ٹھکانہ نہیں اور جو اگلی کتابوں پر قائم ہوگا وہ اس قرآن پر بھی ایمان لانے میں آگے آگے ہوگا اب یہ فرمان اللہ نے نازل فرمایا اس پر قائم ہو جاؤ لیکن ان میں جو لوگ شریر اور منکر تھے ان کی جب لگام کھینچی گئی تو اور بھڑک گئے ایسے لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرتے اپنا کام کئے جانا یعنی اللہ کے کلام کو پہنچاتے رہنا ہی نبی کا مشن ہے۔

ف ٦٩ جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں صابی فرقہ وہ تھا جو اصل میں حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لایا تھا مگر بعد میں علم کتاب اور نبوّت کو چھوڑ کر علم نجوم کے پیچھے پڑ گیا پھر طویل زمانہ گذرنے پر ان میں سے بعض لوگ آسمان کے تاروں

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ
بھلے اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ کیا چھپا رہے تھے ﴿٦١﴾ اور تم دیکھتے ہی ہو کہ ان میں کے بہت لوگ دوڑ دوڑ کر گھستے ہیں گناہ اور زیادتی کے
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
کاموں میں اور حرام کا مال کھانے پر بھی ٹوٹ کر گرتے ہیں کتنے برے برے کام ہیں جو یہ لوگ کرتے ہی رہتے ہیں۔ ﴿٦٢﴾ انکے عالم
يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ
اور درویش اور انکے پیر و فقیر لوگ ان کو گناہ کی بکواس کرنے اور حرام کے مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے اور منع بھی کیسے کر سکتے ہیں
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ
جبکہ خود ہی ایسی بری بری حرکت کرتے رہتے ہیں۔ ﴿٦٣﴾ یہودی بکتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ تنگ ہے ان ملعون
مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ
لوگوں کے ہاتھ ہی تنگ ہیں ان کے اس قول کے سبب ان پر لعنت کی پھٹکار ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کشادہ اور
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
کھلے ہیں خرچ کرتا ہی رہتا ہے جس طرح اور جب چاہے اور اس حکم پر جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل فرمایا گیا ہے انکی
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
شرارت اور کفر و انکار اور بڑھنے لگا اور ہم نے بھی ڈال دی ہے انمیں آپس کی عداوت اور بغض و دشمنی قیامت کے دن
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ
تک یہ لوگ جب جب لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور ملک میں دنگا فساد کرنے کو
وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾
بھی بہت دوڑ لگاتے ہیں اور اللہ تو فساد کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتا۔ ﴿٦٤﴾
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اگر یہ کتاب پائے لوگ ایمان میں آجاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان کی برائیوں پر پردہ رہنے دیتے
وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
اور نعمت والی جنتوں میں انکو داخل عطا فرماتے۔ ﴿٦٥﴾ اور اگر یہ لوگ توراۃ اور انجیل کو قائم رکھتے اور جو کچھ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
ان کے رب نے ان کی طرف نازل فرمایا اس پر قائم رہتے تو اپنے اوپر سے روزی کھاتے اور اپنے پاؤں کے

ف ٦٣ یہود کے عالم اور مشائخ اور مذہبی چودھریوں کی طرف خطاب کا رخ ہے کہ اپنی عوام کو دین کے خلاف بات کرنے اور آثار سے چڑھانے اور چوری چکاری کے ناحق مال حرام کھانے سے روکتے کیوں نہیں اور آخر میں یہ بھی اشارہ دیا کہ خود اسی کرتوت میں پھنسے ہوئے ہیں، دوسروں کو منع وہ کر سکتا ہے جس کا دامن داغ دھبوں سے پاک ہو۔

وقف لازم

ف ٦٦ یعنی توریت اور انجیل کو تو یہ لوگ زبانی مانتے ہیں لیکن آسمانی کتابوں پر قائم نہیں اگر قائم رہتے تو اللہ نے جو قرآن اتارا اسے سن کر ان کو اللہ کا خوف ہوتا اور اس کے بنائے ہوئے راستے پر چل پڑتے تب انکو روزی روٹی کی فکر بھی کم ہوتی اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے قدموں تلے بھی روزی پاتے یعنی زمین و آسمان سے برکت والا رزق پاتے اس آیت سے جاننا چاہیئے کہ جو لوگ روزی روٹی کی دوڑ دھوپ میں اللہ کے حکموں کو ترک کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں بلکہ فراغت سے رزق حاصل کرنیکا ذریعہ اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے جس پر قائم رہ کر آدمی معاش کی فکر میں گم ہونے سے نجات پا جاتا ہے اور روزی کا حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ
رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ (٥٥) اور جو کوئی بھی اللہ سے دوستی رکھے
وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع
اور اسکے رسول سے، اور جو ایمان میں آئے ان سے دوستی رکھے تو بس ایسے لوگ اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں اور یہی غالب ہونگے (٥٦)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ
اے ایمان والو! تمہارے دین کو کھیل تماشہ بنا کر ہنسی مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگ چاہے تم سے
لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ
پہلے کتاب پانے والے ہوں یا کافر ہوں ان کو اپنا دوست نہ بناؤ، اللہ سے ڈرتے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
رہو اگر تم ایمان والے ہو۔ (٥٧) اور جب تم نماز کیلئے (اذان) پکارتے ہو
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ
تو یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کھیل بناتے ہیں یہ لوگ بے عقل ہیں۔ (٥٨) آپ کہو
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اے اہلِ کتاب تم نے کیا عیب پایا ہم میں اور ہماری یہ بات تم کو بُری لگی کہ ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ اس کے
اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ
پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر بھی ہم ایمان لائے اور تم میں کی تو بہت بڑی تعداد اللہ کے حکم چھوڑ چکی ہے (٥٩) اے نبی صاف کہدو کہ
اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ
کیا میں تم کو خبر دوں کن کی بُری گت بننے والی ہے؟ اللہ کے دربار میں؟ بس جن پر اللہ نے لعنت کی پھٹکار ڈالی اور
غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ
جن پر اللہ کا غضب لوٹ پڑا اور جن میں کچھ کو تو اللہ نے بندر بنا دیے اور کچھ کو سور بنا ڈالے اور جنھوں نے شیطان کو پوجا
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ
یہی بدسے بدتر ہیں درجہ میں، اور خوب بہک کر سیدھی راہ سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں (٦٠) یہ بہروپیے ہیں جب تمہارے
قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
پاس آتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان میں داخل ہوئے جبکہ داخلہ کا اعلان کرتے وقت کفر کو بھی ساتھ ساتھ لائے تھے اور کفر کو ساتھ لیکر ہی ایمان سے نکل

ع ٢ ١٢

ف ٥٧ اگلی کتاب پائے ہوئے لوگ یا ایسے لوگ جو کافر ہیں اگر ہمارے دین کو کھیل اور ہنسی مذاق میں اڑانے لگیں تو ان سے دوستی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ہر طرح ترکِ تعلق کیا جانا چاہیے اور نماز اذان یا دین کی کسی بات کو بھی اگر کوئی ہنسی کھیل بنالے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کی دوستی اور رفاقت ترک کر دینی چاہیے۔

ف ٥٩ اہلِ کتاب ہو کر اذان میں اللہ کی بڑائی کے بول کا اور نماز میں رکوع اور سجدے کا مذاق اڑاتے اور مسلمانوں کی کھلی اڑاکے توہین کرتے تب اللہ بہت ہی ان پر ناراض ہوا کہ کیا تم نماز اور اذان کو بُرا جانتے ہو؟ تو سُن لو کہ اس سے بڑھ کر تمہارا کیا حال ہوگا اور کیا کچھ تم پر بیتے گی، یعنی لعنت اور غضب، اور تمہارے بڑے بھی ایسی حرکت پر بندر اور سور بنا دیئے گئے اور خدا کو چھوڑ کر شیطان کی پوجا کرتے ہو شرم نہیں آتی کہ ایمان والوں کی نماز جو دل کو پگھلا دینے والی ہے اس کا اثر لینے کی بجائے نماز کو ہلکا جان کر اس کی توہین کرتے ہو۔

منزل ٢

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

اور نصرانی کو رفیق نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کی

بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى

دوستی کے چکر میں پڑا وہ ان ہی میں سے ہے ایسے بے انصاف لوگوں کو اللہ راہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ

نہیں بتائے گا۔ ﴿٥١﴾ اب تم بھی دیکھ لوگے کہ جن کے دل میں روگ ہے بڑی تیزی سے انہیں جا گھستے ہیں

فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ

بزدلی سے کہتے ہیں ہمکو ڈر ہے کہ ہم پر گردش نہ آجائے سو قریب ہے اللہ فتح کو ظاہر فرمادے یا کوئی اور حکم اپنے پاس سے بھیج

بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ

دے تو یہ لوگ صبح ہوتے ہی اپنی چھپی ہوئی تدبیر پر شرمندہ ہو کر

نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ؕ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا

رہیں گے۔ ﴿٥٢﴾ تب ایمان والے بول اٹھیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جو اب تک بڑا زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھا کھا کر

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

یہ کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کے اعمال برباد ہوگئے اور بہت جلد نقصان ان کے گلے

خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

پڑ گیا۔ ﴿٥٣﴾ اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا تو اللہ بھی آگے لائیگا ایسی قوم کو

فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہونگے ایمان والوں پر نرم دل ہوں گے اور منکروں

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؗ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

کے مقابلے میں سخت ہوں گے جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور کسی ملامت کرنیوالے کے الزام سے نہیں ڈریں گے یہ

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

فضل ہے اللہ کا دیگا جس کو چاہے گا اور اللہ تو بڑی کشادگی والا اور سب کے حال سے واقف

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

ہے۔ ﴿٥٤﴾ تمہارا دوست اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان میں آئے جو قائم

وقف لازم | وقف منزل | وقف النبی

انجیل مانی، انجیل مرقیون وقفِ غفران انجیل دھیان انجیل تلاش، انجیل تذکرہ، انجیل سرن تس اور انجیل برنباس ان تمام کتابوں میں پہلی چار کو عیسائی لوگ مانتے ہیں باقی کو سب نہیں مانتے اور انجیل برنباس تو تمام تر قرآن کے مطابق ہے۔

ف ٥٢ یہود اور نصاریٰ برسرِ جنگ تھے اور ہر طرح اللہ کے نبی کو اور ایمان والوں کو تکلیف دینے کی فکر میں لگے رہتے تھے اس لئے ایمان والوں کو منع فرمادیا کہ ان سے دوستی رفاقت رازداری کے سب تعلقات ختم کرو تو جو بزدل اور دوغلے لوگ تھے وہ دل میں یہ خطرہ چھپائے رکھتے کہ کہیں مخالف کامیاب ہوگئے تو ہماری بھی خیر نہیں اس لئے ان سے بھی بنائے رکھو کہ ہماری دوستی وقت پر کام آئے اللہ نے فرمایا کہ فتح اب ایمان والوں کو ہوگی یا اور کوئی بات یعنی خود یہودی اور نصرانی اپنے علاقے چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہونگے تب یہ دوغلے لوگ بہت پشیمان ہونگے کہ ہائے یہ ہم نے کیا غلطی کی اور یہ اتنے جلدی ہوگیا جیسے کہ شام کسی نے فیصلہ کیا اور صبح ہوتے ہی اپنے کیے پر پچھتایا۔

النصف

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ

ہے اسی کے مطابق فیصلہ کریں اور جو شخص بھی اللہ کے نازل فرمائے مطابق فیصلہ نہ کرے یا نہ مانے تو بس یہ لوگ فاسق ہیں یعنی بڑے ہی بے ڈھنگے

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

نافرمان اور بے حکم لوگ ہیں۔ (۴۷) اور ہم نے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے آنیوالی کتابوں کو سچا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

کر دکھاتی ہے اور ان سب کتابوں پر نگہبان محافظ ہے تو بس اب انکے درمیان اللہ کی نازل کی ہوئی اسی کتاب یعنی قرآن کے مطابق فیصلہ کرو جبکہ

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ

تمہارے پاس کھلا ہوا حق آچکا ہے تو ان کی کسی خواہش کو قبول نہ کرو تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے شریعت اور راہِ عمل کا دستور

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

مقرر کر دیا ہے اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی دین پر چلنے والی امت بنا ڈالتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور تمہارے

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ

لئے اپنے دیئے ہوئے حکم میں آزمائش اور امتحان رکھ دیا ہے اب تم نیک باتوں کی طرف جلدی دوڑ کر چل پڑو اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

تم سب کو لوٹ کر جانا ہے تمہارے آپسی اختلافات کی اصل حقیقت کی خبر وہ اس وقت تم کو بتلادے گا (۴۸)

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَ

اور اسکا حکم یہ ہے کہ تم ان کے درمیان فیصلہ اس کتاب کیمطابق کرو جو اللہ نے تمہاری طرف نازل فرمائی ہے اور ان کی من

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ

چاہی بات پر نہ چلو اور چوکنے رہو کہ وہ کہیں تمکو اللہ کے نازل کئے ہوئے کسی حکم سے پھسلا نہ ڈالیں پھر اگر یہ لوگ اپنی حرکت

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ

سے باز نہ آئیں تو جان لو کہ اللہ نے انکے بعض گناہوں کے سبب ان کو مصیبت میں ڈالنے کا ارادہ فرمالیا ہے اور سچ تو یہ ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ

کہ بہت سے لوگ بے حکم ہوتے ہیں۔ (۴۹) اب کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جو لوگ یقین والے ہیں انکے لئے اللہ کے فیصلے سے اچھا فیصلہ اور کس کا ہو سکتا ہے۔ (۵۰) ایمان والو! تم یہودی

ف ۴۷ پچھلی آیت سے یہ مضمون چل رہا ہے کہ اللہ کے نازل کئے ہوئے کلام کے مطابق جو لوگ فیصلہ نہیں کرتے اور نہیں مانتے یہ لوگ کافر ہیں ظالم ہیں اور فاسق ہیں۔ اس آیت میں ایک باریک مضمون بھی ہے جسے جاننا چاہیئے وہ یہ کہ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ فرمایا گیا یعنی اہلِ انجیل کو چاہیئے کہ وہ اسی طرح اپنے فیصلے کریں جیسے اللہ نے انجیل میں نازل فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ انجیل میں ایک تو وہ چیزیں ہیں جو مسیحی علماء اور پیروں فقیروں نے پادریوں اور مذہبی چودھریوں نے شامل کر دی ہیں اور ایک طرف وہ باتیں ہیں جو اللہ نے خود نازل فرمائی ہیں اس سے صاف معلوم ہوا کہ موجودہ انجیل جس کی تعداد یہ لوگ چار بتاتے ہیں ان میں بہت سی باتیں مسیحی لوگوں نے ڈالی نکالی ہیں تاہم اب بھی اللہ کا خالص کلام اس کے اندر پھر بھی موجود ہے لیکن اس کے ساتھ انجیل میں ہم کو اللہ کے احکام کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ کے ملفوظات اور حالات کے ساتھ غلو کرنے والے معتقدین کے بہت سے اقوال بھی ساتھ ساتھ پڑھنے پڑتے ہیں تب کہیں اس میں سے چھان پھٹک کے بعد اصل کلامِ الٰہی کچھ کچھ مل پاتا ہے سیدنا حضرت مسیحؑ کے اقوال، سیرت تعلیم اور ملفوظات ارشادات و احکامات کو بہت سے لوگوں نے کتابی شکل میں جمع کر کے ترتیب دی ہے جیسے کہ انجیل متیؒ، انجیل مرقسؒ، انجیل لوقا، انجیل یوحنا،

ع ۷ ۱۱

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ

اسلام لانے والوں پر اور یہودی بن جانیوالوں پر اللہ کے نبیوں نے اسی کتاب کا فیصلہ لاگو کیا اور تمام خدا پرست درویش

وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ

اور عالم لوگ بھی اسی کتاب کے حکم کو ماننے کے پابند بنائے گئے اسلئے کہ یہ سب کے سب اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا

اور اللہ کے حکم کو جاری کرنے کے گواہ بنائے گئے تھے، ہم نے یہ حکم دیا کہ بس تم انسانوں کا ڈر مت رکھنا اور ڈرنا تو صرف مجھ ہی سے، اور میری

قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

آیتوں کو تھوڑے مول بیچنا مت، اور سن لو کہ جو شخص بھی اس فیصلہ اور حکم کو نہ مانے جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو جان لو کہ ایسے لوگ

الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ

کافر ہیں۔ ﴿۴۴﴾ اور ہم نے توریت میں ان پر حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ

کے بدلے ناک اور کان بدلے کان کے، اور دانت کے بدلے میں دانت اور زخموں کا بدلہ بھی اسی طرح برابر دلایا جانا چاہیئے پھر

السِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ

جس نے بدلہ لینے کے اپنے حق کو صدقہ کر دیا یعنی معاف کر دیا تو مارنے والے کو چھوڑا جا سکتا ہے اور

كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

جو کوئی اس حکم کو لاگو نہ کرے، جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو ایسے لوگ

الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

ظالم ہیں۔ ﴿۴۵﴾ اور ہم نے ان کے پیچھے ان ہی کے نشان پر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا جو اپنے سے

مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ

پہلے نازل ہونے والی توریت کی تصدیق کرتے تھے اور ہم نے انکو ہدایت اور نور سے بھری ہوئی انجیل

فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ

عطا کر دی جو اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تعلیم کو سچ سچ ثابت کر دیتی تھی اور پرہیزگاروں کو نصیحت

وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ

کی راہ کھول کر بتا دی گئی۔ ﴿۴۶﴾ اور انجیل والوں پر لازم ہیکہ جو کچھ اللہ نے انجیل میں نازل فرمایا

منزل ٢

اطمینان سے حق راستہ پر چلنے نہیں دیتا۔ سچ ہے جو آدمی اللہ کے حکم جان لینے کے بعد نافرمانی پر اتر آیا وہ راہِ حق سے دور جا پڑا۔

ف۴۵ توریت میں فوجداری قانون نازل کیا گیا کہ کوئی کسی آدمی کو جان سے مار دے تو قصاص میں اُسے بھی قتل کیا جائے اسی طرح کوئی آنکھ پھوڑ دے تو اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے اور کسی نے کسی کی ناک کاٹ لی تو فوجداری قانون میں اس کی بھی ناک کاٹ لی جائے اور کوئی کسی کے کان کتر لے تو اس کے بھی اتنے ہی کان کاٹ دیئے جائیں اور کوئی کسی کو مار کر دانت توڑ دے تو اسکے بھی دانت توڑ دیئے جائیں اور جیسا بھی زخم کوئی کسی کو لگائے بدلے اور انصاف میں ایسا ہی زخم مجرم کو لگانا چاہیئے ہاں یہ اور بات ہے کہ مار کھانے والا مارنے والے کو معاف کر دے یعنی اپنا حق چھوڑ دے تو پھر ملزم کو معافی دی جا سکتی ہے ورنہ نہیں اس حکم کو آج بھی توریت کی کتاب خروج باب ۲۱ آیت ۲۳-۲۴ اور کتاب استثنا باب ۱۹ آیت ۲۱ میں ایسا بیان موجود ہے۔

آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ

ہیں بڑی تیزی بتاتے ہیں اور ان کی حالت پر بھی غم نہ کرو جو یہودی بنے ہیں اور جھوٹ بات سننے

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ

ہیں دوسری قوم جو تمہارے پاس نہیں آئی اس کے لئے جاسوسی بھی کرتے ہیں بات کو اس کے

الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ

ٹھکانے سے ہٹا کر مطلب بدل ڈالتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول رکھنا اور یہ نہ

وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن

ملے تو حکم کو ٹال دینا پھر اے نبی اگر اللہ نے کسی کو فتنے میں پڑے رہنے دینے کا ارادہ کر لیا تو تم ہرگز کسی

تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ

معاملہ میں اس کو اللہ سے بچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے ان لوگوں کے دلوں کو دغابازی سے پاک رکھنے کا اب اللہ

قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

کا ارادہ نہیں انکے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں تو ان کے لئے بڑا زبردست عذاب

عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَاءُوكَ

ہے ۔ (۴۱) بات سننے کو بیٹھے ہیں کہ جھوٹی خبر پھیلا سکیں حرام کا مال خوب ڈٹ کر کھاتے ہیں اگر آپ

فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن

کے پاس آتے ہیں تو چاہے فیصلہ کر دو چاہے انہیں نظر انداز کر دو تب بھی آپ کا کچھ بگاڑ نہیں

يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ

سکتے اور اگر ان کے بیچ آپ فیصلہ کریں تو انصاف سے فیصلہ کریں بے شک انصاف کرنے

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ

والوں سے اللہ محبت کرتا ہے ۔ (۴۲) اور آپ کے پاس اپنے جھگڑے کا فیصلہ کیسے لا سکتے ہیں

التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

جبکہ ان کے پاس توریت میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر اسکے بعد بھی یہ حکم ماننے سے کتراتے ہیں اور اصل

أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ ع إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ

میں یہ لوگ ایمان والے نہیں (۴۳) بیشک توراۃ بھی ہم نے نازل کی تھی جس میں ہدایت اور نور تھا

ع ۳ اعتدال المتقدمین

دھوکہ میں آکر نجات کا وسیلہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اگر عمل نیک کے سوا کوئی آدمی وسیلہ ہو سکتا ہے تو پھر سب کا وسیلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چاہیئے کہ پھر حضرت رسول پاک ؐ ہی کا وسیلہ ہر کوئی پکڑے اور جیسا اللہ کے رسول نے ایمان اور عمل بتایا ویسے ہی کرتے رہیں اسی میں نجات ہے بس وسیلہ ہر روز ایمان اور نیک عمل میں لگے رہنے سے حاصل ہوتا رہیگا ورنہ نہیں مسلمان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت کا مطلب صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی یہ نہیں سمجھا کہ کسی قبر پہ جاکر وسیلہ کی دہائی دینے سے کام بنے گا بلکہ ان میں سے ہر ایک ایمان اور عمل صالح میں دوڑ لگاتا ہوا نظر آئیگا۔

ف ۴۱ کسی کو تعجب ہو کہ چوروں اور ڈاکوؤں کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے اور ان کے بھی قصور معاف فرما دیتا ہے تو بتایا کہ اللہ تو زمین و آسمان میں ہر جگہ کا بادشاہ ہے اپنی رعیت میں چاہے جس مجرم کو سزا دے چاہے معاف کر دے کیونکہ اللہ کے حضور صرف شرک ہی ایسا گناہ ہے جو ناقابلِ معافی ہے، باقی گناہوں میں معافی اسکے چاہنے سے ہو سکتی ہے

ف ۴۲ یہ حال بیان فرمایا یہود کے لوگوں کا، پیٹ بھرنے والے بازاری عالموں کا آج بھی یہی حال ہے جھوٹی باتیں پھیلانا تاکہ اصلاح نہ ہو اور حرام کا مال جیسے غیر اللہ کے نام کے کھانے بکرے، مرغے اُجڑھاوے، نذر و نیاز، ڈکارتے رہنا، کسی کو بھی

ع ۶ ۹ ۱۰

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

چکے ہوں تو جان لو کہ اللہ بھی معاف کرنے والا مہربان ہے۔ (۳۴) اے ایمان والو!

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرتے رہو اور اسکی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اسکے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

ہو سکو۔ ف(۳۵) بیشک جو لوگ کافر ہیں اگر یہ لوگ عذاب سے چھوٹنے کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کا

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

سب چھڑوائی میں دے ڈالیں اور اتنا ہی اور بھی لے آئیں تب بھی قیامت کے دن عذاب سے چھٹکارے کیلئے قبول نہ

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

کیا جائیگا اور انکے لئے دردناک عذاب جاری رہے گا (۳۶) ارادہ کریں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر کسی طرح بھی

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

نہیں نکل سکیں گے اور ان پر ہر وقت قائم رہنے والا عذاب ہوگا۔ (۳۷) چوری کرنے والے

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو انکے کرتوت کی یہی سزا مناسب ہے اور اللہ کی طرف سے دوسروں کیلئے عبرت کا

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

ذریعہ بھی اور اللہ تو بڑا غالب حکمت والا ہے (۳۸) پھر جو بھی گناہ کے بعد توبہ کرے اور اپنے عمل درست کرے

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول فرمائیگا، بے شک اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے (۳۹) کیا تم کو معلوم نہیں کہ

اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کی ہے جس کو چاہے سزا دے جس کو چاہے معاف کردے

لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

اور اللہ تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے ف(۴۰) اے پیغمبر آپ کو ان لوگوں کے

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

حالات غم میں نہ ڈالیں جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور انکے دل ایمان نہیں لائے جو کفر میں جا گھسے

منزل ۲

ع ۵ / ۸ / ۹

ف۳۴ جو لوگ ناحق فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کے باغی ہیں ایسے لوگوں کو جیسا انکا جرم ہو ویسی سزا حاکم وقت دے سکتا ہے چاہے قتل کیا جائے یا ایکطرف کا ہاتھ، دوسری طرف کا پیر کاٹ دیا جائے یا پھر ایسے باغیوں کو ملک بدر کردیا جائے۔

ف۳۵ جاہل لوگ اس آیت سے غلط معنیٰ لیتے ہیں جو پیغمبر نے نہیں بتائے اور نہ اللہ کے نبی کے صحابہ نے بتائے یعنی کوئی تو قبروں کو پوجنے لگا اور اسکا وسیلہ پکڑا اور صاحب قبر سے مدد مانگنے لگا کوئی کچھ اور کرنے لگا یہاں تو صاف حکم ہے کہ وسیلہ تلاش کرو یعنی ڈھونڈتے جاؤ یہ تو نہیں کہا کہ یہ لو یہ ہے وسیلہ پکڑ دو۔ وسیلہ کے معنی ہیں واسطہ ذریعہ تقرب حاصل کرنا، اس کے لئے سب سے زیادہ اثر کرنیوالا راستہ اللہ کو سجدہ کرنا ہے، قرآن میں فرمایا گیا کہ سجدہ کرتے رہو اور تقرب یعنی اللہ کی نزدیکی حاصل کرتے رہو ہمارے یہاں کے بعض مشرک لوگ قبروں کو سجدہ کرنے لگے اور اللہ کے غضب میں گھر گئے یہ آیت بھی جہاد یعنی ہر طرح کی محنت کرنیکی طرف رہنمائی کرتی ہے پھر نادان لوگوں کو کیا ہوا کہ قبر پرستی، تعزیہ داری اور ایسے بہت سے شرک و بدعات جو آگ میں جانیکا وسیلہ تو بن سکتے ہیں انکو یہ بھلے آدمی اپنی نادانی سے ہلکٹ قسم کے جاہل مذہبی رہنماؤں کے پھندے میں پھنس کر جو پیٹ بھرنے کیلئے دین بیچتے ہیں انکے

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ

کرنے پر اسے اکسایا اور آخر اس نے اپنے بھائی کو مار ہی ڈالا اور نقصان اٹھانے والا بن گیا ﴿٣٠﴾ پھر اللہ نے ایک کوا

غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ

بھیجا جو زمین میں کرید کر کے اسے یہ دکھانے لگا کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے، تب

قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ

قاتل بول پڑا کہ ہائے افسوس مجھ پر کہ میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش کو

سَوْءَةَ اَخِىْۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَۚ

دفن کرنے کی تدبیر کرسکتا۔ پھر تو وہ بہت ہی پچھتایا ﴿٣١﴾ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لازم

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

کردیا کہ کسی کے خون کر دینے کی وجہ کے سوا یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم کے بغیر کسی ایک انسان

اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا

کو بھی کوئی مار ڈالے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی ایک آدمی کی جان

فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ

بچائی تو گویا اس نے تمام انسانیت کی جان بچائی اور یہ احکام لیکر انکے پاس ہمارے رسول برابر آتے رہے پھر بھی ان

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا

میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ملک میں خون خرابے کے لئے ہاتھ چھوڑتے ہی رہتے ہیں۔ ﴿٣٢﴾ جو لوگ

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ

اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد کرانے کو دوڑ دھوپ کرتے ہیں انکو تو اس جرم کی سزا

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

میں قتل کر ڈالنا چاہیئے یا انکو سولی پر چڑھایا جائے یعنی پھانسی دی جائے یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا

طرف کا پیر کاٹ دیا جائے یا پھر انکو ملک سے نکال باہر کر دیا جائے یہ سزا انکو دنیا کی زندگی میں ہے اور

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

آخرت میں تو انکے لئے بڑا زبردست عذاب ہے۔ ﴿٣٣﴾ مگر جو لوگ پکڑے جانے کے پہلے توبہ کر

ع ٥

ف ٣١ معلوم ہوا کہ مردے کو دفن کرنیکی تعلیم اللہ تعالیٰ نے کوّے کے ذریعے دی ہے، کوّوں میں آج بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ کوّے کی میت پر وہ جمع ہو کر غم کا اظہار کرتے ہیں جو لوگ لاشوں کو جلاتے ہیں ان کا طریقہ غلط ہے نیز مردے کو دفن کرنیکا طریقہ آسمانی کتابوں کو ماننے والی تمام امتوں میں رہا ہے۔ جو غیر آسمانی مذاہب رکھتے ہیں ان میں بہت تھوڑے لوگوں کے یہاں مُردوں کو جلانیکا رواج ہے لیکن یہ لوگ بھی صرف شادی شدہ میت کو جلاتے ہیں۔ غیر شادی شدہ اور نابالغ بچوں کو یہ بھی دفن کرتے ہیں پھر ایک پہلو پر ہر عقلمند آدمی کو غور کرنا چاہیئے کو جلائے ہوئے مُردوں کے اجزاء بہتے ہوئے پانی میں ڈالدینے سے حیاتِ انسانی کیلئے پانی میں ہزاروں قسم کے ہلاک جراثیم کا اندیشہ ہے اسکے علاوہ مردوں کو جلاتے وقت جو بدبو پھیلتی ہے اس سے بھی صحت عامہ کے خراب ہونے کے قوی اندیشے ہیں

ف ٣٢ خدا کے نزدیک ایک آدمی کا ناحق خون پوری انسانیت کا خون ہے اور ایک آدمی کی جان بچانیوالا پوری انسانیت کی جان بچانے کا ثواب پائیگا اللہ کے سب نبی یہی تعلیم لیکر آئے لیکن فسادی لوگ زمین پر اب بھی دست درازی سے باز نہیں آتے تو اگلی آیت میں انکے لیے حکم صاف صاف بتادیا کہ قتل ہی کیے جائیں یا پھر جیسا جرم ہو اسکے مطابق انہیں قانونی سزا دی جائے۔

غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا
غالب ہو جاؤ گے اور ایمان والے ہو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ (۲۳) جواب میں
يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
قوم بولی اے موسیٰ جب تک وہاں طاقتور دشمن موجود ہوں ہم ہرگز کسی حال میں بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتے اب تم
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ
اور تمہارا رب دونوں وہاں جا کر لڑائی بھڑ دو ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ (۲۴) موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میرے اختیار میں تو
اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں اب تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے بیچ فیصلہ فرما دے۔ (۲۵)
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى
رب نے ارشاد فرمایا کہ وہ ملک ان کے لیے چالیس برس تک حرام ہو گیا تب تک وہ ایسے ہی مارے مارے
ع ٧ / ٨
الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
پھریں گے اور تم اس نافرمان قوم پر افسوس کرنا چھوڑ دو۔ (۲۶) اب تم آدم کے دو بیٹوں کا قصہ
وقف لازم
نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
ان کو ٹھیک ٹھیک سنا دو جب دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہیں تب
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
دوسرے نے پہلے سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا تو پہلا بولا بات در اصل یہ ہے کہ نافرمانی سے بچنے والوں کی
نصف
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ
قربانی اللہ قبول کرتا ہے (۲۷) اگر تو نے مجھے قتل کرنے کو ہاتھ چھوڑا تب بھی میں تجھ کو
اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ مجھے تو اللہ رب العالمین سے بڑا خوف
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
لگتا ہے۔ (۲۸) میں چاہتا ہوں کہ میرے اور تیرے دونوں کے گناہ تو اکیلا ہی سمیٹ لے اور آگ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
میں جانے والا تو ہی بن جا بس ظالموں کی یہی سزا ہے۔ (۲۹) پھر بھی اس کے جی نے اپنے بھائی کے خون

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۙ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾
عذاب دیگا آسمانوں اور زمین، اور اسکے بیچ کی بادشاہی صرف اللہ کی ہے اور سب کی واپسی اسی کی طرف ہے۔ (١٨)
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ
اے اہلِ کتاب ہمارا یہ رسول تمہارے پاس حق بیان کرنے اس وقت آیا ہے جبکہ ایک مدت سے رسولوں کا
مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ
آنا بند تھا تاکہ تم اب یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا یا ڈر سنانے والا آیا ہی نہیں بس
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اب تو آچکا تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ تو ہر بات پر قدرت رکھتا
قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
ہے۔ (١٩) اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے برادرانِ قوم اللہ کی اس نعمت کو خوب یاد رکھو جبکہ اس
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ
نے تم میں نبی پیدا کیے اور تم کو حکومت عطا کی اور کچھ چیزیں تم کو ایسی بھی دی جو سارے
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
جہاں میں کسی کو نہیں ملی۔ (٢٠) اے قوم اس مقدس زمین میں بے کھٹکے داخل
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
ہو جاؤ اللہ نے تمہارے حق میں اس کو لکھ دیا ہے اور پیٹھ پھیر کر الٹے مت بھاگو کہ بڑے
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ
نقصان میں جا پڑو گے (٢١) وہ بولے اے موسیٰ اس جگہ تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں جب تک وہاں
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
سے ایسے لوگ نکل نہ جائیں گے ہم وہاں جا ہی نہیں سکتے ہاں اگر یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تب تو ہم داخل ہونے کو
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
تیار ہیں۔ (٢٢) تب ان ڈرپوک لوگوں میں سے دو آدمی ایسے بھی تھے جن پر خدا نے انعام کیا تھا
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
بول پڑے کہ شہر پر حملہ کرنے کے لیے صرف دروازے میں داخل ہو جاؤ۔ جیسے ہی داخل ہوگے، تم ہی

ف ١٩ حضرت عیسیٰؑ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا قریب چھ سو سال کا زمانہ نبی کی آمد سے خالی تھا اب اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

ف ٢٢ دورِ موسیٰ کا یہ واقعہ اسرائیلی مسلمانوں کا ہے جو قوم شرک میں جا پڑے وہ نامرد ہو جاتی ہے اللہ کے نبی نے وعدہ دیا کہ ملک شام میں داخل ہو جاؤ خدا نے اسے تمہارے لیے مخصوص فرما دیا ہے تو کہنے لگے وہاں بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں ہم وہاں داخل نہیں ہوں گے ہاں اگر وہ لوگ وہاں سے بھاگ جائیں تب ہم بہادر لوگ سینہ تان کر شہر فتح کر لیں گے

ع ٣ ٨ ٧

ف ٢٣ تا ٢٥ اسرائیلی مسلمانوں کے پاس مصر سے ہجرت کے بعد کوئی وطن نہیں تھا جنگلوں اور صحراؤں میں پڑاؤ ڈالے یہ قوم زندگی کے دن پورے کر رہی تھی اور جب وطن کی مانگ ان میں بہت شدت سے اٹھی تب اللہ نے ارضِ فلسطین پر حملہ کر کے وطن حاصل کرنے کا حکم دیا مگر بزدلی کی حد ہے کہ وہ تو یہ مطالبہ کرنے لگے ایک قوم وطن خالی کر کے چلی جائے پھر ہم بلا مقابلہ ان کے ملک کے حاکم ہو جائیں تب اللہ ان پر ناراض ہوا اور چالیس برس تک ارضِ فلسطین میں ان کا داخلہ رک گیا اس کے بعد اللہ نے نئی نسل کو اس علاقہ میں فتح دے کر انہیں وطن دیا۔

اللّٰہُ بِمَا کَانُوۡا یَصۡنَعُوۡنَ ﴿١٤﴾ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ قَدۡ جَآءَکُمۡ

جلد اللہ ان کے کرتوت کھول کر رہے گا ۔ (١٤) اے کتاب والو ! تمہارے پاس ہمارا رسول آ گیا ہے

رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمۡ کَثِیۡرًا مِّمَّا کُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡکِتٰبِ

کھول کر بیان کرتا ہے کتاب کی بہت سی اُن باتوں کو جو تم نے چھپا رکھی تھی اور بہت سی باتوں کو نظر انداز

وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ﴿١٥﴾

کر دیتا ہے، بے شک اللہ کی طرف سے اب تمہارے پاس روشنی اور بیان کرنے والی کتاب آ چکی ہے (١٥)

یَّہۡدِیۡ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخۡرِجُہُمۡ

اللہ اس کتاب سے سلامتی کے راستوں پر لے آتا ہے ہر اس شخص کو جو اللہ کی رضا کے طریقوں پر چلنا چاہے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِہٖ وَیَہۡدِیۡہِمۡ اِلٰی صِرَاطٍ

اور انکو اندھیاریوں سے نکال کر نور کی طرف اپنے خاص حکم سے رہنمائی فرماتا ہے اور انکو چلا دیتا ہے سیدھی سیدھی

مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ

راہ پر ۔ (١٦) بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ جو عیسیٰ مسیح بیٹا تھا مریم کا وہی اللہ ہے،

مَرۡیَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ یَّمۡلِکُ مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّہۡلِکَ

آپ کہدو کہ کسی چیز میں بھی اللہ کے یہاں کسی کا کچھ چلتا ہے ؟ اگر وہ ارادہ کرے مریم کے بیٹے مسیح کو ہلاک کر ڈالنے

الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ؕ وَلِلّٰہِ

اور اس کی ماں کو اور زمین میں جتنے ہیں سب کے سب کو اکٹھا مار ڈالے تو کیا کوئی ان کو اللہ سے بچا سکتا ہے ؟

مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا ؕ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ

آسمانوں اور زمین میں اور ان سب کے بیچ بادشاہی صرف ایک اکیلے اللہ کی ہے جیسی چاہتا ہے مخلوق پیدا کرتا

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ وَالنَّصٰرٰی نَحۡنُ

اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے (١٧) اور یہودی نصرانی تو یہ بھی بکواس کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے

اَبۡنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمۡ بِذُنُوۡبِکُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ

بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں آپ فرما دو کہ پھر تمہارے گناہوں کے سبب اللہ تم کو عذاب کیوں دیتا ہے ؟

بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰہِ

جیسے اس کے بنائے ہوئے دوسرے ہیں ویسے ہی تم بھی بشر ہو وہ جسکو چاہے گا بخشش دیگا اور جسکو چاہے گا

منزل ٢

ف ١٥ پچھلی کتاب والوں نے اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا چھوڑ دیا اور اللہ کے حکموں پر دل کی محبت کیساتھ عمل کرنا چھوڑ کر جھوٹی رسموں اور شرکیہ باتوں میں اپنے آپ کو ڈال دیا تھا اللہ نے نبی بھیج کر پچھلی کتابوں کی تعلیم جو لوگوں نے چھپا رکھی تھی ظاہر کر دی اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا تاکہ دین کی مضبوط بنیاد پر لوگ قائم ہو جائیں اور اختلاف کم ہو جائے ۔

ف ١٧ لوگوں نے جب بھی اللہ کے کسی نبی یا ولی کی شان اس کی حد سے آگے بڑھا دی تب توحید کے عقیدے میں گڑبڑ پیدا ہو گئی اور اسی راستے سے پیغمبروں کی امت میں شرک آیا۔ اللہ نے صاف فرمایا کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں، انکی والدہ ہوں اور زمین آسمان میں کا کوئی بھی ہو کسی کو بھی خدا مار ڈالے تب بھی بچانے کوئی نہیں آسکتا تب عام مخلوق کی کیا حیثیت ہے سب کو اللہ کی عظمت اور ہیبت سے ڈرتے رہنا چاہیئے سب کا بادشاہ صرف وہی ہے ۔

ف ١٨ آدمی جب مشرک ہو جاتا ہے تو اس کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی پہلے تو رسول کو خدا کا بیٹا بنایا اب خود ہی اللہ کے بیٹے بن جانے کے دعوے کرنے لگے ۔ توبہ ! توبہ !!

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اور اللہ نے بنی اسرائیل سے بھی ایسا ہی قول و قرار لیا تھا اور ہم نے اُن میں بارہ سردار مقرر کردیئے
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
تھے اور اللہ نے یہ فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
اور میرے رسولوں پر ایمان رکھو گے اور ان کا ساتھ دو گے اور اللہ کو اچھی طرح
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
قرض دیتے رہو گے تو میں تمہارے گناہ معاف کردوں گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرونگا
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اس کے بعد جو تم میں سے انکاری ہو گیا وہ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
ٹھیک راستہ سے دور جا پڑا۔ (١٢) پھر جب انھوں نے اپنا قول و قرار توڑ ڈالا
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
تو ہم نے ان پر لعنت کی پھٹکار برسادی اور انکے دل سخت کردیئے اب یہ اللہ کے کلام کے معنی بدلنے کی ہیرا پھیری کا کام کرتے ہیں
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
یعنی اصل بات کو الٹ پھیر کرنے میں استادی بتاتے ہیں اور جو نصیحت انہیں دی گئی تھی اسکا بڑا حصہ بھلا چکے ہیں اب تم ان کی خیانت اور
عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ
دغابازی کی اطلاع پاتے ہی رہو گے اس عیب سے ان کے بہت تھوڑے لوگ بچے ہیں بس تم بھی انہیں نظر انداز کردو اور چھوڑ دو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اللہ تو نیک سیرت لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔ (١٣) اور ایسا اقرار ہم نے ان لوگوں سے بھی لیا تھا جو
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں جب یہ بھی بڑا حصہ اس سبق کا بھول بھال چکے جو انہیں یاد کرایا گیا تھا
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
تب ہم نے ان کو آپس کی دشمنی اور بغض اور کینہ کپٹ میں قیامت تک لگا دیا اور بہت

ف ١٢ آیت نمبر ٧ میں جیسا ایمان والوں سے قول و قرار لیا گیا تھا ویسا ہی پچھلی امتوں سے بھی جو اہلِ کتاب تھے اللہ نے ایسا ہی اقرار لیا تھا

ف ١٣ ہر ایمان والے کو چاہیئے کہ پچھلے اہلِ کتاب کے بگاڑ کے اسباب کا دھیان کرے اور اُن جیسی حرکت نہ کرے ہم مسلمانوں میں بھی یہ روگ ایک طبقہ میں خوب ہے، اللہ بچائے

ف ١٤ معلوم ہوا کہ اللہ سے قول و قرار میں جب امت پھر جاتی ہے اور اللہ کی کتاب سے لاپرواہی برتنے لگتی ہے تب آپس کی پھوٹ، حسد اور کینہ کپٹ اور ٹولی بازی میں لگ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے

منزل ۲

مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
میں ڈالنے کا اللہ کا ارادہ نہیں لیکن وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف رہنے کی
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَ
عادت پڑے تاکہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دے کہ تم اس کے شکر گذار بنے رہو۔ (۶) اللہ
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ
کی جو نعمت تم پر ہوتی رہی ہے اسے یاد رکھو اور اللہ سے تمہارا کیا ہوا قول وقرار مت بھولو جب کہ تم نے ایمان لاکر یہ کہا کہ ہم
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
نے سنا اور مان لیا تو بس اب اللہ کی نافرمانی سے ہر طرح بچتے رہو، بے شک اللہ تو سینے کی چھپی باتوں کو بھی
الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ
جان لیتا ہے (۷) اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور کوئی قوم تمہاری
بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ
دشمن ہو جائے تو اس کی دشمنی میں انصاف کو چھوڑ دینے کا جرم مت کرنا، بلکہ ہر حال میں عدل و انصاف پر قائم رہو
اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
کہ تقویٰ (پرہیزگاری) حاصل کرنیکا یہی راستہ نزدیک پڑتا ہے بس اللہ کی نافرمانی سے دور رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
اللہ کو اس کی خبر ہے۔ (۸) اللہ نے ایمان والوں سے جو نیک کام کرتے ہیں گناہوں کی معافی دینے کا اور بہت
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے۔ (۹) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھوٹ جانا
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
یسے لوگ آگ کے ڈھیر میں بند کیے جائیں گے (۱۰) اے ایمان والو! اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھو جبکہ ایک
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
قوم نے تم پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے تمہارے مقابلہ میں ان کے ہاتھ روک دیئے
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع
ف اللہ سے ڈرتے رہو اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (۱۱)

تو جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کسی اہلِ کتاب سے ہرگز جائز نہیں بلکہ حرام ہے جو لوگ مسلمان ہو کر عیسائی لوگوں کو اپنی لڑکیاں بیاہتے ہیں حرام کام کرتے ہیں۔

ف ۶ وضو کے یہ چار فرض ہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی، (۱) منہ دھونا، یعنی پورا چہرہ (۲) دونوں ہاتھ یعنی کہنی تک دھونا، (۳) سر کا مسح یعنی سر پہ پانی سے گیلے، تر ہاتھ پھیرنا، (۴) اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ باقی سنّتِ رسولؐ کے مطابق پہلے ہاتھ پہنچوں تک دھونا، کلی کرنا ناک میں پانی چڑھانا وغیرہ یہ سب تعلیم حدیث سے معلوم ہوئی، کامل وضو کرنیکے لئے سنّتِ رسولؐ کو نمونہ بنانا چاہیئے اور وضو کا دستور مسلمانوں میں الحمدللہ ٹھیک ایسا ہی چلا آرہا ہے سورۃ النسآء آیت ۴۳ میں تیمم کا بیان گذر چکا ہے کسی کو غسل کی حاجت ہوگئی یعنی احتلام ہو گیا ہو بیماری یا سفر میں ہو، عورت سے لگا ہو پھر پانی ہی نہ ملے تو غسل کی جگہ تیمم کی اجازت دی گئی اللہ نے دین میں بہت آسانیاں رکھکر ہم پر بڑا احسان فرمایا۔

ف ۸ اللہ کی کتاب اور اسکے دین اسلام کی یہ خوبی ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرنے کا حکم دیا کسی کی مخالفت میں آدمی ابھر کر انصاف کا دامن چھوڑ دے وہ تقویٰ حاصل نہیں کر سکتا۔

ع ۲/۶/۶

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

کر کے روک رکھا ہو اور وہاں مگر اللہ کا نام تو اس پر ضرور لے لیا کرو اور خوب ڈرتے رہو اللہ سے سچ تو یہ ہے کہ اللہ کو حساب لینے

سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ

کچھ بھی دیر نہیں لگے گی۔ ﴿۴﴾ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی تم کو

أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ

حلال ہے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمہارا کھانا بھی ان کو حلال ہے اور پاک دامن ایمان والی عورتیں تم کو حلال ہیں اور جن کو تم سے پہلے

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

کتاب دی گئی تھی ان میں سے نیک چلن عورتیں تمکو حلال ہیں جبکہ تم ان کا مہر ادا کر دو، نکاح میں لاکر گھر بسانے کی نیت ہو صرف

قَبْلِكُمْ إِذَا اٰتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ

مستی نکالنے کے لئے یا چھپی دوستی کی اجازت نہیں پھر جو ایمان لاکر کفر میں جا پڑا تو بس

وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اس کے عمل برباد ہو گئے اور آخرت میں ایسا آدمی نقصان اٹھانے

عَمَلُهُ ۥ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٥﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا

والوں میں سے ہوگا۔ ﴿۵﴾ اے ایمان والو! جب تم نماز

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى

کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہرے کو دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو اور اپنے

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ

سروں پر مسح کر لیا کرو (یعنی گیلے ہاتھوں پونچھ لیا کرو) اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھو لو اور

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ

اگر غسل کی حاجت یعنی جنابت میں ہو تو ناپاکی دور کرنے کو اچھی طرح نہا کر پاک ہو جاؤ

جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا

اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی

مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ

ہو پھر پانی نہ ملے تو تیمم کر لو پاک مٹی سے، یعنی ہاتھ پھیر لو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو مل لو، تم کو مشکل

منزل ۲

اللہ مغفرت فرمانیوالا اور مہربان ہے۔

ف۴ شکار کو جھپٹنے پکڑنے اور زخمی کرنے کیلئے جن جانوروں کو تعلیم دیجائے جیسے کہ شکاری کتا، باز، شکرہ وغیرہ، یہ شکاری جانور اگر سدھا کر، تعلیم دیکر شکار کرنے کیلئے چھوڑے جائیں کہ شکار کو روک رکھیں یعنی زخمی کر کے مالک کیلئے روک رکھیں اور پھر اس جانور پر اللہ کا نام لے لیا جائے تو حلال ہے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ شکاری جانور کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیکر چھوڑا تب بھی شکار حلال ہو گیا، واللہ اعلم۔ لیکن ہمارے نزدیک پہلی بات زیادہ صحیح ہے اور اسمیں گناہ سے بچاؤ ہے دوسری بات میں مشکوک ہونیکا شبہ دکھائی دیتا ہے۔

ف۵ معلوم ہوا کہ ہم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان کی پارسا نیک چلن لڑکیوں سے ہم نکاح کر سکتے ہیں۔ لیکن آج دنیا میں جو یہودی اور عیسائی پائے جاتے ہیں وہ اہل کتاب ہو کر بھی توحید و رسالت کے منکر ہیں اور کسی طرح توریت اور انجیل پر ان کا ایمان و عمل ٹھیک نہیں ہے جیسے کہ انگریز لوگ سور کھاتے ہیں شراب پیتے ہیں اور بدن سے ناپاک رہتے ہیں طہارت کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے تو ان کی لڑکیوں سے آج کے ماحول میں نکاح کرنا اچھی بات نہیں اہل کتاب کہتے بھی اُسی کو ہیں جو آسمانی کتاب پا کر اسکے حکموں پر چلے ایمان سے کفر میں جا پڑنے کا خطرہ نہ ہو تو کسی اہل کتاب لڑکی سے کوئی مسلمان نکاح کرے

ع ۱ ۵ ۵

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ

ہو اور کسی قوم کی دشمنی کے سبب کہ انھوں نے تم کو ادب والی مسجد میں آنے سے روک دیا تھا ان پر زیادتی کرنیکا

التَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

جرم ہرگز نہ کرنا نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کا ساتھ مت دینا

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞٢ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ

ڈرتے رہو اللہ سے کہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ (۲) اب سنو کہ تم پر حرام کیا گیا مردار جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور

لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ

پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام لگایا گیا ہو یہ بھی حرام ہے اور گلا گھونٹ کر جو جانور مارا گیا ہو یا چوٹ لگنے سے مرا ہو یا اونچے سے

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَ

گر کر مرا ہو اور کسی دوسرے جانور نے سینگ مار کر ہلاک کر دیا ہو یہ سب حرام ہیں اور وہ بھی حرام ہے جسکو کوئی درندہ پھاڑ کھایا ہو

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

مگر اس میں جان ہو اور ذبح کر لو تو اور بات ہے اور جو آستانوں پر ذبح کئے جائیں وہ بھی حرام ہیں اور جو تقسیم کیا جائے جوئے

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

سٹے کی طرح معلوم کرنیکے لئے پانسے ڈالے جائیں یہ سب کام گناہ کے ہیں، آج تمہارے دین سے منکروں کی آس ٹوٹی اور وہ مایوس

اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

ہوگئے اب ان سے کبھی نہ ڈرنا صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہنا آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

تمہارے لئے دین صرف اسلام کو منظور فرما کر راضی ہو چکا ہوں بس جو کوئی شخص بھوک میں بے بس ہو گیا ہو اور گناہ کی طرف جھک پڑنے کا

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞٣ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ

اس کا ارادہ نہ ہو تو اللہ بے شک بخشنے والا اور مہربان ہے (۳) آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا کچھ حلال کیا

اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

گیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ اور ستھری چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور یہ جو تم شکاری جانوروں کو تعلیم دیکر سدھا کر شکار

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ

کو زخمی کرنے کیلئے چھوڑتے ہو جیسا اللہ نے تمکو سکھایا ہے تو کھا سکتے ہو اس میں سے جو شکاری جانوروں نے تمہارے لئے شکار کو زخمی

وقف لازم

ف ٢ ادب کے مہینے چار ہیں ذیقعدہ، ذی الحجہ محرم اور رجب قربانی کے جانور جو کعبہ کو لے جائے جاتے تھے انکے گلے میں اللہ کی نیاز کا نشان ایک پٹہ باندھا جاتا تھا اس لئے یہ بھی اللہ کا نام لگی چیز ہوئی

ف ٣ آیت نمبر ١ میں فرمایا تھا کہ جو حرام ہیں وہ بھی تمکو پڑھ کر سنائے جائیں گے اور اس آیت میں بتا دیئے گئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گولی لگنے سے یا کنوئیں میں گر کر مر جانے یا پہاڑ سے گر پڑنے سے جو جانور مر جائے وہ بھی حرام ہوا اگر جان باقی ہو اور اللہ کا نام پکار کر ذبح کیا جائے تو حلال ہوگا۔ قبروں، درگاہوں یا بتوں پر یا ایسی جگہ جہاں لوگ استھان بنائے ہوئے ہوں وہ سب آستانے ہیں یہاں پر ذبح کئے ہوئے جانور بھی حرام ہیں، ایسی جگہ پر حرمت کی اصل وجہ خبیث عقیدہ ہوتا ہے، اللہ نے آج دین مکمل کر دیا اور اسلام کو دین پسند فرما لیا اب تمام کافر مسلمانوں سے مایوس ہو گئے کہ ہمارے کفر و شرک کی بات اب کوئی مسلمان نہ سنے گا نہ مانیگا حرام جانور اور غیر اللہ کے نام کے جانور اور غیر اللہ کے نام سے پکائے ہوئے کھانے اور غیر اللہ کی نیاز یہ سب مشرکوں کے یہاں بڑی عقیدت و لذت سے کھائے جاتے ہیں، مسلمان اسے پلید جانتا ہے لیکن کبھی بھوک سے نڈھال ہو کر بے بس ہوا اور خدا کی نافرمانی کی طرف دل نہ جھکا ہو اور جان بچانے کیلئے کسی نے مجبوری سے ایسا کچھ کھا لیا تو

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

ہیں کلالہ کے بارے میں (یعنی ایسی میت جس کے ماں باپ اور اولاد موجود نہ ہوں) آپ کہہ دو کہ خدا تم کو کلالہ کے بارے میں حکم سناتا

وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

ہے کہ اگر کوئی مرد ایسا مر جائے جس کے اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو، تو اس کے آدھے مال کی وہ حقدار ہوگی۔

لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ

اس طرح بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو، تو اس بہن کے تمام مال کا وارث اس کا بھائی ہوگا۔ پھر اگر کسی کلالہ کی

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

دو بہنیں ہوں تو ان دونوں بہنوں کو دو تہائی حصہ ملے گا، اور اگر کلالہ کے کئی بھائی اور کئی بہنیں ہوں تو مرد کو عورت

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ١٧٧ ع

سے دوگنا حصہ ملیگا، اللہ نے بیان فرما دیا، اب بھٹکتے مت پھرنا اور اللہ تو ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے (١٧٧)

سُوْرَةُ الْمَاۗىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی) شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔ (اسمیں ١٢٠ آیات اور ١٦ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! اپنے قول و قرار کو پورا کرو تمہارے لئے چرنے والے پالتو چارپائے یعنی مویشی جانور حلال کر دیئے گئے ہیں مگر جو

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ

حرام ہیں وہ بھی تمکو آگے پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے اور یہ بھی سن لو کہ حج کے موقعہ پر حالتِ احرام میں شکار حلال نہیں بے شک

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ

اللہ نے جو ارادہ فرمایا فیصلہ سنا دیا۔ (١) اے ایمان والو! اللہ کے نام لگی چیزوں کی بے ادبی نہ کرنا اور

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ

ادب کے مہینوں کا لحاظ رکھو قربانی کے جانور اور اللہ کی نیاز کے وہ جانور جن کے گلے میں اللہ تعالیٰ کی نیاز کے نشان

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا

کے لئے پٹے پڑے ہوں ان پر ہاتھ نہ ڈالو اور جو لوگ اللہ کے محترم گھر کی زیارت کے لئے آئیں انکا ادب

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَـنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

رکھو یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کو آتے ہیں اور جب احرام اتار چکو تب شکار کر سکتے

---

١٧٧ کلالہ ایسی میت کو کہا جاتا ہے جو مرتے وقت اولاد اور ماں باپ نہ چھوڑے، بلکہ اس کے صرف بھائی یا بہن زندہ ہوں صرف ایک بہن ہو تو آدھا مال اس کا ہوگا۔ دو بہنیں ہوں تو دو تہائی مال دونوں بہنیں مل کر بانٹ لیں، اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو جتنا بہن کا حصہ لگے گا، اس کا دوگنا بھائی کو ملے گا، اسی طرح میت اگر بہن کی ہو، اور اس کے اولاد، ماں باپ، یا شوہر کوئی نہ ہو، بلکہ صرف ایک بھائی زندہ ہو تو اس بہن کے تمام مال کا بھائی وارث ہوگا۔ اسی سورت کی آیت ١٢ میں کلالہ کا بیان ہے۔ آسان راستہ یہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم میں جیسے حالات ہوں لکھ کر علماء کرام سے فتویٰ پوچھ کر ترکہ کی تقسیم کرنا چاہیئے۔

٢٤ ع ٦

المنزل الثانی

١ اس میں بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ کا لفظ استعمال ہوا ہے گائے، بیل، بھیڑ، اونٹ، بکری یہ سب گھریلو پالتو چارپائے ہیں عام طور پر لوگ انہیں اپنے گھروں میں پالتے ہیں ان سے ملتے جلتے ہرن اور نیل گائے وغیرہ بھی حلال ہیں جو چرنے والے ہیں البتہ شیر، گدھا، چیتا، خنزیر، سانپ، کوا، چوہا وغیرہ تو یہ سب حدیث کے مطابق حرام ہیں، اسی لئے ہم نے ترجمہ میں چرنے والے پالتو جانور یعنی مویشی چارپائے کے الفاظ استعمال کئے ہیں تاکہ شبہ نہ رہے حرام جانور کا آگے آیت ٣ میں مزید بیان آئے گا۔

مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
ایک تھے، بس تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، تین مت کہو اور یہ حرکت چھوڑ دو گے
لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا
تو تمہارا بھلا ہو گا، اللہ تو صرف ایک واحد معبود ہے، اور اولاد ہونے کے عیب سے پاک ہے، اور کیوں نہ ہو
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع
آسمانوں اور زمین کا سب کچھ اسی ایک کی ملکیت ہے، اور اللہ تو اپنے کام کی خبر رکھنے کو اکیلا کافی ہے۔ (۱۷۱)
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ
مسیح کو، یا مقرب فرشتے ہوں، کسی کو بھی خدا کا بندہ بن کر رہنے سے انکار نہیں ہو سکتا، اور جو کوئی
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
بھی اللہ کی عبادت کا انکاری ہوا، اور اپنی بڑائی بتائی، تو اللہ اپنے حضور پیشی میں سب کو اکٹھے جمع
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
کر کے رہے گا۔ (۱۷۲) پھر جو بھی ایمان پر قائم رہے، اور نیک عمل کر کے آئے ہوں گے، انکو تو انکا اجر بھرپور
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
ملے گا، اور اللہ اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیگا اور جو لوگ انکاری ہوئے اور اپنی بڑائی بتاتے تھے، اللہ
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ ﴿۱۷۳﴾ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
ان کو بہت ہی دکھ دینے والا عذاب دے گا۔ (۱۷۳) اور یہ لوگ اللہ کے حضور کسی کو بھی
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ
اپنا ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔ (۱۷۴) اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
سے بہت بڑی دلیل آ چکی ہے، اور ہم نے تمہاری طرف کھلا ہوا نور اتار دیا ہے (۱۷۵) اب جو لوگ اللہ پر
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
ایمان لائیں گے، اور اس دلیل کو مضبوطی سے پکڑ رکھیں گے، تو بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل دیگا، اور ان
وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ ؕ يَسْتَفْتُوْنَكَ
پر اپنا فضل کریگا، اور اپنی طرف آنکے سیدھے راستے پر چلا کر انکو منزل مقصود تک پہونچا دیگا۔ (۱۷۶) آپ سے فتویٰ پوچھتے

منزل ۱

اور عیسیٰؑ نے اپنی ماں کے پیٹ میں قرار پایا، اور جیسی دوسری روحیں اس میں کی ایک روح ان کی بھی تھی۔ انکی پیدائش خاص طور پر اللہ کے کلمہ یعنی حکم سے ہو گئی، ایسا ہونے سے بندہ کچھ خدا نہیں ہو گیا نہ خدا کا بیٹا ہوا، اولاد رکھنا عیب کی بات ہے کہ آدمی بوڑھا ہو تو اولاد کام کاج سنبھالے، اور وارث بنے، ایسا عیب جس نے مالک پر لگایا وہ مشرک ہے، اللہ اپنے سب کاموں کی دیکھ بھال کیلئے خود ہی کافی ہے۔ اس لئے نہ اسے پیشکار کی حاجت نہ وزیر کی، نہ اولاد کی، سب اس کے بندے اور غلام ہونے میں ہی خیر مناتے ہیں چاہے فرشتے ہوں، انبیاء ہوں یا اولیاء۔

منزل ۱ — ع ۲۳ ۹ ۲

ف ۱۷۳، ۱۷۴ جاہل عوام یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے حضور ان کے شریک ان کو چھڑا لیں گے، اور اللہ کے دربار میں انکا خوب دباؤ ہے۔ یہاں بتا دیا کہ ڈھونڈنے سے بھی کوئی ولی اور مددگار نہیں ملے گا۔

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

فرمایا، بات بول کر۔ (۱۶۴) ان سب رسولوں کو خوشی کی خبر دینے والے، اور ڈر سنانے والے بنا کر بھیجا گیا، تاکہ رسولوں

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

کے آنے کے بعد انسانوں کی اللہ پر کوئی حجت، حیلہ باقی نہ رہے، اور اللہ تو بڑا زبردست حکمت والا ہے (۱۶۵)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لیکن اللہ اس پر خود گواہ ہے کہ جو آپ پر اتارا گیا، وہ اللہ کے علم سے ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے

يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

ہیں، اور اللہ حق کو ظاہر کرنے والا کافی ہے۔ (۱۶۶) جو لوگ منکر ہوئے، اور اللہ کی راہ میں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

چلنے سے اٹک گئے، وہ لوگ بھول میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ (۱۶۷) بے شک بات ہے جن لوگوں نے کفر

وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ لا

کیا اور حق کو دبایا، یعنی ظلم کیا، اللہ ان کو کبھی نہیں بخشے گا، اور انکو ہدایت کا طریقہ بھی نہیں بتائے گا۔ (۱۶۸)

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

ہاں ایسے لوگوں کو صرف جہنم کا طریقہ لے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ پر یہ بات آسان

يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

ہے۔ (۱۶۹) اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے رسول آ چکا ٹھیک بات لیکر، بس اب

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ایمان لاؤ تو تمہارا بھلا ہوگا، اور اگر نہیں مانو گے، تو خوب سمجھ لو کہ آسمانوں اور زمین کا سب کچھ صرف اللہ کا ہے، اور

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

اللہ تعالیٰ تو بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے (۱۷۰) اے اہل کتاب تم اپنے دین کی بات میں حد

فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى

سے آگے مت نکلو۔ اور اللہ کی شان میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہ بولو، عیسیٰ مسیح جو تھے مریمؑ کے بیٹے تھے، اور

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

اللہ کے رسول اور اس کا کلام تھے، جو اللہ نے مریمؑ کی طرف ڈال دیا اور اس کے یہاں کی روح میں سے

ف ۱۶۵ یعنی اگر رسول نہ بھیجے جاتے تو عذر کی جگہ انسانوں کو باقی رہتی کہ ہم کو مرضی نامرضی بتائی نہیں گئی کہ ہم کس طرح زندگی کریں اس لئے رسول بھیج دیئے کہ الزام باقی نہ رہے۔ یہ اللہ کی حکمت اور تدبیر ہے، اگر زبردستی کرتا اور رسول نہ بھیج کر بھی انسانوں کو برے اعمال پر سزا دیتا، تو اس پر بھی قادر تھا، لیکن ایسا نہیں کیا، بلکہ راستہ بتا کر الزام میں پکڑا۔

ف ۱۶۶ اس کلام میں اللہ نے خاص اپنا علم نازل فرمایا اور اللہ نے حق کو ظاہر فرما دیا، اس کلام اور اس نبی سے انسانوں کو بہت بہت ہدایت ہوئی۔

ف ۱۶۸ کفر اور ظلم یعنی نافرمانی اور شرک پر اڑ جانے سے بخشش حرام ہو جاتی ہے۔ اور ہدایت کا راستہ بھی بند ہوتا ہے۔

ف ۱۷۱ اہل کتاب یعنی مسیحی لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کی غیر معمولی پیدائش پر بعد کے مخالف لوگوں کے اعتراض سے گھبرا کر بہت سے جھوٹے عقیدے تراش لیئے اور خدا کو باپ، مریمؑ کو خدا کی بیوی اور مسیح عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی باپ، بیٹا اور روح القدس اور کبھی تو حضرت عیسیٰؑ کو ہی خدا بتانے لگے، اللہ ایسی باتوں سے ناراض ہوا کہ یہ شرکیہ باتیں ہیں اصل حقیقت یہ ہیکہ ساری دنیا میں عورت مرد سے حاملہ ہوتی ہے، جب حمل قرار پا جاتا ہے تو اللہ اس میں اپنی طرف سے روح یعنی جان ڈال دیتا ہے، تب زندہ آدمی بنتا ہے حضرت عیسیٰؑ کے معاملے میں اللہ نے کسی مرد کے نطفے کے بغیر صرف اپنا بول یعنی فرمان مریمؑ کی طرف ڈال دیا۔

شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
گواہ ہوگا ۔ ﴿١٥٩﴾ ان یہودیوں کے ظلم کے سبب، اور اللہ کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے کی وجہ سے
طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾
ہم نے ناراض ہو کر ان پر بہت سی چیزوں کو جو حلال تھی، ان پر حرام کر دیا ۔ ﴿١٦٠﴾
وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ
اوران کے بیاج لینے کے سبب، جب کہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناحق ہڑپ کر لینے کی وجہ سے
بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَٰكِنِ
ان پر بہت ناخوش ہو کر ہم نے ایسا کیا، اور انہیں جو منکر ہیں، ان کیلئے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿١٦١﴾ لیکن ان میں
الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ
سے وہ لوگ جو صحیح علم پر ثابت ہیں، اوران میں کے ایمان والے بھی جو مانتے ہیں اس کلام کو، جو آپ پر اتارا گیا اور آپ سے پہلے جو
إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ
کچھ نازل فرمایا گیا اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور نماز پر قائم ہیں، اور زکوٰۃ کے دینے والے ہیں
الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
اور ایمان رکھتے ہیں اللہ پر، اور آخرت کے دن پر، ایسوں کو ہم اجر دیں گے، جو بہت
أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ
ہی بڑا ہوگا ۔ ﴿١٦٢﴾ ہم نے وحی بھیجی آپ کی طرف، جیسی وحی بھیجی تھی ہم نے نوحؑ کی طرف
وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَ
اوران کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف، اور ہم نے وحی کی تھی ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق کو
إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَ
اور یعقوب کو بھی اور ان کی اولاد کو، اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس، اور ہارون اور سلیمان
هَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ
کو، اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی ۔ ﴿١٦٣﴾ اوراس کے پہلے ہم نے بہت سے رسولوں
عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ
کے حالات آپ کو سنا دیئے ہیں اور بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ کو نہیں بتائے، اور اللہ نے موسیٰ سے کلام

منزل ١

ف ١٦٠، ١٦١ حضرت موسیٰؑ کے بعد یہودی لوگ بار بار بگڑتے رہے، اور ہر موقع پر اللہ نے انھیں راہِ حق دکھانے کیلئے انھیں میں سے نبیوں کو بھیج کر سدھرنے کا موقع دیا، لیکن خود تو کیا راہِ حق اختیار کرتے، الٹے خدا کی مخلوق کو توحید آخرت اور دینِ حق سے دور بھگانے کا سبب بنے قبروں کو سجدے کئے، جادو ٹونے کے پیچھے پڑے، سود جیسی حرام چیز کھانے لگے، انکے علماء اور پیر و فقیر بھی ایسی ہی حرکتوں میں گرفتار تھے، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ہر طرح کی تکلیف کا سبب یہی لوگ رہے اللہ نے ان پر ناراض ہو کر ایسے بے باک مجرموں پر خود انھیں کے اندر جعلی اور ڈھونگی مذہبی چودھری اور پیٹ کے پجاری، مذہبی دوکانداروں کو مسلط کر دیا جو آئے دن اللہ کے حلال کو حرام اور اس کے حرام کو حلال کر کے پورے دین کو ان کے لئے شک وشبہ کا پلندہ بنا کر رکھدیا، مزید تفصیل کیلئے دیکھئے ٦ - الانعام آیت نمبر ١٤٧

ع ٢٢ / ١٠ / ٢

ف ١٦٤ اللہ نے اشارے میں، اور جی میں خیال ڈال کر یعنی الہام سے اور فرشتوں کے ذریعہ وحی بھیجکر اکثر کلام فرمایا ہے، لیکن حضرت موسیٰؑ سے انسانی بول میں بات کر کے بھی کلام فرمایا ہے۔ اسی لئے حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے ۔

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيۡنَا مُوۡسٰى سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَهُمُ الطُّوۡرَ

نے تو موسیٰ کو روشن اور صاف دلیل عطا کی تھی ۔ (۱۵۳) اور ہم نے ان سے قول وقرار لینے کیلئے طور پہاڑ

بِمِيۡثَاقِهِمۡ وَقُلۡنَا لَهُمُ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُلۡنَا لَهُمۡ

ان پر ادھر لٹکا دیا اور ہم نے یہ حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور ہم نے ان

لَا تَعۡدُوۡا فِى السَّبۡتِ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا

کو یہ حکم بھی دیا کہ سنیچر کے دن میں کوئی زیادتی مت کرنا اور ان سے پکا اقرار لے کر ہی چھوڑا (۱۵۴) پھر انھوں

نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ وَكُفۡرِهِمۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ

نے ہم سے جو اقرار کیا تھا اس سے مکر گئے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کیا اور یہ

حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ

بھی بکواس کرنے لگے تھے کہ ہمارے دل غلاف میں محفوظ ہیں ایسا نہیں بلکہ اللہ نے اُن کے کفر کے سبب انکے دلوں کو بند کر دیا بس ایں

فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا

کے تھوڑے سے لوگ ہی ایمان لائیں گے ۔ (۱۵۵) اور انکے کفر کے سبب اور حضرت مریم پر بڑا بہتان لگانیوالی انکی بکواس تھی اس کیوجہ سے ہم نے ان پر لعنت

عَظِيۡمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ

کی پھٹکار برسادی (۱۵۶) اور ان کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ ہم نے قتل کر ڈالا مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو اللہ کا رسول تھا نہ تو اس کو وہ قتل کرسکے

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَاِنَّ

اور نہ سولی پر چڑھا سکے لیکن ان کے آگے عیسیٰ کی صورت بن گئی جسکا انکو شبہ پڑ گیا اور جو لوگ اس بارے میں کئی کئی باتیں اختلاف

الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ

کی کرتے ہیں وہ سب شک وشبہ کی باتیں ہیں اس بات کا ان کو کوئی علم اور صحیح خبر نہیں بس اٹکل اور گمان پر چل نکلے ہیں اور

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ

یقینی بات ہیکہ عیسیٰ کو وہ لوگ ہرگز قتل نہیں کر سکے ۔ (۱۵۷) بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف بلندی پر اٹھا لیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ تو بڑا غالب اور حکمت والا ہے (۱۵۸) اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت

لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ

سے پہلے اس پر ایمان نہ لائیگا اور قیامت کے دن وہ ان پر

علیہم السلام سے توحید پر سند مانگتے تھے اور کہاں ایسی بدعقلی کہ گائے کا بچہ پوجنے لگے انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حق بات اور صاف صاف دلیل سے توحید کی دعوت دیتے رہے مگر مخالفین اُن کی دعوت کو نئے نئے اعتراضات سے دباتے رہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں شبہ پڑ جائے اور یہ عظیم کام یعنی دعوت الی اللہ ختم ہو کر رہ جائے لیکن اللہ نے جنھیں عقلِ سلیم دی اور غور وفکر کیلئے صحت مند عقل عطا فرمائی انھیں کبھی کسی طرح کا شک نہیں ہوا۔ اگر کوئی چاہے کہ اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کرکے ایمان لائے گا تو اُسے ایمان لانے کے بجائے موت کا انتظار کرنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد "ملک الموت" اُنھیں ان کے رب کے حضور حاضر کرکے بتادیگا۔

ف ۱۵۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کے بیٹے ہیں بن باپ کے صرف اللہ کے حکم سے اپنی ماں کے پیٹ میں رہے، پیدائش کے وقت ظاہر ہے کہ اس زمانے میں بہت چرچا ہوا ہوگا اللہ نے ان کو ماں کی گود سے ہی گفتار کی طاقت عطا کر دی تھی اور اسی طرح کے بہت سے نورانی معجزات تھے جن سے ثابت ہوگیا تھا کہ یہ بچہ اللہ کیطرف سے کوئی خاص الخاص اور اہم آدمی ہوگا جب تک بچپن کا زمانہ تھا ادب واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے لیکن جب اللہ کا دین لوگوں کو بتانا شروع کیا اور شرک وبدعت سے منع کیا تو پیٹ کے پجاری یہودی عالم اور سرمایہ دار جاہل عوام حضرت عیسیٰؑ کے خلاف ہو گئے

منزل ١

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
بری بات کا ظاہر کرنا اللہ کو پسند نہیں مگر جس پر ظلم ہوا ہو تو اور بات ہے اللہ تو
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
سب کچھ سنتا جانتا ہے ۔ (١٤٨) اگر تم نے ظالم کے کرتوت کھول سنائے تو حرج نہیں اور مخفی رکھ کر برائی کو
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
معاف کر دیا تو جانو اللہ بھی بڑی قدرت طاقت رکھنے کے باوجود بھی معاف ہی کرتے رہتا ہے (١٤٩) بے شک جو لوگ اللہ اور اس
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ
رسولوں کے انکاری ہیں اور اس ارادے میں ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق بتاتے رہیں اور کہتے بھی ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض
رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
نہیں مانیں گے اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے بیچ
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
اور راہ نکالیں ۔ (١٥٠) ایسے لوگ تو پکے کافر ہیں اور ہم نے
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
منکروں کے لیے ذلیل کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے (١٥١) اور جو لوگ بھی ایمان رکھیں اللہ پر اور
رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
رسولوں پر اور تمام رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں مانتے بس یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کو اللہ اجر سے نوازے
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
گا اور اللہ تو بڑا بخشش فرمانے والا مہربان ہے ۔ (١٥٢) اہل کتاب سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
لکھی ہوئی کتاب اتار لاؤ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑے بڑے مطالبے ایسے ہی لوگ کر چکے تھے یہاں تک
ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ
کہ اللہ کو ہمارے سامنے دکھلا دو ، ان کے اس ظلم کے سبب ان پر بجلی ٹوٹ پڑی پھر بہت سی نشانیاں پہنچ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
کے بعد بھی گائے کے بچے کو پکڑ بیٹھے اور اس کو پوجنے لگے تب بھی ہم معاف کرتے رہے اور ہم

الربع السادس ١/٢

ف ١٤٩ کسی کے عیب نکالنا اور لوگوں کے سامنے اس کی برائی کرنا انتہائی غلط بات ہے ہاں کسی پر ظلم ہوا ہو تو شکایتیں وہ بیان کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ پورے طور سے قادر ہونے کے بعد بھی سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ آدمی کو سدھرنے کا بار بار موقع دیتے رہتا ہے بندہ بھی اسی طرح معافی دیتے رہے تو زیادہ اچھا ہے۔

ف ١٥٠ ایمان باللہ اُس کے تمام رسولوں پر ایمان لانے سے قائم رہتا ہے جو کوئی ایک رسول کو مانے اور دوسرے کا انکار کرے وہ کافر ہے ایمان والا وہی ہے جو تمام نبیوں پر ایمان لائے کسی ایک نبی کے انکار سے ایمان کی پوری عمارت گر جاتی ہے۔

ف ١٥٢ سچے اہل ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان رکھیں جب لوگوں نے نبیوں میں تفریق کیا تو دین کا بندوبست بگڑ گیا اور لوگوں میں پھوٹ پڑنے لگی چنانچہ اب جو لوگ تمام نبیوں پر ایمان لا کر پھوٹ اور تفرقہ نہیں کرتے وہی سچے ایمان والے ہیں۔

ع ٢١ / ١١ / ١

ف ١٥٣ بنی اسرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے کہ آسمان سے لکھی لکھائی کتاب لے آؤ ہم ہاتھ میں لیکر چھو کر پڑھ لیں تب جاکر ایمان لائیں گے اللہ نے فرمایا کہ ان کے بڑوں نے موسیٰ علیہ السلام سے اس سے کہیں بڑھ کر سوال کیے تھے یہاں تک کہ اللہ کے دیدار اور درشن کرا دینے کا مطالبہ بھی کر ڈالا کہاں تو انبیاء

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

کہ کیا ہم نے تم پر گھیرا نہ ڈال دیا تھا اس کے بعد بھی ایمان والوں کے وار سے تمکو ہم نے بچایا ہے خوب سن لو کہ ان کا اور

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾

تمہارا اصل فیصلہ تو اللہ قیامت کے دن فرمادیگا اور اللہ تو ایمان والوں کیخلاف کافروں کو غلبہ کی راہ ہرگز نہیں دیگا (۱۴۱)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

منافق لوگ اللہ کو دغا دیتے ہیں اللہ تو ان کے فریب میں ان کو ہی پھنسا دے گا اور جب نماز کی طرف کھڑے

الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

ہوتے تو ہارے جی سے کسمساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں وہ بھی لوگوں کو دکھلانے کیلئے اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ

کرتے ہیں۔ (۱۴۲) بیچ میں ادھر لٹک کر ڈانواڈول ہیں نہ ان کی طرف ہوئے نہ ان کی طرف کے ہوسکے

هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا

اور جس کو اللہ راستے سے دور پھینکدے تم اس کیلئے ہرگز راہ نہ پاؤگے۔ (۱۴۳) اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

والو! مؤمنوں کو چھوڑ کر منکروں کو اپنا دوست نہ بنانا کیا تم اللہ کی طرف سے سزا پانے

أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

کا کھلا ہوا الزام اپنے آپ پر لگانا چاہا ہوگے؟۔ (۱۴۴) بے شک منافق لوگ

فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ

جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤگے (۱۴۵) مگر جو توبہ کرلیں

تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ

اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ کے دامن رحمت کو تھام لیں اور اپنا دین اللہ کے لئے خالص کرلیں، تب یہ

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا

لوگ ایمان والوں کیساتھ مانے جائیں گے اور اللہ بہت ہی جلد ایمان والوں کو اجرعظیم عطا کرے گا۔ (۱۴۶) اگر تم

يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

نے شکر مانا اور ایمان پر جمے رہے تو تم کو عذاب دیکر اللہ کیا کرے گا اللہ تو بڑا قدردان ہے اور سب کچھ جانتا ہے (۱۴۷)

محتاج نہیں وہ غنی ہے اُس کو کسی کی پرواہ نہیں۔

ف ۱۳۵ انصاف کرتے وقت حق سے گواہ بنو دل لگتی نہ کہو بلکہ خدا لگتی کہو چاہے اس گواہی سے اپنا یا اپنے عزیز و اقارب کا نقصان ہی کیوں نہ ہوجائے بلکہ گواہی دینے میں یا قضیے کا فیصلہ کرنے میں امیر و غریب کا لحاظ بھی چھوڑ دو اللہ تم سے زیادہ مہربان ہے مگر انصاف میں وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا تم اللہ والے ہو تو اسی راہ پر قائم رہو

ع ۲۰ / ۱۷

ف ۱۳۶ جو ظاہر میں اعلان کرکے مسلمان ہیں انکو لازم ہیکہ اللہ پر، رسول پر، قرآن اور پہلی تمام آسمانی کتابوں پر اور تمام نبیوں، فرشتوں اور آخرت کے دن پر دل سے تعظیم کیساتھ ایمان پر قائم رہیں ایمان کی باتیں بولتے بتاتے، سنتے سناتے رہیں تاکہ ایمان کی باتیں دنیا میں جاری رہیں

ف ۱۳۷ جو لوگ ظاہر میں مسلمان رہے اور دل سے بھٹکتے رہے اور ایمان پر قرار نہیں پکڑا اگر آخر میں بے یقین مرگئے تو کافر کے برابر ہیں انکے لیے معافی نہیں اور صرف ظاہر کی مسلمانی سے آخرت میں کام نہیں بن سکتا (موضح القرآن میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلویؒ کے قول کیمطابق)

ف ۱۴۰ یہ حکم قرآن پاک کی چھٹے نمبر کی صورت سورۂ انعام میں آیت نمبر ۶۸ میں نازل ہوچکا تھا کہ جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات کے بارے میں بکواس کرتے ہیں تو ان سے دور ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مشغول ہوں اور کبھی شیطان کے بھلانے سے ایسا ہو بھی جائے تو نصیحت کرنیکے بعد ظالم لوگوں کیساتھ مت بیٹھو۔

ف ۱۴۱ یہ منافق کی اصل خصلت ہیکہ ایمان والوں کیساتھ رہ کر داؤ میں رہتا ہے اور مؤمنین فتح پاجائیں تو یہ سب سے آگے آگے دوڑے گا اور اگر کافروں کو کچھ فتح ملی تو اُن سے اپنا حق الخدمت وصول کرنیکیلئے زور دیگا کہ ہم نے تمکو ہر طرح سے گھیر لیا تھا پھر بھی ایمان والوں سے موقع پاکر تمکو بچایا ہے اس لیے اپنی مال میں سے ہماری محنت کی مزدوری ہم کو ملنا چاہئے ایسے ایمان فروشوں کا حشر کافروں کے ساتھ ہونا طے ہے

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
اس رسول پر نازل فرمائی ہے اور ایمان رکھو ان کتابوں پر بھی جو اس نے اس کے پہلے نازل کی تھی اور جو کوئی
یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
انکاری ہوا اللہ کا، فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا سو وہ بھول
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
کر بہت دور جا پڑا۔ ﴿۱۳۶﴾ جو لوگ ایمان لاکر انکاری ہوگئے پھر ایمان میں آئے
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ
پھر اور انکاری ہوگئے پھر انکار میں بڑھتے چلے گئے اللہ ان کو بخشنے والا نہیں ہے اور ان
وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
کو راہ بھی نہیں دکھائے گا۔ ﴿۱۳۷﴾ منافق جو دوغلے لوگ ہیں اُن کو دُکھ کی مار پڑے کی بشارت
اَلِیْمَا ۙ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ
دیدو۔ ﴿۱۳۸﴾ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر منکروں کو اپنا ساتھی بناتے ہیں کیا وہ ان کی دوستی سے
اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ ؕ وَقَدْ نَزَّلَ
عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ تو بیشک عزت تو سب کی سب اللہ کے قبضے میں ہے۔ ﴿۱۳۹﴾ اور بیشک اللہ تو حکم
عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ
اتار چکا تم پر کتاب میں کہ جب بھی تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ۖ
جائے تو ان کے ساتھ ہرگز مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں لگ جائیں ورنہ تم بھی اُن کے
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ
جیسے ہو جاؤ گے سچ جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک ہی جگہ جمع کرنے والا
جَمِیْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
ہے۔ ﴿۱۴۰﴾ یہ منافق (یعنی دوغلے لوگ) تو موقعہ کی تاک میں لگے بیٹھے ہیں اگر تم کو اللہ کیطرف سے فتح مل گئی
قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ
کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو وقتی فتح کا کچھ حصہ ہاتھ لگا تو ان کو خوشامد سے کہتے ہیں

منزل ۱

یعنی کوئی تصفیہ آپس میں ہو جائے تاکہ طلاق کی نوبت ٹل جائے اور اسی کو بہتر سمجھا گیا ہے ایسے موقعہ پر اپنے نفس پر بعض چیزوں کا بار پڑتا ہے اور اپنی خواہش اور جذبات کو توڑنا ضروری ہوتا ہے جسے دوسرے جان نہیں سکتے مگر پھر بھی مرد کا کام ہے کہ احسان اور تقوی کی روش پر چل کر طلاق سے رک جائے تاکہ عورت پر عرصۂ حیات تنگ نہ ہو اور بقیہ زندگی گذارنے میں اُسے دقت نہ ہو۔

ف ۱۲۹ کوئی آدمی دوسری عورت بیاہ کر لایا تو ایک سے زیادہ عورتوں میں پورا پورا عدل وانصاف اور ہر طرح برابری کا سلوک ممکن نہیں لیکن خدا سے ڈرنے والے کو چاہیئے کہ صرف ایک طرف زیادہ مائل نہ ہو جائے کہ دوسری کو ادھر لٹکا دے اور اس بیچاری کو زندگی کی تمام سہولتوں سے محروم کر دے بلکہ جتنا ہو سکے گھر میں حسن سلوک کا خیال رکھے تب ہی قصور پر معافی کا وعدہ ہے جان بوجھ کر ظلم کرنیوالے کو معافی نہیں ملیگی۔

ف ۱۳۱، ۱۳۲ تین مرتبہ فرمایا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے صرف اللہ رب العزت کا ہے ہر انسان اسی کا بندہ ہے جو کچھ بھی ہے اسی کا بنایا ہوا ہے تمام کائنات اسی کی ملکیت ہے اب اگر کوئی غیر کو خالق و مالک جانے تو وہ منکر ہوا اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ لوگ اسے مانیں وہ بلا شبہ خالق و مالک ہے لوگ کہیں تب ہوگا ایسا نہیں دنیا میں بادشاہ کو اگر لوگ بادشاہ مانیں تو ٹھیک ورنہ وہ عام آدمی کیطرح ہے معلوم ہوا کہ وہ ماننے کا محتاج ہوتا ہے لیکن اللہ اسکا بالکل

حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

والا ہے ۔ (۱۳۰) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کا ہے اور یقیناً ہم نے وصیت فرمادی تھی اُن لوگوں کو جو

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ

تم سے پہلے کتاب پاچکے تھے اور تم کو بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی کے وبال سے بچتے رہو اور اگر نہ مانوگے تو بلاشبہ آسمانوں

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور زمین میں سب کا سب صرف اللہ کا ہے اللہ کو کسی کی کچھ بھی پرواہ اور حاجت نہیں وہ تو ہر طرح کی تعریفوں

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى

کا مستحق ہے ۔ (۱۳۱) اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کام

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ

بنانے کے لئے (۱۳۲) اے انسانو! اگر وہ چاہے تو تم کو دور کردے اور لے آوے دوسروں

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

کو اور اللہ کو اس پر قدرت ہے ۔ (۱۳۳) جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا تو بس اللہ کے پاس تو

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ ع

دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے اور اللہ تو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے (۱۳۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو قائم رہو انصاف پر اگرچہ تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ

وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

داروں کا ہر حال میں اللہ کے لئے گواہی دو اگر کوئی مالدار ہو یا حاجت مند تو اللہ تم سے زیادہ

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

ان کا خیر خواہ ہے انصاف کے وقت جی کی چاہ پر مت چلو اگر تم دبی زبان سے یا لگی لپٹی

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾

گول مول بات کہو گے ہر حال میں اللہ تمہارے سب کاموں کی خبر رکھتا ہے ۔ (۱۳۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

ایمان والو! ایمان پر جمے رہو اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس کتاب پر بھی جو اللہ نے اپنے

والی خود اپنے نکاح میں لانے کے خواہش مند تھے اور چاہتے تھے کہ جو خاطر تواضع ہم کرینگے کوئی دوسرا نہ کرسکے گا اور بعض موقعوں پر نکے والی بیوہ بھاوج کا نکاح دیور سے کرادینے میں خاندان اور اس عورت کی بہتری سامنے آتی تب ایسے لوگوں نے فتویٰ پوچھا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ پہلا حکم جو نازل ہوا تھا اس لیے رکہ ان کے حقوق کی ادائیگی میں کاہلی برتی جاتی تھی اب اگر کوئی یتیم لڑکی کے ساتھ حقوق کی پامالی کرنے کا اندیشہ نہ رکھے تو کھلی اجازت ہے اس اجازت میں وہ عورتیں بھی آگئیں جو اپنے ساتھ پہلے شوہر کے یتیم بچے لئے ہوئے تھیں اُن سے بھی نکاح کا خواہش مند چاہے تو نکاح کرلے
19
ع ۸
16
ہت اچھی بات ہے مگر ہر جگہ یتیم کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھے ۔
بخاری شریف میں عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی روشنی میں)

۱۲۸ مرد کو عورت سے [illegible]ت کم ہوگئی ہو یا کسی بیماری [illegible]پن یا کسی اور سبب سے عورت [illegible]دیشہ کرے کہ شاید یہ آدمی [illegible]اب چھوڑ دے گا تو ایسے [illegible]د پر عورت کو یہ مشورہ دیا گیا [illegible] طرح اسی گھر میں صلح [illegible]ونہ کر کے اس مرد کو طلاق [illegible] سے روکنے کیلئے اپنے [illegible] حقوق کو چھوڑ دینا گوارا [illegible] اس طرح مرد و عورت

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ

چیزوں کو اللہ نے اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے ۔ (١٢٦) یتیم عورتوں سے نکاح کے حکم کا آپ سے فتویٰ پوچھتے

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

ہیں آپ کہدیجئے کہ خدا تمکو اسکی اجازت دیتا ہے اور جو کچھ اس کے پہلے تمکو کتاب میں سے پڑھ کر سنایا گیا ہے یتیم

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

لڑکیوں کے بارے میں ہے کہ ان کا جو کچھ حق نکلتا ہے وہ دیتے نہیں تھے اور انکے مال یا حسن کے سبب ان سے نکاح بھی کرنا

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

چاہتے ہو تو اب تم کو اس اجازت کے بعد حق ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی ہے، اور یتیم بے بس بچوں کے متعلق بھی

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

یاد رکھو کہ تم کو ان کے بارے میں انصاف پر کھڑے رہنا ہے اور جو نیکی بھی کیے جاؤ گے اللہ کو ہر حال میں معلوم

عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

ہے ۔ (١٢٧) اگر کسی کو ڈر پڑ گیا ہو اپنے خاوند کے لڑائی جھگڑے سے یا جی بھر جانے سے خاوند بے رخی کرتا ہو تو ان

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

دونوں کو کچھ بھی گناہ نہیں کہ آپسمیں کچھ صلح سمجھوتہ کر لیں اور صلح میں خیر ہے اگرچہ نفس کا جھکاؤ تنگ دلی

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کیطرف ہو جاتا ہے پھر بھی احسان کرتے جاؤ اور پرہیزگاری سے کام لو اور سچ جانو کہ اللہ کو تمہارے

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

سب کاموں کی خبر ہے ۔ (١٢٨) اگر تم چاہو تب بھی ایک وقت میں کئی عورتوں کے ساتھ یکساں سلوک

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

نہیں کر سکو گے تو پھر ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی کیطرف زیادہ جھک جاؤ اور دوسری کو معلق ادھر لٹکتی چھوڑ رکھو، اور اگر

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾

معاشرت کو ٹھیک رکھو گے اور بچنے کی باتوں سے بچتے رہو گے تب تو اللہ قصور معاف فرمانیوالا اور رحم کرنے والا ہے (١٢٩)

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

پھر اگر نباہ نہونے پر دونوں الگ ہو گئے، تب اللہ ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے محفوظ کر دیگا اللہ بڑی کشادگی والا اور حکمت

منزل ١

حکم کے آگے جھکا دے نیک کام کرے
ع ١٨ / ١١ / ١٥
اور ملت ابراہیمی پر چل پڑے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ کو صرف ایک اللہ کی بندگی کے راستے پر ڈال دیا اللہ نے انھیں پسند فرمایا اور اپنا دوست بنالیا لیکن ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہونے کے باوجود اپنے باپ کو اللہ کے عذاب سے چھڑا نہ سکے اسی طرح حضرت نوحؑ اور لوط علیہما السلام باوجود نبی ہونے کے اپنی بیویوں کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے اب مشرک لوگ کس دلیل پر ولیوں اور بزرگوں کا سہارا لیتا کر گناہ پر دلیر ہیں کیا ان کو معلوم نہیں کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔

ف ١٢٧ اسی سورت کے پہلے رکوع میں یتیم لڑکیوں کے بارے میں یہ احکام نازل ہوئے کہ یتیم لڑکیاں یا جنکے ساتھ یتیم بچے ہوں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے میں ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا اندیشہ ہو تو پھر اس گناہ کا خطرہ مول نہ لیتے ہوئے دوسری عورتوں سے نکاح کرنا اچھا ہے مثال کے طور پر کسی یتیم لڑکی کا کوئی والی نہ ہو مگر اس کے چچا یا خالہ کا بیٹا ہو اور وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا اندیشہ ہو تو اس سے نکاح نہ کرے کسی اور کے نکاح میں دے تاکہ آپ اس کا والی اور حمایتی بنا رہے ، چنانچہ مسلمانوں میں یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے میں ڈر پڑ گئی بعض یتیم لڑکیاں مالدار اور قبول صورت ہونے پر ان کے

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

بنائی صورت میں پھیر بدل میں لگ جائیں گے اور جو کوئی چھوڑے اللہ کو اور شیطان کو اپنا ولی بنالے بس وہ کھلے

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا

ہوئے نقصان میں ڈوب گیا۔ (۱۱۹) شیطان اُن سے جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور باطل خیالی کے چکر میں

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا

ڈالتا ہے، اور شیطان کے سب وعدے دغا اور فریب کے سوا کچھ بھی نہیں (۱۲۰) ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہاں سے بھاگنے کا

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کوئی راستہ نہیں پاسکیں گے۔ (۱۲۱) اور جو لوگ ایمان پر قائم رہے اور نیک عمل میں لگے رہے ان

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

کو ہم داخل کریں گے ایسی جنتوں میں جنکے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہیں ان کا رہنا بسنا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہوگا

اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ

یہ اللہ کا وعدہ ہے سچا اور اللہ سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہوگی ؟ (۱۲۲) جنت کا داخلہ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

تمہاری خیالی تمنا سے نہیں ہوگا اور اہل کتاب کی خیالی باتوں کا بھی کوئی وزن نہیں بس جو کوئی بُرا عمل کرے گا اسکی سزا پائیگا

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا ولی اور مددگار نہ پائے گا۔ (۱۲۳) اور جو کوئی نیک کام

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ

کرکے آئے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہاں مگر ہو ایمان والا تو ایسے لوگ ہی جنت میں داخل ہوں گے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

اور کسی پر تل برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ (۱۲۴) اور دین میں اس سے بہتر کون ہوگا جس نے اپنی پیشانی اللہ

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ

کے حکم پر ڈالدی اور نیکی میں لگ گیا اور ابراہیمؑ کی ملت پر چل پڑا جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کی طرف کا ہو گیا تھا اور اللہ

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

نے بھی ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا۔ (۱۲۵) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب اللہ کا ہے اور سب

ف ۱۱۸، ۱۱۹ ابلیس نے کہا تھا کہ مال تیرا دیا ہوا اور بندے بھی تیرے بنائے ہوئے لیکن میں انہیں ایسے چکر میں ڈالوں گا کہ بتوں اور بزرگوں کے نام کے بکرے کاٹیں گے اور انکی نیاز پر دیگ پکائیں گے جانوروں کے کان پھاڑیں گے انکے گلے میں کوڑیاں ڈالیں گے پھر کسی بت یا بزرگ کے نام چھوڑینگے لڑکے کی چوٹی رکھکر لیں بڑھا کر زنانہ لباس پہنائیں گے کان میں بالیاں ڈالیں گے ناک میں نتھنی پہنائیں گے اور غیر اللہ کے آستانوں پر منت لیکر ان کے سر مونڈنے لے جائینگے مسلمانوں کو ایسی مشرکانہ حرکتوں سے بچنا لازم ہے اپنے بندگانِ دین سے ایسی معاملت ہرگز نہ کریں کافر بھی ایسی حرکت بتوں کے ساتھ کرتے ہیں بندگ جان کرہی کرتے ہیں اور شیطان کا قول اپنے حق میں سچ ثابت کرتے ہیں اللہ ہمکو اپنی پناہ میں رکھے۔

ف ۱۲۳، ۱۲۴ مذہب کے نام پر کچھ لوگوں نے غلط قسم کے عقائد عام کردیئے اور اپنی مذہبی دکانداری کو خوب چمکایا قرآن نے صاف کہدیا کہ بخشش کا دارومدار صرف ایمان اور نیک عمل پر ہے وہاں اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار بنکر کسی کے کام نہ آسکے گا، گذشتہ کتاب یافتہ اقوام نے بھی ایسا گمان کر لیا تھا کہ ہم خاص بندے ہیں ہماری گناہوں پر پکڑ نہ ہوگی اگر ہوئی بھی تو پیغمبر ہمیں بچالیں گے لہٰذا قرآن نے صاف صاف حکم صادر فرمادیا کہ جو نیک کام کریگا وہ جنت کا حقدار ہوگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت کسی پر بال برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔

ف ۱۲۵، ۱۲۶ آدمی کیلئے سب سے بہتر یہ دین ہے کہ اپنا سر اللہ کے

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

مگر خود اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں یہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اللہ نے تو آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

نہیں جانتے تھے اور اللہ کا واقعی آپ پر بہت ہی بڑا فضل ہے۔ ﴿۱۱۳﴾

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

لوگوں کی بیٹھک اور انکے خفیہ مشورہ میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں مگر کوئی چھپا کر صدقہ دیدے یا نیک کام کرنے کرانے کی بات چلائے

اَوْ اِصْلَاحٍ ۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

اور لوگوں میں اصلاح ہو جائے اور پھوٹ نہ پڑے اس کیلئے کوئی بات پوشیدہ رکھے اور پھر ایسے سب کام اللہ کی رضامندی حاصل کرنیکی

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ

نیت سے کرے تو ہم ایسے شخص کو بہت بڑا اجر عطا کریں گے ﴿۱۱۴﴾ اور جو کوئی خلاف کرے رسول سے جبکہ کھل کر ظاہر ہو چکی

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

اس پر راہ کی بات، اور چلے ایمان والوں کی راہ سے الگ راستے پر تب تو ہم بھی اس کو ڈھکیل کر پھینک دیں گے جس طرف وہ مڑنے

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

لگا تھا اور ڈال دیں گے پھر اسکو جہنم میں اور یہ جگہ بہت ہی بری ہوگی جہاں یہ پہنچ گیا۔ ﴿۱۱۵﴾ اللہ اسے کبھی نہ بخشے گا جو کسی کو

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

اسکا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے بھی چاہے بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ

ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ ﴿۱۱۶﴾ اللہ کے سوا زنانی چیزوں کو پکارتے

اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

ہیں اور شیطان مردود کی دعوت پر چل پڑے ہیں۔ ﴿۱۱۷﴾ شیطان پر اللہ نے لعنت کی

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

پھٹکار ڈالی ہے اس نے کہا تھا کہ میں اپنا فرضی حصہ جعلی طور پر تیرے بندوں سے وصول کرونگا ﴿۱۱۸﴾ اور بہکا دوں گا ان کو، اور بڑی

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

دور کی سمجھاتا رہوں گا کہ میرا بھی حکم ماننے لگیں گے پھر جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور انکو جھانسہ دوں گا کہ اللہ کی

کے دن کوئی کسی کے معاملے میں
نہ پڑیگا، مسلمانوں کو چاہیئے کہ
اس آیت کو پیش نظر رکھکر اپنا حال
درست فرمالیں۔
ف ۱۱۶، ۱۱۷ مشرکین اکثر زنانے
تصورات اور تخیلات کی من گھڑت
ایجادوں کو پتھروں اور تصویروں
میں اتار کر انھیں اپنی
حاجت روائی کیلئے پکارتے
ہیں دراصل یہ شیطانی دعوت
ہے۔

ع ۱۷ / ۱۴

وقف لازم

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

دغا بازوں کی وکالت نہ کرنا ﴿١٠٥﴾ اور اللہ سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو یقیناً اللہ بخشنے والا اور مہربان

رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ہے ۔ ﴿١٠٦﴾ اور ان لوگوں کیطرف داری میں کوئی بحث نہ کرو جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں بیشک جو لوگ دغا باز

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

گنہ گار ہیں اللہ ان سے محبت نہیں کرتا ﴿١٠٧﴾ لوگوں سے اپنا حال چھپانے میں بڑے ماہر

لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

ہیں لیکن اللہ سے تو اپنا حال چھپا ہی نہیں سکتے۔ جب رات کو خفیہ مشورے کی بات اللہ کی مرضی کیخلاف کرتے ہیں

مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ

تب بھی اللہ تو ان کے پاس موجود ہوتا ہے ان کے سارے کام پر اللہ نے گھیرا ڈال دیا ہے ۔ ﴿١٠٨﴾ مسلمانو سنتے ہو؟

هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

کہ تم نے دنیا کی زندگی میں ایسے لوگوں کی طرفداری میں بحث و تکرار کرلی لیکن قیامت کے دن ان

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

کے جھگڑے میں کون بڑے گا اور کون ہے جو اُن کی وکالت کر سکے ؟ ﴿١٠٩﴾ اور جو کوئی برا عمل کرے

سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

یا خود اپنا ہی نقصان کرے پھر اس کے بعد اللہ سے مغفرت کی درخواست کرے تو وہ اللہ کو مغفرت کرنیوالا مہربان پائیگا ﴿١١٠﴾

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

اور جو کوئی گناہ کرے گا تو خود اپنے آپ کا ہی نقصان کرے گا اور اللہ تو سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا

حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗــــــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔا فَقَدِ

ہے ۔ ﴿١١١﴾ اور جو کوئی خطا کاری اور گنہ تو خود کرے اور پھر کسی بے گناہ پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے

احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ

بڑا بہتان باندھا اور کھل کر گناہ سمیٹ لیے۔ ﴿١١٢﴾ اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی

لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

تو ان میں سے ایک ٹولی نے آپکو غلط فہمی میں ڈالنے کی ترکیب بنائی تھی اور یہ کیا کسی کو پھانسہ دے سکیں گے

ادا کی جائیں سفر میں سنت پڑھنا ضروری نہیں البتہ فجر کی دو سنتیں اور عشاء کی وتر پڑھنا چاہیے۔

ف ١٠٢ یہ صلوٰۃ الخوف کا بیان ہے مقابلے کیوقت مسلمانوں کی فوج نماز ادا کرنیکی غرض سے دو حصوں میں ہوجائے ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور ایک گروہ آدھی نماز جماعت کیسا تھ ادا کرے اور سجدے کے بعد لڑائی کی جگہ سنبھال کر دوسرے حصے کو نماز باجماعت کے لیے بقیہ آدھی جماعت کو نماز ادا کرنے کیلئے فارغ کرے اس وقت نماز میں چلنا پھرنا جائز ہے، اب تو مسلمان حالت امن میں بھی نماز کے پابند نہیں رہے جبکہ اسلام نے عین لڑائی کے وقت بھی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے طریقے بتائے۔

ف ١٠٣ سفر یا خوف کیوقت نماز کے آداب کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ کوتاہی رہ جاتی ہے، یہ سب معاف ہے، لیکن جب حالات پُر امن ہوجائیں نماز کو ٹھیک طور سے قائم رکھنا چاہیے، اور وقت پر ادا کرنی چاہیے۔

ف ١٠٤ اللہ کو آدم علیہ السلام کی اولاد سے محبت ہے کہ اللہ نے ان کو خاص طور پر پیدا کیا اور اپنے بندہ کی نسل میں وجود کا جلوہ عطا کیا لیکن جو دغابازی اور گنہ سے باز نہیں آتا تو پھر اللہ کی محبت سے محروم ہوجاتا ہے اسی لیے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وکالت کرنے سے روک دیا گیا، جیسا کہ آیت نمبر ١٠٥ میں فرمایا گیا۔

١٦ ع ٨ ١٣

ف ١ دنیا میں کوئی اپنے رشتے والے یا دوست کیطرفداری کرنے لگتے ہے لیکن قیامت

مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ

تو چاہیے کہ ان میں کی ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور اپنے ہتھیار ساتھ لیے رہے، پھر جب یہ جماعت

وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

سجدہ کرلے تو تم سے ہٹ کر چلی جائے اور دوسری جماعت جس نے ابھی نماز ادا نہیں کی ان کی جگہ آکر آپ کے

حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

ساتھ نماز ادا کرے اور یہ بھی اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں کافر تو چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم

أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَ

اپنے ہتھیار اور سامان جنگ سے ذرا بے خبر ہوئے کہ وہ تم پر یکبارگی حملہ کرکے سب مل کر ٹوٹ پڑیں ہاں اگر

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ

بارش کے سبب یا بیماری کی وجہ سے کبھی اپنے ہتھیار اتار رکھو تو تم پر گناہ نہیں اور تب بھی

أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

بچاؤ کا سامان تو ساتھ ہی رکھا کرو بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

کر رکھا ہے۔ (١٠٢) پھر جب نماز سے فارغ ہو چکو تب کھڑے، بیٹھے، اور لیٹے ہوئے، اللہ کا ذکر

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلَوٰةَ

جاری رکھو، پھر جب اطمینان کی حالت ہو جائے، تو درستی سے قائم رکھو نماز کو، بے شک نماز تو ایمان والوں

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۖ

پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (١٠٣) اور تم ان لوگوں کا پیچھا کرنے میں سستی مت کرنا اگر تم

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ

تکلیف اور درد اٹھا رہے ہو تو یہ لوگ بھی ٹھیک تمہاری طرح بے آرام ہو کر دکھ اٹھا رہے ہیں اور تم تو اس تکلیف اٹھانے پر اللہ سے

اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ

اجر کی امید باندھ کر کام میں لگے ہو جبکہ انکو ایسی کوئی امید ہی نہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے (١٠٤) یقیناً ہم نے آپکی طرف کتاب

الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن

نازل فرمادی حق کی بنیاد پر تاکہ انسانوں کے درمیان آپ فیصلہ کرسکیں اس انصاف پر جو اللہ نے آپ کو بتایا ہے اور تم

منزل ١

نقصان کے سبب مثلاً بیماری، کمزوری یا لنگڑے، اندھے ہونیکی وجہ سے جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے درجات سب کے الگ الگ ہوئے مگر نیکی میں وعدہ ہر ایک سے بخشش اور رحمت کا ہے۔

ف ٩٧ کسی جگہ مسلمانوں کو اپنے دین اور ایمان پر قائم رہنے پر کفار تکلیفیں دیں اور ہر طرف سے تنگ کرنا شروع کردیں اور ایمان سے پھیرنا چاہیں تو مسلمان کو لازم ہیکہ موقع پاتے ہی وہ علاقہ چھوڑ کر چلا جائے مگر ایمان اور دین کو ہرگز نہ چھوڑے اگر کفر سے دب کر ایمان گنوا بیٹھا تو موت کے وقت ایسے لوگوں سے فرشتے اسی طرح سوال کریں گے جیسا کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔

ف ٩٨، ٩٩ لاچار اور بے سہارا حیلے بہانے اور موقعہ کی تلاش نیز راستے سے انجان لوگ دل سے مسلمان بنے رہے اور ظاہر نہوں تو ان کی معافی کی امید ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوتی اور یہ لوگ ہجرت نہ کرنے کے الزام سے بری ہیں

ف ١٠٠ کفر کی تکالیف سے تنگ آکر جو شخص ایمان کی حفاظت کے لیے اللہ کے راستے میں وطن اور گھر بار چھوڑ کر نکل جائے تو اسے اللہ کیطرف سے بہت ہی گنجائش اور کشادگی ملیگی اور پھر اگر راستے میں وفات ہو جائے اور ہجرت کے پیش نظر کام انجام نہ دے سکے تب بھی اللہ کے حضور اس کا اجر ثابت ہے۔

ع ١٥ ٤ ١٢

ف ١٠١ حدیث میں آتا ہیکہ حالت سفر یا دشمن کے خوف کے سبب ظہر، عصر، عشاء کی نمازوں میں چار رکعت کے بجائے دو دو رکعت ہی

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

نقصان کرنے میں لگے رہے، ان کی جان قبض کرنیکے لئے جب فرشتے پہنچتے ہیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے تو

مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

وہ جواب میں فرشتوں سے کہتے ہیں کہ ہم ملک میں بے بس تھے فرشتے جواب میں بولتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین میں اتنی گنجائش نہ تھی کہ تم ہجرت

فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿٩٧﴾

کرکے کہیں اور چلے جاتے بس ایسوں کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ﴿٩٧﴾

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

مگر جو پرائے بس میں ہیں آدمی، عورتیں یا لڑکے، ملک سے باہر نکلنے کا کوئی حیلہ بہانا بھی نہیں پاتے اور سفر کے

حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ

راستے سے بھی بے خبر ہیں تو اور بات ہے۔ ﴿٩٨﴾ بس امید ہے کہ ایسوں کو تو اللہ معافی دے گا اور اللہ تو

عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

بڑی آسانی دینے والا اور بخشش دینے والا ہے ﴿٩٩﴾ اور جو کوئی وطن چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکل پڑا

یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ

وہ زمین میں گنجائش کے بہت موقعے پائیگا اور جو کوئی اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف چل پڑا

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ

پھر راستے میں اسے موت آ پکڑے تب بھی اس کا اجر اللہ کی طرف ہے اور اللہ تو بڑا بخشنے والا

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿١٠٠﴾ ع وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ

اور مہربان ہے۔ ﴿١٠٠﴾ اور جب تم زمین میں سفر کی حالت

فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ

میں ہو یا اگر تم کو خوف ہو کہ کافر تم کو ستائیں گے تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز میں

اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿١٠١﴾

سے کچھ کم کردو کافر لوگ تو واقعی تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔ ﴿١٠١﴾

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

جنگ کے وقت لے نبی جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں اور ان کو نماز پڑھانے کیلئے کھڑے ہوں

منزل ١

ٹوٹ جائیگی، مقتول کے وارث
کسی دشمن قوم کے ہوں تو خون کا
ہرجانہ نہیں دینا ہوگا لیکن اگر
مقتول کے وارث جس علاقے میں
رہتے ہوں وہاں کے لوگوں سے
سلامی حکومت کا سمجھوتہ یا صلحنامہ ہو
تو خون کا ہرجانہ مقتول کے وارثوں
کو دینا ہوگا اور توبہ کیلئے ایک مومن
غلام کو آزاد کرنا یا پھر دو مہینے کے
مسلسل روزے رکھنے ہوں گے۔
٩٣ حضرت عبداللہ بن عباسؓ
نے فرمایا کہ جو کوئی جان بوجھ کر کسی
مسلمان کو قتل کر ڈالے وہ دوزخی
ہے، اسکی توبہ بھی قبول نہیں لیکن
گر بدلے میں قتل کر دیا جائے یا
ں گناہ کے کفارہ کی شکل جو آیت
٩٢ میں بتائی گئی اسکے مطابق
ں کی صورت نکلنے پر گناہ سے
ک ہو جائے گا۔
٩٤ اس آیت نے مسلمان اور کافر
ے امتیاز کا حکم بتا دیا کہ جو شخص
و سلام کرے وہ مسلمان ہے اس
ے اندرونی عقائد جانچنے کی تم
ضرورت نہیں اور جو آدمی فقط
نی سلام کرے تم اس کے جان
ی پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے مسلمانوں
چاہیئے کہ وہ اس آیت
ل کریں تاکہ آپس کی مار
ٹ کا خاتمہ ہو اور ایک
سرے کو کافر بنا کر لڑائی جھگڑے
تے ہیں وہ بند ہوں۔
٩٥ دین اور امت کا کام کرنے
ے صفاتوں کے مسلمانوں کی تین
ں بیان ہوئیں، ایک وہ جو
ئی میں جان و مال سے شریک
دوسرے وہ جو ہر طرح سے قابل
لیکن جہاد میں شریک نہیں ہوئے
گھر بیٹھے اسلام کی خدمت کرتے
تیسرے وہ لوگ جو بدن کے

ع ١٤ ٤ ١١

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

ہو گی اللہ سے گناہ معاف کروانیکی اور اللہ تو خوب جانتا ہے اور حکمت والا ہے ۔ (۹۲) اور جو کوئی کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو قید ہو گا اور اس پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑا اور اللہ نے ایسے پر لعنت کی پھٹکار

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ

برسائی اور اس کیلئے بڑا زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے (۹۳) اے ایمان والو جب تم اللہ کے راستے میں باہر نکلو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

تو جانچ پڑتال سے کام لیا کرو اور جو تم پر سلام کہے اس کو مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو کیا تم بھی چاہنے لگے

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

دنیا کی زندگانی کا مال اسباب تو جان لو کہ اللہ کے پاس تو بہت بہت مال غنیمت ہے تم بھی

كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ

اس سے پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا اب تحقیق سے کام کرنا اللہ تمہارے

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

سب کاموں کی خبر رکھتا ہے ۔ (۹۴) ایمان والوں میں جو لوگ بدن کے نقصان یا

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

واجبی سبب کے بغیر گھر بیٹھ رہے ہیں اور جو لوگ جان اور مال لگا کر اللہ کی راہ میں جہاد میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

حصہ لیتے ہیں دونوں برابر نہیں ہیں اللہ نے بیٹھے والوں سے ان مجاہدین کو درجے میں زیادہ

اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

بڑائی عطا کر دی ہے جو اللہ کے راستے میں جان و مال کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، نیک اجر کا وعدہ تو سب

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ

سے ہے مگر مجاہدین کا اجر گھر بیٹھے والوں کے مقابلے میں فضیلت کیوجہ سے بہت ہی زیادہ ہے (۹۵) یہ سب درجے

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ کیطرف سے لئے ہیں جو مغفرت اور رحمت کا سبب ہیں اور اللہ تو بڑا بخشش کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے (۹۶) جو لوگ خود اپنا

منزل ۱

کھل کر ایمان لے آئیں اللہ نے فرمایا جسکو میں راہ نہ دوں اُسے تم کیا راہ بتا سکو گے؟

ف۸۹ آیت نمبر ۸۹ میں جن لوگوں کا ذکر تھا اس آیت میں ان کیلئے صاف حکم آگیا کہ اگر اپنے ایمان میں وہ سچے ہیں تو مسلمانوں کے ساتھ وہ ہجرت کریں ورنہ جہاد کی کاروائی میں اُنکا بچاؤ نہیں کیا جائیگا

ف۹۰ جن کافروں کے ساتھ لڑائی کے بارے میں مسلمانوں کا سمجھوتہ ہو گیا ہو یا ایسے غیر مسلم جو نہ تو مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہیں اور نہ ان کیطرف سے لڑنا چاہتے ہیں اُن کیخلاف لڑنا بھی منع ہے ۔

ف۹۱ یعنی بعضے ایسے ہیں جو نہ تم سے لڑنا چاہیں نہ اپنی قوم سے مگر فتنہ و فساد اور دنگے بلوے کی افواہ میں انکے ارادے بدل دیئے جائیں اور اپنی قوم کا غلبہ دیکھ کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں تو تم بھی اُن پر ہاتھ چلا دو کیونکہ یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اب وہ امن دوست نہیں رہے ۔

ف۹۲ غلطی یا انجانے میں کسی مسلمان نے کسی مسلمان کا قتل کر دیا تو قاتل کے ذمہ مقتول کے وارثوں کو ہرجانے کی رقم دینی ہو گی حدیث کے مطابق یہ رقم ایک سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں ہونی چاہیئے یا ان میں سے پھر کسی بھی ایک کی بازار میں جو قیمت ہو جوڑ کر رقم مقرر ہو گی مثلاً آج ایک گائے کی قیمت پندرہ سو روپے ہے تو دو سو گائے کی مارکیٹ قیمت تین لاکھ روپے ہونی چاہیئے خون بہا کی رقم کیساتھ قاتل کو لازم ہے کہ ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے

ع ۱۳/۵/۱۰

یا ساٹھ روزے رکھے جو مسلسل بلا ناغہ رکھنے ہوں گے اگر بیچ میں ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو گنتی

قَوْمَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

ان کے سمجھ میں نہیں آتا اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر زور آزمائی کرتے دیتا اور تم سے یہ لوگ لڑنے بھی لگتے۔ بس اگر ایسے لوگ

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

تم سے کنارہ کش رہیں اور لڑائی نہ کریں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لئے، ان کے خلاف

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

لڑنے کا راستہ نہیں رکھا۔ (٩٠) دوسرے کچھ ایسے لوگ بھی تم پاؤ گے جو چاہتے تو ہونگے

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۗ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

کہ تم سے اور اپنی قوم سے بے خطرہ ہو کر امن سے رہیں مگر جب کسی فتنہ فساد میں انھیں پلٹایا جاتا ہے تو اس میں

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

کود پڑتے ہیں اوندھے منہ پھر ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلے سے نہ ہٹ جائیں اور صلح سے پیش

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۗ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

نہ آئیں اور اپنے ہاتھ نہ روک لیں تو جہاں اُنھیں پاؤ پکڑلو اور مار ڈالو ان پر ہاتھ اٹھانے کے لئے، ہم نے تم

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

کو کھلی حجت دیدی ہے۔ (٩١) ان جانے میں بھول چوک کے سوا ایمان والے کا کام نہیں کہ ایمان والے کو مار

خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

ڈالے اور جس نے کسی مومن کو بھول سے بھی قتل کر دیا تو اسے ایک مسلمان (غلام) کی گردن آزاد کرنی ہوگی اور قتل کے پورے

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۗ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

ہرجانے کی رقم مقتول کے گھروالوں کو سونپنی ہوگی مگر وہ لوگ اس رقم کو خود ہی معاف کردیں تو اور بات ہے پھر اگر یہ مقتول

لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۗ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

مسلمان کسی ایسی قوم کا ہو جو تمہاری دشمن ہو تو صرف ایک مسلمان (غلام) کی گردن ہی آزاد کرنی ہوگی اور اگر یہ مقتول

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

کسی ایسی قوم کا آدمی تھا جن کے ساتھ تمہارا صلح نامہ ہو چکا ہے تو خون بہا کی پوری مقدار اس مقتول کے عزیزوں کو

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫

دینا ہوگا اور ایک مسلمان (غلام) کی گردن بھی آزاد کرنی ہوگی پھر جسکو غلام آزاد کرنیکی طاقت نہ ہو تو اسے دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنے ہونگے یہ توبہ

بدلے اور انتقام میں قصور واروں کیساتھ بے قصوروں کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اسی لئے، اسمیں کوئی تفاوت نہیں ہے۔

ف٨٣ کہیں سے کوئی اچھی بری خبر ملے تو مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے امیر، سردار یا نائب تک اس خبر کو پہنچادے جب تک ذمہ دار لوگ صحیح حالت کا پتہ لگا کر اعلان نہ کریں تب تک عوام میں اس خبر کو شہرت نہ دینا چاہیئے، اس طریقے سے لوگوں کو بدگمانی سے بچایا جاسکتا ہے۔

ف٨٨ یہ ان لوگوں کا حال ہے جو کافروں کے علاقے میں رہتے تھے اور جنگی کاروائی میں مسلمانوں کیلئے ایک بڑا مسئلہ بن گئے تھے جو دل سے تو اسلام کو قبول نہیں رکھتے تھے مگر ظاہر میں جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کی جماعت سے ملاپ بھی جتاتے تھے اس غرض سے کہ مسلمانوں کی فوج اگر ہماری قوم پر آپڑے تو اس تعلق کے سبب ہماری جان و مال کی حفاظت ہو سکے یہ منافق موقعہ آنے پر دوغلہ پن بھی جتاتے اور جنگی کاروائی میں مسلمانوں کیخلاف سازش میں شریک ہوجاتے تھے مسلمانوں کو لڑائی میں اُن کیخلاف کھل کر فیصلہ کرنے میں دقت ہوجاتی تھی بلکہ لڑائی میں ان کے ظاہری ایمانی تعلق کا لحاظ رکھنا ضروری ہوجاتا اُن ہی کی وجہ سے کبھی کبھی مسلمانوں میں آپسمیں اختلاف پڑا ایک گروہ کا خیال ہوا کہ اُن سے تعلق توڑ دیا جائے تاکہ ایکطرف ہوجائیں دوسرے گروہ نے کہا کہ اُن سے تعلق باقی رکھنا چاہیئے تاکہ وہ

ع ١٢ / ٤ / ٩

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

نصیب میں بھی آئے گا اور جو کوئی برے کام کی سفارش کرے تو اس پر بھی اس برے کام کا ایک بوجھ آ پڑے گا اور اللہ

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا

تو ہر چیز پر نگہبان ہے اور ہر وقت موجود ہے ۔ (۸۵) اور جب تمکو کوئی دعا سلام کرے تو تم بھی

بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

جواب میں اس سے بہتر الفاظ کہو یا الٹ کر اتنا ہی کہہ دیا کرو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ۔ (۸۶)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں وہ تم سبکو قیامت کے دن لا کر جمع کرے گا اسمیں کوئی شک نہیں اور اللہ

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ

کی بات سے سچ بات اور کس کی ہو سکتی ہے ۔ (۸۷) تمکو کیا ہو گیا کہ تم منافقوں کے بارے میں فیصلہ کرنے

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

میں دو طرف ہو رہے ہو اللہ نے تو ان کے کرتوت کے سبب انھیں الٹا پھیر دیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے راہ سے

اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا

دور پھینک دیا اُسے تم ہدایت پر لے آؤ گے ؟ اور خوب سمجھ لو کہ جس کو اللہ راہ نہ دے تم اس کیواسطے کہیں سے راہ نہ پاؤ گے (۸۸) یہ تو چاہتے

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

ہیں کہ تم بھی انکاری بن جاؤ جیسے یہ انکاری ہیں تاکہ تم اور وہ سب برابر ہو جاؤ بس اب تم ان میں سے کسی

اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

کو اپنا ساتھی نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں یہ لوگ ہجرت کر کے تمہارے پاس نہ آجائیں اور اگر اس بات کو وہ قبول نہ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ

رکھیں تو ان کو بھی جہاں پاؤ پکڑو مار و اور پھر ان میں سے کسی کو بھی اپنا ساتھی اور مددگار مت

لَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

بناؤ ۔ (۸۹) البتہ وہ لوگ جو کسی ایسی قوم کے ساتھ رہتے ہیں جس سے تمہارا کوئی صلح نامہ طے ہو گیا ہے یا ایسے

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

لوگ جو تمہارے پاس اس غرض سے آتے ہیں کہ انکے سینے تنگ ہو چکے ہیں کہ آیا تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں کیا کریں

کیطرف نسبت کرنا چاہیئے لیکن اگر ناکامی ہو تو اپنی کمزوری پر نظر نہ ڈالنے کے بجائے سردار کو طعنہ دینا اطاعت کیخلاف بات ہے آج بھی مسلمانوں کو اپنے سرداروں کی بات ہر طرح ماننا چاہیئے کام کا بننا بگڑنا سب کچھ اللہ کے ہاتھ ہے ۔

النصف

ف ۷۹ بندے کو چاہیئے کہ بھلائی اور کامیابی نیز فتح کو اللہ کا انعام اور فضل سمجھے اور تکلیف و ناکامی کو اپنی کوتاہی کا سبب جانے نبی کو اللہ نے اپنا پیغام دیکر بھیجا ہے اس پر عمل کا نتیجہ ہر آدمی کے ایمان اور اطاعت سے ظاہر ہوگا سب اعمال کو اللہ خود دیکھ رہا ہے اسی کا مشاہدہ کافی ہے ۔

ع ۱۱ ۸

ف ۸۱ یہ حال ہے منافق کا جو دوغلی بات کرتا ہے منہ پر اقرار کرے اور پیٹھ پیچھے خفیہ کارروائی سے نقصان پہنچانے کیلئے جماعت کے اندر اپنی ٹولی بنائے ۔

ف ۸۲ مخلوق کی بات اپنے حال کیمطابق ہوتی ہے غصہ میں مہربانی کیطرف دھیان نہیں اور اگر کسی پر خوش ہوئے تو اس کی غلطی کو ٹال گئے کسی نے کوتاہی کی تو احسان کرنا بند کر دیا لیکن قرآن جو اللہ کا کلام ہے اسمیں ہر چیز کے بیان میں جہاں ایک چیز کو اُجاگر کرنا ہوتا ہے وہیں دوسرے پہلو پر بھی نظر ہوتی ہے ۔ اوپر کی آیات میں منافق لوگوں کا بیان تھا مگر سب کو ایک ساتھ نہیں کہا بلکہ یہ فرمایا کہ ان میں کے بعضے ایسے ہیں اور انہیں سے کچھ لوگ ایسا غلط کام کرتے ہیں اگر یہ کسی مخلوق کا کلام ہوتا تو غصے کی حالت میں سبھوں کو ایکساتھ نشانہ بنا دیا جاتا اور فوراً معلوم ہو جاتا کہ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

رسول بنا کر بھیجا ہے اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے ﴿۷۹﴾ جس نے رسول کا حکم مانا اس نے دراصل اللہ کا حکم مان لیا اور جو الٹا

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ

پھر گیا تو ہم نے آپ کو ان کی نگرانی کے لئے تو بھیجا نہیں ہے۔ ﴿۸۰﴾ خود آکر کہتے ہیں کہ ہم

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ

کو حکم ماننا قبول ہے اور آپ کے پاس سے باہر جا کر بعض لوگ رات میں چھپ کر آپ کے قول

تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

کیخلاف مشورہ کرتے ہیں یہ لوگ جو بھی چھپا کر طے کرتے ہیں اللہ نے سب کچھ لکھ رکھا ہے اب تم انکی پرواہ مت کرو اور اللہ

اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ

پر بھروسہ قائم رکھو سب کام بنانے کو اللہ کافی ہے ﴿۸۱﴾ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو یہ اس میں بڑا اختلاف پاتے ۔ ﴿۸۲﴾ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی خبر آتی ہے امن کی یا خوف کی تو اس کو خوب مشہور کرکے افواہ پھیلا دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اس خبر کو رسول ﷺ کے

وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ

پاس پہنچا دیتے یا اپنے ذمہ دار لوگوں کے حوالے کرتے تو ان کے جانچ پڑتال کرنیوالے اس کی صحیح حقیقت کا پتہ لگا لیتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو کچھ کو چھوڑ کر دوسرے لوگ شیطان کے پیچھے چل

قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

پڑتے ﴿۸۳﴾ پس آپ تو لڑتے جاؤ اللہ کی راہ میں آپ پر صرف اپنی جان کی ذمہ داری ہے اور تاکید کرکے ایمان والوں کا حوصلہ بڑھاتے رہو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ

ایسا کروگے تو بہت قریب ہیکہ اللہ تعالیٰ انکاری لوگوں کی لڑائی کا زور توڑ ڈالیگا اور اللہ کا زور جنگ بہت زیادہ سخت ہے اور لڑائی کو بند کر دینے

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

میں بھی اس کیطرف سے کڑی کاروائی ہوتی ہے۔ ﴿۸۴﴾ جو کوئی اچھے کام کی سفارش کرے تو اس میں سے ایک حصہ اسکے

والوں کو نقصان پہنچے تو خوش ہو جائے کہ بہت اچھا ہوا میں بچ گیا اور اگر اہل ایمان کامیاب ہوں تو حسد کرے کہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اگر لڑائی میں شریک ہوتا تو خوب اپنا نام چمکتا اور مجاہد کہلاتا اور مالِ غنیمت ہاتھ آجاتا۔

ف۷۵ معلوم ہوا کہ جہاد کی ایک وجہ یہ بھی ہیکہ ظلم بند کرنے کیلئے خود ظالموں جابروں پر حملہ کرکے ان کے پنجے سے مظلوم اہل ایمان کو چھڑایا جائے یہ جہاد فی سبیل اللہ کی ایک قسم ہے،

ف۷۷ ایمان والے بہت ستائے جاتے تھے اور مشرک انکو بہت ایذا دیتے تھے اللہ نے مسلمانوں کو جوابی ہاتھ اٹھانے کو منع کرکے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنیکا حکم دیا اور لڑنے سے روک دیا تھا تاکہ نماز اور زکوٰۃ سے سہارا پکڑ کر اچھی سی تربیت ہو جائے اور خوب اچھی طرح تقوی کی مشق کرکے جان و مال کی محبت سے چھٹکارا حاصل کرکے پہلے تیار ہو جائیں ایک مدت کے بعد لڑائی کا حکم اپنے وقت پر آگیا تو کچھ لوگ کنارہ کشی اختیار کرنے لگے اور آدمیوں سے خطرہ کرکے گھبرانے لگے، اب بھی مسلمانوں کو چاہیئے ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ صبر و ضبط سے کام لیکر زکوٰۃ و نماز کا بندوبست قائم کریں پھر جیسے حالات سامنے ہوں حسن و تدبیر سے حل کریں اور کبھی ہاتھ اٹھانے کا موقع آئے تو اللہ کا نام لیکر اٹھ کھڑے ہوں اور دو دو ہاتھ کر ڈالیں اس ترتیب کے بغیر لڑائی کی بات سے بنتے کام بھی بگڑ سکتے ہیں۔

ف۷۸ ایک بار لڑائی کا فیصلہ ہونے پر موت سے ڈر کر قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہیئے فتح ہونے پر اللہ ہی

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع

کو قتل کردو یقیناً شیطان کا داؤ پیچ بہت ہی کچر ہے۔ (٧٦)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے دیکھا ان لوگوں کو جن سے کہا گیا تھا کہ ابھی اپنے ہاتھوں کو روک رکھو اور نماز کو قائم

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب اُن پر لڑائی کا حکم لگایا گیا تو ان میں سے ایک ٹولی لوگوں سے ایسی

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةًۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

ڈرنے لگی جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈر ان کو پڑ گیا اور کہنے لگے کہ اے رب ہمارے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍؕ

تو نے ہم پر لڑائی کیوں فرض کردی کتھوڑی مدت اور ڈھیل ہمکو کیوں نہ دی، تم کہدو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا سا

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰىۗ وَ

ہے اور صرف اللہ سے ڈرنے والوں کو آخرت بہت ہی بہتر ہے اور تمہارا وہاں دھاگے برابر بھی

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

نقصان نہ ہوگا۔ (٧٧) جہاں بھی تم رہو گے موت ہر حال میں تم کو آ پکڑے گی

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

اگر مضبوط قلعے میں بھی محفوظ رہو گے تب بھی موت سے بچ نہیں سکتے، اگر ان کو کوئی کامیابی ہوتی ہے تو ٹھیک

عِنْدِ اللّٰهِۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَؕ

ہی کہتے ہیں کہ یہ اللہ کیطرف سے آئی لیکن اگر ان کو ناکامی ہاتھ آتی ہے تو نبی کی تدبیر پر الزام رکھ کر کہتے ہیں کہ

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

یہ تمہاری وجہ سے ہوئی آپ کہدو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے لوگوں کا کیا ہی برا حال ہیکہ کوئی بات ٹھیک

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ

سے سمجھ ہی نہیں پاتے۔ (٧٨) اے آدمی تجھکو جو کچھ بھی راحت اور خوشحالی آئے تو وہ سب کچھ اللہ کیطرف سے ہوتی ہے

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًاؕ

اور اگر کوئی تکلیف آپڑے تو اس کا سبب تیرا نفس ہے اور اے نبی ہم نے آپکو انسانوں تک پیغام پہنچانے کے لئے

منزل ١

ع ١٠ / ٦ / ٧ رہے خدا کو صرف وہی بات پسند ہے جو اس نے اپنی کتاب میں فرمائی اور جو کچھ نبیؐ نے کر کے بتادیا۔

ف ٦٩ نبیؐ اسے کہتے ہیں جس کے پاس اللہ کی طرف سے وحی آتی ہو، صدیق اسے کہتے ہیں جن کا دل وحی پر یعنی کلام اللہ پر خود گواہی دینے کیلئے اُبل پڑتا ہے شہید وہ ہے جو اللہ کے حکم پر جان دیکر ثابت کر دیتا ہے کہ میں حق کا گواہ ہوں اور صالح وہ لوگ ہیں جنکی طبیعت نیکی کو قبول رکھتی ہے اور بدی سے نفرت رکھتی ہے اب جو اہلِ ایمان اللہ اور رسول کے حکم کے تابع رہیں تو ان کو آخرت میں نبی، صدیقین، شہداء، اور صالحین کی دوستی اور پڑوس اور ساتھ میسر ہوگا، سبحان اللہ،

ف ٧٠ یعنی اللہ جانتا ہیکہ نبی، صدیقین، شہداء اور صالحین کے درجہ میں عام لوگ نہیں آسکتے لیکن جو ایمان لاکر اُن کی راہ پر چل پڑیگا اللہ اسے مزید اپنے لطف و کرم سے نواز دے گا۔

ف ٧١ جنگ میں ہتھیار لیکر چلے جتنا بن پڑے ساتھ رکھے لڑائی میں کوچ کرنے پر جیسا موقع ہو چھوٹے چھوٹے دستوں کی شکل میں یا سب کے سب ایک ساتھ مل کر دھاوا بول دیں، فوج کا سردار جس طرح حالات کی مناسبت سے حکم دے ویسا عمل کرنا ضروری ہے۔

ف ٧٢، ٧٣ یہ حال ہے منافق کا کہ حالات سخت ہوں تو جنگی تیاری میں دیر لگا کر بہانا کر کے گھر میں بیٹھ رہے اگر ایمان

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ

پھر کوچ کرو جیسا موقع ہو ٹکڑیوں کی شکل میں بھی یا سب کے سب اکٹھے ہو کر بھی (٦١) اور تم میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو تیاری میں

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ

دیر لگا دیتا ہے اور پیچھے رہ جاتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت پڑ جاتی تو کہتا ہے کہ بہت اچھا ہوا اللہ نے مجھ پر

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا۔ (٦٢) اور اگر تم کو اللہ کا فضل پہنچ جائے تو پھر اس طرح بات کریگا

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

جیسے تم میں اور اس میں کوئی دوستی نہ تھی اور حسرت سے کہے گا کہ کاش میں بھی ان کیساتھ ہوتا تو آج بہت

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

ہی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ (٦٣) جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

بیچنا چاہتے ہوں ان کو چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَ

پھر قتل کر دیا جائے یا غالب آجائے ہم اس کو بہت بڑا اجر عطا کریں گے (٦٤) اور

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

اللہ کی راہ میں لڑائی نہ کرنے میں تم کو کیا عذر ہو سکتا ہے جبکہ بہت سے مرد عورت اور کمزور بچے یک

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

کچل دیئے گئے ہیں اور بے بسی میں دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ

بستی سے ہم کو نکال لے جس کے رہنے والے بڑے ظالم ہیں اب تو کسی کو اپنی طرف سے ہمارا حمایتی بنا کر کھڑا کردے

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ

اور ہمارے لئے اپنے پاس کی خاص مدد بھیجدے (٦٥) جو ایمان والے ہیں وہ تو صرف اللہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو منکر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم بھی شیطان کے حمایتیوں

منزل

ف ٦٤ رسول کی اطاعت کرنا لازم ہے جو نافرمانی کرسے وہ ظالم ہوا اور ظلم بھی خود اپنی جان پر کیا ایسے لوگ توبہ اور استغفار کرکے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں،

ف ٦٥ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ کا ترجمہ "اپنے تمام جھگڑوں میں" کیا گیا ہے "شجر" کے معنی درخت کے ہوتے ہیں درخت کو شجر اسی لیے کہتے ہیں کہ اس کی شاخیں ڈالیاں ریشے وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور الجھے ہوتے ہیں، انسان کے سماجی اور معاشرتی معاملات میں بھی الجھن ہوتی ہے اور اختلافات بھی ہوتے ہیں، اسی لئے شجر بینہم فرمایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ زندگی کے تمام معاملات اور دنیا و آخرت کی تمام باتوں میں اللہ کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے اور فیصلے کو اپنے اوپر لازم کرے اور اس فیصلے میں ہر طرح کے جانی مالی نقصان کو خوشی خوشی قبول کرلے اور دل میں بھی اللہ کے رسول کی محبت کو خوب جمائے رکھے چاہے فیصلہ ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

ف ٦٦ یعنی مالک کا حکم اگر یہ ہوتا کہ بندگی ایسی کرو کہ جان ہلاک ہو جائے اور گھر بار، عورت چھوڑ کر جنگل میں نکل جاؤ تب بھی آدمی پر لازم تھا کہ اس حکم پر عمل کرے مگر اللہ نے ایسا حکم نہیں دیا لہٰذا آدمی کو چاہیئے کہ جو کچھ قرآن کا حکم ہو اور پیغمبر ﷺ کی سنت ہو اسی پر عمل کرتا رہے، اسلام ترک دنیا کی تعلیم نہیں دیتا کہ آدمی دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں میں نفس کشی کرتا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ایسے لوگ جو خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اگر آپ کے پاس آتے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور آپ بھی اللہ کے حضور

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

اُن کے حق میں مغفرت کی درخواست کرتے تو یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان پاتے ۔ (٦٤) اے

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

نبیؐ قسم ہے آپکے رب کی جب تک یہ لوگ اپنے تمام جھگڑوں میں آپ ہی کا حکم قبول نہ کریں گے تب تک ان کو ایمان

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا

حاصل نہیں ہوگا ، اور آپ کے فیصلے پر اپنے دل میں بھی خفا نہ ہوں بلکہ آپکا فیصلہ رضامندی اور خوشی سے قبول کریں اور

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ

ہرطرح سے تسلیم کریں (٦٥) اگر ہم ان پر یہ حکم لگادیتے کہ اپنی جان کو ہلاک کرو اور گھر چھوڑ کر نکل جاؤ تو اس حکم پر عمل نہ

اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ

کرسکتے مگر بہت تھوڑے سے لوگ اور اگر وہ صرف اسی پر عمل کرتے جو کچھ ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے حق میں

فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾

بہت ہی اچھا ہوتا اور زیادہ مضبوطی سے ثابت قدمی کا یہی طریقہ ہے ۔ (٦٦)

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا

اور اگر وہ ہمارے حکم کے مطابق ہی کرتے تو ہم ان کو اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دیتے (٦٧) تب تو ہم ان کو سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ

پر چلادیتے ۔ (٦٨) اور جو لوگ اللہ اور رسول کے حکم پر چلتے رہتے ہیں وہ ان کے ساتھ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا جیسے نبی ، صدیق ، شہید ہونے والے اور نیک

وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

لوگ اور کیسا خوب ساتھی ہیں ۔ (٦٩) یہ بڑا ہی فضل ہے اللہ کیطرف

اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ

سے اور اللہ تو کافی ہے علم رکھنے والا ۔ (٧٠) اے ایمان والو اپنے بچاؤ اور حفاظت کا سامان ساتھ رکھا کرو

منزل ١

یہاں کا جوڑا وہاں بھی باقی ہوگا اسی لیے دنیا میں ہر عورت مرد پہ لازم ہیکہ ایمان اور نیک عمل کو لازم پکڑے ورنہ یہاں کے بندھے ہوئے جوڑے ٹوٹ جائیں گے آخرت میں تو صرف ایمان اور عمل صالح کی نسبت سے نئے سماج کی تشکیل ہوگی وہاں منکروں، کافروں، مشرکوں، کو ایمان والوں سے الگ کردیا جائیگا۔

ف ٥٨ یعنی امانت میں خیانت مت کرو اور جو فیصلہ کرو حق وانصاف سے کرو اللہ کی اس نصیحت پر جسنے بھی عمل کیا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کردیگا۔

ف ٥٩ سماج اور معاشرے میں دین دنیا کے کاموں پر مقرر صاحب اختیار، مسلمان بادشاہ، سرکاری افسر، قاضی، مفتی، عالم، چودھری سردار، امام، استاد وغیرہ جو بھی اللہ رسول کا حکم جاری کریں ان کی اطاعت لازمی ہے لیکن اگر کسی بات میں ذمہ داروں سے اختلاف ہوجائے تو فیصلے کے لئے اس قضیئے کو اللہ کی کتاب اور اسکے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف سب ملکر رجوع کریں وہاں سے جو فیصلہ ملے سب مل کر اسے قبول کریں کہ اصل اطاعت تو اللہ اور اسکے رسول کی ہے۔

ف ٦٠ صرف دعوی کرنے سے کام نہیں چلتا تمام معاملات میں اللہ رسول کے حکم پر راضی ہوکر چلے وہی مسلمان ہے۔ طاغوت کی تفصیل ٢، بقرہ آیت نمبر ٢٥٦ میں دیکھ لیجائے۔

ع ٩/١١/٦

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي

کو کام چلانے کے لئے صاحب اختیار بنایا گیا ہو ان کا کہا بھی مانتے رہو پھر بھی اگر کسی بات پر تم میں اختلاف ہو جائے

شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

تو سب مل کر رجوع کرو اللہ کیطرف اور رسول کیطرف ، اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

تم کو یہی کرنا ہوگا اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہوگا (۵۹) آپ نے نہ دیکھا اُن

الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ

لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لائے اس پر جو آپ پر نازل ہوا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے

قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا

نازل ہوا مگر ان کے ارادے یہ ہیں کہ اپنے قضیئے طاغوت (شیطان صفت سردار) کیطرف لیجاتے ہیں جبکہ انھیں تو یہی حکم

أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾

ہوا تھا کہ وہ طاغوت کے منکر ہو کر بغاوت کریں ، شیطان تو بہت چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر دور لیجا کر پھینک دے (۶۰)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

اور جب کہا جائے اُن سے کہ اللہ نے جو کلام نازل فرمایا ہے اسکی طرف آجاؤ اور رسول کی طرف کے ہو جاؤ تو تم نے دیکھ لیا کہ نفاق والے دوغلے لوگ

الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ

تمہاری طرف آنے میں دوسروں کو بچکاتے ہیں اور خود بھی پہلو بدلتے ہیں ۔ (۶۱) پھر کیا ہی برا حال ہوتا ہے اُن کا جب

مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

اپنے ہاتھوں کے کرتوت سے مصیبت کے شکار ہوتے ہیں پھر آتے ہیں قسمیں کھاتے ہوئے آپ کے پاس کہ ہمارا ارادہ

إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا

تو اچھا تھا اور ہم تو میل ملاپ ہی چاہتے ہیں ۔ (۶۲) ان کے دلوں کا حال تو بس اللہ ہی کو معلوم ہے

فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ

تم انکے پیچھے نہ پڑو ہاں نصیحت ضرور کرتے رہو اور ان کو ایسی بات کہہ کر سمجھاتے رہو جو ان کے دل پر اثر

قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

کرے ۔ (۶۳) جو بھی رسول ہم نے بھیجا تو اللہ کا یہ فرمان اس کے ساتھ تھا کہ اسکی اطاعت کیجائے اور

منزل ۱

کی تعظیم کی دیکھا کہ مسلمانوں سے تمہاری راہ بہتر ہے یہ سب حسد اور بغض کی بنیاد پر تھا کہ نبوت اور ریاست دین اور رسالت ہمارے سوا کسی اور میں کیوں ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبت جادو ہے اور طاغوت شیطان ہے حدیث شریف میں بیچ بدشگونی کرنا اور خیر و شر معلوم کرنے کیلئے جانوروں کو اڑانا زمین میں خط کھینچنا کہ چھپی ہوئی بات معلوم ہو یہ سب جبت ہیں (امام احمدؒ) ٹونے ٹوٹکے جادو منتر چھو چھا فال رمل یہ سب کام جو لوگ بھی کرتے ہیں وہ علمی سطح سے گر پڑتے ہیں پھر کتا بھونکتا ہو تو ان بے وقوفوں کو جبل کی آواز سنائی دیتی ہے ایسے لوگ بے یقینی کے ملبے میں دب کر خود بھی مرتے ہیں اور ہدایت کی روشنی سے محروم رہتے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی زندہ دفن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے علم کو چھوڑ کر جو کوئی بھی ایسی حرکت کرے۔ اس کا دین سلامت نہ رہا۔

ع ۸ / ۹ / ۵

ف ۵۶ یعنی جسم کے چمڑے جل جانے کے بعد قصہ ختم نہ ہوگا بلکہ فوراً دوسرے چمڑے جسم پر پیدا ہوتے جائیں گے تاکہ آگ کے عذاب سے کبھی وقفہ ہی نہ مل سکے (اللہ ہم کو محفوظ رکھے)

ف ۵۷ جنت میں عورت مرد کا جوڑا بندھے گا ہم نے ازواج کا ترجمہ بیوی یا عورت کے بجائے جوڑا کیا تاکہ معلوم ہو کہ اگر کوئی عورت جنت میں جاکر اپنے کافر خاوند سے چھوٹ گئی تو اسے بھی جنت میں کسی نیک مرد سے بیاہ دیا جائیگا اور دونوں جنت میں پہنچ گئے تو کیا کہنا سبحان اللہ

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

کیا خدا کی بادشاہی میں ان کا کچھ حصّہ ہے ؟ پھر تو یہ لوگوں کو تِل برابر بھی نہ دیں گے ۔ ﴿٥٣﴾

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

یا حسد کرتے ہیں اُن لوگوں کا جن کو اللہ نے اپنے فضل میں سے عطا کر دیا سو ہم نے تو ایسا فضل ابراہیم کے

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

گھرانے پر بھی کیا تھا کتاب اور دانائی کے ساتھ ہم نے اُن کو ایک بڑی سلطنت بھی عطا کی تھی ۔ ﴿٥٤﴾

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

پھر ان میں سے کوئی تو ایمان میں رہ کر امن میں آگیا اور کوئی اٹک گیا کہ اس کو جہنّم کی بھڑکتی آگ

سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا

کافی ہے ۔ ﴿٥٥﴾ جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیات کے اُن کو ہم آگ میں ڈال دیں گے جب جب اُن کی کھال

نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ

پک اور گل کر جھڑ جائے گی فوراً ہم دوسری کھال پہلی کھال کی جگہ پر بدل دیں گے تاکہ عذاب چکھتے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہی رہیں اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے ۔ ﴿٥٦﴾ اور جو بھی ایمان لائے اور نیک کام کر کے آئے ان کو

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

ہم جنت کے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہاں پر ہمیشہ ہمیشہ کو یہ لوگ رہا کریں گے

أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

وہاں پر اُنکے پاکیزہ اور صاف ستھرے جوڑے باندھے جائیں گے اور ہم ان سب کو گھنی چھاؤں میں جگہ دیں گے ﴿٥٧﴾

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم

اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت رکھنے والوں کی امانت انھیں برابر واپس کرو اور جب بھی لوگوں کے درمیان

بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ

جھگڑے کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلے کیا کرو ۔ اللہ تو اس قرآن کے ذریعے تم کو نعمت سے بھرپور نصیحت

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

فرماتا ہے اللہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے ۔ ﴿٥٨﴾ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور رسول کا اور تم میں سے جن لوگوں

منزل ١

تقدیس نہیں آتی تقدیس اور پاکیزگی تو اللہ جسے چاہتا ہے اسکے مرتبے کے مطابق عطا فرماتا ہے جھوٹے دعوے سے کچھ حاصل نہیں اللہ کے حضور کسی کی تقدیس اور پاکیزگی چھپ نہیں سکتی اور کسی پاکیزہ مرتبے والے کو اجر حاصل کرنے میں ذرا بھی نقصان نہیں ہوگا پھر دنیا میں اپنی بڑائی اور شیخی بگھار کر گناہ مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے ۔

ف ۵۰ ظاہر میں مذہبی چودھری بنے پھرتے ہیں اللہ کے بارے میں نہایت جھوٹی باتیں بتلاتے پھرتے ہیں مذہب کے نام پر جھوٹی رسمیں ایجاد کرتے ہیں اور عوام کو ان رسموں میں ایسا مشغول رکھتے ہیں کہ سادہ دینِ فطرت، اور صاف ستھری توحید، اور آخرت کا اصل عقیدہ عوام کے دلوں سے نکال دیتے ہیں پھر اپنی یہ دکانداری اللہ کے کسی نبی یا ولی کے نام پر چلاتے ہیں اور انکو اللہ کے برابر ثابت کرنے میں شور اور ہنگامہ کی ہولناک گڑگڑاہٹ سے زبان اور قلم کے آتشیں لاوے بازی کرتے ہیں بہت سارے حق پرستوں کو راہِ مستقیم سے ہٹا دیتے ہیں اور ایسی زہریلی فضا بنا دیتے ہیں کہ اس کو سرد کرنے کیلئے شہید کے مقدس خون کے چھینٹوں کی ضرورت پیش آجاتی ہے یہ سب تماشہ آج بھی جاری ہے اسلئے فرمایا کہ دیکھتے جاؤ۔

ف ۵۱ یہود کا ایک وفد مکہ گیا انمیں دو عالم تھے ایک حی بن اخطب دوسرے کعب بن اشرف اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہوئی تو مکہ کے مشرکوں سے متفق ہوئے اور انکی دوستی کیلئے بتوں

ع ۸

لَهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

لیکن اُن کی کفر یہ جو اس کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کر دی اب ان میں بہت تھوڑے لوگ ایمان

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

لائیں گے ﴿۴۶﴾ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی تھی ایمان لاؤ اس کتاب پر جو ہم نے نازل فرمائی ہے جو تمہارے

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ

پاس والی کتاب کو سچ تبلاتی ہے اس کے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور شکل بگاڑ کر اُن کو پیٹھ کیطرف پلٹ دیں یا اُن پر

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

لعنت کردیں جیسے سنیچر والوں پر ہم نے لعنت کی پھٹکار برسائی تھی اور اللہ نے جو حکم کر دیا تو پھر ہو کر ہی رہتا ہے ﴿۴۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

اللہ کبھی ایسے کو نہیں بخشے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اور مغفرت کر دے گا اس کے سوا جس کی

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ

چاہے اور جس کسی نے شریک ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اس نے بڑا طوفان باندھا ۔ ﴿۴۸﴾ تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ

نہیں دیکھا اُن لوگوں کو جو اپنے آپکو مقدس بتلاتے ہیں بلکہ اللہ جسکو چاہے پاکیزگی اور ستھرائی عطا کردے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

کسی پر بھی دھاگے برابر ظلم نہ ہوگا ﴿۴۹﴾ دیکھتے جاؤ کہ اللہ پر کیسی جھوٹی باتیں باندھتے ہیں جو کھلا ہوا گناہ

وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

ثابت ہونے کو کافی ہے ۔ ﴿۵۰﴾ بھلا تم نے دیکھا ان کا حال جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

گیا تھا پھر بھی جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ

ایمان والوں سے یہ لوگ بہت زیادہ اچھے راستے پر ہیں ۔ ﴿۵۱﴾ ایسے لوگوں پر اللہ

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾

نے لعنت کر دی اور جس کسی پر اللہ نے لعنت کی پھٹکار برسائی تم اس کا کسی کو بھی مددگار نہ پاؤ گے ۔ ﴿۵۲﴾

منزل ۱

دوسرے یہ کہ تیمم کا خیال رکھنے سے ہمیشہ پاکی ناپاکی کا دھیان بنا رہیگا تاکہ پانی ملنے پر یا عذر جانے پر پھر طہارت کی طرف دھیان جائے اور نجاست سے پاک ہونیکی فکر بنی رہے یہ نعمت کیا کم ہے ثابت ہوا کہ احساس طہارت کو زندہ رکھنے کے لیے تیمم کا حکم ہمارے لیے آسمانی تحفہ ہے، مزید تفصیل کے لیے (دیکھئے حدیث کی کتاب مشکوۃ المصابیح باب تیمم فصل ثالث بحوالہ ابوداؤد شریف)

ف ۴۶ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۴ میں اسکا ذکر آچکا ہے وہاں دیکھ لیا جائے سمعنا و اطعنا جسکے معنی ہوتے ہیں ہم نے سنا اور قبول کیا اس کے بجائے سمعنا و عصینا کہتے جس کے معنی ہوتے ہیں ہم نے سنا مگر مانیں گے نہیں عصینا کے معنی ہوتے ہیں ہم نے نہیں مانا اس لفظ کو زبان کو پیچ دیکر موڑ کر اسطرح کہتے کہ سننے والا اسے اطعنا سمجھے لیکن کہتے عصینا تھے اس شرارت پر اللہ نے انھیں ملعون قرار دیا ۔

ف ۴۸ شرک آسمانی حکومت سے کھلی بغاوت ہے شرک کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں مسلمان کو ہر طرح شرک سے بچنا چاہیے ۔

ع ۷ / ۸ / ۴

ف ۴۹ مذہب کے نام پر دکان داری کرنیوالا گروہ ہمیشہ اپنے آپ کو عام انسانوں سے اعلیٰ و برتر مقدس و پاکباز ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ایسے ڈھونگی اور بہروپیے لوگوں کے بارے میں جاننا چاہیئے کہ تقدیس میں جلال کا عرفان ہوتا ہے جس کی بناوٹ پر اپنے ماننے والوں کے خون کا چھڑکاؤ کرنے سے

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
بات نہ ہوگی۔ ﴿٤٢﴾ ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو اور کیا کہتے ہو نہ جانو تو نماز کے قریب مت
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ
جاؤ اور جنابت کی حالت میں رہو تو جب تک غسل نہ کر لو نماز کے پاس نہ جاؤ ہاں ایسی حالت میں چلتے
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ
ہوئے راستے میں نماز کی جگہ (مسجد) سے گذرنا پڑے تو اور بات ہے اگر بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں کوئی
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً
بیت الخلاء ہو کر آیا ہو یا عورتوں سے ہمبستر ہوئے ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو یعنی ہاتھ
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ
پھیر لیا کرو اپنے منہ پر اور ہاتھوں پر اللہ تو معاف کرنے والا اور
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
بخشنے والا ہے۔ ﴿٤٣﴾ بھلا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو کتاب کا
مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
ایک حصہ دیا گیا تھا پھر بھی وہ بھٹکنا مول لے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی ٹھیک راستے کو
السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڎ وَّ
چھوڑ دو۔ ﴿٤٤﴾ اللہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے دشمن کون کون سے ہیں کافی ہے اللہ نگہبانی کے لئے اور کافی
كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
ہے اللہ مدد کرنے کے لئے ﴿٤٥﴾ جو یہودی بنے ہیں کلام کو بے ڈھب کر کے اس کے رخ کو بدل دیتے ہیں اور
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
کہتے ہیں ہم نے سن لیا مانیں گے نہیں اور لو تو ہی سن کہ سنایا نہ جائے اور راعنا کہا انھوں نے اپنی زبان کو موڑ دیکر دین
مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ
میں عیب لگاتے ہیں اور طعنے دیتے ہیں ان کیلئے بہتر تو اس وقت ہوتا جب وہ یہ کہتے کہ ہم نے سن لیا
اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
اللہ کا کلام اور مان بھی لیا اور کہتے کہ سن لیجئے ہماری رعایت کیجئے تو ان کی بات ٹھیک ہوتی

منزل ۱

٦ ع ۹ ٣

ف ۴۳ فرمایا نشے کی حالت میں نماز سے دور رہو یہ حکم جب تھا کہ نشہ حرام نہیں ہوا تھا لیکن نماز سے مانع ہوا اسیطرح نیند یا بے ہوشی کی حالت میں اگر اپنے منہ سے کہا ہوا لفظ بھی نہ جانے تو اس حالت کی نماز بھی درست نہیں پھر قضا کرے حالت جنابت یعنی عورت سے صحبت کی ہو یا احتلام ہو گیا ہو تو بغیر غسل کے نماز نہ ہوگی ہاں جہاں پر راستے میں لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ پڑتی ہو تو بغیر ٹھیرے وہاں سے گذر جانیکی اجازت ہے استنجا سے آنے پر یا سفر میں ہو یا ایسا بیمار ہو کہ پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو یا پانی ہی نہ ملے اور غسل کی حاجت ہو تو ایسی تمام صورتوں میں تیمم کرلے تیمم کا طریقہ یہ ہیکہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مارے اور منہ پر پھیر لے دوسری بار پھر مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھ پھیر لے جنس مٹی ہر وہ چیز ہے جو زمین سے متعلق ہو آگ میں ڈالنے سے راکھ نہ بن سکے، مٹی سے ہی بنی نوع انسان کی پیدائش ہوئی اپنی پیدائش میں جانا گناہ سے بچاؤ ہے اس لئے مٹی سے تیمم کرتے یعنی چہرے اور ہاتھوں کو ملنے سے بھی طہارت حاصل ہوتی ہے کوئی اگر یہ کہے کہ مٹی کے ملنے سے ظاہری طہارت تو نظر آتی نہیں تو اس کا جواب یہ ہیکہ پانی کے نہ ملنے کی صورت میں دین فطرت کیطرف سے کچھ نہ کچھ قاعدہ تو ہونا ہی چاہیے تھا اس کے علاوہ بھی اگر کوئی طریقہ بتلایا گیا ہوتا تب بھی ایسا ہی اعتراض ممکن تھا اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ مالک کا جو حکم ہے وہ ہم پر لازم ہے۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
مدت کیلئے پہلو میں بیٹھنے والے کروٹ کے ساتھی اور راہ چلتے مسافروں، اور اپنے قبضے کے نوکر چاکر سب کے ساتھ
اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۳۶ ۙ الَّذِيْنَ
اچھا سلوک کرتے رہو اترانے اور بڑائی ہانکنے والے کو اللہ پسند نہیں فرماتا ۔ (۳۶) بہت برے لوگ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ
ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ نے جو کچھ انھیں اپنے فضل سے نوازا ہے اسے چھپا چھپا کر
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۳۷ ۚ
رکھتے ہیں ایسے کفرانِ نعمت کرنے والے لوگوں کے لئے ہم نے ذلت والی سزا تیار کر رکھی ہے (۳۷)
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور جو لوگوں کے دکھاوے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اللہ پر اور آخرت پر جن کا ایمان
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا
نہیں ایسے لوگوں کا ساتھی شیطان ہے اور بہت برا دوست ہے جو کسی کو
فَسَآءَ قَرِيْنًا ۳۸ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
لگ جائے ۔ (۳۸) اور ان کا کیا بگڑ جاتا اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۳۹ اِنَّ اللّٰهَ
کا دیا ہوا مال خرچ کرتے اور اللہ تو ان کے ہر حال کا علم رکھتا ہے ۔ (۳۹) اللہ کی
لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ
عدالت میں ایک ذرہ برابر کسی کی حق تلفی نہ کیجائیگی اگر نیکی ہوگی تو اس کو دگنا کردے گا اور اپنے پاس سے
مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۴۰ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
بہت بڑا اجر عطا کرے گا ۔ (۴۰) پھر ان کی کیا گت بنے گی جب ہم ہر امت میں سے گواہ
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ۴۱ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
لا کھڑا کریں گے اور ان سب پر آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے ۔ (۴۱) جو لوگ منکر ہوئے تھے اور رسول کی
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ
نافرمانی کی تھی اس دن آرزو کریں گے کہ کاش انھیں زمین نگل کر برابر کردے اور اللہ سے کوئی بات چھپا کر رکھنا ان کے بس کی

ف ۳۵ گھر کے گھر میں میاں بیوی نباہ اور صلح پر نہ سکیں اور بگاڑ واختلاف بڑھنے کا اندیشہ ہو تو عورت اور مرد دونوں کے خاندان سے ایک ایک عادل منصف آدمی معاملہ فیصل کرنے میں خاندان کے لوگ مقرر کریں یہ نہ ہو کہ جاہلوں کی طرح ایک ہی وقت میں تینوں طلاق دیدے اور اس کے بعد واویلا مچاتا پھرے اصل تعلیم یہ ہیکہ عورت مرد کے قضیہ میں اوّل نصیحت سے کام لیوے بعد میں عورت نہ مانے تو بستر الگ کردے یا مارے گر ضرب ہلکی ہو اس کے بعد بھی نباہ نہ ہو تو خاندان کے لوگ تصفیہ کیلئے پنچ مقرر کرکے معاملہ فیصل کریں ۔ اگر دونوں کا ارادہ صلح وصفائی کا ہوگا تو اللہ موافقت کرادیگا ۔

ف ۳۸ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے صرف اللہ کی رضا مقصود ہو ریاکاری مطلق نہ ہو پھر اسکی فکر میں کیوں پڑے کہ لوگوں کو میری نیکی معلوم ہوجائے بلکہ صرف اللہ کو معلوم ہونا ہی کافی ہے اور اللہ پر بندے کا ہر فعل عمل ونیت عیاں ہے ۔

وقف النبی علیہ السلام

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اس کا فضل مانگتے رہو اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔ (۳۲) اور جو مال والدین

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور قرابت دار چھوڑ کر مر جائیں اس کے لئے ہم نے حق دار وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع

تمہارا قول و قرار بندھا ہوا ہے ان کو بھی ان کا حصہ دیتے جاؤ اللہ تو ہر چیز کو رو برو دیکھ رہا ہے۔ (۳۳)

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي

مرد افسر اور محافظ ہیں عورتوں پر ایک دوسرے پر نفیلت کے سبب اللہ نے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ انھوں نے اپنا مال

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

خرچ کیا ہے تو جو نیک خصلت عورتیں ہوتی ہیں وہ ادب والی اور تابع فرمان ہوتی ہیں مردوں کے پوشیدہ راز اور اپنے

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

ناموس کی حفاظت اسطرح کرتی ہیں جیسے حفاظت کرنا اللہ نے پسند فرمایا ہے، پھر جب تم کو عورتوں کی سرکشی کا اندیشہ

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

پڑے تو اول ان کو خوب سمجھا کر زبانی نصیحت کرو پھر نہ مانیں تو بستر سے الگ رکھو یا ہلکا مار مارو پھر اگر تمہارا کہنا مان کر چلنے

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

لگیں تو الزام کے بہانے مت ڈھونڈو اللہ تو سب کے اوپر بڑا عالیشان بلند مرتبہ والا موجود ہے (۳۴) اگر تم کو ڈر ہو کہ بیوی اور شوہر کی آن بن

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

سے ضد اور پھوٹ بڑھتی جا رہی ہے تو مرد کے خاندان سے ایک پنچ کھڑا کرو اور عورت کے خاندان سے بھی ایک منصف

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾

مقرر کرو اگر دونوں صلح چاہیں گے تو اللہ اُن کے درمیان ملاپ کرا دیگا اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے اور خبر رکھنے والا ہے (۳۵)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَـيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اللہ کی بندگی پر قائم رہو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی ساجھی نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتے ناطے

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى

والوں سے اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور اجنبی دور کے ہمسایہ سے بھی اچھا سلوک کرو اور تھوڑی

منزل ۱

ف۳۳ اکثر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوئے تھے ان کے رشتے ناطے والے کافر تھے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو بھائی بنا کر جوڑ دیا کہ مرنے پر وہی ایکدوسرے کے وارث ہوتے تھے لیکن جب ان کے رشتے ناطے والے سب مسلمان ہو گئے تب یہ آیت اتری کہ وراثت کے حقدار والدین اور قرابت دار ہیں اب رہے دوستی کے قول و قرار کے بھائی تو زندگی میں انھیں جو کچھ دینا چاہو دے دو۔

ع ۵ ۸ ۲

ف۳۴ اللہ نے مرد کو خاندان کی کفالت کا ذمہ دار بنایا اور روزی روٹی کما کر لانیکی ذمہ داری بھی اسی کے سر رکھی اس لئے عورتوں پر مردوں کی بالادستی قائم ہوئی اب اگر عورت گھر سنسار میں رخنہ اندازی کا ذریعہ بنے تو مرد کو چاہیے کہ وعظ و نصیحت کرے اگر پھر بھی نہ مانے تو خواب گاہ سے الگ کر کے جدا جدا سوئیں اس کے بعد بھی عورت قابو میں نہ رہے تو ہلکا مار بھی مار سکتا ہے لیکن منہ پر نہ مارے اور ایسا مار بھی نہ مارے جس کا نشان پڑ جائے اور معاملہ جب ٹھیک ہو جائے اور عورت اطاعت و فرمانبرداری کرنے لگ جائے تو اس کی غلطی تلاش کرتا نہ پھرے اور پچھلے واقعات کا ذکر بار بار نہ کرے اور یاد رکھے کہ ہم سب پر اللہ ہر وقت عالیشان حاکم موجود ہے اگر ہمارے ہر قصور پر اللہ پکڑتا رہے تو ہمارا جینا مشکل ہو جائے ہر قصور کی ایک حد ہوتی ہے بار بار عورت پر ہاتھ اٹھانا بھلے آدمیوں کا کام نہیں حدیث شریف میں اچھا آدمی اسکو بتایا گیا ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے صاف صاف احکامات بیان کردے اور چلادے تمکو اگلوں کے صحیح راستے پر جو تم سے پہلے گذر چکے

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ

ہیں اور تمہاری مزدورتوں پر توجہ فرمائے اور اللہ تو بڑا جاننے والا حکمت والا ہے ۔ (۲۶) گناہوں کے کاموں سے تمہاری واپسی پر اللہ نے

عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا

توبہ قبول رکھنے کا ارادہ فرمالیا اور جو لوگ گندے مزے لینے کے پیچھے پڑے ہیں ان کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو برائی میں دھکیل کر دور

عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

لے جائیں ۔ (۲۷) اور اللہ کا ارادہ ہے کہ تمہارے تمام بوجھ ہلکے کر ڈالے ، اور انسان کمزور بنایا ہی

ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

گیا ہے ۔ (۲۸) ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کرکے نہ کھا جانا ہاں آپس میں راضی ہوکر

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَ

تجارت اور سوداگری کی کھلی اجازت ہے اس کے خلاف کروگے تو گویا اپنے آپ کو قتل کر ڈالنے کی بات ہوئی

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ

جب کہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ تم پر مہربانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے (۲۹) اور جو کوئی بھی ظلم

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ

وزیادتی سے کسی کا مال ہڑپ کرے گا تو ہم جلد اسے آگ میں جھونکدیں گے اور یہ بات اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

بہت آسان ہے ۔ (۳۰) اگر بچتے رہوگے اُن بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمکو منع کردیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا

چھوٹے قصوروں کو معاف کردیں گے اور جنت میں عزت واکرام والا داخلہ عطا فرمائیں گے (۳۱) جس بات میں اللہ نے

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

ایک دوسرے پر تم کو بڑائی اور فضیلت عطا کی ہے اس کا ارمان مت کرو ، مرد جیسے عمل کریں گے

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ

ویسا بدلہ اُن کو ملے گا عورتوں نے جیسا عمل کیا ہوگا ویسا حصہ اُن کو بھی ملے گا اور اللہ سے

ف ۳۱ قرآن وحدیث میں جو صاف منع ہے اس سے بچنا ضروری ہے باقی بھول چوک پر معافی کا وعدہ ہے یہ آیت ہم گناہ گاروں سیاہ کاروں کے حق میں بڑی بشارت ہے ۔

ف ۳۲ کسی کو اللہ نے کوئی فضیلت عطا کی ہے اس کی ہوس کرنے سے حسد اور رشک کی آگ بھڑکتی ہے اللہ کی نعمت حاصل کرلینا کسی کے بس کی بات نہیں دوسرے کے پاس اللہ کی نعمت دیکھ کر کڑھنے جلنے کی بجائے نعمت کے دینے والے پروردگار سے مانگتے رہنا چاہیے اس طرح مرد اور عورت ہونا کسی کے بس کی بات نہیں جس کو اللہ نے چاہا مرد بنادیا جسے چاہا عورت بنادی مرد ہونے پر کسی کام میں اجر وثواب بڑھ نہیں جائیگا اور عورت ہونے پر کسی نیکی میں اجر گھٹنے کا نہیں ۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اور نکاح میں بندھی عورتیں یعنی شوہر دار عورتیں ان سے بھی نکاح حرام ہے ہاں جن کے مالک ہو گئے تمہارے سیدھے ہاتھ

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

یعنی کنیزیں یا جنگ میں پکڑی ہوئی عورتیں تو اور بات ہے اللہ کی کتاب کے یہ سب حکم تم پر لاگو ہیں اس کے سوا تم کو

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

دوسری عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے مہر میں مال ادا کر کے عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو صرف مستی نکالنے کی کوئی

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

اجازت نہیں پھر جن عورتوں کو تم استعمال میں لا چکے ہو ان کا مقرر مہر برابر ادا کرو جو فرض ہے ، مہر مقرر

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ

کرنے کے بعد بھی آپس کی رضامندی سے کم زیادہ کریں تو کوئی حرج نہیں اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے (٢٤) تم میں سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

جو شخص آزاد خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کی حیثیت نہ رکھتا ہو تو پھر جو تمہارے قبضے میں ایمان والی کنیزیں

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ

ہوں اُن سے نکاح کر لو تمہارے ایمان کا حال اللہ کو خوب معلوم ہے ۔ تم باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہو

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

اُن کے آقاؤں کی اجازت کے بعد ہی ان کنیزوں سے نکاح کر سکتے ہو دستور کے مطابق کنیز کو بھی کھلے طریقے

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

سے مہر ضرور ادا کرو کنیزوں کو بھی نکاح کے بندھن میں لے آؤ تاکہ بدکاری یا خفیہ آشنائی سے دور رہو۔ کنیزیں

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

جب نکاح کے گھیرے میں آجانے کے بعد بدکاری کریں تو آزاد عورتوں کو جو سزا ہے اس کی آدھی

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اُن پر ہوگی باندی یا کنیز کے ساتھ نکاح کی اجازت اسکو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو اور صبر کر لو تو

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع

تمہارے لئے اچھا ہے اور اللہ تو واقعی غفور بھی ہے اور مہربان بھی ہے ۔ (٢٥)

ف ٢٤ عورت سے نکاح میں حسب ذیل باتیں توجہ طلب اور بہت اہم ہیں عورت حلال ہو حرام نہ ہو لیکن کسی کے نکاح میں بندھی نہ ہو آزاد ہو ایجاب و قبول زبان سے ہونا چاہئے مہر ادا کر نا مرد قبول کرے تیسرے یہ کہ عورت سے نکاح گھر بسانے کے ارادے کے تحت ہو نہ کہ صرف شہوت مقصود ہو، نکاح میں مدت کا ذکر نہ ہو کہ اتنی مدت کے لئے ہم نے نکاح کیا یہ حرام ہوگا اس طرح چھپی آشنائی بھی حرام ہے نکاح خفیہ نہ ہو علانیہ ہو تاکہ لوگ شاہد ہوں کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہ ضرور ہوں

ف ٢٥ کسی شخص کی مالی حالت اچھی نہ ہو اور خاندانی عورت سے نکاح پر مہر اور گھر خرچ کی طاقت نہ ہو اور صبر کرنے میں ڈرتا ہو کہ کہیں حرام کام نہ ہو جائے تو کسی کی لونڈی یعنی ایمان والی کنیز یا باندی سے اُس کے مالک سے اجازت لے کر مہر باندھ کر نکاح کر لیوے جاہلیت میں آپسی لڑائی اور لوٹ مار میں جو عورتیں ہاتھ آجاتیں انھیں لونڈی نا کر یعنی گھر کی خادمہ بنا کر رکھتے اور بازار میں بٹھا کر ان کے جسم کی کمائی بھی کھاتے ، اسلام نے اس بیسوائی اور حرام کاری کو بند کر دیا اور اس طرح کی عورتیں نیز جنگ میں پکڑی ہوئی عورت بھی اُسکے آقا سے اجازت لیکر اگر ایمان والی ہے تو نکاح کی اجازت دیدی تاکہ ہر طرح سے بدکاری کا چلن بند ہو جائے جھوٹے نعرے بازی کے مقابل اسلام نے انسانی مسائل کا حل نکالنے کو اہمیت دی ہے ۔

ع ٤ / ٤ / ١

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا

گذران کرو اور اگر وہ تم کو اچھی نہ لگیں تب بھی، ممکن ہے کسی چیز کو تم ناپسند کرو اور اللہ نے اس میں بہت

وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ

بھلائی اور خوبی رکھی ہو۔ (۱۹) اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری کو لانا چاہو اور

زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ

پہلی کو بہت زیادہ مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لینا کیا تم بہتان اور کھلے گناہ

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ

سے یہ چیزیں لینا چاہو گے؟ (۲۰) اور اسطرح دیا ہوا مال کیوں کر واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایکدوسرے کے سامنے بے پردہ ہو کر

بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ

لذت حاصل کر چکے ہو اور ان عورتوں نے نکاح میں آکر تم سے وفاداری کا پکا وعدہ اور اقرار کیا تھا (۲۱) اور جن عورتوں کو تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں

مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ

ان سے ہرگز نکاح نہ کرنا مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا یہ بڑی بے حیائی اور بڑے غضب کا کام ہے اور بہت ہی بد چلنی کا

سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

راستہ ہے (۲۲) تم پر حرام کر دی گئی تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھائی کی

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ

بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور جن عورتوں نے تمکو دودھ پلایا ہے وہ بھی تم پر حرام ہیں اور دودھ شریک

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ

بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں بھی تم پر حرام ہیں اور جن عورتوں سے تم صحبت کر چکے ہو ان کی بیٹیاں

اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

جو تمہاری پرورش میں ہوں وہ بھی حرام ہیں ہاں اگر تم نے صحبت نہ کی ہو تو حرج نہیں تمہاری صلب

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ

کے یعنی سگے بیٹوں کی بیویاں بھی حرام ہیں اور دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا بھی

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾

حرام ہے مگر جو آگے ہو چکا سو ہو چکا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۳)

دیں تو مجرم کو گھر میں نظر بند کر دو یہاں تک کہ مر جائے۔ بعد میں سورۂ نور میں حد نازل فرما دی عربوں کے یہاں قبائلی نظام میں جیل خانے نہیں تھے اس لئے گھروں میں قید کرنے کا حکم نازل ہوا بعد میں جیل خانے قائم ہوئے اور تعزیری قوانین جاری کرنے میں قرآن و سنت کے احکامات اور منشاء کو پورا کرنے کیلئے مسلمانوں نے پورا عدالتی نظام قائم کر دیا۔

ف ۱۶ دو آدمی آپس میں بدفعلی کریں یہ بڑا ہی گھناونا اور ذلیل ترین گناہ ہے اس گناہ میں جب ایک قوم مبتلا ہوئی تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ نے حضرت لوط علیہ السلام کو بھیجا جب لوگوں نے اس گناہ کے فعل سے توبہ نہ کی تو اللہ نے پوری قوم کا تختہ زمین الٹ کر انھیں تباہ کر دیا جو لوگ ہم جنس کے اس فعل کو لواطت یا لوطی کہتے ہیں انھیں جاننا چاہیے کہ ایسے لفظ سے اللہ کے ایک نبی کی انجانے میں بے ادبی ہوتی ہے اس لئے اس فعل کو عمل قوم لوط یا فعل بد کہا جائے یا دوسرے بہت سے لفظ ہو سکتے ہیں اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی تعظیم لازم ہے میں نہیں کہتا کہ جان بوجھ کر کوئی ایسا لفظ استعمال کرتا ہے بلکہ ایک غلط لفظ شروع میں کسی کی زبان سے چل پڑا ہوگا اور بعد میں لوگ اسی طرح بولتے لکھتے رہے لیکن غلطی معلوم ہونے پر اصلاح کرنے میں کیا حرج ہے۔

ع ۳ ۸ ۱۴

منزل ١

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ ع

بھاگے گا تو اللہ اس کو آگ میں ڈال دیگا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو جا پڑے گا اور اسکو اور بھی زیادہ رسوا کرنیوالا عذاب وہاں پر ہوگا ۔ ﴿١٤﴾

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کرے تو اپنے میں چار گواہ ان پر لاؤ پھر اگر یہ لوگ گواہی دیں

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

تو ان کو گھروں میں بند کردو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے یا پھر اللہ

يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

ان کی نجات کی کوئی سبیل نکال دے ۔ ﴿١٥﴾ اور تم میں سے دو مرد بدفعلی

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کریں تو ان دونوں کو مارو پیٹو پھر اگر توبہ کریں اور اپنی حالت سدھارلیں تو انکا پیچھا چھوڑ دو اللہ بڑا توبہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

قبول کرنیوالا مہربان ہے ﴿١٦﴾ دراصل اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی اور جہالت کے سبب

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

کوئی برا کام کر بیٹھے پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں بس اللہ بھی اُن کی توبہ قبول کر لیتا ہے ، اللہ تو سب کچھ

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔ ﴿١٧﴾ انکی توبہ ہرگز توبہ نہیں کہلاتی جو برے برے کام کرتے ہی رہتے ہیں یہاں

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ

تک کہ ان میں کسی کے سامنے موت آموجود ہوتی ہے تو کہنے لگا کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور انکی توبہ بھی قبول نہیں

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

جو کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں ان سب کے لئے ہم نے دکھ کی مار تیار کر رکھی ہے ﴿١٨﴾ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

تم کو حلال نہیں کہ زبردستی اور ان کی مرضی کے خلاف عورتوں کے وارث بن جاؤ اور اپنا دیا ہوا ان سے واپس لینے

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

کیلئے ان کو تنگ بھی مت کرو ہاں مگر کسی عورت نے بدچلنی کا کھلا جرم کیا ہو ، عورتوں کے ساتھ تو بھلے طریقے سے

---

٢ ع ٤ ١٣

ف ١٤ قانون وراثت میں عورت کے مال میں خاوند کو آدھا اگر عورت کو اولاد نہیں ہے تو لیکن اگر مرنے والی عورت صاحب اولاد ہو یا اس مرد سے پہلے کسی سے نکاح کیا تھا اس سے اولاد ہوئی ہو تو خاوند کو چوتھائی ملے گا، اس طرح خاوند کے مال میں بیوی کو چوتھائی ملے گا اگر مرد کو اولاد نہ ہو اور اگر خاوند کو اولاد ہے تو بیوی کو پھر آٹھواں حصہ ملے گا ' ہر طرح کا مال نقد، سامان ، تجارت ، زیور، مکان ، باغ وغیرہ یہ سب سامان وراثت میں شامل ہیں ، کلالہ اس میت کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو اور ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں صرف بھائی بہن ہوں اگر سگے نہ ہوں تو ان کی جگہ سوتیلے بھی حقدار ہوں گے میراث میں ہر شخص کے رشتے ناطے کے حساب سے الگ الگ معاملہ جاری ہوتا ہے اس لئے تفصیل علماء کرام سے پوچھ لیجائے ، تاکہ کسی نادانی کے تحت تقسیم وراثت میں گناہ کا امکان نہ رہے ۔ وصیت ۱/۳ سے زیادہ مال پر معتبر نہیں ، جن کو شرعی حصہ ملتا ہے انھیں زیادہ دلوانے کی وصیت بھی نامناسب ہے تاہم وارث قبول کرلیں تو حرج نہ ہوگا ، میت پر عورت کا مہر باقی ہو تو وہ بھی قرض مانا جائے گا ۔

ف ١٥ زنا پر یہ ابتدائی حکم لگایا گیا کہ چار مسلمان مرد گواہی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
حکمت کا جاننے والا ہے ﴿۱۱﴾ اور تمہاری بیویاں جو مال چھوڑ جائیں اور انھیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
اولاد نہ ہو تو اس کے مال میں تم کو آدھا حصہ ہے، اگر وہ اولاد چھوڑ کر مری ہیں تو تم کو ان کے مال میں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ
سے ایک چوتھائی حصہ ملیگا ان کی جو وصیت ہو اسے پورا کرنے کے بعد اور ان پر جو قرض ہو اسے ادا کرنے

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
کے بعد اور تمہاری عورتوں کو تمہارے مال میں سے اگر تم کو اولاد نہو تو ایک چوتھائی ملے گا۔ پھر اگر تم

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
اولاد چھوڑ کر مرو تو تمہاری بیویوں کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ وصیت جو تم کر گئے تھے اسے پوری کرنے کے

تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ
بعد اور تم پر باقی رہے قرض کی ادائیگی کے بعد یہ حصہ بانٹ ہوگی اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث کا

امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
معاملہ آدے جس کے ماں باپ اور اولاد نہو مگر اس کو بھائی بہن ہو تو انہیں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہوگا اور اگر اس سے

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ
زیادہ ہوں تو ایک تہائی مال میں سب شریک ہونگے یہ تقسیم بھی وصیت کے پورا کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ
جس میں کسی کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ خدا کی طرف سے وصیت جانو اور اللہ تعالیٰ بھی خوب جاننے والے اور برداشت

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں انکو تھام لو جو شخص اللہ اور اسکے رسول

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ
کی فرماں برداری کریگا اسے اللہ داخل فرمادیگا جنت میں جسکے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے اور

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
یہ بڑی زبردست کامیابی ہے ﴿۱۳﴾ اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود سے نکل

آدمی مال سے غریب ہے شرافت اور انسانیت کے مرتبے میں اسے مالدار سے کم نہ جانو اور اس کی دل شکنی مت کرو۔

ف ۹ میت کے پیچھے اس کی اولاد بے سہارا ہو جاتی ہے لہٰذا لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے اوپر قیاس کریں کہ مرنے والے کی جگہ ہم ہوتے تو ہمکو مرتے وقت اپنی بے بس اولاد کے بارے میں کتنی فکر ہوتی، اس احساس کے ساتھ میت کی اولاد کے حقوق اور ورثہ دلانے میں ایمان والوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔

ف ۱۱ مرنے کی میراث یہاں مقرر کردی گئی، اول کفن دفن کے خرچ کے بعد قرضہ ہو تو ادا کر دیا جائے۔ اور وصیت کی ہو تو ایک تہائی ۱/۳ تک پوری کردی جائے پھر جو بچ رہے وہ لڑکے کو دو حصہ اور لڑکی کو ایک حصہ کے حساب سے آیت میں حکم کے مطابق تقسیم کرلیا جائے عورت کا حصہ مرد سے آدھا اس لئے بھی ہے کہ عورت ماں باپ میں شوہر اور اپنی اولاد میں ہر جگہ وراثت کی حقدار ہے اور معاشی بوجھ اور روزی روٹی کمانے کی ذمہ داری صرف مرد پر ہے اس لئے عورت کو اکہرا اور مرد کو دُگنا حصہ ہی انصاف کے مطابق ہے، مسلمانوں کو چاہیئے کہ میت ہونے پر ترکہ کی تقسیم قرآن و حدیث کے مطابق یعنی اللہ رسول ؐ کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے کریں اور جو بھی صورت ہو علماء کرام کی خدمت میں پیش کر کے ان کے فتوے کے مطابق تقسیم وراثت کو جاری رکھیں تاکہ آسانی کے ساتھ اللہ رسول کی فرماں برداری ہو سکے۔

منزل ۱

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

وراثت کی تقسیم کے وقت رشتے ناطے والوں کیساتھ یتیم محتاج بھی حاضر ہوں تو اُنکو بھی اسمیں سے کھلا دو اور بات

مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا

کہو تو اُن کو بھی بھلے آدمیوں کی طرح اچھی سی بات کہدو (۸) لوگوں کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے بےبس اور

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

کمزور اولاد چھوڑ کر مرجاتے تو انھیں اپنی اولاد کے بارے میں کتنے اندیشے ہوتے اپنے آپ پر قیاس کرکے خود ڈرتے رہنا چاہیئے اور اللہ کی نافرمانی

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

سے ہر طرح بچنا ہی چاہیئے اور جب بات کہی جائے تو ٹھیک اور سیدھی بات کہی جائے (۹) یتیموں کا مال ناانصافی سے جو لوگ کھا جاتے ہیں وہ اپنے

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝١٠ ع

پیٹ میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں اور بھڑکتی آگ میں بہت جلد داخل ہوں گے ۔ (۱۰)

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے پھر اگر دو سے زیادہ بڑی

فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ

لڑکیاں ہوں تو ترکے میں اُن کو دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو اُسے آدھا دیا جائے اگر میت

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

کو اولاد ہے تو ماں باپ میں ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا پس اگر میت کو اولاد نہو اور ماں باپ ہی اُس کے وارث ہوں

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ

تو میت کی ماں کو تیسرا حصہ ملنا چاہیئے پھر اگر میت کو بھائی بہن بھی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا، میت کی

وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

وصیت پوری کردینے کے بعد اور میت کے ذمہ جو قرض ہو اُس کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے مال میں یہ حصے

السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَ

نکالے جائیں تمہارے ماں باپ ہوں یا اولاد تم کو نہیں معلوم کہ تمہیں نفع پہنچانے میں سب سے قریب

اَبْنَاۗؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ

تر کون ہے یہ سب حصے تو اللہ نے مقرر کردیئے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب علم اور

نہیں خود اپنی مرضی سے اپنے شوہر کو یا ماں باپ کو مہر میں سے کچھ دیدے تو کوئی حرج نہیں یہ حلال ہے مہر پر کلی طور پر مالکانہ حق عورت کا اپنا حق ہے وہ جاہے جسطرح خرچ کرسکتی ہے ۔

ف ۶ یتیم جب بالغ اور ہوشیار ہوجائے تو والی پر لازم ہیکہ اس کا مال واپس کردے اور پنچ حضرات کو اس پر گواہ بنائے، کافل الیتیم یعنی نگراں اگر مالدار ہو تو یتیم کے مال کی دیکھ ریکھ اور حفاظت پر اسکے مال میں سے کوئی اجرت نہ لے لیکن اگر محتاج ہو تو واجبی طور سے اپنا محنتانہ لے سکتا ہے کوئی حرج نہیں مگر گواہوں کے روبرو یتیم کا مال جب اُسے سونپا جائے تو حساب کتاب سمجھا دیا جائے چوری چھپے کچھ بھی نہ لیا جائے جو کچھ ہو علانیہ ہو، اوقاف، مساجد اور مدرسوں میں بھی اگر اس حکم قرآنی پر عمل ہوتا رہے تو مسلمانوں میں جھگڑے ختم ہوسکتے ہیں

ع ۱۰ ۱۲

ف ۷ مردہ جو مال چھوڑ کر مرتا ہے اُسے ترکہ کہا جاتا ہے کفر اور جاہلیت میں عورت کو ورثہ نہیں دیتے تھے قرآن نے عورت مرد دونوں کا حصہ مقرر کردیا ۔

ف ۸ میراث کی تقسیم کے وقت خاندان اور برادری کے لوگوں کے ساتھ یتیم مسکین بھی آجاتے ہیں، وراثت میں ان کا حصہ مقرر نہیں مگر انکو بھی کچھ نہ کچھ دے ڈالو یا کھانا کھلاؤ اور ایسے محتاجوں کو جھڑکو مت اور بات کرو تو اُن کو بھی بھلا آدمی سمجھ کر بات کرو کسی غریب اور محتاج کو حقیر نہ جانو ۔ مالداروں سے لوگ جب بات کرتے ہیں انکی عزت اور وقار کا خیال رکھتے ہیں قرآن نے یہ تعلیم دی کہ غریب

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا

ہو تو ایک ہی پر بس کرو یا اپنی کنیز کو یا جہاد میں ہاتھ لگی عورت جسکے تم مالک بن گئے، یہ اس کو بیوی بنالو تاکہ بے انصافی سے

تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ

بچ جاؤ۔ (۳) عورتوں کو ان کے مہر خوشی دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی مرضی اور دل کی خوشی

عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا

سے کچھ چھوڑ دیں تو اچھا سمجھ کر کھا سکتے ہو (۴) بے عقل لوگوں کے

السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

قبضے میں اپنا وہ مال نہ دینا جو تمہاری گذر بسر کا ذریعہ ہے ہاں اُس میں

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ

اُن کو ضرور کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن کو بھلی بات کہتے رہو (۵) جانچ کر لیا کرو یتیموں

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

کی جب تک کہ وہ پہنچ جائیں نکاح کی عمر کو پھر اگر تم ان میں سمجھ بوجھ اور صلاحیت دیکھ لو تو اُن کے مال

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ

اُن کے حوالے کردو اس جلدی میں کہ بڑے ہوکر اپنا مال طلب کریں گے اُن کا مال کھا نہ جانا یتیم

وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

کی خبر گیری کرنے والا اگر مالدار ہو تو اُسے ہر طرح بچنا چاہیئے اور محتاج ہو تو وہ اچھی طریقے سے

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

کھا سکتا ہے پھر جب یتیموں کا مال اُن کے حوالے کرو تو گواہ کر لیا کرو اور حساب لینے کو تو اللہ

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کافی ہے (۶) مردوں کے لئے بھی حصہ ہے

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

جب ماں باپ اور قرابت دار مال چھوڑ کر مر جائیں اور عورتوں کو بھی حصہ ملیگا اس میں جو

وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا

چھوڑ مریں ماں باپ اور ناطے والے اس میں تھوڑا ہو یا بہت ہر حال میں حصہ مقرر ہو گیا ہے (۷) اور جب

منزل ۱

ف۳ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہیکہ بعض یتیم لڑکیاں لوگوں کی پرورش میں ہوتی تھیں وہ لوگ اِن لڑکیوں کو مالدار اور قبول صورت پاکر خود ہی نکاح کر لیتے تھے لیکن یتیمی کے سبب انھیں بے سہارا پاکر انکے حق ادا کرنے میں کوتاہی کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ عدل وانصاف کرو اگر خوف ہو کہ بے سہارا یتیم لڑکی کو بیوی بناکر انصاف نہ کرسکو گے تو دوسری عورتوں سے نکاح کرو دو تین اور چار میں بھی حرج نہیں لیکن حق ادا کرنے میں کوتاہی کا اندیشہ ہو تو ایک ہی عورت مناسب ہے یا پھر لونڈی یا کنیز پر ہی بس کرو، جہاد فی سبیل اللہ میں جو عورتیں پکڑی جائیں یا نزول قرآن کے پہلے سے جو عورتیں بازاروں میں بکتی تھیں اور لوگ انھیں خرید کر لونڈیوں کی طرح کام لیتے تھے قرآن نے حکم دیا کہ انھیں آزاد کر کے نکاح کر لو ایک بیوی کا درجہ دیکر انکے ساتھ زندگی گذارو، قرآن نے بے سہارا اور مجبور عورتوں کیساتھ انصاف کا ایک بڑا انقلابی حکم دیا ورنہ اس سے پہلے عورت کے حق ادا کرنیکی بات کہنا بھی جرم تھا، قرآن نے زرخرید کنیز (لونڈی) کیساتھ جہاد میں ہاتھ لگی عورتوں کیلئے بھی "ملکت ایمانہم" کا لفظ استعمال کیا ہے اسطرح دونوں قسم کی بے سہارا خواتین کو حفاظت اور انصاف کی ضمانت دی گئی۔

ف۴ بعض جاہل ماں باپ لڑکی کا مہر خود ہی وصول کر لیتے ہیں اور لڑکی کو نہیں دیتے حالانکہ یہ منع ہے مہر لڑکی کا حق ہے اُسی کو اسکا حق دینا چاہیئے پھر اگر عورت کسی کے زور سے

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

جو اتارا گیا اُن کی طرف بھی وہ مانتے رہے اللہ کے خوف سے پگھلتے رہتے ہیں اور اللہ کی آیات کی دنیا کے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

تھوڑے مول پر سوداگری نہیں کرتے انکو اجر ملیگا اُن کے رب کے پاس اور اللہ کو حساب لینے میں دیر

الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۙ قف

نہیں لگتی۔ ﴿١٩٩﴾ اے ایمان والو صبر سے ڈٹے رہو اور صبر کی تلقین کرتے رہو اور ایک دوسرے سے بندھے

ع ١١ ٢٠ ١١ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿٢٠٠﴾

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسَبْعٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ نساء مدنی ہے اس میں) شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم فرمانیوالا ہے۔ (١٧٧ آیات ہیں اور ٢٤ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تمکو ایک ہی جان سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کا جوڑا بھی بنا دیا پھر ان

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ

دونوں سے بہت سے مرد اور عورت بنا کر دنیا میں پھیلا دیئے ١ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر رحم کی

نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

درخواست کرتے ہو اور آپس میں واسطہ دیتے ہو اور رشتے ناطے کا بھی خیال رکھو اور بھولو مت کہ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

اللہ کی تم پر کڑی نگرانی ہے۔ ﴿١﴾ اور یتیموں کو ان کے مال دے ڈالو یتیموں کا اچھا مال ہڑپ کر کے

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

بدلے میں خراب مت دینا اور اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر اُن کا مال کھانا مت اس میں بڑا

حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

وبال ہے۔ ﴿٢﴾ اور یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم کو خوف ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتیں جو تم کو پسند ہوں

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

ان سے نکاح کر لو دو دو تین تین اور چار چار تک بھی حرج نہیں، پھر اگر ایک سے زیادہ کیساتھ عدل و انصاف نہ کر سکو گے ایسا اندیشہ

ف ١ اللہ کے نام پر تمام کام ہوتے ہیں اسی کے نام کا واسطہ دیکر لگاؤ پیدا کیا جاتا ہے اور کام نکالے جاتے ہیں، بس اللہ سے ڈرو اور رشتے ناطے کے تعلقات خراب مت کرو معلوم ہوا کہ ناطے داروں سے لڑائی جھگڑا اور مقاطعہ بائیکاٹ سب تقویٰ کے خلاف ہیں ایسے لوگوں پر اللہ کی سخت نگرانی ہے وہ بچ نہیں سکیں گے حدیث شریف میں آیا ہے کہ "رزق اور عمر میں برکت چاہتے ہو تو رشتے ناطے والوں سے اچھا سلوک کرو"!

ف ٢ اس آیت میں سبق ہے یتیم کے والیوں کیلئے اور مسجد و مدرسہ اور دوسرے دینی و ملی اوقاف اور اداروں کے ذمہ داروں اور متولیوں کو بھی چاہیئے کہ اس آیت کے حکم کو عمل میں لائیں۔

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ

اور ہم کو وفات دے نیک لوگوں کے ساتھ ۔ (۱۹۳) اور اے رب ہمارے ہم کو دے جو وعدہ کیا تو نے اپنے رسولوں کی معرفت اور

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ

ہم کو رسوا نہ کر قیامت کے دن بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ۔ (۱۹۴) اُن کے رب نے ان کی

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

دعا قبول کر لی اور جواب میں فرمایا کہ میں کسی عمل کرنے والے کی محنت کو اکارت نہیں ہونے دوں گا

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

چاہے تم میں سے کوئی مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کیلئے مددگار ہو پس جو لوگ وطن سے

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

چھوٹے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں ستائے گئے اور لڑے بھی اور قتل بھی

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

کردیے گئے اُن سے اتار دوں گا میں اُن کے سب گناہ اور ضرور داخل کردوں گا ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾

ہوں گی یہ ثواب پالیا انھوں نے اللہ کے دربار سے اور اچھا بدلہ اور اجر تو وہی ہے جو اللہ کے یہاں سے کسی کو مل جائے (۱۹۵)

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟

شہروں میں کافروں کی چلت پھرت تم کو فریب میں نہ ڈال دے (۱۹۶) چند روز کے سامان کی

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

تھوڑی سی بہار ہے پھر انکا ٹھکانہ جہنم ہے جو بد ترین جگہ ہے ۔ (۱۹۷) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

رہے اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہاں پر اللہ کیطرف سے ہمیشہ کو ان کی مہمانی

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ الثلثة

ہوتی رہے گی اور نیک لوگوں کے لئے اللہ کا یہ تحفہ بہت ہی بہتر ہے ۔ (۱۹۸) اور کتاب

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

والوں میں بھی بعضے لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو قرآن اتارا گیا تم پر اُسے بھی وہ مانتے ہیں اور ان پر

---

۱۹۴ یعنی تیرے وعدے کے خلاف ہونیکا خطرہ ہم کو نہیں بلکہ اپنے متعلق ہم کو خطرہ ہے کہ ہمارا ایمان قبول پڑے یا نہ پڑے، اگر ہمارا ایمان قبول نہ ہوا تو پھر تیرے انعام کے وعدے ہم پر پورے نہ ہوں گے، دنیا میں ہم کافروں کے طعنے سنتے رہے اور قیامت میں بھی کافروں کے سامنے ذلیل ہونا پڑے گا کہ وہ تو کفر کے سبب ذلیل ہوئے لیکن ہم کو یہ طعنے دیں گے کہ تم بھی بدقسمت نکلے کہ ایمان لاکر بھی تمہارا بھلا نہ ہوا۔ ایسی رسوائی اور ذلت سے ہمیں بچا لیجیو۔ آمین۔

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

رہو گے اور اسکو چھپاؤ گے نہیں تب بھی انھوں نے کتاب اللہ کو پیٹھ کے پیچھے ڈالکر تھوڑے سے مول میں اس اقرار کو بیچ ڈالا افسوس کتنے

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

خراب دھندے میں یہ لوگ جا پڑے ہیں۔ (۱۸۷) عذاب سے دور انھیں ہرگز نہ جانو جو اپنے کئے پر

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اتراتے ہیں اور جو عمل نہیں کیا اس پر بھی چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف کی جائے۔ عذاب سے چھٹکارہ کا ان کے

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

لئے گمان بھی مت کرو ان کو تو دردناک عذاب دیا جائیگا۔ (۱۸۸) آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِىْ

کی بادشاہی صرف اللہ کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۱۸۹) آسمانوں

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

اور زمین کا بنادینا اور رات دن کا بدلتے ہوئے آنا جانا اس میں نشان ہیں عقل والوں

لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ۚۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ

کے لئے۔ (۱۹۰) جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے بھی اور

عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

دھیان کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں پھر بول اُٹھتے ہیں اے ہمارے رب

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے تمام عیب سے ہم کو بچالے آگ کے عذاب سے (۱۹۱)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے رب ہمارے بے شک تو جس کو آگ میں داخل کردے بس اس کو تو نے ذلیل کردیا ظالموں کا کوئی

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ

مددگار نہیں۔ (۱۹۲) اے مالک ہمارے ہم نے سن لیا ایک منادی کی دعوت کو جو صدا لگاتا ہے ایمان لانے

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

کی کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر بس ہم تو ایمان لے آئے، اے رب تو بخش دے ہمارے گناہ اور ہماری برائیوں کو مٹادے

ف ۱۸۸ اپنے عمل پر اترانا حماقت اور ریاکاری ہے لیکن جو کام نہیں کیا اس پر بھی چاہنا کہ لوگ ہماری تعریف کریں یہ ریاکاری کا ذلیل ترین مقام ہے

ف ۱۹۰، ۱۹۱ چاند، سورج نظام فلکی، تاروں کے مدار اُن کے درمیانی فاصلے، گردش پیمائش، گرمی، دھوپ، چھاؤں، بارش، ہوا، بادل پانی، زمین میں کھیتی، معدنیات کشش ثقل، موسم کے تغیرات یہ سارے دفتر ایک لفظ تخلیق میں سمیٹ لئے گئے

ع ۱۹ / ۹ / ۱۰

ہیں کہ مالک نے اِن سبکو بناکر کام میں لگا دیا تاکہ تم کو نفع پہنچتا رہے جو عقلمند ہے اسکے غور وفکر تلاش اور جستجو کا نتیجہ اور حاصل مطالعہ ذکر اللہ ہے۔

ف ۱۹۲ یعنی اس کارخانہ حیات میں انسان کا آنا بے مقصد نہیں بلکہ یہاں پر ایمان اور نیکی کا امتحان دینے کیلئے ہر انسان بھیجا گیا ہے جو نا کام ہوگا اس کے نصیب میں جہنم کی آگ لکھدی گئی ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی حمایتی نہیں ہوگا۔

ف ۱۹۳ یعنی اس دنیا سے ہم جس دن اُٹھائے جائیں ہمارا حشر نیک سیرت لوگوں کے ساتھ فرما۔

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ج

اس کا جو تم نے اپنے ہاتھوں سے بھیجا ہے اللہ بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا ﴿۱۸۲﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں گے

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

جب تک کہ وہ ایک قربانی ہمارے سامنے نہ لے آئے اور آگ اس کو کھا جاوے، آپ کہو کہ مجھ سے

قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پہلے بھی تمہارے پاس بہت سے رسول آئے نشانیاں لیکر اور جو تم نے کہا وہ نشان بھی لائے تھے تم اگر سچے تھے تو ان کو

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

کیوں قتل کر دیا ﴿۱۸۳﴾ پھر اگر یہ تمکو سچا نہیں مانتے تو تم سے پہلے بھی بہت سے اُن رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

جو صاف صاف نشانیاں لیکر آئے اور صحیفے اور روشنی سے بھرپور کتاب لیکر آئے تھے ﴿۱۸۴﴾ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے،

الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

اور تم کو پورے بدلے تو قیامت کے دن ہی ملیں گے، پھر جو آگ سے بچا لیا گیا اور باغ میں داخل کر دیا گیا

النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی کا سامان دغا دینے والا

الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وقفۃ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

ہے۔ ﴿۱۸۵﴾ تم کو آزمایا جائیگا مال اور جان سے اور تم سے پہلے کتاب پائے لوگوں سے تکلیف

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى

والے بول بھی سننے پڑیں گے اور جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ تم کو بہت ستائیں گے

كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اور اگر تم صبر سے جمے رہے اور گناہ سے بچتے رہے تو یہ بڑی ہمت اور حوصلے کا کام ہوگا ﴿۱۸۶﴾

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

کتاب اللہ جن کے سپرد کی گئی تھی اُن سے جب اللہ نے اقرار لیا کہ انسانوں کے سامنے اسکو ضرور ضرور بیان کرتے

منزل ۱

قتل بھی کیا۔ اللہ نے سب کچھ لکھ رکھا ہے قیامت میں بات کھلے گی۔

ف ۱۸۳ بہت سے رسولوں نے یہ معجزہ دکھایا ہے کہ اللہ کے حضور نیاز پیش کی اور آسمان سے آگ آکر اس نیاز کو کھا گئی یہ نشان تھا نبی کی صداقت اور مقبولیت کا۔ اب یہود یہ بہانہ بنا کر کہنے لگے کہ جب تک یہ نشان ہم نہیں دیکھیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائینگے اللہ نے فرمایا سب کو ایک جیسا معجزہ دینا ضروری نہیں ایمان لانا ہو تو دلیل کے لئے یہاں بیشمار نشانات اور آیات موجود ہیں۔

ف ۱۸۴ بینات کہا جاتا ہے کھلے معجزے اور صاف صاف دلیل کو زُبُر یا صحیفے اُن رسالوں کتابوں اور اُن تختیوں اور اوراق کو کہتے ہیں جو نصیحت کے لئے لکھے گئے ہوں۔ اور نور سے بھری مفصل کتابیں توریت، انجیل، زبور وغیرہ اور یہ قرآن مجید جو سب سے آخری آسمانی کتاب ہے۔

ف ۱۸۷ جانتے بوجھتے اللہ کی کتاب چھپا لی اور ٹکے وصول کر کے عوام کی پسند کا دین بتانے میں لگ گئے ایسے لوگ اپنا ایمان بیچ کر جتنا بھی مال حاصل کریں تھوڑا ہی کہا جائیگا آیات الٰہی کو چھپانا بہت بڑا جرم ہے علما اگر عوام کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں تو دین کا بندوبست بگڑ جائیگا۔

يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

نہیں بگاڑ سکتے اُن کو درد ناک عذاب ضرور ہوگا ﴿۱۷۷﴾ انکاری لوگ بھلاوے میں نہ رہیں کہ جو فرصت اور

كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا

ڈھیل ہم انکو دے رہے ہیں انکے حق میں کچھ بھلا ہے بلکہ ہم تو ڈھیل اسلئے دے رہے ہیں کہ یہ لوگ گناہ میں اور بھی بڑھ چڑھ کر حوصلہ دکھا سکیں

اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تاکہ رسوا کرنیوالا عذاب اُن کیلئے ہمیشہ کو لازم ہو جائے ﴿۱۷۸﴾ اللہ ایسا نہیں کہ ایمان والوں کو جس پر ابھی تم ہو اسی حالت

عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ

پر چھوڑ دیگا یہاں تک کہ برے کو اچھے سے جدا کرکے دکھا دیگا اور اللہ کا یہ دستور نہیں کہ تمکو غیب کی اطلاع دے لیکن اللہ

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ

منتخب فرمالیتا ہے اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے بس تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں

مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ

پر اور اگر تم ایمان پر قائم رہے اور گناہ سے بچتے رہے تو تم کو بڑا زبردست

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ

اجر ملے گا۔ ﴿۱۷۹﴾ جن کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے پھر بھی وہ بخیلی کرتے ہیں وہ یہ نہ جانیں کہ

مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

اُن کے حق میں یہ اچھی بات ہے بلکہ یہ تو ان کے لیے بہت بری بات ہوئی اور کنجوسی کے گناہ پر

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

قیامت کے دن انکے گلے میں طوق بھی ڈالا جائیگا، آسمانوں اور زمین کا وارث تو اللہ ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اللہ اس کی خبر رکھتا ہے۔ ﴿۱۸۰﴾ جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ حاجتمند ہے اور ہم مالدار ہیں ان کی

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ

بات اللہ نے سن لی ہے اور انھوں نے جو کچھ کہا ہم نے لکھ بھی لیا ہے اور نبیوں کے ناحق قتل جو انھوں نے

الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ

کئے ہیں وہ بھی ہم نے لکھ رکھے ہیں اور ہم کہیں گے کہ تیز جلن کا عذاب مسلسل چکھتے رہو ﴿۱۸۱﴾ یہ بدلہ ہے

منزل ۱

ف ۱۷۹ معلوم ہوا کہ انبیاءً کرام میں سے جس کو اللہ چاہے اور جب چاہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ سورہٗ جن آیت نمبر ۲۶ میں اظہار غیب بھی بتایا گیا ہے اظہار، اطلاع اور علم میں فرق ہے، جاننا چاہیئے کہ علم غیب تو صرف اللہ کو ہے اور اطلاع غیب جب ضروری ہوا اللہ نے اپنے نبی کو دیدی علم غیب اللہ کے سوا کسی کو نہیں اس پر قرآن شریف کی بہت سی آیات ہیں سورہ انعام آیت نمبر ۵۰، سورہٗ اعراف آیت نمبر ۱۸۸، سورہٗ ہود آیت نمبر ۳۱ اسکے علاوہ بھی بہت جگہ پر بیان ہے، اب جو لوگ نبی کا علم غیب ثابت کرتے ہیں وہ یا تو جاہل ہیں یا ضد میں یہ حرکت کرتے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کا علم عام انسانوں جیسا ہے اُن کا قول بھی درست نہیں نبی کا علم تمام انسانوں سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

ف ۱۸۱ یہودی سرمایہ داروں کو جب یہ آیت پہنچی مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ الخ کہ کون ہے جو اللہ کو قرض دے یعنی اللہ کی راہ میں محتاجوں مسکینوں مسافروں بیکسوں اور غریبوں کی مدد کرو تو آخرت میں کئی گنا پاؤ گے تب یہ لوگ مذاق اڑانے لگے کہ اللہ فقیر ہے اس لیے تو ہم سے قرض مانگتا ہے اور ہم مالدار ہیں ایسے ہی لوگوں نے ضد میں آکر نبیوں کا

ع ۱۸
۹
۹

نصف الربع

بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿١٧٠﴾

نہیں پہنچے کہ اگر وہ بھی شہید ہو کر آئے تو انھیں کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ ﴿۱۷۰﴾

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ

اللہ کی نعمت اور فضل کو پا کر اور یہ دیکھ کر کہ اللہ نے ایمان والوں کے کسی اجر کو ضائع ہونے نہیں دیا بہت

اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٧١﴾ ۚۛ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ

ہی خوش ہوتے ہیں ﴿۱۷۱﴾ زخم اور کٹاؤ پڑنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کو جنھوں نے

اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿١٧٢﴾ ۚ

قبول رکھا اور ان میں جو لوگ نیک اور پرہیزگار بنے رہے سب کو بڑا اجر عظیم ہے۔ ﴿۱۷۲﴾

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ڈرایا گیا تھا کہ جنگی سامان کیساتھ تمہارے خلاف بڑی بھیڑ جمع ہو گئی ہے اب تم اپنی فکر کرو تو ان کا

فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿١٧٣﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ

جوش ایمان اور بڑھ گیا اور بول پڑے ہمکو اللہ کافی ہے اور وہ بہت خوب کام بنانے والا ہے ﴿۱۷۳﴾ پھر اللہ کی نعمت اور فضل

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ

سمیٹ کر آگئے کہ اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور اللہ کی رضامندی پر چلنے کی عزت بھی اُنکو مل گئی اور اللہ

وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ

تو بڑا ہی فضل والا ہے۔ ﴿۱۷۴﴾ دراصل وہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں کا ڈر بتاتا ہے

اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٧٥﴾

اگر تم ایمان والے ہو تو ان سے ہرگز مت ڈرو، ڈر اور خوف تو بس مجھ ہی سے رکھنا ﴿۱۷۵﴾

وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا

جو لوگ کفر میں دھنستے جاتے ہیں اُن پر تم غم نہ کرو اللہ کا یہ لوگ کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے اللہ نے

اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمۡ

بھی ارادہ کر لیا ہے کہ آخرت کے ہر حصے سے اُن کو محروم کر دے گا اور اُن کو زبردست

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ

مار پڑتے رہے گی۔ ﴿۱۷۶﴾ جنھوں نے ایمان چھوڑ کر کفر کو خرید لیا تو اُس سے اللہ کا کچھ نقصان

منزل

وقف لازم

ف ۱۷۰ شہید اپنی قوم کے لوگوں کو اپنی حالت سے باخبر رکھنے کی تمنا کرتے ہیں اس اطلاع کو اللہ نے اپنی کتاب کے ذریعے ہم تک پہنچا دیا۔ سورۂ یٰسین میں ایک شہید کا قول ہے کہ قال یالیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین ۲۶ یٰسین ۲۷،۲۶ اس شہید کو کہدیا گیا کہ جنت میں ابھی سے داخل ہو جا تب وہ کہنے لگا کاش کسی طرح میری قوم کو یہ معلوم ہو جائے کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں کیساتھ شامل فرمایا اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ شہید بات چیت کھانا پینا اطلاع و پیغام کے لئے اپنی طبیعت میں تقاضا محسوس کرتا ہے یعنی تمام احساساتِ حیات کے ساتھ اللہ کے حضور زندہ کیا زندوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ مگر جو لوگ شہیدوں کی قبر پر ڈھول اور تاشوں کی خرافات کرتے ہیں یا بتوں کی طرح اُن کو مان کر ان سے مرادیں مانگتے ہیں اُن کی تائید والی بات یہاں کچھ بھی نہیں ـــ یہ معاملہ تو سراسر آسمانی اور جنتی ہے اور آخرت سے تعلق رکھنے والا ہے جس کا اس زمین کی زندگی سے کوئی جوڑ نہیں۔

ع ۱۷/۱۶ ۸

وقف النبی ﷺ / منزل

النصف

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ
دانائی کی بات اور وہ تو اس کے پہلے کھلے طور پر راستہ بھولے ہوئے تھے۔ (۱۶۴) یہ کیا
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ
ہے کہ جب تم پر مصیبت پڑی اور اس سے دگنی مصیبت تم پہنچا چکے ہو تب بھی کہتے ہو
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ
یہ کہاں سے آئی آپ فرما دو یہ تم کو اپنی طرف سے آئی، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۱۶۵) جس دن
اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۙ
دو فوجیں مقابلے میں بھڑ گئیں اور تمکو جو نقصان ہوا اور مصیبت پڑی یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا تا کہ ایمان والوں کو اپنے علم سے ظاہر کر دے (۱۶۶)
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ
اور اپنے علم سے ان کو بھی ظاہر کر دے جو منافق تھے جن کو کہا گیا تھا کہ لڑو اللہ کی راہ میں یا صرف دشمن
اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ
کے حملے کی مدافعت ہی کرو تو بولے کہ ہم کو لڑائی کا علم ہوتا تو ہم تمہارا ساتھ دیتے ایسے لوگ اس دن
يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ
ایمان سے زیادہ کفر کے قریب ہو گئے، کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی باتیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں
فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ
اور اللہ تو خوب جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں۔ (۱۶۷) یہی لوگ ہیں جو خود تو گھر میں گھس کر
وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
بیٹھے تھے اور اپنے بھائیوں کے لئے کہتے ہیں کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو مارے نہ جاتے، آپ کہہ دو کہ اپنے
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ
اوپر سے موت کو ہٹا کر بتا دینا اگر تم سچے ہو۔ (۱۶۸) اور تم کبھی یہ گمان مت کرنا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۙ فَرِحِيْنَ
گئے وہ مردے ہیں نہیں نہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے پاس اور انھیں رزق بھی عطا کیا جاتا ہے (۱۶۹) بہت خوش ہیں
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
اللہ کے فضل سے جو انکو عطا ہوا ہے اور خوشخبری دینا چاہتے ہیں اپنے پیچھے والوں کو جو ابھی تک ان کے پاس

ف ۱۶۵ جنگ احد میں ستر صحابۂ کرام شہید ہوئے تب لوگوں کے دل میں خیال ہوا کہ یہ بڑی مصیبت ہوئی اللہ نے فرمایا کہ جنگ بدر میں تم ان کو دگنا نقصان پہنچا چکے تھے یعنی ۷۰ کافر مارے گئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے لیکن جنگ احد میں عارضی شکست کا سبب تو مورچے پر ڈٹے نہ رہنے کی صورت میں ہوا ورنہ اول حملے میں اہل ایمان پوری کامیابی حاصل کر چکے تھے۔

ف ۱۶۹ معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونیوالے کو کھانا پینا میسر ہے پھر مکان اور زینت و آرائش اور حیات ابدی کی سب چیزیں ہمیشہ کے لئے ہونا بھی لازم ہے۔

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

اگر تم مر گئے یا مارے گئے ہر حال میں اللہ کے پاس تم کو جمع کیا جائیگا۔ ﴿۱۵۸﴾ بس یہ اللہ کی رحمت ہے کہ

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

آپ اُن کیلئے نرم مزاج ہیں اور اگر آپ زبان اور دل کے سخت ہوتے تو یہ آپکے آس پاس سے منتشر ہو جاتے سو

مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي

آپ اُن کے قصور معاف کیجیے اور اُن کیلئے مغفرت کی درخواست بھی کرتے رہیے اور کام چلانے میں اُن سے

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

مشورہ بھی کر لیا کریں پھر جب پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کر لو اللہ دوست رکھتا ہے بھروسہ کرنے والوں کو ﴿۱۵۹﴾

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

اگر اللہ تم کو مدد دیگا تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو اُس کے سوا پھر کون

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا

ہے جو تمہاری مدد کو آئے گا؟ اور ایمان والوں کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ﴿۱۶۰﴾ نبی

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

کا یہ کام نہیں کہ کچھ بھی چھپا رکھے اور جو کوئی چھپا رکھے گا وہ قیامت کے دن اپنا چھپا بھی

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ

ساتھ لائے گا، پھر پورا پائے گا ہر نفس اپنی کمائی کا بدلہ اور ظلم کسی پر نہ کیا جائیگا۔ ﴿۱۶۱﴾ بھلا جو شخص

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ

اللہ کی مرضی کا تابع ہے اس کے برابر کیسے ہوگا جو اللہ کی ناراضی کما لایا ہو؟ ایسے کی بستی تو جہنم ہے اور کیا

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ ﴿۱۶۲﴾ اُن سب کے درجے ہیں اللہ کے یہاں اور اللہ اُن کے اعمال

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

دیکھ رہا ہے۔ ﴿۱۶۳﴾ اللہ نے احسانِ عظیم کیا ہے ایمان لانے والوں پر جب بھیجا اُن میں رسول کو جو

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اُن کا اپنا ہے پڑھ کر سناتا ہے اُن پر اللہ کی آیات اور سنوارتا ہے اور سکھاتا ہے کتاب اور

ف ۱۶۱ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ یہ کام نبی کا نہیں باقی دوسرے جو لوگ ایسا کردار رکھتے ہیں وہ قیامت کے دن ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

ایسی باتیں چھپائے بیٹھیں ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارے بس کا کچھ

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ

کام ہوتا تو اُس جگہ ہم قتل نہ کیے جاتے آپ کہدو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تب

بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

بھی باہر نکل کر آتے وہ لوگ جن کے لیے مارا جانا لکھا تھا اپنے مرنے کے پڑاؤ پر ہی

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ

گرتے اور اللہ کو تو آزمانا تھا تمہارے جی کی باتوں کو اور نکھارنا تھا تمہارے دل کو اور

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۵۴ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ

اللہ کو سینوں کی چھپی بات بھی معلوم ہے۔ (۱۵۴) جس دن دو جماعتیں مقابلے کے لیے بھڑ گئیں اور

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ

اُس وقت تم میں کے جو لوگ مقابلے سے ہٹ گئے دراصل اُن کے بعض گناہوں کی شامت سے شیطان نے اُن کو

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۱۵۵ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ

ڈگمگا دیا تھا پھر بھی اللہ نے انکو معاف کر دیا اللہ تو بڑا غفور اور برداشت کرنیوالا ہے (۱۵۵) ایمان والو تم منکروں

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کے لیے جو سفر میں نکلے ہوں یا لڑائی میں کہ اگر

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ

ہمارے پاس ہی رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تب اللہ نے حسرت کا

لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ

داغ لگا دیا اُن کے دلوں پر جلانا مارنا تو صرف اللہ کے اختیار کی بات ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۵۶ وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اللہ تمہارے سب کام دیکھتا ہے (۱۵۶) مسلمانو! اگر تم اللہ کے راستے میں مارے

اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۱۵۷ وَ

گئے یا مر گئے تو اللہ کی رحمت و بخشش اُن کی ہر جمع کی ہوئی چیز سے بہتر ہوگی۔ (۱۵۷) اور

منزل ۱

اس وقت خالد بن ولید جو بڑے ماہر فوجی جنرل ہوئے ہیں اب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کافروں کے لشکر میں تھے انکی نگاہوں نے دیکھ لیا کہ تیر کمان والا فوجی دستہ نیچے کو آ گیا ہے لہٰذا خالد بن ولید نے بھاگتے مشرکین کو پہاڑ کے پیچھے جمع کیا اور فوج اکھٹی کر کے اُس درّے میں سے واپس آکر اچانک مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور ادھر مسلمان بے خبر تھے بس گھمسان کی لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے گھاٹی پر تیر انداز دستے کے صرف دس آدمی رہ گئے تھے مگر کافروں کے ریلے کا دس آدمی مقابلہ نہ کر سکے اور اچانک جنگ کا پانسہ پلٹ گیا ستر مسلمان شہید ہوئے جنھیں بعد میں ایک ہی قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کیا۔

ع ۱۶ / ۷

اگر اللہ تعالیٰ مشرکین کے دل میں رعب ڈال کر انھیں بھگا نہ دیتا تو احد میں شکست کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے خیر پھر بھی مشرکین معمولی جھڑپ سے دل کا بخار نکال کر بھاگ گئے تھے اور فتح مسلمانوں کے ہاتھوں ہی رہی

و ۱۵۵ معلوم ہوا اس جنگ میں جن لوگوں سے قصور ہوا تھا انھیں معاف کر دیا گیا۔

منزل ١

مَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالم بے انصافوں کیلئے یہ بہت بری بستی ہے ﴿١٥١﴾ اور اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچ

اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ

کر دکھایا جب تم نے اللہ کے حکم سے ان کا صفایا کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ بعد میں تم نے خود مورچہ چھوڑ دیا

تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ

اور حکم میں تنازعہ کیا اور نافرمانی کی یہ سب تم نے اس کے بعد کیا جب کہ اللہ تم کو تمہاری دل پسند

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ

فتح دکھا چکا تھا کوئی تم میں دنیا چاہنے لگا تھا اور کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر اس نے تمہارا رخ دشمنوں

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ

سے پھیر دیا اس لیے کہ تم کو آزمائش میں ڈالے اور تم کو یہ قصور معاف بھی کر چکا اور اللہ تو

فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى

ایمان والوں پر فضل رکھتا ہے ۔ ﴿١٥٢﴾ جب تم چڑھے جاتے تھے اور پیچھے مڑ کر کسی کو دیکھتے

اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ

بھی نہیں تھے اور رسولِ خدا تم کو پچھاڑی سے آواز دے رہے تھے تب اللہ نے تم کو غم کے بعد غم

لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

میں ڈالا اب جو ہاتھ سے نکل گیا اور جو مصیبت پڑ چکی اس پر افسوس نہ کرو اور اللہ کو خبر ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً

تمہارے کاموں کی ۔ ﴿١٥٣﴾ پھر اللہ نے اس غم کے بعد امن دینے کے لیے تم پر اونگھ طاری کر دی

نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

جو گھیر رہی تھی تم میں سے بعضوں کو اور بعضے ایسے بھی تھے جن کو صرف اپنے جی کی فکر پڑی

اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ

تھی اور اللہ پر ناحق جاہلیت کے گمان بھی کرنے لگے تھے کہتے تھے اس کام کے حکم میں ہماری

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ

کچھ بھی چلتی ہے؟ آپ فرما دو کہ کام کا سب حکم اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ۔ اپنے دل میں

ف ١٥٢، ١٥٣ احد پہاڑ کو لشکرِ اسلام کی پشت پر چھوڑ کر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مورچہ بندی صبح سویرے ہی کر لی تھی اور پہاڑ کے چکری گھاٹ میں ایک درے سے لگی بلند ٹیکری پر ٥٠ ماہر تیر انداز خود سپہ سالارِ اعظم نے مقرر فرما دیئے تھے جو پہاڑ کے پیچھے بھی وہاں سے دیکھ سکتے تھے اور میدان جنگ بھی ان کو اوپر سے صاف دکھائی دیتا تھا اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ چاہے دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے اور ہم جنگ ہار جائیں تب بھی تم اپنی جگہ مت چھوڑنا اور اگر گھاٹی کے پیچھے سے حملہ ہو تو تیروں کی بارش سے انھیں روک دینا۔ بس جنگ شروع ہوئی اور اللہ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا کر دی... مسلمان کی مار سے تین ہزار مشرک بھاگ نکلے اور ان کے قدم اکھڑ گئے مسلمان اور آگے بڑھے اور دشمنوں کے حوصلے توڑنے کیلئے ڈیرے اور خیمے اکھاڑنے میں اور مال غنیمت حاصل کرنے میں لگ گئے اس جوش میں صف بندی کا توازن ٹوٹ گیا ترتیب باقی نہیں رہی اور فوجی کمان بکھر گئی ادھر ٹیکری والے تیر اندازوں نے دیکھا کہ دشمن تو بھاگ گئے چنانچہ لڑائی ختم سمجھ کر یہ بھی نیچے آ گئے اور اپنے سپہ سالار حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے حکم میں نہ رہے پچاس میں سے چالیس آدمی اپنی فوجی پوزیشن چھوڑ کر بھاگنے والوں کے تعاقب میں میدان میں اتر گئے

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ

بغیر کوئی مر نہیں سکتا موت کا مقرر وقت تو لکھا ہوا ہے اور جو کوئی دنیا میں بدلہ پانے کے ارادے سے کام کرے گا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

اُسے دنیا میں سے دیں گے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو اس کو اس میں سے دیں گے اور ہم شکر

مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

کرنیوالوں کو تو بہت بہت عطا کریں گے۔ (۱۴۵) اور کتنے ہی نبی ایسے ہو چکے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا

سے اللہ کے چاہنے والوں نے جنگ میں حصہ لیا پھر جب اللہ کے راستے میں انھیں جو بھی تکلیف پہنچی تو کمزوری اور

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا

بے ہمتی نہیں بتلائی اور ڈھیلے نہیں پڑے اور کسی سے بھی دبے نہیں ایسے ثابت رہنے والوں سے اللہ بھی محبت رکھتا ہے (۱۴۶) اور اس کے

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

سوا کچھ نہیں بولے کہ اے رب ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمارے کام میں جو کچھ زیادتی ہم سے ہوئی معاف

فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

فرما دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور منکر قوم کے مقابلے کے لیے ہماری مدد کو آجا۔ (۱۴۷)

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

پھر دیدیا اللہ نے اُن کو بدلہ دنیا کا اور آخرت کا تو خوب ثواب عطا فرمایا اور اللہ تو نیکی پر چلنے والوں سے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

بڑی محبت کرتا ہے۔ (۱۴۸) اے ایمان والو! اگر تم منکروں کا کہا مانو گے

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ

تو تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر نقصان میں جا پڑو گے (۱۴۹) بلکہ اللہ ہی

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے (۱۵۰) اب ہم بہت جلد کافروں کے دل میں رعب

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ

ڈال دیں گے اس واسطے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا ہے جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری ان

خون بہہ رہا تھا اور آپ گر پڑے تھے مسلمانوں نے حضرت کو نہ پایا تو کہرام مچ گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور لڑائی کی کمان سنبھال کر مسلمانوں کو آواز دی چنانچہ پھر لڑائی قائم ہوئی اور کافر بھاگ نکلے، اللہ نے اس واقعہ پر فرمایا کہ رسول زندہ رہے یا نہ رہے دین کو فنا نہیں دین اور دعوت کا کام اللہ کا ہے اس پر مسلمان کو قائم رہنا ہی ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی بعضے لوگ مرتد ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کیا اور جو دین پر قائم رہے انھیں شاکر بتایا کہ خدا کا حق مانتے رہے اور دین و دعوت کو دنیا میں جاری کرنے میں لگے رہے ان کو بڑا ثواب ہے۔

۱۵ ع ۵ ۶

منزل ۱

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

ہوا جھٹلانے والوں کا ۔ ﴿۱۳۷﴾ یہ کھلا بیان ہے انسانوں کے لئے اور ہدایت

وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

ونصیحت ہے بچ کر چلنے والوں کو ۔ ﴿۱۳۸﴾ اور سستی نہ کرو اور غم بھی نہ کھاؤ اگر

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

ایمان رکھتے ہو تو تم ہی غالب رہو گے ۔ ﴿۱۳۹﴾ اگر تمکو چوٹ لگی ہے تو مقابل قوم کو بھی ایسا ہی زخم

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ

لگا ہے اور یہ دن تو ہم لوگوں کے درمیان بدلتے لاتے ہیں تاکہ اللہ اپنے علم سے ظاہر کردے جن کو ایمان ہے اور

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا

بعضوں کو تم میں شہادت کے لئے پسند فرمالے اور ناحق پر مرنے والوں کو اللہ نے کبھی پسند

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ

نہیں کیا ۔ ﴿۱۴۰﴾ تاکہ اللہ نکھار کر سامنے لائے ایمان والوں کو اور منکروں کو ملیا میٹ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

کر ڈالے ۔ ﴿۱۴۱﴾ کیا تم نے حساب لگا لیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے ؟ ابھی تو اللہ نے اپنے علم سے ظاہر

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

نہیں کئے جو تم میں جہاد کرنیوالے ہیں اور مصیبتوں کو جھیل کر صبر سے ڈٹے رہنے والے ہیں ﴿۱۴۲﴾ اور تم تو موت آنیکے پہلے موت

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع

کی بڑی تمنا کرتے تھے سو اب تم نے موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا اور بس دیکھتے ہی رہ گئے ۔ ﴿۱۴۳﴾

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں اُن کے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے پھر کیا اگر ان کو موت آجائے

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ

یا اُن کو قتل کر دیا جائے تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے ؟ اور جو کوئی بھی اُلٹے پاؤں پھر گیا وہ اللہ کا

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ

کیا بگاڑ لیگا ؟ اور اللہ تو شکر گذار لوگوں کو جزا دیکر رہے گا ۔ ﴿۱۴۴﴾ اور اللہ کے حکم کے

چوڑان جب سات آسمانوں اور زمین کے برابر ہے تو لمبائی اس سے لاکھوں کروڑوں گنی زیادہ ہوگی معلوم ہوا جنت آسمانوں اور زمین سے بھی پھیلاؤ اور کشادگی میں بہت زیادہ ہے یہ بات ہم کو گنجائش کے اندازے کے قریب لانے کے لئے فرمائی گئی ہے ورنہ جنت کی وسعت و گنجائش کا صحیح صحیح اندازہ کرلینا انسانی ذہن کیلئے ممکن نہیں ۔

ف ۱۳۵ یہ بیان ہے ان گنہگاروں کا جو معافی پا جائینگے اول تو یہ کہ کوئی کھلا گناہ کر بیٹھے اور ظلم کر لیا خود اپنی جان پر تو اللہ کو کبھی بھولے نہیں اور اپنے گناہ کی معافی چاہی اور پھر اپنے گناہ پر دلیر نہیں بنتے اور اڑکر نہیں بیٹھتے سمجھ میں آجانے پر جان بوجھ کر کسی برے کام پر جمے رہنا پسند نہیں کرتے

ف ۱۴۰، ۱۴۱ مسلمانوں کو شہادت کا درجہ پانا اور اہل ایمان کا غالب ہونا ہار جیت کے حالات پر موقوف ہے ورنہ اللہ کافروں سے کبھی راضی نہیں کہ ان سے مسلمانوں کو شکست ہو جائے

ع ۱۴ / ۱۱ / ۵

سخت حالات پر ہی ایمان کا نکھار اور توحید کے رنگ کی کھلاوٹ اور بہار ظاہر ہوتی ہے اور یہ سب ہمکو بتانے کے لئے ورنہ اللہ کو ہر واقعہ نمودار ہونیکے پہلے ہی معلوم رہتا ہے

ف ۱۴۳ جنگ احد میں کسی کافر نے اعلان کیا کہ میں نے محمد کو قتل کر دیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
میں پڑا رہنے دے اور اللہ تو بڑا بخشش والا اور مہربان ہے۔ (۱۲۹) اے ایمان والو!
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
سود مت کھاؤ یہ تو دگنے پر دگنا ہے اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارا
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
بھلا ہو۔ (۱۳۰) اور بچتے رہیو اُس آگ سے جو تیار کی گئی ہے منکروں کے واسطے (۱۳۱) اور حکم مانو اللہ کا
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ۚ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (۱۳۲) اور دوڑ کر چلو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کیطرف جس کی
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ۙ الَّذِيْنَ
چوڑان آسمانوں اور زمین جیسی ہے تیار کردی گئی ہے پرہیزگاروں کے لیے۔ (۱۳۳) جو لوگ
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
راہِ خدا میں خرچ کئے جاتے ہیں چاہے خوشحالی ہو یا تنگدستی ہو اور غصہ کو پی جاتے ہوں اور لوگوں کے قصور معاف
عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
کرتے ہیں تو اللہ بھی ایسے نیکی کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے۔ (۱۳۴) اور وہ لوگ جب کر بیٹھیں کوئی
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫
بے حیائی کا کام یا برا کر لیں اپنے آپ کا تو یاد کریں اللہ کو اور فوراً اپنے گناہوں کی بخشش مانگ لیں اور خوب سمجھ
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ
لو کہ گناہوں کی مغفرت اللہ کے سوا کون کرسکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر اڑتے
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
نہیں۔ (۱۳۵) تو بدلے میں اُن کے رب نے اُنھیں معافی دیدی اور جنت بھی عطا کردی جس کے نیچے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ ؕ
نہریں بہتی ہونگی۔ ہیں گے وہاں پر ہمیشہ ہمیشہ کو خوب مزدوری مل گئی عمل کرنے والوں کو۔ (۱۳۶)
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
تم سے پہلے بھی بہت سے دور گذر چکے ہیں تو چل پھر کر دیکھ لو زمین میں آخر کیا انجام

منزل ۱

ع ۱۳/۹/۴

کر کا فرونکی طاقت کچل کر رکھ دی۔

ف ۱۲۸ منکروں کے قتل ہونیکے بعد اور زخمی ہونیکے بعد باقی بچے لوگ بھاگ نکلے اللہ نے فرمایا اب یہ کام اللہ کا ہے کہ اگر یہ توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے انکا معاملہ اب آپؐ کے اختیار سے باہر ہے دنیا نے دیکھ لیا کہ ان حملہ آور لوگوں میں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔ اسلام کی دعوتی کشش نے آخر انھیں ہتیار ڈالنے پر مجبور کیا اور آگے جا کر اللہ کے آگے اُن کے سر جھک گئے، خالد بن ولید جیسے لوگ جو حملہ آور تھے بعد میں سیف اللہ مشہور ہوئے یعنی منکروں کے حق میں اللہ کی تلوار

ف ۱۳۰ سود میں آدمی محنت کچھ نہیں کرتا، صرف حرام کا مال بغیر محنت اور بغیر RISK خطرہ مول لئے گھر بیٹھے دونے پر دگنا مال بناتے پڑا رہتا ہے یہ طریقہ دوسرے انسانوں کیلئے مالی تنگی کا باعث بنے گا کہ ایک آدمی بغیر محنت مزدوری اور بغیر کسی قسم کا خطرہ مول لئے دوسرے افراد کی محنت میں سے اپنا مال دگنے پر دگنا کرتا چلا جائے آج کے جاہل ماہرین معیشت بھی اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ دنیا میں خوشحالی کا دور لانے کیلئے سود جیسی لعنت کو طاقت کے زور سے بند کرنا ضروری ہے۔

ف ۱۳۳ جو چیز چوڑی جتنی ہوتی ہے اس کی لمبائی اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جنت کی

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ

جگہ بنا بنا کر بٹھاتے جاتے تھے ، اللہ تو ساری باتیں سُنتا رہا اور وہی خوب جانتا ہے ۔ (۱۲۱) جب تم میں سے دو دستے کے لوگوں کے

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

قدم ڈگمگانے کو تھے ، جب کہ اللہ ان دونوں کا مددگار موجود تھا ، اور ہر وقت ایمان والوں کو صرف اللہ پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا

کرنا چاہیے ۔ (۱۲۲) اور اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بدر کی جنگ میں جبکہ تم بہت کمزور اور بے سروسامان تھے ، سو ڈرتے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

رہو اللہ سے تاکہ تم کو شکر اور احسان یاد رہے ۔ (۱۲۳) جب آپ ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم کو یہ کافی

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ؕ

نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے سلسلے وار بھیج کر تمہاری مدد فرمائے ۔ (۱۲۴)

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

کیوں نہیں اگر صبر سے جمے رہے اور نافرمانی سے بچتے رہے اور دشمن اگر تم پر فوراً آپڑے تو اسی وقت جنگی نشان لیے

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ

ہوئے (تین نہیں بلکہ) پانچ ہزار فرشتوں کی مدد تمہارا رب بھیج کر رہے گا ۔ (۱۲۵) اور اللہ نے یہ

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

بشارت دی تاکہ تمہارے دلوں کو اطمینان ہوجائے اور نصرت و مدد تو صرف اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

جو غالب اور حکمت والا ہے ۔ (۱۲۶) تاکہ اللہ منکروں کا ایک بازو کاٹ دے اور

كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

بعضوں کو ذلیل کر ڈالے اور باقی نامراد ہو کر واپس بھاگ نکلیں ۔ (۱۲۷) ہر طرح اللہ کا حکم ان پر لاگو ہو کر رہیگا یہ بات

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ

اب آپ کے ہاتھ میں نہیں ، یا اُنکی توبہ اللہ قبول فرمالے یا اُن کو عذاب میں ڈالے بس وہ ظلم کرنے تو آئے ہی تھے ۔ (۱۲۸) آسمانوں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب اللہ کا ہے ، مغفرت فرمادے جس کی چاہے اور جسے چاہے عذاب

ف ۱۲۲ جنگ احد میں دشمنوں کے عین مقابلے کے وقت ایک قبائلی سردار جس کا نام عبداللہ بن اُبَی تھا جنگی تدبیر میں اُس کی رائے نہ مانی گئی اس پر بگڑ کر ساتھ میں ۳۰۰ آدمی لیکر میدان سے ہٹ گیا اس موقعہ پر اور دو قبائل بنو حارثہ اور بنو سلمہ بھی موجود تھے جو عین جنگ کے وقت منافقوں کی سازش سے بددل ہو کر مقابلہ چھوڑ کر واپس ہونے کی تیاری میں تھے لیکن اللہ نے اپنی توفیق سے انھیں سنبھال لیا اور جنگ میں شریک رہے اور فرار کے گناہِ عظیم سے بچ گئے ۔

ف ۱۲۳ جنگ بدر ۱۷ رمضان المبارک میں ہوئی مسلمان ۳۱۳ تھے اور کافروں کا لشکر جو ایکہزار افراد پر مشتمل تھا جنگی ساز و سامان سے لیس تھا ۔

بدر ایک کنواں ہے جو بدر بن عامر نامی آدمی نے کھودا تھا اسی نام سے اس میدان کا نام بدر مشہور ہوگیا اب وہاں ایک بستی ہے اس جنگ میں کافروں کے بڑے بڑے سورما مارے گئے اور اسی کا بدلہ لینے کیلئے کفار نے ۱۳ ماہ بعد پھر مدینہ پر حملہ کیا اور جنگ احد میں تین ہزار کا لشکر لیکر ٹوٹ پڑے جبکہ اہل ایمان صرف سات سو تھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ بدر کا احسان یاد دلایا ۔ اُس وقت جب تم کم تھے اللہ نے مدد فرمائی اور اب بھی وہی مددگار ہے

ف ۱۲۵ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار کا وعدہ کیا اللہ نے اپنے فضل سے آسمانی لشکر میں پانچ ہزار جنگجو فرشتے بھیج

يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ

کی اس زندگی میں یہ لوگ خرچ کرتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی آندھی اور اس میں سخت سردی ہو اور یہ پڑ گئی

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

کسی ایسی قوم پر جنھوں نے اپنے حق میں برا کیا تھا، اس تیز طوفان نے انکو ہلاک کر ڈالا، اللہ نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ یہ خود

لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ (١١٧) اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو رازدار، بھیدی نہ بناؤ وہ

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

تمہاری تباہی میں کسر نہیں رکھیں گے، اور تمکو دکھ پہنچے، اسکی بڑی تمنا رکھتے ہیں، بغض، اور دشمنی تو ان کے منہ سے ظاہر

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ

ہوتی ہے مگر جو ان کے دل میں چھپا ہوا ہے وہ تو اور بھی بڑھ کر ہے، اگر تم کو عقل سے کام لینا ہو

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ

تو ہم نے تم کو صاف صاف نشان بتا دیا۔ (١١٨) تم تو ایسے ہو کہ انکے دوست ہوئے ہو،

وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا

اور انکو تم سے کچھ بھی محبت نہیں، اور تم تو کتاب اللہ کی سب کی سب باتیں مان لیتے ہو، انکی جب تم سے ملاقات ہوتی ہے کہتے ہیں

اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ

ہم بھی ایمان لائے، اور جب تخلیہ میں اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں، آپ فرما دو

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ اِنْ

کہ مر جاؤ اپنے غصہ میں، بچکر کہاں بھاگو گے تمہارے سینوں کی بات بھی اللہ کو معلوم ہے (١١٩) اگر تم کو

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ

کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو انکو بہت برا لگتا ہے، اور تم پر کوئی مصیبت پڑے تو انہیں بڑی خوشی ہوتی ہے، اگر تم

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

صبر سے جمے رہے اور بچتے رہے تو انکے فریب سے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا، سچ تو یہ ہے کہ اللہ نے ان سب کے کرتوتوں پر

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ

گھیرا ڈال رکھا ہے۔ (١٢٠) اور جب فجر کے وقت آپ اپنے گھر سے چل پڑے تھے اور ایمان والوں کو لڑائی کے مورچے پر

ف ١١٧ سخت آندھی اور اس میں تیز سردی سے فصل کو نقصان ہو جاتا ہے، اسی طرح اس دنیا میں آدمی نے محض دنیا پرستی میں خرچ کیا وہ طوفان کی غذا بن کر ضائع ہو گیا، آگے آخرت میں وہی خرچ کرنا کام آئے گا جو اللہ کے حکم اور رضا کے مطابق ہو، اور اس کی راہ میں خرچ کیا گیا ہو۔

ف ١٢١ یہ بیان ہے جنگِ احد کا جو ہجری سن ٣ھ میں مدینہ سے قریب چار میل پر اُحد پہاڑ کے دامن میں لڑی گئی مکہ کے مشرکین ٣ ہزار کا لشکر جرار لیکر مدینہ پر حملہ آور ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر نکل کر ان کے حملوں کا مقابلہ کیا اور مورچہ بندی میں اہل ایمان کو ایک خاص ترتیب سے مقرر فرما کر کفار کے زور اور سیلاب کا منہ پھیر دیا اس سے معلوم ہوا کہ جنگی تدبیر کرنا منصب نبوت کے خلاف نہیں۔

١٢ ع ١١ ٣

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

چاہیے۔ (۱۱۰) ایسے لوگ تمکو معمولی ستانے کے سوا اور کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتے، اور اگر لڑنے مارنے کو آبھی گئے تو تمکو

الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا

پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، اور کوئی انکی مدد کو نہ آئیگا (۱۱۱) اُن پر ذلت کی مار ماری گئی جہاں بھی پائے جائیں گے، اللہ کی

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

رسی میں ڈھیل کے طفیل میں اور کبھی لوگوں میں تعلق کی وجہ سے بچ گئے تو اور بات ہے، مگر یہ لوگ تو اللہ کا

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

غضب کما کر لائے ہیں، حاجتمندی ان پر مسلط کر دی گئی ہے، یہ اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کے منکر ہوئے اور

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

نبیوں کو ناحق قتل کیا، یہ حرکت انھوں نے اسلیے کی کہ نافرمانی میں رکتے نہ تھے اور حد سے نکل نکل

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ق لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ

جاتے تھے۔ (۱۱۲) ہاں مگر ان میں سب برابر نہیں، ایک گروہ تو ان میں بھی ہے کہ سیدھی راہ پر قائم ہے

يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

راتوں میں بھی تلاوت کرتے ہیں اللہ کی آیات، اور سجدے بھی کرتے رہتے ہیں، (۱۱۳) ایمان رکھتے ہیں اللہ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

پر اور آخرت کے دن پر، اور بھلی بات کا حکم کرتے ہیں، اور نیک کاموں میں دوڑ کر

يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا

حصہ لیتے ہیں ایسوں کا شمار نیک لوگوں میں ہے۔ (۱۱۴) اور جو بھی نیک

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کام کریں گے وہ نامقبول نہ ہوگا، اور اللہ تعالیٰ تو پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے (۱۱۵) اور جو لوگ

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

انکاری ہوئے ان کے مال اور اولاد اللہ کے یہاں اُنہیں کچھ کام نہ آئیں گے، یہ

شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا

دوزخ کے لوگ ہیں، اُس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ (۱۱۶) جو کچھ دنیا

ف ۱۱۱ اس امت کی خیریت اور فضیلت اسی میں ہے کہ حال اور قال سے نیکی کا چلن جاری رکھے اور برائی کو منع کرتی اور مٹاتی رہے، ورنہ امت کے منصب سے آدمی معزول ہوا سمجھنا چاہیئے عملی مثال اپنے سے پہلے بزرگوں کی رکھنی چاہیے تاکہ دین کی دعوت مستقل طور پہ چلتی رہے،

ف ۱۱۲ اللہ کی آیات کے منکر ہونے پر مال و دولت اور عزت کام نہیں آتی، ایسوں کی ناقدری اور بے وقعتی مخلوق کے دل میں اتر جانے سے خوب ذلت اور ناداری سوار ہوتی ہے۔

ف ۱۱۳ قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی یہ ایک اور دلیل ہیکہ اپنے مخالف کے سب عیب ہی نہیں گنائے، بلکہ دشمن کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہے دوسرے یہ کہ مذمت کرنے میں سبکو ایک ہی لکڑی نہیں ہانک دیا، بلکہ جو اچھے لوگ ہیں انکی تعریف کر کے انہیں غلط لوگوں سے الگ شمار کیا، آدمی کے کلام میں ایسا انصاف بہت مشکل ہیکہ اختلاف میں ہر ایک کے مرتبے کا خیال رکھے، یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کو تلاوت کرنا اور سجدے کرنا بندے کیلئے نزدیکی اور قرب کا نشان ہے، جو غیر اللہ کو سجدے کرے مشرک ہوا۔

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

جماعت جو دعوت دیتی رہے اچھے کاموں کی طرف، بھلائیوں کا حکم کرے اور برائیوں سے منع کرتی رہے

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔ (۱۰۴) ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو پھوٹ کر

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

الگ ہو گئے ان کے پاس کھلے نشانات آنے کے بعد اختلاف کرنے لگے، یہی وہ لوگ ہیں جن

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

کے لئے بڑا ہی عذاب ہے (۱۰۵) وہ دن ہوگا کہ روشن ہوں گے بہت سے منھ اور کالے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

پڑ چکے ہونگے بہت سے منھ، پس جنکے منھ پر کالک پوت دی گئی ہوگی ان سے کہا جائیگا کیا تم ایمان لانے کے بعد منکر

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ہو چکے تھے، پس اب چکھو اس عذاب کو جو تمہارے انکار کے سبب آ پڑا ۔ (۱۰۶) اور جن کے چہرے روشن

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

ہو چکے ہونگے، وہ سب اللہ کی رحمت میں ہوں گے، اور اسمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے ۔ (۱۰۷)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں، حق کے ساتھ ہم پڑھ کر سناتے ہیں تم کو، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں والوں پر ظلم کرنیکا اللہ کا

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ

کوئی ارادہ نہیں ۔ (۱۰۸) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا مال ہے، اور سب کاموں کے انجام اللہ ہی کی طرف

ع ۱۱ / ۲ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

لوٹائے جائیں گے ۔ (۱۰۹) تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے کھڑی کی گئی ہے، بھلائی کا حکم کروگے

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ

اور بدی سے روکتے رہوگے، اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر پہلے سے کتاب پائے لوگ بھی ایمان میں آجاتے

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

تو ان کے حق میں بہتر تھا، ان میں کچھ لوگ ایمان والے ہیں، اور اکثر لوگ حکم کے مطابق چلنا نہیں

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

رو برو موجود ہے۔ (٩٨) اے نبی! کہدو کہ اے اہل کتاب اللہ کے راستہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ

کیوں روکتے ہو، جو شخص ایمان لایا اس کی راہ ٹیڑھی کرنا چاہتے ہو؟ اور تم خود اس راستہ کے گواہ ہو

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا

تمہارے کرتوتوں سے اللہ کو بے خبر مت سمجھو (٩٩) اے ایمان والو! اگر تم کہا مانوگے ان لوگوں کا جنکو

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے، توانکی ایک ٹولی تو تمہارے ایمان لانے کے بعد بھی تم کو کفر میں لا

كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ

چھوڑے گی۔ (١٠٠) اور تم انکاری کیسے بن سکتے ہو، جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھ پڑھکر سنائی جاتی ہیں، اور اللہ کے

فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم میں تشریف لائے ہیں، اور جس نے اللہ کو مضبوط پکڑا ، وہ پہونچا دیا گیا سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا

راہ پر۔ (١٠١) اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

مرو تو صرف مسلمانی کی حالت میں مرنا۔ (١٠٢) مضبوط پکڑ رکھو اللہ کی رسّی کو سب ساتھ

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو، اور یاد رکھو اس کی نعمت کو جو تم پر ہے، جبکہ تم آپس میں دشمن تھے۔ پھر اس نے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

تمہارے دلوں کے بیچ الفت ڈالدی، تب ہوگئے تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی، اور آگ کے گڑھے کے

عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

کنارے تھے، پس اللہ نے تمکو وہاں سے بچا کر نکالدیا، اسی طرح اللہ بیان فرماتا ہے، تمہارے لئے اپنی آیتیں

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

تاکہ تم ٹھیک راستہ پر چل سکو۔ (١٠٣) ضرور ہونی چاہیئے تم میں سے ایک

وتفسیر میں لگاتے رہے، اور ایک طویل زمانے کے بعد یہ شرح وتفسیر اور علماء کی آراء کتاب کا جزء بنادی گئیں، یعنی اسکا حصہ بناکر عوام کے ایمان کیساتھ کھیل کھیلا گیا، اب نادان عوام کے لئے اللہ کا دین بہت مشکل ہوگیا، یہ بھولے اور سیدھے لوگوں کے حق میں ڈاکہ پڑ گیا، اس لئے اس فعل کے کرنے والے کو ظالم فرمایا گیا۔

ف ٩٥ حنیف اس کو کہتے ہیں جو ہر طرف سے کٹ کر صرف ایک طرف یعنی اللہ کی طرف یکسو ہوجائے۔

ف ٩٦ مکہ مکرمہ کا ایک اور نام بکّہ بھی ہے اور عربی میں کبھی کبھی "میم" کو "ب" پڑھا جاتا ہے، ہماری زبان میں بھی "بکّی" یا بکّہ ماروں گا کہا جاتا ہے اور مکّہ ماروں گا بھی کہا جاتا ہے۔

١٠ ع ١٠ ١

ف ٩٧ حج تمام عمر میں ایک بار فرض ہے ہر اس شخص پر جو کعبہ تک پہنچنے کا خرچ اور سفر کی طاقت رکھے، حدیث میں فرمایا کہ "جو طاقت رکھنے کے بعد بھی حج کو نہ آیا وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔

منزل ۱

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم نیکی کے معیار پر نہ آسکو گے جب تک خدا کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ کر دو جو تم کو محبوب ہے، اور جو چیز

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۞۹۲ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

بھی خرچ کروگے اللہ کو وہ معلوم ہے ۹۲ کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ

بنی اسرائیل کے لئے، مگر جو حرام کر لی تھی اسرائیل نے صرف اپنے لئے، یہ واقعہ

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ

توریت نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ تم کہدو، توریت لاؤ اور اسے پڑھکر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞۹۳ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سنادو اگر سچے ہو ۹۳ اس دلیل کے بعد بھی اگر کوئی اللہ پر جھوٹ

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞۹۴ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

بولتا رہے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ ۹۴ کہدو اللہ نے سچ سچ فرمادیا، اب تابع

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۞۹۵ اِنَّ

ہو جاؤ ابراہیمؑ کی ملت کے، جو ایک طرف کا حنیف تھا، اور شرک کرنے والا نہیں تھا ۹۵ تحقیق

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

پہلا گھر جو انسانوں کیلئے بنادیا گیا وہ بکہ میں ہے برکت والا، اور سارے جہان کے لوگوں کو ایک مرکزی راہ پر

لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞۹۶ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ

لانے کا ذریعہ ۹۶ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں، یہاں ابراہیمؑ کے کھڑے ہونیکی جگہ بھی ہے

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

اور یہاں جو کوئی داخل ہوا امن پایا اور اللہ کا یہ حق لوگوں پر فرض ہے کہ جو کوئی یہاں پہنچ سکنے کی طاقت

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۞۹۷

رکھے وہ حج کیلئے حاضر ہو، اور جو کوئی منکر ہوگیا، تو اللہ کو سارے جہان کے لوگوں کی پرواہ نہیں ۹۷

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

آپ فرمادو کہ : اے اہل کتاب! کیوں انکاری ہوئے جاتے ہو اللہ کے کلام سے، تم جو عمل کرتے ہو اس پر اللہ

ع ۲ الجزء الرابع

ف ۹۲ جس چیز میں دل لگا ہو اسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نیکی حاصل کرنیکا معیار ہے، یعنی اونچے سے اونچا مقام۔

ف ۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے، آپنے کسی مرض کی وجہ سے یہ قصد کیا کہ صحت پاؤں تو اونٹ کا گوشت نہیں کھاؤں گا، اس کی وجہ سے یہودی لوگ اللہ کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے لگے کہ بہت سی ممنوع چیزیں تم کیوں کھاتے ہو، تو اللہ نے فرمایا توراۃ کے نازل ہونے سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے طبعی طور پر یا بیماری اور مرض میں ذائقہ بگڑ جانے سے کراہیت، یا کسی نذر و منت کے طور پر ایک چیز صرف اپنے نفس پر منع کردی، اس پر تمام امت پر کیوں منع ہوا۔ اور یہ واقعہ بھی توراۃ جو موسیٰ علیہ السلام پر اتری اس سے پہلے کا ہے، اب توریت کی تفسیر میں تم یہ بتاتے ہو کہ فلاں چیز حرام ہے تو کتاب کی اصل عبارت پڑھ کر سنادو اگر تم سچے ہو صرف شرح اور تفسیر میں کسی نے کوئی مخصوص واقعہ لکھدیا تو یہ واقعہ اصول شریعت یا حکم الٰہی نہیں بن سکتا۔

وقف جبرئیل علیہ السلام

ف ۹۴ جو بات کتاب اللہ میں نہ ہو، وہ بات کتاب اللہ سے ثابت کرنا ظالم ہونے کا نشان ہے جو آدمی خدا کا خوف رکھتا ہو وہ یہ حرکت کبھی نہیں کرسکتا علماء یہود اس بابت بہت ہی غلط باتیں توریت کی شرح

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ

جُدائی نہیں مانتے اور ہمکو تو مسلمان ہونے یعنی خدا کا حکم ماننے سے کام ہے۔ (۸۴) اور جو کوئی اس طریقہ اطاعت

الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

کو چھوڑ کر کوئی اور دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا، اور ایسا آدمی آخرت میں گھاٹے

الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ

میں رہے گا۔ (۸۵) اللہ کیوں ہدایت دے گا ایسے لوگوں کو جو ایمان کے بعد انکاری

وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا

بنے جبکہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول تو برحق ہے، اور سارے نشان بھی ان تک پہنچ چکے تھے، ایسے ظالم

يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ

لوگوں کو اللہ راہ نہیں دکھاتا۔ (۸۶) انکی سزا یہی کہ ان پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور

لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

فرشتوں کی طرف سے بھی ان پر پھٹکار ہے اور تمام انسانوں کے نزدیک یہ لوگ ملعون ہیں۔ (۸۷) دھیما نہ پڑے گا، ایسے عذاب

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

میں ہمیشہ کو رہیں گے اور انہیں پھر وقت نہ دیا جائے گا۔ (۸۸) مگر جنہوں نے اس کے بعد

مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ

توبہ کر لی اور اپنی اصلاح بھی کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۸۹) بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ

جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہوئے، پھر اپنے انکار میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَ

اور یہ بدراہ لوگ ہیں۔ (۹۰) یقیناً جو لوگ انکاری ہوئے، اور انکار کی

هُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ

حالت میں مر گئے، تو عذاب کے چھڑوانے میں ان میں سے کوئی زمین بھر سونا بھی دے ڈالے تو قبول نہ

افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

کیا جائے گا ان کو دکھ کی مار ہے اور کوئی ان کا مددگار بننے کو تیار نہ ہوگا۔ (۹۱)

ف۸۳ چاہ کر اور لاچاری سے سب نے اسی کے در پر سر رکھ دیا ہے، یعنی مسلم ہو گیا ہے، دین اسلام میں جی کی خوشی اور رضا سے داخل ہونے پر پوری کائنات کے ایک ہی دین یعنی اسلام میں یک رنگ جو ہو گیا وہ خدا کے یہاں پہنچنے پر کامیاب مانا جائے گا۔

دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُونُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
لیکن وہ تو یہ کہے گا کہ رب والے بن جاؤ جب کہ تم کتاب سکھاتے ہو، اور اس کا
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
درس کرتے ہو۔ (۷۹) اور وہ نبی تم کو یہ حکم بھی نہ دے گا کہ فرشتوں اور
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع
نبیوں کو حاجت روا بنالو، کیا تمکو کفر سکھلائیگا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ (۸۰)
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
اور جب اللہ نے اقرار لیا نبیوں سے کہ آج جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے کتاب اور حکمت سے
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، سچ بتانے والا تمہارے پاس والی کتاب کو تو ضرور تم
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ
اس پر ایمان لاؤ گے، اسکی نصرت اور اسکا ساتھ دو گے، پوچھا کیا تم نے اقرار کیا اور میرا یہ بھاری ذمہ قبول رکھا
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى
بولے ہم نے اقرار کیا، فرمایا، کہ تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں (۸۱) پھر بعد کے لوگوں
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
میں جو اس اقرار سے پھر گئے وہ لوگ بے حکم ہیں۔ (۸۲) اب کیا یہ غیر اللہ کا دین چاہتے ہیں، حالانکہ
وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ
چاہ کر اور لاچار ہو کر آسمانوں اور زمین میں ہر کوئی اللہ کے سامنے جھکا پڑا ہے، اور سب اسی کی طرف پلٹائے
يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
جائیں گے۔ (۸۳) آپ کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اتارا گیا ابراہیمؑ پر اور اسماعیلؑ، اسحاقؑ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
ور یعقوبؑ پر، اور ان کے پوتوں اور نواسوں پر، اور جو کتاب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دی گئی وہ سب ہم
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ
تے ہیں، اور تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے جو بھی عطا کیا گیا ہم نے سب کچھ مان لیا، ہم کسی نبی میں

پھر ہر طرح کی ناانصافی اپنے مخالف کیلئے جائز کر لی۔

ف۷۷ اللہ سے اقرار، اور اپنی قسموں کو چاہے جتنی بڑی اور بھاری قیمت پر کوئی بیچ ڈالے وہ قلیل، حقیر اور تھوڑی ہی گنی جائیگی، مالک سے کیا ہوا اقرار بیچ کر مذہب کے چودھری اپنی دنیا چاہے خوب بنالیں مگر آخرت میں بہت رسوائی ہوگی۔

ع ۸ / ۹ / ۱۶

ف۷۸ یعنی بے پڑھے لوگوں کو دغا دیتے ہیں، مطلب کی بات توڑ مروڑ کر اپنی بات بنائے رکھتے ہیں۔

ف۷۹، ۸۰ لوگوں نے غیر اللہ کو رب بنایا، اور حاجت روا مانا، یہ کسی نبی کی تعلیم سے نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ کفر کی بات ہے، نبی کا کام تو مسلمان بنانا ہے نہ کہ کفر کی تعلیم دینا، اور نبی خود بھی اس مرتبہ کا داعی نہیں کہ اُسے حاجت روا مانا جائے، وہ تو صرف اللہ والا بنانیکی دعوت چلانے کیلئے کتاب، دانائی، اور نبوت لیکر آتا ہے۔

ف۸۱، ۸۲ ہر نبی سے اللہ نے اقرار لیا کہ اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کرتے رہو گے، اور سب سے اقرار آخری نبی کی تصدیق و نصرت کا لیا، یہ اقرار نبیوں کے واسطے سے ان کی امتوں پر لازم رہا، اب کوئی اُمت یا شخص آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور تائید سے پھر جائے، وہ فاسق، بے حکم ہے، مزید تفصیل کے لئے ۳۳ الاحزاب آیت ۷، ۸ ملاحظہ ہو۔

تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

کہ سونے چاندی کے ڈھیر بھی ان کی امانت میں دیدو تو تم کو واپس کر دیں گے، اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

ایک دینار بھی امانت رکھو گے، تو جب تک سر پر کھڑے نہ ہو جاؤ گے واپس نہیں کریں گے، اور یہ خراب چال ان میں اس

لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

بکواس کے سبب پڑ گئی کہ بے پڑھے لکھے لوگوں کے مال کھا جانے پر ہم کو کوئی گناہ نہیں، اور جان بوجھ کر ایسا جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

اللہ پر بولتے ہیں۔ (۷۵) بلکہ بات یہ ہے کہ جو شخص بھی اپنا اقرار پورا کرے اور گناہ سے بچتا رہے تو اللہ ایسے

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧٦ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

پرہیزگاروں سے محبت رکھتا ہے (۷۶) جو لوگ اللہ سے کیا ہوا اقرار نامہ اور اپنی قسموں کا تھوڑے مول پر

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

سودا کر ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات بھی نہیں

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ

کرے گا، اور نظر کرم سے بھی محروم کر دے گا، اور ان کو گناہوں کی گندگی میں پڑا رہنے دے گا۔ اور انکو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٧ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

بڑا دردناک عذاب ہے (۷۷) اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کتاب پڑھتے وقت زبان کے الٹ پھیر

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

کے کرتب میں ماہر ہیں تاکہ تم گمان کرو کہ وہ کتاب میں سے کہہ رہے ہیں، اور وہ بات اللہ کی نہیں ہوتی، اور

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کہتے ہیں کہ یہ بات اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی اور جان بوجھ کر اللہ پر

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٨ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

جھوٹ بولتے ہیں۔ (۷۸) کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ اللہ تو اس کو کتاب اور دانائی

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ

اور پیغمبری عطا کرے پھر وہ انسانوں سے کہنے لگے کہ اللہ کے سوا تم میرے بندے بن جاؤ

ف ۷۵ اُمیّین کے معنے ہیں بے پڑھے لکھے، یہ جمع ہے اُمّی کی، یہودی لوگوں نے پرایا مال ہڑپ کر جانے کو یہ غلط مسئلہ بنالیا تھا کہ غیر دین والوں کی امانت میں خیانت کرنے میں ہم کو کوئی گناہ نہیں، ایسے بے ایمانوں کی بات دین میں کیا سند ہو سکتی ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ جو یہودی نہیں وہ جاہل ہے، بے پڑھا لکھا ملحد اور غیر ہے، انگریزی میں اُمّی کا مطلب GENTILE ہے یعنی غیر یہودی، اور ملحد آدمی، حالانکہ اُمّی کے معنے صرف بے پڑھے لکھے اور ناخواندہ کے ہیں، مگر بعد میں ہر فرقہ نے اپنی اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق لفظ اُمّی کو اپنی چاؤ پر ڈھال لیا، جیسے ہمارے زمانے میں لفظ "وہابی" کہ طرح طرح کے الزام لگ کر ایک لقب بن گیا، مگر کوئی شخص بھی اپنے آپ کو "وہابی" نہیں کہتا، اپنے مخالف کو گالی دینے کیلئے یہ لفظ چل پڑا مگر اللہ کا صفاتی نام وہاب ہونے سے اس کے معنٰی میں کوئی خرابی نہیں لیکن بولنے والے کسی "بخدی" قبیلے کے سردار کا نام بتا کر اپنے مخالف پر وار کرنے میں اس لقب اور لفظ کو خوب اُچھالتے ہیں، جاہلوں کے یہاں کسی لفظ کے معنٰی مطلب اور تحقیق سے کوئی غرض نہیں ہوا کرتی، بلکہ جھگڑا کرنے کیلئے بات کا بتنگڑ بناتے ہیں، اور اسی میں شان سمجھتے ہیں، یہی حال یہود کا تھا، اُمّی کے معنے اپنے سوا غیر کے یا مخالف مذہب یا ملحد کے بنائے اور

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

لوگ ہیں جو ابراہیمؑ کی اتباع کریں، اور یہ نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ایمان والے ساتھی، اور ایمان والوں کا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۸ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ

ولی تو اللہ ہے۔ (۶۸) اہل کتاب کی یہ تمنا ہے کہ تم کو راہ بھلا دیں، اور وہ یہ

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۹ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

نہیں جانتے کہ اپنے آپ کے سوا کسی کو بے راہ نہیں کر سکیں گے (۶۹) اے کتاب والو! کیوں

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۷۰ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

منکر ہوتے ہو اللہ کی آیات سے اور تم اس کے گواہ بھی رہے ہو۔ (۷۰) اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

کیوں ملاتے ہو حق کو باطل کے ساتھ اور جان بوجھ کر حق کو چھپاتے کیوں

تَعْلَمُوْنَ ۝۷۱ۧ وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ

ہو؟ ۔ (۷۱) اور کتاب پائے ہوئے لوگوں نے بھی یہ کہا کہ ایمان والوں پر جو کلام اتارا گیا ہے، دن کے اول

اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

حصہ میں، اس کے مان لینے کا اعلان کرو، اور شام ہوتے ہی منکر ہو جاؤ اس ترکیب سے یہ مسلمان لوگ بھی ایمان

لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۷۲ۚۖ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ

گنوا کر پلٹ جائیں گے ۔ (۷۲) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے دین والے کے سوا دوسرے کسی کی بات کا یقین نہ کرو،

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

آپ فرما دیجئے، ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو اور یہ بھی کہو کہ جو کچھ تم کو پہلے ملا تھا ایسا ہی کسی دوسرے کو آج مل

اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

گیا، اور یہ دوسرا گروہ تمہارے رب کے حضور تمہارے مقابلہ کا ہو گیا اس جلن سے یہ حرکتیں کرتے ہو، کہہ دو کہ بڑائی اللہ کے ہاتھ

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۷۳ۙۚ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ خوب خوب جاننے والا ہے۔ (۷۳) خاص کر دیتا ہے اپنی مہربانی کو جس پر چاہے اور

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۷۴ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

اللہ کا یہ فضل بہت بڑی بات ہے ۔ (۷۴) اور کتاب پائے ہوئے لوگوں میں کچھ تو ایسے بھی ہیں

ع ۷ / ۱۵

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور ہم تم خود بھی موجود رہیں، اور سب مل جل کر دل سے دعا کریں کہ جو بھی جھوٹا ہو

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ

اس پر خدا کی لعنت اور پھٹکار ہو۔ ف٦١ تحقیق اور سچا بیان یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

معبود نہیں، بے شک اللہ ہی زبردست اور دانا ہے۔ (٦٢) یہ لوگ حق

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى

قبول نہ کریں گے فسادیوں کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے (٦٣) تم کہدو، اے اہل کتاب! آجاؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے

كَلِمَةٍ سَوَآءٍ ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

ہمارے تمہارے درمیان کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بھی بندگی نہ کریں، اور اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ مانیں،

شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو بھی اپنا رب نہ مانیں، اگر یہ سیدھی بات بھی وہ قبول نہ کریں تو اعلان کردو

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

کہ گواہ رہو، ہم تو حکم کے تابع ہیں یعنی مسلم ہیں۔ (٦٤) اے اہل کتاب! کیوں جھگڑا کرتے ہو

فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ

ابراہیمؑ کے بارے میں، توریت اور انجیل تو ابراہیمؑ کے بعد اُتاری گئی ہے، کیا تم کو اتنی بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

عقل نہیں؟ ف (٦٥) جس بات کی تم کو تھوڑی سی ادھوری معلومات تھی اس پر بھی بحث تم کر چکے، مگر اس بات

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

میں کیوں تکرار کرتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں، اصل علم تو اللہ کو ہے، تم کو نہیں۔ (٦٦)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، لیکن ایک طرف کے ہو کر مسلم مزدور تھے، اور

مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

شرک کرنے والے تو بالکل نہیں تھے۔ (٦٧) ابراہیمؑ سے نسبت رکھنے والے تو وہ

اس فیصلہ کُن مباہلہ کیلئے میدان میں آئے، لیکن عیسائیوں کے کچھ دانا، اور سمجھدار لوگوں نے ضدی اور شر پسند قسم کے لوگوں کو ڈانٹ کر چپ کر دیا، اور مباہلہ کی نوبت نہیں آئی۔

ع ٩ ٦ ١٤

ف٦٥ حضرت ابراہیمؑ کے سیکڑوں برس کے بعد موسوی تعلیم میں بگاڑ کے وقت یہودیت پیدا ہوئی ہے، اور حضرت ابراہیمؑ کے تقریباً دو ہزار پانچ سو سال بعد تعلیم عیسوی میں بگاڑ کے وقت عیسائیت وجود میں آئی، لیکن دونوں فرقے حضرت ابراہیمؑ کو یہودی عیسائی ثابت کرنے میں اپنا علم استعمال کرتے ہیں، خدا نے فرمایا کہ اہل کتاب ہو کر ایسی خلافِ عقل بات کیوں کہتے ہو۔

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٣﴾ وَ

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا، اور رسول کے تابع ہوئے، سو تو لکھ لے ہم کو حق کی گواہی دینے والوں میں۔ ﴿٥٣﴾ اور

مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي

منکروں نے بڑی بڑی کاروائیاں کیں، اور اللہ نے جوابی کاروائیاں کیں اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر اور کامیاب ہوتا ہے ﴿٥٤﴾ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰؑ میں تم کو

مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

واپس بلانے والا ہوں، اور اپنی بارگاہ میں تم کو بلند مرتبہ عطا فرمانے والا ہوں، اور کافروں کے الزام سے تم کو

جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ

پاک رکھوں گا، اور قیامت تک تیری اتباع کرنے والوں کو منکروں پر بڑائی عطا کروں گا، پھر میری

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾

ہی طرف تم سب کو لوٹ کر آنا ہے، پھر فیصلہ کروں گا میں ان تمام باتوں کا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ ﴿٥٥﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

پس جو منکر ہوئے ہیں، انہیں سخت عذاب دوں گا دنیا و آخرت میں، اور کوئی بھی

وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ان کی مدد کے لئے نہیں آسکے گا۔ ﴿٥٦﴾ اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک

الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾

عمل کئے تو انکا پورا پورا اجر انہیں ملے گا، اور ظالموں سے اللہ کبھی محبت نہیں کرتا۔ ﴿٥٧﴾

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ

یہ آیات ہم تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں یہ تو دانشمندی اور حکمت سے لبریز نصیحت نامہ ہے۔ ﴿٥٨﴾ اللہ کے نزدیک جیسے عیسیٰؑ

عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾

کی مثال ویسے ہی آدمؑ کی مثال ہے، آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور جیسے ہی فرمایا "ہوجا" پس وہ ہو گئے ﴿٥٩﴾

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ

ے رب کی طرف سے یہ سچ بات ہے پھر تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ رہو۔ ﴿٦٠﴾ تمہارے پاس سچا علم آنے

مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ

کے بعد بھی یہ لوگ حجت بازی کریں تو انہیں کہو کہ ہم اور تم اپنے اپنے بیٹے، اور بیویوں کو بلائیں

بائبل میں شاگردوں کا لفظ استعمال ہوا ہے جو انصار سے ہم پلہ ہے بعد میں ہر اس شخص کو حواری کہا جانے لگا جو مسیحؑ کا ساتھی بنا۔

ع ٥ ‏١٣ ‏١٣

ف٥٩ عیسائی لوگ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس بات پر بحث و تکرار کرتے تھے کہ عیسیٰؑ بندے نہیں بلکہ خدا کے بیٹے ہیں ضد میں آکر یہ بھی کہنے لگے کہ اللہ کے بیٹے نہیں تو بتاؤ کس کے بیٹے ہیں؟ اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا، آدمؑ کو ماں باپ دونوں نہیں تھے، پھر عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا تو تم کو تعجب کیوں لگا،

ف٦٠ کوئی اُمّت خود اپنے ہی نبی کے بارے میں متضاد، اور خلافِ حق دعویٰ کرکے دوسروں کو شک و شبہ میں ڈالنے کا گناہ کرے تو وہ دوسروں کو ایمان کا قلبی سکون کیسے دے سکتی ہے، اس لئے رب نے فرمایا کہ ان کے طویل جھگڑے سے متاثر ہوکر تم کو شک میں نہیں پڑنا چاہیئے، حق وہی ہے جو قرآن میں فرما دیا گیا۔

ف٦١ اس قدر سمجھانے کے بعد بھی اگر عیسائی لوگ ضد کریں تو ان سے مباہلہ کرو، مباہلہ یہ ہے کہ اپنے اپنے بیٹوں اور بیویوں کو دونوں فریق لیکر خود بھی حاضر ہوں شہر کے باہر کھلے میدان میں جمع ہوکر جو جھوٹا ہو اُس پر لعنت ٹوٹ پڑنے کی سب مل کر بددعا کریں۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضٰىٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهٗ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۴۷﴾

کر سکتا ہے، جب فیصلہ صادر فرماتا ہے کسی کام کا تو فرماتا ہے ہوجا، اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ (۴۷)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُولًا

اور سکھائے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو لکھنا، دانشمندی اور توریت اور انجیل۔ (۴۸) اور رسول ہوگا

إِلٰى بَنِىٓ إِسْرَآءِيلَ ۙ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُمْ بِـَٔايَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ أَنِّىٓ

بنی اسرائیل کی طرف کہ میں آیا ہوں تمہارے پاس نشان لے کر تمہارے رب کی طرف سے اور بنا کر بتاتا

أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّينِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ

ہوں تم کو مٹی کے گارے سے پرندے کی صورت پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اُڑتا جانور ہوجاے

طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْىِ الْمَوْتٰى

اللہ کے حکم سے، اور جو اندھا پیدا ہوا اُسے اچھا کر دیتا ہوں، اور جو کوڑھی ہو اُسے چنگا کر دیتا ہوں، اور

بِإِذْنِ اللّٰهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ

جلا دیتا ہوں مردوں کو اللہ کے حکم سے، اور جو کھا کر آتے ہو وہ بتادیتا ہوں، اور جو کچھ گھر رکھ کر آتے ہو

إِنَّ فِى ذٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا

وہ بھی بتادوں گا، اگر تم کو ایمان لانا ہے تو اس میں نشانی پوری ہے۔ (۴۹) اور توریت جو مجھ سے پہلے

بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِى حُرِّمَ

کی کتاب ہے، اسکے احکام کو سچ سچ بیان کرتا ہوں، اسی واسطے حلال کرونگا وہ بعض چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں

عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِـَٔايَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۵۰﴾

اور آیا ہوں تمہارے پاس کھلی نشانی لیکر تمہارے رب کی طرف سے، سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو۔ (۵۰)

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هٰذَا صِرٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّآ

بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، سو تم اس ایک کی بندگی کرو، یہی سیدھی سیدھی راہ ہے۔ (۵۱) پھر جب

أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِىٓ إِلَى اللّٰهِ ۖ قَالَ

عیسیٰؑ کو بنی اسرائیل کے انکار کا احساس ہوگیا تب اعلان کیا کہ کون ہے میرا مددگار اللہ کے راستہ میں، تب

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۵۲﴾

کہا حواریوں نے، ہم ہیں اللہ کے مددگار، ہم ایمان لائے اللہ پر، اور تو گواہ رہ کہ ہم نے اسلام قبول کیا۔ (۵۲)

ف۵۱ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو بغیر پڑھے توریت بیان کرنا آتی تھی، بنی اسرائیل کے علماء نے حضرت موسیٰؑ کے بعد توریت کے حلال کو حرام کر لیا تھا کم فہم، اور وہمی قسم کے جعلی مذہبی رہنماؤں نے، اور تارک دنیا درویشوں نے دین کا حلیہ بگاڑ دیا تھا، حضرت مسیحؑ نے توراۃ کی بنیاد پر از سر نو دین کی تجدید فرمائی، اور اللہ کے احکامات جوں کے توں پھر سے جاری وساری فرما دیئے، بڑے بڑے زہاد، فقراء، علماء، فقہاء، درویشوں اور مذہبی دوکانداروں کو حضرت مسیحؑ صرف زبانی وعظ وتلقین سے راہِ راست پر نہیں لاسکتے تھے اس لئے اللہ نے ایسے زبردست مافوق الفطرت معجزات حضرت مسیحؑ کو عطا فرمائے، کہ اس وقت کی کسی طاقت کو مانے بغیر چارہ نہیں رہا، پھر بھی جو انکاری ہوا اُسے جہنم کا ایندھن بنے بغیر چارہ نہیں۔

ف۵۲ ایسے زبردست معجزات کے بعد بھی حضرت مسیحؑ کی دعوت کو بنی اسرائیل کی اکثریت نے قبول نہیں کیا، اور اپنی شرکیہ اور رسمی دینداری کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے، اور مقابلہ پر آگئے، تب حضرت مسیحؑ نے اعلان عام کیا۔ خدا کے اس راستے میں میرا ساتھی کون ہے، ابتداء میں دو کپڑے کے دھونیوالے حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہوئے مسیحؑ نے ان سے کہا کہ کپڑے کیا دھوتے ہو، میں تمہیں انسانوں کے دلوں کو دھونا سکھاؤں گا

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ
اور میری بیوی بانجھ ہے، جواب ملا اُسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (۴۰) تب
رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
زکریا بولے، اے رب! مجھے کچھ نشانی دے، فرمایا! تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن اشارے
اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع
کے سوا بات نہیں کر سکے گا، اور اپنے رب کا خوب خوب ذکر کرتے رہنا، اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہنا۔ (۴۱)
وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ
اور جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ اللہ نے تم کو چن لیا، اور تم کو پاک کیا، اور انتخاب
وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ
فرمایا تم کو سب جہاں کی عورتوں پر۔ (۴۲) اے مریم! اپنے رب کے تابع فرمان ہو جاؤ
اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
اور اُسے سجدہ کرتی رہو، اور رکوع کرنیوالوں کیساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ (۴۳) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپکی طرف وحی کر رہے
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
ہیں، اور تم نہ تھے ان کے پاس جب ڈالنے لگے تھے اپنے قلم کہ مریمؑ کا کفیل کس کو بنایا جائے، اور اے محمدؐ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ
صلی اللہ علیہ وسلم تم اُس وقت بھی موجود نہ تھے، جب ان میں جھگڑا اپڑ گیا تھا۔ (۴۴) جب بولے فرشتے
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ق اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
اے مریمؑ! اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے ایک فرمان کی جس کا نام "مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا"
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ لا
ہوگا، دنیا اور آخرت میں بڑے مرتبے والا ہوگا، اور اللہ کا مقرب بندہ ہوگا۔ (۴۵)
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ
اور کلام کریگا لوگوں سے ماں کی گود سے پوری عمر تک، اور بڑا نیک بخت ہوگا۔ (۴۶) مریم بولیں،
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
اے رب مجھے لڑکا کیسے ہوگا، مجھ کو ہاتھ نہیں لگایا کسی بشر نے، فرمان جاری ہوا کہ اللہ جس طرح چاہے پیدا

ف ۴۴ حضرت مریمؑ کی پرورش کیلئے بیت المقدس کا ہر عالم چاہتا تھا کہ اپنے پاس رکھے، بزرگوں نے آپس میں تصفیہ اس طرح کیا کہ ہر عالم ربّانی اپنا وہ قلم جس سے توراۃ شریف لکھتا تھا بہتے پانی میں ڈالے، جس کا قلم بہاؤ سے الٹا واپس آئے وہ حضرت صدیقہ، طاہرہ، طیبہ، قانتہ، راکعہ، ساجدہ، محصنہ، مصطفیہ مریم علیہا السلام کا (GUARDIAN) کفیل مقرر ہوگا، حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم دریا کے بہاؤ سے الٹا واپس آیا، اور بالاتفاق مریم علیہا السلام کے کفیل مقرر ہوئے، اس واقعہ کے وقت صاحب قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے لیکن اس منظر کو ان آیات میں نازل فرمادیا گیا

ع ۴ ۱۱ ۱۲

ف ۴۵ مسیح اُسے کہتے ہیں جس کے ہاتھ لگنے سے بیمار اچھا ہو جائے، یا جسکا کوئی وطن نہ ہو، سیاحی میں عمر گذر جائے یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا لقب ہے، نام مبارک عیسٰیؑ ابن مریمؑ ہے

ف ۴۶ عام طور پر بچے بڑے ہوتے ہوتے سیکھتے سیکھتے تھوڑی تھوڑی بات کرنا شروع کردیتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسٰیؑ ابن مریمؑ ماں کی گود سے کلام فرمانے لگے، یہ ان کا ایک معجزہ ہے، دیکھو سورہ مریم (۱۹) آیت نمبر ۲۹ سے ۳۲ تک،

لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾

اُس کو جو میرے پیٹ میں ہے، سو تو مجھ سے یہ نیاز قبول فرمالے، تو ہی سننے والا، اور جاننے والا ہے۔ (۳۵)

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

پھر جب اس کو لڑکی پیدا ہوئی، تو بولی، اے رب! مجھے تو لڑکی پیدا ہوئی، اور اللہ کو خوب معلوم تھا جو کچھ

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ

اس نے جنا تھا، اور لڑکا ایسا نہ ہوتا جیسی یہ لڑکی ہوگی، تب اس نے کہا میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے، اور میں اس مریمؑ

اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا

کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے بچنے کے لئے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (۳۶) تب قبول

رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ

فرما لیا اللہ نے مریمؑ کو احسان اور خوبی کے ساتھ، اور بہت اچھی طرح پروان چڑھایا، اور اس کی تربیت

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ

اور پرورش کے لیے زکریاؑ کو مقرر فرمایا، جب بھی زکریاؑ، مریمؑ کے پاس محراب میں جاتے تو وہاں کھانے

یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ

کی چیزیں پاتے، تب پوچھا اے مریم! یہ تم کو کہاں سے آیا وہ کہنے لگی کہ اللہ کے پاس سے اور کہاں سے آئیگا۔

مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

اللہ تو رزق عطا فرماتا ہے جس کو چاہے بیشمار۔ (۳۷) یہ حال دیکھ کر وہیں اُسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی عرض کیا

هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ

اے رب! مجھ کو اپنی جانب سے پاکیزہ اولاد عطا فرمادے، میری دعا بھی سننے والا تو ہی ہے۔ (۳۸) دعا قبول

الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ

ہوئی، جب وہ محراب میں کھڑے تھے نماز کی حالت میں، فرشتوں نے آواز دی کہ اللہ تم کو یحییٰؑ کی بشارت

بِیَحْیٰی مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا

دیتا ہے، وہ اللہ کے فرمان کی تصدیق کرے گا، سردار ہوگا، اور اپنے جی کو تھامنے والا پارسا ہوگا، نبی بنکر آئیگا

مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ

اور خوب اصلاح کریگا۔ (۳۹) زکریا نے کہا اے رب! مجھے بچہ کس طرح ہوگا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں

ف ۳۶ حضرت مریمؑ کی ماں کو یہ فکر ہوئی کہ نذر میں شاید بیٹی قبول نہ ہو، بیٹا ہوتا تو خوب نیاز قبول ہوتی، اللہ نے فرمایا کہ وہ لڑکا جو تیرے تصور میں تھا۔ اس لڑکی جیسا مرتبہ نہیں پاسکتا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوب بڑائی عطا کی، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بچہ کا نام عورت رکھ سکتی ہے۔

ف ۳۸ حضرت مریمؑ کی کرامت دیکھی کہ بے موسم پھل حجرے میں رکھا رہتا ہے، تب انہیں بھی خیال ہوا کہ باوجود بوڑھا ہونے کے اللہ تعالیٰ مجھے بھی اولاد عطا فرمائے تو ناممکن نہیں، اسلئے دعا کی۔

ف ۴۰ حضرت زکریاؑ کی عمر اس وقت ایک سو برس کی تھی، اور آپکی بیوی کی عمر اٹھانوے برس کی تھی اور اب تک انہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔

منزل ١

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ

ایمان والوں کا نہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کا کوئی تعلق اللہ سے نہیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ فساد کا اندیشہ

شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَ

ہو، اور ان سے بچاؤ کیلئے کوئی ایسا کرے، اور اللہ عذاب کے فیصلے سے تمکو بچالینا چاہتا ہے اور ہر کوئی اللہ کے

اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

حضور پہنچ کر رہے گا۔ (٢٨) کہہ دو اگر تم چھپا لوگے اپنے جی کی بات یا ظاہر کر دوگے اللہ کو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى

ہر حال میں معلوم ہے، اور اس کو تو وہ سب معلوم ہے، جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

ہر چیز پر قادر ہے۔ (٢٩) جو بھی نیکی ہر شخص نے کی ہوگی اس دن موجود پائے گا اور جو برا کام کیا ہوگا

مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا

وہ اپنے سامنے حاضر دیکھ لیگا، تب آرزو کریگا کہ کاش مجھ میں اور اس دن میں بہت لمبی دوری پڑجائے اور اللہ

بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع قُلْ

خوف دلاتا ہے تم کو اپنے آپ سے، اور اللہ تو اپنے بندوں کا بہت بڑا خیر خواہ ہے۔ (٣٠) کہہ دو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ

اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے، تو میری راہ چلو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (٣١) کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ ہٹ جاتے ہیں تو اللہ

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ

ایسے منکروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (٣٢) اللہ نے پسند فرمالیا آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کے

اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ

گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو سارے جہانوں پر۔ (٣٣) یہ سب اولاد تھے ایک دوسرے کی اور اللہ

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ

تو خوب سنتا اور جانتا ہے۔ (٣٤) جب عمران کی عورت نے کہا، اے رب میں نے نذر کیا اور منت مانی تیرے لیے آزاد کرنیکی

٢ عند المتاخرین ع ٧

ع ٣ ١١

ف ٣١ و ٣٢ نبی کی محبت کا دعویٰ اس وقت صحیح ہوگا جب محبوب کی پسند پر چلاجائے جس طرح جی چاہے ویسا کرنے سے محبت کا دعویٰ غلط ہوگا۔

ف ٣٣ عمران حضرت موسیٰؑ کے باپ کا نام بھی ہے اور مریمؑ کے باپ کا نام بھی عمران تھا۔

ف ٣٤ یعنی آدمؑ کی اولاد تو سب تھے، اور پھر ہر ایک کسی کا باپ یا کسی کا بیٹا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے بڑے اور بزرگ بندے بھی مخلوق ہیں، کسی کے حق میں پسند اور محبت کے الفاظ فرمانے سے بھی وہ خدا کا بندہ ہی رہیگا بیٹا یا وزیر نہیں بن جائیگا۔

ف ٣٥ نذر و منت اللہ کے سوا کسی کی نہیں پہلی امتوں میں بھی خدا کے نیک بندوں کا یہ دستور تھا۔

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا

بشارت دے دو۔ (۲۱) یہی وہ لوگ ہیں کہ دنیا و آخرت والے ان کے سب عمل برباد

وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

ہو گئے اور کوئی ان کا مددگار نہ رہا۔ (۲۲) جن کو کتاب کا ایک حصہ مل چکا ہے ان کا حال

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

تم نے نہیں دیکھا کہ انہیں دعوت دی جا رہی ہے۔ اللہ کی کتاب کی طرف تاکہ ان کے فیصلے ہو جائیں پھر بھی ان میں ایک

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

ٹولی منہ پھیر لیتی ہے، اور بات کو ٹال دیتی ہے۔ (۲۳) یہ اس لئے ہوا کہ وہ تو کہتے جا رہے ہیں

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص وَّغَرَّهُمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی، مگر گنتی کے چند دن اور اس طرح کی بنائی ہوئی باتوں کے چکر میں اپنے ہی دین

يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ قف وَوُفِّيَتْ

سے بہک نکلے ہیں (۲۴) پھر کیا حال بنے گا انکا جب ہم ایک ہی دن میں ان سب کو جمع کر لیں گے جسمیں شبہ نہیں، اور ہر ایک کے

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

کئے دھرے کی اس دن پوری بھرپائی کر دی جائیگی، اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔ (۲۵) تم کہو! اے اللہ! بادشاہت کے مالک

الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَ

تو جس کو چاہے ملک عطا کرتا ہے، اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

اور تو نے جسے ذلیل کرنا چاہا وہ ذلیل ہو گیا، سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے، یقین ہے کہ تو ہر چیز

شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ز

پر قادر ہے۔ (۲۶) تو لا سکتا ہے رات کو دن میں، اور دن کو رات میں داخل کر سکتا ہے، اور زندے کو مردے سے

وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ

نکالنا بھی تیرا کام ہے، اور بے جان کو جاندار سے خارج کرنا بھی تیرا کام ہے، اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب

تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ

رزق دیتا ہے۔ (۲۷) ایمان والوں کے ہوتے ہوئے منکروں کو اپنا دوست بنا لینا یہ کام

سفر مبارک ہمارے لئے متشابہ اور اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشاہدہ کی بات ہے۔

ف ۱۳ جنگ بدر میں جس کا قصہ "سورۂ انفال" میں آئیگا۔ مشرکین مسلمانوں سے دو گنے تھے، اور یہ نمونہ خود وہ دیکھ چکے ہیں کہ مسلمان تھوڑے ہونے کے باوجود بھی اللہ کی مدد ساتھ لیکر میدانِ جنگ میں آئے تھے اور غالب ہوئے۔

ف ۱۴ عورت، بیٹے، مال سونا، چاندی، روپیوں کے ساتھ آج گھوڑوں کی جگہ اعلیٰ درجہ کی مشینی سواریوں اور فرنیچر نے لے لی ہے۔ کیا نہیں معلوم کہ یہ عارضی نفع کی چیزیں ہیں، آگے اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ پانے میں سب غافل ہیں۔

ف ۲۰ اُمِّیِّین ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو کتاب پڑھنا نہیں جانتے تھے

ف ۲۸ ایمان والے ہوں تو منکروں کو اپنا والی، محافظ رازدار، اور سنگی ساتھی ہرگز نہ بنانا چاہیئے۔ ہاں اگر دنگے فساد سے بچنے میں بطور رواداری ایسا کوئی کرے تو حرج نہیں، تب بھی ہر حال میں اللہ کے غضب سے بچنے کی پوری فکر کرنی چاہیئے۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم کو آگ سے
النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ
بچالے۔ (١٦) جو صبر کو ڈھال بناتے ہیں، اور سچ بولتے ہیں اور اللہ کی تعظیم بجالاتے ہیں، اور خرچ کرتے ہیں، اور رات کے آخری حصہ
الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ (١٧) اللہ نے گواہی دی کہ اسکے سوا کسی کی بندگی مت کرو اور فرشتوں نے بھی یہی اعلان کیا،
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
اور تمام علم والے بھی یہی کہیں گے کہ وہ قائم حاکم ہے انصاف کا، بس حق یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زبردست حکمت
الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
والا ہے۔ (١٨) بے شک اللہ کے پاس قبول ہونے والا دین صرف اسلام ہے (یعنی تابع فرمانی والا دین) اور کتاب پانے
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ
کے بعد اور علم پانے کے بعد جن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا، اور ضد میں آکر یہ حرکت کی، اور جو کوئی بھی انکاری
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ
ہوا اللہ کے حکموں سے تو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (١٩) پھر بھی
حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ
لوگ اگر آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ اللہ کے حضور میں نے تو اپنا سر جھکا دیا ہے، اور میرے ساتھیوں نے بھی، اور ان
لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ
ں کتاب سے اور جو کتاب پڑھنا نہیں جانتے کہہ دو کہ کیا تم اللہ کے تابع ہوتے ہو، پس اگر یہ لوگ بھی گردن جھکا دیں تو راستہ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع
لیں گے، اور اگر نہ انیں گے تو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خود ہی دیکھ لے گا۔ (٢٠)
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ
جو لوگ اللہ کی آیتوں کے انکاری ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے اور لوگوں میں انصاف
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
کی بات کہنے والوں کو بھی قتل کرتے ہیں، بس ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی

تو یہ بیوقوفی ہے " بل یداہ مبسوطتان " " ید اللہ فوق أیدیهم " " ولٰکنّ اللہ رمیٰ " " کان عرشه علی الماء " اور " انا عرضنا الامانة علی السمٰوٰت والارض " وغیرہ آیات اسی درجہ متشابہات میں آتی ہیں، ایک بات اور مان لینی چاہیے کہ متشابہ آیات جتنی بھی ہیں انہیں سے بعض انسانی علم اور کھوج کے بعد محکمات ہو جاتی ہیں، مثال کے طور پر قرآن میں ایک جگہ سورۂ طلاق آیت ۱۲ میں اللہ الذی ... بکل شیء علماً۔ (وہ اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کی مثال (طرح) زمین بھی) اس آیت میں سات زمینوں کے وجود کا پتہ چلتا ہے، مگر ابھی تک یہ متشابہات میں ہے، اب اگر انسان نے تلاش و جستجو کے بعد دوسری زمینوں کا پتہ لگا لیا چاہے وہ ہم سے اوپر ہوں یا نیچے تو پھر یہ آیت متشابہت کے گروپ سے نکل کر علم و مشاہدہ کے دائرہ میں داخل ہو جائیگی، اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ عام لوگوں کے لئے جو بات متشابہت میں ہو وہ اللہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یا آئمۂ دین متین یا علمائے کرام کیلئے اپنے اپنے درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے مشاہدہ کے درجہ میں بھی آسکتی ہے، جیسے معراج کا

النصف
ع ٢ ١١ ١٠

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جیسی درگت بن گئی فرعون والوں کی اور ان کے پہلے لوگوں کی ان سب نے ہماری آیات کو جھوٹ جانا

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱ قُلْ

پھر اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انکو پکڑ لیا اور اللہ کی پکڑ بہت ہی سخت ہے۔ ۝۱۱ منکروں

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ

سے کہدو کہ تم عنقریب کچل کر ڈھکیل دیئے جاؤ گے جہنم کی طرف، اور کیا ہی بری جگہ ہے جہاں تم کو جمع

الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

ہونا ہے۔ ۝۱۲ ابھی ایک نمونہ تم پاچکے ہو جب دو فوجیں آپس میں ایک دوسرے سے بھڑ گئیں، ایک فوج

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ

اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور ایک انکاری ٹولہ تھا جو دیکھ رہا تھا اپنی ٹولی کو کھلی آنکھ سے دُگنا، اللہ

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى

زور عطا کرتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے آنکھ والوں کے لئے اس واقعہ میں بڑی

الْاَبْصَارِ ۝۱۳ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ

عبرت ہے۔ ۝۱۳ انسان مزے لینے کی لت میں ریجھ گئے ہیں عورتوں اور بیٹوں پر، جوڑ کر رکھا ہوا مال، سونے اور

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

روپے کے ڈھیر اور چُنے ہوئے گھوڑے انہیں بہت پسند ہیں، اسی طرح مویشی اور کھیتیاں بھی، یہ اِس پار کی زندگی

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

کا حقیر سامان ہیں، اور اللہ کے پاس پلٹ کر جانے پر اس سے بھی بہتر سامان اور

حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝۱۴ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

خوبصورت جگہ ہے۔ ۝۱۴ کہو کیا میں تمکو بتادوں بہترین چیزیں کیا ہیں ان لوگوں کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

بچ کر چلے تب ان کے رب کے یہاں باغات ہیں جسکے تلے نہریں ہیں وہاں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہ رہیں گے، اور پاک ستھری

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝۱۵ ۚ

بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی رضامندی کا اعلان اور اللہ تو بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔ ۝۱۵

منزل ۱

لحاظ سے ہر شخص کیلئے متشابہات کم زیادہ ہوتی رہتی ہیں، کوئی نابالغ بچہ ہو تو مرد و عورت کے آپسی ملاپ کی لذت اُس کو بتانا متشابہات سے ممکن ہوگا، مشاہدہ سے نہیں، اور متشابہات تو واقعی ایسے موقع پر بڑا سہارا بن جاتی ہیں کہ بات کے مفہوم سے قریب آدمی کو لانے میں مدد ملتی ہے، کسی اَن دیکھی چیز کو کم سمجھ و کم علم آدمی کو سمجھانے کیلئے اس کی سمجھ میں آنے والے اور مشاہدہ کے الفاظ استعمال کر کے ایسی بات سمجھا دینا جو اس نے دیکھی نہ ہو، جسطرح اللہ نے کئی مقامات پر زمین و آسمان کا چھ دن میں پیدا کرنے کا بیان فرمایا ہے یہ چھ دن ہمارے یہاں کے رات و دن تو نہیں ہو سکتے البتہ ہم کو اپنے چھ دن سامنے رکھکر تصور کر لینا چاہیئے، ایسا ہی تمام باتوں میں علمی خاکہ ذہن میں بیٹھے تو بس زیادہ کھوج میں نفع نہیں، چیزوں کے مفہوم سے قریب لیجانے کیلئے ایسے معلوم الفاظ جو باہم معنیٰ اور مفہوم میں ملتے جلتے ہوں سکھانے والا طالب علم کو اس کا ہلکا سا تصور دلانے کیلئے اور معنیٰ کے قریب لیجانے کیلئے اس طرح کی بات سمجھائیگا لیکن مشاہدہ کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، کرسی کا لفظ اللہ کے بے پناہ اقتدار، زبردست قدرت کے اندازے کے قریب لیجانے کیلئے استعمال کیا گیا۔ اب ہم کرسی کو محدود معنیٰ میں چارپیر کی کرسی یا اور کچھ بولنے بتانے لگیں یا اس کی کھوج میں پڑیں

منزل ١

انْتِقَامٍ ۝٤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

ہے ۔ ۴ بے شک اللہ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ اور چھپی ہوئی نہیں

فِي السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ

ہے ۔ ۵ وہ تمہاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جسطرح چاہتا ہے، اسکے سوا کسی اور کی بندگی

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٦ هُوَ الَّذِيٓ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

مت کرو، وہی غالب، دانا ہے ۔ ۶ اُسی نے اُتاری آپ پر یہ کتاب اس میں آیتیں ہیں حکم

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ

بتانے والی مضبوط یہ جڑ ہے کتاب کی اور دوسری کچھ آیات ہیں جو معنیٰ میں ملتی جُلتی ہیں، سو جن کے دل میں

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشٰبَهَ مِنْهُ

ٹیڑھاپن ہے، وہ اس کو لیکر بحث میں پڑتے ہیں فتنہ برپا کرنے کیلئے، اور اس کی کل بٹھانے کی کوشش

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

کرتے ہیں، حالانکہ اس کا خلاصہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکے گا ۔ اور جو علم میں مضبوط ہیں، وہ

اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

تو یوں کہتے ہیں مان لیا ہم نے کہ یہ سب آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں، اور نصیحت تو وہی

رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبٰبِ ۝٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ

قبول کریں گے جو سمجھ دار ہیں ۔ ۷ اور کہتے ہیں اے ہمارے رب جب ہمیں تو ہدایت

إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨

فرما چکا تو اب ہمارے دلوں میں ٹیڑھاپن نہ آنے دے اور اپنی مہربانی سے ہمکو نواز دے، سب سے بڑھکر دینے والا تو ہی ہے ۸

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

اے رب! تو جمع کرنے والا ہے تمام انسانوں کو ایک ایسے دن جسمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف

الْمِيعَادَ ۝٩ ع إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

نہیں کرتا ۔ ۹ منکروں کو اس دن ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ کے حضور کچھ بھی کام نہیں

لَآ أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝١٠ لا

آئیں گے، اور ایسے لوگ آگ کا ایندھن بنتے رہیں گے ۔ ۱۰

ف قرآن پاک میں دو طرح کی آیات ہیں ایک تو حکم بتانے والی یعنی کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح دوسری آیات ہیں متشابہات، یعنی ملتے جلتے معنیٰ سے حقیقت کا پتہ دینے والی، مثال کے طور پر اللہ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے اب اگر کوئی کرسی کے پیر گنے یا کرسی کی تفصیلات معلوم کرنا چاہے یعنی کس چیز سے بنائی گئی ہے وغیرہ، تو اس کا جواب خدا کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا، اور اگر خدا بتا بھی دے تب بھی آدمی اس کی حقیقت اور وسعت کو نہیں پاسکے گا جب تک دیکھ نہ لے، اور ضروری نہیں کہ دیکھ کر بھی پوری حقیقت پالے، دوسرے یہ کہ ساق کی تجلی فرمائی جائیگی. ساق کہتے ہیں پنڈلی کو، آدمی کسی بڑے کے پاؤں پر گر پڑتا ہے۔ اس تصور کو سامنے رکھ کر قرآن نے یہ بات کہی ہے، اب کوئی مشاہدہ والا مطلب نکالے تو بے عقل بنے بغیر چارہ نہیں۔ ایمان والا تو یہی سمجھے گا کہ میرا رب جب ساق کی تجلی فرمائیگا تو مجھے سجدہ میں گر جانا ہے اور اس کی مشق اس زمین پر مرتے دم تک کئے جانا ہے، اب اگر کوئی یہ کہے کہ متشابہ آیتیں جب سمجھ کی چیز نہیں تو کیوں نازل کی گئیں؟ عمر، عقل، علم، تجربہ اور مرتبہ کے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقف لازم

وقف منزل

ع ١ / ٩ / ٩

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

رسولوں پر بھی ایمان لائے اور یہ کہا کہ ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی جدائی اور فرق نہیں مانتے اور عرض کیا کہ اے اللہ ہم نے سن لیا اور قبول بھی کر لیا ہم

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور ہمکو تیرے ہی حضور پلٹ کر آنا ہے ۔ (۲۸۵) کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دینا خدا کا

وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

دستور نہیں جو کام ٹھیک کرے گا تو اس کی جزا اس کو مل جائے گی اور جو برائی لاد کر آئے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اے

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں تو ہماری پکڑ نہ فرما اور اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ مت ڈال جو تو نے

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم کو وہ بوجھ بھی نہ اٹھانے لگا جس کی طاقت ہم میں نہ ہو ہم کو درگذر

لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

فرما ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے انکاری قوم کے مقابلے میں تو ہماری

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

مدد کو آجا ۔ (۲۸۶)

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ آل عمران مدنی ہے، اس میں) اس اللہ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے جو نہایت مہربان اور رحم فرمانیوالا ہے ○ (دوسو آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ ط نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الف لام میم (۱) معبود تو بس اس ایک اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں، زندہ، اور سب کا تھامنے والا ہے (۲) اسی اللہ نے آپ پر کتاب اتاری، جو حق

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾

کے ساتھ سچ ثابت کرتی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کو، اور توراۃ اور انجیل بھی اسی نے نازل فرمائی تھی۔ (۳)

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ

اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کیلئے، اور یہ فیصلہ بھی اسی اللہ کا نازل کیا ہوا ہے، جو انکاری ہیں اللہ کی آیات

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

کے ان کے لئے سخت عذاب ہے، اور اللہ بھی بہت سختی سے انتقام لینے والا

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

کرو اور دستاویز لکھنے والے اور گواہی دینے والے کو ستانا

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

نہیں چاہیئے اور اگر ایسا کروگے تو بے حکمی کا گناہ تم کو لگے

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا

جائے گا اور اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہیں صحیح اور بھلے

اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ

طریقوں کی تعلیم دیتا ہے اور اللہ تو ہر چیز سے واقف ہے۔ ﴿۲۸۲﴾ اگر تم سفر میں

عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

ہو اور لکھنے والا نہ مل سکے تو رہن کی چیز قبضے میں دیکر معاملہ کر لیا کرو پھر اگر تم ایکدوسرے پر بھروسہ

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کرو تو جس کو امانتدار سمجھا گیا ہے اس پر لازم ہے کہ امانت برابر واپس کردے اور اللہ سے جو اسکا رب ہے ڈرتا

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

رہے اور شہادتوں کو چھپاؤ نہیں جو بھی گواہیوں کو چھپائے گا اس کا دل گناہوں سے بھر جائیگا اور تمہارے سب

۳۹ ع ۲ ۷ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

کاموں کو اللہ جانتا ہے۔ ﴿۲۸۳﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کا

الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

مال ہے تم اپنے جی میں کوئی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تم سے حساب لے گا پھر جس

اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

کی چاہے گا مغفرت فرمادے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تو ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۲۸۴﴾ رسول اس کتاب پر ایمان لائے جو انکے رب کی طرف سے ان پر وحی کی گئی اور اس وحی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف

(قرآن) کو جنہوں نے مان لیا وہ ایمان والے بن گئے۔ اور سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ قف ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

جب اللہ کے پاس پلٹائے جاؤ گے پھر وہاں ہر شخص کو جو بھی اس نے کمایا ہوگا پورا ملے گا اور ظلم کسی پر

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ٣٨ ع ٨ ٢

بھی نہ ہوگا۔ (۲۸۱) اے ایمان والو! جب کبھی تم آپس میں کسی مقررہ میعاد تک کے لئے ادھار کا

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ص

لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تمہارے بیچ انصاف سے لکھ دے اور لکھنے والا سستی نہ کرے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ج وَلْيُمْلِلِ

اور اکتائے نہیں جب اللہ نے کسی کو لکھنا سکھایا تو اسے چاہیئے کہ ٹھیک سے لکھ دیا کرے اور جس پر حق دینا واجب

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ط

ہے اس پر لازم ہے کہ معاملہ خود بتا کر لکھوائے اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرے لکھواتے وقت کم یا نقص

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

والی بات نہ کرے اگر وہ شخص جس پر حق واجب ہے بے عقل یا ضعیف ہو یا معاملہ ٹھیک سے بول کر بتا نہ سکے

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ط وَاسْتَشْهِدُوْا

تو اس کا کوئی ولی یا وارث لکھوادے اور اپنے میں سے اپنی پسند کے دو مردوں کو گواہ کرلو پھر اگر دو آدمی نہ

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

مل سکیں تو ایک آدمی اور دو عورتیں شاہد بنالو یہ اس لئے کہ ایک بھول گئی تو دوسری اسے یاد دلادے اور

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

گواہی دینے والے جب بلائے جائیں تو انہیں کترانا نہیں چاہیئے میعاد مقرر کا لکھنا چھوٹا ہو یا بڑا اسے

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ط وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ط

لکھنے میں کاہلی نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے اور اس سے شہادتیں قائم رکھنے میں بڑی

وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ط ذٰلِكُمْ

سہولت ہوگی اور شک شبہ کا بہت کم موقع رہے گا۔ ہاں اگر حاضر میں کاروباری پھیر بدل میں ہاتھوں

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

ہاتھ نقدی لین دین کو نہ لکھو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور جب سودا کرو تب بھی گواہ بنالیا

و ۲۸۲ ادھار کے معاملات قرض، مکان کی خریداری بکری کی دستاویز لکھنے کا حکم اس آیت میں دیا گیا ہے اور جس کے ذمہ حق واجب ہے وہ خود ہی دستاویز لکھوا کر دے ہاں جو نقد کے سودے اور ہاتھوں ہاتھ لینا دینا بازاروں اور منڈیوں میں ہوتا ہے اسے نہ لکھا جائے تو گناہ نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ سوداگری کاروبار اور دنیاداری کے معاملات کو ترک کرنا دین کا حکم بتاتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں اصل یہ ہے کہ ہر معاملہ میں اللہ کی مرضی اور حکم پر عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پابندی سے کرو تو دنیا کے تمام کام دین کے کام ہیں اور آخرت میں اس کا اجر ملے گا۔

الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ
بکو اس کی کھنی کہ تجارت کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسا بیاج لینا اور اللہ نے خرید و فروخت یعنی بیوپار کرنا حلال کر دیا اور بیاج
اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
(سود) کو حرام کر دیا بس اب جس کو اسکے رب کی طرف سے نصیحت پہنچ جائے بیاج کھانا چھوڑ دے پہلے جو ہو گیا
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ
سو ہو چکا اور اس کا فیصلہ آگے اللہ کے اختیار میں ہے اور جو کوئی پھر بھی بیاج کھائے تو ایسے لوگ آگ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي
میں جائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (٢٧٥) بیاج (سود) کو اللہ بے برکت بنا دیتا ہے پھر بھوک مری تنگدستی پھیل
الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جاتی ہے اور صدقات خیرات میں برکت عطا فرماتا ہے تو خوشحالی عام ہوتی ہے کسی پاپی نافرمان کو خدا پسند نہیں فرماتا۔ (٢٧٦) جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اور نیک عمل کئے اور نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ ادا کی انکے لئے انکے رب کے پاس
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾
اجر موجود ہے نہ ان پر ڈر ہے اور نہ ان کو غم ہوگا۔ (٢٧٧)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ
اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور جو بھی سود (بیاج) باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
ایمان والے ہو۔ (٢٧٨) پھر اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اسکے رسول سے اعلانِ جنگ سن لو اور اگر بیاج
وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ
سے توبہ کرتے ہو تو تمہارے اصل مال تم کو ملیں گے تم کسی پر ظلم نہ کرو اور تم پر بھی ظلم نہیں
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ
کیا جائے گا۔ (٢٧٩) اگر کوئی تنگدست ہو تو فراغت تک انھیں ڈھیل دینی چاہیے اور
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
قرض معاف کر دو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اگر تم کو سمجھ ہو۔ (٢٨٠) اس دن سے ڈرو

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

اگر ظاہر میں دو تو بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر دو اور حاجتمند کو جا کر پہنچادو تو یہ تمہارے لئے اور بھی

فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَیُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اچھا ہے تب تو اللہ تمہارے گناہوں کو تم سے اتار دیگا اور تمہارے سب کاموں کی اللہ کو خبر

خَبِیْرٌ (٢٧١) لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

ہے۔ (٢٧١) ان کو ہدایت پہ لانا آپ کا ذمہ نہیں لیکن کسی کو ہدایت پر لانا صرف اللہ کے چاہنے سے ہوگا اور جو بھی مال تم

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

خیرات میں خرچ کروگے یہ تمہارے اپنے بھلے کیلئے ہے اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو اللہ کی خوشی چاہنے کیلئے کرو اور جو بھی

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (٢٧٢)

خیرات تم دیتے رہوگے۔ اسکا اجر تم کو پورا پورا دیا جائیگا اور تم کبھی نقصان میں نہیں رہوگے۔ (٢٧٢)

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

ان محتاجوں کو دینا چاہیئے جو اللہ کے راستے میں گھیر لئے گئے ہوں ملک میں آزادی سے چل پھر نہیں سکتے۔ ان کے نہ

ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ؗ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

مانگنے کے سبب نادان آدمی انہیں مالدار سمجھتا ہے تم ان کے چہروں سے پہچان لوگے مگر وہ لوگوں سے لپٹ

تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

کر سوال نہیں کرتے اور تم جو بہتر چیز خرچ کروگے سب کی سب علم خداوندی میں

مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (٢٧٣) ع اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

محفوظ ہوگئی ہیں۔ (٢٧٣) جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

راتوں کو اور دن کو چھپا چھپا کر یا کھلے طور پر، انکو بڑا اجر ہے ان کے رب کے پاس انکو کوئی ڈر ہی

وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (٢٧٤) اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

نہیں رہے گا اور وہ کبھی دکھی نہ ہونگے۔ (٢٧٤) جو لوگ بیاج کھاتے ہیں وہ قیامت کے

لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ

دن اسطرح کھڑے ہوں گے۔ جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر باؤلا اور خبطی کردیا ہو یہ اسلئے کہ انھوں نے

ربع ٣/٤ ع ٥

وقف منزل

نخيل وأعناب تجري من تحتها الأنهار له فيها من

ہرا بھرا باغ ہو اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس کے لئے اس باغ میں خوب پیداوار ہو اور باغ والے کو

كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرية ضعفاء فأصابها

بڑھاپا آچکا ہو اور اس کی اولاد بہت کمزور اور کمسن ہو پھر اس باغ پر آگ بگولے والی آندھی آپڑے

إعصار فيه نار فاحترقت كذلك يبين الله لكم الآيات

پھر وہ باغ جل پڑے تو تم پر کیا گزرے گی یوں اللہ تم کو اپنی آیتیں سمجھاتا ہے تاکہ

لعلكم تتفكرون ﴿٢٦٦﴾ يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبات

ع ٣٦

دھیان کرو ۔ ﴿٢٦٦﴾ ایمان والو اپنی کمائی میں سے اچھی چیزیں خرچ کرو اور اس

ما كسبتم ومما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا

میں سے بھی جو کچھ زمین سے ہم نے تمکو نکال کر دیا اور چیز چھانٹ کر دیتے وقت نیت مت خراب کرو اور اگر تمکو

الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه إلا أن تغمضوا

ایسی چیز دی جائے تو لینا قبول کروگے مگر آنکھ بند کرکے کوئی کام کرو تو اور بات ہے اور جان رکھو کہ اللہ

فيه واعلموا أن الله غني حميد ﴿٢٦٧﴾ الشيطان يعدكم

کو کچھ بھی پرواہ نہیں ہے وہ تو بڑی خوبیوں والا ہے ۔ ﴿٢٦٧﴾ شیطان تمکو تنگی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی

الفقر ويأمركم بالفحشاء والله يعدكم مغفرة منه

کی باتوں پر اکساتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ تو بہت بھلا

وفضلا والله واسع عليم ﴿٢٦٨﴾ يؤتي الحكمة من يشاء

کر دینے والا ہے اور بڑا علم والا ہے ۔ ﴿٢٦٨﴾ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی عطا فرماتا ہے

ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا وما يذكر إلا

اور جس کو دانائی عطا ہوئی اس کو بہت دولت مل گئی نصیحت کی بات تو وہی سمجھتے ہیں جن

أولو الألباب ﴿٢٦٩﴾ وما أنفقتم من نفقة أو نذرتم من

کو عقل ہے ۔ ﴿٢٦٩﴾ اور تم جو خرچ کروگے، یا کوئی خیرات اور نذر مانوگے

نذر فإن الله يعلمه وما للظالمين من أنصار ﴿٢٧٠﴾ إن

تو اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۔ ﴿٢٧٠﴾ صدقہ

ف ٢٧٠ منت اور نذر یہ ہے کہ اے اللہ فلاں کام ہو جائیگا تو میں روزہ رکھوں گا یا محتاجوں کو کھانا کھلاؤں گا یا فلاں پر قرض ہے اس کو معاف کر دوں گا یا بکرا ذبح کر دوں گا پھر وہ کام پورا ہو جائے تو ایسی منت و نذر پوری کرنا واجب ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی منت مانیگا وہ مشرک ہے بس مسلمان کو چاہیئے کہ نذر منت صرف اللہ کے نام کی مانے ۔

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

کرتے ہیں اپنے مال کو اللہ کی راہ میں پھر جو کچھ دیا اس پر احسان بھی نہیں جتاتے

مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور ستانا بھی نہیں چاہتے ان کو اجر ہے ان کے رب کے حضور ان کو نہ ڈر ہوگا اور نہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

خوف کھائیں گے ۔ ﴿٢٦٢﴾ نرمی سے بات کہدینا اور درگذر کرنا اس خیرات سے بڑھکر ہے جسکے پیچھے لینے والے

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کو تکلیف دیجائے یا اسکی بے ادبی کیجائے اللہ کسی کی پرواہ نہیں وہ بڑا برداشت کرنے والا ہے ۔ ﴿٢٦٣﴾ اے ایمان والو ! اپنی خیرات

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

کو بتا کر اور تکلیف دے کر اس آدمی کی طرح اکارت مت کرو جو لوگوں کو

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ فَمَثَلُهٗ

دکھانے کے لیئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ اللہ اور یوم آخرت پر

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ

ایمان نہیں رکھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چٹان ہو اور اس پر کچھ مٹی کی پرت جمی ہو پھر زور کی بارش ہو جائے

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

تب ساری مٹی بہہ کر چٹان صاف ہو جائے محنت کی کمائی کچھ بھی انکے ہاتھ نہیں لگی اور اللہ منکر قوم کو راہ نہیں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

بتایا کرتا ۔ ﴿٢٦٤﴾ مثال ان لوگوں کی جو اپنے دل کو ثابت رکھکر اپنا مال اللہ کی مرضی چاہنے کیلئے خرچ کرتے ہیں انکی

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

خیرات کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی سطح کا کوئی باغ ہو اور اس پر اچھی بارش پڑ جائے تو اپنا پھل دگنا

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا

لادے پھر اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ہلکی پھوار ہی کافی ہے تم جو کام کر رہے ہو اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

سب دیکھ رہا ہے ۔ ﴿٢٦٥﴾ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہے گا کہ اس کے پاس کھجور اور انگور کا ایک

منزل ۱

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
تب اللہ نے اس کو مار ڈالا ایک سو برس کے لئے پھر زندہ کیا تو پوچھا تو کتنی دیر مرا پڑا رہا وہ بولا
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
میں رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم اللہ نے فرمایا نہیں تو مر کر ایک سو برس تک پڑا رہا اپنے کھانے
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۙ
پینے کی چیزوں پر نگاہ ڈال کہ وہ سڑی گلی نہیں اور دیکھ لے اپنے گدھے کو جو مر کر ہڈی کا
وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا
چورا ہو گیا تیرے اس واقعہ کو ہم انسانوں کیلئے نمونہ بنانا چاہیں گے اور اب دیکھ لے اس گدھے کی ہڈیاں کسطرح
ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
ہم ان کو ترتیب دیتے ہیں پھر ہم اس پر گوشت چڑھا کر کھال کا لباس پہنا دیتے ہیں یہ بات جب اسکے سامنے کھل گئی تو وہ بول پڑا میں خوب جان گیا اللہ ہر
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۵۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ
چیز پر قدرت رکھتا ہے (۲۵۹) اور جب ابراہیمؑ نے عرض کیا اے میرے رب مجھے دکھا دے کسطرح تو مُردوں کو جلائیگا رب نے
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ
فرمایا کیا تجھے یقین نہیں آیا عرض کیا کیوں نہیں یقین تو خوب ہے لیکن اس واسطے کہ میرے دل کو تسکین ہو جائے فرمایا
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
تو پکڑ لے چار اڑتے جانوروں کو پھر ان کی صورت بھی پہچان لے اور اپنی طرف مانوس کر لے پھر ان کے الگ الگ ٹکڑے
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
پہاڑیوں پر ڈال کر آ جا پھر ان کو آواز دے آجائیں گے تمہارے پاس سب دوڑتے ہوئے اور جان لو کہ اللہ زبردست حکمت
حَكِيْمٌ ۝۲۶۰ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
والا ہے (۲۶۰) جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس دانہ کی سی
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
ہے جس سے سات بالیاں اگتی ہوں ہر بالی کے اندر سو سو دانے ہوں اور اللہ جس کو چاہتا ہے
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱ اَلَّذِيْنَ
بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ بڑی کشادگی والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (۲۶۱) جو لوگ خرچ

کر لے گیا ایسی کسی بستی پر حضرت عزیر علیہ السّلام کا گذر ہوا تو ان کو اس راکھ کے ڈھیر میں نئی منظم اور مرتب زندگی کے مشاہدے کا تقاضا ہوا اللہ نے انہیں ایک سو برس کے لئے موت دیکر یہ مشاہدہ کرایا۔

ف ۲۶۰ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق مور، مرغا کوا، اور کبوتر چار جانوروں کو خوب پہچان کر اپنی طرف مانوس کر کے ذبح کر کے ان کا گوشت آپس میں خوب ملا کر ایک کر لیا پھر دور دور پہاڑیوں کی چوٹیوں پر الگ الگ یہ ملا ہوا (MIX) گوشت رکھ کر واپس آ گئے اور اللہ کے حکم کے مطابق انہیں آواز دی اور سب کے سب اڑ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچ گئے اللہ کی قدرت کا کرشمہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے سو دیکھ لیا ورنہ ایمان و یقین تو پہلے بھی تھا صرف کس طرح مرے پیچھے کوئی زندہ ہوگا۔ اس کا منظر دیکھنا چاہتے تھے۔

۳۵
ع ۳
۲

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝٢٥٥ لَآ اِكْرَاهَ فِي

بہت عالیشان اور عظیم الشان ہے ۔ ﴿٢٥٥﴾ دین کے بارے میں کسی پر

الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

زبردستی نہیں ہونی چاہیئے نا سمجھی کے مقابلے میں صحیح راستہ کھل کر سامنے آگیا ہے جو طاغوت کو ٹھوکر مار دے

وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ

اور اللہ کی بات ماننے لگے تو اس نے بہت مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا اور

لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٥٦ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

خوب جاننے والا ہے ۔ ﴿٢٥٦﴾ اللہ ایمان والوں کا ولی ہے انہیں اندھیاریوں سے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ

نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور جو انکاری ہیں ان کے ساتھی شیطان ہیں جو ان کو روشنی سے نکال کر

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اندھیاریوں میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں یہ سب آگ میں جانے والے ہیں وہاں ان کو ہمیشہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٥٧ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ

رہنا ہے ۔ ﴿٢٥٧﴾ کیا تم نے اس آدمی کے حال پر غور نہیں کیا جس نے

اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ

ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں حجت کی جبکہ اللہ نے اس کو بادشاہت دی تھی ابراہیمؑ نے جب اس

قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ

سے کہا میرا رب تو وہ ہے جو زندگی بھی عطا کرتا ہے اور مارتا بھی ہے وہ بولا میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں ابراہیمؑ

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ

بولے اللہ تو سورج مشرق سے نکالتا ہے تم اسے مغرب سے نکالدو وہ انکاری ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٥٨ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ

قوم کو راہ نہیں دکھایا کرتا ۔ ﴿٢٥٨﴾ یا ایک اور قصہ اس آدمی کا جو ایک بستی

وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

پر سے گذرا جو اپنی چھتوں پر گر چکی تھی وہ بولا بستی کے مرجانے کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کرے گا؟"

حاجتمند، بھولنے والے، پیدا ہونے والے اور مرنے والے کو معبود بنائے وہ بھی پکا مشرک اور کافر ہوا۔

حدیث شریف میں سب سے افضل آیت اس "آیت الکرسی" کو کہا گیا ہے۔ رات کو سوتے وقت پڑھنا بہت فضیلت رکھتا ہے اس کے پڑھنے سے آدمی اللہ کی حفاظت میں ہوگا لیکن ایسی بشارت پر شرط ہے کہ اعتقاد صحیح ہو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بتلائے شرک کرنے والے کو کوئی بشارت نہیں۔

ف ٢٥٦ دین میں جبر کی تلوار دلوں کو بدل نہیں سکتی اس لئے قرآن نے زبردستی دین قبول کرانا منع کر دیا اہلِ توحید نے کبھی کسی پر جبر نہیں کیا مشرکین البتہ مار دھاڑ کے ذریعہ اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں وہ دلیل سے بات نہیں کرتے۔ لکڑی پتھر کا استعمال کر کے حق کو دبانا چاہتے ہیں طاغوت اسے کہتے ہیں جو شر اور شرک کی تعلیم دے، فساد اور دنگے پھیلائے اپنی حد سے نکل بھاگے شرارت کرنے والے کافر، مشرک اور ظالم حاکم غلط رہبر اور مفسدین سب کے سب اس میں شامل ہیں۔

ع ٣٤ ٤ ٢

(نصف)

ف ٢٥٩ یہ حضرت عزیر علیہ السلام تھے۔ بخت نصر نامی ایک ظالم بادشاہ نے بنی اسرائیل کو کچل دیا اور بستیاں ویران کر ڈالیں مکانات جلا دیئے، اور ایسا بھیانک قتل عام کیا کہ بہت کم آدمی بچے ان کو بھی پکڑ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ
یہ سب رسول ہیں ہم نے ان کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا کی کوئی تو ان میں ایسے بھی ہیں کہ اللہ نے ان سے
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کلام فرمایا اور بعضوں کے درجات میں بلندی عطا کی اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو روشن نشانیاں عطا
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
فرمائیں اور اس کو پاک روح کا زور عطا فرمایا اگر اللہ کی مشیت نہ ہوتی تو انکے بعد جو لوگ ہوئے صاف حکم آجانے
مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
کے بعد وہ آپس میں جنگ نہ کر سکتے تھے لیکن یہ بعد والے پھوٹ کر ایکدوسرے سے الگ ہو گئے پھر ان میں سے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ قف
کچھ تو ایمان لائے اور کچھ انکاری یعنی کافر ہو گئے اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو یہ آپس میں لڑائی نہ کرتے لیکن اللہ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝٢٥٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا
جو ارادہ فرمالیتا ہے وہی کرتا ہے۔ ف ٢٥٣ اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تم کو رزق دیا ہے اسمیں
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ
سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس دن سوداگری، دوستی اور کسی کی شفاعت کچھ
لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٥٤ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
کام نہ آئیگی اور حق کا انکار کرنے والے بڑے ہی ظالم ہیں۔ ف ٢٥٤ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وہ صاحب حیات ہے سب کا تھامنے والا ہے اس پر اونگھ اور نیند کبھی طاری نہیں ہوتی آسمانوں اور زمین میں جو کچھ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
ہے سب کا سب اسی کا ہے کون ہے جو اسکے حضور سفارش لاسکے مخلوق کے سامنے جو کچھ ہے اور جو چھپا ہوا ہے سب
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
کچھ اسی کے علم میں ہے اللہ کے چاہے بغیر اس کے علم میں سے کسی بھی چیز پر یہ لوگ حاوی نہیں ہو سکتے اس کی کرسی
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ
نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے اور ان سب کی نگہبانی کرنے میں وہ کبھی تھکتا نہیں وہ

ف ٢٥٣ تمام پیغمبر اپنے منصب کے لحاظ سے برابر ہوتے کے باوجود فضیلت اور اللہ تعالیٰ سے کلام نیز درجات کی بلندی میں ایکدوسرے سے ممتاز تھے ان کی امتوں نے آپس میں مارا ماری سے الگ ٹولیاں بنالیں اور پھوٹ گئے۔ اسطرح انبیاء علیہم السلام کی دعوت میں اختلاف ہو گیا لیکن اللہ کی مشیت تھی اس لئے یہ ممکن ہوا اگر اللہ نہ چاہتا تو ان کی طاقت نہ تھی کہ رسولوں کی دعوت میں پھوٹ ڈال سکتے جاننا چاہیئے کہ اللہ کی مشیت اور رضا میں فرق ہے۔ مشیت یہ ہے کہ کوئی شخص زنا کرنا چاہے یا چوری کرے تو قانون قدرت اسکو جبر سے نہیں روکے گا البتہ اللہ اس کے اس فعل سے راضی نہیں بلکہ اسکو دنیا میں کچھ سزا ملیگی تاکہ توبہ اور اصلاح نفس کا موقع پاکر اپنے گناہ کو دھو سکے ورنہ قیامت کے دن پوری پوری سزا اسے بھگتنی ہوگی۔

ف ٢٥٤ جو یہ کہے کہ کسی کی دوستی یا مال سے معاملہ بن جائیگا ایسے کو اللہ تعالیٰ نے کافر ظالم کہا ہے عمل کا وقت صرف اس دنیا میں ہے آخرت میں نہ عمل بکتے ہیں کہ کوئی خرید سکے اور نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکے جب تک کہ پکڑنے والا نہ چھوڑے کسی کی بات نہیں بنے گی۔

ف ٢٥٥ اونگھ، تھکان، کھانا پینا، نیند، شادی، عورت، مشورہ لینا اور کسی سے دباؤ میں آنا یہ سب ناقص باتیں ہیں جو اللہ پر لگائیگا وہ مشرک ہے اور جو کسی سونے والے کھانے والے

ع ٥ / ٣٣ / ١
ع ٢ البقرہ ٢ ... ربع

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ

اگر تم کو مان کر دینا ہے ۔ (۲۴۸) پھر جب طالوت لشکر لیکر باہر چلے تو کہا کہ اللہ تمکو آزمانا چاہتا ہے ایک نہر سے

مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ

کہ جو اس سے پانی پی لے وہ میرا اپنا ہی نہیں اور جو اسکو نہ چکھے وہ میرا ہے مگر جو اس نہر سے صرف ایک چلو اپنے ہاتھ کا

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

بھرے تو حرج نہیں پھر بھی اسکا پانی پی گئے لیکن کچھ تھوڑے ہی لوگ اس امتحان میں کامیاب ہوئے پھر جب طالوت

مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

حکم ماننے والے ساتھیوں سمیت اس نہر سے پار ہو گئے تو سب نے کہا اب تو ہم میں طاقت نہیں رہی کہ جالوت اور

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا

اس کے لشکر کا مقابلہ کر سکیں مگر جنکو اللہ سے ملاقات کا خیال تھا وہ بول اٹھے کہ بہت جگہ چھوٹی سی جماعت

اللّٰهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ

بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آگئی اللہ کے حکم سے اور اللہ تو صبر کو اپنی ڈھال بنانے والوں کے ساتھ

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

ہے ۔ (۲۴۹) اور مقابلے میں جب سامنا ہوا جالوت اور اسکے لشکر جرار کا تو یہ دعا میں عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب ہم پر

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُمْ

صبر کو انڈیل دے اور ہمیں مضبوط بنادے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور منکر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد کو آجا ۔ (۲۵۰) پھر انھوں نے

بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

اللہ کے حکم سے دشمن کو مار بھگایا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں سلطنت عطا کر دی

عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

اور تدبیر بھی سکھا دی اور جو چاہا علم میں خوب عطا فرمایا اگر انسانوں کو اللہ ایک دوسرے کے زور سے

لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

ہٹاتا نہ رہتا تو زمین فساد سے بھر جاتی لیکن اللہ تو جہان کے لوگوں پر فضل فرماتا ہے ۔ (۲۵۱)

تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

یہ سب اللہ کی آیات ہیں ہم آپ کو حق کی بنیاد پر سنا رہے ہیں اور آپ تو بے شک رسولوں میں سے ہیں ۔ (۲۵۲)

ع ۳۲ / ۶ / ۱۶

کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو طلاق حاصل کرنے کا حق نہیں صرف الفاظ کا فرق ہے قانونی اصطلاح میں مرد کیلئے طلاق کا حق اور عورت کیلئے خلع کا حق ہے البتہ جماعتی نظام میں عورت کو خلع حاصل کرتے میں سماج خاندان اور حکومت پوری مدد دیتی ہے اور مشورہ دیتی ہے تاکہ کسی غلط اقدام کی وجہ سے عورت کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اسلامی قانون کی برتری کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے ۔

ف ۲۳۰ تیسری طلاق کے بعد دونوں راضی ہوں تب بھی نکاح نہیں ہو سکتا البتہ یہ عورت نکاح ثانی کرے اور اگر دوسرے شوہر نے بھی اسے طلاق دیدی یا وہ مر گیا ہو تو پہلا شوہر اور یہ عورت چاہے تو عدت کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں مگر اللہ کی حدیں قائم رکھنا شرط ہے بار بار کی نکاح اور طلاق میں عصمت مجروح کرنے والے خدا کو ناپسند ہیں پھر جو لوگ غصہ میں تین طلاق دینے کے بعد اپنے گھر کی بربادی کا رونا رو کر چالاکی سے کسی مرد سے اپنی مطلقہ کا نکاح کرا دیا اور رات دو رات بسر کر والے طلاق حاصل کر لی اور پھر اسی عورت سے نکاح کر لیا یہ دھوکہ بازی اللہ کے قاعدے توڑنے والوں کو حشر کے دن مہنگی پڑیگی حدیث شریف میں ایسا توڑ جوڑ کرنیوالوں پر لعنت کی گئی ہے مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ طلاق دینے سے پہلے علماء کرام سے پوچھ کر طلاق کا آسان اسلامی طریقہ معلوم کر لے ۔

تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی

جاؤ گے ۔ ﴿٢٤٥﴾ تم نے دیکھا کہ موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کا کیا حال ہوا جب انھوں نے اپنے نبی

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

سے کہا کہ ہمارے لئے اب کسی کو بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں نبی بولے

هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا

اگر تم پر جنگ فرض ہو جائے اور تم نہ لڑو تب کیا ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ ہم اللہ کی راہ

لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ

میں کیوں نہ لڑیں جبکہ ہمکو اپنے گھروں سے اور بیٹوں سے دور نکال دیا گیا ہے پس جب ان پر جنگ کا حکم

اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ

لگایا گیا تو پھر گئے مگر تھوڑے لوگ قائم رہے اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کو اللہ

اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ

خوب جانتا ہے ۔ ﴿٢٤٦﴾ ان کے بہت اصرار کے بعد انکے نبی نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر طالوت

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ

کو بادشاہ کھڑا کر دیا ہے تب بول پڑے کہ انکی بادشاہت ہم پر کیسے ہوسکتی ہے اسکی تو مالی حالت بھی ٹھیک

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

نہیں بلکہ اس سے زیادہ بادشاہت کے قابل تو ہم لوگ ہیں نبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی طالوت کو پسند فرمالیا ہے تم پر

عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ

بادشاہی کیلئے، اور اسکو بڑی گنجائش اور کھلاوٹ علم میں عطا کی ہے اور جسم میں ڈیل ڈول بھی بہت اچھا عطا فرمایا ہے اور اللہ جسے چاہے اپنا

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖٓ

ملک عطا کردے اللہ کشادگی والا اور علم والا ہے ۔ ﴿٢٤٧﴾ ان کے نبی نے ان سے فرمایا کہ اسکی بادشاہی کا غیبی نشان یہ ہے کہ تمکو

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

وہ صندوق واپس مل جائیگا جسمیں تمہارے لئے تمہارے رب کیطرف سے تسلی کا سامان ہوگا اور آل موسیٰؑ اور آل ہارونؑ کی

اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ

کچھ باقی چھوڑی ہوئی چیزیں بھی اسمیں ہونگی فرشتے اس صندوق کو اٹھا لائیں گے اس میں تمہارے لئے پوری نشانی ہے

اب مرد سے قطعی طور پر الگ ہو جائیگی اس صورت میں مرد نے جو مال عورت کو دیا ہو وہ واپس لینا حرام ہے لیکن ایک دوسری صورت میں بیوی اگر شوہر سے خود ہی الگ ہونا چاہتی ہے اسکا اشارہ سورہ نساء آیت نمبر ١٢٨ میں ہے یعنی عورت اپنے مرد کو معاوضہ دیکر طلاق خرید کر الگ ہو جائے تو یہ مال مرد کیلئے لینا منع نہیں۔ البتہ حدیث شریف میں اس کی یہ شرط بتائی گئی کہ مرد نے جو کچھ اس عورت کو دیا ہو اس مال سے زیادہ مقدار طلب نہیں کرسکتا دوسری بات یہ ہے کہ خود آپس میں عورت مرد یا پنچائت اور جماعت یا شرعی قاضی یہ محسوس کریں کہ اب یہ دونوں ساتھ مل کر اللہ کے حکم کے مطابق نہ رہ سکیں گے تو مرد کو فدیہ دے کر دونوں میں جدائی کرادی جائیگی جسے "خلع" کہا جاتا ہے یہ ایک طرح سے عورت کی خریدی ہوئی طلاق کہلائیگی خلع کی صورت میں جو طلاق عورت پر پڑیگی وہ طلاق بائنہ ہوگی جس میں میاں بیوی اگر چاہیں تو باہمی رضامندی سے بغیر نکاح کرسکتے ہیں البتہ صرف مرد کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ مال واپس کر کے عورت پر حق زوجیت جتلائے اور اس کا دعویٰ کرے۔ خلع حاصل کرنیوالی عورت کو نکاح ثانی کیلئے عدت پوری کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ پہلے شوہر سے اسے کوئی حمل نہیں، جھوٹ کہتے ہیں وہ لوگ جو یہ

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲۳۸)

نماز پر نگہبان رہو خاص طور سے بیچ والی نماز پر اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہا کرو۔ (۲۳۸)

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

اور اگر تم کو ڈر ہو یا بدامنی کی حالت ہو تو پیدل یا سواری کی حالت میں بھی نماز ادا کرو پھر جب امن میں آجاؤ تو اللہ تعالیٰ

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۲۳۹) وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

کو ایسا یاد کرو جسطرح تمکو اس نے سکھایا جسکو تم جانتے بھی نہ تھے۔ (۲۳۹) اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا صلے وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ج

تو انکی عورتوں کیلئے وصیت ہیکہ ایک سال تک انہیں گذر بسر کا موقع دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

لیکن اگر وہ خود ہی نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو بھی اپنے بھلے کیلئے وہ کوشش کریں کر سکتی ہیں اللہ

مَّعْرُوْفٍ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۲۴۰) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ط حَقًّا

تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ (۲۴۰) اور طلاق والیوں کو گذر بسر کیلئے نفع پہنچانا اچھے طور پر واجبی حق

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (۲۴۱) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۲۴۲) ع اَلَمْ

ہے پرہیزگاروں پر۔ (۲۴۱) اسطرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ (۲۴۲) کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ

ان لوگوں کے واقعے پر تمہاری نظر نہیں جو ہزاروں کی تعداد میں تھے پھر بھی موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

بڑے بس اللہ نے ان سے کہدیا کہ مرجاؤ اور وہ سب مرگئے پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ تو انسانوں پر بڑا فضل

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (۲۴۳) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

کرنیوالا ہے لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔ (۲۴۳) اللہ کے راستے میں لڑے جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۴) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

خوب سنتا اور علم رکھتا ہے۔ (۲۴۴) ایسا کون ہے جو اللہ کو قرض دے تاکہ وہ اسے دگنا بنا کر کئی کئی گنا بڑھا

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ص وَاِلَيْهِ

کر اور بہت ہی زیادہ کر کے واپس کرے تنگ دستی اور کشادگی کرنیوالا تو اللہ ہے اور تم اسی کے حضور لائے

ف ۲۲۶ جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت کے پاس نہ جائے گا تو عورت بیچاری ترک تعلق کی مصیبت میں پھنس کر گھریلو زندگی سے محروم ہو جائیگی لہٰذا یہ قانون نازل ہوا کہ مرد کو لازمی طور پر چار مہینے کے اندر اندر یہ قسم واپس لیکر کفّارہ ادا کر دینا چاہیئے اور اپنی عورت سے تعلق بحال کر لینا چاہیئے ورنہ بائن طلاق پڑ جائیگی یہ آسمانی قانون ان ظالموں کے ہاتھ باندھ دیتا ہے۔ جو عورتوں کو طویل مدّت تک قسمیں کھا کر ترک تعلق کے عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اس قانون کو اصطلاح شرع میں "ایلاء" کہتے ہیں جو مرد کو اپنی قسم واپس لینے میں چار ماہ سے زیادہ مدّت نہیں دیتا پس اس معاملہ میں سوچ سمجھ کر اور ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے مرد کو اسلامی قانون صرف ایک درجہ زیادہ دیتا ہے باقی حقوق میں مرد و عورت سب برابر ہیں۔

۳۱
ع
۱۵

ف ۲۲۹ پہلی دو رجعی طلاق سے عورت مرد پر حرام نہیں ہوتی مرد رجوع کرے تو قصّہ قضیہ ختم ہوا مگر پھر کبھی زندگی میں طلاق دی تو اب یہ عورت حرام ہو گئی مرد کو طلاق کا حق دوبارہ ہے تیسری طلاق تو رخصت کر دینے کی ہے کہ اب یہ عورت نہیں چاہیئے یعنی اب تیسری طلاق دینے سے پکی طلاق پڑ گئی اور یہ عورت

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کو نکاح کا پیغام دینے میں تم کو گناہ نہیں یا پہلے سے اپنے دل میں خیال بنا رکھو اور آگے اس کا چرچا تو تم کو کرنا

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

ہی پڑے گا اللہ کو یہ سب معلوم ہے لیکن ابھی سے وعدہ نہ کرنا ہاں یہ اور بات ہیکہ رواج کے مطابق کوئی بات کہدے اور

لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا

نکاح کا بندھن مت باندھو جب تک کہ اللہ کا لکھا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے جان رکھو کہ اللہ کو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

تمہارے دل کا حال بھی معلوم ہے بس اسی سے ڈرتے رہو اور جانو کہ اللہ غفور اور

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع

برداشت کرنیوالا ہے (یعنی سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا) ﴿۲۳۵﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ

عورتوں کو صحبت سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے ڈالی تو تم پر گناہ نہیں ہوگا مگر ان کے

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ

نقصان پر انہیں خرچے دو، خوشحال پر انکی گنجائش کے مطابق اور تنگدست پر انکی گنجائش کے مطابق، عورت

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

کو یہ فائدہ دینا اچھا اور بھلا کام ہے اور نیکی کرنے والوں پر یہ حق لازم ہے۔ ﴿۲۳۶﴾

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

مہر مقرر ہو گیا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی تو جتنا مہر ٹھہرایا تھا اس کا آدھا دینا

لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

لازم ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ

بندھن ہے اور اگر تم معاف کرتے رہو تو یہ تقویٰ سے قریب ہے اور آپس میں ایک

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

دوسرے پر احسان کرنا نہ بھولو تحقیق کہ اللہ تمہارے سب کام دیکھتا ہے۔ ﴿۲۳۷﴾

کہ ہائے افسوس ہم نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔

ف ۲۲۵ یعنی اچھے کام چھوڑنے میں قسم نہ کھاوے اور اللہ کے نام کو ہتھکنڈہ نہ بنائے کہ بار بار قسمیں کھاتا پھرے "خدا کی قسم" اچھا کام چھوڑ دیے نہیں نہ کھائے مثلاً ماں باپ سے بات نہ کرونگا یا فلاں حاجتمند کی اب مدد نہ کروں گا اس طرح کی قسم غصہ یا غلطی کی حالت میں کھا لیوے تو اس قسم کا کفارہ ادا کر کے قسم توڑ دیجے کفارہ کا ذکر آگے سورۂ مائدہ میں آیت نمبر ۸۹ میں آئیگا اس کا

۳۰
ع ۱۴

منشا یہ ہیکہ (۱) دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا پکا کر کھلا دے اگر دو وقت پیٹ بھر کر ایک مسکین کو دس دن تک کھلاتا رہے تو بھی جائز ہے اور اناج دیوے تو ہر ایک کو دو سیر گیہوں یا چار سیر جو دے۔ (۲) یا کپڑا پہنانا چاہے تو دس مسکینوں کو ایسا لباس دے کہ بدن واجبی طور پر ڈھنک جائے (۳) یا ایک غلام آزاد کرے۔ (۴) یا تین دن روزے رکھے جو مسلسل رکھنے ہونگے بیچ میں ناغہ ہونے سے گنتی نہیں مانی جائیگی جس کام کو کرنے میں قسم کھائی تھی وہی کام اگر پھر کر لیا ہو تو قسم کا کفارہ ان چاروں میں سے کوئی ایک دیکر چھوٹ جائے بے خیالی میں ناکارہ، فضول اور بار بار قسمیں کھانے سے اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو منع کیا گیا ناکارہ اور لغو قسم وہ ہے جو منہ سے نکلتی جائے اور دل کو خبر نہ ہو۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اور آخرت کے دن پر۔ اسی میں تمہارے لئے پاکیزگی اور ستھرائی ہے اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
تم نہیں جانتے۔ (۲۳۲) مرد (یعنی لڑکے والا) اگر چاہے کہ پوری مدت تک اس کے بچے کو

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ
دودھ پلایا جائے، تو بچے والیاں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں اور جس کا بچہ ہے اس مرد

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
پر اس عورت کا کھانا اور کپڑا بھلے طریقے سے لازم ہے کسی کو تکلیف اس کی گنجائش سے زیادہ نہیں دی

لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى
جانی چاہیئے، والدہ کو اس کے بچے کے سبب نقصان میں نہ ڈالا جائے، اور لڑکے والے کو بھی بچہ کی وجہ

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ
سے پریشان نہ کیا جائے، اور وارثوں پر بھی اخراجات کی ذمہ داری ہے پھر اگر یہ دونوں

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
آپس کی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑا دینا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
کسی دوسری عورت سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا تو تم پر کوئی گناہ نہیں جب بھلے طریقے سے پورا دے چکو جو دینا ٹھہرایا تھا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ
اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ تمہارے سب کام اللہ دیکھتا ہے۔ (۲۳۳) اور تم میں سے

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو چار مہینے اور دس دن تک وہ اپنے آپ کو روکے

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا
رکھیں جب اپنی اس مدت کو پوری کر لیں تو تم پر گناہ نہیں کہ وہ عورتیں دستور کے مطابق اپنے دوسرے

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
نکاح کی جو مناسب کاروائی چاہے کریں اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔ (۲۳۴)

ایمان کی زیادہ اہمیت ہے ایمان والے ہوشیار ہو جائیں کہ مشرک مرد اور عورت کو رشتۂ نکاح میں نہ لایا جائے جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں تاکہ ایمان والوں کی جماعتی، اعتقادی اور گھریلو زندگی میں فساد نہ برپا ہونے پائے، اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد یا عورت نے شرک کیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی آدمی کے متعلق یہ سمجھنا کہ اسے ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا برا اس کے ہاتھ میں ہے اور شرک یہ بھی ہے کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً اللہ کے سوا کسی غیر کو سجدہ کرنا محاجت طلب کرنا اور کسی کو اپنا مختار سمجھنا ایمان والوں کو ایسے تمام معاملات اللہ کے ساتھ رکھنے چاہئیں

ف ۲۲۲ عورتیں جب ایام ماہواری میں ہوں تو ان سے صحبت یعنی رابطۂ جسمانی سے پرہیز کرنا چاہیئے جب تک وہ پاک و صاف نہ ہو جائیں لیکن کھانا پینا الگ کرنا اور اچھوت کی طرح عورت سے دور بھاگنا اسلام کی تعلیم نہیں یہ جاہلیت کی باتیں ہیں۔

ف ۲۲۳ ایمان والوں کو چاہیئے کہ اپنے لئے مرنے کے پہلے آخرت میں کام آنے والی نیکیاں ابھی سے بھیجنا جاری رکھیں جیسے یہ یقین ہو کہ اللہ سے اس کی ملاقات ہونی ہے وہ بری باتوں سے دور رہے اور کل کی فکر آج کرتا رہے تاکہ خدا سے ملاقات کے وقت اسے پچھتانا نہ پڑے

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

مالی فدیہ دیکر چھٹکارہ حاصل کرلے یہ ضابطہ کی حدیں ہیں جو اللہ نے مقرر فرمادی ہیں اس سے باہر مت نکلنا اور جو کوئی بھی اللہ کے قانون کو توڑیگا تو بس ایسے

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

لوگ ظالم ہیں۔ ﴿٢٢٩﴾ پھر اگر مرد نے تیسری بار طلاق دیڈالی تو اب یہ عورت اسکے لئے حلال نہیں رہی، ہاں اس کے بعد

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

دوسرے خاوند سے اس عورت نے نکاح کرلیا ہو اور وہ بھی اس کو طلاق دیڈالے تب ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر مل جائیں اگر دونوں خیال

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

رکھیں کہ وہ اللہ کے ضابطے کے مطابق تعلقات ٹھیک رکھیں گے یہ سب اللہ کے قاعدے ہیں بیان فرماتا ہے جاننے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

والوں کے لیے۔ ﴿٢٣٠﴾ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت گذرنے پر پہنچ جائیں

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

تب بھلے طریقے سے رکھنا ہو تو رکھ لو یا عزت کے ساتھ رخصت کردو، زیادتی کرنے، ستانے کیلئے انھیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ وَلَا

روک نہ رکھو اور جس کسی نے یہ حرکت کی اس نے خود اپنے اوپر ظلم کیا اور اللہ کے حکموں کو

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

ہنسی کھیل نہ جانو اور اللہ کی تم پر جو خاص نعمت ہے اسے برابر یاد

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

رکھو تاکہ تم کو اس سے نصیحت ملتی رہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

اللہ کو ہر چیز کا خوب علم ہے۔ ﴿٢٣١﴾ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکے پھر وہ اپنی

اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

عدت کو پہنچ جائیں تو دستور کے مطابق اب انھیں انکی پسند کے جوڑے سے نکاح کرنے

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

سے مت روکنا یہ نصیحت کی جاتی ہے تم میں سے ہر اس شخص کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ

ایمان والوں کو آنے نہ دینا اور وہاں کے لوگوں کو ایمان لانے کے جرم میں جلاوطن کرنا اور فتنہ کھڑا کرکے دین سے بچکا دینا یہ قتل و غارت گری سے بھی بھاری گناہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مسئلہ پوچھنے والا اور دوسروں کو درس و نصیحت دیکر قائل کرنیوالا، خود اپنا کردار بھی نظر میں رکھے جنھوں نے ظلم و زیادتی سے اپنا منہ کالا کیا انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ معمولی جھڑپ وہ بھی سفر میں ہونے کے سبب اچانک حادثہ پر اعتراض کریں، پھر بھی جب یہ دستہ مدینہ منورہ آیا تو حضور پاک ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی اور اس لڑائی میں آئے ہوئے مال کو بھی قبول نہیں فرمایا اور دستے کے لوگوں کی سخت بازپرس کی۔

ف ٢٢٠ مومن کو چاہیئے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ کی فکر کرے یہ نہ ہو کہ دنیا کے کاموں میں مشغول ہو کر آخرت سے لاپرواہی کرے اور یہ بھی نہ ہونا چاہیئے کہ آخرت کے کاموں میں لگے تو دنیا کی زندگی میں اپنے نفس اور مخلوق کے حقوق ادا کرنا بھول جائے بلکہ دونوں طرف نظر رکھے۔

٢٩ ع ٣ ١٢

ف ٢٢١ مشرک مرد اور عورت دیکھنے میں کتنے ہی خوبصورت، اشراف، مالدار ہوں یہ سب جہنم کی آگ میں جھلستے رہیں گے اس لئے نکاح میں مال و دولت حسن اور خاندان کی زیادہ اہمیت نہیں صورت کی بجائے سیرت اور

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

درگذر کرنیوالا ہونے کے سبب ہماری فضول اور بے معنی قسموں پر پکڑ نہیں کریگا مگر جو پکے ارادے کے ساتھ دل سے قسمیں کھاتے

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ

ہو تو اس پر اللہ کی پکڑ میں آجاؤ گے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ (۲۲۵) جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

انکے انتظار کی مدت چار مہینہ ہے پھر اگر وہ اپنی قسم واپس لیکر ملاپ کرلیں تو اللہ بھی غفور الرحیم ہے ۔ (۲۲۶)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر چھوڑدینے کا یعنی طلاق کا پکا ارادہ کرلیا ہے تو بیشک اللہ سنتا اور جانتا ہے ۔ (۲۲۷) اور طلاق دی جانیوالیوں

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ

پر لازم ہے کہ تین حیض تک اپنے آپکو روکے رکھیں یعنی انتظار کریں اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر یقین

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

کرتی ہیں تو یہ حرکت کرنا انکے لئے مناسب نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے پیٹ میں پیدا فرمادیا ہے اسے چھپائیں اور انکے

الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ

شوہر اس مدت میں اگر اصلاح کرنا چاہیں تو انہیں واپس پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں دستور کے مطابق مردوں پر عورتوں کا ویسا ہی

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ

حق ہے جیسا مردوں کا حق عورتوں پر ہے اور بس مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ غالب

دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ

اور حکمت والا ہے ۔ (۲۲۸) طلاق دو بار تک ہے پھر رکھنا ہو تو بھلے طریقے سے رکھ لو یا چھوڑ

اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

دینا ہو تو نیکی اور احسان کے ساتھ رخصت کردو اور طلاق دینے پر عورتوں کو تم نے جو بھی مال دیا ہو اسمیں سے کچھ بھی واپس لینا

شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا

تمہارے لئے حلال نہیں مگر یہ بات اور ہے کہ دونوں کو خوف ہو کہ اللہ کی حدوں پر قائم رہ کر ساتھ نہ رہ سکیں گے اور پھر تم بھی

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ

(یعنی جماعت یا شرعی قاضی) اندیشہ کرو کہ اب یہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو تھامتے ہوئے نباہ نہ کرسکیں گے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت

شرک پر لگانا چاہتے ہیں جو توحید کا عقیدہ رکھے اسے سکھ چین سے جینے نہیں دیتے ایسوں کو طاقت کے زور سے ختم کردیا جائے مسلمانوں میں بعضوں کو یہ حکم بھاری لگا کہ اب مشرکوں سے لڑنا ضروری ہوا جنہیں خود انکے بہت سے رشتے ناطے والے تھے اس پر اللہ نے یہاں تسلی کردی کہ اس حکم کو ناگوار نہ سمجھو اس میں خیر ہے اور آخر میں ایسا ہی ہوا کہ سارا عرب توحید والے دین اسلام میں آگیا۔

ف ۲۱۷ ہجرت کے دوسرے سال سرحدی چوکیوں میں دیکھ بھال کیلئے آٹھ صحابۂ کرام کا ایک دستہ مکہ اور طائف کے درمیانی علاقہ بطن نخلہ میں مدینہ طیبہ سے باہر مسافری میں تھا صحابۂ کرام کی اس موقع پر کافروں سے مڈبھیڑ ہوگئی جمادی الثانی کا آخری دن تھا لیکن اس دن قریب میں چاند ہونے سے رجب کا مہینہ شروع ہوچکا تھا اور رجب ادب کا مہینہ ہے اسمیں جنگ بندی لازم ہے۔ جسطرح ذلیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم میں جنگ کرنا منع ہے چنانچہ کافروں نے خوب چرچا کیا کہ مسلمان خود ہی ادب والے مہینہ کی بے حرمتی کرکے رجب میں ہاتھ چلاچکے ہیں لوگ فتویٰ پوچھنے لگے اور سوال کیا کہ ادب والے مہینے میں لڑنا کیسا ہے تو آسمان سے جواب آیا کہ بڑا گناہ ہے مگر چرچا کرنے والے بھی سن لیں کہ اللہ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا اور شرک کو دین سمجھنا کعبہ کی مسجد میں

۲۸ ع ۱۲

اسی نسل آدم میں سے اپنے وعدہ کے مطابق نبی اور رسول بھیجنے شروع کئے اور انکے ساتھ کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے درمیان جو اختلاف ہوگیا ہے اس کا فیصلہ کردیا جائے، رسولوں اور نبیوں کے دنیا سے جانے کے بعد انکی امتوں کے لوگوں نے پھر آپس میں اختلاف اور مارا ماری شروع کی نتیجہ میں ایک دین کے بدلے کئی کئی دین وجود میں آگئے، اور پھر آدمیت میں
۲۷ پھوٹ پڑگئی ایسا مسلسل
ع ۵ ہوتا رہا کہ سب کے آخر
۱۱ میں اللہ نے ہمارے سرکار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اور آخری کتاب قرآن شریف بھیج کر قیامت تک کے لئے ایک ہی ہدایت نامہ اور ایک ہی نبوت قائم کردی اب جسے اختلاف سے بچنا ہو وہ یہ راہ اختیار کرے اسے صراط مستقیم مل جائیگی باقی نام کے مذہبی جھگڑوں میں ہدایت کسی کے پلے نہیں پڑ سکتی۔

ف ۲۱۶ اول مسلمانوں کو دشمنوں سے لڑنے کی اجازت نہیں تھی صبر کرتے رہے اور مصیبتیں جھیلتے رہے لیکن صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے اب موقعہ آیا کہ مدینہ طیبہ میں ہجرت کے بعد اللہ نے اہل ایمان کو منکروں کے مقابلہ میں قتال یعنی جنگ کی اجازت دی بلکہ بعض حالات میں لڑائی کا صاف صاف حکم دیا گیا کہ اہل شرک کو مار ڈالو کہ لوگوں کو زبردستی

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

ایمان والی خادمہ یعنی باندی اور کنیز ہی بہتر ہے چاہے تمہیں شرک والی کتنی ہی اچھی لگے اسی طرح مشرک لوگوں کے

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

نکاح میں ایمان والیوں کو مت دو جب تک کہ وہ ایمان قبول نہ کرلیں، ایمان والا غلام اور خادم بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرک

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

پسند آئے، یہ لوگ آگ میں جلتے رہنے کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اور انسانوں کے لئے اپنی آیات کو صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ وہ ہوشیار اور چوکس

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۲۱ ع وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ

ہو جائیں۔ ۲۲۱ تم سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہدو عورت کے لیے

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

وہ گندی اور تکلیف دہ حالت ہے اور حیض کے وقت عورتوں سے زوجیت مت کرو پھر

يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ

جب پاک وصاف ہو جائیں تو اللہ کے حکم کے مطابق ان کے پاس جاؤ اللہ محبت فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲ نِسَاۗؤُكُمْ

ہ کرنے والوں سے اور خوب پاک وصاف لوگوں سے ۔ ۲۲۲ تمہاری بیویاں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ

ہاری کھیتی ہیں جاؤ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو اور اپنے لیے آگے سے نیک عمل بھیج رکھو اور اللہ کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲۳

فرمانی سے بچو اور جان رکھو کہ اللہ سے تمہاری ملاقات ہونی ہے اور بشارت سنا دو ایمان والوں کو ۔ ۲۲۳

لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ

سمیں کھانے میں اللہ کے نام کو نشانہ مت بناؤ کہ نیک سلوک ترک کرنے میں تقویٰ اور نیکی جیسے

صْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

لاح کے کام چھوڑنے میں قسمیں کھانے لگو اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ ۲۲۴ اللہ تو واقعی مہربان اور

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ

تم کو تمہارے دین سے پھیر ڈالیں گے اور تم میں سے جو کوئی بھی اپنے دین سے پھریگا اور پھر

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ

کفر پر ہی مر جائیگا تو دنیا و آخرت میں اس کے سب اعمال غارت

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

ہوئے اور ایسے لوگ آگ میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

پڑے رہیں گے۔ ﴿٢١٧﴾ جو لوگ ایمان لائے، اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

انہیں اللہ کی رحمت کی امید رکھنا چاہیئے اور اللہ تو بڑا ہی عفور اور مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ

ہے۔ ﴿٢١٨﴾ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ

گناہ ہے اور تھوڑے فائدے بھی لوگوں کو پہنچتے ہیں لیکن گناہ ان دونوں کا فائدے سے زیادہ ہی پڑتا ہے اور

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

آپ سے سوال کرتے ہیں کیا اور کتنا خرچ کریں آپ فرما دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو اسطرح اللہ اپنی آیات کو بیان فرما

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ

دیتا ہے تاکہ تم دھیان سے کام کرو۔ ﴿٢١٩﴾ دنیا اور آخرت دونوں ہی جگہ کا دھیان کرتے رہو اور پوچھتے ہیں یتیموں کے

الْيَتٰمٰي ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ

بارے میں کہو کہ انکی حالت سدھارنا بہتر کام ہے اگر اپنے ساتھ انکو ملا کر رکھو تو یہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ

کہ کون خرابی کرنے والا ہے اور کون سدھارنے والا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو بھی مشکل میں ڈال سکتا تھا اللہ زبردست

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ

حکمت والا ہے۔ ﴿٢٢٠﴾ اور مشرک والیوں کو نکاح میں نہ لاؤ جب تک کہ ایمان نہ لائیں

چیزیں حاصل کرنے میں ٹوٹ پڑتے ہیں اور ایمان والوں کی کھلّی اڑاتے ہیں اور مسخری کرتے ہیں کہ یہ نقد چھوڑ کر ادھار کے منتظر ہیں اور حرام حلال کے خیال پر دنیا کی بہت سی چیزوں پر سے اپنا حق اٹھا لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر کل حساب کے دن ایمان والے انکی ہنسی اڑائیں گے کہ آخرت پر یقین نہ کرنے کا مذاق انہیں کتنا مہنگا پڑا اور دنیا کی چیزیں دنیا ہی میں فنا ہو کر ختم ہو گئیں۔

ف ٢١٣ زمین پر پہلے بنی آدم کے قافلہ کا سائز بہت چھوٹا رہا اسلئے انہیں ایک امّت ہونے کا تصور مضبوط تھا پھر چونکہ آدمؑ خود جنّت سے زمین پر بھیجے گئے تھے اسلئے انکے پاس علم کی پوری روشنی موجود تھی اور وہ کائنات کے اندرونی نظام کو دیکھ آئے تھے بلکہ جنّت میں ان کا انکی بیوی کا ایک خاص مدّت تک قیام بھی رہا تھا آدمؑ یہ بات خوب جانتے تھے اللہ وحدہٗ لاشریک ہی اس کائنات کا تنہا مالک ہے اور اسی کی عبادت اور فرمانبرداری مخلوق پر لازم ہے اور مر کر قیامت کے دن خدا کے دربار میں ہم سب کو حاضر ہونا ہے اور آدمیت کو تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے کہ غیر آدمیت اسکی ماتحت رہے اور بنی آدم ایک اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکائیں گے۔ لیکن جیسے جیسے آدمی کی نسل زمین پر پھیلتی گئی تب آدمؑ سے جسطرح صحبت کی دوری ہوتی رہی عقیدہ میں اختلاف پڑنا شروع ہوا اور جب بگاڑ زیادہ ہوا تو اللہ نے

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

کرنیوالوں کا ساتھ نہیں دیا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے۔ و ﴿٢١٣﴾ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں بس یونہی داخل ہو جاؤ گے

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

جبکہ ابھی تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے لوگوں پر آچکے تھے انہیں سخت تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑا اور بڑے

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بڑے نقصان اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں اور انہیں کھنگال کر ایسا ہلا ڈالا گیا کہ وقت کے رسول اور انکے ایمان والے ساتھی پکار

مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آویگی آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد اب قریب ہے۔ ﴿٢١٤﴾ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ

وہ کیا اور کہاں خرچ کریں جواب میں آپ فرمادو کہ جو کچھ بھی بہتر مال میں سے ثواب حاصل کرنا چاہو تو ماں باپ پر خرچ کرو اور رشتے

الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا

داروں اور ناطے والوں کو دو یتیموں اور محتاجوں پر خرچ کرو اور راہ چلتے مسافر کی بھی ضرورت پوری کرو یہ سب بہتر مقامات ہیں جہاں تمکو خرچ کرنا

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

چاہیئے اور جو بھلائی کا کام کرو گے اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔ ﴿٢١٥﴾ منکروں کے مقابلہ میں جنگ کرنیکا اب تمہیں حکم دیا جارہا ہے جبکہ

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا

یہ حکم تمکو کچھ ناگوار معلوم ہوتا ہے مگر بہت ممکن ہیکہ جو چیز تمکو ناگوار ہو اسی میں تمہارا بھلا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو چیز تمکو اچھی

شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ

لگتی ہو اسمیں تمہارا نقصان بھی ہو سکتا ہے انجام کا علم اللہ کو ہے تم کو نہیں۔ و ﴿٢١٦﴾ تم سے پوچھتے

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ

ہیں ادب والے مہینے میں لڑائی کیسی ہے آپ کہدیجئے کہ اس میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

روکنا اور اللہ کا انکار کرنا اور ادب والی مسجد میں آنے سے روکنا اور اللہ والوں کو وہاں سے نکال دینا یہ گناہ تو اس سے

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ

بھی بڑا ہے، وہ تو لگے ہی رہتے ہیں کہ تم کو قتل کر ڈالیں اگر ان کا بس چلے تو ان کے ارادے یہاں تک ہیں کہ

و ٢٠٦ کاروباری سیاسی لوگ پہلے تو بڑی چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور چرب زبانی سے پارسائی کا ڈھونگ رچاتے ہیں لیکن جب اقتدار حاصل ہوتا ہے تو ساری طاقت خون خرابے اور ملک کو اجاڑنے میں لگا دیتے ہیں کسی کی حق بات بھی نہیں سنتے سمجھانے پر اور زیادہ ضد میں آکر اپنی عزت اور غلبے کا استعمال کرکے خلق خدا کو تنگ کرتے ہیں ایسے لوگوں کے اعمال کا حساب جہنم میں جا کر ہی پورا ہوگا۔

و ٢٠٧ یہ ایمان والے کی صفت ہے اللہ کی راہ میں جان دینے سے دریغ نہیں کرتا اور اللہ کی رضا تلاش کرتے رہتا ہے۔

و ٢١٠ بادل کی چھتریوں کے ساتھ فرشتوں کا ہجوم ہو اور خدا کا تخت جلال ظاہر ہو جائے تو قصہ ختم ہوا پھر کتابیں نازل کرنا اور رسولوں کی بعثت اور موت تک ہر آدمی کو مہلت اور وقت دینے کی ضرورت نہیں، جو لوگ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے سے پہلے عدالت اور انصاف کا دن اور سگی آنکھوں سے خود سلطانِ کائنات کو دیکھنے کے بعد ہی حق قبول کرنیکی بات کہتے ہیں تو بہر حال موت سے پہلے انکی یہ تمنا پوری ہو ہی نہیں ہوسکتی۔

ع ٢٦ ٦ ١٠

و ٢١٢ ایمان والے دنیا کی حقیقت، زینت و آرائش سے خوب واقف ہیں دنیا کی زندگی (فنا) کو اپنے ایمان و عقل کی روشنی میں خوب پہچانتے ہیں منکر لوگ یہاں کی چمک دمک پر اور دل پسند

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٠٩ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

جاؤ گے تو جان رکھو اللہ زبردست حکمت والا ہے ۔ ۝٢٠٩ کیا ان کو انتظار

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

ہے کہ بدلیوں کے سایبانوں میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ساتھ لئے انکو دکھائی دے تب تو

قُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٢١٠ سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ

قضیہ ہی فیصل ہو گیا سب کاموں کا رجوع اللہ کی طرف ہے ۔ ۝٢١٠ پوچھو بنی اسرائیل سے ہم

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

نے انہیں کتنی کھلی نشانیاں دی تھیں پھر بھی جو کوئی اللہ کی نعمت پانے کے بعد اسے

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢١١ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

بدل ڈالے تو اللہ کی پکڑ بہت ہی سخت ہے ۔ ۝٢١١ منکر لوگ دنیا کی نعمت دیکھ کر دنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

زندگی پر ریجھ مرے ہیں اور ایمان والوں کی ہنسی اڑاتے ہیں حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن منکروں پر خوب

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٢١٢

اونچا درجہ پا چکے ہوں گے تب یہ جان لیں گے کہ کسی کو بھی بے حساب رزق صرف اللہ کے چاہنے پر ہی مل سکتا ہے ۔ ۝٢١٢

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

پہلے وقت میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے اور انکی ایک ہی واحد امت تھی پھر جب انمیں بگاڑ ہوا تو اللہ نے انھیں میں سے اپنے نبیوں کو کھڑا کیا جو نیکی

وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

پر بشارت سناتے تھے اور برے کاموں پر اللہ سے ڈرنے کی لوگوں کو تلقین کرتے تھے اور اللہ ان نبیوں کے ساتھ حق کی بنیاد پر اپنی کتابوں کو بھی نازل

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

فرماتا رہا تاکہ لوگوں کے درمیان جو اختلاف ہو چکا ہے اسکا فیصلہ ان کتابوں سے بتا دیا جائے لیکن جن لوگوں کو کتابیں دی گئی تھیں انھوں نے خود ہی اسمیں جھگڑا

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

ڈال دیا اور اس وقت اختلاف کیا جب کہ انکے پاس اللہ کی کتاب میں روشن دلیل سے ہر چیز صاف صاف اور واضح ہو چکی تھی اور انہوں نے آپس کی ضد اور اختلاف کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِیْ

جلائے رکھنے کیلئے یہ حرکت کی تھی ایسے الجھن اور اختلاف کے ماحول میں اللہ نے اپنے حکم سے ان ایمان والوں کو ہدایت عطا فرما دی جنھوں نے حق بات میں اختلاف

منزل ١

ف ١٩٩ قریشی لوگ گھمنڈ کے سبب ٩ ذی الحجہ کو مکہ سے عرفات کے میدان میں نہ جاتے بلکہ عام حاجیوں پر اپنی شان اور مرتبے کی دھونس جمانے کے لئے مشعر حرام سے ہی واپس ہو جاتے کہ ہم حرم کے مجاور ہیں ہمیں عرفات جانا ضروری نہیں اللہ نے اس آیت میں ان کا غرور توڑ دیا کہ بندگی میں سب برابر ہیں اور لوگوں کی طرح تم بھی عرفات جا کر واپس آؤ

ع ٢٥ ١٤ ٩

ف ٢٠٠ حج سے فارغ ہو کر لوگ میلہ لگاتے اور بازار بھراتے اور اپنے بڑوں کے ساکھے (تعریف) بیان کرتے انکے کمالات اور اپنے قبیلے کی جے پکارتے اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ یہ جوش و خروش اللہ کی بڑائی بیان کرنے میں لگاؤ بلکہ اس سے بھی زیادہ چستی اور مستعدی کیساتھ اللہ کا ذکر کرو

ف ٢٠٣ عرفات سے واپسی پر حاجی لوگ ١١، ١٢، ١٣ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرتے ہیں یہ ایام تشریق ہیں شیطانوں کو کنکری مارنا، قربانی کرنا سر کے بال منڈانا، احرام اتارنا یہ سب حج کے کام اسی جگہ انجام پاتے ہیں۔ ایام تشریق کے معنیٰ قربانی کا طریقہ سکھانے کے ہیں کوئی اگر ١٠ ذی الحجہ کے بعد دو دن ٹھہر کر چلا جائے تو کوئی حرج نہیں اور تاخیر سے جائے تو بھی حرج نہیں بس تقویٰ چاہیئے یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اصل ہے

ف ٢٠٤ بات بڑی لچھے دار کرتے ہیں کہ سنتے ہی آدمی تعجب میں پڑ جائے اگرچہ دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور ہر بات میں خدا کو گواہ بتاتے ہیں مگر زبان کے بڑے تیز ہیں۔

الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا

میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچالے ۔ (٢٠١) یہ لوگ بہت اچھے رہے، انکا نصیب جاگا، ان کو اپنی

كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ

محنت کا خوب پھل ملا اور حساب کرنے میں اللہ کو کچھ بھی دیر نہیں (٢٠٢) اور گنتی کے دنوں میں اللہ کو خوب یاد کرو پھر کوئی جلدی

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ

یعنی دو دن میں ہی (منیٰ سے) چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی ٹھہر گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بس اصل تو

عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے ۔ (٢٠٣)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں انکی باتیں تمکو بڑی عجیب لگتی ہیں اور جو کچھ انکے دل میں ہوتا ہے اس پر

اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ

خدا کو گواہ بتاتے ہیں مگر وہ سخت جھگڑالو ہیں ۔ (٢٠٤) اور جب ملک میں حاکم بنے تو ادھم

فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا

مچانے میں بڑی دوڑ دھوپ کرتے ہیں کھیتوں اور نسلوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اور اللہ تو فساد کو مطلق پسند

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ

نہیں فرماتا ۔ (٢٠٥) اور جب اس سے کہا جائے کہ کچھ تو اللہ کا خوف کر تو طاقت کا غرور اسے مزید گناہ پر اکساتا ہے ایسے

فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي

لوگوں کی سزا جہنّم کافی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔ (٢٠٦) اور کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا تلاش

نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يَا أَيُّهَا

کرنے میں اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے اور اللہ کو بھی اپنے بندوں سے بڑا پیار ہے ۔ (٢٠٧) اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

والو! اسلام میں پورے طور سے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا

وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۔ (٢٠٨) صاف صاف حکم آجانے پر بھی اگر تم پھسل

تین روز مکہ میں رہ کر چلے جائیں ایسی حالت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے علاقہ میں قربانی کی اور احرام اتار دیا تمام صحابہ نے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا آج بھی کہیں جنگی حالات پیدا ہوں یا حکومتوں کے سخت قوانین کے تحت کسی کو حالت احرام میں مکہ جانے سے روک دیا جائے تو اس کے لئے احرام کی پابندیوں سے نکلنے کا آسان طریقہ بتادیا گیا۔ (نصف)

ف ١٩٧ معلوم ہوا کہ جو لوگ زادِ راہ (خرچ وغیرہ) ساتھ لیکر نہیں نکلتے اللہ انہیں پسند نہیں فرماتا حج تو اسی پر فرض ہے جسکے پاس زادِ راہ ہو اور راستے کھلے ہوئے ہوں۔

حج کا طریقہ یہ ہیکہ آدمی بغیر سلا کپڑا ایک نیچے تہبند جیسا اور ایک ٹکڑا اوپر چادر سا کندھے پر ڈال لے سر نہ ڈھانکے۔ ٩ ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں حاضر ہو جائے مغرب کے وقت تک وہاں قیام کرے اور مغرب وہاں نہ پڑھ کر مزدلفہ (مشعر الحرام) میں آکر پڑھے۔ پھر صبح ١٠ تاریخ کو عید والے دن منیٰ آکر جمرہ کی رمی کرے قربانی کرے بال منڈوائے اور احرام کھولدے اور مکّہ آکر طواف اور سعی کرے پھر واپس منیٰ چلا جائے اور مزید دو دن تک رمی کرے اسی طرح عمرہ کیلئے حدود حرم کے باہر سے احرام باندھ کر طواف بیت اللہ کرے صفا مروہ کی سعی کرے بال منڈوا دے اور احرام کھولدے اسلام میں عمرہ کیلئے کسی خاص دن کی قید نہیں ہے۔

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

پاس نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو جان لوکہ اللہ کا عذاب

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ

بڑا سخت ہے۔ ف ۱۹۶ حج کے مہینے تو معلوم ہیں جو بھی ان مقررہ دنوں میں حج کا قصد کرلے تو اسے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا

چاہیئے کہ دوران حج نہ عورت کے پاس جائے اور نہ کوئی برا کام اور نہ لڑائی جھگڑا، حجت تکرار کرے اور

مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَ

جو نیک کاموں میں تم لگے رہوگے تو اللہ کو معلوم ہی ہے بس سامان سفر ساتھ میں لے لیا کرو اور سب سے اچھا سامان تو

اتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا

پرہیزگاری ہے اور اے عقلمند لوگو مجھ ہی سے ڈرا کرو ۱۹۷ اپنے رب کا فضل یعنی روزی، تجارت کرکے حج کے

فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

دنوں میں حاصل کرنا کوئی گناہ نہیں پس جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام کے پاس

عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن

(یعنی مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو اور اسطرح یاد کرو جیسا اس نے تمکو سکھایا اس سے پہلے تم بھی صحیح

قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

طریقے سے محض ناواقف تھے۔ ۱۹۸ پھر جہاں سے سب لوگ واپس ہوں تم بھی وہیں سے واپس

وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُم

ہوجاؤ اور اللہ سے معافی چاہو اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے۔ ف ۱۹۹ پھر جب حج کے ارکان پورے

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ

ہوجائیں تو اللہ کو یاد کرو جیسے اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑائی کے ساتھ اللہ کو یاد کرو لوگوں

النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ

میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمکو دنیا میں ہی خوب خوب دیدے ایسے لوگوں کیلئے آخرت میں کچھ

خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

حصہ نہیں۔ ۲۰۰ ان میں وہ لوگ کیا خوب ہیں جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمکو دنیا میں بھلائی اور خوبی عطا فرما اور آخرت

بھی ادب والے مہینے میں لوٹ مار قتل وغارتگری کرتے اور بعد میں کسی دوسرے مہینے کو اسکی جگہ ٹھہرا کر حساب برابر کردیتے ایسی دھاندل بازی کو مذہبی نام دیدیا تھا جس کا ذکر سورۂ توبہ آیت ۳۶ تا ۳۷ میں آئے گا۔

ع ۲۴ / ۸ / ۸

ف ۱۹۶ یہاں ایک خاص ہدایت یہ فرمائی کہ آدمی حج یا عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر روانہ ہوا اور راستے میں جنگ کی وجہ سے یا کسی بیماری کے سبب یا سفر میں کسی رکاوٹ کیوجہ سے آگے نہ جاسکے تو گویا وہ حالات کے گھیرے میں آگیا ہے آگے سفر کرنا اسکے لئے ممکن نہیں تو ایسی صورت میں جہاں تک پہنچا ہو وہیں سے واپس ہوجائے مگر ایک جانور اللہ کے نام قربانی کیلئے مکہ شریف بھیجدے اور جب اطمینان ہوجائے کہ جانور پہنچ گیا ہے اور ذبح بھی کردیا گیا ہے تو احرام کھولدے اور واپس چلا جائے اگر قربانی کا جانور بھی مکہ بھیجنا ممکن نہ ہو تو پھر جہاں روکا گیا ہے وہیں جانور ذبح کرے اور احرام کھول دے۔

(وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے سال اپنے صحابہ کو ساتھ لیکر کعبہ شریف کی زیارت کیلئے عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے مکہ کے مشرک لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے میدان میں روک دیا اور لڑائی پر تل گئے بات چیت کے بعد صلح اس شرط پر ہوئی کہ ابھی تو مسلمان یہیں سے مدینہ واپس چلے جائیں آئندہ سال آئیں

منزل ١

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾
جاری ہو جائے اگر وہ فتنہ فساد سے باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر ہاتھ نہ ڈالا جائے۔ (۱۹۳)
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ
حرمت والا مہینہ صرف حرمت والے مہینہ کا بدل ہو سکتا ہے اور تمام ادب کی باتوں میں برابری کا لحاظ رکھا
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠
جائیگا پھر جو حرمت والے مہینہ میں تم پر ہاتھ ڈالے تو تم بھی جواب میں ان پر ہاتھ چلاؤ اللہ کی نافرمانی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
سے بچتے رہو اللہ تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (۱۹۴) اور اللہ کی راہ میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ
خرچ کئے جاؤ اور اپنے ہاتھوں اپنے آپکو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی پر جمے رہو بیشک اللہ نیکی کرنے
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ
والوں سے محبت کرتا ہے۔ (۱۹۵) اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو پھر اگر
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
راستے میں گھر لئے جاؤ تو جو قربانی کر سکو ایک جانور بھیج دو اور جب تک قربانی اپنے ٹھکانے
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ
نہ پہنچ جائے اپنے سر کے بال نہ منڈواؤ پھر بھی تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
تکلیف ہو تو روزے یا صدقے یا قربانی کرنے سے فدیہ ہو جائیگا اگر امن کی حالت میں کوئی عمرہ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
ملا کر حج کرنے کا فائدہ حاصل کرے تو جو قربانی کر سکے پیش کرے اور جس کو قربانی
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ
کا جانور نہ ملے تو روزے رکھے حج کے دنوں میں تین دن اور سات دن جب واپس لوٹ کر جاوے
سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
پورے دس روزے ہوئے یہ سہولت اس کو ہے جس کے اہل و عیال ادب والی مسجد کے

مگر بعض جاہل لوگ چاند کو پوجتے اور سجدہ کرتے تھے جو کہ انسانوں کی خدمت کیلئے قدرتی جنتری کا کام انجام دے رہا ہے کفر کی رسموں میں یہ بھی تھا کہ حج کیلئے جب گھر سے نکل پڑتے اور پھر کسی وجہ سے گھر میں جانا ہوتا تو پیچھے سے جاتے یا چھت میں سوراخ کر کے کود جاتے اللہ نے اس کو غلط بتایا اور یہ حکم دیا کہ تقویٰ چاہیئے رسمی معاملات سے کچھ نہیں ہوتا گھر میں جانا ہو تو دروازوں سے جانے میں کوئی حرج نہیں۔

ع ١

ف ۱۹۱ لڑائی اور جہاد کے حکم میں بنیادی بات یہ ہے کہ جب وہ تم سے لڑیں تب جواب میں تم بھی انہیں قتل کرو اگر وہ ہاتھ روک لیں تو پہل نہیں کرنی چاہیئے دین میں کوئی زور زبردستی نہیں البتہ بے دین، مشرک لوگ فتنہ فساد کر کے امن کو غارت کریں تو انہیں بے بس کر دینا چاہیئے۔

ف ۱۹۴ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم یہ تینوں ماہ حج کے ہیں اس میں لڑائی جھگڑا منع تھا تمام لوگ اس کا لحاظ کرتے تھے حج کے قافلے ان مہینوں میں امن کے ساتھ آجا سکتے تھے اور ماہ رجب عمرہ کے لئے مخصوص تھا ان چاروں میں جنگ کرنا منع تھا تاکہ کعبہ کی زیارت کرنیوالے بدامنی کا شکار نہ ہو جائیں۔ یہ قاعدہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دور سے چلا آرہا تھا مگر اپنی غرض کیلئے کفار نے اس قاعدے کو توڑنا شروع کر دیا اور کسی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ بچ کر چل سکیں۔ (١٨٧) اور تم لوگ آپس میں ایک

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

دوسرے کا مال باطل طریقے پر ہرگز نہ کھاؤ اور حاکموں کو رشوت پہنچا کر لوگوں کا

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ

مال جان بوجھ کر ہڑپ کرنے کا گناہ نہ کرنا۔ (١٨٨) آپ سے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے

قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کیلئے یہ وقت بتانے کا ذریعہ ہے اور حج کے اوقات بھی چاند سے

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

طے ہونگے اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں چھت یا پچھواڑے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ گناہ سے بچنا چاہیئے اور گھروں میں

مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

تو اسکے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (١٨٩) جو تم سے لڑائی کرتے ہیں تم

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

پسند نہیں کرتا۔ (١٩٠) اور ایسے لوگوں کو جہاں پاؤ مار دو اور انہوں نے جہاں سے تمہیں نکالا تھا تم بھی

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

وہاں سے انہیں نکال دو اور فتنہ پیدا کرنا قتل سے بھی زیادہ خراب ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑنا جب

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

تک وہ تم سے اس جگہ نہ لڑیں پھر بھی اگر اس ادب والی مسجد کے پاس تم سے مارکاٹ کریں تو تم بھی انہیں قتل

فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کرو منکر لوگوں کی ایسی ہی گت بنانی چاہیئے۔ (١٩١) پھر اگر وہ رک جائیں تو اللہ بخشنے والا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

مہربان ہے۔ (١٩٢) اور ان سے اس وقت تک لڑو جب تک کہ فتنہ فساد پوری طرح مٹ نہ جائے اور اللہ کا دین

روزہ رمضان کے مہینہ کا فرض ہے مریض کو صحت ملنے اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد یہ گنتی رمضان کے بعد پوری کر لینی ہے۔

ف ١٨٧ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو مسلمان روزوں کی راتوں میں اگلی امتوں کی طرح اپنی عورتوں کے پاس نہ جاتے تھے مگر کچھ لوگ صبر نہ کر سکے۔ آپ سے عرض کیا تب یہ آیت اتری کہ روزہ کی رات میں اپنی بیوی سے شب باشی کر سکتے ہو اللہ نے اس کے پہلے کسی آیت سے روزہ کی رات میں عورت کے پاس جانا منع نہیں کیا تھا لیکن لوگ اپنے طور سے یہی سمجھتے تھے کہ یہ کام جائز نہیں ہے پھر کچھ لوگوں سے یہ عمل سرزد ہو گیا تو یہ اپنے نفس اور ضمیر سے خیانت ہوئی۔ رات کی سرحد غروب آفتاب سے شروع ہو جاتی ہے اسلئے غروب کے ساتھ ہی روزہ افطار کرنا چاہیئے۔ اعتکاف یہ ہیکہ آدمی یاد الٰہی اور ذکر اللہ اور عبادات کیلئے دنیا کے کاموں سے الگ ہو کر مسجد میں جا بیٹھے اعتکاف کی حالت میں روزہ ضروری ہے رمضان میں آخری دس دن کا اعتکاف سب سے افضل ہے۔

٢٣ ع ٦ ٧

ف ١٨٩ لوگوں نے چاند کے تغیر کے بارے میں جب سوال کیا تو اللہ نے فرمایا کہ چاند کی مختلف حالتوں سے مہینے کی حد مقرر ہوتی ہے مخلوق کے معاملات میں برسوں کی گنتی اور حساب میں آسانی ہوتی ہے عبادت کے مخصوص دن جیسے ایام حج اور ماہ رمضان وغیرہ وغیرہ غرض انسان کی سینکڑوں ضرورتوں کے پیش نظر چاند بنایا گیا

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ

کوئی بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو اسے چاہیئے کہ روزے رکھے پھر بھی کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو رمضان ہمینے

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

کے بعد دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے تمکو مشکل میں ڈالنے کا ارادہ نہیں

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ

رکھتا یہ سہولت اس واسطے ہیکہ تم گنتی پوری کرسکو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ تم کو اس نے ہدایت کی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

راہ پر چلادیا اور اس کا شکر ادا کرو۔ (١٨٥) اور جب سوال کریں آپ سے میرے بندے کہ مجھے کیسے پائیں تو میں بہت قریب ہوں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

پہنچ ہی جاتا ہوں کسی بھی پکارنے والے کی پکار پر جب وہ مجھ سے دعا کرے بس انہیں چاہیئے کہ میرا حکم قبول رکھیں اور مجھ پر

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ

ایمان رکھیں تاکہ نیک راہ پاتے رہیں۔ (١٨٦) روزوں کی راتوں میں تم کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا وہ

نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ

تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو اللہ کو معلوم تھا کہ تم چھپ کر اپنے ضمیر سے خیانت کرتے تھے اللہ نے

أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ

تمہاری طرف توجہ فرمائی اور تمکو معاف کیا اور اب اجازت دیدی کہ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

کے پاس جاسکتے ہو اور اسے حاصل کرو جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے کتاب میں لکھدیا ہے اور کھاؤ اور

حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

پیو یہاں تک کہ تم کو فجر کی سفید دھاری، کالی دھاری سے الگ نظر آجائے پھر رات تک روزہ

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ

پورا کرو اور جب مسجدوں میں اعتکاف کے لئے بیٹھو تو اپنی عورتوں کے پاس مت جاؤ

عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ

یہ حدیں اللہ نے باندھ دی ہیں ان کے نزدیک نہ پھٹکو اسی طرح اللہ بیان فرماتا ہے۔

چنانچہ اب وصیت کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رشتہ داروں میں غیر وارثوں کو دلادے تو کچھ گناہ نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں اللہ نے ہر ایک کے حصے مقرر فرمادیئے۔ البتہ مردہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں غیر وارثوں کو کچھ دلوانا چاہے مثلاً بیوہ بھاوج یا یتیم پوتا وغیرہ تو وصیت کی گنجائش ہے مگر اپنے مال میں ایک تہائی سے زیادہ مقدار کی وصیت کرنیکا حق مردہ کو نہیں ہے

ف ١٨٤ یعنی ایسے مسافر اور مریض جو گھر واپس آجائیں اور صحت پاجائیں پھر طاقت رکھنے کے باوجود قضا روزہ کی گنتی پوری نہ کرنا چاہیں تو سفر اور بیماری میں جتنے روزے چھوڑے ہوں ہر روزہ پر ایک محتاج کو دو وقت کھانا کھلا کر فدیہ ادا کریں یا کچا اناج دینا چاہتے ہوں تو کسی ایک مسکین کو فطرہ کی مقدار کے برابر گیہوں ادا کرے، بوڑھے لوگ اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی اس اجازت کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں لیکن یہ لوگ قضا روزہ رکھ لیں تو یہ فدیہ دینے سے بہتر ہے البتہ جو لوگ قضا روزے بھی رکھ لیں اور سفر اور بیماری میں رمضان کے روزے اور دنوں پر رکھنے کی جو سہولت اور آسانی خدا کی طرف سے ملی اس پر اللہ کا انہیں بڑا ادب، لحاظ اور شکر آیا کہ وہ روزہ اور فدیہ دونوں پر عمل کرنا چاہیں تو مزید شوق سے نیکی کرنے کا ثواب پائیں گے اگلی آیات میں مزید تفصیل سے بتادیا کہ

تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

بچے رہو۔ (۱۷۹) جب تم میں سے کسی پر موت حاضر ہونیکا وقت آلگا ہو اور مرنے والا مال چھوڑ جانے والا ہو تو اس

خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

پر فرض ہے کہ وصیت کر کے ماں باپ اور ناطے والوں کو دستور کے موافق مال دلوا کر مرے یہ حق ہے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ

پرہیزگاروں پر۔ ف۱۸۰ پھر جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس کا

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ

گناہ بدلنے والوں پر ہوگا اللہ تو خوب سنتا اور جانتا ہے۔ (۱۸۱) ہاں اگر سننے والے

مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ

کو یہ احساس ہو کہ وصیت کرنیوالے نے کسی خاص شخص کی طرفداری یا کسی کی حق تلفی کی ہے تو پھر ایسی وصیت میں وہ اصلاح کردے تو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

اللہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔ ف۱۸۲ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے فرض تھے

الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم کو پرہیزگاری کا سلیقہ آجائے۔ (۱۸۳)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ

گنتی کے کچھ دن ہیں پھر بھی تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں اس گنتی

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ

کو پورا کرے (سفر اور بیماری سے فراغت کے بعد) جن لوگوں کو قضا روزے کی طاقت ہے ان پر فدیہ

مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ

ہے ایک مسکین کا کھانا پھر جو کوئی شوق سے آگے بڑھ کر نیکی کرے تو اسکے لئے بڑا خیر ہی خیر ہے اور اگر تم علم سے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

کام لو تو روزہ رکھنے میں تمہارا بڑا بھلا ہے۔ (۱۸۴) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو انسانوں

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

کے لئے ہدایت ہے اس میں راستہ بتانے کی کھلی کھلی نشانیاں اور فیصلہ موجود ہے بس جو

ف۱۸۰ یعنی مرنیوالا اپنے پیچھے جھگڑا ڈال کر نہ مرے بلکہ موت کا اندازہ ہوجائے تو فوراً اپنے مال و اسباب کو اپنے والدین اور رشتہ داروں کو دنیا چھوڑنے سے پہلے دلوا کر جائے جاہلیت میں لوگ اولاد (یعنی لڑکوں) کے سوا کسی کو وارث نہیں مانتے تھے۔ اولاد میں لڑکیوں کو کوئی حق نہیں ملتا تھا اللہ نے اولاد میں لڑکا لڑکی کا حق مقرر فرمادیا اور ماں باپ کا بھی۔ اپنے رشتہ داروں کی حاجت کا خیال ہو تو مرنے کے پہلے وصیت کرجائے یعنی اپنی موجودگی میں دلوادے وصیت کے اس حکم پر عمل کرنے سے وراثت کے احکام میں کوئی فرق نہیں پڑتا حق وراثت آدمی کے مرنے کے بعد وارثوں کو ملیگا اور مال کا مالک خود اپنی زندگی میں جسے چاہے مالک بنادے تو یہ اسکا حق ہے اسلام نے فرد کو جو شخصی حقوق اور آزادی عطا کی ہے یہ اس کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

۲۲ ع ۶ ۶

ف۱۸۲ یعنی وصیت سننے والوں کو اگر یہ معلوم ہو کہ مرنے والا بے انصافی کر گیا ہے یا کسی خاص رشتہ دار کی طرفداری کر کے اپنی اولاد کے حصے کا نقصان کر گیا ہے تو دوسروں کو سمجھا بجھا کر صلح سے اس وصیت نامہ میں تبدیلی کی جاسکتی ہے یہ گناہ نہیں بلکہ مردہ کو گناہ سے بچالینے کا ذریعہ ہوگا۔ بعض لوگ ناراضگی کی بناء پر ایسا کرتے ہیں چنانچہ ایسے لوگوں کو اس گناہ سے بچنا چاہئے سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے وارثوں کے حقوق مقرر فرمادیئے ہیں۔

لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ
میں بہت دور جا پڑے۔ و ﴿١٧٦﴾ نیکی صرف اسی میں نہیں کہ بس تم نے اپنا چہرہ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا بلکہ نیکیاں یہ بھی ہیں کہ کوئی شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لا کر دے اور اللہ کی محبت میں اپنا مال
ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور ہاتھ پھیلانے والوں اور لوگوں کی گردنیں چھڑانے
وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
میں خرچ کرے اور قائم رکھے نماز اور دیتا رہے زکوٰۃ۔ اور اپنے اقرار کو پورا کرنے والے جب
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ
قول و قرار کریں اور تنگدستی اور تکلیف اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے تو بس یہی لوگ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
سچے ہیں اور یہی لوگ بچاؤ میں آئیں گے۔ ﴿١٧٧﴾ اے ایمان والو حکم کیا
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ۗ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
گیا تم پر کہ قتل کیے گئے لوگوں کے خون کا بدلہ دلاؤ، آزاد قاتل ہو تو آزاد، غلام خونی ہو تو وہی غلام قتل
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۗ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ
کیا جائے اور عورت نے یہ جرم کیا ہو تو اسی عورت سے قصاص لیا جائے ہاں اگر قاتل کو بھائی چارے کے لحاظ سے کچھ معافی دی جائے
فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۗ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ
تو بھلے طریقے سے احسان مان کر خون بہا کی رقم ادا کر کے راضی نامہ کر لے، بوجھ ہلکا ہوا اور یہ ایک سہولت
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ
ملی تم کو تمہارے رب کی طرف سے۔ یہ اسکی مہربانی سمجھو اسکے بعد بھی کوئی زیادتی کر کے نہ چھوڑے تو اسے دردناک عذاب
اَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
ہوگا۔ و ﴿١٧٨﴾ اے عقل والے لوگو یہ سمجھ لو کہ اسی طرح کے قصاص میں تمہاری زندگی محفوظ ہے تاکہ تم خون خرابے سے

منزل ١

ع ٢١ / ٩ / ٥

ف ١٧٨ معلوم ہوا کہ قصاص بندے کا حق ہے اور مقتول کے وارثوں کو معافی کا بھی حق ہے اور قصاص میں زندگی محفوظ ہوگی ورنہ خون خرابے کا آزادانہ رواج پڑ جائیگا۔ دورِ جاہلیت میں خون کا بدلہ دلانے میں امیر غریب، اشراف کم ذات، حاکم محکوم، عورت مرد کا فرق مانا جاتا تھا۔ قرآن نے اسکی اصلاح کر دی کہ قاتل جو بھی ہو صرف اسی کو قتل کیا جائے یہ نہ ہو کہ کسی مالدار یا حاکم، چودھری یا سردار کو کسی غریب نے قتل کر دیا ہو تو اس غریب کو سزا دینے کے بجائے اس کی قوم کے کسی مالدار حاکم یا چودھری کو بے گناہ قتل کیا جائے اسی طرح اس کے برعکس صورت بھی ہو سکتی ہے۔ اللہ نے انصاف کا قانون جاری فرما کر اس میں ایک صورت راضی نامے کی جاری فرما دی کہ اگر مقتول کے وارث خونی سے معاوضہ لیکر اسے خوشی سے معاف کر دیں تو قاتل سے معاوضہ دلا کر معاملہ ختم کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ قاتل کی جان بچے اور مقتول کے وارثوں کو اپنے خاندان کے فرد کے قتل ہو جانے پر مالی معاوضہ بھی مل جائیگا اس کے بعد بھی کسی کے دل میں بدلہ لینے کی خلش ہو تو اسے آخرت میں عذاب دیا جائیگا۔

ف ١٧٩ خون کا بدلہ اگر نہ لیا جائے یا مقتول کی جان کا معاوضہ یعنی نقصان کی بھرپائی اس کے وارثوں کو نہ دلائی جائے تو انسانی زندگی بے قیمت ہو کر رہ جائے گی۔

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

دادے کچھ عقل نہ رکھتے ہوں تب وہ کس کی راہ چلیں گے ۔ (۱۷۰) ان کی مثال ایسی ہے جیسے

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ

کوئی جانوروں کو آواز دیتا ہے اور جانور تو ہانک پکار کے، چلّانے کے سوا کچھ بھی نہیں سنتے یہ لوگ بہرے

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا

گونگے اور اندھے تو تھے، اب عقل بھی جاتی رہی ۔ و (۱۷۱) اے ایمان والو ہماری دی ہوئی روزی میں

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

ستھری اور پاک چیزیں کھاؤ اگر تم صرف اللہ کی بندگی والے ہو تو اس کا شکر بھی بجالاؤ ۔ (۱۷۲)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ

اس نے تم پر حرام کر دیا مردار کو اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو

بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

پھر بھی اگر کوئی بےبس ہو جائے نافرمانی کرنے والا نہ ہو اور عادت نہ ڈالے تو اس پر گناہ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے (۱۷۳) جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو اللہ نے کتاب میں

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

نازل فرمایا ہے اور اسے چھپا کر حقیر نفع حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں یہ مال کھا کر انہوں نے اپنے پیٹ

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ

میں آگ بھرلی ہے قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہ کریگا اور انکو (گناہوں سے) پاک قرار نہ دے گا انکو بڑا ہی دُکھ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

دینے والا عذاب ہوگا ۔ (۱۷۴) یہ وہ بدنصیب ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خرید لی اور مغفرت کے

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

بدلے عذاب مول لیا ۔ آگ میں جانے پر کتنی دلیری اور حوصلہ بتا رہے ہیں ۔ و (۱۷۵) یہ اس واسطے ہوا کہ اللہ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ

نے حق کی بنیاد پر کتاب نازل فرمائی اور جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کرکے راہیں نکالیں وہ ضد اور پھوٹ

ف ۱۷۱ یہ جانوروں کی مثال ان پر صادق آتی ہے جو اپنے پرکھوں اور پیشواؤں بڑے بوڑھوں اور باپ دادا کی رسم پر بے تحقیق چلنا اچھا سمجھتے ہیں اور اللہ کی بات پر مطلق دھیان نہیں دیتے عقل سے بھی کام نہیں لیا کہ خود حق بات کو سمجھ سکیں،

ف ۱۷۵ کیسے باہمت اور جیوٹ لوگ ہیں کہ آگ میں ہمیشہ کیلئے جلتے رہنا قبول کیا مگر حق بات کو بے نقاب کرکے بخشش کے طلب گار نہ بن سکے یہ بھی معلوم ہوا کہ حشر میں اللہ تعالیٰ کا ان سے کلام نہ فرمانا بھی عذاب کا سبب ہوگا۔

ف ۱۷۶ یعنی اپنی اغراض کیلئے کتاب اللہ کے مضامین میں ہیرا پھیری سے پھوٹ ڈالنے کی باتیں نکالکر عوام کو کتاب اللہ پر متحد نہیں ہونے دیتے بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی کی فضا کو بنائے رکھتے ہیں تاکہ ان کا دھندا برابر چلتا رہے۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ
ہیں عقل والوں کے لئے ۔ (۱۶۴) پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے سوا
اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا
دوسروں کو سہارا مانتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کی محبت کرنی چاہیئے اور جو ایمان
لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ
والے ہیں سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور کبھی غور کرلیں یہ ظالم کہ انہیں عذاب دیکھنا ہے تب معلوم ہوگا کہ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ
سب قوت اللہ کو ہے اور اللہ کا عذاب بہت سخت ہے ۔ (۱۶۵) جب وہ پیشوا بے تعلق ہونگے اپنے
اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
پیچھے چلنے والوں سے اور عذاب کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہونگے اور آپس کے انکے تمام اسباب اور امید ٹوٹ
الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ
چکی ہوگی ۔ (۱۶۶) اور پیچھے چلنے والے اپنے بڑوں کے بارے میں کہیں گے کہ کاش ہمکو اور ایک بار دنیا میں جانیکا موقع
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
ل جائے تو جیسے یہ آج ہم سے مکر گئے ہم بھی انکو وہاں دھتکار دیتے اسطرح اللہ انکے اعمال کی حسرت اور پچھتاوا انہیں دکھائیگا
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا
اور آگ میں سے انکو نکل بھاگنا ممکن ہی نہ ہوگا ۔ ف (۱۶۷) اے انسانو ! زمین کی حلال
مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ
ہوا دشمن ہے ۔ (۱۶۸) وہ تم کو حکم لگاتا ہے کہ برے اور بے حیائی کے کام کئے جاؤ اور اللہ
اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
پر وہ باتیں کہو جو تمہارے علم سے باہر ہیں ۔ (۱۶۹) اور جب ان سے کہا جائے کہ اتباع کرو
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ
اس کی جو اللہ نے نازل فرمایا تو کہتے ہیں کہ ہم تو چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگر انکے باپ

ف ۱۶۷ جس نے بھی آج دنیا میں بے سوچے سمجھے غلط لوگوں کے پیچھے چلنا شروع کیا وہ سب حشر و حساب کے دن بے بس ہو کر خدا کے سامنے عذاب بھگتنے کو کھڑے ہونگے اور اپنے پیچھے چلنے والوں پر اپنی بے بسی اور لاچاری ظاہر کریں گے اس موقع پر اتباع کرنیوالوں کی حالت اور بھی خراب ہوگی کہ جن کو سہارا سمجھا تھا وہ خود مجبور ثابت ہوئے انہیں پچھتاوا ہوگا کہ کاش ایک بار دنیا میں جا سکیں تو ان جعلی رہنماؤں کی بُری گت بنا سکیں لیکن وہاں اسطرح کی تمنا کسی کی پوری نہ ہوگی ۔

ع ٢٠ ٤

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ
اور جاننے والا ہے۔ (۱۵۸) جو لوگ چھپاتے ہیں اس صاف صاف حکم کو جو ہم نے نازل فرمایا ہے اور راہ کے
وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰئِكَ
نشان کو چھپاتے ہیں ہم نے اس کے بعد کے انسانوں کے لئے کتاب میں کھولکر اسے بیان کر دیا ایسے لوگوں پر لعنت کی پھٹکار
يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
ہے اللہ کی طرف سے اور ہر کسی نے ان پر لعنت بھیجنی ہے ۔ (۱۵۹) مگر جو توبہ کریں اور ٹھیک ہو کر اپنے آپ کو
وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ
سنبھال لیں اور بیان کر دیں جو چھپایا ہے تو میں انکو معاف کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہوں ۔ (۱۶۰) اور
الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
جو لوگ انکاری ہوئے اور منکر ہی مر گئے ان پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور فرشتوں کی طرف سے اور
وَالْمَلَٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ
تمام انسانوں کی طرف سے لعنت کی پھٹکار ہے ۔ (۱۶۱) اس مصیبت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان پر عذاب
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ
ہلکا نہ کیا جائے گا اور انکو پھر کوئی ڈھیل نہیں ملے گی ۔ (۱۶۲) اور تمہارا معبود ایک اکیلا معبود ہے
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ع ۱۹ ۱۱ ۲
بس اسکے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی ہے وہی بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے ف (۱۶۳) آسمان اور زمین کا پیدا
وَاخْتِلَٰفِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ
کر دینا، رات دن کا بدلتے ہوئے آنا جانا اور انسانوں کے کام کی چیزیں لیکر جو کشتی
بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ
دریا میں بوجھ لادے چلتی ہے اور پانی جو اللہ نے اتارا کہ مردہ زمین کو زندگی عطا
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
کرے اور پھیلا دیے اس میں ہر طرح کے جاندار اور ہواؤں کا الٹ پھیر
وَتَصْرِيفِ الرِّيَٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
اور زمین و آسمان کے درمیان بدلیاں جو حکم کی تابع ہیں ان سب میں نشان

ف ۱۶۳ اللہ کی صفت رحمٰن عمومی اور وسیع رحمت کا مظہر ہے اور صفت رحیم خاص خاص مواقع پر اچانک و خصوصی مہربانی کا مظہر ہے بس ایک رحمت عام ہے اور دوسری صفت رحمت خاص ہے ۔

منزل ١

١٢ عندالمتاخرين ٢ مع

قبلہ اول مقرر فرماکر تمام اہلِ کتاب کو ایک ہی صف میں آنے کیلئے راستے کھول دیئے ۔

ف ١٥٠ نبی کے ذریعہ ساری امت کو بھی یہی حکم دیا گیا کہ جہاں کہیں بھی رہو نماز کیلئے سب

ع ١٨ / ٥ / ٢

مسجد حرام کی طرف چہرہ کریں دنیا میں اب مسلمان ہر جگہ رہتے ہیں اور اپنی اپنی جگہ سے نماز کے وقت چہرہ مسجد حرام کی طرف ہوتا ہے بس ثابت ہوا کہ ہمارے یہاں سمت کی کوئی حیثیت نہیں ، سورج کے طلوع و غروب کی طرف بھی رخ نہیں کرنا ہے ہمیں صرف اپنے رب کے حکم کے تحت کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے اور الحمد اللہ مسلمانوں کا اجتماعی عمل اس پر ہے یہ وحدت امت کی ایک بڑی نشانی ہے ۔

ف ١٥٤ حیات شہید کا عقیدہ وحی کی بنیاد پر رکھنا چاہیئے کہ شہید اللہ کے حضور زندہ ہیں لیکن ہم اپنے ظاہری حواس سے اس کی حیات کا ادراک نہیں کر سکتے

ف ١٥٨ صفا اور مروہ پتھر کی چٹانوں کی طرح سے دو پہاڑیاں ہیں ۔ بیت اللہ کے قریب زمانہ جاہلیت میں یہاں بت رکھ دیئے گئے تھے مسلمانوں کو وہاں سے طواف کرنے میں کھٹکا لگا اللہ نے فرمایا کہ طواف کیا جائے اور شوق سے کیا جائے حج کیلئے ٩ ذی الحجہ کو حاضر ہونا عرفات میں ضروری ہے اور عمرہ زیارت بیت اللہ کو کہتے ہیں جس میں وقت کی قید نہیں اور عرفات جانا ضروری نہیں صرف مکہ جاکر بیت اللہ کا طواف کرے یعنی پھیرے لگائے اور صفا مروہ کے بیچ دوڑ لگائے یعنی سعی کرکے سر منڈوائے

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

تمہارے درمیان کیا ہی اچھا بھیجا ہم نے رسول جو تمہارا اپنا ہی ہے تم کو پڑھ کر سناتا ہے آیات ہماری اور تم کو صاف ستھرا

وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا۟ تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

کرکے سنوار بھی دیتا ہے اور کتاب و دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور ایسی تعلیم دیتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے ۔ (١٥١)

فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

پس یاد رکھو مجھکو میں بھی یاد رکھوں گا تمکو اور میرا احسان مانتے رہو اور میری ناشکری مت کرو ۔ (١٥٢) اے ایمان والو

ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾

قوت حاصل کرو صبر اور نماز سے یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ (١٥٣)

وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ

جو کوئی بھی قتل کیا جائے اللہ کے راستے میں اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم کو

وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ

ابھی پتہ نہیں چلتا ۔ (١٥٤) ہم ضرور آزمائیں گے تم کو خوف اور بھوک سے اور کچھ مال اور

وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ وَ

جان کے نقصان سے اور آمدنی اور پیداوار کے گھاٹے میں بھی ایسے موقع پر صبر کرنے والوں کو

بَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا

خوشخبری سنا دو ۔ (١٥٥) جب بھی ایسے لوگوں پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں ہم سب اللہ کے ہیں

لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ

اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں ۔ (١٥٦) ایسے لوگوں پر عنایات ہیں اپنے رب کی طرف سے

وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ

اور رحمت ہے اور یہی راہ پر ہیں ۔ (١٥٧) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں

مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

میں سے ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کے حج کو آوے یا عمرہ کو تو اس پر گناہ نہیں کہ ان

عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ

دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کرے جو کوئی شوق سے نیکی کریگا تو اللہ بڑا قدردان

واکر احرام اتار ڈالے اس طرح عمرہ پورا ہو گیا ۔

أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ

آپ بھی ان کے قبلے کی طرف پلٹ نہیں سکتے اور خود ان میں بھی ایک دوسرے کا قبلہ نہیں مانتے علم آ جانے

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ

کے بعد پھر ان کی پسند پر اگر تم چل پڑے تو اپنا شمار بے انصافوں میں

الظّٰلِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

کراؤ گے ۔ (۱۴۵) جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے

أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

بیٹوں کو تب بھی ان کا ایک گروہ جان بوجھ کر حق بات چھپا لیتا ہے ۔ (۱۴۶)

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

تیرا رب فرمائے وہی حق بات ہے پھر تو ان میں نہ ہونا جو شک کرتے ہیں۔ (۱۴۷) ہر کسی کو ایک رخ تو

هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۖ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ

کرنا ہی پڑتا ہے سو تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھے جاؤ جہاں بھی تم رہو گے اللہ تم کو

جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

اکٹھا جمع کر لیگا اللہ تو بیشک ہر چیز کر سکتا ہے ۔ (۱۴۸) اور جس جگہ سے بھی تم نکل چلو اور

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ

جہاں جاؤ نماز کے لئے اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف کر لیا کرو اور یہ حق بات ہے تمہارے رب کی طرف

وَمَا اللَّهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

سے اور اللہ تمہارے کسی کام سے بے خبر نہیں ۔ (۱۴۹) اور جہاں سے بھی تمہارا گذر ہو نماز کیلئے اپنا رخ مسجد حرام

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

کی طرف ہی کر لینا اور جہاں بھی رہو سب کے سب اپنے چہروں کو اسی مسجد الحرام کی طرف کر کے نماز ادا کرو تاکہ

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۙ

لوگوں کو تم سے جھگڑنے کی کوئی حجت باقی نہ رہے مگر جو ان میں ظالم ہیں انکی بکواس تو چالو رہیگی ان کی پرواہ مت کرو

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

اور کسی سے بھی مت ڈرو صرف میرا خوف کرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں تاکہ تم ہدایت کی راہ پر جمے رہو۔ (۱۵۰)

ف ۱۴۴ جب تک قبلہ اول بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ہوتی رہی تو آپؐ کا دل بار بار چاہتا تھا کر جلئے امن کعبہ کی طرف نماز ہو اس لئے بار بار آسمان کی طرف نگاہ کرتے کہ فرشتہ اس معاملہ میں نیا حکم لے آئے، تب یہ آیت نازل ہوئی اور کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم جاری ہوا۔ کعبہ کے چاروں طرف سے بنی ہوئی مسجد کو مسجد حرام (جہاں فتنہ وفساد منع ہے) کہتے ہیں۔ سیاسی پایۂ تخت کے بجائے دعوتی مرکز کو اہمیت دی گئی تاکہ سیاسی اور انتظامی معاملات میں بٹے ہوئے دلوں کو دعوت الی اللہ پر جمع کیا جاسکے، بادشاہت حکومت اور سلطنت میں زور اور طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے اور دعوت الی اللہ میں محبت، حکمت دانائی اور دانشمندی کا عنصر غالب ہوتا ہے دونوں اپنی اپنی جگہ ہیں۔ لیکن بادشاہی دلمیں جگہ نہیں بنا سکتی اور حلقۂ اثر محدود ہوگا جبکہ دعوت الی اللہ کا کام عالمگیر ہوتا ہے اور جگہ بنا لیتا ہے۔

ف ۱۴۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب بہت اچھی طرح پہچانتے تھے اور تحویل قبلہ کی حقیقت بھی انہیں معلوم تھی کہ پہلا قبلہ حضرت ابراہیم کا کعبہ ہی تھا جو کہ مکہ میں تعمیر کیا گیا تھا اسرائیلی مسلمانوں کے سیاسی عروج پر اور بادشاہتیں قائم ہوجانے پر یہ مرکزیت بیت المقدس کو حاصل ہوگئی۔ اب عالمگیر بنیادوں پر اٹھنے والی جماعت کو اول تو بیت المقدس قبلہ دیا گیا اور آخر میں حضرت ابراہیم کا تعمیر کردہ

وقف غفران
وقف لازم
ع ۱۷/۶ ۱
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي
حمق لوگ اب یہ بھی کہیں گے کہ مسلمان اپنے قبلہ سے کیوں پھر گئے جس پر اب تک تھے
كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ
م کہدو کہ پورب پچھم سب اللہ کا ہے، چلا دیتا ہے جس کو چاہے
إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا
سیدھی راہ پر۔ ﴿١٤٢﴾ اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا
نایا کہ لوگوں پر تم گواہ بن سکو اور رسول تم پر گواہ ہوجائیں اور وہ قبلہ
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ
ں پر آپ تھے ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم ظاہر کردیں کہ کون تابع ہے رسول کا اور
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
ے پاؤں پھر جانیوالا کون ہے اور یہ امتحان تو بڑا بھاری تھا مگر جن کو اللہ نے راہ بتادی وہ
الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ
یاب ہوئے اور اللہ کا دستور یہ نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کردے سچ تو یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر بڑا
بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ
ار اور مہربانی رکھتا ہے۔ ﴿١٤٣﴾ ہم دیکھ رہے ہیں آپکا چہرہ آسمان کی طرف بار بار اٹھتا ہوا
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
ہم آپ کو وہ قبلہ جس پر راضی ہوگے دیتے ہیں پس پھیرلو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو جس
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا
بھی تم ہوا کرو پھیرو اپنا چہرہ اسی کی طرف اور جن لوگوں کو کتاب ملی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہی
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾
ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں ان کے کاموں سے۔ ﴿١٤٤﴾
وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ وَمَا
کتاب کو ساری نشانیاں لاکر دو گے تب بھی یہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے اور اب تو

الجزء الثانی ٢

ف ١٤٢ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر جدید کر کے بیت اللہ کو اللہ کے حکم سے اہل توحید کا قبلہ مقرر کیا بعد میں حضرت ابراہیمؑ کی یعقوبی نسل کے انبیاء علیہم السلام کی زبردست کامیابی ہونے پر دعوت کا مرکز بیت المقدس رہا۔ حکومتیں قائم ہونے کے بعد سیاسی لحاظ سے اسرائیلی مسلمانوں کا مرکز بیت المقدس ہی بن گیا۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی مسجد اقصیٰ مدینہ سے شمال کی جانب واقع ہے حضورؐ کا بار بار جی چاہتا تھا کہ پھر دعوت کے اولین مرکز کو قبلہ بنا دیا جائے اور سیاسی مرکزیت کی جگہ دعوتی کام کو اہمیت دیجائے چنانچہ سولہ ١٦ ماہ کے بعد جناب سید کونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام یعنی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو یہودی بھڑک اٹھے کہ قبلہ اول کو کیوں بدل دیا گیا اگر وہ غلط تھا تو اسے کیوں اختیار کیا گیا کعبہ کی طرف منہ کرنا صحیح تھا تو اسے پہلے کیوں نہیں اختیار کیا گیا ایسی جاہلی منطقی بکواس پر ان کو بے وقوف کہا گیا کیونکہ یہ اللہ کے حکم میں نکتہ چینی کرنے والے تھے جن سے بڑھکر نادان اور بیوقوف کون ہوگا خانہ کعبہ مدینہ سے جنوب کی طرف پڑتا ہے ہندوستان کے جغرافیہ کے لحاظ سے کعبہ مغرب کی سمت پڑتا ہے اس پر بھی ہندوستان میں اعتراض کیا گیا کہ مسلمان ڈوبتے سورج کی عبادت اور پوجا کرتے ہیں ایسے بے وقوفوں کو دنیا کا جغرافیہ بھی نہیں معلوم اصل مقصد تو اللہ کے حکم پر کعبہ کی طرف رخ کرنا ہے۔

وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَمَآ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ

گیا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو کچھ عطا ہوا ان کے رب کی طرف سے تمام نبیوں کو، ہم نے سب کو مان لیا ہے اور نبیوں میں

رَّبِّہِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ ۫ۖ وَنَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾

کسی ایک نبی میں ہم فرق نہیں مانتے اور ہم تو اللہ کے سب حکموں کو ماننے والے مسلم ہیں۔ ﴿۱۳۶﴾

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَآ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ فَقَدِ اہۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا

پھر اگر وہ بھی ایسا ہی ایمان قبول کر لیں جیسا کہ مسلمانو تم ایمان رکھتے ہو تب وہ راہ پا سکیں گے اور اگر نہ مانیں تو اب وہ ضد پر اڑے

ہُمۡ فِیۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَکۡفِیۡکَہُمُ اللّٰہُ ۚ وَہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ

ہوئے ہیں بس سمجھ لو کہ ان سب کے مقابلے میں تمکو صرف اللہ کافی ہے اور وہ تو بڑا ہی سننے والا اور بڑا ہی جاننے والا ہے۔ ﴿۱۳۷﴾

صِبۡغَۃَ اللّٰہِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَۃً ۫ وَّنَحۡنُ لَہٗ عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

ایمان والے بول پڑے کہ ہم نے اللہ کے رنگ میں اپنے آپکو رنگ لیا ہے اللہ سے بڑھکر کس کا رنگ ہے اور ہم تو اسی کی بندگی پر قائم ہیں۔ ﴿۱۳۸﴾

قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا فِی اللّٰہِ وَہُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ۚ وَلَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَ

کہدو کیا اب بھی تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑا ہی کرو گے حالانکہ ہمارا اور تمہارا رب صرف وہی ایک ہے ہم کو ہمارے عمل

لَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ ۚ وَنَحۡنُ لَہٗ مُخۡلِصُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ

کی اور تم کو تمہارے عمل کی جزا ملیگی ہم تو خالص اسی ایک اللہ کے ہو کر رہیں گے۔ ﴿۱۳۹﴾ کیا تم یہ کہہ سکتے ہو کہ

اِنَّ اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطَ

ابراہیم اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ تم کو

کَانُوۡا ہُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰہُ ؕ وَمَنۡ

زیادہ معلوم ہے یا اللہ کو؟ اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اس گواہی کو

اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَتَمَ شَہَادَۃً عِنۡدَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ

چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے پہنچ چکی ہے اللہ تمہارے کرتوتوں سے

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلۡکَ اُمَّۃٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَہَا مَا کَسَبَتۡ

غافل نہیں ہے۔ ﴿۱۴۰﴾ وہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی انکی کمائی ان کے لئے اور

وَلَکُمۡ مَّا کَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

تمہاری کمائی تمہارے لئے اور ان کے کاموں کی پوچھ تاچھ تم سے نہ ہوگی۔ ﴿۱۴۱﴾

ع ۱۶/۱۶

ف ۱۳۸ دورِ جاہلیت میں اہل کتاب ہو کر اپنے مذہب میں داخل ہونے والے بھولے بھالے لوگوں کو تعلیم کتاب کے بجائے رنگ میں ڈبکیاں لگواتے اور رنگین کپڑے بھی پہناتے انکی اس رسم کے توڑ اور مخالفت میں اللہ نے فرمایا کہ یہ ڈھونگ ہے اصلی رنگ تو اللہ کا ہے نجاستوں سے پاکی اور تمام باطل عقائد سے دوری تو عقیدۂ توحید سے حاصل ہوگی اور یہ رنگ جسے چڑھ گیا سمجھ لو کہ بڑا چوکھا رنگ اس نے پالیا۔

ابرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ

اپنے کو احمق بنا چکا، اور ہم نے تو ابراہیم کو دنیا میں پسند کر لیا، اور آخرت میں وہ بڑے

وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ

نیک لوگوں میں ہوگا۔ (١٣٠) اور جب فرمایا اسکے رب نے کہ، ابراہیم تو مسلم ہو جا

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ

وہ بولا میں سارے جہانوں کے صاحب کے حکم سے مسلم ہو گیا۔ (١٣١) اور یہی وصیت کر گیا تھا ابراہیمؑ اپنے بیٹوں کو، اور یعقوب

وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

نے بھی یہی وصیت کی تھی، اے بیٹو! اللہ نے اپنی پسند سے تمکو ایک دین عطا کیا ہے، پھر تم مسلمانی کے سوا کسی

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ

اور حالت پر نہ مرنا۔ (١٣٢) کیا تم اس جگہ موجود تھے، جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آ گیا

الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ

اور اپنے بیٹوں سے پوچھنے لگا کہ، میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے، تو انھوں نے کہا کہ ہم اس ایک اللہ کی بندگی

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا

کریں گے، جس کی بندگی آپنے، اور آپ کے باپ ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق نے کی، اور ہم بھی اسی ایک کے لیے مسلم

وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

بنے رہیں گے۔ (١٣٣) وہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی، جو کچھ انھوں نے کمایا، بس انکا ان ہی

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ

ملیگا، اور تمہارا صرف وہ ہے، جو تم کما کے لیجاؤگے، اور تم سے نہ پوچھا جائیگا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ (١٣٤) بکواس

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

کرتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پر آجاؤگے، آپ فرما دیجئے کہ نہیں نہیں! ہم نے تو ابراہیم کی راہ پکڑ لی۔ جو

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ

ایک اللہ کا ہو گیا تھا، اور مشرک نہیں تھا۔ (١٣٥) اعلان کردو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور جو قرآن

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ہم پر اس پر ایمان لائے اور جو کچھ پہلے اتارا گیا ابراہیم اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور انکے پوتوں نواسوں کی طرف اور جو کچھ دیا

ف ١٣١ و ١٣٢ اسلام، مسلم، مسلمانی نام ہے اللہ کے تابع فرمان ہونیکا۔ اب اگر کوئی کہے کہ خدا کو اپنی نافرمانی کا طریقہ پسند ہے، اس لیے میں دوسرا دین قبول رکھوں، تو ایسا آدمی احمق ہے، زبان سے یوں کوئی کہتا نہیں، لیکن عملاً جو لوگ دین ابراہیمی سے مکر گئے، وہ ناسمجھی کا شکار ہوئے۔ تمام انبیاء مرسلین وصالحین اور سمجھدار لوگ اسی دین کو قبول رکھتے تھے، جس میں مالک کے سامنے پورے طور سے جھک جانا ہو، اور ہر طرح سے اس کا مطیع اور تابع بن کر زندگی گذارنے کا راستہ ملے۔ اسی لئے حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے اپنی موت کے وقت عہد لیا کہ اسلام کے سوا کسی اور طریقے پر مت مرنا۔

ف ١٣٤ جہالت کی وجہ سے لوگوں کے اندر یہ اعتقاد جڑ پکڑ چکا تھا، دوسروں کا عمل ان کے لئے کام آئے گا۔ یہاں بڑی صفائی سے کہدیا گیا کہ کسی کا عمل کسی دوسرے کو کام نہ آئے گا، اور نہ کسی کے جرم کی پوچھ تاچھ کسی دوسرے سے ہوگی، آگے آیت ١٤١ میں اللہ اسی آیت کو پھر دہراتا ہے۔

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

ہم نے بیت اللہ کو جائے ثواب، اور امن پانے کی جگہ لوگوں کے لئے، اور تم بھی بنالو جائے نماز اس جگہ کو جہاں ابراہیم

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

کھڑا رہا تھا نماز کے لئے، اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اور اسمٰعیل کو کہ میرا گھر پاک صاف رکھو، طواف کرنے والوں کیلئے، اور

بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿١٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ

دھیان لگا کر بیٹھنے والوں کیلئے (اعتکاف میں بیٹھنے والے) اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے۔ (۱۲۵) اور جب عرض کیا

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

ابراہیم نے، اے رب! اس شہر کو امن کی جگہ بنادے، اور اس کے رہنے والوں میں جو اللہ پر ایمان رکھے اور

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

آخرت کے دن پر، تو انہیں خوب میوے اور پھل فروٹ عطا فرما رب نے ارشاد فرمایا کہ جو انکاری ہوگا، اسکو بھی تھوڑے

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ وَ

دنوں دونگا، پھر اسے لاچار اور بے بس کرکے آگ کے عذاب میں ڈالوں گا، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ (۱۲۶) اور

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

جب ابراہیم اس گھر کی دیواریں اٹھانے لگے، اور ساتھ میں اسمٰعیل بھی، تو دونوں کہتے جاتے تھے کہ اے رب! ہم سے یہ خدمت

مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

قبول فرما، تو سب کچھ سننے والا، اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (۱۲۷) اے ہمارے رب ہم کو اپنا تابع فرمان بنادے، اور ہماری

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

اولاد میں بھی ایک بڑی مسلم جماعت کھڑی کردے، اور ہمکو بندگی کرنے کے طریقے سکھادے، اور ہمکو معاف فرمادے، بیشک

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ

تو ہی اصل معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ (۱۲۸) اے ہمارے رب، بھیج ان میں ایک پیغام

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

پہنچانے والا۔ جو ان ہی میں کا ہو، پڑھ کر سنادے ان پر تیری آیات، اور سکھادے انکو کتاب، اور دانائی کی باتیں، اور انکو

وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ ۱۵ ع ۸ ۱۵

صاف ستھرا کردے، اصل زبردست حکمت والا تو ہی ہے۔ (۱۲۹) جو ابراہیم کی ملت سے نکل بھاگا، وہ

ف ۱۲۵ دھیان لگا کر بیٹھنے والے یعنی معتکف، اصطلاح شرع میں "اعتکاف" نام ہے، مسجد کے اندر بیٹھ جانے کو اپنے اوپر لازم کرلینے کا، بشری ضروریات کے سوا مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔
رمضان المبارک کے آخری حصہ میں اعتکاف کرنا سنتِ کفایہ مؤکدہ ہے۔ یعنی ایسی تاکید والی سنت ہے کہ اگر بستی کے کچھ لوگ بھی اعتکاف کرلیں تو پوری بستی کی طرف سے اعتکاف ہوجائیگا اگر کوئی ایک بھی نہ کرے تو پوری بستی کے لوگ ترکِ سنت کے گنہگار رہوں گے۔

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں ۔ ﴿۱۱۸﴾ یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا ہے حق بات

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ
لیکر، خوشی اور ڈر سنانے کو، اور دوزخ میں جانیوالوں کی پوچھ تم سے نہ کی جائے گی۔ ﴿۱۱۹﴾ اور ہرگز

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ
خوش نہ ہونگے تم سے یہودی اور نصاریٰ جب تک تم بھی ان کی ملت کے تابع نہ ہو جاؤ، تم کہو کہ اللہ چلائے

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ
جس پر وہی سیدھا راستہ ہے، اور اگر تم ان کی پسند پر تھوڑا سا بھی چلے اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم آچکا

الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾
تھا، تو پھر تم کو بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے کے لئے کوئی ولی اور مددگار کام نہ آئے گا۔ ﴿۱۲۰﴾

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ
جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اس کو اسی طرح پڑھتے ہیں جو حق ہے پڑھنے کا یہی لوگ کتاب پر ایمان رکھنے والے ہیں،

بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اور جو منکر ہوا اس کا تو ایسے لوگوں کا بڑا نقصان ہوگا۔ ﴿۱۲۱﴾ اے اسرائیل کے بیٹو یاد

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي
کرو میری نعمت کو جو میں نے تم پر کی ہے، اور یہ بھی یاد رکھو کہ میں نے تم کو سارے جہاں پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ
دی تھی۔ ﴿۱۲۲﴾ اور فکر میں لگو اس دن کی جب کوئی جان کسی جان کے کچھ بھی کام نہ آوے، اور اسکی طرف سے کوئی بدلہ بھی قبول

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
نہ ہوگا، اور کسی کی شفاعت بھی کام نہ آوے، اور انکو کہیں سے مدد بھی نہ پہنچ سکے گی۔ ف ﴿۱۲۳﴾ اور جب آزمایا

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ
ابراہیم کو اس کے رب نے بہت سی باتوں میں ابراہیم اس میں کامیاب رہا تب اللہ نے فرمایا کہ میں تجھ کو لوگوں کا پیشوا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ
بنادونگا، تب ابراہیم بولے، میری اولاد سے بھی یہ وعدہ ہوگا، اللہ نے فرمایا! ظالموں سے میرا کوئی قول وقرار نہیں ہوگا۔ ﴿۱۲۴﴾ اور بنادیا

ف ۱۱۷ اصل لفظ بدیعٌ استعمال ہوا ہے یعنی ایک دم نیا بنانا کسی چیز کا نمونہ سامنے رکھ کر بنانا ہنر نہیں، بلکہ تخلیقی عیب ہے خدا کی ذات اس تخلیقی عیب سے بھی پاک وصاف ہے۔

وقف منزل

ف ۱۲۳ اب جو شفاعت پر تکیہ کرکے بُرے اعمال کیے جا رہے ہیں وہ کس دلیل سے اپنا مذہب برحق ثابت کرسکیں گے۔ جب کہ مالک نے خود ہی فرمادیا کہ حشر وحساب کے دن ایسے تمام سہارے لوٹ جائیں گے

۱۴ ع ۹ ۱۴

قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

کوئی بنیاد نہیں، اور دونوں کتاب بھی پڑھا کرتے ہیں، اور ان

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

کی طرح تو وہ بھی بکواس کرتے ہیں جن کے پاس کچھ علم نہیں، اب اللہ ہی

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

قیامت کے دن ان کے سب جھگڑوں کا فیصلہ فرمائے گا۔ ف۱۱۳ اس

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے لوگوں کو روک دے، اور مسجدوں

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

کو اجاڑنے میں دوڑ دھوپ کرے، ڈر چھپ کر آنے کے سوا ایسے لوگوں کو تو مسجد میں

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

کھلا داخلہ بھی ہرگز نہ ملنا چاہیئے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں ان پر بڑی

عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

مار ہے۔ ف۱۱۴ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے، سو تم جس طرف بھی منہ کروگے اللہ کا جلوہ وہیں پاؤگے، برحق

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

بات یہ کہ اللہ بڑی گنجائش والا، اور سب خبر رکھتا ہے۔ ف۱۱۵ اور کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، پاک ہے وہ اس عیب

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

سے، بلکہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب اسی اکیلے کا ہے، سب کے سب اسکے حکم میں مجبور ہیں ف۱۱۶ نیا نکالنے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

والا بناکر آسمانوں اور زمین کو، اور جب فیصلہ کرتا ہے کسی بھی کام کا، بس صرف کہہ دیتا ہے کہ "ہوجا" اور بس وہ چیز ہوجاتی

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

ہے۔ ف۱۱۷ اور جو نہیں جانتے کہتے ہیں، اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرلیتا، یا ہم کو آجائے کوئی نشانی، اسی طرح کی

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

بات ان کے اگلے لوگ بھی کرچکے ہیں، ان کے دل آپس میں بہت ہی ملتے جلتے ہیں، جنھیں یقین لانا ہے ان کے لئے تحقیق

ف۱۱۴ فرقہ پرستی اور لڑنا بازی میں ایک دوسرے کی مسجدوں کو اجاڑنا ایک نہایت ہی ظالمانہ فعل ہے اللہ کی مسجد میں اللہ کا نام لینے سے کسی کو بھی روکنا نہیں چاہیئے، البتہ غیر اللہ کا نام جپنے والے مسجد میں علانیہ داخل نہ ہوں، بلکہ چھپ کر آتے جاتے رہیں تو زیادہ پیچھا کرنے کی ضرورت نہیں کہ ایک اللہ کی بندگی کرنا، ان کا بھی حق ہے، البتہ مشرکوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مسجدوں کے متولی بنے رہیں، اور توحید پر قائم رہنے والوں کو ملزم بناکر مسجدوں سے بے دخل کریں،

ف۱۱۵ اللہ کی تجلیات کسی خاص جہت پر محدود نہیں، ہر سمت اور ہر طرف اس کا جلوہ کارفرما ہے، جدھر منہ کروگے اللہ کو پاؤگے، کعبہ کا تقرر ایک سمت مقررہ ہے جو وحدتِ امت کیلئے لازم قرار دیا گیا۔

ف۱۱۶ بیٹا نشان ہے محتاجی کا، یہ عیب جس نے خدا کو لگایا وہ مردود ہے، اللہ بے عیب ہے، اور پاک ہے، اگر بیٹا ہو تو بیوی بھی لازم ہوئی، اور یہ تمام باتیں مخلوق کیلئے ضروری ہیں، خالق کیلئے نقص ہے، اور اللہ تو ہر نقص سے پاک ہے، اور کائنات میں جو کوئی بھی ہے اُس کے حضور مجبور و بے کس ہے، کوئی بھی اس کی برابری کا نہیں، بیٹا آخر کبھی نہ کبھی باپ کا مقام پاتا ہے، ایسا عقیدہ خدا کے لئے اگر کوئی رکھے تو بیشک وہ کافر ہوگیا۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ
مل سکے گا۔ ﴿١٠٧﴾ کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال پر سوال کرو
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
جیسے اس کے پہلے موسیٰ سے سوال کئے جاتے رہے اور جو شخص ایمان چھوڑ کر بدلے میں کفر حاصل کرے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
وہ چھوڑ بھاگا سیدھی راہ کو۔ ﴿١٠٨﴾ اہل کتاب میں سے بہت لوگوں کا جی چاہتا ہے کہ
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ
جیسے بھی بن پڑے تم کو ایمان سے ہٹا کر انکار پر لگا دیں، ان پر حق کھل جانے کے بعد بھی ان کے دل میں
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بڑا حسد و جلن ہے، تم اب درگذر کرو، اور خیال میں نہ لاؤ جب تک اللہ اپنا فیصلہ نازل فرمادے،
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
سچ تو یہ ہے کہ اللہ تمام چیزوں پر قادر ہے۔ ﴿١٠٩﴾ اور قائم رکھو نماز کو اور
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
زکوٰۃ دیتے رہو، اور جو بھی بھلائی کا کام آگے بھیجوگے اللہ کے پاس اُسے اپنے لئے بہتر
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
حالت میں پاؤگے، اللہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے۔ ﴿١١٠﴾ اور کہتے ہیں جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا، مگر
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
وہ جو یہودی اور نصرانی ہوگا، یہ سب ان کے باطل خیالات ہیں، آپ ان سے کہو کہ اس بات پر دلیل تو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
پیش کرو اگر سچے ہو۔ ﴿١١١﴾ کیوں نہیں، بلکہ جنت میں ہر ایسا آدمی داخل ہوگا۔ جس نے
مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکادیا، اور نیکی پر قائم ہوا اُسی کو اجر ہے اسکے رب کے پاس، اور انکو کوئی ڈر
يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّ
اور غم نہ ہوگا۔ ﴿١١٢﴾ اور یہود نے کہا نصاریٰ کسی راستہ پر نہیں، اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کے پاس

کمتوبی کے احکامات موقوف ہوئے تو یہ کچھ ان کا نقص نہیں تھا، بلکہ قرآن چونکہ ان سب کا مہیمن ہے یعنی نگہبان ہے اسلئے ان کے موقوف یا بھولے بسرے ہونے پر اب کوئی حرج واقع نہ ہوگا، یہ جواب ہے ان لوگوں کی بات کا جو کہتے ہیں کہ اگلی کتابیں اور نبی سب کے سب سچے ہیں تو پھر قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ پہلی بات تو یہ کہ سلطانِ کائنات اپنی رعایا کو جب چاہے اور جو چاہے حکم بھیجے، اس میں کسی مخلوق کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے، دوسری بات جو ظاہر ہے کہ
النصف
ان کتابوں کے وارثوں نے جب خود ہی اپنی کتابوں میں الٹ پھیر کر ڈالا، تو قرآن کے آئے بغیر حق وصداقت بے نقاب نہیں ہوسکتی تھی، اور اس قرآن میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں اس لئے قیامت تک کسی نبی اور کتاب کا بھی موقع نہیں رہا، اور آخری ہدایت نامہ اور کامل رہنما اہلِ عالم کو آج حاصل ہے، پھر قضیہ ختم ہوا۔

ف ١١٣ یعنی اہل کتاب ہوکر بے علم اور جاہل لوگوں کیطرح تو تو، میں میں کرنے لگے، اور اناڑیوں کی آواز میں آواز ملاکر وہی کچھ کہنے لگے جو نادان لوگ بکتے رہتے ہیں۔

١٣ ع ٩ ١٣

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ
نہ ہو جائیو، تب بھی ان دونوں سے ایک علم سیکھتے اور اس کا غلط استعمال کر کے جدائی ڈلتے کسی بھی آدمی اور
بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ
اس کی بیوی کے درمیان، یہ لوگ خدا کی اذن کے بغیر کسی کو نقصان پہنچا نہیں سکتے تھے، اور ایسی باتیں
وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ
سیکھتے سکھاتے جوان کیلئے نقصان کا سبب تھیں، اور اسمیں انکو مطلق نفع نہیں تھا، اور وہ یہ جانتے بھی ہیں کہ جو اسطرح کی جادو کی
خَلَاقٍ ؕ قف وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
چیزیں سیکھے گا، آخرت میں اسکا کوئی حصہ نہیں رہا کاش نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی بری چیز ہے جسکے خریدنے میں انھوں نے اپنی جان بھی داؤ پر لگا دی۔ ﴿۱۰۲﴾
وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا
اور اگر وہ اب بھی ایمان میں آجاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو بڑا اچھا ثواب اللہ سے پا لیتے، اگر یہ جانتے
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا
ہوتے، ﴿۱۰۳﴾ اے ایمان والو تم نہ کہو رَاعِنَا اور کہو اُنْظُرْنَا اور دھیان سے نصیحت سنتے
وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
رہو منکروں کو دکھ کی مار ہے۔ ﴿۱۰۴﴾ پہلے سے کتاب پا کر بھی منکر ہو جانے والے
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
لوگوں میں اور شرک کرنے والوں میں کوئی نہیں چاہتا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلی بات نازل ہو
رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
اور اللہ تو جسے چاہتا ہے اُسے ہی اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور اللہ تو بڑے ہی فضل
الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ
والا ہے۔ ﴿۱۰۵﴾ ہم جو موقوف کرتے ہیں کوئی نشان یا اُسے بھلوا دیتے ہیں، تو دوسرا اس سے بھی بہتر یا اسکے
مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
برابر پھر لے آتے ہیں، کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۱۰۶﴾ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں اور تمکو اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار نہ

ف ۱۰۴ سرکار دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ کی مجلس میں یہودی بھی شامل ہوتے، دوران تلاوت آپ سے کسی بات کی مزید تفصیل معلوم کرنے کیلئے رَاعِنَا کہتے یہ لفظ عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں تھوڑے سے فرق کیساتھ مختلف معنی میں بولا جاتا ہے۔ رَاعِنَا کے معنی ہیں ہماری رعایت کیجیے، بات کو سمجھ لینے دیجیے، مگر یہود ازراہِ شرارت اس لفظ کو زبان موڑ کر رَاعِیْنَا کہتے جس کے معنی ہوتے ہیں "ہمارے چرواہے" اور عبرانی زبان میں حلقوم کا کرتب دکھاتے تو معنی ہو جاتے "سن تو بہرا ہو جائیو" اتنی خفیف سی حرکت حلقوم اور زبان کے کرتب سے عام آدمی واقف نہ ہو سکتے تھے، یہود اپنے دل میں خوب خوش ہوتے، چنانچہ اللہ نے آداب مجلس نبوی میں یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ لفظ راعنا نہ بولا جائے بلکہ اگر درمیان میں کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت پیش آجائے یا کچھ پوچھنا ہو تو "انظرنا" کہا کرو، یعنی ذرا ٹھہریے، ہماری رعایت کیجیے بات کو سمجھنے کا موقع دیجیے، اور زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ نبی کی زبان مبارک سے کلام اللہ سنتے وقت دھیان سے سنا جائے، اور خاموش رہا جائے تو تمام باتیں آسانی سے سمجھ میں آجائیں گی، زیادہ سوال و جواب کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔

ع ۱۲ ۷ ۱۲

ف ۱۰۶ اگلی کتابوں میں درج شدہ بہت سے نبیوں کے قصص اگر آج بھلا دیے گئے یا آیات

اپنی ہی قوم کی بیٹی کو دکھ دینے میں ان کا ثانی کسی قوم میں آج تک پیدا نہ ہوا ہوگا۔ عیسیٰ مسیحؑ اور انجیل مقدس کو آج تک اپنے ایمان کے دائرے سے صرف باہر کی ہی بات نہیں سمجھتے، بلکہ یہ ظالم یہودی مسیحؑ اور انجیل کے منکر بھی ہیں، خدا کی تعلیم کا مزاج تو یہ رہا کہ حق کہیں بھی ہو کسی بھی زمانے کا ہو، کسی نے بھی پیش کیا ہو، اس کو مان لینا ہی سچائی کی دلیل ہے۔

ف ۹۳ کسی نبی کی امت جب شرک کرتی ہے تو دوسری مشرک قوموں کے مقابلہ میں اللہ کا غضب اس پر دگنا پڑتا ہے، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی سے تعجب ضرور ہوتا ہے کہ نبی اور کتاب والے ہو کر یہ کیا حرکت انھوں نے کر ڈالی، لیکن آج ہم اپنی مسلمان برادری پر نظر ڈالیں تو بچھڑا پرستی سے بھی زیادہ ہلکٹ اور خبیث حرکات ہم بھی کرتے ہیں، عرس میں قوالیاں، ہجڑوں کا ناچ، طوائفوں کے ناچ گانے، عورتوں مردوں کا ہجوم، قبروں پر سجدے، ڈھولک، بزرگوں اور ولیوں کے نام کے وظیفے، دُہائیاں ان کے نام کے کھانے حتّٰی کے بکرے اور مرغ بھی ذبح کرتے ہیں، کھلے طور سے سنّت کا مذاق اڑا کر بھی مسلمانی پر کوئی فرق نہیں آسکتا، اسی حالت کو "اُشْرِبُوْا" کہا گیا ہے، کہ پلا دی گئی، رچا بسا دی گئی۔

ف ۹۴ کہتے تھے کہ ہمارے سوا جنّت میں اور کوئی نہیں جائے گا، دوزخ کی آگ ہم کو چھو نہیں سکتی۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ جھوٹ بکتے ہیں اگر یقیناً جنّتی ہیں تو مرنے سے کیوں ڈرتے ہیں جس کے لئے جنّت مخصوص ہو وہ بھلا موت سے کیوں بھاگے گا۔

ف ۹۷ یہودی بچکانہ پن کی ایک اور مثال یہ ہے کہ انہوں نے نزول قرآن کا انکار اس لئے بھی کر دیا کہ لانے والا جبرئیلؑ نامی فرشتۂ اعظم ہیں، بقول ان کے جبرئیلؑ خود اپنی مرضی سے جب چاہیں کلام نازل کرنے کے لئے زمین پر آتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ بھی بغیر حکم رب کے کبھی نازل ہی نہیں ہو سکتے۔ سورۂ مریم میں حضرت جبرئیلؑ کا قول ملاحظہ ہو۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ سے نَسِيًّا تک ۱۹ مریم آیت ۶۴ " ہم تو اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہو سکتے، ہمارے آگے پیچھے اور درمیان میں سب کچھ اللہ کا ہے " ایک بار جبرئیلؑ کئی روز تک نہیں آئے، جب آئے تو اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت کیا کہ تم ہر روز کیوں نہیں آتے، تو اللہ نے جبرئیلؑ سے کہلوایا کہ زمین کی طرف اترتے ہوئے زمین آگے، آسمان پیچھے، اور آسمان میں جاتے ہوئے زمین پیچھے یعنی ہر جگہ اللہ کی ملکیت جاری و ساری ہے، اپنی مرضی سے آنا جانا ہمارے بس کی بات نہیں، یہ بھی یاد رہے کہ یہود کی کتابوں اور روایتوں میں احکامات الٰہیہ کی نافرمانی پر جبرئیلؑ کے ہاتھوں عذاب نازل ہونے کا تذکرہ موجود ہے، اسی سبب جبرئیلؑ سے انہیں پرخاش تھی، جب معلوم ہوا کہ قرآن جبرئیلؑ لا رہے ہیں تو انکار کر دیا کہ جبرئیلؑ کی لائی ہوئی بات ہرگز نہ مانیں۔

ف ۱۰۱ قرآن نے توریت و انجیل و زبور، صحف ابراہیمؑ اور صحیفہ موسیٰؑ کا تذکرہ کیا، اور ساری دنیا میں اللہ کی ان کتابوں کی تصدیق کا اعلان ہو گیا، اگر یہ نہ ہوتا تو دوسری کتابوں کی طرح توریت و انجیل کی وہ شہرت باقی نہ رہتی جو آج ہے، پھر مسلمانوں کو بھی اس کا پابند کر دیا کہ اللہ کی ان کتابوں پر وہ ایمان لانے کا اعلان و اقرار کریں، ورنہ ان کا اسلام قابلِ قبول ہی نہیں، قرآن نے توریت و انجیل کو سچّا ثابت کر دیا کہ ان کتابوں نے ہی قرآن اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوش خبری دی تھی، اگر یہ قرآن نہ آتا تو یہ سب خبریں جھوٹی ہو جاتیں، اور اسی قرآن نے توریت و انجیل کو سچ کہلوایا، ورنہ جن پیغمبروں اور کتابوں کا ذکر قرآن نے نہیں کیا وہ سب گم ہو کر رہ گئے کہ انہیں کوئی جانتا تک نہیں، تب بھی قرآن نے ان گمنام کتابوں اور نبیوں کا بغیر نام لئے تعارف کرا ہی دیا کہ " وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ " (۴۔ النساء ۱۶۴) بہت سے رسولوں کا قصہ ہم نے بیان نہیں کیا، شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ قرآن کی ضخامت بڑھ جاتی۔ اور عام آدمی پڑھ نہ سکتے اس لئے اجمالاً کہہ دیا کہ ہم نے ہر ایک اُمّت میں رسول بھیجا۔ دیکھئے (۱۶) النحل۔ ۳۶۔

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ

کرتے ہیں۔ ﴿٩٧﴾ تم کہو کہ وہ کون ہے جو جبرئیل کا دشمن بنا ہے، تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ جبرئیل نے تو اس قرآن کو اللہ کے حکم سے تمہارے

قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

دل پر لا اتارا ہے، اور یہ قرآن تصدیق کرتا ہے اس کلام کی جو اس کے پہلے سے آیا ہے، اور سیدھی راہ پر چلا کر خوشخبری سناتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ

لاتے ہیں۔ ﴿٩٨﴾ بس جو کوئی بھی دشمن ہوا، اللہ کا، اور اسکے فرشتوں کا، اور اس کے رسولوں کا، اور

وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ

جبرئیل و میکائیل کا تو اللہ بھی ایسے منکروں کا دشمن ہے۔ ﴿٩٩﴾ اور ہم نے تو آپکی طرف سلجھی ہوئی، اور صاف آیات

بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا

نازل فرمادی ہیں، اسکا انکار بے حکم لوگوں کے سوا کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ ﴿١٠٠﴾ کیسی بری بات ہے کہ جب بھی کوئی قول و قرار کرتے ہیں

نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ

تو ان میں سے ایک جماعت نے اسے پھینک دیا، بلکہ ان کی اکثریت بے ایمان ہے۔ ﴿١٠١﴾ اور جب آگیا ان کے پاس اللہ کی طرف

رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ

سے ایک رسول جو سچ بتاتا ہے، ان کے پاس والی کتابوں کو، تو ان کتاب پائے ہوئے لوگوں میں

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ

سے ایک ٹولی نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا، گویا ان کو کچھ معلوم

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ

ہی نہیں۔ ﴿١٠٢﴾ اور لگے ان باتوں کے پیچھے جس کا چرچا شیاطین صفت لوگ سلطنت سلیمانی کا نام لیکر بتایا کرتے تھے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ

یہ کفر یہ بات سلیمان نے کبھی نہیں کہی، لیکن شیاطین ہی یہ کفر کرتے تھے، کہ لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے، اور یہ کتاب پائے

السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ

ہوئے لوگ ہو کر بھی ان باتوں کی طرف ٹوٹ پڑے ہیں، جسے شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اترا ہوا بتاتے تھے،

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ

حالانکہ وہ دونوں تو ایک ایسا علم سکھاتے تھے کہ اول کہہ دیا کرتے تھے کہ دیکھو ہمارا وجود تو ایک امتحان ہے پھر کہیں تم کافر

پابندی کرنے سے رہا
ع ۱۱ ۱۰ ۱۱
اس نسل پنا بنی اپنی مرضی
سے جہاں چاہا پیدا کر دیا، اس
پر اگر کوئی مذہبی چودھراہٹ
آگ بگولہ ہو جائے تو ایسے
مغضوب لوگوں پر لعنت ہی
بھلی، انسانی دنیا میں سلطانِ
کائنات اپنا نمائندہ بھیجنے کے
لئے کسی گروہی و نسلی نمائندگی
کا خیال رکھنے کے بجائے
عالمگیر نبوت و رسالت کے
مقصد کو پورا کرنے کے لئے
خود اپنی پسند کا لحاظ کرے یا
چند یہودی مذہبی ڈھونگی
لوگوں کی خواہشات کی پابندی
کرے، جن کا عالم انسانیت
میں اب کوئی داعیانہ کردار بھی
نہ رہا تھا۔

ف ۹۱ یہودی علماء کی ضد
کا یہ مطلب نکلا کہ ہماری قوم
میں جو نبی اور کتاب ہے ہم
صرف اس پر ایمان لائیں گے
گویا حق بات اور سچائی بھی کوئی
قومی و نسلی امتیاز کی بات
ہوئی، قرآن نے ان کے قومی
ایمان کو بھی اس بنیاد پر مسترد
کر دیا کہ خود اپنی قوم میں آنے
والے نبیوں کو بھی کب تم نے
خوشی خوشی قبول کیا، دنیا جانتی
ہے، کہ حضرت مسیحؑ تو خالص
بنی اسرائیلی، اور نسل کے اعتبار
سے یہودی تھے لیکن سب سے
زیادہ حضرت مسیحؑ اور حضرت
مریم صدیقہؓ پر یہود کا غصہ
آج تک کم نہ ہوا۔ وَعَلَىٰ
قَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا،
اور مریم پر ان ظالموں نے
بڑا بہتان باندھا)

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ

نازل فرمایا تو جواب میں کہیں گے کہ ہم تو صرف اس پر ایمان رکھیں گے جو ہم پر اترا ہے، اور جو اسکے بعد نازل کیا گیا اس کے انکاری ہیں، جبکہ یہ نیا کلام

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

سچ بتلاتا ہے ان کے پاس والی کتاب کو، اے نبی! تم کہدو کہ ایمان کے دعوے میں سچے ہو تو اس کے پہلے تم نے خدا کے

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (٩١) وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

نبیوں کا خون کیوں بہادیا۔ ف (٩١) اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لیکر آئے، اسکے بعد بھی تم

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (٩٢) وَاِذْ اَخَذْنَا

بچھڑے پر نچھاور ہونے کیلئے ٹوٹ پڑے اور یہ بہت بڑا ظلم تم نے کیا۔ (٩٢) اور جب ہم نے تم سے اقرار

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ

کرایا، اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کر حکم دیا، قبول کرو اسے جو کچھ ہم دے رہے ہیں، اور اسے قوت سے پکڑ رکھو، اور دھیان سے

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ

سنو، انھوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا مگر ہم سے عمل نہ ہوسکے گا، اور ان کے کفر کے سبب انکے دلوں میں بچھڑے کی محبت گویا

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (٩٣) قُلْ اِنْ

پلادی گئی تھی، تم کہو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تمکو کیا ایسی بری بری باتیں سکھاتا ہے۔ ف (٩٣) ان سے کہو

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

کہ اللہ کے یہاں اگر آخرت کا گھر دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں صرف تمہارے لئے ہی خاص ہے تو موت کی

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (٩٤) وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

تمنا کرکے دکھاؤ، اگر سچے ہو۔ ف (٩٤) کیونکہ اپنے ہاتھوں کالے کرتوت جو پہلے بھیج چکے ہیں، اسکی وجہ

اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (٩٥) وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

سے موت کی تمنا تو یہ ہرگز نہیں کرسکتے، اللہ تو ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (٩٥) اور عام لوگوں سے بہت زیادہ زندگی کا حریص اور جینے کا لالچی تم

عَلٰى حَيٰوةٍ ج وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

یہود کو پاؤگے، اور جو شرک کرنیوالے ہیں، انکا بھی یہی حال ہے ان میں سے ایک ایک کا دل یہ چاہتا ہے کہ کاش ایک ہزار برس تک زندہ رہے

سَنَةٍ ج وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

حالانکہ ہزار برس کسی کو عمر مل بھی جائے تب بھی غضب سے بچنے کا سبب تو نہیں بن سکتی، اللہ خوب دیکھ رہا ہے جو وہ

ف ۸۷۔ روح القدس فرشتۂ اعظم حضرت جبرئیلؑ کا نام ہے جو حضرت مسیحؑ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے، حضرت مسیحؑ اپنی شریعت کے لحاظ سے اعانت خداوندی کے محتاج تھے، اور یہ اعانت ہر وقت جبرئیلؑ کے واسطے سے برابر ہوتی رہی۔

ف ۸۸۔ یہودی اپنی تعریف میں کہتے تھے کہ ہمارے دل پر غلاف ہے یعنی سوا اپنے خیالات کے کسی کی بات ہم پر اثر نہیں کرتی، اللہ نے فرمایا کہ حق بات کسی کے دل پر اثر نہ کرے یہ تو ملعون ہونیکی علامت اور نشانی ہے اس میں اپنی بڑائی کیا ہانکتے ہو۔

ف ۸۹۔ یہودِ مدینہ پر جب غیر یہود ظلم و ستم کرتے تو یہ لوگ اللہ کے غضب سے ڈرانے کیلئے غیروں کو اپنی کتاب سے پیش خبری بتاتے کہ ایک نبی عنقریب آئیگا جسکی قیادت میں اسکے ماننے والے ظالموں کی اچھی طرح خبر لیں گے اور یہ نبی اللہ کی غیبی تائید و نصرت سے مظلوموں کے سب دکھ درد دور کردیگا، لیکن جس کے آنیکی امید پر جیا کرتے تھے وہی نبی تشریف لائے تو یہودی صرف اس بنا پر انکاری ہوگئے کہ وہ ان کے قبیلے کے آدمی نہ تھے، جس کے آگے کی تفصیل آیت نمبر ۹۰ میں آئیگی۔

ف ۹۰۔ یہودی علماء نے اپنی کتب مقدسہ میں اللہ کی آیات کے ساتھ ساتھ بعض من گھڑت باتیں بھی لکھ دی تھیں کہ اللہ کا وہ نبی ان کی برادری یا قبیلہ میں پیدا ہوگا، ظاہر ہے کہ اللہ تو اپنے وعدے میں کسی کی ملائی ہوئی جھوٹی بات کی

ع ٢ عند المتأخرین ١٢

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

اور یہی لوگ ہیں جو اپنی آخرت گنوا کر دنیا کی زندگی کے خریدار بنے، پس کبھی ہلکا نہ کیا جائیگا ان سے عذاب

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور انہیں کبھی کسی کی مدد بھی نہ پہنچے گی۔ (۸۶) موسیٰ کو کتاب دینے والے ہم تھے، اور ان کے پیچھے بھی

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

ہم لگاتار رسولوں کو بھیجتے رہے، اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ کو روشن دلائل ہم نے عطا کئے، اور تقدیس والی روح سے ہم نے ان کو

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

قوت دی، جب کبھی رسول تمہارے پاس آیا وہ ایسی تعلیم لایا کہ تمہارے جی نے اُسے چاہا نہیں، پھر تم تکبر چھوڑنے کو تیار نہ تھے،

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ

رسولوں کے ایک طبقے کو تم نے جھٹلایا، اور بہت سے نبیوں کا خون بھی کر ڈالا۔ (۸۷) کہتے

قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

ہیں ہمارے دل غلاف میں محفوظ ہیں، نہیں نہیں بلکہ لعنت اور پھٹکار پڑی ان پر ان کے انکاری ہونے کے سبب اب ان میں بہت تھوڑے بچے ہیں جو ایمان لائیں گے۔ (۸۸)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ

اور جب ان کو پہنچی اللہ کی طرف سے کتاب جو سچا، بتلاتی اس خبر کو جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھی، اور یہ اس کے پہلے کافروں پر

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

فتح حاصل کرنے کے لئے اس خبر کی لوگوں کو اطلاع بھی دیتے تھے اور منتظر بھی تھے، پس جب پہنچ گیا ان کے پاس جسے پہچانتے بھی

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

تھے، پھر بھی انکار کیا، تو اللہ کی لعنت ہے ایسے انکاری لوگوں پر۔ (۸۹) انہوں نے کیا ہی برا سودا کیا کہ اپنی جان

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

بیچکر کفر کو خریدا، اللہ کے نازل کئے کلام کا محض اس ضد پر انکار کیا کہ اللہ نے اپنی پسند سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

(ان کے بغیر پوچھے) اپنے فضل سے نواز دیا، پس غضب پر غضب کے حقدار بن گئے، ایسے منکروں پر خدا کا عذاب ہے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

جو انہیں رسوا اور ذلیل کر ڈالیگا۔ (۹۰) جب ان سے کہا جائے کہ ایمان لے آؤ اس پر جو اللہ نے

دکھتے نہیں تھے، اس کی مزید تفصیل "سورہ طٰہٰ" کی آیات ۸۵ سے ۹۸ تک دیکھنی چاہیئے۔

ع ۱۰ — ف ۷۳ بائبل کی موجودہ کتاب استثنار سے معلوم ہوا کہ بعد میں اللہ نے بنی اسرائیل کی عدالتوں میں خون کا کوئی مقدمہ اگر ایسا آجائے اور قاتل کا پتہ نہ لگے تو حکم دیا کہ ایک بچھیا ذبح کر دی جائے، اور تمام مشکوک لوگ ہاتھ دھو کر اس گوشت کے ڈھیر پر یہ کہتے ہوئے پانی چھڑکتے جائیں کہ ہم نے یہ خون نہیں کیا۔ اور کرتے ہوئے دیکھا بھی نہیں اس طرح اسرائیلی لوگوں میں گوسالہ پرستی کا مرض دور کرنے کا یہ نسخہ بھی خوب مفید رہا (استثنار باب ۲۱، آیت ۱ تا ۹)

ف ۷۶ اہل کتاب کے منافق اور دوغلے لوگ خوشامد کے واسطے اپنی کتاب میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور خوبیاں مسلمانوں کے سامنے بیان کرتے تاکہ انکی ملی بھگت سے نفع اٹھائیں، لیکن اکیلے میں جب انکے مخالف اہل کتاب انہیں پکڑتے تو ان پر الزام دیتے کہ تم کیوں اپنے علم کی سند مسلمانوں کو بتاتے ہو یہ کیا بے وقوفی کا کام کرتے ہو۔

ف ۷۹ یہ وہ لوگ ہیں جو عوام کو خوش کرنے کیلئے اپنے ہاتھ سے جوڑ کر مذہبی باتیں لکھدیتے ہیں، اور نسبت کرتے ہیں اللہ اور نبی کی طرف، اور اسکے دام بھی لوگوں سے وصول کرتے ہیں، مذہبی چودھریوں اور کاروباری بنیاد پر دین دھرم کے ایسے ٹھیکدار آج بھی موجود ہیں۔

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٨٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثٰقَ

لوگ جنّت کے باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ﴿۸۲﴾ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ اللہ

بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا

کے سوا وہ کسی کی بندگی نہ کریں گے، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، پھر رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں کے ساتھ بھی احسان

وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

کرتے رہنا، اور عام انسانوں سے اچھی بات کہتے رہنا، اور نماز کو قائم رکھنا، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنا

وَّأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَءَاتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ

ہمارے قول وقرار کی ان سب باتوں سے تھوڑے سے آدمی کے سوا تم سب پھر گئے، اور تمکو اس اقرار کا اب دھیان

وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثٰقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ

بھی نہیں رہا ۔ ﴿۸۳﴾ اور تم نے ہم سے یہ بھی قول وقرار کیا تھا کہ آپس میں خون خرابہ نہ کروگے، اور

وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ

اپنے ہی لوگوں کو گھر سے بے گھر نہ کروگے، یہ قول وقرار تم نے خود ہی قبول کر لیا تھا اور تم اس کے گواہ

تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ

بھی ہو ۔ ﴿۸۴﴾ پھر تم ہو کہ اپنے ہی بھائی بند کو قتل کرتے ہو، اور اپنی ہی برادری کے بہت سے لوگوں کے گھر اجاڑتے ہو،

فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيٰرِهِمْ تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ ط

اور ظلم وگناہ پر جتھے بازی اور ٹولی بازی کرتے ہو، اور اگر تمہاری برادری کے یہی لوگ جنگ میں غیر کی پکڑ میں

وَإِنْ يَّأْتُوكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ط

آجاتے ہیں تو فدیہ دے کر انہیں چھڑانے میں دوڑ بھاگ کرتے ہو، حالانکہ ان کا گھر سے بے گھر کرنا ہی حرام تھا تم پر تو

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

کیا تم کتاب اللہ کے صرف ایک حصّہ کو مانوگے، اور دوسرے حصّہ کا انکار کروگے؟ پس تم ہی بتاؤ کہ کیا سزا

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ

ہونی چاہیے تم میں ایسا کرنے والوں کی، سوا اس کے کہ دنیاوی زندگی میں انہیں ذلّت کی مار ماری جائے اور

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾

قیامت کے دن انہیں شدید عذاب میں ڈالا جائے، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ۔ ﴿۸۵﴾

ع ۹/۱۱/۹ جمعہ کی اذان سے خطبہ اور نماز کے اختتام تک کاروبار اور لین دین منع ہے، اس وقت جن لوگوں نے ظاہری چالاکی سے اس حکم کو توڑ دیا اللہ نے انہیں بندر بنادیا یہ عبرتناک حکایت یہود کی کتابوں میں اب بھی موجود ہے۔

ف ۶۸ و ۶۹ یہودی لوگ دورِ موسیٰ میں اہلِ کتاب ہوکر بچھڑا پرستی میں مبتلا ہوئے، شریعت موسوی کے تحت دنیا میں یہ سزا ملی کہ جنھوں نے بچھڑا انہیں پوجا انکے ہاتھ یہ بیل کے پجاری حرام موت مریں، اور اپنے ہی بھائی اور باپ بیٹے، اور داماد کے ہاتھوں قتل ہوئے، بقیہ لوگوں میں پھر کبھی یہ شرک طاقت نہ پکڑ سکے اسلئے اللہ نے حکم دیا کہ ایک بیل ذبح کرو تاکہ دل کے کسی کونے میں بچھڑے کا ڈر یا خوف یا ادب یا احترام چھپا ہو تو وہ بھی نکل جائے، قوم کے ایک حصّے نے جس نے اِسے معبود بنالیا اور فنا کے گھاٹ اتر گئے یہ حکایت پھر کوئی نہ دہرا سکے، اس لئے بقیہ لوگ سب اب اپنے ہاتھوں اس سنہری، سلونے، جوان، اور چوکھے رنگ کے بچھڑے کو ذبح کرکے اپنی شرک بیزاری کا ثبوت دیویں، تاکہ معلوم ہوجائے کہ اب یہ عنصر فنا ہوچکا ہے اور پوری قوم اب توحید پر مستعد ہے۔

ف ۷۰ و ۷۱ معلوم ہوا کہ چوری چھپے اب بھی کسی کسی کے دل میں بچھڑے کی کچھ نہ کچھ محبّت وعظمت کا اثر تھا اس لئے فرمایا کہ مجبوری سے ذبح تو کیا مگر کرتے ہوئے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان میں آگئے ہیں، جب اکیلے ہوتے ہیں ایک دوسرے کے پاس تو کہتے ہیں، کیا تمکو عقل نہیں کیوں تم

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا

مسلمانوں کو وہ بات بتاتے ہو جو اللہ نے صرف تم پر کھولی ہے، تب تو وہ حجت میں تمہاری بات اپنے رب کی راہ میں پیش

تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

کر دیں گے۔ و ﴿۷۶﴾ کیا انہیں یہ بھی معلوم نہ رہا کہ اللہ تو انکی علانیہ اور چھپی باتوں کو یکساں طور پر

يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ

جانتا ہے۔ ﴿۷۷﴾ اور انکے بے پڑھے لوگ کتاب اللہ کو جانتے تک نہیں ہیں اور من گھڑت قصے اور خیالی باتیں

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

بہت پسند کرتے ہیں۔ ﴿۷۸﴾ بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب اپنے

بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ

ہاتھوں سے لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یوں تھوڑی کمائی تو کر لیتے ہیں

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ

مگر بڑی خرابی ہے ان کے ہاتھ کے لکھے کی، اور بڑی ہلاکت و بربادی ہے ان کی

مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ

اپنی کمائی سے۔ و ﴿۷۹﴾ اور کہتے ہیں ہم کو دوزخ کی آگ چھو نہیں سکتی مگر گنتی کے چند دن، تم کہو

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ

اے نبی ۲ کہ کیا تم نے اللہ سے ایسا کوئی اقرار نامہ لے لیا ہے، تب تو اللہ اپنے اقرار کے خلاف ہرگز نہیں کریگا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

یا کہتے ہو اللہ پر وہ باتیں جو خود بھی نہیں جانتے۔ ﴿۸۰﴾ بلکہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ جو کوئی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

بھی اپنے پلے گناہ باندھ کر لائیگا، اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا ہو پس یہی لوگ آگ میں پڑیں گے، اور

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ

وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿۸۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائیں، اور نیک کام کریں ایسے تمام

النصف

یا تو جنت یا پھر دنیا میں آدمی خود محنت کرکے کھیتی باڑی کرکے حاصل کرے تب ہی کام بنے گا، یہودی لوگ اپنے ریاستوں اور سلطنتوں کے تھامنے میں اللہ کے نبیوں کے تابع رہنا نہیں چاہتے تھے، اس بنا پر کئی بار، بادشاہوں، یہودی حاکموں نے بہت سے نبی شہید کر ڈالے، اور عوام نے کبھی ان حاکموں کے خلاف بغاوت نہیں کی، حنانی بنی میکایاہ، ایلیاہ ELIYAH یرمیاہ اور عاموس، حضرت یحییٰ (یوحنا بنی) کے قتل کی داستانیں تواریخ باب ۲۴ سلاطین باب ۲۳۔ سلاطین باب ۱۹ یرمیاہ باب ۱، ۱۵، ۱۸، و ۳۶ عاموس باب، مرقس کی انجیل باب ۶ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

و۶۳ صابئین SABIANS اپنے آپ کو حضرت یحییٰ کی امت بتلانے والے جو عراق کے سرحدی علاقوں میں آباد تھے، اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی خاص نام کے اختیار کر لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ ایمان باللہ، یوم آخرت پر ایمان اور نیک عمل ضروری ہیں۔

و۶۴ یعنی خدا کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لینے اور اُسے یاد رکھنے نیز فرقہ پرستی اور ٹولی بازی سے بچنے کا اقرار کرکے جب تم پھر گئے تو تم خود بھی ایک ٹولی بن گئے، اور فرقہ بن گئے، اللہ کی رحمت پھر تم کو سہارا دیئے آپہنچی ہے، اب اس نقصان سے بچ جاؤ تو بھلا ہوگا

و۶۵، ۶۶ ساحل سمندر پر بسنے والے اور دوسرے یہود کو اللہ کے قانون میں سنیچر کے دن مچھلی پکڑنا منع تھا، جس طرح ہم کو

شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

پھر ہم پورا پتہ لگائیں گے ۔ و ۷۰ موسیٰ بولے، اللہ فرماتا ہے کہ وہ بیل کام کاج میں نہ لایا گیا ہو، نہ زمین جوتنے کا کام بھی اس

تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا

سے نہ لیا گیا ہو، اور کھیتی میں پانی سینچائی کے کام میں بھی اُسے نہ لگایا گیا ہو بدن سے پورا سالم ہو، ایک ہی رنگ کا ہو، اس پر کوئی داغ دھبہ نہ

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاِذْ

ہو، بولے، اب تم ٹھیک بات لائے، پھر اسکو ذبح کیا گو لگتے نہ تھے کہ وہ ایسا کریں گے ۔ و ۷۱ اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

تم نے ایک آدمی کا خون کر دیا، اور الزام ایک دوسرے کے سر ڈالنے لگے، اور اللہ کو تمہارا چھپا ہوا جرم ظاہر

تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ

کرنا تھا ۔ ﴿۷۲﴾ پھر ہم نے کہا: اس مقتول کی لاش کو اُس ذبح کئے ہوئے بیل کے گوشت کا ٹکڑا مار دو کر مقتول زندہ ہو جائیگا

الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کریگا اور تم کو یہ ایک نمونہ دکھایا تاکہ تم سمجھ سکو۔ و ۷۳ یہ نمونہ دیکھنے کے بعد بھی تمہارے دل

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ

سخت ہی رہے جیسے تم کوئی پتھر دل ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ سخت اور پتھروں میں تو ایسے پتھر بھی ہوتے ہیں جن میں سے نہریں

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ

پھوٹ کر نکل پڑتی ہیں، اور بعض تو پھٹ پڑتے ہیں اور ان میں سے پانی جاری ہوتا ہے ۔ اور بعض

مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا

پتھر تو اللہ کی خشیت اور خوف سے لڑھک جاتے ہیں یا گر پڑتے ہیں

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ

اور اللہ تمہارے کام سے بے خبر نہیں ﴿۷۴﴾ اے مسلمانو! اب کیا تم یہ امید یا توقع رکھتے ہو کہ

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ

یہ تمہاری بات مانیں گے، اور ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کے کلام کو سن کر معنیٰ بدلنے کے فن میں بہت ماہر

مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے، اور جانتے بھی ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ ﴿۷۵﴾ اور ایمان والوں سے ملتے ہیں

منزل ۱

دھوپ سے بچنے کیلئے بدلی کا سایہ اور من وسلویٰ کی غذا کا آسمانی انتظام نہ ہوتا تو یہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں مر کھپ جاتے، "من" ایک دانہ ہوتا دھنئے کی طرح کا جو بارش یا پھوار کی طرح پورے لشکر پر برس جاتی، لوگ اُسے جمع کر لیتے یہ ایک طرح کا میٹھا حلوہ بن جاتا۔ اور "سلویٰ" بٹیر کی طرح کا پرندہ تھا، جو لشکر کے آس پاس آگرتے چالیس برس تک یہ قوم اسی غذا سے پرورش پاتی رہی۔

ع ۸

ف ۵۸ و ۵۹ انہیں حکم دیا گیا کہ شہر میں داخل ہوتے وقت دنیا کے حاکموں کی طرح بینڈ، باجے، قومی ترانے، یا سیٹی بجھانے، اور فخریہ نعروں کے بجائے "حِطَّةٌ" کہو تاکہ اگلی تقصیریں معاف ہوں، اور دنیا والے اہل ایمان کے فاتحانہ داخلے کا سبق لے سکیں، "حِطَّةٌ" کے معنیٰ (گناہ اتار دیجئے) ہوتے ہیں، لیکن انہوں نے "حِنْطَةٌ" یعنی گیہوں لائیے کہنے لگے، اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کے بجائے، کمر کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے، تب ان پر وبا ٹوٹ پڑی، آج بھی کوئی شخص اللہ کی باتوں کو مذاق میں ڈالے تو اس کی خیر نہیں۔

ف ۶۱ بادل کی گھٹاؤں کا سایہ پاکر اور من کا حلوہ اور سلویٰ کے کباب کھا کر تھک گئے، تب مطالبہ کیا کہ ایک قسم کے کھانے سے ہم صبر نہیں کریں گے، مفت کا مال بغیر محنت کے کسی لنگر میں ملے تو ظاہر ہے ایک دو قسم کا ہی ہوگا، رنگ برنگا، اور کئی کئی قسم کے TASTE اور ذائقہ کیلئے

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ
یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنے رہو۔ (٦٣) اس اقرار کے بعد تم مکر
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
گئے، اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے ساتھ نہ ہوتی تو تم بڑا نقصان
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ
اٹھاتے۔ و(٦٣) تم کو اپنی قوم کا وہ عبرت ناک قصہ تو یاد ہے کہ جب انھوں نے سنیچر کا قانون توڑ دیا تو ہم
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
نے انہیں کہہ دیا کہ پھٹکارے ہوئے ذلیل بندر بن جاؤ۔ و(٦٥) انکے اس انجام کو اس وقت کے لوگوں کے سامنے اور بعد میں
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
آنے والوں کیلئے ہم نے دہشت بنا دیا، اور ڈرنے والوں کیلئے یہ واقعہ نصیحت بنا دیا۔ و(٦٦) اور جب موسیٰ نے
لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
کہا اپنی قوم سے، اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو، وہ بولے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو، موسیٰ
هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ
بولے، اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ جاہلوں جیسی بات کروں۔ (٦٧) کہنے لگے اپنے رب
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
کو پکارو، ہمارے واسطے صاف صاف بیان کر دے کہ وہ بیل کیسا ہو؟ موسیٰ بولے رب فرماتا ہے کہ وہ بیل
فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾
بوڑھا نہ ہو بچہ نہ ہو بیچ کا جوان ہو بس جو حکم تم کو دیا جاتا ہے اُسے پورا کرو، و(٦٨)
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بولے پوچھ کر بتاؤ اپنے رب سے کہ اسکا رنگ کیسا ہو، موسیٰ بولے رب کا فرمان ہے کہ خوب گہرا سنہری ہونا
بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
چاہیئے اور رنگ چوکھا ہو کہ سب دیکھنے والوں کو اچھا لگے۔ و(٦٩) پھر کہنے لگے اب رب سے
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ
معلوم کر دو کہ اور بھی اسکی پہچان بتلائے، ہمکو انتخاب کرنے میں شبہ پڑ گیا ہے، اللہ نے چاہا تو

زمانے کے چودھریوں نے بڑی گھال میل کر کے شرک کو توحید کے ساتھ ADJUST کیا، یعنی ترکیب و ترتیب اس طرح قائم کر دی کہ ہمارے اسلاف کے اعمال حسنہ اور اپنے بزرگوں کی شفاعت سے حشر کے دن ہمارا کام بن جائیگا، توحید اور شرک کی ملی بھگت والے ایسے ادیان کے تابوت میں آخری کیل ان لوگوں نے ٹھونک دی جو مسیح ابن مریم کو ایک مستقل شفیع بنا کر پوری انسانیت کو گناہ پر دلیر بنا کر نجات کا آئینہ دکھایا تاکہ ہر کوئی اپنا چہرہ صاف صاف دیکھ لے۔

ف٥٠ یعنی دریا پھٹ گیا اور اس میں راستہ پاکر تم پار ہو گئے، اور تمام فرعونی لشکر تم کو پکڑنے کیلئے دریا کے اس وقتی راستہ میں جب داخل ہو گیا تو ہم نے پانی کو ملا دیا، اور تمام لشکر فرعون غرقاب ہوا، تمہارے پرکھوں نے یہ معجزہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کسی جابر اور ظالم بادشاہ کے پنجوں سے چھڑا دینے کا یہ احسان تم کیسے بھول گئے؟۔

ف٥٣ فرقان حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب کو کہتے ہیں، جس سے معاملات فیصل ہوں۔

ف٥٤ بنی اسرائیل میں شرک بچھڑا پرستی کی شکل میں اللہ کے نبی موسیٰ کی موجودگی میں آیا، تب ان پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑا، اور حکم ہوا کہ گائے کے بچے کی صورت بنانے والے اور اسے پوجنے والے سبھوں کو عام طور پر قتل کیا جائے، تاکہ قوم کے اندر سے شرکیہ جراثیم کا پورے طور پر خاتمہ ہو جائے۔

ف٥٥ فرعونیوں سے خلاصی کے بعد بنی اسرائیل کو فوری طور پر

عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

پھوٹ نکلے ، ہر قبیلے کو اپنا اپنا گھاٹ بھی معلوم ہو گیا ، یہ اللہ کی روزی ہے کھاؤ پیو ،

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

اور ملک میں فساد ڈالتے نہ پھرو ۔ ٦٠ اور جب تم نے کہا اے موسٰی ! ہم کو صبر

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

نہ ہوگا ایک ہی طرح کے کھانے سے تو اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ ہم کو زمین کا ساگ ، ککڑی ، گیہوں ،

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ

مسور ، اور پیاز جو اُگتا ہے وہ نکال کر دے ، موسٰی بولے کیا کسی اچھی چیز کو چھوڑ کر بدلے میں ادنیٰ چیز کو

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ ھُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ ھُوَ خَيْرٌ ۭ اِھْبِطُوْا

لینا چاہتے ہو ، تب تو کسی شہری آبادی میں جاؤ ، جو تم مانگتے ہو وہ وہاں ملیگا ۔ آخر ان پر ذلت اور

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

بدحالی ڈال دی گئی اور نوبت یہاں تک پہونچی کہ اللہ کے غضب کے

وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

مستحق ہو گئے ، اللہ کا حکم بھی نہیں مانتے تھے ، اور نبیوں

اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

کا ناحق خون کرتے رہے اس لئے کہ بڑے بے حکم تھے اور حد پر نہ

يَعْتَدُوْنَ ۝٦١ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ

رہتے تھے ۔ ف٦١ بات یوں ہے کہ جو لوگ ایمان میں آئے یا جو یہودی بن گئے یا

الصّٰبِـــِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ

نصاریٰ یا جو صابئین ہوں ، جو کوئی بھی ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر اور نیک کام

اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢

کرے تو ان کا اجر انکے رب کے یہاں موجود ہے ، نہ تو انکو خوف ہوگا ، اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ ف٦٢

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

اور جب ہم نے اقرار لیا تم سے ، اور اونچا کیا تم پر پہاڑ کو قوت سے پکڑ رکھو جو ہم نے تمکو دیا ۔ اور اسے

منزل ١

ہبوطِ آدمؑ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہیکہ مٹی سے بنے آدم میں اسکی نسل سے غیر متقی اور خبیث لوگ الگ کر دیے جائیں تاکہ جنت میں اب داخلہ ہو تو صرف اہل ایمان کا ہو ، باقی دوزخ کا ایندھن اپنے اعمالِ بد کے سبب خود ہی بن جائیں

ف٤١ تھوڑے مول پر یعنی میرے احکام کو چھپا کر دنیا کی جو بھی دولت یا ریاست حاصل کرو گے وہ قلیل ہی ہوگی ، بنی اسرآئیل یعنی یہودی علمار شوت لیتے ، اور مسئلے غلط بتلاتے ، کتاب کے احکام کو چھپاتے اور سچ جھوٹ کے میل جول والا مذہب بنا کر پیٹ بھرتے ان آیات میں انکی مذمت کی گئی ہے ،

ف٤٢ ادھورا اور نیم سچ اور نیم جھوٹ والا دین بنا کر اپنی لفاظی سے الفاظ کے کرتب دکھا کر خوشحال لوگوں کو راضی کر کے آج بھی جو طبقہ پیٹ بھرتا ہے وہ خصلت یہود کا نشان ہے ، اور یہ حرکت جو بھی کریگا ، جان بوجھ کر کرے گا ۔

ف٤٣ رسمی دینداری میں نماز و زکوٰۃ اور اللہ کے آگے جھکتے رہنے کی بات باقی نہیں رہتی ، صرف آپسی مارا ماری اور مذہبی ڈھونگ پر ضد اور ہٹ دھرمی بنائے رکھنے کا نام مذہب ہو جاتا ہے ، یہود جب اس فن میں ماہر ہو گئے ، تب صلوٰۃ و زکوٰۃ کو ہر خاص و عام نے ترک کیا ، جیسے ہم مسلمان آج نماز و زکوٰۃ سے بے پرواہ ہیں ۔

ع ٧ ٢

ف٤٤ مسلک توحید سے ہٹ کر دنیا میں جو بھی مشرکانہ تمدن وجود میں آئے ، ان سب میں ہی

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ

اپنے ہاتھوں سے قتل کر ڈالو، یہ بہتر فیصلہ ہے تمہارے خالق کی طرف سے، تم نے ایسا ہی کیا تب اس نے تمہاری توبہ قبول رکھی، بلاشبہ وہی توبہ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ ﴿۵۴﴾ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم آپ کے کہنے کا یقین نہیں کریں گے جب تک

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

کہ اللہ کو سامنے نہ دیکھ لیں گے، پس تم پر وہیں بجلی کا دھماکہ ٹوٹ پڑا، اور یہ منظر بھی تم نے دیکھا ہے۔ ﴿۵۵﴾

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا

اور تم بے جان ہو کر گر چکے تھے اس کے بعد بھی ہم نے تمکو زندہ کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ ﴿۵۶﴾ اور ہم نے تم پر

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

بدلی کا سایہ کر دیا، اور من وسلویٰ کھانے کو بھیج دیئے، کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم تمکو دے

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

رہے ہیں، ہمارا تو کچھ نقصان وہ کر نہیں سکتے تھے بلکہ انھوں نے اپنا ہی نقصان

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

کر لیا۔ ﴿۵۷﴾ اور جب ہم نے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ اس شہر میں، اور جتنا اور جہاں چاہو جی بھر کر کھاتے رہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

اور سجدے کرتے ہوئے، شہر میں داخل ہونا، اور کہتے جانا کہ گناہوں سے توبہ ہے توبہ ہے، تو ہم تمہاری تقصیریں معاف

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

کر دیں گے، اور نیکی پر قائم رہنے والوں کو اور بھی زیادہ دیں گے۔ ﴿۵۸﴾ پھر بدل ڈالی ان ظالموں نے اس کے سوا

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

اور بات، جو ان سے چاہی گئی تھی، تو ایسے بے انصافوں پر ہم نے آسمان سے بہت ہی سخت عذاب اتار دیا، یہ

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

سب ان کی بے حکمی کے سبب ہوا۔ ﴿۵۹﴾ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی کی

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

دعا کی، تو ہم نے کہا کر اپنی لاٹھی فلاں پتھر پر مارو، پس اس پتھر سے بارہ چشمے

اگر اتنا بھی نہ ہو سکا تو گویا اپنا نقصان خود ہی کیا، یہ کام بھی درحقیقت نسل آدم کے عنصرِ نافرمانی کے وجود کا سبب تھا کہ اگر جنت سے نہ نکالے جاتے تو مشرک اور بدکار لوگ زمین کے سوا کہاں خالی (UNLOAD) کیے جاتے، جنت میں ظاہر ہے کہ بچے پیدا ہونا یا نسل چلانے کے بکھیڑے سے تو جنت کا مزہ کرکرا ہو جاتا، اس لئے لازماً یہ کام زمین پر ہی ہونا تھا، پھر حضرت آدمؑ کا قیام جنت میں کسی عمل کی جزا کے طور پر نہیں تھا، بلکہ صرف تربیت کیلئے تھا، اور زمین پر آنے کے بعد جنت میں داخلہ جو ہوگا، وہ رحمتِ الٰہیہ کے تحت ہوگا، اور ایمان اور اعمال صالحہ کے سبب ہوگا۔

ف ۳۷ آدمؑ نے اللہ کے کئی نام سیکھ لیے، اور طریقہ دعا بھی، پھر اسی طرح اللہ کو پکارا تو بخشے گئے، چنانچہ معلوم ہوا کہ خداوند قدوس کی بارگاہ میں اس کے نام اور کلمات الٰہیہ بطور وسیلہ کے لیجانا، اور دعا کرنا مقبول ہے۔

ف ۳۸ آدم کے تمام بیٹوں سے خطاب ہے کہ میری راہ پر چل کر آؤ گے تو ڈر اور خوف جاتا رہیگا ورنہ سزا بھگتنے کیلئے تیار رہنا خدا نے اسی لئے اپنے تمام نبی اور رسول بھیجے تاکہ انسانیت کا بھٹکا ہوا قافلہ پھر راہِ راست پر آجائے، اب جو شخص اللہ کے نبیوں کے بتلائے ہوئے پر نہ چلا تو اسکی بدنصیبی پر اُسے خود ہی رونا پڑے گا۔

ع ۶ ۱۳ ۶

منزل ١

يظنون انهم ملقوا ربهم وانهم اليه رجعون ﴿٤٦﴾ يبنى اسراءيل

ہے کہ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے ، اور ان کو اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے ۔ ﴿۴۶﴾ اے بنی اسرائیل !

اذكروا نعمتى التى انعمت عليكم وانى فضلتكم على العلمين ﴿٤٧﴾

میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمکو عطا کیں ۔ اور میں نے تم کو جہاں کے لوگوں پر فضیلت دی ۔ ﴿۴۷﴾

واتقوا يوما لا تجزى نفس عن نفس شيئا ولا يقبل منها

ڈرو اس دن سے کہ کوئی شخص کسی شخص کے ذرا بھی کام نہ آئیگا اور سفارش بھی قبول نہ کی جائے گی ، نہ کسی

شفاعة ولا يؤخذ منها عدل ولا هم ينصرون ﴿٤٨﴾ واذ

کو جرم کی برابری میں فدیہ لے کر چھوڑا جائیگا ۔ اور ان کو کہیں سے مدد نہ مل سکے گی ۔ ﴿۴۸﴾ اور اے

نجينكم من ال فرعون يسومونكم سوء العذاب يذبحون

نی اسرائیل جب ہم نے فرعون کے لوگوں سے تم کو نجات دی ، جو تمکو سخت عذاب دیتے یعنی تمہارے لڑکوں

بناءكم ويستحيون نساءكم وفى ذلكم بلاء من ربكم

ذبح کرتے تھے ، اور صرف لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے ۔ اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا

عظيم ﴿٤٩﴾ واذ فرقنا بكم البحر فانجينكم واغرقنا ال فرعون

تحان تھا ﴿۴۹﴾ اور بھولو مت اس احسان کو کہ ہم نے سمندر کو پھاڑ کر تمکو بچا لیا ۔ اور ڈبو دیا فرعون والوں کو ، اور یہ

انتم تنظرون ﴿٥٠﴾ واذ وعدنا موسى اربعين ليلة ثم

ظر تم نے دیکھا ہے ۔ ﴿۵۰﴾ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس راتوں کے وعدے پر طلب فرمایا ،

خذتم العجل من بعده وانتم ظلمون ﴿٥١﴾ ثم عفونا عنكم

اس کے بعد تم بچھڑے کی بندگی میں لگے ، اور تم نے یہ بڑا ظلم ڈھایا ۔ ﴿۵۱﴾ اس نافرمانی

ن بعد ذلك لعلكم تشكرون ﴿٥٢﴾ واذ اتينا موسى الكتب

پر بھی ہم نے معاف رکھا کہ تم احسان مانو گے ۔ ﴿۵۲﴾ اور موسیٰ کو ہم نے کتاب دی اور فرقان عطا

لفرقان لعلكم تهتدون ﴿٥٣﴾ واذ قال موسى لقومه يقوم

کہ سیدھی راہ پر تم چل سکو ۔ ﴿۵۳﴾ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بچھڑا بنانے والوں نے

كم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل فتوبوا الى باريكم

دیر بہت ظلم کیا ہے ، لہٰذا اب اپنے مالک کے سامنے توبہ کیلئے اپنی قوم کے ایسے لوگوں کو جنہوں نے بچھڑا پرستی میں حصہ لیا ۔

ع ٧ / ٥

بس کی بات نہ رہی کہ کسی مثالی صورت کا نام ہی بتا سکیں کیونکہ انہیں اشیاء کے نام کی اطلاع نہیں کی گئی تھی یہ فضیلت آدمؑ کو عطا ہوئی ۔

ف ٣٢ کائنات کی چیزوں کے آثار افعال وخواص کے نام بتانے میں ملائکہ نے اظہارِ عجز ونیاز کے ساتھ عرض کیا کہ حضورِ والا ہمیں اس کا علم نہیں ۔

ف ٣٣ معلومات تکوینی میں نام گناتے اور بتاتے وقت خود فرشتوں کی نوع اور ان کے نام ، کام اور ذمہ داریاں منصب وغیرہ بھی سب کچھ آدمؑ نے بتائے اور آدمؑ کی فضیلت تمام خلائق پر ثابت ہو گئی ۔

ف ٣٤ اصل میں لفظ "لِاٰدَمَ" استعمال ہوا ہے ، یعنی آدمؑ سمت ہے کعبہ کی طرح ، اصل سجدہ رب تعالیٰ کو ہوا ، مگر ملائکہ کو تحیۃ کیلئے آدمؑ کی طرف رخ کرنا ضروری تھا یہ کوئی شرعی حکم نہیں تھا ، بلکہ ایک نوع کو دوسرے نوع کے سامنے جھکنے کا حکم رب تھا ، جو عالمِ ارواح میں دیا گیا تھا شرعی احکام کا تعلق تو ہماری اس دنیا سے ہے بس یہ سلطانِ حقیقی کے نائب کو سلامی تھی ، زمین پر پیشانی رگڑنے کا سجدہ یہاں ثابت نہیں ہوتا ۔ جو ہماری زمین پر اور ہماری شریعت میں صرف اللہ کے لئے ہے ۔

ف ٣٥ "ظٰلمین" کا ترجمہ ہم نے شاہ صاحب کے الفاظ میں "بے انصاف" کیا ہے ، یعنی جنت جیسی بہتر جگہ میں رہنے کیلئے صرف ایک حکم خداوندی کی پابندی کرنا کہ فلاں درخت کے پاس نہ جانا ۔

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

اور کام چلانا ہے ایک وقت تک ، ﴿۳۶﴾ پس سیکھ لیے تھے آدم نے اپنے رب سے کئی الفاظ

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

پھر اسکی توبہ قبول کرلی اللہ نے برحق وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا اور مہربان ۔ ﴿۳۷﴾ ہم نے فرمایا کہ اترو یہاں سے سب

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

پھر جب کبھی پہنچے تمکو میری طرف سے راہ کی خبر، تو جو کوئی چلا میرے بتائے ہوئے راستہ پر نہ ڈر ہوگا ایسے لوگوں کو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور نہ غم ہوگا ۔ ﴿۳۸﴾ اور جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیات کے ، اور انکی تکذیب کی ، یعنی سچ نہ جانا ، وہ سب

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

آگ میں جائیں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۹﴾ اے بنی اسرائیل یاد کرو میرا احسان ، جو میں نے تم پر

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ

کیا ، اور تم نے مجھ سے جو اقرار کیا ہے اسے پورا کرو ، میں بھی اپنا اقرار پورا کروں گا ، اور صرف میرا

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

ہی ڈر رکھو ۔ ﴿۴۰﴾ اور ایمان لاؤ اس کلام پر جو میں نے نازل کیا جس نے سچ بتلایا تمہارے پاس والی کتاب کو ، اور اللہ کے کلام کے سب سے

كَافِرٍۢ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

اول انکاری تو مت بنو ، اور تھوڑے مول پر میری آیات کو نہ بیچو مت ، اور میری نافرمانی سے ۔ بچتے رہو ۔ ﴿۴۱﴾ مت ملاؤ

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

حق کو باطل کے ساتھ ، اور جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ ۔ ﴿۴۲﴾ اور قائم کرو نماز کو اور

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

دیا کرو زکوٰۃ اور جھکتے رہو جھک جانے والوں کے ساتھ ۔ ﴿۴۳﴾ کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کاموں کا

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا

اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو ، اور کتاب بھی پڑھتے ہو ، پھر کیا عقل سے کام نہ لوگے ۔ ﴿۴۴﴾ قوت حاصل کرو

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ لا الَّذِيْنَ

صبر اور نماز سے ، اور نماز تو واقعی بہت بھاری ہے ، مگر جن کے دل اللہ کے ڈر سے پگھل گئے ہوں ۔ ﴿۴۵﴾ جن کو خیال

استعمال ہوئے ہیں ، کہ متوجہ ہوا آسمان کی طرف یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ بلندی کا جو بھی تصور ہو وہاں اللہ متوجہ ہے اور قائم ہے کائنات میں کوئی خلاء یا کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ موجود نہ ہو ، ہر سمتِ علوی میں اسکی جلوہ فرمائی ہے

ف۳۰ تخلیقِ انسانی کا ابتدائی منصوبہ خالقِ کائنات نے ہم سے پہلے کی مخلوق کے سامنے رکھا ۔ انہوں نے تعجب کا اظہار کیا کہ بھلا اللہ کا کوئی کیسے نائب ہو سکتا ہے

ع ۴ ۱۰ ۴

اگر ذرا بھی خلافت میں من مانی کی تو زمین کے نظام میں بڑی خرابی اور خون خچر ہوگا ۔ رہا یہ کہ انتظام مقصود نہ ہو ، صرف حمد و تقدیس ہی مقصود ہو تو ہم برابر یہ سب انجام دے رہے ہیں ، نیازمندی اور جوش ، جاں نثاری میں ہماری پوری جماعت موجود ہے کوئی نئے اور مستقل عملہ کو یہ ذمہ داری ہرگز نہ دی جائے کہ بعض کو آپ کی مرضی پر چلنے کا تحمل نہ ہو اور زمین کے بند و بست کو بگاڑ ڈالے ، تو حضرت والا کی خفگی کا باعث ہوگا ، پھر اب تک کسی بھی کام میں ہم غلاموں نے کوئی عذر اور کاہلی نہیں کی کسی نئی خدمت کیلئے بھی ہم پر نظرِ عنایت ہوئی تو ہمیں کبھی عذر و انکار نہ ہوگا ۔

ف۳۱ خلافت کا مدار علم و فہم پر ہے ، آدمؑ کو انسانیت کی ضرورت کے تمام نام صورتِ مثالی میں بتا دیئے گئے اور یہی سوال جب ملائکہ سے ہوا تو انکے

(دیکھو، عنکبوت ۲۹/۴۱) اور
غیر اللہ کو پکارنے کی مثال میں
ایک جگہ (سورۂ حج آیت ۷۳
میں) فرمایا کہ لوگو! ایک مثال
بیان کی جاتی ہے، غور سے سنو
اللہ کے سوا جن کو تم دعا کے لئے
پکارتے ہو وہ ہرگز ہرگز ایک
مکھی تک نہیں بنا سکتے، اگر یہ
تمام کے تمام جمع ہو جائیں اور
ایک مکھی اگر ان سے کچھ چھین کر
لے جائے تو وہ واپس نہ لا سکیں گے
اس مثال میں (مکھی اگر ان سے
کچھ چھین کر لیجائے تو وہ واپس
نہ لا سکیں، تب تمہارے لئے وہ
کیا نفع لا سکیں گے۔ اور کیا
مصیبت کو دور کر سکیں گے)
یہ سمجھایا گیا ہے، چنانچہ منکرین
نے اسی بات کا تبنگڑ کھڑا کیا
کہ اللہ کا ایسی حقیر چیز کو مثال
میں بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے
ظاہر ہے کہ جو اللہ سے ارادہ
پوچھنا چاہے اس کی گت بننی
ہی چاہیئے اور مخالفین کو اسی
غلط اعتراض پر اللہ نے انہیں
راہِ ہدایت سے محروم کر دیا،
حالانکہ اُسی مثال سے حق پسند
آدمی بات کو برابر سمجھ جائیگا۔
اور کٹ حجتی کرنیوالا خود اپنا
نقصان آپ ہی کر بیٹھے گا۔
ف ۲۷ اللہ کا حکم ہے کہ ماں
باپ، رشتہ دار، پڑوسیوں کے
ساتھ تعلقات اچھی طرح جڑے
رہیں۔ بے حکم آدمی پہلے تو اقرار
کرتا ہے کہ بات ٹھیک ہے مگر
وقت آنے پر ان رشتہ ناطوں
کو کاٹ ڈالتا ہے۔
ف ۲۹ اصل میں "ثُمَّ اسْتَوٰى
إِلَى السَّمَآءِ" کے الفاظ

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
جو فساد کرے اور خون خرابہ کرے، اور ہم تو بیان کرتے ہی ہیں آپ کا بے عیب ہونا اور آپ کی حمد و ثنا بھی۔ اور خوب خوب
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، رب نے فرمایا کہ مجھ کو وہ سب کچھ معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ و (۳۰) اور اللہ
اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ
نے آدم کو زمین کی تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کر دیا اور پوچھا اگر تم نے
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ
ٹھیک کہا تھا تو ان کے نام ہی بتا دو۔ و (۳۱) بولے نرالا ہے تو، یعنی بے عیب ہے، جتنا تو نے ہمکو
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
سکھایا اسکے سوا ہمکو کچھ بھی معلوم نہیں، دانا اور دانشمند تو صرف تو ہی ہے۔ و (۳۲) تب فرمایا! اے آدم! بتا دے ان کو نام انکے
بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ
پھر جب بتا دیئے آدم نے ان کے نام، رب نے فرمایا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ مجھ کو آسمانوں اور زمین میں تمہاری ان دیکھی
اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
چیزیں معلوم ہیں۔ اور مجھے تو وہ سب کچھ معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو یا
تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ
چھپاتے ہو۔ و (۳۳) اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے اس حکم کو
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڎ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
قبول نہ رکھا، اور اپنی بڑائی جتانے لگا، اور نافرمانوں میں ہو گیا۔ و (۳۴) ہم نے کہا، اے آدم! رہو تم
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
اور تمہاری بیوی اس جنت میں جی بھر کر کھاؤ پیو جس جگہ سے چاہو، مگر نزدیک نہ جانا اس
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
درخت کے، ورنہ بے انصاف ہو جاؤ گے۔ و (۳۵) بس پھسلا دیا شیطان نے ان دونوں کو، اور پھر نکلوا دیا وہاں سے
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى
جس آرام کی جگہ میں وہ تھے، اور ہم نے کہا تم سب اترو یہاں سے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمکو زمین میں ٹھہرنا ہے۔

مِنْ قَبْلُ ۙ وَأُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

آویگا طرح طرح سے، اور ان کو وہاں عورتیں صاف ستھری ملیں گی، اور انکو وہاں

وَّهُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ أَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا

ہمیشہ ہمیشہ رہنے کو ملے گا ﴿٢٥﴾ حق بات سمجھانے کے لئے اللہ کو کسی مثال کے بیان کرنے میں شرم

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ

کا کوئی سوال نہیں چاہے کسی مچھر کی مثال ہی کیوں نہ ہو۔ یا اس سے بھی حقیر اور کسی چیز کی تو جو لوگ حق

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ

بات کو قبول کرنے والے ہیں وہ ان مثالوں سے جان لیتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے جو ان کے رب کی طرف سے آئی ہے۔ اور جو

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ

ماننے والے نہیں ہیں وہ بدک کر کہتے ہیں کہ ایسی مثالوں سے اللہ کا ارادہ کیا ہے؟ اسطرح اللہ کی ایک ہی بات سے بہت سے بہک جاتے ہیں اور

بِهٖٓ إِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

بہتوں کو ہدایت نصیب ہوتی ہے اور بہکتے صرف وہی لوگ ہیں جو بےحکم ہیں ﴿٢٦﴾ بےحکم لوگ وہ ہیں جو اللہ سے اقرار کے بعد اپنا

مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ

عہد توڑ دیتے ہیں، اور اللہ نے جو چیز جوڑے رکھنے کا حکم فرمایا اُسے کاٹ ڈالتے ہیں اور ملک میں فساد

فِي الْأَرْضِ ۭ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت نقصان اٹھائیں گے ﴿٢٧﴾ اللہ کا انکار تم کیسے کرتے ہو، تم تو مُردے تھے

كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اس نے تمکو زندگی دی، اور تم کو وہی موت دے گا، پھر تم کو زندہ کریگا، پھر تم اُسی کی طرف لُٹا واپس جاؤ گے ﴿٢٨﴾

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى إِلَى

وہی ہے جس نے بنا دیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب، پھر اعلیٰ سے اعلیٰ بلندی پر آسمانوں میں بھی وہی قائم

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ

ہے، بس پھر سات آسمان ٹھیک ٹھاک بنا ڈالے، اور وہ تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ﴿٢٩﴾ اور جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ۖ قَالُوْٓا

تیرے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو زمین میں ایک نائب بنانا ہے۔ وہ بولے کیا آپ زمین میں اس کو رکھیں گے

قرآن مجید کسی بھی معنی میں تصنیف وتالیف نہیں بلکہ از سرتاپا تنزیل ہی تنزیل ہے، اگر یہ تصنیف ہوتی تو اس کے مثل دوسری کتاب لکھنا کوئی ناممکن بات نہ ہوتی، مخلوق کے مضمون اور خالق کے کلام میں درجہ کا اتنا ہی فرق ہے جتنا خالق و مخلوق میں ہے، پھر اس کے کلام کی برابری و مقابلہ کون کرسکتا ہے

ف ٢٥ جنت میں میوے، پھل فروٹ، کھانے اور پینے کی چیزیں، رنگ برنگی اور لذیز سے لذیز تر ہونگی آدمی دیکھکر یہ کہے گا کہ یہ تو شاید ایک بار کھایا تھا مگر جب چکھے گا تو مزہ TASTE کچھ نیا نیا پائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں لوگوں کو صرف پیٹ بھر کھانے کے لئے کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ وہ خوش ذائقہ چیزوں کے نت نئے مزے لیتے ہوں گے، اور اسی طرح ان کے جوڑے یعنی بیویاں بھی انتہائی حسین و جمیل اور ہمیشہ پاک و طاہرہ ہونگی، اور وہ کبھی بھی ان تمام لذتوں اور مسرتوں سے محروم نہ کئے جائیں گے۔

ف ٢٦ قرآن میں اللہ نے بندوں کی سمجھ کے مطابق کلام فرمایا ہے اور انہیں بات سمجھانے کو انھیں کے تجربے و مشاہدے کی مثالیں بیان فرمائی ہیں، جیسے کوئی غیر اللہ کو اپنا سہارا ماننے تو اس کی مثال مکڑی کے گھر کی دی گئی ہے، جو سب گھروں میں کمزور گھر ہوتا ہے کسی انسان کی جائے پناہ مکڑی کا گھر کبھی نہیں بن سکتا۔

ع ٣ ٩ ٣

فِيهِ ۙ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ

بڑا کھڑے کے کھڑے رہ گئے، اور اللہ اگر چاہے تو اُن سے اُن کے

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ ع

کان اور آنکھیں چھین لے، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿٢٠﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ

اے انسانو! بندگی کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور تم سے اگلے لوگوں کو

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ﴿٢١﴾ جس نے زمین کو تمہارا بچھونا اور ایک فرش بنادیا، اور

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

آسمان کو چھت، اور اُتارا آسمان سے پانی، پھر اس سے نکالے میوے، پھل فروٹ اور ہر طرح کی کھانے

الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

کی چیزیں تمہارے لئے، اب تو نہ بناؤ اللہ کے برابر کسی دوسرے کو اور تم جانتے بھی ہو۔ ﴿٢٢﴾ و

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ

اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر، تو تم بھی بنالاؤ ایسی ہی ایک سورۃ اور

مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

اللہ کے سوا جن کو حاضر مانتے ہو مدد کے لئے ان سب کو بلالاؤ، اگر تم سچے ہو۔ ﴿٢٣﴾ و

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

پھر اگر نہ کرسکو، اور ہرگز نہ کرسکو گے تو بچتے رہیو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ یہ

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

آگ تیار ہے منکروں کے واسطے۔ ﴿٢٤﴾ اور خوشی سنادو ان کو جو ایمان

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

میں آگئے اور کام نیک کرتے رہے، ان کو ایسے باغ ملیں گے کہ بہتی ہیں ان کے نیچے ندیاں، جس بار بھی

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا

کھانے کو انہیں وہاں کا میوہ ملے گا، کہیں گے یہ وہی ہے جو ملا تھا ہم کو پہلے بھی اور اُن کے پاس

ہوئے کہ کسی طرح یہ دوغلے موت سے بچ جائیں۔

ع ١٣ / ٢

ف ٢٢ اللہ نے آدمی کو بنایا اور اس کے رہنے سہنے کو زمین بنائی، آسمان کو چھت بنایا، سورج، چاند، ستارے، ہوا، بادل، پانی، غذا، سب کچھ پیدا کردیئے، ایسے رب کی بندگی میں آدمی اگر کسی کو شریک کرے یا اللہ کے برابر کسی اور کو ٹھہرائے تو یہ حرکت گویا جان بوجھ کر اس نے کی، اسی لئے فرمایا کہ تم جانتے بھی ہو۔
• اَرض، ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو آدمی کے قدموں کے تلے ہو، یہاں انکا بھی رد آگیا جو زمین، پتھر، جھاڑ، پہاڑ وغیرہ چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔

ف ٢٣ مخالفین اور ان کے حمایتی و مددگاروں کے ساتھ سارے انسان اور جن اور دوسری تمام مخلوق مل کر اکٹھی ہو، تب بھی ایک سورت قرآن کی طرح نہیں بنا سکتے، یہ کسی کی تصنیف و تالیف ہرگز نہیں بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

سُن رکھو یہی لوگ تو بگاڑ پیدا کرتے ہیں مگر اس کا بھی انہیں پتہ نہیں ۔ (۱۲) اور جب کہا جائے ان سے کہ ایمان

آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ

میں آجاؤ جس طرح اور لوگ ایمان میں آئے تو جواب میں کہتے ہیں کہ کیا ہم بے وقوف لوگوں کی طرح ایمان لائیں ؟ سُن

هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا

رکھو کہ بے شک بے وقوف تو یہ خود ہیں لیکن جانتے نہیں (۱۳) اُس کے بعد بھی اُن کا یہ حال ہے کہ جب کبھی ایمان والوں سے ملتے

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾

ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے میں اپنے شریر سرداروں کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو صرف مسخری کرتے ہیں (۱۴)

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ

اللہ انہیں ان کی مسخری کا نتیجہ دکھلائیگا اور ڈھیل جو انہیں دے رکھی ہے اس میں وہ اپنی سرکشی میں اندھے بن کر بھٹکتے ہی رہیں گے (۱۵) یہی وہ لوگ

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا

ہیں جو راہ ہدایت کے بدلے گمراہی کے خریدار بنے اُن کی سوداگری نے اُنہیں نفع نہیں دیا اور نہ ہی راستہ پانے والے

مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ

بن سکے (۱۶) اُن کی مثال جیسے ایک آدمی نے آگ سلگائی پھر جب اُس کے پاس خوب روشنی ہوگئی ۔ تب اللہ نے اچانک

مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

اُن کا نورِ بصیرت چھین لیا اور چھوڑ دیا اُن کو اندھیاریوں میں اب انہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا (۱۷)

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ

بہرے، گونگے اور اندھے ہوگئے اب وہ کسی طرح رجوع نہ ہوں گے (۱۸) دوسری مثال ان کی جیسے بارش ہو رہی ہو

فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم

آسمان سے اور اُس میں خوب اندھیاریاں اور گھن گرج کے ساتھ بجلی ہو اور یہ لوگ اپنی انگلیاں کانوں

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾

میں ٹھونس لیتے ہیں مارے کڑک کی شدت اور موت کے ڈر سے اور اللہ نے ایسے منکروں کو گھیرے میں لے رکھا ہے (۱۹)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا

قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھ نوچ ڈالے جتنی بار بھی بجلی چمکی وہ تھوڑا سا چل پڑے اور جب اندھیرا

۱۳
اہل ایمان کی پوری جماعت کو بے وقوف مانتے رہے اور ان کیساتھ ملی بھگت کے لئے ایمان کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن ان کا فریب جب کھلنے لگتا ہے اور اپنے بے وقوف ہونے کا ثبوت انہیں مل جاتا ہے تب بھی اُسے نہیں مانتے ایسے لوگ آج بھی پائے جاتے ہیں ۔

۱۷
اللہ سے نبی نے دین اسلام کی روشنی کر دی تاکہ انسانوں کو راہِ حق دکھائی دے لیکن جو منافق تھے وہ اپنی بصیرت سے محروم ہو بیٹھے ۔ آنکھ میں بصیرت نہ ہو تو لاکھ روشنی سے بھی آدمی کو راہ نہ دکھائی دے گی ۔

۱۸
آدمی صرف اندھا ہو تو آواز کی مدد سے راستہ معلوم کر سکتا ہے لیکن اگر جو اندھا ہونے کے ساتھ بہرا اور گونگا بھی ہو تو ایسے سے کوئی توقع نہیں کی جا سکتی

۱۹
دعوت الی اللہ موسلا دھار بارش کی طرح جاری ہوئی اور راستے کی تکلیف آفت اور مشکلات کا ہجوم پھر حق و باطل کی کش مکش میں توڑ پھوڑ اور شور و ہنگامہ منکرین نے جاری کیا ایسے موقع پر ایمان کے جھوٹے دعوے دار کانوں میں انگلیاں ڈال کر بھاگ کھڑے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اللہ نے بند لگا دیا ہے، ان کے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ

دلوں پر، اور ان کے کانوں پر، اور آنکھوں پر گھٹا ٹوپ پردہ

غِشَاوَةٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ ۷ وَمِنَ النَّاسِ

ڈال دیا، اور ان کو عذاب ہو گا بہت بڑا ۷ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں

ع ۱ / ۷ ا

مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا

جو صرف زبان سے کہتے ہیں، ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر

وقف لازم

هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۸ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مگر ان کو ایمان نہیں ۸ دغا بازی کی بات کرتے ہیں، اللہ سے اور سچے

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ۹

ایمان والوں سے، اور دغا کسی کو نہیں دے سکیں گے، مگر اپنے آپ کو، اور وہ سمجھتے نہیں ۹

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ

ان کے دلوں میں مرض ہے اللہ نے ان کا روگ اور بڑھا دیا، اور ان کے جھوٹے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۱۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

اقرار کے سبب ان کو دردناک عذاب ہو گا ۱۰ اور جب کہیئے ان

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۱۱

سے فساد نہ کرو ملک میں، تو بول پڑیں گے کہ ہمارا کام تو اصلاح کرنا ہے ۱۱

ف ۱ جو منہ سے جھوٹا اعلان کرتے ہیں ایمان کا، مگر دل میں اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں، ایسے بے ایمان لوگوں کا جھوٹا اقرار انہیں ایمان والوں کی جماعت میں شامل ہونے میں ظاہری سہارا بن تو جاتا ہے، لیکن جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے، وہ یہ فرماتا ہے کہ ان کے دل میں اقرار نہیں۔ محض دھوکہ بازی کرتے ہیں۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُونَ آيَةً وَأَرْبَعُونَ رُكُوعًا

سورۃ البقرۃ مدینہ طیبہ میں نازل فرمائی گئی، اس میں دوسو چھیاسی آیات اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع تو بس اللہ کے نام سے ہے، جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے،

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

الف، لام، میم ﴿١﴾ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک کی بات نہیں، راہ پر چلا دیتی ہے، اللہ کی نافرمانی سے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

ڈرنے والوں کو ﴿٢﴾ جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے پر، اور قائم کئے رہتے ہیں نماز کو

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ

اور ہمارا دیا رزق ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ﴿٣﴾ اور جو ایمان رکھتے

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

ہیں، جو کچھ اتارا گیا ہے، اے نبیؐ آپ پر، اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ

کے دن کا آنا جو یقین مانتے ہیں۔ ﴿٤﴾ وہ چل پڑے ہیں اپنے رب

رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی راہ پر، اور وہی کامیاب ہوں گے ﴿٥﴾ بے شک جو منکر ہوئے

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

ان کے لئے برابر ہے چاہے تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو، وہ مان کر نہیں دیں گے ﴿٦﴾

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ الفاتحہ مکہ شریف میں نازل فرمائی گئی، اس میں سات آیات اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

آغاز کرو اللہ کے نام سے وہی رحمٰن ہے رحیم ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ (١) بہت مہربان بار بار

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ

رحم کرنے والا (٢) مالک ہے انصاف کے دن کا۔ (٣) ہم صرف تیری

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ (٤) چلا دے ہم کو راہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦

سیدھی۔ (٥) راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام فرمایا۔ (٦)

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

جو تیرے غضب سے بچتے رہے، اور بھٹکتے نہیں۔ (٧)

منزل ۱

ف۔ اللہ کی صفتِ رحمٰن عمومی اور وسیع رحمت کا مظہر ہے، اور صفتِ رحیم خاص خاص مواقع پر اچانک و خصوصی مہربانی کا مظہر ہے، بس ایک صفتِ رحمت عام ہے دوسری صفتِ رحمت خاص ہے۔

یہ سورت اللہ نے بندوں کی زبان سے فرمائی تاکہ ان الفاظ میں وہ اللہ کی بندگی کریں۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نماز میں یہ سورت پڑھنی چاہیئے قرآن شریف میں اس سورہ کو "سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ" کہا گیا ہے، ملاحظہ ہو۔ ۱۵ نمبر کی سورت سورہ الحجر آیت ۸۷ "وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ" ترجمہ "اور بالیقین ہم نے آپؐ کو وہ سات آیات عطا فرمائیں جو وظیفہ ہیں، اور بار بار دہرائی جائیں گی، اور بڑی عظمت والا قرآن بھی عطا فرمایا۔" قرآن کی یہ پیش خبری پکار پکار کر اعلان کرتی ہے کہ سورۂ فاتحہ انفرادی نماز اور جماعت کی نماز میں اس زمین پر جتنی پڑھی گئی ہے اور بار بار پڑھی جارہی ہے اس کی گنتی کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

ع ۱ / ۷ / ۱

اس سورہ کی تلاوت ختم کرنے پر آخر میں آہستہ یا زور سے "آمین" کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ اے اللہ ہماری دعا قبول ہو۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ

أَجْرًا كَبِيرًا ⑨

(سورۃ بنی اسرائیل)

بے شک یہ قرآن ہدایت پر چلنے کی وہ راہ دکھاتا ہے جو سب راستوں سے
سیدھی راہ ہے۔ جو بہت بندوبست سے بھرپور حفاظت والا راستہ ہے۔
اور یہ قرآن ایمان والوں کو بشارت والا حکم سناتا ہے۔ ایمان والو نیک عمل
کئے جاؤ۔ تب خوب بڑا اجر اور مرتبہ تم کو مل کر رہے گا۔ ⑨

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید

آسان ترجمۂ قرآن

از مفسرِ قرآن داعی الی اللہ

حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب مدظلہ

اردو زبان کا سب سے آسان اور سہل ترجمہ و تفسیر

محمود اینڈ کمپنی بمبئی ۵۹

BY MAULANA

ABDUL KARIM PAREKH

NAGPUR-8 (INDIA) ☎ 42756. 42307

مقام ہے کہ جس کے مالک صرف ان لوگوں کو بناؤں گا جو زمین میں سرکشی کے مرتکب نہ ہوں اور نہ زمین میں وہ کسی قسم کا فساد کرتے ہوں کیونکہ جنت پاک لوگوں کے لیے (اُن کا اعمال کا نتیجہ) ہے اور اس نے کہا ہے کہ کیا دوزخ میں متکبر لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہوگا؟ (یعنی نہ ہوگا) پھر آپؐ نے مسجد کیطرف کے جتنے دروازے تھے سبھوں کو بند کرنے کا حکم دیدیا باستثناء دروازۂ ابوبکرؓ اور یہ ارشاد کیا کہ میں کسی کو ابوبکرؓ سے زیادہ اپنی صحبت میں افضل نہیں جانتا ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا۔

وفات

اس کے بعد پھر درد کی اس قدر زیادتی ہوئی کہ آپؐ بیہوش ہو گئے امہات المومنینؓ اور فاطمہؓ وعباسؓ وعلیؓ سب کے سب آپؐ کے گرد آکر مجتمع ہو گئے اس عرصہ میں نماز کا وقت آگیا درد میں کسی قدر کمی معلوم ہوئی بیہوشی جاتی رہی لیکن ضعف سے اُٹھ نہ سکتے تھے آپؐ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کے لیے کہو ام المومنین عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ ایک ضعیف ورقیق القلب آدمی ہیں آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ عمرؓ کو اس امر پر مامور فرمادیں آپؐ نے اس سے انکار کر کے ابوبکرؓ کو امامت پر مامور کیا اور فرمایا کہ خدا اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا اور کسی پر راضی نہیں ہیں۔

پھر ابوبکرؓ نے آپؐ کی علالت کی حالت میں تیرہ نمازیں پڑھائیں پھر جبکہ یوم دوشنبہ آیا اور یہی دن آپؐ کی وفات کا ہے صبح کی نماز کے وقت آپؐ سر مبارک پر ایک پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اُسوقت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنے کا قصد کیا آپؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھانے کا اشارہ کیا اور خود ابوبکرؓ کے پیچھے نماز ادا کی بعد ازاں لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے لوگو آگ بھڑکی فتنے آ گئے تم کو معلوم رہے کہ جس چیز کو قرآن نے حلال یا حرام قرار دیا ہے اُس کے سوا میں نے کسی چیز کو حرام یا حلال قرار نہیں دیا۔ پھر حضرت عائشہؓ کے گھر میں آئے اور وہیں آپؐ کا انتقال ہو گیا۔

آنحضرت صلعم کے انتقال ہوتے ہی صحابہؓ میں ایک عظیم پریشانی پھیل گئی۔ عمرؓ بن الخطاب اس حادثۂ ناگہانی سے متحیر سے ہو گئے کچھ ہوش وحواس نہ رہا تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے منافق کہتے ہیں کہ حضرتؐ کا انتقال ہو گیا مگر وہ جھوٹے ہیں بلکہ وہ تو موسیٰؑ کی طرح سے خدا سے ملنے گئے ہیں تھوڑی دیر میں آجائیں گے اور جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرتؐ مر گئے ہیں اس کی گردن اس تلوار سے اُڑا دوں گا عمرؓ جوش میں یہ کہتے جاتے تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی شخص ان سے یہ کہتا کہ تم تلوار نیام میں کر لو۔ آنحضرت صلعم کا انتقال ہو گیا ہے اس عرصہ میں یہ واقعہ جانگداز سن کر ابوبکرؓ آپہنچے اور سیدھے حجرۂ مبارک میں جاکر عائشہؓ کی گود سے سر مبارک لیکر بغور دیکھ کر کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں بے شک آپؐ نے اُس موت کا ذائقہ چکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لیے لکھا تھا اور اب ہرگز اس کے بعد آپؐ کو موت نہ آئیگی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے باہر آئے عمر بن الخطابؓ لوگوں سے وہی باتیں کہہ رہے تھے کہ ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا چپ رہو عمرؓ نے کچھ بھی خیال نہ کیا ابوبکرؓ دوبارہ کہنا مناسب نہ سمجھ کر علیحدہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوئے جس قدر آدمی عمرؓ کے پاس مجتمع تھے وہ سب عمرؓ کو تنہا چھوڑ کر ابوبکرؓ کے پاس چلے آئے اُس وقت انھوں نے بعد حمد وثنا کے یہ خطبہ پڑھا ایھا الناس من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت ثم تلا وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین ۝ (ترجمہ) اے لوگو! جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا ہو تو وہ تو انتقال کر گئے اور جو خدا کی عبادت کرتا ہو تو وہ زندہ ہے پھر آیت مذکورہ پڑھی۔ ابوبکرؓ کی زبان سے ان آیات کا نکلنا تھا کہ لوگوں کے خیالات بدل گئے اور دفعتاً حیرت کا عالم ایسا دور ہو گیا کہ گویا اس سے پہلے وہ نہیں تھا اس تغیر وتبدل فوری سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحابہؓ اس آیت کے نزول کا حال ہی نہ جانتے تھے عمرؓ کہتے ہیں کہ پہلے میں نے ابوبکرؓ کے کہنے پر مطلق خیال نہیں کیا تھا لیکن جس وقت انھوں نے یہ آیت پڑھی تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ آیت ابھی نازل ہوئی ہے مارے خوف کے میرے پاؤں تھرّا گئے اور زمین پر گر پڑا اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ آپؐ کا انتقال ہو گیا اور آپؐ حضرت عائشہؓ کے مکان میں اُسی جگہ پر جہاں انتقال فرمایا تھا قبر شریف بنا کر رکھے گئے اور آپؐ کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے جن میں مہاجرین وانصار سب شامل تھے۔

تاریخ، یوم وسن وفات

آپؐ نے بعمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ کو انتقال فرمایا۔

ہوا امج میں پہونچا پھر وہاں سے اُس کے اسفل کو طے کرتا ہوا قدیر میں آیا پھر قدیر سے نکل کر عروج ہوتے ہوئے سوالی مدینہ سے قبا میں مع رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ کے داخل ہوا یہ راستہ کا بڑا واقف تھا۔

زکوٰۃ واذان

جس وقت آنحضرت صلعم کو مدینہ میں جمعیت و اطمینان حاصل ہوگیا اور آپؐ کے پاس مہاجرین و انصار مجتمع ہوگئے اُس وقت زکوٰۃ فرض کی گئی اور مقیم کی نماز میں دو رکعتیں اور بڑھائی گئیں جس سے چار رکعتیں پوری ہوئیں اس سے پیشتر مکہ میں دو ہی رکعتیں نماز مسافر و مقیم کے لیے تھیں پھر عبد اللہؓ بن سلام جو یہود کے بہت بڑے عالم تھے اسلام لائے۔ وجہ یہ ہوئی کہ اوّل اوّل جب انھوں نے حضرتؐ کو دیکھا تو قسم کھائی کہ اس شخص کا چہرہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ یہودیوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور اوس وخزرج کے چند لوگوں کو بہکا کر منافق بنا لیا جن کا یہ کام تھا کہ وہ مسلمانوں سے لڑتے تھے اور کفر و کفریات پر اصرار کرتے تھے ان منافقین کے سردار عبد اللہ ابن اُبی وحد بن قیس وحرث بن سہیل وعباد بن حنیف (از اہل مسجد ضرار) تھے اور یہودیوں میں سے جو بظاہر اسلام کے ثنا خواں اور خفیہ طور سے کفر و کفریات میں ڈوبے ہوئے تھے۔ سعد بن حنیس وزید ورافع ورفاعہ ابن زید وکنانہ وغیرہ ہم مسلمانوں کے دشمن تھے۔

فتح مکہ

دسویں رمضان ۸ھ کو دس ہزار کی جمعیت سے رسول اللہ صلعم مدینہ سے بقصد فتح مکہ روانہ ہوئے اس گروہ میں ایک ہزار مرد بنو سلیم کے اور ایک ہزار مزینہ کے اور غفار کے چار سو اسلم کے چار سو اور باقی قریش واسد وتمیم اور مہاجرین وانصار کے ممالیک وکتائب تھے۔ مدینہ میں کلثومؓ بن حصین بن عتبہ غفاری آپؐ کے قائم مقام ہوئے جس وقت آپؐ ذوالحلیفہ اور بعضے کہتے ہیں کہ جحفہ میں پہنچے عباس بن عبد المطلبؓ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آتے ہوئے ملے آنحضرت صلعم کے فرمانے سے عباسؓ نے اپنا اسباب مدینہ کو بھیج دیا اور خود آپؐ کے ہمراہ بقصد جہاد لشکر اسلام کے ہمراہ مکہ کو واپس ہوئے بالآخر مکہ بلا جنگ فتح ہوگیا اور تمام عرب کی اقوام اسلام میں داخل ہونی شروع ہوئی۔

حجۃ الوداع

ان واقعات کے بعد ذی القعدہ کا مہینہ آگیا جب اس کی پانچ راتیں رہ گئیں تو آپؐ بقصد حج مدینہ سے روانہ ہوئے آپؐ کے ہمراہ مہاجرین وانصار اور رؤسائے عرب کا ایک گروہ تھا اور سو اونٹ تھے۔ مکہ میں یکشنبہ کے دن جبکہ چار روز ذی الحجہ کے گذر چکے تھے داخل ہوئے۔ علی بن ابی طالبؓ بھی جو نجران میں صدقات جمع کرنیکو گئے ہوئے تھے مکہ میں آپؐ سے آملے اور آپؐ کے ساتھ حج کیا۔ آپؐ نے اس مرتبہ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی اُس کے سُنن بتلائے اُن کے لیے رحمت کی دعا کی اور عرفات میں ایک خطبہ طویل پڑھا جس میں بہت سی ہدایات کے بعد یہ الفاظ بھی تھے لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعضٍ یعنی میرے بعد تم کافر نہ ہو کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

آنحضرتؐ کی علالت

سب سے پہلے جس سے آنحضرت صلعم پر اپنے انتقال کا حال منکشف ہوا وہ اللہ جل شانہ کا قول اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ تا آخر سورۃ تھا بعد اس کے صفر ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء کی دو راتیں باقی تھیں کہ آپؐ کے درد پیدا ہوا آپؐ نے اِس درد کی حالت میں یہ ارشاد کیا کہ بیشک ایک بندہ کو اللہ نے اپنے بندوں میں سے دنیا اور اُس چیز کا جو اس کے پاس ہے (یعنی آخرت کا) اختیار دیا۔ پس بندہ نے اس کو اختیار کیا جو اس کے پاس ہے۔ ابوبکرؓ اس فقرہ کو سمجھ کر رو اٹھے اور یہ عرض کیا اے حضرت صلعم ہم آپؐ کا اپنی جانوں اور بچوں سے فدیہ دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ اپنے صحابہؓ کو جمع کر کے ان کے حق میں دعائے خیر فرمانے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسی سلسلۂ کلام میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا (اوصیکم بتقوی اللہ واوصی اللہ بکم واستخلفہ علیکم واودعکم الیہ انی لکم نذیر وبشیر الا تعلوا علی اللہ فی بلادہ فانہ قال لی ولکم تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین وقال الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین (ترجمہ) میں تم کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور خدا سے تمہارے لئے رحم کی درخواست کرتا ہوں اور اس کی نگہبانی میں تم کو چھوڑتا ہوں اور تم کو اس کے سپرد کرتا ہوں (اے لوگو!) میں تم کو خوف اور خوشخبری دونوں سناتا ہوں کہ تم خدا کے احکام میں زیادتی نہ کرو اور اس کے شہروں میں زیادتی نہ کرو اور اس کی مخلوق پر زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا نے مجھ سے بھی اور تم سے بھی یہ کہا ہے کہ آخرت کا گھر (جنت) ایک ایسا

نے ہجرت کی تیاری کی تو رسولِ کریمؐ نے روکا کہ تمہارے ہجرت کرنے کا حکم میرے ساتھ ہوگیا ہے اس لئے میرا انتظار کرو۔ الغرض رفتہ رفتہ مکہ سے کل صحابی مدینہ میں چلے آئے تھے۔ آنحضرتؐ کے پاس مکہ میں سوائے ابوبکر صدیقؓ و علیؓ کے اور کوئی باقی نہ رہا تھا آنحضرتؐ خدا کے حکم کا انتظار کر رہے تھے۔

قریش کا مشورہ

جب قریش نے ان بزرگوں کے ہجرت کر جانے اور اہلِ مدینہ کے اسلام للانے سے یہ سمجھ لیا کہ یہ لوگ رفتہ رفتہ کل مدینہ میں چلے گئے اور حسبِ خواہش ان کے عنقریب محمد صلعم بھی چلے جائینگے تب قریش آپکے بارے میں مشورہ کرنے کی غرض سے دار الندوہ میں جمع ہوئے قریش کے سب بڑے بڑے آدمی بھی شریکِ مشورہ تھے اور ان کے سوا اور قبائل کے آدمی بھی شریک تھے۔ اس جلسہ میں بہت کچھ باتیں پیش ہوئیں۔ بعض کہتے تھے کہ محمدؐ کو قید کر دو۔ بعض کہتے تھے جلاوطن کر دو۔ ابوجہل نے کہا کہ قبیلوں سے ایک ایک آدمی انتخاب کر کے قتل کر دو۔ اس صورت میں کسی خاص قبیلہ پر جرمِ قتل عاید نہ ہوگا اور نہ بنو عبد مناف اِن سبھوں سے لڑسکیں گے صرف خونبہا دیدیا جائیگا حاضرین جلسہ نے اس رائے کو پسند کیا اور رات ہی سے اِس امر کی انجام دہی پر مستعد ہوگئے۔ آنحضرت صلعم کا دروازہ و مکان گھیر لیا۔ اللہ جل شانہ نے بذریعہ وحی آنحضرت صلعم کو مطلع کر دیا۔ چنانچہ علیؓ کو اپنے خواب گاہ میں سلا کر مکان کے باہر آئے۔ اللہ نے اُن کی آنکھوں پر اس وقت پردے ڈالدیئے۔ آنحضرتؐ نے ایک مشت خاک پر سورہ یٰسین کی اول آیات فھم لا یبصرون تک پڑھ کر ان کی طرف پھینک دیا اور آپ مع ابوبکر صدیقؓ کے مکان سے باہر تشریف لائے۔ عبداللہ بن اریقط کو اجرت دے کر راہبر مقرر کیا اس سے یہ کہدیا کہ معمولی راستہ چھوڑ کر غیر معروف راہ سے مدینہ لیجائے اگرچہ عبداللہ بن اریقط کافر تھا لیکن اِن دونوں بزرگوں نے اس پر اعتماد کر لیا تھا۔

غار ثور

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ مکان سے نکل کر رات ہی کو ایک غار میں جو جبل ثور میں تھا چھپ گئے۔ عبداللہؓ بن ابی بکر روزانہ غار پر آتے اور اہلِ مکہ کے مشورہ سے آگاہ کر جاتے تھے اور عامرؓ بن فہیرہ (خادم ابوبکر صدیق) ان بکریوں کو عبداللہ بن ابی بکرؓ کے پیچھے پیچھے نشانِ پا مٹانے کو چراتے ہوئے لاتے اور شب کو وہیں رہ جاتے تھے۔ اس غرض سے کہ بقدر حاجت دودھ وغیرہ آپؐ کو دیدیا جائے اور اسماءؓ بنت ابی بکر روزانہ مکہ سے کھانا لاکر کھلا جاتی تھیں باوجود کمال احتیاط کے قریش بھی ڈھونڈتے ہوئے غار تک پہونچ گئے۔ چونکہ دہن غار پر مکڑیوں نے رات کو جالا لگا رکھا تھا پس کفار نے یہ خیال کیا کہ اگر کوئی اندر جاتا تو جالا ٹوٹ جاتا اس وجہ سے مطمئن ہوکر واپس آئے اور سو اونٹوں کے انعام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کی گرفتاری پر اعلان کر دیا۔

جب غار میں تین روز آنحضرت صلعم و ابوبکر صدیقؓ کو گذر گئے اور قریش کا زور و شور تجسس کم ہوگیا تب عبداللہ بن اریقط ان دونوں بزرگوں کے لئے سواری لیکر آیا اور ایک اونٹنی اپنے لیے بھی لایا اور اسماءؓ بنت ابی بکرؓ زادراہ از قسم طعام پکا کر لائیں لیکن عجلت میں رسی لانا بھول آئیں جس سے باندھ کر ناشتہ لٹکا دیا جاتا۔ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ نے اپنا نطاق (کمر بند) پھاڑ کر ناشتہ کو لٹکا دیا اسی روز سے اسماء بنت ابی بکرؓ ذُات النطاقینؓ کے نام سے موسوم ہوگئیں۔

سفرِ مدینہ

آنحضرت صلعم ایک ناقہ پر سوار ہوئے اور دوسری پر ابوبکر صدیق اور ان کے پیچھے عامرؓ بن فہیرہ سوار ہوئے اور عبداللہ بن اریقط ایک تیسرے اونٹ پر سوار ہوا شاہراہ چھوڑ کر ایک غیر مشہور راستہ کو اختیار کر لیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے وقتِ روانگی اپنا کل مال (جو تخمیناً چھ ہزار درہم کا تھا) اپنے ہمراہ لے لیا اول شب سے دوسرے دن کی ظہر تک برابر سفر کرتے رہے ظہر کے وقت ایک میدان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گیے اِس اثناء میں سراقہ بن مالک بن جعشم (جو قریش سے آپؐ کے گرفتار کرنے کا وعدہ کرچکا تھا) آپہونچا۔ آنحضرت صلعم نے اس کے حق میں بددعا کی اُسی وقت اُس کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ سراقہ مجبور ہوکر آنحضرت صلعم سے امان کا خواستگار ہوا آنحضرتؐ نے اُس کو امان دیدی اور سراقہ نے وعدہ کیا کہ مجھ کو اب جو شخص ملے گا اس کو واپس کرتا جاؤں گا پس سراقہ تو اُس مقام سے واپس ہوا پھر جو جو آنحضرت صلعم کے تعاقب میں اُس کو ملتے جاتے تھے اُن کو وہ واپس کرتا جاتا تھا۔ اور عبداللہ بن اریقط آنحضرت صلعم و ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لئے ہوئے اسفلِ مکہ سے نکل کر ساحلِ سمندر کی طرف جھکا اور اسفلِ عسفان سے گذرتا

اُن لوگوں نے آپؐ کے پیچھے تالیاں بجانی شروع کیں اور ڈھیلے مارنے لگے یہانتک کہ آپ ایک باغ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے اور لڑکے وعوام الناس لوٹ گئے۔ جب آپؐ کو ایک گونہ ان کے شور و غل سے اطمینان حاصل ہو گیا تو شب کو ایک کھجور کے باغ میں ٹھہر گئے، نصف شب میں جب آپؐ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو چند جن اس طرف سے ہو کر گذرے اور انھوں نے اِس مقام پر توقف کر کے قرآن کو سُنا بعد اس کے آنحضرت (صلعم) مکہ میں داخل ہوئے۔ اہل مکہ بدستور آپؐ کی عداوت پر تلے ہوئے تھے، رؤسائے قریش میں سے کسی نے آپؐ کو اپنی ہمسائیگی میں نہ لیا۔ آخر کار مطعم بن عدی کے جوار میں آپ ٹھہرے۔ طفیل بن عمرو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایمان لائے۔ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا بعض ان میں سے ایمان لائے۔ آنحضرت (صلعم) نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ ابن حزم کا بیان ہے کہ اس کے بعد واقعۂ معراج ہوا۔ پہلے آپؐ مکہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے پھر وہاں سے آسمانوں پر گئے اور انبیاء کرامؑ سے ملاقات کی جنت اور سدرۃ المنتہیٰ کو ساتویں آسمان پر دیکھا۔

موسم حج میں دعوتِ اسلام

جب آنحضرت (صلعم) مشرکینِ مکہ کے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے اور موسمِ حج میں جو لوگ اطراف سے آتے تھے اُن کے فرودگاہ پر تشریف لیجاتے اور ان کو دعوتِ اسلام دیتے تھے، قرآن پڑھ کر ان کو سناتے، اسلام کی نصرت کے لئے اُن سے کہتے تو قریش ان امور میں بھی مزاحمت کرتے اور آپؐ کی مذمت کرتے پھرتے تھے۔ ابولہب کو اِس کام میں ایک خاص دلچسپی تھی وہ اپنے کل کاموں کو چھوڑ کر آپؐ کے پیچھے پڑ گیا تھا جن لوگوں کو آپؐ موسمِ حج میں دعوتِ اسلام دیتے تھے بعض ان میں سے سنکر سہولیت سے جواب دیتے تھے اور بعض اعتراض کرتے اور بعض بطریقِ تمسخر یہ کہتے تھے کہ "ہم اس شرط پر ایمان لائیں گے کہ تم ہمکو ملک و حکومت دلاؤ"۔ آنحضرت (صلعم) یہ سن کر ارشاد فرماتے تھے کہ یہ کام اللہ کا ہے میں اس کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آنحضرت (صلعم) سوید بن الصامت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو دعوتِ اسلام دی۔ سوید بن الصامت نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ سختی سے جواب دیا جب یہ مدینہ میں واپس آیا تو کسی لڑائی میں مارا گیا یہ واقعہ یوم بعاث کے پہلے کا ہے اس کے بعد مکہ میں ابو الحیسر انس اپنی قوم بنو عبد الاشہل کے ایک گروہ کو لئے ہوئے قریش سے بمقابلہ خزرج حلف لینے کو آیا آنحضرت (صلعم) اس گروہ کے پاس بھی دعوتِ اسلام کو تشریف لائے، اس گروہ میں سے ایک نوجوان نے جس کا نام ایاس بن معاذ تھا اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا۔ "واللہ جس کام کے لیے ہم لوگ آئے ہیں اس سے یہ اچھا ہے"۔ ابوالحیسر نے یہ سن کر ایاس کو ایک ڈانٹ بتلائی۔ ایاس خاموش ہو گئے اور یہ سب بے نیل مرام مدینہ کو واپس آئے۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایاس کا انتقال ہو گیا۔ علماء سیر کہتے ہیں کہ ایاس بن معاذ نے بحالتِ اسلام انتقال کیا۔

ہجرتِ مدینہ

جب مدینہ میں اسلام کا زیادہ زور ہو گیا اور اہل مدینہ کے مسلمان ہو جانے سے مسلمانوں کو ایک گونہ قوت ہو گئی تو مشرکین مکہ اس واقعہ سے بہت برہم ہوئے اور اُنھوں نے مسلمانوں کے ستانے پر عہد کر لیا جس سے مسلمانوں کی تکلیف بڑھ گئی اس وقت جو سب سے پہلے جہاد کی آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی یہ تھی۔ وقاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہٗ للہ۔ (ترجمہ) اور لڑائی کرو تم ان سے تاکہ نہ رہے شرک اور ہو جائے کل دین اللہ کا۔ اِس کے بعد آنحضرت صلعم نے بحکم الٰہی اپنے اصحاب کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا ارشاد فرمایا سب سے پہلے ابوسلمہؓ مکہ سے ہجرت کر گئے، بعد ازاں عامرؓ پھر کل بنو جحشؓ ان کے بعد عکاشہ بن محصنؓ اور ایک گروہ بنو اسدؓ جن میں زینب بنت جحشؓ ام المومنین بھی تھیں اور ان کی دونوں بہنیں حمنہ وام حبیبہؓ نے ہجرت کی بعدہٗ عمر بن الخطابؓ وعیاش بن ابی ربیعہؓ بیس سواروں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ عمر بن الخطابؓ روز روشن میں تمام قریش کے سامنے مکہ سے نکلے اور پکار کے کہا کہ جس کسی کو اپنی بیوی رانڈ کرانی اور اپنے بچے یتیم کرانے منظور ہوں تو وہ اس پہاڑ کے پیچھے مجھ سے ملے۔ مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ پھر زیدؓ۔ سعیدؓ۔ خنیسؓ اور ایک گروہ بنو عدی ہجرت کر گئے۔ یہ سب قبا میں رفاعہ بن عبد المنذرؓ کے مکان پر مقیم ہوئے۔ ان کے بعد طلحہؓ اور صہیبؓ۔ حمزہ بن عبد المطلبؓ مع زید بن حارثہؓ ابو مرثد نے ہجرت کی اور قبا میں مقیم ہوئے، پھر عثمانؓ مع ایک جماعت کے ہجرت کر گئے۔ حضرت ابوبکرؓ

پھر حضرتؐ نے عام ہدایت شروع کی جب قریش نے دیکھا کہ اُن کے بتوں کی برائیاں کی جاتی ہیں اور ان کی پرستش سے روک ٹوک کی جاتی ہے تو ان کو ناگوار گذرا وہ سب کے سب ایک مکان میں مجتمع ہو کر آنحضرت (صلعم) کی عداوت پر کمربستہ ہو گئے۔ ابو طالب نے اُن کے اِس رائے کی مخالفت کی اور اُن کو اِس فعل سے روکنے لگے آنحضرت (صلعم) کی حمایت پر آمادہ ہو گئے۔ قریش ابوطالب کی مخالفت سے مجبور ہو کر انصاف کرانے کے لیے ابو طالب کے پاس آئے اور ابو طالب سے آنحضرت (صلعم) کی تکلیف دہی کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا اور اِس امر کی خواہش کی کہ آنحضرت (صلعم) کو ان کے مواجہ میں بلا کر اس جدید فعل سے روکیں چنانچہ آنحضرت (صلعم) حسب طلب اِس مجمع میں تشریف لائے قریش نے اپنے دلائل پیش کئے اور یہ کہا کہ اگر آپؐ کو دولت کی ضرورت ہے تو آپؐ کی خواہش سے زیادہ بطریق چندہ جمع کر کے دیدیں اور اگر جوان خوبصورت عورت کی خواہش ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ اور اگر باوجود اس کے پھر بھی آپؐ نہ مانیں تو ممکن ہے کہ خون ریزی ہوگی اور آپؐ کی جان جاتی رہے گی کہ یہ ساری قوم اور مذہب کا معاملہ ہے۔ تب جواب میں آنحضرت (صلعم) نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھ کر پھر اشارہ فرمایا عماہ لَا اَترُكُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يُظْهِرَهُ اللّٰهُ اَوْ اَهلِكَ فِيهِ (اے چچا میں اس کام کو نہ چھوڑوں گا یہانتک کہ اللہ جل شانہ اس کو ظاہر کرے یا کہ میں خود اس میں ہلاک ہو جاؤں) ابوطالب یہ سن کر خاموش رہے قریش کا مجمع متفرق ہو گیا اس وقت پھر آپؐ نے ابوطالب سے مخاطب ہو کر دعوتِ اسلام دی۔ ابوطالب نے کہا جو تمہارے جی میں ہے کرو لیکن میں بخدا کبھی ایمان نہ لاؤں گا اور نہ اپنے آبائی دین کو ترک کروں گا یہ عیب کی بات مجھ سے نہ ہوگی کہ نماز کے وقت میرے چوتڑ میرے سر پر بلند ہو جائیں یعنی سجدہ میں۔

ہجرت بجانب حبشہ

جب قریش نے دیکھا کہ آنحضرت (صلعم) دعوتِ اسلام سے نہیں باز آتے اور مسلمانوں کی جماعت بڑھتی جاتی ہے تو بنی ہاشم اور بنو مطلب اور کل قریش نے مجتمع ہو کر آنحضرتؐ اور کُل مسلمانوں کی تکلیف دہی کا عہد و پیمان کیا بظاہر اس عہد و پیمان میں بنو ہاشم اور بنو مطلب پیشوا تھے لیکن درحقیقت ہر قبیلۂ عرب جو اس وقت مکہ اور اس کے قرب وجوار میں تھا اس عہد و اقرار میں شامل تھا جہاں یہ لوگ غریب مسلمانوں کو پاتے پتھروں سے مارتے طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے نماز کی حالت میں اونٹوں بکریوں کی آنتیں، غلاظت لالا کر نمازیوں پر ڈالتے تھے جب یہ تکلیف دہی حد سے متجاوز ہوگئی تو آپؐ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کا حکم فرمایا بادشاہِ حبشہ اور قریش سے تجارت کا عہد نامہ تھا۔ وہ اکثر والی حبشہ کی تعریف کرتے تھے الغرض سب سے پہلے عثمان بن عفانؓ اور ان کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہؐ اور ابوحذیفہؓ اور ان کی بیوی اور زبیرؓ بن العوام و مصعبؓ بن عمیر و ابو سبرہ عبداللہؓ بن مسعود، عامر اور ان کی بیوی لیلیٰؓ و سہیلؓ ان بزرگوں نے سرزمینِ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اِن کے بعد پھر یکے بعد دیگرے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دیا انھیں لوگوں کے ساتھ جعفرؓ بن ابی طالب بھی ہجرت کر گئے یہانتک کہ حبشہ میں مہاجرین کی تعداد تین سو تک پہونچ گئی مہاجرینِ اولین کا مشرکینِ مکہ نے دور تک تعاقب کیا لیکن ناکام آئے۔ قریش نے جب یہ دیکھا کہ آنحضرتؐ کی تکلیف دہی و ایذا رسانی سے آپؐ کے بعض اعزہ مانع ہوتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو انھوں نے یہ شیوہ اختیار کر لیا کہ جو مکہ میں آتا تھا اس سے آنحضرتؐ کی ساحری، مجنونیت، کہانت کا ذکر کرتے اور آپؐ کے پاس اُس کو آنے جانے سے روکتے تھے ان لوگوں کا یہ کام تھا کہ یہ لوگ آنحضرتؐ اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے تھے مسخرہ پن کرتے اور تکلیف دیتے تھے۔

طائف میں دعوتِ اسلام

الغرض بعد انتقال ام المومنین خدیجہؓ و ابوطالب مشرکینِ مکہ آنحضرت (صلعم) کے ساتھ ہر وقت استہزا اور تکلیف دہی پر آمادہ رہتے ایک روز آپؐ بغرضِ دعوتِ اسلام طائف کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں کے سرداران عبدِ یالیل بن عمر اور مسعود و حبیب کے پاس بیٹھ کر ان کو اسلام لانے کی اور اسلام کی مدد کرنے کی استدعا کی اِن تینوں نے نہایت سختی سے آپکو جواب دیا پس جب آنحضرت (صلعم) ان کے ایمان لانے سے نا اُمید ہو گئے تو ان کو اِس حال کے چھپانے کے لیے ارشاد فرمایا لیکن ان لوگوں نے آپؐ کا کہنا نہ مانا۔ اراذل اور چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔

نبوّت

قبل نزولِ وحی آنحضرت (صلعم) نے رویاءِ صالحات دیکھنا شروع کیا۔ کاہنوں اور علماء کتبِ آسمانی آپس میں آپؐ کی ظہورشان و نبوت کے چرچے وتذکرے کرنے لگے اور آنحضرت (صلعم) بخیال عبادت تنہائی وخلوت کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اکثر غارِ حرا میں تشریف لیجاتے اور وہیں دو دو چار چار شبیں متواتر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آپؐ کی ولادت کے چالیسویں برس آپؐ پر وحی نازل ہوئی، گاہے فرشتہ کسی آدمی کی شکل میں آتا تھا اور آپسے ہمکلام ہوتا تھا اور کبھی آپؐ پر القا ہوا کرتا تھا اور کسی وقت چادر یا کوئی اور چیز لپیٹ کر لیٹ جاتے تھے اور وحی گھنٹی کی آواز کی طرح نازل ہوتی تھی۔ اس پچھلی صورت میں آپؐ کو بہت تکلیف ہوتی تھی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے وھو اشد علیّ۔ (اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہے) سخت جاڑے میں آپؐ پسینے پسینے ہوجاتے۔ الغرض جو وحی ابتداءً آپؐ پر غارِ حرا میں نازل ہوئی وہ اقراء باسم ربك الذی خلق ۃ خلق الانسان من علق ۃ اقراء وربك الاکرم الذی علم بالقلم ۃ علم الانسان مالم یعلم ۃ ہے۔ بی بی خدیجہؓ نے آپؐ کی باتوں کی تصدیق کی اور آپؐ پر ایمان لائیں بعد اس کے آنحضرت (صلعم) پر نماز فرض کی گئی حضرت جبرئیلؑ آئے اور وضو کرکے بجمیع ارکان وافعال نماز پڑھ کر آپؐ کو دکھایا اُس کے بعد شبِ معراج میں آپ مکہ سے بیت المقدس اور پھر وہاں سے ساتوں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف لے گئے فاوحی الی عبدہ ما اوحی (پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی بھیجی جو وحی بھیجی) معراج کا ذکر پندرھویں پارے کے شروع میں ہے۔

قریش میں دعوتِ اسلام

آنحضرتؐ نے ابوطالب کو اسلام کی دعوت دی، ابوطالب نے کہا میں اپنا اور اپنے آبا واجداد کا دین نہیں چھوڑ سکتا، البتہ تمہاری وجہ سے یہ ہوگا کہ میں تمہاری مخالفت نہ کروں گا۔ علماء سیر لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے خدیجہؓ ایمان لائیں بعدازاں ابوبکرؓ وعلیؓ اور زید بن حارثہؓ وبلالؓ پھر عمرو بن عنبسہ سلمیؓ وخالد بن سعیدؓ مسلمان ہوئے، ان بزرگوں کے بعد قریش کے ایک گروہ نے دینِ اسلام اختیار کیا جن کو اللہ جل شانہ نے آنحضرت (صلعم) کی مصاحبت کے لیے کل قوم سے برگزیدہ کیا اور ان میں سے اکثر مشہور مبشر بالجنۃ ہوئے ابوبکر صدیقؓ چونکہ رقیق القلب، محبوب خلائق نرم مزاج، تجارت پیشہ تھے تالیف قلوب کا مادہ ان میں زیادہ تھا، قریش آپ سے زیادہ مانوس تھے، اس وجہ سے آپؐ کے ہاتھ پر بنوامیہ میں ہی عثمانؓ بن عفانؓ اور طلحہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف ایمان لائے بعدازاں ابوعبیدہؓ، عامر بن عبداللہؓ اور ابوسلمہ عبدالاسدؓ سعید بن زیدؓ اور سعید کی بیوی فاطمہؓ ہمشیرہ عمر بن الخطابؓ اور سعیدؓ کے باپ زید بن عمروؓ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ زید بن عمروؓ وہی ہیں جنہوں نے جاہلیت میں بت پرستی چھوڑ دی تھی۔ پھر عمیرؓ اور عبداللہؓ بن مسعودؓ مسلمان ہوئے، عبداللہ بن مسعود عقبہ بن معیط کی بکریاں چراتے تھے، ایک روز آنحضرت (صلعم) ان کے بکریوں کے گلہ کی طرف ہوکر گذرے اور ان کی اجازت سے اُس بکری کا دودھ آپؐ نے دوہا جس کا دودھ بند ہوگیا تھا، عبداللہ بن مسعودؓ یہ معجزہ دیکھ کر حیران ہوگئے اور اُسی وقت ایمان لائے ان کے بعد جعفرؓ بن ابی طالب اور ان کی بی بی اور سائب بن عثمانؓ اور عامر بن فہیرہؓ، عمار بن یاسرؓ اور صہیبؓ اسلام لائے۔

دعوتِ اسلام

ان بزرگوں کے اسلام لانے سے اسلامیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہوگئی جس میں جوان لڑکے، بوڑھے وعورت سب شامل تھے۔ لیکن مشرکین کے خوف سے جنگل اور پہاڑوں کی طرف چلے جاتے تھے اور وہیں نمازیں پڑھتے تھے۔ قریش کا کوئی ایسا جلسہ نہ ہوتا تھا جس میں اسلام کا اور ان کے اسلام لانے کا تذکرہ نہ ہوتا۔ نزولِ وحی کے تیسرے برس آنحضرت (صلعم) کو دعوتِ عامہ دینے کا حکم صادر ہوا چنانچہ آپؐ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور قریش کو بلا کر اُن سے مخاطب ہوکر فرمایا لو اخبرتکم ان العدو مصبحکم او ممسیکم اماکنتم تصدقونی قالوا بلی قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید (ترجمہ) اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح کو آئے گا یا شام کو تو کیا تم لوگ مجھے سچا جانو گے۔ قریش نے کہا ہاں تب آنحضرت (صلعم) نے فرمایا میں تم کو ڈراتا ہوں آگے کے سخت عذاب سے۔ خدا کے ان احکام پر ایمان لاؤ جو میرے پاس آئے ہیں قریش اس کلام کو سنتے ہی متفرق ہوگئے

عالموں نے اپنے انداز سے توریت کے ضمیموں اور تفسیروں میں اس کو لکھا ہے۔ تیسری صدی عیسوی میں عیسوی مذہب نے عرب میں دخل پایا جب کہ مشرقی کلیسا میں خرابیاں اور بدعتیں رفتہ رفتہ رواج پذیر ہوگئیں تھیں۔ عام مورخین کہتے ہیں کہ یہ زمانہ ذونواس کا تھا۔ اس مذہب کا شیوع زیادہ تر نجران میں ہوا اور عرب میں اس نے کچھ زیادہ رواج نہیں پایا علاوہ ان کے بنو تمیم مجوسی اور اکثر قریش زند تھے آنحضرت کی پیدائش سے پہلے عرب میں کثرت سے کاہن اور نجومی لوگ تھے اور انہوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ عنقریب عرب میں ایک پیغمبر پیدا ہونے والے ہیں جن کے دین کا غلبہ تمام مذاہب پر ہوگا۔

ولادت

آپ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ بن عبدالمطلب کے انتقال کے بعد بارہویں ربیع الاول کو عام الفیل کے پہلے برس (یعنی ابرہہ کی چڑھائی کے پچپن (۵۵) روز بعد) ۴۰ھ جلوس کسرائے نوشیرواں اور ۵۷۰ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی۔ قبیلہ سعد میں آپ کا زمانۂ رضاعت تمام ہوا حضرت حلیمہؓ نے دودھ پلایا اور جب آنحضرت صلعم چار برس کے ہوئے اور اپنے رضاعی بھائیوں کے ہمراہ بکریوں کے چرانے کو گئے تھے تو فرشتوں نے آکر آپ کا شکمِ مبارک چاک کر کے قلب کو نکالا اور اس سے ایک سیاہ نقطہ علیحدہ کر کے قلب کو اور آنتوں کو دھویا جس وقت اس واقعہ کی اطلاع حلیمہؓ کو ہوئی تو وہ اس خوف سے کہ مبادا اور کوئی واقعہ پیش نہ آئے آپ کو آپ کی والدہ بی بی آمنہ کے پاس لائیں اور واقعہ شق صدر سے مطلع کیا۔ بی بی آمنہ نے کہا کہ تم ان کو لیجاؤ یہاں کی آب وہوا مزاج کے موافق نہ ہوگی میں اس واقعہ سے ہراساں نہیں ہوئی۔ اللہ جل شانہ نے ان کو بہت سی کرامتیں مرحمت فرمائی ہیں۔ جب آپ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو بی بی آمنہؓ آپ کو مدینہ اپنے اقربا سے ملانے لے گئیں بوقتِ مراجعت مقامِ ابوا میں بی بی آمنہؓ کا انتقال ہوگیا اس طرح سے آپ والد و والدہ ہر دو کی طرف سے صغر سنی میں یتیم ہوگئے اور جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو عبدالمطلب آپ کے دادا نے وفات پائی۔ بوقتِ وفات آپ کو پرورش کی غرض سے اپنے لڑکے ابوطالب کے سپرد کیا۔ ابوطالب محبّتِ پدری سے آپ کے ساتھ پیش آئے۔ زمانہ رضاعت وطفولیت میں آپ کی عجیب حالت تھی عاداتِ جاہلیت عرب سے آپ بالکل بیزار تھے۔ لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتے تھے اللہ نے آپ کو تمام عاداتِ خبیثہ سے اپنے امان میں رکھا۔ جب آپ نے تیرہویں سال میں قدم رکھا تو ابوطالب کے ہمراہ شام کی طرف سفر کیا۔ بُصرا کے قریب بُحیرا راہب کے صومعہ کے پاس سے ہو کر گزرے۔ بحیرا راہب نے آپ میں آثارِ نبوّت کو دیکھ کر اپنی قوم کو طلب کیا اور آپ کی نبوت سے ان کو مطلع کیا پھر دوبارہ آپ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کا اسبابِ تجارت لیکر بہمراہی ان کے غلام میسرہ کے شام کو تشریف لے گئے۔ نسطورا راہب کی طرف جس وقت آپ کا گذر ہوا اُس نے آپ میں شانِ نبوت دیکھ کر میسرہ کو آپ کے حالات سے آگاہ کیا اُس نے بعد واپسی خدیجہؓ کو کل واقعات سے مطلع کیا۔ خدیجہؓ نے اپنے کو آپ کی زوجیت میں دینے کا قصد ظاہر کیا۔ ابوطالب نے آپ کا عقد جنابہ موصوفہ سے کر دیا۔ آنحضرت صلعم کا سنِ مبارک اس وقت پچیس برس کا تھا۔ جب آپ پینتیس برس کے ہوئے تو قریش نے کعبہ کو منہدم کر کے ازسرِ نو بنانا شروع کیا۔ جس وقت حجر اسود کے رکھنے کی نوبت آئی تو آپس میں سب لڑنے لگے۔ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں اپنے ہاتھ سے رکھوں۔ پھر کچھ سوچ سمجھ کر قریش یک جا ہو کر مشورہ کرنے لگے۔ ابوامیہ نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ پہلے جو شخص مسجد میں داخل ہو اس کو تم لوگ اپنا حکَم بناؤ۔ قریش اس امر پر راضی ہوگئے۔ اِس اثنار میں آنحضرت (صلعم) تشریف لائے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ امین ہیں یہ فیصلہ کریں گے۔ آپ نے ایک کپڑے میں حجر اسود کو رکھ کر قریش سے فرمایا کہ اِس کپڑے کے کنارے پکڑلو کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہ ہوگی اور نہ کوئی جھگڑا باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ قریش نے آپ کے کہنے سے کپڑے کے کنارے پکڑ لیے جس وقت حجر اسود اپنے مقام کے قریب پہونچا آپ نے اپنے ہاتھ سے لیکر اُس کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس کے بعد آنحضرت (صلعم) طہارت وعبادت میں نہایت استقلال سے کوشش فرمانے لگے۔ آپ کی ذاتِ بابرکات میں ایک اعلیٰ درجہ کا اخلاق اور صبر و سماحت تھی عالمِ شباب ہی میں آپ کو عبادت کا شوق ہو چکا تھا حضرت خدیجہؓ سے کئی کئی روز کا کھانا تیار کرا کے اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے۔ پہاڑوں میں غارِ حرا وغیرہ میں آپ رات دن کئی کئی روز تک مصروفِ عبادت رہتے تھے اور آپ کو لوگ امین (امانت دار) کہا کرتے تھے۔

سُورۂ فلق

دم کرنے، جنّوں اور آدمیوں کی نظر لگ جانے کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۶۷۷) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

سُورۂ ناس

سب چیزوں کی دعا لینے کے لیے۔ اس سورۃ کے عدد (۵۲۹۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

سوانح عمری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام سے پہلے عرب کے مختلف مذاہب اور اعتقاد تھے بعضے اُن میں سے بُت پرست، بعضے خدا پرست، بعضے لامذہب اور صابئی، بعضے یہودی اور بعضے عیسائی تھے بت پرستی عرب کے قدیم باشندوں میں بھی پائی جاتی تھی، عاد، ثمود، جدیس، جرہم اولیٰ۔ عملیق اول وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ لیکن ان کے تفصیلی حالات گردش زمانہ کی وجہ سے ہم کو مل نہیں سکے۔ باقی رہے عرب عاربہ اور عرب مستعاربہ ان کے بُت دو قسم کے تھے ایک ملائک اور ارواح جو غیر محسوس طاقتوں سے نسبت رکھتے تھے اور دوسری قسم اُن بزرگوں کے ہم شکل بت تیار کئے گئے تھے جنہوں نے اپنی حیات کے زمانوں میں نیک کاموں سے شہرت حاصل کرلی تھی یہ گروہ باوجود بت پرستی کے ان کو معبودِ مطلق نہ جانتا تھا بلکہ اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ دنیاوی اختیارات ان بزرگوں کی روحانی طاقتوں کو جن کے یہ بت بطور یادگار ہمارے آگے موجود ہیں اس طرح سے حاصل ہیں کہ وہ ہماری ہر حاجت و درخواست کی خدا کے یہاں سفارش کر سکتے ہیں اور آخرت کی نسبت ان کا یہ خیال تھا کہ انکی روحانی طاقتیں خدا سے ان کے گناہونکی معافی کرائیں گی۔ وہ بت جن کی تمام عرب پرستش کر رہا تھا ان کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) ہُبَل (۲) وَدُّ (۳) سُواع (۴) یَغُوث (۵) یعُوق (۶) نَسر (۷) عُزّیٰ (۸) لات (۹) منات۔ یہ خاص خاص قبائل کے بُت تھے۔ اِن نَو بتوں کی پرستش تمام عرب کرتا تھا (۱۰) دوار (۱۱) اساف یہ کوہِ صفا پر تھا (۱۲) نائلہ کوہِ مروہ پر تھا۔ اِن دو بتوں پر قربانیاں کی جاتی تھیں (۱۳) عبعب اس پر اونٹوں کی قربانی کی جاتی تھی۔ (۱۴) کعبہ کے اندر حضرت ابراہیمؑ کی تصویر تھی اور ان کے ہاتھ میں استخارہ کے تیر تھے جو اَزلام کہلاتے تھے اور ایک بھیڑ کا بچہ اُن کے قریب کھڑا تھا اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مورت خانہ کعبہ میں رکھی ہوئی تھی (۱۵) حضرت مریمؑ اور حضرت عیسٰیؑ کی بھی تصویریں اور مورتیں خانہ کعبہ میں موجود تھیں۔ وَدّ اور یغوث اور یعوق اور نسر ایامِ جاہلیتِ عرب سے بہت پہلے بلکہ پیدائشِ حضرتِ نوحؑ سے بھی قبل ان بزرگوں میں سے تھے جو نیک کاموں اور خدا پرستی میں کامل تھے اور جن کی تصویریں پتھروں پر منقش کرکے بطور یادگار کعبہ کے اندر رکھ دیا تھا اور ان کو رتبۂ معبودیت دیکر ان کی پرستش کرنے لگے۔ خدا پرستی بھی کسی قدر عرب جاہلیت میں تھی اور یہ دو قسم پر تھے ایک تو ایک غیر معلوم اور پوشیدہ قدرت کو جس کو وہ اپنے وجود کا خالق قرار دیتے تھے، مانتے تھے۔ لیکن اور باقی خیالات اُن کے لامذہبی کی طرف زیادہ مائل تھے۔ اور دوسرا گروہ خدا کو برحق جانتا تھا، قیامت، نجات، حشر، بقائے رُوح اور جزا اور سزا کا قائل تھا۔ لامذہبی کا بھی ایک طرح زور شور عرب جاہلیت میں پایا جاتا ہے جو نہ بُت پرست تھے اور نہ کسی کتاب اور الہامی مذہب کے پابند تھے، وہ خدا اور حشر کے منکر تھے اسیوجہ سے جزا اور سزا کے بھی قائل نہ تھے، وہ دنیا کو ازلی و ابدی قرار دیتے تھے۔ صابئی مذہب والے یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہمارا الہامی مذہب ہے اور ہم حضرت شیثؑ اور ادریسؑ کے پیرو ہیں، اُن کے یہاں سات وقتوں کی نماز اور ایک قمری مہینہ کا روزہ تھا، یہ جنازہ کی نماز پڑھتے تھے، اِن حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اِن کا یہ دعویٰ صحیح ہو لیکن یہ عیب ان میں آگیا تھا کہ سبع سیارہ کی پرستش کرتے تھے بایں ہمہ خانہ کعبہ کی بڑی عظمت کرتے تھے۔ یہودی مذہب عرب میں پینتیسویں صدی ہبوط آدمؑ (مطابق پانچویں صدی قبل مسیح) ہنگامہ بخت نصر میں آیا بعد چند دنوں کے یہودیوں کو ایک گونہ اطمینان حاصل ہوگیا تو انہوں نے اپنے مذہب کو پھیلانا شروع کردیا۔ یہانتک کہ رفتہ رفتہ ۴۰۲۶ سنہ ہبوطِ آدم مطابق ۳۵۴ سنہ قبل مسیح میں ذونواس حمیری بادشاہِ یمن یہودی ہوگیا اور اس سے عرب میں یہودیت کی بہت بڑی ترقی ہوئی۔ ہبوط آدمؑ کی تاریخ نہ تو کسی پیغمبر نے بتائی ہے اور نہ خدا نے، البتہ توریت کے

نام سورہ

کے برابر ثواب، لقوہ وغیرہ کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۹۹۶۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۸۴	۴۹۹۷	۴۹۹۴	۴۹۹۱
۴۹۹۵	۴۹۹۰	۴۹۸۵	۴۹۹۶
۴۹۸۹	۴۹۹۲	۴۹۹۹	۴۹۸۶
۴۹۹۸	۴۹۸۷	۴۹۸۸	۴۹۹۳

سورۂ عادیات

معاش اور امن وخوف کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۳۳۵۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۳۱	۳۳۴۴	۳۳۴۱	۳۳۳۸
۳۳۴۲	۳۳۳۷	۳۳۳۲	۳۳۴۳
۳۳۳۶	۳۳۳۹	۳۳۴۶	۳۳۳۳
۳۳۴۵	۳۳۳۴	۳۳۳۵	۳۳۴۰

سورۂ قارعہ

روزی بڑھانے کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۱۳۴۶۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۹۱	۴۴۸۴	۴۴۸۹
۴۴۸۶	۴۴۸۸	۴۴۹۰
۴۴۸۷	۴۴۹۲	۴۴۸۵

سورۂ تکاثر

ہزار آیتوں کا ثواب، دردِ سر، اور دردِ شقیقہ، قبرستان میں میں پڑھنے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۳۰۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۲۵۹۱۰	۲۵۹۲۳	۲۵۹۲۰	۲۵۹۱۷
۲۵۹۲۱	۲۵۹۱۶	۲۵۹۱۱	۲۵۹۲۲
۲۵۹۱۵	۲۵۹۱۸	۲۵۹۲۵	۲۵۹۲۲
۲۵۹۲۴	۲۵۹۱۳	۲۵۹۱۴	۲۵۹۱۹

سورۂ عصر

دفن کیئے ہوئے مال کی حفاظت کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۴۷۴۰) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۸۳	۱۵۷۶	۱۵۸۱
۱۵۷۸	۱۵۸۰	۱۵۸۲
۱۵۷۹	۱۵۸۴	۱۵۷۷

سورۂ ہُمَزہ

نظرِ بد، خوف، اعدار سے حفاظت کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۳۴۱) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۷	۲۰۹۱	۲۰۸۸	۲۰۸۵
۲۰۸۹	۲۰۸۴	۲۰۷۸	۲۰۹۰
۲۰۸۳	۲۰۸۶	۲۰۹۳	۲۰۷۹
۲۰۹۲	۲۰۸۰	۲۰۸۲	۲۰۸۷

سورۂ فیل

دشمن پر غلبہ پانے کیلئے۔ مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۵۸۵۹) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۵۶	۱۹۴۹	۱۹۵۴
۱۹۵۱	۱۹۵۳	۱۹۵۵
۱۹۵۲	۱۹۵۷	۱۹۵۰

سورۂ قریش

زہر کے

نام سورہ

اثر، خفقان کے دفعیہ کے لیے۔ مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۳۰۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۶۸	۱۵۸۲	۱۵۷۹	۱۵۷۵
۱۵۸۰	۱۵۷۴	۱۵۶۹	۱۵۸۱
۱۵۷۳	۱۵۷۷	۱۵۸۴	۱۵۷۰
۱۵۸۳	۱۵۷۱	۱۵۷۲	۱۵۷۸

سورۂ ماعون

سب چیزوں کی حفاظت کے لیے۔ اس سورۃ کے عدد (۹۲۰۸) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۹۴	۲۳۰۸	۲۳۰۵	۲۳۰۱
۲۳۰۶	۲۳۰۰	۲۲۹۵	۲۳۰۷
۲۲۹۹	۲۳۰۳	۲۳۱۰	۲۳۹۶
۲۳۰۹	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۳۰۴

سورۂ کوثر

حضورؐ پُرنور کی زیارت کے لیۓ تفریقِ اعدار کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۷۵۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲۱	۹۱۴	۹۱۹
۹۱۶	۹۱۸	۹۲۰
۹۱۷	۹۲۲	۹۱۵

سورۂ کافرون

بچھو کے کاٹے فاسد عقیدوں سے حفاظت کے لیے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۲۸۳۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۹۴۷	۹۴۰	۹۴۵
۹۴۲	۹۴۴	۹۴۶
۹۴۳	۹۴۸	۹۴۱

سورۂ نصر

جال میں مچھلیاں خوب پھنسنے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۱۲۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۲۳	۱۵۳۷	۱۵۳۴	۱۵۳۰
۱۵۳۵	۱۵۲۹	۱۵۲۴	۱۵۳۶
۱۵۲۸	۱۵۳۱	۱۵۳۹	۱۵۲۵
۱۵۳۸	۱۵۲۶	۱۵۲۷	۱۵۳۳

سورۂ لہب

درد کے دفعیہ کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۵۹۲۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۴۹	۱۴۶۲	۱۴۵۹	۱۴۵۶
۱۴۶۰	۱۴۵۵	۱۴۵۰	۱۴۶۱
۱۴۵۴	۱۴۵۷	۱۴۶۴	۱۴۵۱
۱۴۶۳	۱۴۵۲	۱۴۵۳	۱۴۵۸

سورۂ اخلاص

تہائی قرآن شریف کا ثواب، بہشت میں دائیں جانب داخل ہونے، دوزخ سے بَری ہونے کے لیے ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۰۰۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

نام سورہ

۴۴۴۱	۴۴۴۴	۴۴۴۷	۴۴۳۳
۴۴۴۶	۴۴۳۴	۴۴۴۰	۴۴۴۵
۴۴۳۵	۴۴۴۹	۴۴۴۲	۴۴۳۹
۴۴۴۳	۴۴۳۸	۴۴۳۶	۴۴۴۸

سورۂ اعلیٰ کان کی گونج رفع ہونے، نرینہ اولاد ہونے کے لیے مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۷۷۰۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۲۵	۴۴۲۹	۴۴۳۲	۴۴۱۸
۴۴۳۱	۴۴۱۹	۴۴۲۴	۴۴۳۰
۴۴۲۰	۴۴۳۴	۴۴۲۷	۴۴۲۳
۴۴۲۸	۴۴۲۲	۴۴۲۱	۴۴۳۳

سورۂ غاشیہ کھانے کی برائی وغیرہ سے محفوظ رہنے کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۳۷۴۵۷) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۶۴	۹۳۶۷	۹۳۷۰	۹۳۵۶
۹۳۶۹	۹۳۵۷	۹۳۶۳	۹۳۶۸
۹۳۵۸	۹۳۷۲	۹۳۶۵	۹۳۶۲
۹۳۶۶	۹۳۶۱	۹۳۵۹	۹۳۷۱

سورۂ فجر اولادِ نرینہ ہونے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۹۰۹۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۷۲	۲۲۲۷۶	۲۲۲۷۹	۲۲۲۶۵
۲۲۲۷۸	۲۲۲۶۶	۲۲۲۷۱	۲۲۲۷۷
۲۲۲۶۷	۲۲۲۸۱	۲۲۲۷۴	۲۲۲۷۰
۲۲۲۷۵	۲۲۲۶۹	۲۲۲۶۸	۲۲۲۸۰

نام سورہ

سورۂ بلد بچے کی پیچش وغیرہ کی حفاظت کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۴۲۸۳) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۷۰	۶۰۷۳	۶۰۷۷	۶۰۶۳
۶۰۷۶	۶۰۶۴	۶۰۶۹	۶۰۷۴
۶۰۶۵	۶۰۷۹	۶۰۷۱	۶۰۶۸
۶۰۷۲	۶۰۶۷	۶۰۶۶	۶۰۷۸

خواص سورۂ والشمس

واسطے حصولِ مرادات کے اس سورہ کو طلوعِ آفتاب کے وقت سات بار پڑھے اور اس کا نقش واسطے سلامتی جان و مال کے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اس کے کل اعداد ۱۹۴۹۹ ہیں۔ اور چال خانۂ سیزدہم میں ہے۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۷۴	۴۸۷۷	۴۸۸۱	۴۸۶۷
۴۸۸۰	۴۸۶۸	۴۸۷۳	۴۸۷۹
۴۸۶۹	۴۸۸۳	۴۸۷۵	۴۸۷۲
۴۸۷۶	۴۸۷۱	۴۸۷۰	۴۸۸۲

خواص سورۂ واللیل

جب کوئی مشکل پیش آئے اس سورہ کو ایک سو اسی مرتبہ پڑھے مشکل آسان ہو۔ اور نقش اس کا واسطے حفاظت مال لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اس کے کل اعداد ۲۹۶۶۶ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۷۴۱۶	۷۴۱۹	۷۴۲۲	۷۴۰۹
۷۴۲۱	۷۴۱۰	۷۴۱۵	۷۴۲۰
۷۴۱۱	۷۴۲۴	۷۴۱۷	۷۴۱۴
۷۴۱۸	۷۴۱۳	۷۴۱۲	۷۴۲۳

خواص سورۂ والضحیٰ

واسطے حاضر ہونے غائب کے اس سورہ کو دو ہزار مرتبہ پڑھے اور نقش اس کا لکھ کر نام بھاگے ہوئے کا نیچے لکھ دے اور جہاں قرآن میں سورۂ والضحیٰ ہے، وہاں پر نقش رکھ دے اس نقش کے کل اعداد ۱۳۴۲۲ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۵۰	۳۳۵۳	۳۳۵۶	۳۳۶۳
۳۳۵۵	۳۳۶۲	۳۳۴۹	۳۳۵۶
۳۳۶۵	۳۳۴۸	۳۳۵۱	۳۳۵۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سورۂ انشراح رنج و غم اور ہول دل رفع ہونے، بخار، دردِ دل، پتھری نکلنے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۲۴۱۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

سورۂ والتین غلے میں برکت اور حفاظت کے لیے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۰۲۴۷) نقش یہ ہیں۔

نام سورہ

۷۸۶

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

سورۂ علق سفر کی آفت سے حفاظت کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۲۵۴۱) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۴۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۴	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۴۳	۵۶۳۶	۵۶۳۳
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

سورۂ قدر بینائی میں فرق نہ آئے، صحیح بولنے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۳۱۱) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۷	۲۰۸۰	۲۰۸۴	۲۰۷۰
۲۰۸۳	۲۰۷۱	۲۰۷۶	۲۰۸۱
۲۰۷۲	۲۰۸۶	۲۰۷۸	۲۰۷۵
۲۰۷۹	۲۰۷۴	۲۰۷۳	۲۰۸۵

سورۂ بینہ برص کے دور ہونے کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۳۱۳۲۳) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸۰۵	۷۸۰۸	۷۸۱۲	۷۷۹۸
۷۸۱۱	۷۷۹۹	۷۸۰۴	۷۸۰۹
۷۸۰۰	۷۸۱۴	۷۸۰۶	۷۸۰۳
۷۸۰۷	۷۸۰۲	۷۸۰۱	۷۸۱۳

سورۂ زلزال نصف قرآن شریف

نام سورہ	نام سورہ	نام سورہ	نام سورہ

سورہ مزمل کشایش رزق، غنار ظاہری و باطنی کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۸۴۶۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۴	۲۲۸۲۲	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

سورہ مدثر قرآن مجید حفظ یاد ہونے کے لیے اس سورۃ کے عدد (۹۲۳۵۵) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۳۰۷۸۶	۳۰۷۸۱	۳۰۷۸۸
۳۰۷۸۷	۳۰۷۸۵	۳۰۷۸۳
۳۰۷۸۲	۳۰۷۸۹	۳۰۷۸۴

سورہ قیامہ قلب میں رقت ہونے کے لئے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۵۴۶۰۷) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۱۳۶۵۱	۱۳۶۵۴	۱۳۶۵۸	۱۳۶۴۴
۱۳۶۵۷	۱۳۶۴۵	۱۳۶۵۰	۱۳۶۵۵
۱۳۶۴۶	۱۳۶۶۰	۱۳۶۵۲	۱۳۶۴۹
۱۳۶۵۳	۱۳۶۴۸	۱۳۶۴۷	۱۳۶۵۹

سورہ دہر زبان پر علمی باتیں جاری ہونیکے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۵۰۰،،) ہیں نقشِ معظم یہ ہے

۱۹۳۹۶	۱۹۴۰۰	۱۹۴۰۳	۱۹۳۸۹
۱۹۴۰۲	۱۹۳۹۰	۱۹۳۹۵	۱۹۴۰۱
۱۹۳۹۱	۱۹۴۰۵	۱۹۳۹۸	۱۹۳۹۴
۱۹۳۹۹	۱۹۳۹۳	۱۹۳۹۲	۱۹۴۰۴

سورہ مرسلات دنبل اچھے ہونے دشمن مغلوب ہونے، اور رعیت تابعدار ہونے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۷۶۳۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۱۷۶۵۸	۱۷۶۶۱	۱۷۶۶۴	۱۷۶۵۱
۱۷۶۶۳	۱۷۶۵۲	۱۷۶۵۷	۱۷۶۶۲
۱۷۶۵۳	۱۷۶۶۶	۱۷۶۵۹	۱۷۶۵۶
۱۷۶۶۰	۱۷۶۵۵	۱۷۶۵۴	۱۷۶۶۵

سورہ نبا پیشاب کا بند کھلنے۔ اور حاکم کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۵۲۶۵۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۱۷۵۵۳	۱۷۵۴۸	۱۷۵۵۵
۱۷۵۵۴	۱۷۵۵۲	۱۷۵۵۰
۱۷۵۴۹	۱۷۵۵۶	۱۷۵۵۱

سورہ نازعات دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۷۲۵۳) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۱۶۸۱۴	۱۶۸۱۷	۱۶۸۱۹	۱۶۸۰۵
۱۶۸۱۸	۱۶۸۰۶	۱۶۸۱۲	۱۶۸۱۶
۱۶۸۰۴	۱۶۸۲۱	۱۶۸۱۳	۱۶۸۱۱
۱۶۸۱۵	۱۶۸۱۰	۱۶۸۰۹	۱۶۸۲۰

سورہ عبس بچہ باآسانی پیدا ہونے، عمل کی رجعت، راستوں کے خطروں سے امن میں رہنے کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۵۱۳۱۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

سورہ کورت قوتِ بینائی، جالے، اور آشوبِ چشم کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۳۸۲۹۹) ہیں نقشِ معظم یہ ہے۔

۹۵۷۴	۹۵۷۷	۹۵۸۱	۹۵۶۷
۹۵۸۰	۹۵۶۸	۹۵۷۳	۹۵۷۸
۹۵۶۹	۹۵۸۴	۹۵۷۵	۹۵۷۲
۹۵۷۶	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲

سورہ انفطار قید سے رہا ہونے اور بخار کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۶۷۴۵) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۸۹۱۶	۸۹۱۱	۸۹۱۸
۸۹۱۷	۸۹۱۵	۸۹۱۳
۸۹۱۲	۸۹۱۹	۸۹۱۴

سورہ تطفیف ذخیرے کی دیمک وغیرہ سے حفاظت کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۴۸۷۰۷) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۱۲۱۷۶	۱۲۱۷۹	۱۲۱۸۳	۱۲۱۶۹
۱۲۱۸۲	۱۲۱۷۰	۱۲۱۷۵	۱۲۱۸۰
۱۲۱۷۱	۱۲۱۸۵	۱۲۱۷۷	۱۲۱۷۴
۱۲۱۷۸	۱۲۱۷۳	۱۲۱۷۲	۱۲۱۸۴

سورہ انشقاق ولادت کی آسانی نیش زدہ کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۸۸۴۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے

۷۲۱۱	۷۲۱۴	۷۲۱۷	۷۲۰۴
۷۲۱۶	۷۲۰۵	۷۲۱۰	۷۲۱۵
۷۲۰۶	۷۲۱۹	۷۲۱۲	۷۲۰۹
۷۲۱۳	۷۲۰۸	۷۲۰۷	۷۲۱۸

سورہ بروج بچے کا دودھ چھڑانے کے لیے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۳۲۱۵۵) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۸۰۳۹	۸۰۴۱	۸۰۴۵	۸۰۳۱
۸۰۴۴	۸۰۳۲	۸۰۳۷	۸۰۴۲
۸۰۳۳	۸۰۴۷	۸۰۳۹	۸۰۳۶
۸۰۴۰	۸۰۳۵	۸۰۳۴	۸۰۴۳

سورہ طارق احتلام، باؤلے کتے کے کاٹے، مکان میں جن دفع کرنے کے لیے مفید ہے۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۳۳۳۵۷	۳۳۳۷۱	۳۳۳۶۸	۳۳۳۶۵
۳۳۳۶۹	۳۳۳۶۴	۳۳۳۵۸	۳۳۳۷۰
۳۳۳۶۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۷۳	۳۳۳۵۹
۳۳۳۷۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۷

سورۂ ممتحنہ

مرض طحال، کفار پر غالب آنے کے لیے مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۰۱۳۵۰) ہیں۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۳۳۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۴۰	۲۵۳۳۷
۲۵۳۴۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۳۱	۲۵۳۴۲
۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۲
۲۵۳۴۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۹

سورۂ صف

رہزنوں اور آفتوں سے بچنے کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۵۹۰۶۰) ہیں۔ اور نقشِ معظم یہ ہے،

۷۸۶

۱۴۷۵۷	۱۴۷۷۱	۱۴۷۶۸	۱۴۷۶۴
۱۴۷۶۹	۱۴۷۶۳	۱۴۷۵۸	۱۴۷۷۰
۱۴۷۶۲	۱۴۷۶۶	۱۴۷۷۳	۱۴۷۵۹
۱۴۷۷۲	۱۴۷۶۰	۱۴۷۶۱	۱۴۷۶۷

سورۂ جمعہ

وسوسۂ شیاطین، برکت کے لیئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۱۵۲۵) ہیں نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۷۳	۱۵۳۸۷	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۱
۱۵۳۸۵	۱۵۳۸۰	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۶
۱۵۳۷۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۸۹	۱۵۳۷۵
۱۵۳۸۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۷۸	۱۵۳۸۳

نام سورہ

سورۂ منافقون

درد اور دنبل کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۵۳۲۵۶) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۵	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۳
۱۷۷۵۰	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۴
۱۷۷۵۱	۱۷۷۵۶	۱۷۷۴۹

سورۂ تغابن

ہر ظالم کے شر سے طاعون اور ہیضہ کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۷۹۷۴۱) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے،

۷۸۶

۱۹۹۲۷	۱۹۹۴۱	۱۹۹۳۸	۱۹۹۳۵
۱۹۹۳۹	۱۹۹۳۴	۱۹۹۲۸	۱۹۹۴۰
۱۹۹۳۳	۱۹۹۳۶	۱۹۹۴۳	۱۹۹۲۹
۱۹۹۴۲	۱۹۹۳۰	۱۹۹۳۲	۱۹۹۳۷

سورۂ طلاق

سنت طریقے اور موت اور سب حاجتوں کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۲۴۰۱۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۵۹۹۵	۲۰۶۰۰۹	۲۰۶۰۰۶	۲۰۶۰۰۲
۲۰۶۰۰۷	۲۰۶۰۰۱	۲۰۵۹۹۶	۲۰۶۰۰۸
۲۰۶۰۰۰	۲۰۶۰۰۴	۲۰۶۰۱۱	۲۰۵۹۹۷
۲۰۶۰۱۰	۲۰۵۹۹۸	۲۰۵۹۹۹	۲۰۶۰۰۵

سورۂ تحریم

ہر مرض اور مرگی والے کے لئے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۴۹۲۲۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے

نام سورہ

۷۸۶

۱۲۳۰۰	۱۲۳۱۴	۱۲۳۱۱	۱۲۳۰۷
۱۲۳۱۲	۱۲۳۰۶	۱۲۳۰۱	۱۲۳۱۳
۱۲۳۰۵	۱۲۳۰۹	۱۲۳۱۶	۱۲۳۰۲
۱۲۳۱۵	۱۲۳۰۳	۱۲۳۰۴	۱۲۳۱۰

سورۂ ملک

شفاعت۔ عذابِ قبر سے بچنے، نظرِ بد سے محفوظ رکھنے کیلئے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۹۹۵۹۴) نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۲۰۱	۳۳۱۹۴	۳۳۱۹۹
۳۳۱۹۶	۳۳۱۹۸	۳۳۲۰۰
۳۳۱۹۷	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۵

سورۂ قلم

فقر و فاقہ دور ہونے، بچّہ کے ہر آفت سے دور رہنے کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۹۳۷۰۸) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۴۱۹	۲۳۴۳۳	۲۳۴۳۰	۲۳۴۲۶
۲۳۴۳۱	۲۳۴۲۵	۲۳۴۲۰	۲۳۴۳۲
۲۳۴۲۴	۲۳۴۲۸	۲۳۴۳۵	۲۳۴۲۱
۲۳۴۳۴	۲۳۴۲۲	۲۳۴۲۳	۲۳۴۲۹

سورۂ حاقّہ

حمل میں بچّہ کی حفاظت، بچّہ کی ذکاوت کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۸۱۷۱۹) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۲۰۴۲۲	۲۰۴۳۶	۲۰۴۳۲	۲۰۴۲۹
۲۰۴۳۳	۲۰۴۲۸	۲۰۴۲۳	۲۰۴۳۵
۲۰۴۲۷	۲۰۴۳۰	۲۰۴۳۸	۲۰۴۲۴
۲۰۴۳۷	۲۰۴۲۵	۲۰۴۲۶	۲۰۴۳۱

سورۂ معارج

پریشان خواب، اور جنّات سے محفوظ رہنے کیلئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۷۳۵۲۵) ہیں۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۳۷۳	۱۸۳۸۷	۱۸۳۸۴	۱۸۳۸۱
۱۸۳۸۵	۱۸۳۸۰	۱۸۳۷۴	۱۸۳۸۶
۱۸۳۷۹	۱۸۳۸۲	۱۸۳۸۹	۱۸۳۷۵
۱۸۳۸۸	۱۸۳۷۶	۱۸۳۷۸	۱۸۳۸۳

سورۂ نوح

دفعیۂ رنج و غم، بارش و اولاد ہونے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۷۴۳۱۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے

۷۸۶

۱۸۵۷۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۸۱	۱۸۵۷۸
۱۸۵۸۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۷۲	۱۸۵۸۳
۱۸۵۷۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۳
۱۸۵۸۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۷۵	۱۸۵۸۰

سورۂ جن

دفعِ آسیب، قید سے رہا ہونے کے لیے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۶۰۶۳۳) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۴	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۲
۲۰۲۰۹	۲۰۲۱۱	۲۰۲۱۳
۲۰۲۱۰	۲۰۲۱۵	۲۰۲۰۸

نام سورہ

نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۴۴۳	۱۸۴۴۶	۱۸۴۴۹	۱۸۴۳۶
۱۸۴۴۸	۱۸۴۳۷	۱۸۴۴۲	۱۸۴۴۷
۱۸۴۳۸	۱۸۴۵۱	۱۸۴۴۴	۱۸۴۴۱
۱۸۴۴۵	۱۸۴۴۰	۱۸۴۳۹	۱۸۴۵۰

سورۂ محمدؐ

لوگوں کی نظروں میں محبوب، جو سُن لے یاد رہے تمام امراض کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۱۸۰۶۵۵) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے

۷۸۶

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷۰	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۴	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

سورۂ فتح

تمام سال روزی فراخ رہے لڑائی میں فتح، قبولیتِ عامہ کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۸۸۸۲۸) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

سورۂ حجرات

دفعیہ آسیب، حمل کی حفاظت کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد ۱۰۲۸۹۲ ہیں، نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

نام سورہ

سورۂ ق

دولت کی ہمیشگی، دردِ دندان، بینائی کی حفاظت کے لیئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۱۰۹۷۳۶) ہیں نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۴۳۳	۲۷۴۳۷	۲۷۴۴۰	۲۷۴۲۶
۲۷۴۳۹	۲۷۴۲۷	۲۷۴۳۲	۲۷۴۳۸
۲۷۴۲۸	۲۷۴۴۲	۲۷۴۳۵	۲۷۴۳۱
۲۷۴۳۶	۲۷۴۳۰	۲۷۴۲۹	۲۷۴۴۱

سورۂ ذاریات

مرض میں تخفیف، ولادت میں آسانی۔ اگر مرد عورت سے ہمبستری کرنے پر قادر نہ ہو اس کے واسطے نہایت مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۱۹۵۴۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۸۴۹	۳۹۸۴۴	۳۹۸۵۱
۳۹۸۵۰	۳۹۸۴۸	۳۹۸۴۶
۳۹۸۴۵	۳۹۸۵۲	۳۹۸۴۷

خواصِ سورۂ طور

اگر کسی کو عارضہ جذام کا ہو سورۂ طور کو پڑھا کرے صحت ہوگی اگر مسافر پڑھے جمیع بلیات سے محفوظ رہے گی اور اگر نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے واسطے غنا کے مجرب ہے۔ اس کے کل اعداد ۹۴۱۸۳ ہیں اور چال خانۂ سیز وہم میں ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲
۲۳۵۴۳	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

نام سورہ

سورۂ نجم

سب پر غالب آنے کے لیے بہت مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۱۴۳۷۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۵۹۳	۲۸۵۹۶	۲۸۵۹۹	۲۸۵۸۶
۲۸۵۹۸	۲۸۵۸۷	۲۸۵۹۲	۲۸۵۹۷
۲۸۵۸۸	۲۸۶۰۱	۲۸۵۹۴	۲۸۵۹۱
۲۸۵۹۵	۲۸۵۹۰	۲۸۵۸۹	۲۸۶۰۰

سورۂ قمر

قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چمکنے، وجاہت حاصل کرنے، پیشاب کا بند کھلنے، بارش ہونے کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۲۰۴۵۰) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

سورۂ رحمٰن

قرآن شریف کی دھن، قرآن شریف حفظ ہونے، چیچک، آشوبِ چشم، ورم اور بخار کے لئے مجرب ہے۔ اس کے عدد (۱۲۱۲۱۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

سورۂ واقعہ

سورۃ الغنا ہے، فاقہ نہ

نام سورہ

ہونے، بچہ بآسانی تولد ہونے، عسر البول کے لیے مفید ہے اس کے سورۃ عدد (۱۰۲۹۶۵) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

سورۂ حدید

وسوسے، تیر اور تلوار سے حفاظت اور بخار اور ورم کے لیے مفید ہے اس کے عدد (۱۹۸۹۲۴) ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۳۰۹	۶۶۳۰۴	۶۶۳۱۱
۶۶۳۱۰	۶۶۳۰۸	۶۶۳۰۶
۶۶۳۰۵	۶۶۳۱۲	۶۶۳۰۷

سورۂ مجادلہ

مریض کے نیند آنے، غلہ کی حفاظت، بخار کے دفعیہ کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۳۴۲۳۷) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

سورۂ حشر

شہادت نصیب ہو، اعضاء کے درد، فالج زدہ کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۳۳۴۶۱) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

نام سورہ

سُورۂ سَبا یرقان اور موذی جانوروں سے حفاظت کے لیے مفید ہے، اس سورۃ کے عدد (۲۵۳۴۱۹) ہیں، اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۴۷۴	۸۴۴۶۹	۸۴۴۷۶
۸۴۴۷۵	۸۴۴۷۳	۸۴۴۷۱
۸۴۴۷۰	۸۴۴۷۷	۸۴۴۷۲

سُورۂ فاطر جنت میں جس دروازے سے چاہے جاوئے نماز کے مقبول ہونے، طحال اور نکسیر والے کے لئے اور حمل کیلئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۲۴۲۷۳) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۶۹۳	۶۰۶۹۶	۶۰۶۹۹	۶۰۶۸۵
۶۰۶۹۸	۶۰۶۸۶	۶۰۶۹۲	۶۰۶۹۷
۶۰۶۸۷	۶۰۷۰۱	۶۰۶۹۴	۶۰۶۹۱
۶۰۶۹۵	۶۰۶۹۰	۶۰۶۸۸	۶۰۷۰۰

سُورۂ یٰسٓ جانکنی کی آسانی کے لیے، گناہوں کی بخشش گفتگو میں غالب آنے، نظرِ بد، وضع حمل میں آسانی، بدزبان کی زبان بندی کے لیے، ڈاڑھ کے درد کے لیے مجرب ہے۔ اس سورۃ شریف کے عدد (۳۳۱۴۱۱) ہیں اور اس سورۃ کا نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۲۸۵۲	۸۲۸۵۵	۸۲۸۵۹	۸۲۸۴۵
۸۲۸۵۸	۸۲۸۴۶	۸۲۸۵۱	۸۲۸۵۶
۸۲۸۴۷	۸۲۸۶۱	۸۲۸۵۳	۸۲۸۵۰
۸۲۸۵۴	۸۲۸۴۹	۸۲۸۴۸	۸۲۸۴۴

نام سورہ

سُورۂ صافات آسیب زدہ، جہاں سانپ، بچھو کثرت سے ہوں اس کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۴۶۴۷۵۴) ہیں نقشِ معظم یہ ہے،

۷۸۶

۱۱۶۱۸۸	۱۱۶۱۹۱	۱۱۶۱۹۴	۱۱۶۱۸۱
۱۱۶۱۹۳	۱۱۶۱۸۲	۱۱۶۱۸۷	۱۱۶۱۹۲
۱۱۶۱۸۳	۱۱۶۱۹۶	۱۱۶۱۸۹	۱۱۶۱۸۶
۱۱۶۱۹۰	۱۱۶۱۸۵	۱۱۶۱۸۴	۱۱۶۱۹۵

سُورۂ صٓ ہر گناہ سے بچنے، الفت ہونے، کنویں وغیرہ کا پانی عمدہ نکلنے کیلئے مجرب ہے، اس سورۃ کے عدد (۲۲۹۳۳۷) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷۳۴۴	۵۷۳۳۷	۵۷۳۴۰	۵۷۳۲۶
۵۷۳۳۹	۵۷۳۳۲	۵۷۳۳۳	۵۷۳۳۸
۵۷۳۲۸	۵۷۳۴۲	۵۷۳۳۵	۵۷۳۳۲
۵۷۳۳۶	۵۷۳۳۱	۵۷۳۲۹	۵۷۳۴۱

سُورۂ زمر مخلوق کی نظروں میں مقبول ومحبوب ہونے کے لئے آنحضرتؐ کو دنیا بھر سے زیادہ کیا چیز محبوب ہے اس سورۃ کے عدد (۳۰۶۵۸۵) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۱۹۶	۱۰۲۱۹۱	۱۰۲۱۹۸
۱۰۲۱۹۷	۱۰۲۱۹۵	۱۰۲۱۹۳
۱۰۲۱۹۲	۱۰۲۱۹۹	۱۰۲۱۹۴

سُورۂ مؤمن قرآن مجید کا خلاصہ، صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک بلاؤں سے محفوظ،

نام سورہ

نظرِ بد سے حفاظت میں رہنے کے لیے مفید ہے۔

اس سورۃ کے عدد (۳۶۸۵۲۴) ہیں نقشِ معظم یہ ہے

۷۸۶

۹۲۱۳۰	۹۲۱۳۴	۹۲۱۳۷	۹۲۱۲۳
۹۲۱۳۶	۹۲۱۲۴	۹۲۱۲۹	۹۲۱۳۵
۹۲۱۲۵	۹۲۱۳۹	۹۲۱۳۲	۹۲۱۲۸
۹۲۱۳۳	۹۲۱۲۷	۹۲۱۲۶	۹۲۱۳۸

سُورۂ حٰمٓ سجدہ آشوب اور ناخونہ وغیرہ اور دفعِ خوف اور وسواس کے لئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۲۴۵۸۳۷) ہیں نقشِ معظم یہ ہے،

۷۸۶

۶۱۴۵۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۶۵	۶۱۴۵۱
۶۱۴۶۴	۶۱۴۵۲	۶۱۴۵۸	۶۱۴۶۳
۶۱۴۵۳	۶۱۴۶۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷
۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۴	۶۱۴۶۶

سُورۂ شوریٰ لوگوں کے شر سے حفاظت، سریع الاجابت، بارش ہونیکے لیے مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۲۰۱۳۳۹) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۱۱۴	۶۷۱۰۹	۶۷۱۱۶
۶۷۱۱۵	۶۷۱۱۳	۶۷۱۱۱
۶۷۱۱۰	۶۷۱۱۷	۶۷۱۱۲

سُورۂ زخرف کھانسی، سفر کی آفتوں سے حفاظت آسیب کے خلل کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۲۶۰۶۹۷) ہیں۔

نام سورہ

نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶۹۰۰	۸۶۸۹۵	۸۶۹۰۲
۸۶۹۰۱	۸۶۸۹۹	۸۶۸۹۷
۸۶۸۹۶	۸۶۹۰۳	۸۶۸۹۸

سُورۂ دُخان ستر ہزار فرشتوں کی دعا اور استغفار جنت میں ایک مکان بنے گا۔ دفعیہ پیچش کے لئے۔ دشمن پر غالب آنے کے لیے نہایت مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۹۷۷۹۳) ہیں اور نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۴۴۸	۲۴۴۵۱	۲۴۴۵۴	۲۴۴۴۰
۲۴۴۵۳	۲۴۴۴۱	۲۴۴۴۷	۲۴۴۵۲
۲۴۴۴۲	۲۴۴۵۶	۲۴۴۴۹	۲۴۴۴۶
۲۴۴۵۰	۲۴۴۴۵	۲۴۴۴۳	۲۴۴۵۵

سُورۂ جاثیہ بچے کی تمام موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۱۵۰۱۵۳) ہیں۔ اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۵۰۰۵۲	۵۰۰۴۷	۵۰۰۵۴
۵۰۰۵۳	۵۰۰۵۱	۵۰۰۴۹
۵۰۰۴۸	۵۰۰۵۵	۵۰۰۵۰

سُورۂ احقاف تمام جن والنس سے محفوظ رہے، جس کی اولاد نافرمان ہو، جس وقت عورت کے بچہ پیدا ہونا مشکل ہو جائے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۷۳۷۷۴) ہیں۔

نام سورہ

سببِ عورت پر قادر نہ ہو، رفعِ مصیبت، جذامی، اسمِ اعظم کیلئے مجرّب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۳۸۲۲۱۹) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۳	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵۰	۹۵۵۶۲

سورۂ حج

جہاز کو تباہی سے بچانے، حفظِ حمل بھاگے ہوئے غلام کے اور ظالم کی بربادی کے لئے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۳۸۲۳۴۴) ہیں۔ اور نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷۴۴۹	۱۲۷۴۴۴	۱۲۷۴۵۱
۱۲۷۴۵۰	۱۲۷۴۴۸	۱۲۷۴۴۶
۱۲۷۴۴۵	۱۲۷۴۵۲	۱۲۷۴۴۷

سورۂ مومنون

شراب کی عادت چھوٹنے، عورت کے حاملہ ہونے، خارش آسیب کے لیے مجرب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۳۵۱۷۱۴) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۲۳۹	۱۱۷۲۳۴	۱۱۷۲۴۱
۱۱۷۲۴۰	۱۱۷۲۳۸	۱۱۷۲۳۶
۱۱۷۲۳۵	۱۱۷۲۴۲	۱۱۷۲۳۷

سورۂ نور

احتلام سے محفوظ رہنے، شاعر وغیرہ کی زبان بندی، آشوبِ چشم اور بانجھ عورت کے لئے اکسیر ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۴۰۲۴۵۷) ہیں

نام سورہ

اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۶۱۴	۱۰۰۶۱۷	۱۰۰۶۲۰	۱۰۰۶۰۶
۱۰۰۶۱۹	۱۰۰۶۰۷	۱۰۰۶۱۳	۱۰۰۶۱۸
۱۰۰۶۰۸	۱۰۰۶۲۲	۱۰۰۶۱۵	۱۰۰۶۱۲
۱۰۰۶۱۶	۱۰۰۶۱۱	۱۰۰۶۰۹	۱۰۰۶۲۱

سورۂ فرقان

موذی جانوروں سے بچنے، دردِ سر شدید، بیوی بچوں کی دینداری کے لئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۲۰۹۵۷۵) ہیں اور نقش اعظم یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۳۹۳	۵۲۳۹۶	۵۲۴۰۰	۵۲۳۸۶
۵۲۳۹۹	۵۲۳۸۷	۵۲۳۹۲	۵۲۳۹۷
۵۲۳۸۸	۵۲۳۴۰۲	۵۲۳۹۴	۵۲۳۹۱
۵۲۳۹۵	۵۲۳۹۰	۵۲۳۸۹	۵۲۴۰۱

سورۂ شعراء

صدیق بننے کا ذریعہ، زہریلے جانور، سفر کی تکالیف سے بچنے، اگر کسی جگہ دفینہ کا شبہ ہو، اس سورۃ کے عدد (۴۰۳۷۳۸) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

سورۂ نمل

نعمت منقطع نہ ہونے، اگر چیونٹیوں کی کثرت ہو، سوتے آدمی سے اس کے دل کا حال معلوم کرنے، عرق النساء، کھانسی، دردِ جگر،

نام سورہ

وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۳۴۰۹۶۲) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۶۵۵	۱۱۳۶۵۰	۱۱۳۶۵۷
۱۱۳۶۵۶	۱۱۳۶۵۴	۱۱۳۶۵۲
۱۱۳۶۵۱	۱۱۳۶۵۸	۱۱۳۶۵۳

سورۂ قصص

بھاگے ہوئے کو بلانے، جھوٹی گواہی سے اندیشے کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۴۰۷۱۲۰) ہیں اور نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۱۷۷۹	۱۰۱۷۸۳	۱۰۱۷۸۶	۱۰۱۷۷۲
۱۰۱۷۸۵	۱۰۱۷۷۳	۱۰۱۷۷۸	۱۰۱۷۸۴
۱۰۱۷۷۴	۱۰۱۷۸۸	۱۰۱۷۸۱	۱۰۱۷۷۷
۱۰۱۷۸۲	۱۰۱۷۷۶	۱۰۱۷۷۵	۱۰۱۷۸۷

سورۂ عنکبوت

چوتھیہ کے لئے حصولِ سرور کے لیے اس سورۃ کے عدد (۲۷۵۲۹۹) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

سورۂ روم

ظالم کو بیمار کرنے، فوت شدہ وظیفہ کی مکافات، ظالم دشمن، پر دہشت بٹھانے کے لئے اس سورۃ کے عدد (۲۶۹۹۷۷) ہیں۔ نقش معظم یہ ہے۔

نام سورہ

۷۸۶

۶۷۴۹۴	۶۷۴۹۷	۶۷۵۰۰	۶۷۴۸۶
۶۷۴۹۹	۶۷۴۸۷	۶۷۴۹۳	۶۷۴۹۸
۶۷۴۸۸	۶۷۵۰۲	۶۷۴۹۵	۶۷۴۹۲
۶۷۴۹۶	۶۷۴۹۱	۶۷۴۸۹	۶۷۵۰۱

سورۂ لقمان

پیٹ کی سب بیماریوں اور بخار اور طوفان کے واسطے مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۱۵۹۰۰۰) ہیں اور نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۰۰۱	۵۲۹۹۶	۵۳۰۰۳
۵۳۰۰۲	۵۳۰۰۰	۵۲۹۹۸
۵۲۹۹۷	۵۳۰۰۴	۵۲۹۹۹

سورۂ سجدہ

سورۂ سجدہ کی قیامت کے روز عجیب کیفیت ہوگی۔ بخار، دردِ سر، بچّے کی عمدہ نشو ونما کے لیے مجرّب ہے۔ اس سورۃ کے عدد (۱۱۳۳۳۲) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے

۷۸۶

۲۸۳۳۲	۲۸۳۳۶	۲۸۳۳۹	۲۸۳۲۵
۲۸۳۳۸	۲۸۳۲۶	۲۸۳۳۱	۲۸۳۳۷
۲۸۳۲۷	۲۸۳۴۱	۲۸۳۳۴	۲۸۳۳۰
۲۸۳۳۵	۲۸۳۲۹	۲۸۳۲۸	۲۸۳۴۰

سورۂ احزاب

مشکور کے لقب سے پکارے جانے، لڑکیوں کے پیغام، ہیبت بٹھانے، خوب نیند آنے، جو ظالم کسی طرح سے باز نہ آئے اسکے لئے نہایت مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۳۵۵۲۵۸) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

نام سورۃ

تجارت میں ترقی، شفاعت نصیب ہونے کے لیے بہتر ہے، اس سورۃ کے عدد (۷۰۳۶۱۵) ہیں نقشِ معظم یہ ہے

۷۸۶

۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۸۹۶
۱۷۵۹۰۹	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۹۰۷
۱۷۵۸۹۸	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۹۰۴	۱۷۵۹۰۱
۱۷۵۹۰۵	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۱۱

سورۂ یونس

دنیا و آخرت کی مہمات پوری معلوم کرنے قدر و منزلت، پنڈلی و پسلی کے درد، دردزہ، بدخوابی ہر قسم کے امراض کے دفع کے لیے مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۵۵۱۰۸) ہیں۔ اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷۵۲۶	۱۳۷۵۳۰	۱۳۷۵۳۳	۱۲۷۵۱۹
۱۲۷۵۳۲	۱۳۷۵۳	۱۳۷۵۲۵	۱۲۷۵۳۱
۱۳۷۵۲۱	۱۲۷۵۳۵	۱۳۷۵۲۵	۱۳۷۵۲۴
۱۳۷۵۲۹	۱۳۷۵۲۳	۱۳۷۵۲۲	۱۳۷۵۳۴

سورۂ ہود

قوت و نصرت اور ذہن و حافظہ میں ترقی ہونے سے غرق ہونے سے حفاظت نکسیر کے لیے، سرکش غلام، ترقی رزق فرزند سعید، ہر غم کے لئے مفید ہے۔ اس سورۃ کے اعداد (۵۱۴۷۸۱) ہیں۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۶۹۵	۱۲۸۶۹۸	۱۲۸۷۰۱	۱۲۸۶۸۷
۱۲۸۷۰۰	۱۲۸۶۸۸	۱۲۸۶۹۴	۱۲۸۶۹۹
۱۲۸۶۸۹	۱۲۸۷۰۳	۱۲۸۶۹۶	۱۲۸۶۹۳
۱۲۸۶۹۷	۱۲۸۶۹۸	۱۲۸۶۹۰	۱۲۸۷۰۲

سورۂ یوسف

حبّ، دشمن سے خوف،

نام سورۃ

حاجت روائی، آنکھ دکھنے، قید سے رہائی، سرعت اجابت کے لئے مجرب ہے، اس سورۃ کے عدد (۵۰۹۸۸۰) ہیں نقشِ معظم یہ ہے،

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

سورۂ رعد

ظالم حاکم کی معزولی، بچہ کے رونے، اسقاط حمل، اگر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں تو لڑکا ہونے کے لیے، بانجھ عورت، کان کے ورم کے لیے بہت مفید ہے اس سورہ کے عدد (۲۴۴۶۹۲) ہیں نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۸۱۵۶۵	۸۱۵۶۰	۸۱۵۶۷
۸۱۵۶۶	۸۱۵۶۴	۸۱۵۶۲
۸۱۵۶۱	۸۱۵۶۸	۸۱۵۶۳

سورۂ ابراہیم

ہاتھ پیروں کے درد کے لیے، تمام آفات کے لئے برکت کے لئے بے نظیر ہے اس سورۃ کے عدد (۲۴۵۸۱۸) ہیں، اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

سورۂ حجر

جان و مال کی حفاظت، قبولیتِ

نام سورۃ

عام، حصولِ مراد کے لیے مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۱۷۶۷۰۹) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۹۰۴	۵۲۸۹۹	۵۸۹۰۶
۵۸۹۰۵	۵۸۹۰۳	۵۸۹۰۱
۵۸۹۰۰	۵۸۹۰۷	۵۸۹۰۲

سورۂ نحل

اسقاطِ حمل کے لیے اس سورۃ کے عدد (۵۲۰۱۸۸) ہیں، نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۳۹۷	۱۷۳۳۹۲	۱۷۳۳۹۹
۱۷۳۳۹۸	۱۷۳۳۹۶	۱۷۳۳۹۴
۱۷۳۳۹۳	۱۷۳۴۰۰	۱۷۳۳۹۵

سورۂ بنی اسرائیل

تیر کے خطا نہ کرنے، زبان میں لکنت ہونے، بھوت، پلید کے لیے، عزّت سے عمر بسر ہونے اور گنج کے لیے، چوری سے امن، تنگدلی اور پریشان خواب کے لئے، نماز کے شوق کے لئے بہت مجرب ہے اس سورۃ کے عدد (۲۴۵۸۱۸) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

سورۂ کہف

محتاجگی اور قرضہ سے بے خوف رہے۔ ظالم دشمن کی تباہی، شیر وغیرہ کے حملہ سے بچنے، حمل نہ

نام سورۃ

ساقط ہونے، سب آفتوں سے حفاظت، رات کو کسی وقت اٹھنے کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس سورۃ کے اعداد (۵۰۵۵۱۷) ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

سورۂ مریم

خوشی کے خواب، حمل رہنے کے لئے، ہر جگہ عزّت و آبرو ہو، خوب پھل آنے کے لیے مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۲۸۹۶۴۴) ہیں۔ نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۹۶۵۴۹	۹۶۵۴۴	۹۶۵۵۱
۹۶۵۵۰	۹۶۵۴۸	۹۶۵۴۶
۹۶۵۴۵	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۷

سورۂ طٰہٰ

پیغامِ نکاح میں کامیابی، عزّت اور آبرو، کشادگی ذہن کے لئے، دنبل اور زخموں، ترقی علم، شادی ہونے اور تونگری کے لئے بہت مفید ہے اس سورۃ کے عدد (۳۹۹۲۸۳) ہیں۔ اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

سورۂ انبیاء

قیامت کے دن حساب آسان ہونے، نیند آنے، متکبر ظالم کی تباہی، دردزہ وغیرہ جو شخص سحر کے

خواصِ القرآن اور اعمال القرآن مع نقوش مربع ومثلث

نام سورۃ

سورۂ فاتحہ

لوگوں کے دلوں میں رُعب، حاجت براری دفعِ دردِ سر، بخار، کے لئے، بچھو کاٹے اور دُعا قبول ہونے کے لئے، موت کے سوا ہر چیز کی دوا، اہل وعیال کے لئے ہر بلا سے جمعہ آئندہ تک محفوظ رکھنے کا عمل۔ حصولِ روزی، ہر مرض اور ہر کام کے لئے اس سورۃ کے اعداد (۹۴۶۱) اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

سورۂ بقرہ

حافظہ میں زیادتی، دل میں علم کا قرار، معرفت، چیچک ہر حاجت کے لیے، جس دشمن کو شرعاً ایذا پہنچانا جائز ہو، باغ درخت اور کھیتی کو جمیع آفات سے بچانے کے لیے، کشفِ علوم اور تسخیر جن وانس، دفعِ غم کے لئے۔ پیٹ کے درد کا علاج، سفر میں پانی نہ ملنے اور استسقا کا علاج، بادشاہ یا حاکم کو رعیت پر مہربان کرنا، دفعِ اثرِ جادو ونظرِ بد کے لئے۔ رات کو جس وقت چاہو آنکھ کھل جائے، خونی بواسیر کا علاج، خدا کی رحمت ہونے کا سبب، خاوند کی ناراضگی دور کرنے کے لئے، حاکم کی خفگی کا علاج، سانپ، بچھو، پسّو اور

نام سورۃ

مچھروں کا علاج، سونے میں شیطان سے محفوظ رہنا، بال بچوں اور مکان کی حفاظت، زیادتیِ رزق، اصلاحِ قلب، حاجت براری، دفع بلغم، مرگی کے لیے جن کے جلانے، دشمن کی ویرانی ترقی حافظہ وحصولِ مراد کے لیے برائے دفعیہ آفت۔

اس سورۃ کے اعداد (۹۴۷۶۰۹) ہیں، نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

سورۂ آلِ عمران

خاتمہ بالخیر ہونا، گمشدہ چیز ملنے کے لیے حفاظتِ حمل، برص، روزگار وشادی ہونے کے لئے، قبولیتِ دعا کے لئے، خفقانِ قلب کے لیے، دفعِ بخار کے لئے، قبولیتِ دعا کے لئے اس سورۃ کے اعداد (۱۸۴۹۵۶) ہیں نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۶۵۵	۶۱۶۴۸	۶۱۶۵۳
۶۱۶۵۰	۶۱۶۵۲	۶۱۶۵۴
۶۱۶۵۱	۶۱۶۵۶	۶۱۶۴۹

سورۃ النسآء

ہر مرض کے لئے، دشمن پر بحث میں غالب آنے کے لئے۔ دولہا اور دلہن کی وجاہت اور صحتِ اعتقاد کے لئے۔ اس سورۃ کے اعداد (۱۱۳۹۲۹۳) ہیں

نام سورۃ

نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴۸۱۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۲۶	۲۸۴۸۲۳
۲۸۴۸۲۷	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۵

سورۃ المآئدہ

اکلِ حلال کے لئے اور شراب خوری سے نفرت ہونے کے لئے، وضو اور نماز میں وسوسے آنے سے بچنے اور حُبّ کے لئے، عداوت کے لئے، جھوٹ کی عادت چھڑانے کے لئے، وسعتِ رزق اور برکت مال کے لئے۔ قبولیتِ دعا، بیمار کی صحت کے لئے۔

اس سورۃ کے اعداد (۸۴۸۵۴۶) ہیں اور نقشِ معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲۱۲۹	۲۱۲۱۴۲	۲۱۲۱۳۹	۲۱۲۱۳۶
۲۱۲۱۴۰	۲۱۲۱۳۵	۲۱۲۱۳۰	۲۱۲۱۴۱
۲۱۲۱۳۴	۲۱۲۱۳۷	۲۱۲۱۴۴	۲۱۲۱۳۱
۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۲	۲۱۲۱۳۳	۲۱۲۱۳۸

سورۃ الانعام

دفعِ ریح ودفعِ تشنگی کے لئے، اندیشۂ جان کے لیے، ذات الجنب، پتھر، پسو کے دفع کرنے کے لئے، فراخیٔ رزق کے لئے۔ دردِ دندان کے لئے، مفقود الخبر کے لئے، درختوں پر پھل زیادہ آنے کے لئے، اس سورۃ کے اعداد (۹۳۵۳۲۹) ہیں۔ اور

نام سورۃ

نقشِ معظم یہ ہے۔

۲۳۳۸۲۴	۲۳۳۸۳۸	۲۳۳۸۳۵	۲۳۳۸۳۲
۲۳۳۸۳۶	۲۳۳۸۳۱	۲۳۳۸۲۵	۲۳۳۸۳۷
۲۳۳۸۳۰	۲۳۳۸۳۳	۲۳۳۸۴۰	۲۳۳۸۲۶
۲۳۳۸۳۹	۲۳۳۸۲۷	۲۳۳۸۲۹	۲۳۳۸۳۴

سورۃ الاعراف

زیادتیِ معاش، گناہوں کی مغفرت، دفعِ سحر ودشمن کی قید بڑھانے، فالج ولقوہ کے لئے جادو کے اثر، بخار، قساوتِ قلبی کے لئے مفید ہے، اس سورہ کے اعداد (۲۵۳۵۹۲) ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳۳۹۰	۶۳۴۰۴	۶۳۴۰۱	۶۳۳۹۷
۶۳۴۰۲	۶۳۳۹۶	۶۳۳۹۱	۶۳۴۰۳
۶۳۳۹۵	۶۳۳۹۹	۶۳۴۰۶	۶۳۳۹۲
۶۳۴۰۵	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۴	۶۳۴۰۰

سورۃ الانفال

مظفر ومنصور رہنے، ہولِ دل، عمل، شکست، عزت وہیبت، محبت، مشکلات کی آسانی کے لئے مجرب ہے۔ اعداد سورۃ (۴۱۲۳۷۵) ہیں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۰۸۶	۱۰۳۱۰۰	۱۰۳۰۹۶	۱۰۳۰۹۳
۱۰۳۰۹۷	۱۰۳۰۹۲	۱۰۳۰۸۷	۱۰۳۰۹۹
۱۰۳۰۹۱	۱۰۳۰۹۴	۱۰۳۱۰۲	۱۰۳۰۸۸
۱۰۳۱۰۱	۱۰۳۰۸۹	۱۰۳۰۹۰	۱۰۳۰۹۵

سورۃ التوبہ

سورۂ برأت نفاق سے بچاتی ہے۔ چور اور بھاگا ہوا آجائے

بہتر ہے اس لئے کہ وہ لوگ اس وقت سجدہ نہ کریں گے اور دوسرے وقت شاید بھول جائیں تو گنہگار ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو ہو کر نیت کرکے اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے پھر اٹھتے وقت اللہ اکبر کہہ کر اٹھے اور کھڑے ہو کر سجدہ کرنا مستحب ہے۔ سجدۂ تلاوت کئی آدمی مل کر بھی کر سکتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص کو مثلِ امام کے آگے کھڑا کریں اور خود مقتدیوں کی طرح صف باندھ کر پیچھے کھڑے ہوں اور اس کی اتباع کریں یہ صورت درحقیقت جماعت کی نہیں ہے اسی لیے اگر امام کا سجدہ کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کا فاسد نہ ہوگا اور اسی سبب سے عورت کا آگے کھڑا کر دینا بھی جائز ہے۔

آیتِ سجدہ اگر فرض نمازوں میں پڑھی جائے تو اس کے سجدے میں مثلِ نماز کے سجدہ کے سبحان ربی الاعلیٰ کہنا بہتر ہے اور نفل نمازوں میں یا خارجِ نماز میں اگر پڑھی جائے تو اس کے سجدے میں اختیار ہے کہ سبحان ربی الاعلیٰ کہیں اور تسبیحیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں وہ پڑھیں۔ مثل اس تسبیح کے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور دونوں کو جمع کر لیں تو اور بھی بہتر ہے۔

قرآن کی سورتوں کے خواص

اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن عملیات و تعویذات کے لیے نازل ہوا ہے تو یہ جہالت ہے اور گناہِ عظیم، کیونکہ قرآن درحقیقت خدا کے حقوق جو لوگوں پر ہیں اور نیز لوگوں کے جو آپس میں ایک دوسرے پر حقوق ہیں اور ان کے ادا کرنے یا نہ کرنے کے سبب جو نتائج دنیا میں اور مرنے کے بعد ظہور میں آئیں گے ان سب کے بیان کے لیے خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بہت سی آیتوں اور سورتوں کو رسول کریم صلعم، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین عملیات کے طور پر دفعیہ مصائب کے لیے بھی پڑھتے تھے جن کی برکت سے وہ مصیبت دور ہو جاتی تھی۔ جو شخص کسی مطلب کے لیے کوئی عمل پڑھتا ہو اور ظاہری کوشش تقاضائے عالم اسباب کے مطابق نہ کرتا ہو تو وہ یقیناً ناکام ہوگا کہ اس کی مثال ایک ایسے مریض کی سی ہوگی جو دوا کھاتا ہو مگر پرہیز نہ کرتا ہو بلکہ عمل پڑھنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ عمل کی وجہ سے ظاہری کوشش ناکام نہ رہے۔ سب بزرگانِ دین کا تجربہ ہے کہ جس آیت کے مضمون کو جس کام سے مناسبت پائی جائے تو وہ آیت اس کام کے لیے بطورِ عمل پڑھی جا سکتی ہے۔ مثلاً قرآن میں حضرت موسیٰؑ کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے دعا کی "قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝" (ترجمہ) موسیٰ نے (فرعون کی ہدایت کی طرف جاتے وقت) کہا اے خدا میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے (تاکہ بیان میں صفائی ہو اور) وہ لوگ میری بات کو سمجھیں۔ اس آیت کو ہر شخص مشکل کاموں کی آسانی کیلئے پڑھ سکتا ہے اور اس مطلب کے لئے پڑھ سکتا ہے کہ اس کی زبان میں تاثیر ہو، تاکہ غیر لوگ اس کی بات و فیصلہ کو مان لیا کریں اور اپنے ذہن اور عقل کے بڑھنے کے لیے پڑھ سکتا ہے، اور نیز سورۂ نوح میں جہاں حضرت نوحؑ نے کفار کی تباہی کے لیے دعا کی ہے کہ اے خدا کسی کافر کو زمین پر زندہ نہ چھوڑ، ان آیتوں کو دشمن کی تباہی کے لیے پڑھ سکتا ہے۔ عملِ قرآن کے معاملہ میں تخصیصِ وقت اور پڑھنے کی تعداد کی قید نہیں ہے بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ خود عشا یا صبح کی نماز کے بعد یا کوئی اور وقت مقرر کرکے اور پڑھنے کی تعداد بھی اپنی طرف سے قائم کر کے پڑھا کرے۔ اوّل آخر میں درود ہو اور ہر چیز کو پاک رکھے۔ مگر یہ بات تجربوں سے ثابت ہوئی ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کی آیت کسی ناجائز کام کے لیے بطورِ عمل استعمال میں لاوے تو وہ سرسبز نہیں ہوتا اور پاگل ہو جاتا ہے۔

ایک دن رات سے کم رہے اُس پر واجب ہے۔ اسی طرح مست اور جنبی پر بھی۔

سجدۂ تلاوت کے صحیح ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو نماز کے صحیح ہونے کی ہیں یعنی طہارت اور ستر عورت اور نیت اور استقبالِ قبلہ۔ تحریمہ اس میں شرط نہیں۔ اس کی نیت میں آیت کا تعین شرط نہیں کہ یہ سجدہ فلاں آیت کے سبب سے ہے اور اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی جائے اور فوراً سجدہ کیا جائے تو نیت بھی شرط نہیں۔ (ردالمحتار)

جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ان چیزوں سے سجدۂ سہو میں بھی فساد آجاتا ہے اور پھر اس کا اعادہ واجب ہو جاتا ہے۔ ہاں اس قدر فرق ہے کہ نماز میں قہقہہ سے وضو جاتا رہتا ہے اور اس میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات بھی یہاں مفسد نہیں۔

سجدۂ تلاوت اگر خارج نماز میں واجب ہوا ہو تو بہتر ہے کہ فوراً ادا کرلے اور اگر اس وقت ادا نہ کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہِ تنزیہی ہے۔ اور اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اس کا ادا کرنا فوراً واجب ہے۔ تاخیر کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار)

کوئی شخص آیتِ سجدہ لکھے یا دل میں پڑھے، زبان سے نہ کہے یا ایک ایک حرف کرکے پڑھے، پوری آیت ایک دم نہ پڑھے یا اسی طرح کسی سے سُنے تو ان سب صورتوں میں سجدہ واجب نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی ادا نہیں کیا جاسکتا۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں آیتِ سجدہ پڑھے اور سجدہ کرنا بھول جائے تو اس کا گناہ اس کے ذمّہ ہوگا جس کی تدبیر اس کے سوا کوئی نہیں کہ توبہ کرے، یا ارحم الراحمین اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے۔ (بحرالرائق)

اگر کوئی شخص حالتِ نماز میں کسی دوسرے سے آیتِ سجدہ سُنے، خواہ وہ دوسرا بھی نماز میں ہو تو یہ سجدہ خارجِ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز کے اندر وہ نہ ادا کیا جائے گا بلکہ خارجِ نماز میں۔

اگر ایک آیتِ سجدہ کی تلاوت ایک ہی مجلس میں کئی بار کی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اور ایک آیتِ سجدہ کی تلاوت کی جائے پھر وہی آیت مختلف لوگوں سے سن جائے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگر سننے والے کی مجلس نہ بدلے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا خواہ پڑھنے والے کی مجلس بدل جائے یا نہ بدلے اور اگر سننے والے کی مجلس بدل جائے تو اس پر متعدد سجدے واجب ہوں گے خواہ پڑھنے والے کی بدلے یا نہ بدلے اگر پڑھنے والے کی بدل جائے گی تو اُس پر بھی متعدد سجدے واجب ہوں گے۔ (بحرالرائق)

اگر ایک آیتِ سجدہ کئی مرتبہ ایک ہی مجلس میں پڑھی جائے تو اختیار ہے کہ سب کے بعد سجدہ کیا جائے یا پہلی ہی تلاوت کے بعد، کیونکہ ایک ہی سجدہ اپنے ماقبل اور مابعد کی تلاوت کے لئے کافی ہے، مگر احتیاط اس میں ہے کہ سب کے بعد کیا جائے۔ (بحرالرائق)

اگر آیتِ سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے، اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیّت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہو جائے گا اور اسی طرح اگر آیتِ سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اس میں نیّت کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ (درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیتِ سجدہ نہ پڑھنا چاہیے، اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔ (بحرالرائق۔)

کسی سورت کا پڑھنا اور خاص کر آیتِ سجدہ کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ (بحرالرائق وغیرہ)

اگر حاضرین با وضو سجدے کے لیے مستعد نہ بیٹھے ہوں تو آیتِ سجدہ کا آہستہ آواز سے تلاوت کرنا

رموزِ اوقاف قرآن مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفت گو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ، اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفت گو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اسی لئے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو "رموزِ اوقافِ قرآن مجید" کہتے ہیں ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:۔

○ جہاں بات پوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا دائرہ بنا دیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ بنا دیا جاتا ہے اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو۔ مت بیٹھو۔ جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے معلوم ہو کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

صل یہ قد یوصل کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے۔ کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قِف ہے۔ جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کیجاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتۃ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔ لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتے اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتے میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے، وقفہ میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ اگر اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیئے۔ بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیئے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیئے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ک کذٰلک کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

سجدۂ تلاوت انھیں لوگوں پر واجب ہے جن پر نماز واجب ہے اداءً یا قضاءً۔ حیض و نفاس والی عورت پر واجب نہیں۔ نابالغ اور ایسے مجنون پر واجب نہیں جس کا جنون ایک دن رات سے زیادہ ہو گیا۔ خواہ اس کے بعد زائل ہو یا نہ ہو جس مجنون کا جنون

نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	نمبر صفحہ	نمبر پارہ	نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	نمبر صفحہ	نمبر پارہ	نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	نمبر صفحہ	نمبر پارہ
۹۱	الشمس مکی	۱	۱۵	۷۲۷	۳۰	۹۹	الزلزال مدنی	۱	۸	۷۳۲	۳۰	۱۰۷	الماعون مکی	۱	۷	۷۳۵	۳۰
۹۲	الیل مکی	۱	۲۱	۷۲۷	۳۰	۱۰۰	العدیات مکی	۱	۱۱	۷۳۲	۳۰	۱۰۸	الکوثر مکی	۱	۳	۷۳۷	۳۰
۹۳	الضحیٰ مکی	۱	۱۱	۷۲۸	۳۰	۱۰۱	القارعہ مکی	۱	۱۱	۷۳۳	۳۰	۱۰۹	الکافرون مکی	۱	۶	۷۳۷	۳۰
۹۴	الانشراح مکی	۱	۸	۷۲۹	۳۰	۱۰۲	التکاثر مکی	۱	۸	۷۳۳	۳۰	۱۱۰	النصر مدنی	۱	۳	۷۳۷	۳۰
۹۵	التین مکی	۱	۸	۷۲۹	۳۰	۱۰۳	العصر مکی	۱	۳	۷۳۴	۳۰	۱۱۱	اللہب مکی	۱	۵	۷۳۹	۳۰
۹۶	العلق مکی	۱	۱۹	۷۳۰	۳۰	۱۰۴	الہمزۃ مکی	۱	۹	۷۳۴	۳۰	۱۱۲	الاخلاص مکی	۱	۴	۷۳۹	۳۰
۹۷	القدر مکی	۱	۵	۷۳۱	۳۰	۱۰۵	الفیل مکی	۱	۵	۷۳۵	۳۰	۱۱۳	الفلق مکی	۱	۵	۷۳۹	۳۰
۹۸	البینہ مدنی	۱	۸	۷۳۱	۳۰	۱۰۶	قریش مکی	۱	۴	۷۳۵	۳۰	۱۱۴	الناس مکی	۱	۶	۷۴۰	۳۰

سجداتِ تلاوت

نمبر شمار	پارہ	سورت	موجبِ سجدہ	مقامِ سجدہ	نمبر صفحہ	نمبر شمار	پارہ	سورت	موجبِ سجدہ	مقامِ سجدہ	نمبر صفحہ
۱	۹	الاعراف	یسجدون	یسجدونَ	۲۱۵	۹	۱۹	النمل	الّا یسجدوا	رب العرش العظیم	۴۵۷
۲	۱۳	الرعد	وللّٰہ یسجد	والاٰصال	۳۰۳	۱۰	۲۱	السجدہ	خرواسجدا	لایستکبرون	۵۰۲
۳	۱۴	النحل	وللّٰہ یسجد	مایؤمرون	۳۲۹	۱۱	۲۳	صٓ	وخرراکعا	واناب	۵۴۹
۴	۱۵	بنی اسرآئیل	یخرون للاذقان سجدا	خشوعًا	۳۵۴	۱۲	۲۴	حٰمٓ سجدہ	واسجدُوْا للّٰہ	لا یسمون	۵۸۱
۵	۱۶	مریم	خرّوا سجدا	وبکیًّا	۳۷۴	۱۳	۲۷	النجم	فاسجدوا	واعبدوا	۶۴۰
۶	۱۷	الحج	یسجد لہ	مایشآء	۴۰۴	۱۴	۳۰	الانشقاق	لایسجدون	لایسجدون	۷۲۰
۷	۱۷	الحج (عند الشافعی)	واسجدوا	تفلحون	۴۱۲	۱۵	۳۰	العلق	واسجد	واقترب	۷۳۰
۸	۱۹	الفرقان	اسجدوا	نفورًا	۴۴۰						

منازلِ قرآن شریف

نمبر شمار	سورت	نمبر شمار سورۃ	صفحہ	پارہ	نمبر پارہ	نمبر شمار	سورت	نمبر شمار سورۃ	صفحہ	پارہ	نمبر پارہ
۱	الفاتحہ	۱	۳	....		۵	الشعرآء	۲۶	۴۴۲	وقال الذین	۱۹
۲	المائدہ	۵	۱۳۰	لایحب اللّٰہ	۶	۶	والصّٰفّٰت	۳۷	۵۳۸	ومالی	۲۳
۳	یونس	۱۰	۲۵۱	یعتذرون	۱۱	۷	قٓ	۵۰	۶۲۸	حٰمٓ	۲۶
۴	بنی اسرائیل	۱۷	۳۴۱	سُبْحٰنَ الّذی	۱۵						

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست مع حوالہ نمبر صفحات و نمبر پارے

نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	صفحہ نمبر	نمبر پارہ
۱	الفاتحہ مکی	۱	۷	۳	
۲	البقرہ مدنی	۴۰	۲۸۶	۴	۱-۲-۳
۳	آل عمران مدنی	۲۰	۲۰۰	۶۲	۳-۴
۴	النساء مدنی	۲۴	۱۷۷	۹۵	۴-۵-۶
۵	المائدہ مدنی	۱۶	۱۲۰	۱۳۰	۶-۷
۶	الانعام مکی	۲۰	۱۶۶	۱۵۶	۷-۸
۷	الاعراف مکی	۲۴	۲۰۶	۱۸۳	۸-۹
۸	الانفال مدنی	۱۰	۷۵	۲۱۵	۹-۱۰
۹	التوبۃ مدنی	۱۶	۱۲۹	۲۲۷	۱۰-۱۱
۱۰	یونس مکی	۱۱	۱۰۹	۲۵۱	۱۱
۱۱	ہود مکی	۱۰	۱۲۳	۲۶۸	۱۱-۱۲
۱۲	یوسف مکی	۱۲	۱۱۱	۲۸۵	۱۲-۱۳
۱۳	الرعد مدنی	۶	۴۳	۳۰۱	۱۳
۱۴	ابراہیم مکی	۷	۵۲	۳۰۹	۱۳
۱۵	الحجر مکی	۶	۹۹	۳۱۶	۱۳-۱۴
۱۶	النحل مکی	۱۶	۱۲۸	۳۲۳	۱۴
۱۷	بنی اسرائیل مکی	۱۲	۱۱۱	۳۴۱	۱۵
۱۸	الکہف مکی	۱۲	۱۱۰	۳۵۵	۱۵-۱۶
۱۹	مریم مکی	۶	۹۸	۳۶۹	۱۶
۲۰	طٰہٰ مکی	۸	۱۳۵	۳۷۷	۱۶
۲۱	الانبیاء مکی	۷	۱۱۲	۳۸۹	۱۷
۲۲	الحج مدنی	۱۰	۷۸	۴۰۱	۱۷
۲۳	المؤمنون مکی	۶	۱۱۸	۴۱۳	۱۸
۲۴	النور مدنی	۹	۶۴	۴۲۲	۱۸
۲۵	الفرقان مکی	۶	۷۷	۴۳۴	۱۸-۱۹
۲۶	الشعراء مکی	۱۱	۲۲۷	۴۴۲	۱۹
۲۷	النمل مکی	۷	۹۳	۴۵۴	۱۹-۲۰
۲۸	القصص مکی	۹	۸۸	۴۶۵	۲۰
۲۹	العنکبوت مکی	۷	۶۹	۴۷۸	۲۰-۲۱
۳۰	الروم مکی	۶	۶۰	۴۸۸	۲۱

نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	صفحہ نمبر	نمبر پارہ
۳۱	لقمان مکی	۴	۳۴	۴۹۶	۲۱
۳۲	السجدہ مکی	۳	۳۰	۵۰۰	۲۱
۳۳	الاحزاب مدنی	۹	۷۳	۵۰۴	۲۱-۲۲
۳۴	سبا مکی	۶	۵۴	۵۱۶	۲۲
۳۵	فاطر مکی	۵	۴۵	۵۲۴	۲۲
۳۶	یٰس مکی	۵	۸۳	۵۳۱	۲۲-۲۳
۳۷	الصّٰفّٰت مکی	۵	۱۸۲	۵۳۸	۲۳
۳۸	صٓ مکی	۵	۸۸	۵۴۷	۲۳
۳۹	الزمر مکی	۸	۷۵	۵۵۴	۲۳-۲۴
۴۰	المؤمن مکی	۹	۸۵	۵۶۵	۲۴
۴۱	حم السجدہ مکی	۶	۵۴	۵۷۶	۲۴-۲۵
۴۲	الشوریٰ مکی	۵	۵۳	۵۸۴	۲۵
۴۳	الزخرف مکی	۷	۸۹	۵۹۲	۲۵
۴۴	الدخان مکی	۳	۵۹	۵۹۹	۲۵
۴۵	الجاثیہ مکی	۴	۳۷	۶۰۲	۲۵
۴۶	الاحقاف مکی	۴	۳۵	۶۰۷	۲۶
۴۷	محمد مدنی	۴	۳۸	۶۱۲	۲۶
۴۸	الفتح مدنی	۴	۲۹	۶۱۷	۲۶
۴۹	الحجرات مدنی	۲	۱۸	۶۲۴	۲۶
۵۰	قٓ مکی	۳	۴۵	۶۲۸	۲۶
۵۱	الذاریات مکی	۳	۶۰	۶۳۱	۲۶-۲۷
۵۲	الطور مکی	۲	۴۹	۶۳۴	۲۷
۵۳	النجم مکی	۳	۶۲	۶۳۷	۲۷
۵۴	القمر مکی	۳	۵۵	۶۴۰	۲۷
۵۵	الرحمٰن مکی	۳	۷۸	۶۴۴	۲۷
۵۶	الواقعہ مکی	۳	۹۶	۶۴۷	۲۷
۵۷	الحدید مدنی	۴	۲۹	۶۵۱	۲۷
۵۸	المجادلہ مدنی	۳	۲۲	۶۵۷	۲۸
۵۹	الحشر مدنی	۳	۲۴	۶۶۱	۲۸
۶۰	الممتحنہ مدنی	۲	۱۳	۶۶۶	۲۸

نمبر شمار	نام سورت	تعداد رکوعات	تعداد آیات	صفحہ نمبر	نمبر پارہ
۶۱	الصف مدنی	۲	۱۴	۶۶۹	۲۸
۶۲	الجمعہ مدنی	۲	۱۱	۶۷۱	۲۸
۶۳	المنٰفقون مدنی	۲	۱۱	۶۷۳	۲۸
۶۴	التغابن مدنی	۲	۱۸	۶۷۵	۲۸
۶۵	الطلاق مدنی	۲	۱۲	۶۷۷	۲۸
۶۶	التحریم مدنی	۲	۱۲	۶۸۰	۲۸
۶۷	الملک مکی	۲	۳۰	۶۸۳	۲۹
۶۸	القلم مکی	۲	۵۲	۶۸۶	۲۹
۶۹	الحاقۃ مکی	۲	۵۲	۶۸۹	۲۹
۷۰	المعارج مکی	۲	۴۴	۶۹۲	۲۹
۷۱	نوح مکی	۲	۲۸	۶۹۴	۲۹
۷۲	الجن مکی	۲	۲۸	۶۹۸	۲۹
۷۳	المزمل مکی	۲	۲۰	۷۰۰	۲۹
۷۴	المدثر مکی	۲	۵۶	۷۰۲	۲۹
۷۵	القیٰمۃ مکی	۲	۴۰	۷۰۵	۲۹
۷۶	الدہر مدنی	۲	۳۱	۷۰۶	۲۹
۷۷	المرسلٰت مکی	۲	۵۰	۷۰۹	۲۹
۷۸	النبا مکی	۲	۴۰	۷۱۱	۳۰
۷۹	النّٰزعٰت مکی	۲	۴۶	۷۱۳	۳۰
۸۰	عبس مکی	۱	۴۲	۷۱۴	۳۰
۸۱	التکویر مکی	۱	۲۹	۷۱۶	۳۰
۸۲	الانفطار مکی	۱	۱۹	۷۱۷	۳۰
۸۳	المطففین مکی	۱	۳۶	۷۱۸	۳۰
۸۴	الانشقاق مکی	۱	۲۵	۷۲۰	۳۰
۸۵	البروج مکی	۱	۲۲	۷۲۱	۳۰
۸۶	الطارق مکی	۱	۱۷	۷۲۲	۳۰
۸۷	الاعلیٰ مکی	۱	۱۹	۷۲۳	۳۰
۸۸	الغاشیہ مکی	۱	۲۶	۷۲۳	۳۰
۸۹	الفجر مکی	۱	۳۰	۷۲۴	۳۰
۹۰	البلد مکی	۱	۲۰	۷۲۶	۳۰

رَاضِيَةٌ ○ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ لَّا تَسْمَعُ وَلَا يُسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا يُبَصَّرُونَهُمْ ۔ اِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهُ

(۱) رَاضِيَتُنْ فِىْ (۲) رَاضِيَةْ ٥ فِىْ (۱) عَالِيَتِلَّا تَسْمَعُ (۲) عَالِيَهْ ٥ لَا تَسْمَعُ (۱) حَمِيمَنْ يُّبَصَّ (۲) حَمِيمَاهْ (۱) قَلِيلَنِ نِّصْفَهُ (۲) قَلِيلَا ٥ نِصْفَهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ

وصل کی صورت میں (۱) عٰلَمِيْنَرْرَحْ (۲) عٰلَمِيْنْ ٥ اَرْرَحْ وقف کی صورت میں (۱) خُنَّسِلْجَوَا (۲) خُنَّسْ ٥ اَلْجَوَار

هٰرُوْنَ اَخِي ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ∴ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ ∴ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ

(۱) اَخِشْدُدْ (۲) اَخِىْ ٥ اُشْدُدْ (۱) مُطْمَئِنَّتُرْجِعِىْ (۲) مُطْمَئِنَّهْ ٥ اِرْجِعِىْ

ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ○ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ ∴ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ○ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ

(۱) مُبِيْنِ نَقْتُلُوْا (۲) مُبِيْنْ ٥ اُقْتُلُوْا (۱) نُفُوْرَ نِسْتِكْبَارًا (۲) نُفُوْرَا ٥ اِسْتِكْبَارًا

نوٹ :- یہاں جو مدیں لگائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حرف کو ذرا سا کھینچکر پڑھا جائے۔

مندرجہ ذیل مقامات میں ایک چھوٹی سی سین صاد پر لکھی ہوتی ہے، اِن جگہوں پر چاہے صاد کی آواز سے پڑھیں چاہے سین کی آواز سے، دونوں طرح درست ہے۔

يَبْصُۜطُ	بَصْۜطَةً	هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ	بِمُصَۜيْطِرٍ
سورۂ بقرہ ۲ ع ۳۲	سورۂ اعراف ۸ ع ۹	سورۂ طور ۲۷ ع ۲ میں	سورۂ غاشیہ ۳۰

قرآن مجید کے پاروں کی فہرست

حروف مقطعات

جس حرف پر مد ہے اس حرف کا نام لیا جائے اور نام کو لمبا کر کے پڑھا جائے۔ جس حرف پر کھڑا زبر ہے اس کو کھڑے زبر والے کی طرح پڑھیں۔ الف خالی ہو تو بھی اس کا نام لیا جائے۔ تشدید والے حروف کے ساتھ اس کے پہلے حروف کو لمبا کر کے ملا دیں۔ مثلاً طٰسٓمّٓ کا تلفظ طاسین میم نہیں ہے طاسیم میم ہے۔ باریک قلم سے ہر ایک لفظ کا تلفظ اس کے نیچے درج کیا گیا ہے۔ حروف مقطعات مندرجہ ذیل ہیں۔

نٓ　قٓ　صٓ　حٰمٓ　یٰسٓ　طٰسٓ　طٰهٰ　عٓسٓقٓ

نُوْنْ　قَاْفْ　صَاْدْ　حَامِیْمْ　یَاسِیْنْ　طَاسِیْنْ　طَاهَا　عَیْنْ سِیْنْ قَاْفْ

كٓهٰیٰعٓصٓ　الٓرٰ　الٓمٓ　طٰسٓمّٓ　الٓمّٓرٰ　الٓمّٓصٓ

كَاْفْ هَا یَا عَیْنْ صَاْدْ　اَلِفْ لَاْمْ رَا　اَلِفْ لَاْمْ مِیْمْ　طَاسِیْمْ مِیْمْ　اَلِفْ لَاْمْ مِیْمْ رَا　اَلِفْ لَاْمْ مِیْمْ صَاْدْ

نونِ قطنی

اس مختصر نون سے پہلے جو الف ہو وہ پڑھا نہیں جاتا۔ اس لئے اس کے پہلے زبر والے حرف کو دراز نہ کریں، تلفظ درج ہے۔

خَیْرًا ٱلْوَصِیَّةُ　نُوْحُ ٱبْنَهٗ　شَیْئًا ٱتَّخَذَ

خَیْرَ نِلْوَصِیَّةُ　نُوْحُ نِبْنَهٗ　شَیْءَ نِتَّخَذَ

چھوٹی میم

اگر ب کے پہلے جزم والا نون یا تنوین ہو تو نون کی آواز کے بجائے میم کی آواز نکالو، ایسے موقع پر ایک چھوٹی سی میم نون کے اوپر ہوتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ب کے پہلے جو متحرک نون ہو اس کی آواز برقرار رہے گی، مثلاً هَلْ اُنَبِّئُكُمْ پارہ ٦ رکوع ٨۔

یَنْۢبُوْعًا　نَفْسٍۢ بِمَا　خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا　رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ

یَمْبُوْعْ　نَفْسِمْ بِمَا　خَبِیْرَمْ بَصِیْرًا　رَجْعُمْ بَعِیْدٌ

جس حرف کے بعد مندرجہ ذیل آیتوں میں سے کوئی آیت آجائے اور وہ حرف حرکت والا ہو تو اس کے زبر، زیر یا پیش کو اس کے ساتھ اس کے پہلے حرف کو ملا کر ساکن کر دیں۔ اگر متحرک نہیں اس پر جزم ہے تو وہی صورت رہے گی۔ گول (ۃ) ۔ ہ سے بدل جائے گی۔ لمبی (ت) (ۃ) سے نہیں بدلے گی۔ دو زبر کے بعد جو خالی الف ہے وہ پڑھا جائے گا۔ اور صرف ایک زبر پڑھا جائے گا۔ اگر الف کے پہلے ایک زبر ہے تو وہی صورت رہے گی۔ دو زبر کے بعد خالی یے الف سے بدل جائے گی۔ باریک قلم سے ہر ایک کی مثال کے نیچے اس کا تلفظ درج کیا گیا ہے۔

رُسُلِ ○ وَالِدٰتِكَ ○ غَیْرِهٖ ○ لَهَبٍ ○ دَلْوَهٗ ط حَافِظٌ ○ هُوَ ط فَنَسِیَ ○ صٰدِقِیْنَ ○ عَظِیْمٌ ○

رُسُلْ　وَالِدٰتِكْ　غَیْرِهْ　لَهَبْ　دَلْوَهْ　حَافِظْ　هُوْ　فَنَسِیْ　صٰدِقِیْنْ　عَظِیْمْ

فِیْهِ ط شَیْءٍ ط یُنْفِقُوْنَ ○ تَعْلَمُوْنَ ○ شَكُوْرٍ ○ اُمُوْرُ ○ اَلْبَابِ ○ ضَلٰلٍ ○ زَوْجَیْنِ ○ شُهَدَآءُ ط

فِیْهْ　شَیْءْ　یُنْفِقُوْنْ　تَعْلَمُوْنْ　شَكُوْرْ　اُمُوْرْ　اَلْبَابْ　ضَلَالْ　زَوْجَیْنْ　شُهَدَآءْ

عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط رَقِیْبًا ○ ضُحًى ○ مُصَلًّى ○ اَبٰى ○ قُوَّةً ط ثَمٰنِیَةٌ ○ كُوِّرَتْ ○ تَنْهَرْ ○

عِبَادِهِ الْعُلَمَاءْ　رَقِیْبَا　ضُحَا　مُصَلَّا　اَبْ　قُوَّهْ　ثَمٰنِیَهْ　كُوِّرَتْ　تَنْهَرْ

نُحَدِّثُ ○ ذِكْرٰى ○ زَكَرِیَّا ○ قَوَارِیْرَا ○ تَهْتَدُوْا ط بَرْقٌ ج مُلْكُ م لَهْوٌ ط شَاْنٍ ○ اِیَّایَ ط

نُحَدِّثْ　ذِكْرٰى　زَكَرِیَّا　قَوَارِیْرَا　تَهْتَدُوْا　بَرْقْ　مُلْكْ　لَهْوْ　شَانْ　اِیَّایْ

مَثْوٰىۙ ط قِسْطِ ○ فِیْهِنَّ ط اَهَانَنِ ○ جَآنٌّ ○ نِسَآءً ج نِدَآءً ط جُزْءًا ط نُقْبَةٌ ○

مَثْوَیْ　قِسْطْ　فِیْهِنْ　اَهَانَنْ　جَآنْ　نِسَآءَا　نِدَآءَا　جُزْءَا　نُقْبَهْ

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ وَّالْمُحْصَنٰتُ . كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ . وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْیِهَا

وصل کی صورت میں	وقف کی صورت میں	وصل کے ساتھ	وقف کے ساتھ	وصل کے ساتھ	وقف کے ساتھ
(١) رَحِیْمَوْ لْمُحْ	(٢) رَحِیْمَا ۘ وَلْمُحْ	(١) عَنِیْدِ مَنَّا	(٢) عَنِیْدْ ۘ مَنَّا	(١) نَاعِمَتُلِّسَعْیِهَا	(٢) نَاعِمَهْ ۘ لِسَعْیِهَا

رسم الخط

قرآن شریف کی تحریر سے بیخبری کی بنا پر اکثر لوگ قرآن شریف غلط پڑھ لیتے ہیں چند ضروری مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ قرآن شریف کے چند الفاظ میں واؤ لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے زکوٰۃ، حیوٰۃ کو زکات وحیات پڑھنا لازم ہے یعنی واؤ کو نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور بعض جگہ ی لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی بلکہ اس کے بدلے الف پڑھا جاتا ہے۔ موسیٰ عیسیٰ وغیرہ کو موسا وعیسا پڑھنا چاہیئے اس کو الف مقصورہ کہتے ہیں اور بعض جگہ الف مقصورہ کی علامت بجز کھڑے زبر کے کچھ نہیں ہوتی تو اس کھڑے زبر کو بھی ایک الف کے برابر پڑھنا چاہیئے جیسے رحمٰن۔ اسحٰق کو رحمان اسحاق کے برابر پڑھنا ضروری ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ عربی زبان میں یائے مجہول نہیں ہوتی مگر قرآن شریف میں ایک جگہ ہے جیسے بسم اللہ مجریٰھا کو مجرے ہا پڑھنا چاہیئے اور یاد رہے کہ قرآن کریم میں اکثر جگہ الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے کہ الف جو علامت جمع کے لئے ہو جیسے قالوا میں آخری الف پڑھا نہیں جاتا اور انا کو اَن پڑھا جائے گا مگر جب کہیں قرآن میں ءَنَا لکھا ہوا ہو وہاں آخری الف ضرور پڑھا جائیگا جیسے جآءَنَا نَذِیْرٌ۔

قرآن شریف کے وہ اٹھارہ مقامات جن میں الف کا نہ پڑھنا ضروری ہے مندرجہ ذیل نقشہ میں ترتیب وار دیئے گئے ہیں

نمبر	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں				نمبر	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں				نمبر	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں			
۱	آغاز سورۂ آل عمران			الٓمّٓ اللّٰهُ	۷	ومامن دآبۃ	ع	⑧	ثَمُوْدَا۟	۱۳	حجرات	ع	①	بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
۲	لن تنالوا	ع	①	اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ	۸	وما ابرئ	ع	④	تَتْلُوَا۟	۱۴	ومالی	ع	۴۷	لَا۟اِلَى الْجَحِيْمِ
۳	ایضاً	ع	③	لَا۟اِلَى اللّٰهِ	۹	سبحان الذی	ع	②	لَنْ نَّدْعُوَا۟	۱۵	سورۂ محمد	ع	③	نَبْلُوَا۟
۴	لایحب اللہ	ع	③	تَبُوْٓءَا۟	۱۰	ایضاً	ع	①	لِشَا۟یْءٍ	۱۶	سورۂ نجم	ع	⑲	ثَمُوْدَا۟
۵	قال الملاء	ع	④	مَلَا۟ئِهٖ	۱۱	ایضاً	ع	⑦	لٰكِنَّا۟	۱۷	سورۂ دہر	ع	④	سَلٰسِلَا۟
۶	واعلموا	ع	⑤	لَا۟اَوْضَعُوْا	۱۲	وقال الذین	ع	⑦	لَا۟اَذْبَحَنَّهٗ	۱۸	ایضاً	ع	⑮	قَوَارِيْرَا۟ ـ قَوَارِيْرَا۟

ضروری ہدایت

تلاوتِ قرآن مجید کے وقت رموز وعلامت حرکات وسکنات پر احتیاط سے عمل کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں کچھ مقامات ایسے ہیں کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمۂ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے زیر زبر اور پیش میں ردوبدل کر دینے سے معنی کچھ سے کچھ ہوجاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بلکہ کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے، مگر لاعلمی میں معاف ہے۔

ذیل میں وہ تمام مقامات درج کر دیئے جاتے ہیں

نمبر	مقام		صحیح	غلط	نمبر	مقام		صحیح	غلط
۱	سورۂ فاتحہ		اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ	۹	سورۂ بنی اسرائیل	ع	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	مُعَذَّبِيْنَ
۲	ایضاً		اِيَّاكَ نَعْبُدُ	اِيَاكَ (بلا تشدید)	۱۰	,, طٰہٰ	ع	وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ
۳	,, بقرہ	ع ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	۱۱	,, انبیاء	ع	اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	اِنِّىْ كُنْتَ
۴	ایضاً	ع ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدَ جَالُوْتُ	۱۲	,, شعراء	ع	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ	الْمُنْذَرِيْنَ
۵	,, آیۃ الکرسی	ع ۳۴	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ لَا (بالمد)	۱۳	,, فاطر	ع	يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءَ
۶	,,	ع ۳۶	وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ	يُضَاعَفُ	۱۴	,, صافات	ع	فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ
۷	,, نساء	ع ۲۳	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	مُبَشَّرِيْنَ وَمُنْذَرِيْنَ	۱۵	,, فتح	ع	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ	اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ
۸	,, توبہ	ع ۱	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ	وَرَسُوْلِهٖ	۱۶	,, حشر	ع	الْمُصَوِّرُ	الْمُصَوَّرُ

کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے، ب م د ہونٹوں کے بیچ میں سے۔ ا فضائے دہن ہے یعنی الف تو فقط ایک ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے۔ س ص ذ زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے۔

تجوید یعنی قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کا بیان

قاعدہ: ❶ یہ حروف ہمیشہ پُر (پوری مقدار میں) ہوتے ہیں خ۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ قاعدہ: ❷ ن۔ م۔ پر جب تشدید ہو تو غنہ سے ادا ہوں گے یعنی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالنا ہوگا۔ قاعدہ:۔ جن حروف پر زبر یا زیر یا پیش ہو اور اس کے آگے الف یا ی یا واؤ نہ ہو اس کو بڑھانا نہ ہوگا۔ یعنی اس طرح پڑھنا غلط ہے جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَـٰمْدُوْ مٰلِكِ کو مٰلِکِی یا اِیَّاكَ کو اِیَّاکا قاعدہ ❸ پیش کو واؤ کی طرف زیر کو ی کی طرف قدرے مائل کر کے پڑھنا ہوگا قاعدہ ❹ جہاں نون پر جزم ہو اور اس نون کے بعد ان حرفوں میں کوئی حرف ہو تو اس نون پر غنہ ہوگا۔ وہ حرف یہ ہیں: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك جیسے اَنْتُمْ مِنْ ثَمَرَةٍ وغیرہ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجاوے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرنا ہوگا جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ وغیرہ قاعدہ ❺ جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد ر یا ل ہو تو اس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بلکہ ر یا ل مل جاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ قاعدہ ❻ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ر یا ل ہو تب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی جیسے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قاعدہ ❼ اگر نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف ب ہو تو اس نون کو میم کی طرح اور مع غنہ کے پڑھنا ہوگا جیسے اَنْۢبِئْهُمْ کو اَمْبِئْهُمْ اور اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد ب ہو تو وہاں بھی میم کو نون کی طرح پڑھیں گے جیسے اَلِيْمٌۢ بِمَا کو اَلِيْمُمْ بِمَا بعضے قرآنوں میں ایسے موقع پر ننھی سی میم لکھ دیتے ہیں قاعدہ ❽ جہاں میم پر جزم ہو اور اس کے بعد ب ہو تو اس میم پر غنہ کرنا ہوگا جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ قاعدہ ❾ جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اسکے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھنا ہوگا اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملانا ہوگا جیسے خَيْرًا الْوَصِيَّةُ کو خَيْرَ نِ الْوَصِيَّةُ اور فَخُوْرٌ الَّذِيْنَ کو فَخُوْرُ نِ الَّذِيْنَ اور جیسے نُوْحٌ ابْنَهٗ کو نُوْحُ نِ ابْنَهٗ قاعدہ ❿ ر پر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیئے جیسے رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، اَمْرُهُمْ اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھنا ہوگا جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ اور اگر ر پر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہے تو ر کو پُر پڑھنا چاہیئے اَنْذَرْتَهُمْ، مُرْسَلٌ اور اگر اس سے پہلے پر زیر ہو تو اس کو باریک جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ قاعدہ ⓫ جہاں گول ت لکھی ہو چاہے الگ اس طرح ة چاہے ملی ہوئی اس طرح ـة اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس ت کو ہ کی طرح پڑھیں جیسے قَسْوَةً کو قَسْوَہْ قاعدہ ⓬ جس حرف پر صرف دو زبر ہوں اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس کے حرف کے آگے الف پڑھنا ہوگا جیسے نِدَآءً کو نِدَآءَا قاعدہ ⓭ مد کی تین قسمیں ہیں یعنی جس حرف پہ ایسا (ٓ) مد ہو اور اس کے آگے الف اور الف کے آگے تشدید ہو تو اس کو سات الف کے برابر پڑھنا ہوگا جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور جس کے آگے الف اور ہمزہ ہوں تو اس کو چار الف کے برابر پڑھنا ہوگا جیسے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ اور جو ایسا نہ ہو یا باریک مد ہو تو اس کو تین (الف) یا تین (ی) کے برابر پڑھنا ہوگا جیسے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ وَجِآئَ اور ہر وہ زیر اور زبر والا حرف جس کے آگے واؤ یا ی ہو اور ان کے آگے متحرک الف ہو یا صرف متحرک الف ہو مگر مد والا حرف اس کے متصل ہو تو اس پر باریک مد کا ہونا لازمی امر ہے جس کی مثالیں قرآن شریف میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں جیسے قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ وغیرہ قاعدہ ⓮ جس حرف پر جزم ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اس جگہ پہلا حرف پڑھا نہ جائے گا جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ

فائدہ:۔ پارۂ واعلموا میں جو سورۂ توبہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہے اس پر بسم اللہ نہیں لکھی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتا چلا آتا ہے تو اس پر پہونچ کر بسم اللہ نہ پڑھے، ویسے ہی شروع کر دے اور اگر کسی نے اسی جگہ سے شروع کیا ہے یا کچھ سورۃ پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیئے

قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ بہت عجلت سے پڑھنا بالاتفاق مکروہ ہے۔

جو شخص قرآن مجید کے معنی سمجھ سکتا ہو اس کو قرآن مجید پڑھتے وقت اس کے معانی پر غور کرنا اور ہر مضمون کے موافق اپنے میں اس کا اثر ظاہر کرنا مسنون ہے۔ مثلاً جب کوئی ایسی آیت پڑھے جس میں اللہ پاک کی رحمت کا ذکر ہو تو طلب رحمت کرے اور عذاب کا ذکر ہو تو پناہ مانگے۔ کوئی جواب طلب مضمون ہو تو اس کا جواب دے۔ مثلاً حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ والتین کے اخیر میں جب پہونچتے تو بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ پڑھ لیتے (ترمذی) یا سورۂ قیامت کے اخیر میں جب پہونچتے تو فرماتے کہ بَلٰی (ترمذی) سورۂ فاتحہ کو جب ختم کرتے تو آمین کہتے۔ لیکن یہ جواب دینا یا دُعا مانگنا اس وقت مسنون ہے کہ قرآن مجید فرض نماز میں یا تراویح میں نہ پڑھا جاتا ہو۔ اگر فرض یا تراویح میں پڑھا جاتا ہو پھر جواب نہ دینا چاہیئے۔ (ردالمحتار)

قرآن مجید پڑھنے کی حالت میں رونا مستحب ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو اپنی سنگدلی پر رنج و افسوس کرے۔

سورۂ والضحٰی کے بعد سے اخیر تک ہر سورت کے ختم ہونے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مستحب ہے۔ قرآن مجید ختم ہونے کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر ختم کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔ (اتقان)

شبِ قدر کا بیان

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شبِ قدر رمضان شریف کی آخری طاق راتوں اکیسویں سے ستائیسویں تک ہے (الغیبُ عند اللہ) لیکن ہم ۲۷ر رمضان کی شب شبِ قدر تصور کرتے ہیں۔ یہ بہت برکت والی رات ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس مبارک اور برکت والی رات میں خوب حضورِ دل سے تلاوتِ قرآن مجید کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگیں بخاری ومسلم شریف میں ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قابلِ رشک وہ آدمی ہے کہ جو رات اور دن کے اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید کرتا ہے شبِ معراج اور شبِ برات میں بھی تلاوتِ قرآن مجید اور عبادت کرنا افضل ہے، اس سے دلی مرادیں برآتی ہیں اور دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

قرآن مجید کو کتنی مدّت میں ختم کیا جائے

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا وہ کچھ نہ سمجھ سکا۔ امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ جس نے ہر سال میں دو بار قرآن مجید ختم کیا اس نے حق ادا کیا اس لئے کہ حضرتؐ نے سالِ وفات میں دو ہی بار ختم کیا تھا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس عبادت میں کچھ بہتری نہیں جس میں سمجھ نہیں اور نہ اس قرأۃ میں جس میں فکر نہ ہو۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے آپ کو قرآن مجید کے ختموں کی گنتی پر فریفتہ نہ کرو، بلکہ ایک آیت کا سوچ کر پڑھنا ساری رات میں دو قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے تو آپؐ یہ آیت بڑی دیر تک پڑھتے رہے (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے پانچ دن سے کم مدّت میں پورا قرآن مجید ختم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ (حدیث صحیح غریب) (بخاری)

علمِ قرأت یعنی مخارجِ حروف کا بیان

ء،ھ ابتدائے حلق سے۔ ع،ح وسط حلق سے۔ غ،خ انتہائے حلق سے، ق ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے، ك ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے تھوڑا سا قاف کے مخرج سے ہٹ کر ج، ش، ی زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے۔ ض زبان کے کنارے اور دانتوں کی گرہ کے پاس سے یعنی سارے کنارے زبان کے لگانے سے بائیں طرف کے اوپر ڈاڑھوں کی جڑ سے یا سیدھی طرف سے مگر بائیں طرف سے آسان ہے۔ ل زبان کی نوک کے پاس اور اوپر کے تالو سے۔ ن زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے۔ ر زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے بعد نون کے مخرج کے۔ ط، د، ت، زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے۔ ظ، ذ، ث زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے۔ ف نیچے کے ہونٹ

وضو کی حالت میں بھی، بے وضو بھی، ہاں جنابت کی حالت میں البتہ تلاوت نہ کرتے تھے۔

قرآن مجید کی تلاوت میں ایک خاص وقت مقرر کر لینا بھی درست ہے۔ اکثر صحابہؓ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ وقت مقرر کر لینے میں ناغہ بھی نہیں ہوتا۔

صحیح یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور پڑھانے کے لئے کسی استاد سے اجازت لینا یا اس کو سنانا شرط نہیں۔ ہاں اس قدر ضروری ہے کہ قرآن مجید صحیح پڑھتا ہو۔ اگر اتنی لیاقت اپنے میں نہ دیکھے تو اس کو ضروری ہے کہ کسی استاد کو سنا دے یا اس سے پڑھ لے۔ (اتقان)

یہ بھی شرط نہیں ہے کہ قرآن مجید کے معنی سمجھ لیتا ہو۔ البتہ اگر قرآن مجید میں اعراب نہ ہوں تب بھی اس کے صحیح اعراب پڑھ لینے پر قادر ہو۔

صحیح یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی نعمت صرف انسان کو دی گئی ہے۔ شیاطین وغیرہ اس کی تلاوت پر قادر نہیں، بلکہ فرشتوں کو بھی یہ نعمت نصیب نہیں ہوئی۔ وہ بھی اس آرزو میں رہتے ہیں کہ کوئی انسان تلاوت کرے اور وہ سنیں۔ ہاں مومنین جن کو البتہ یہ نعمت نصیب ہے اور وہ تلاوتِ قرآن پر قادر ہیں۔ (نفط المرجان۔ اتقان)

شاید اس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مستثنیٰ ہوں اس لئے کہ اُن کی نسبت حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ہر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں تصریح کر دی ہے کہ کبھی وہ پڑھتے تھے اور حضرتؐ سنتے تھے اور کبھی آپؐ پڑھتے تھے اور وہ سنتے تھے۔ واللہ اعلم۔

مسنون ہے کہ پڑھنے والا شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لے اور اگر پڑھنے کے درمیان میں کوئی دنیاوی کلام کرے تو اس کے بعد پھر اس کا اعادہ چاہیے۔

قرآن مجید کی تلاوت مصحف میں دیکھ کر زیادہ ثواب رکھتی ہے بہ نسبت زبانی پڑھنے کے اس لیے کہ وہاں دو عبادتیں ہوتی ہیں: ایک تلاوت دوسرے مصحف شریف کی زیارت۔

قرآن مجید پڑھنے کی حالت میں کوئی کلام کرنا یا اور کسی ایسے کام میں مصروف ہونا جو دل کو دوسری طرف متوجہ کر دے، مکروہ ہے۔ قرآن مجید پڑھتے وقت اپنے کو ہمہ تن اسی طرف متوجہ کر دے نہ یہ کہ زبان سے الفاظ جاری ہوں اور دل میں ادھر اُدھر کے خیالات۔

قرآن مجید کی ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ کہہ لینا مستحب ہے مگر سورۂ برائت کے شروع پر بسم اللہ نہ پڑھنا چاہیے۔

بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کو اُسی ترتیب سے پڑھے جس ترتیب سے مصحف شریف میں لکھی ہیں۔ ہاں بچوں کے لیے آسانی کی غرض سے سورتوں کا خلاف ترتیب پڑھانا، جیسا کہ آج کل پارۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ میں دستور ہے بلا کراہت جائز ہے۔ (ردالمحتار)

اور آیتوں کا خلاف ترتیب پڑھنا بالاتفاق ممنوع ہے۔ (اتقان)

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی آیتوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھنے کو علماء نے مکروہ لکھا ہے اس وجہ سے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آپؐ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ (اتقان وغیرہ)

مگر میرے خیال میں یہ کراہت اس وقت ہوگی جب ان آیتوں کی تلاوت ثواب کی غرض سے ہو۔ اس لئے کہ جھاڑ پھونک کے واسطے مختلف آیتوں کا ایک ساتھ پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے بصحت منقول ہے اور ہر ایک آیت کے خواص جداگانہ ہیں لہٰذا جو خاص اثر ہمیں مطلوب ہے وہ جن جن آیتوں میں ہوگا ہم کو ان کا پڑھنا ضروری ہے۔

قرآن مجید نہایت خوش آوازی سے پڑھنا چاہیے جس سے جس قدر ہو سکے۔ صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے دارمی، مگر جس کی آواز ہی نہ اچھی ہو وہ مجبور ہے اور قواعدِ قرأت کی پابندی سے قرآن مجید پڑھنا چاہیے۔ راگ سے پڑھنا اور گانا قرآن مجید کا بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے،

مناظرہ بھی کیا۔ کبھی صحت اسی مکتوب کی ظاہر ہوتی تھی کبھی اس کے خلاف، پس فوراً اس کو صحیح کر دیتے تھے۔ پھر جب یہ سب مدارج طے ہو چکے تو حضرت فاروق رضؓ نے اس کے پڑھنے پڑھانے کا سخت اہتمام کیا حفاظ صحابہؓ کو دور دراز ملکوں میں قرآن و فقہ کی تعلیم کے لئے بھیجا جس کا سلسلہ ہم تک پہنچا۔

حق یہ ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا احسان اس بارے میں تمام اُمتِ محمّدیہ پر ہے۔ اُنہی کی بدولت آج ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔ اور ہم اس کی تلاوت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس احسان کی مکافات کس سے ہو سکتی ہے؟ اے اللہ اپنے رضوان کی خلعتیں ان کے زیبِ بدن فرما اور تاجِ کرامت و خلعت ان کے مقدس سر پہ رکھ۔ آمین۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس احسان کو اور بھی کامل کر دیا۔ اپنے زمانہ خلافت میں انھوں نے اس مصحف شریف کی سات نقلیں کرا کر ممالکِ بعیدہ میں بھیج دیں۔ اور اختلافِ قرأت کی وجہ سے جو فسادات برپا ہو رہے تھے اور ایک دوسرے کی قرأت کو خلافِ حق اور باطل سمجھا جاتا تھا ان سب جھگڑوں سے دینِ اسلام کو پاک کر دیا۔ صرف ایک قرأت پر سب کو متفق کر دیا۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ جیسی مضبوط کتاب اہلِ اسلام کے پاس ہے، کوئی مذہب دنیا میں اس کی مثال نہیں لا سکتا۔ انجیل و توریت کی حالت ناگفتہ بہ ہے وہ تحریف و تبدیل ہوئی کہ الاماں قرآن مجید کی نسبت مخالفوں کو بھی اقرار ہے، کہ ہاں یہ وہی کتاب ہے جس کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلامِ خدا ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔ اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی ان کے بعد نہیں ہوئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

قرآن مجید میں آیتوں اور سورتوں کی ترتیب جو اس زمانے میں ہے یہ بھی صحابہؓ نے دی ہے۔ مگر نہ اپنی رائے اور قیاس سے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس ترتیب سے پڑھتے تھے اور جو ترتیب اس عہدِ مبارک میں تھی، اس کے ذرا بھی خلاف نہیں کیا صرف دو سورتوں کی ترتیب البتہ صحابہؓ نے اپنے قیاس سے دی ہے۔ سورۂ براۃ اور انفال تو یہ بھی یقیناً خلافِ لوحِ محفوظ نہ ہوگی۔ جس کا قادر قوی حافظ ہو اُس میں ترتیب بھی خلاف مرضی نہیں ہو سکتی۔

بعض اور صحابہؓ نے بھی مثل ابن مسعودؓ اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کو جمع کیا تھا۔ کسی کی ترتیب نزول کے موافق تھی۔ کسی کی اور کسی طرح۔ جابجا منسوخ التلاوۃ آیتیں بھی ان میں کسی غرض سے مندرج تھیں۔ کہیں کہیں تفسیری الفاظ بھی ان میں لکھے ہوئے تھے۔ ان سب مصاحف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ ورنہ آگے چل کر ان کی وجہ سے سخت اختلاف پڑتا۔ علاوہ اس کے یہ متفقہ قوت جو اس مصحف کے جمع کرنے میں تھی ان مصاحف میں کہاں۔ وہ صرف ایک ہی شخص کی محنت کا نتیجہ تھے اس سبب سے اور بھی خرابیاں اُن میں ہوں گی۔

صحابہؓ کے زمانے میں قرآن مجید میں سورتوں کے نام۔ پاروں کے نشانات وغیرہ کچھ نہ تھے۔ بلکہ حرفوں پر نقطے بھی نہ دیئے گئے تھے بلکہ بعض صحابہؓ اس کو بُرا سمجھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مصحف میں سوا قرآن کے اور کوئی چیز نہ لکھی جائے۔ عبدالملک کے زمانے میں ابوالاسود یا امام حسن بصریؒ نے اس میں نقطے بنلئے۔ اور اس کے بعد پھر خمس اور عشر لکھے گئے اور سورتوں اور پاروں کے نام بھی لکھ دیئے گئے۔ علماء ان سب چیزوں کے جواز پر متفق ہیں اس لئے کہ یہ ایسی چیزیں نہیں ہیں جن کے قرآن ہونے کا شبہ ہو اور منع ان چیزوں کا لکھنا ہے جن کے قرآن ہونے کا شبہ پڑے۔

خلوصِ نیت و آدابِ تلاوتِ قرآن

بخاری و مسلم میں حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل نیت پر موقوف ہے اور ہر شخص کو وہی ملیگا جس کی اُس نے نیت کی ہے۔ تلاوت کے وقت وضو کے بعد مقامِ پاک میں رُوبقبلہ ہو کر یہ خیال کرتا ہوا تلاوت کرے کہ میں تمام مخلوق کے پیدا کرنے والے کا کلام پڑھ رہا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان و اسبابِ رزق ہیں تلاوت کو بسم اللہ سے شروع کرے۔ آیاتِ بشارت پر خوش ہو اور آیاتِ عذاب پر روئے یا کم از کم رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے۔ اگر بے وضو ہو تو غلاف یا کسی اور کپڑے کے ذریعہ قرآن کو ہاتھ لگائے کہ ایسی صورت میں بے اس کے قرآن کو ہاتھ لگانا اچھا نہیں ہے مگر بے وضو قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ بے غسلے یعنی صاحب جنابت شخص یا حیض و نفاس والی عورت کو قرآن کا پڑھنا حرام ہے۔

حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت بیان فرماتی ہیں کہ آپؐ ہر حال میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

متعدد طریقے احادیث سے استخراج کئے ہیں ① فرشتہ وحی لے کر آئے اور ایک آواز مثل گھنٹی کے معلوم ہو۔ یہ کیفیت متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ قسم وحی کی تمام اقسام میں سخت تھی۔ بہت تکلیف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کبھی ایسی وحی آتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اب جان نکل جائے گی۔ ② فرشتہ دل میں کوئی بات ڈال دے ③ فرشتہ آدمی کی صورت میں آکر ہمکلام ہو۔ یہ قسم بہت آسان تھی، اس میں تکلیف نہ ہوتی تھی ④ اللہ تعالیٰ بلا واسطہ بیداری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرمائے جیسا کہ شبِ معراج میں۔ ⑤ حق تعالیٰ حالتِ خواب میں کلام فرمائے۔ یہ قسم بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ⑥ فرشتہ حالتِ خواب میں آکر کلام کرے۔ مگر اخیر دو قسموں کی وحی سے قرآن مجید خالی ہے۔ تمام قرآن مجید حالتِ بیداری میں نازل ہوا۔ اگرچہ بعض علماء نے سورۂ کوثر کو اخیر قسم سے قرار دیا ہے مگر محققین نے اس کو رد کر دیا ہے اور ان کے شبہ کا کافی جواب دے دیا ہے۔ (اتقان)

قرآن مجید کے بدفعات نازل ہونے میں یہ بھی حکمت تھی کہ اس میں بعض آیتیں وہ تھیں جن کا کسی وقت منسوخ کر دینا خدائے تعالیٰ کو منظور تھا۔ قرآن مجید میں تین قسم کے منسوخات ہوئے۔ بعض وہ جن کا حکم بھی منسوخ اور تلاوت بھی منسوخ

مثال ① سورۂ لم یکن میں لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اِلَيْهِ الثَّانِيْ وَلَوْكَانَ لَهُ الثَّانِيْ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اِلَيْهِمَا الثَّالِثُ وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بھی تھا۔ ② دعائے قنوت بھی قرآن مجید کی دو سورتیں تھیں۔ بعض وہ ہیں جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی مگر حکم باقی ہے جیسے آیتِ رجم کہ حکم اس کا باقی ہے مگر تلاوت اس کی نہیں ہوتی۔ یہ دونوں قسمیں قرآن مجید سے نکال دی گئیں اور ان کا لکھنا بھی قرآن مجید میں جائز نہیں۔ بعض وہ ہیں جن کی تلاوت باقی ہے مگر حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ یہ قسم قرآن مجید میں داخل ہے اور اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ بعض لوگوں نے مستقل تصانیف میں ان کو جمع کیا ہے۔ فنِ تفسیر میں ان سے بہت بحث ہوتی ہے مگر یہ مقام ان کی تفصیل کا نہیں۔ (تفسیر اتقان)

جب شافعِ قیامت پناہِ اُمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفیقِ اعلیٰ جل مجدہٗ کے جوارِ رحمت میں سکونت اختیار فرمائی اور نزولِ وحی موقوف ہو گیا تو قرآن مجید کسی کتاب میں، جیسا کہ آجکل ہے، جمع نہ تھا، متفرق چیزوں پر سورتیں اور آیتیں لکھی ہوئی تھیں اور وہ مختلف لوگوں کے پاس تھیں، اکثر صحابہؓ کو پورا قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ سب سے پہلے قرآن مجید کے یکجا کرنے کا خیال حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں پیدا ہوا اور حق تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے اپنے اس سچے وعدے کو پورا کیا جو اپنے پیغمبر سے کیا تھا یعنی کہ قرآن مجید کے ہم حافظ ہیں، اس کا جمع کرنا اور حفاظت کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ یہ زمانہ حضرت امیر المومنین صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافتِ راشدہ کا تھا۔ حضرت فاروقؓ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ حفاظِ قرآن شہید ہوتے جاتے ہیں اور بہت سے جنگِ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر یہی حال رہے گا تو بہت بڑا حصہ قرآن مجید کا ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرف توجہ فرمایئے اور قرآن مجید کے جمع کرنے کا اہتمام کیجئے۔ حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اس کو تم کیسے کر سکتے ہو؟ حضرت فاروقؓ نے عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ بہت اچھا کام ہے۔ پھر وقتاً فوقتاً حضرت فاروقؓ اس کی تحریک کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت صدیقؓ کے دلِ مبارک میں بھی یہ بات جم گئی۔ انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور یہ سب قصہ بیان کر کے فرمایا کہ قرآن مجید کے جمع کرنے کے لیے میں نے آپ کو منتخب کیا ہے، آپ کاتبِ وحی تھے اور جوان صالح ہیں۔ انھوں نے بھی وہی عذر کیا کہ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اُس کو آپ لوگ کیسے کر سکتے ہیں! بالآخر وہ بھی راضی ہو گئے اور انہوں نے بہت اہتمام بلیغ سے قرآنِ مجید کو جمع کرنا شروع کیا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے منتخب کرنے کی وجہ علماء نے یہ لکھی ہے کہ ہر سال رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے اور سالِ وفات میں دو مرتبہ قرآنِ مجید کا دَور ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس اخیر دور میں شریک تھے اور اس اخیر دور کے بعد پھر کوئی آیت منسوخ نہیں ہوئی۔ جس قدر قرآن اس دورے میں پڑھا گیا وہ سب باقی رہا لہٰذا ان کو منسوخ التلاوۃ آیتوں کا خوب علم تھا۔ (شرح السنۃ)

جب قرآن مجید صحابہؓ کے اہتمامِ بلیغ سے جمع ہو چکا، حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی نظرِ ثانی کی اور جہاں کہیں کتابت میں غلطی ہو گئی تھی اس کی تصحیح فرمائی۔ سالہا سال اس فکر میں رہے اور اکثر اوقات صحابہؓ سے

قرآن مجید کے فضائل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمّت کی سب سے افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ اہلِ قرآن خاص اہلُ اللہ ہیں۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ ترمذی شریف میں ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا تو اس کو ایک نیکی ملے گی، جو دوسرے اعمال کی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف پڑھنے والے کی طرف سب سے پہلے متوجّہ ہوتا ہے۔ تم قرآن شریف پڑھا کرو کیونکہ قرآن شریف قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت (سفارش) کرے گا۔ ترمذی شریف، سننِ دارمی اور بیہقی میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جس کو قرآن کی تلاوت نے میری یاد سے اور مجھ سے اپنی حاجتوں کے مانگنے سے روکا تو میں تمام مانگنے والوں سے زیادہ اس کی حاجتوں اور دل کی مرادوں کو خود بخود پورا کروں گا (یعنی بے مانگے) کیونکہ اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے خدا کی فضیلت مخلوق پر۔ سنن دارمی شریف میں نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کھال میں ہو تو وہ کھال آگ میں نہیں جل سکتی۔ کھال سے مراد قلبِ مومن ہے۔ اگر اس میں قرآن مجید ہو تو عذابِ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ احادیث میں قرآن مجید کے بے شمار فضائل ہیں جو یہاں بیان سے باہر ہے۔

قرآن مجید کی عظمت و بزرگی اور اس کی فضیلت کے لئے اس قدر کافی ہے کہ یہ خداوندِ عالم خالق کے لوح وقلم کا کلام ہے۔ تمام عیبوں اور نقائص سے بَری اور پاک ہے۔ اس کی فصاحت اور بلاغت تمام جہان نے مان لی ہے۔ بڑے بڑے فصاحت اور بلاغت کے مدعی اس کے مثل دو تین فقرے بھی صد ہا برس کی کوششوں میں نہ بنا سکے۔ برسرِ مجمع اعلان بھی کیا گیا اور جوش دلانے والے خطاب سے کہا گیا کہ "اگر تم اس کے کلامِ خدا ہونے میں شک کرتے ہو اور اس کو کلامِ بشر سمجھتے ہو تو تم اس کی چھوٹی سے چھوٹی سورت بنالاؤ اور تمام عام و خاص کو جمع کرو اور ہرگز نہ بنا سکوگے، ہرگز نہ بنا سکوگے۔" قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورۂ بنی اسرائیل میں پارہ ۱۵ رکوع ۱۰ آیت نمبر ۸۸، ۸۹ میں فرماتا ہے،

ترجمہ: "کہدو کہ اگر انسان اور جن آس بات پر جمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں، اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر کے بات ٹھیک طریقے سے بتادی مگر اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ بغیر انکار کئے ان سے رہا نہ گیا۔" قوم جن نے جب اس کلامِ معجز نظام کو سنا تو بے ساختہ کہہ اٹھے کہ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے پروردگار کا کسی کو شریک ہرگز نہ سمجھیں گے۔ خود اللہ جل شانہٗ اس مقدس کلام کی تعریف فرماتا ہے پھر ہم لوگوں کی زبان وقلم میں کیا طاقت ہے کہ اس کے اوصاف وفضائل کا ایک شمہ بھی بیان کرسکیں۔

قرآنِ مجید کے نزول اور جمع وترتیب کے حالات

قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے، جو نبی آخر الزماں بہترین پیغمبران محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ مالکِ عرش وکرسی کا کلام ہے جو اُس نے اپنے ایک برگزیدہ پیغمبر اور مقرب بندے سے کیا۔ اسلام کی بنا اسی پاک آسمانی فرمان پر ہے۔ جس نے اطاعت کی وہ حلقہ اسلام میں داخل ہوا اور جس نے ذرا بھی سرکشی کی وہ اس پاکیزہ جماعت سے خارج ہوگیا، اللہ جل شانہٗ کے باغیوں میں شامل ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف چالیس۴۰ برس کا ہوا اس وقت آپ کو خلعتِ نبوت عطا ہوا۔ اور تاجِ رسالت آپؐ کے سر پر رکھا گیا۔ اسی زمانے سے نزولِ قرآن کی ابتدا ہوئی۔ وقتاً فوقتاً حسب حاجت وضرورت تھوڑا تھوڑا تیئیس۲۳ برس تک نازل ہوتا رہا اگلی کتابوں کی طرح پورا ایک ہی مرتبہ نازل نہیں ہوا۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور۔ یہ سب کتابیں تو ایک ہی دفعہ نازل ہوگئیں اور بالاتفاق یہ سب کتابیں رمضان ہی کے مہینے میں اتریں۔)

صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد رمضان کی شبِ قدر میں پورا قرآن مجید لوحِ محفوظ سے اس آسمان پر جسے ہم دیکھ رہے ہیں حسب حکم رب العزت نازل ہوگیا۔ اور اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام کو جس وقت جس قدر حکم ہوا انہوں نے مقدس کلام کو بعینہٖ بے کم وکاست بے تغیّر وتبدّل (بغیر کسی کمی بیشی کے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا دیا۔ کبھی دو آیتیں، کبھی تین آیتیں اور کبھی ایک آیت سے بھی کم، کبھی دس دس آیتیں اور کبھی پوری پوری سورتیں۔ اسی کو شریعت میں وحی کہتے ہیں، علما نے وحی کے

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن

قرآن مجید عکسی

آسان ترجمۂ قرآن

از مفسرِ قرآن داعی الی اللہ

حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب مدظلہ

اردو زبان کا سب سے آسان اور سہل ترجمہ وتفسیر

محمود اینڈ کمپنی بمبئی ۵۹

BY MAULANA
ABDUL KARIM PAREKH
NAGPUR-8 (INDIA) ☎ 42756, 42307

الحكیم جل جلاله	الودود جل جلاله	المجید جل جلاله	الباعث جل جلاله	الشہید جل جلاله	الحق جل جلاله
الوکیل جل جلاله	القوی جل جلاله	المتین جل جلاله	الولی جل جلاله	الحمید جل جلاله	المحصی جل جلاله
المبدئ جل جلاله	المعید جل جلاله	المحیی جل جلاله	الممیت جل جلاله	الحی جل جلاله	القیوم جل جلاله
الواجد جل جلاله	الماجد جل جلاله	الواحد جل جلاله	الاحد جل جلاله	الصمد جل جلاله	القادر جل جلاله
المقتدر جل جلاله	المقدم جل جلاله	المؤخر جل جلاله	الاول جل جلاله	الآخر جل جلاله	الظاہر جل جلاله
الباطن جل جلاله	الوالی جل جلاله	المتعال جل جلاله	البر جل جلاله	التواب جل جلاله	المنتقم جل جلاله
العفو جل جلاله	الرؤف جل جلاله	مالک الملک جل جلاله	ذوالجلال والاکرام جل جلاله	المقسط جل جلاله	الجامع جل جلاله
الغنی جل جلاله	المغنی جل جلاله	المانع جل جلاله	الضار جل جلاله	النافع جل جلاله	النور جل جلاله
الہادی جل جلاله	البدیع جل جلاله	الباقی جل جلاله	الوارث جل جلاله	الرشید جل جلاله	الصبور جل جلاله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو اللہ جل جلالہ	الذی لا الہ جل جلالہ	الا ھو	الرحمن جل جلالہ	الرحیم جل جلالہ	الملک جل جلالہ
القدوس جل جلالہ	السلام جل جلالہ	المؤمن جل جلالہ	المھیمن جل جلالہ	العزیز جل جلالہ	الجبار جل جلالہ
المتکبر جل جلالہ	الخالق جل جلالہ	البارئ جل جلالہ	المصور جل جلالہ	الغفار جل جلالہ	القھار جل جلالہ
الوھاب جل جلالہ	الرزاق جل جلالہ	الفتاح جل جلالہ	العلیم جل جلالہ	القابض جل جلالہ	الباسط جل جلالہ
الخافض جل جلالہ	الرافع جل جلالہ	المعز جل جلالہ	المذل جل جلالہ	السمیع جل جلالہ	البصیر جل جلالہ
الحکم جل جلالہ	العدل جل جلالہ	اللطیف جل جلالہ	الخبیر جل جلالہ	الحلیم جل جلالہ	العظیم جل جلالہ
الغفور جل جلالہ	الشکور جل جلالہ	العلی جل جلالہ	الکبیر جل جلالہ	الحفیظ جل جلالہ	المقیت جل جلالہ
الحسیب جل جلالہ	الجلیل جل جلالہ	الکریم جل جلالہ	الرقیب جل جلالہ	المجیب جل جلالہ	الواسع جل جلالہ

لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

عکسی قرآن مجید

مُترجم



اُردو زبان کا سہل اور آسان ترجمہ و تفسیر

ترجمہ از مفسرِ قرآن داعی الی اللہ حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب

محمود اینڈ کمپنی بمبئی ۵۹